५

عـ۲

ایکو برہمہ دوتیو ناستی
نمبر ۲

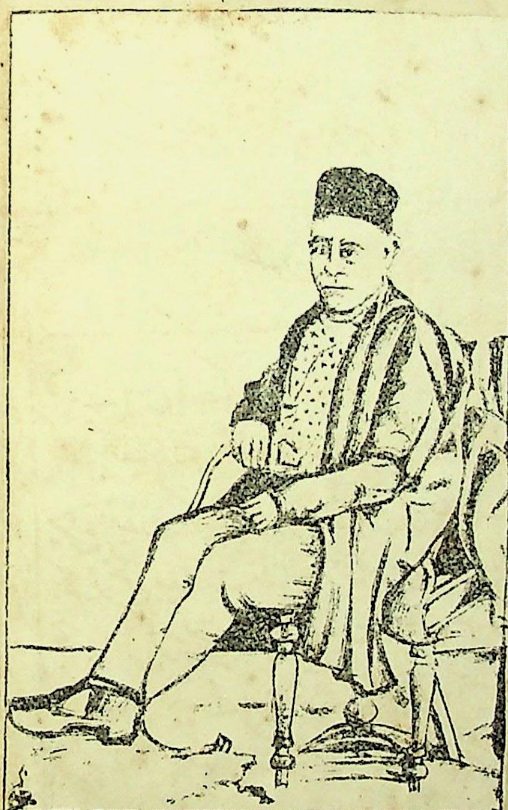
کلیات الکھ دھاری کا دوسرا مقالہ
علم الہی

پہلا باب حکماء و علماء و فضلا کو خیال و کلام

نیتی پرکاش کے رسالون اور دیگر تصنیفات سے انتخاب

دوسری مرتبہ طبع ہوئی پانسو کاپی

مطبع
گل محمدی شہر لودیانہ اور دیگر مطبعون مین
بموجب حکم منشی کنہیا لعل صاحب الکھدہاری کے
سنہ ۶۱۸



شبیہہ منشی کنہیا لعل الکھدھاری یہہ پیدا ہوا سمت ۱۸۶۶ ماہ بھادون کی نومین کو اور یہہ شبیہہ کھچی چیت سمت ۱۹۴۰ مین

ایکو برہمہ دوتیونا سستی

نمبر ۲

کیفیات الکہیرادی کا دوسرا رسالہ علم الٰہی کا پہلا باب حسب راے علماے باعقل وعلم معقول کے

فہرست فصول وظہور وغیرہ

تنبیہہ

قیمت اس باب کی ۵ روپیہ اور صفحہ اس باب کی ۴۰۷ ہین اگر مجلد معہ فوٹوگراف مصنف کوئی خریدے قیمت ۶ روپیہ - اگر بغیر الکھہ پرکاش اور بغیر جلد اور تصویر کوئی چاہے قیمت ۳ روپیہ اور محصول ڈاک معہ الکھہ پرکاش ۷ ر اور بغیر اوسکے ۴ ر ٭

یہہ بھی واضح رہے کہ اب الکھہ پرکاش علیحدہ دستیاب نہوگی کہ جتنی تھین اسمین شامل ہوگئین - اور یہہ کل باب موحدون کے کام کا ہے مشرکون کے کام کا نہین ہے ٭ فقط

تحریر بتاریخ ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۹۴ع بمقام لودیانہ

منشی کنہیا لعل الکھہ دہاری

ایکوبرمتّہ دوتیو ناستی

کلیات الکھہ دھاری کا دوسرا مقالہ علم الہی کی تعریف مین اسکے دو باب ہین

پہلا باب حسب رائے علما با علم و عقل کے

پہلی فصل

موضوع تمہید اسکے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ انتہائے نظر و امکان بشر سے یہہ علم برتر ہے

دفعہ ۱ - تمہید مبدء موجودات یا خالق کائنات یا ذات بحت کا علم نامہ نگار کو نہین ہوا - کہ وہ کون ہی - کہان ہی - کیا ہی - کیسی اُسکی صورت و سیرت ہی - کب سے ہے - کب تک رہیگا - جب یہانتک بھی علم نہین اُسکی تعریف سے قاصر ہوا - اُسکی تعریف کتابون مین دیکھی اور کانون سے سنی لیکن کاتبون نے بغیر دیکھے اور سمجھے لکھی اور قاریون نے اَورون سے سُنکے کہا - غرضکہ کسی کی تحریر یا تقریر رویت سے نہین ہوئی پس صداقت سے دور رہی حق یہہ ہے کہ اس باب مین خاموشی سچائی ہے اور زبان کشائی اور خامہ فرسائی جہالت و کذابی کو ثابت کرتا ہے - لیکن جیسا کہ علماء با عقل نے سمجھا ہے اس باب مین لکھتا ہون - جہلا یا العامی کا بیان دوسرے باب مین رقم ہے ۔

دفعہ ۲ - آدمی کے حسب قول حکماء ہند و یونان بلکہ ہر ولایت کے دس حواس ہین ایک آنکھہ یہہ حس شے کو دیکھتی ہے اُسکی تعریف یا مذمت بہ رسالت حس مشترک کے خیال سے کرتی ہے خیال حس متفکرہ کے حوالہ کرتا ہے جب وہم بھی وہان حاضر رہتا ہے - طمانیت ہو یا شک ہوے - حافظہ کے حوالہ ہوتا ہے جس چیز کو آنکھہ نے کبھی نہین دیکھا اُسکی کیفیت آنکھہ

نہین کرتی ہے - یہی حال کان وناک ولمس وزبان کا ہے - خلاصہ یہہ ہے کہ جس شے کا حواس ظاہری کو علم نہین ہوا حواس باطنی نے اُس مین دخل نہین - یا - جب کسی کا دوست یا دشمن مرجاتا ہے تب تک کان سے نہین سُنتا یا آنکھہ سے نہین دیکھتا ہے - حواس باطنی تصرف نہین کرتے ہین - جو شے چین مین پیدا ہوتی ہے اور ہند مین نہین ہوتی ہے اور ہندیون کو اُسکا علم نہین اُس کیطرف ہندیونکا خیال کبھی توجہ نہین کرتا ہے - اگر کسیکے گہر مین دفینہ ہو اور مالک مکان کو علم نہو کہودنے کا قصد نہو - خدا کو ہر شخص خلط و مادہ سے منزہ کہتا ہے - جسکا خلط و مادہ نہین ہے وہ حواس ظاہری یا باطنی کے اندر آنے نہین سکتا ہے - یہی سبب ہے کہ کسی عاقل یا جاہل نے اُسکی بواجبی تعریف نہین کی ہے - کسیکو کسی حس سے وہ محسوس نہین ہوا ہے - حکماء نے سچ کہاہے کہ انتہائے نظر و امکان بشر سے باہر ہے - جُہلانے مثل قصہ گل بکاولی و فسانہ عجایب و مثنوی حسن شہوت و غضب کی معلق ہو واسطے گمراہ کرنے خلق خدا کے جھوٹ کہا ہے اور کفر بکا ہے اور متوسط درجے کے انسانون نے اپنے دل کے خیالات کو بے شغلی کا شغل سمجہا ہے - خلاصہ علم الہی کا حیرت ہے اور حیرت ہی حق الیقین ہے +

دفعہ ۳ - حکماء دلایل سے ہر شے کی بہ نسبت نفی یا اثبات - رد یا قبول کرتے ہین - اور دلیل اسی پر موثر ہوتی ہے جو خلط و مادہ رکہتی ہے کہ حواس سے محسوس ہوتی ہے جب ذات بحت کو خلط و مادہ سے باہر فرض کیا - امکان بشر سے باہر ہوا - مذہب کے چلانیوالے علم معقول سے دور رہتے ہین اکثر جاہل وامی ہوتے ہین اپنے پاؤن پوجانے اور خلق خدا کو گمراہ کر لوٹنے کو بے سروپا باتون کو الہامی اور قال اللہ بتاتے ہین - کوئی اُنسے نہین پوچہتا ہے کہ تم خدا کی صورت دیکھنے اور دو کہانیکو معترف یقصور ہو - خدا کا کلام کس عقل سے بتاتے ہو - جب تک زر اصل کی ڈگری نہو سود کی ڈگری نہین ہو سکتی ہے - اسیطرح سے جب تک متکلم کا حلیہ نہ ملے کلام کی صداقت ناممکن ہے +

دفعہ ۴ - حق یہہ ہے کہ خدا - فرشتے - بہشت - دوزخ - مکت - تناسخ - روز حساب قیامت - بعد مرگ کے سزا و جزا - پیدا ہونے سے پیشتر اور مرنیکے بعد کے حال سے

اسوقت تک کسی انسان کو علم نہیں ہوا ہے اور آیندہ بھی جہل رہیگا۔ عقلانے قیاس کو دوڑایا مگر مشش پیچ کبوتر کی پرواز نہ کرسکا۔ جُہلانے جو مغلوب شہوت وغضب کے تھے جیسی سن وسوت سی جال بنائے الہامی وکراماتی دام سمجھا ہے۔ حق یہہ ہے۔

بیدل از بے نشان چہ گوید باز +

دفعہ ۵۔ متکلمین دو قسم کے ہوتے ہین ایک علم وعقل ودلیل سے کلام کرنیوالے کسی مقدمہ مین انکی عقل رسائی نہ کرے تعجب نہیں ہے مگر انکا قول بیدلیل نہیں ہوتا ہے اور جھوٹ وفریب سی پاک رہتا ہے ایسے اشخاص کے اقوال پر غور وفکر کرنا واجب ہی کہ بے لذت نہیں ہوتا ہی اور گمراہ نہیں کرتا ہے۔ دوسرے الہام وکرامات ومعجزات سی بات بنانیوالے انکی باتین جھوٹھہ اور سراپا جھوٹھہ ہوتی ہین انکے سُننے سی اگر آدمی گمراہ نہو تاہم اُسکا وقت ضایع ہو۔ جو کہے کہ غیر مجسم نے کوئی قول یا فعل کیا۔ یا غیر مجسم کو دیکھا۔ یا جسکا خلط ومادہ نہیں اُسکا نام ونشان قرار دیا۔ یا جسکا مطلق حال معلوم نہو اُسکی خوشی یا ناخوشی کا کسی فعل کو قرار دیا اُسنے عقلا کے حضور مین اپنے تئیں جھوٹھا ثابت کردیا گو کہ جُہلانے اُسکو خدا کا مقرب سمجھہ لیا +

دفعہ ۶۔ نامہ نگار کو اس علم مین جہل مرکب نہیں ہے مگر جہل بسیط وحیرت آجتک ہی جو کوئی مدعی معرفت یا عرفان کا ہو وہ جہل مرکب مین مبتلا ہے کہ کسی راست گو نے خداشناسی کا دعوی نہیں کیا ہے +

دفعہ ۷۔ واجب تہا کہ درباب علم الہی خامہ فرسائی نہ کرتا کہ خاموشی کافی ہے لیکن بیشتر احباب اس مقدمہ مین سوال کرتے ہین اُنکے دل کے بہلانیکو جو عقلا وجُہلا سے معلوم کیا وہ دو باب مین لکھا۔ معترض نے کہا کہ اوتاروں اور پیغمبروں نے جو بیشمار ہوئے انہون نے جو درباب علم الہی لکھا ہے اور جو طرز عبادت بیان کی ہے اور جن افعال سے خدا کی رضامندی اور ناخوشی بتائی گیا اُنہون نے بغیر دیکھے خدا کے اور بغیر سُننے اسکی زبان سے ظاہر کیا ہے۔ بجواب اسکے کہتا ہون کہ مجھے اس معاملہ مین جہل ہے

اَوروں کے قول و فعل کا میں عالم نہیں ہوں اور نہ انکا ذمہ وار ہوں۔ عقل کا گھر ہر متنفس کے سر میں ہے اور عقل کسوٹی جھوٹھ و سچ کی پہچان کی ہے اپنے عقل سے دریافت کرلو +

دفعہ ۸۔ بیشمار مردم بہوت و چڑیل و جن و پری و دیو کے وجود پر اقرار رکھتے ہیں اور بہت کیمیا و پارس پتھر و سایہ ہما و الوپ انجن و کام دین گئے و کلپ برچھ و سحر و کرامات کو حق جانتے ہیں اور مُردوں کو حاجت روا سمجھتے ہیں۔ بہت دوسرے وطن و دوسری قوم کے مردم کو قتل و غارت کرنا یا دہبازی کرا اپنی امت میں ملانا عمدہ فعل سمجھتے ہیں۔ ہم حیرت کی دریا میں غوطے کہاتے ہیں کہ آجتک ہم کو حق و ناحق کی تمیز نہیں ہوئی +

دفعہ ۹۔ دوسرے کا جو قول و فعل ناگوار ہو وہ دوسرے سے نہ کرے۔ علم الٰہی ہونا نہو کہ رویت حق و عبادت و ریاضت سے افضل ہے جسنے موجودات کو مثل اپنے سمجھا اُسنے اجزا کو کل بنا لیا۔ پس ابتدا سے انتہا کو پہونچ گیا +

تاریخ تحریر ششم ماہ پوہ
سنہ ۱۸۶۹ء بمقام لودیانہ

منشی ... (دستخط)
الکھ دہاری

دوسری فصل

موسوم منطق الطیر اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا غیر اور روح نہیں تصنیف حکیم ابوسعید صاحب گوروئی فلسفی

میکشایم دفتر اسرار را ۔ بشنو از من لحن موسیقار را
منطق الطیرے بگویم مختصر ۔ تا شوی از سرّ وحدت باخبر
واعظ اینک پائی از منبر کشید ۔ تا حدیث عشق از دفتر کشید
خیز و ای مفتی دمی بیدار شو ۔ در حدیثم واقف اسرار شو
نکتہ گویم ز قول اصل راز ۔ تا کہ از تقلید گردی بی نیاز
خیل مرغان در صحن یک چمن ۔ اتفاقاً بود روزے انجمن
ہر یکی با نغمہ دمساز بود ۔ با حریف خویش ہم آواز بود
گفت با گل عندلیب نغمہ سنج ۔ میکشتم از ہجر تو ہر سال رنج
تا بکی رنجور داری ہمسرا ۔ از وصالت دور داری مر مرا
چون بباغی سر کنم بی روی تو ۔ یا بو باغی تر کنم بے بوئے تو
یکطرف قمری دیگر سو فاختہ ۔ شور اندر بوستان انداختہ
ہر یکی با گلبنے در سوز و ساز ۔ با حریف خویشتن میگفت راز
زانمیان مرغی بگفتا کای دریغ ۔ آفتاب ما ست دایم زیر میغ
بادشاہ ما کہ در قاف اندر است ۔ قاف تا قافش ہمہ زیر پرست
او خداوند ہست ما چون بندہ ایم ۔ لاجرم در بندگی شرمندہ ایم
نام او سیمرغ جایش کوہ قاف ۔ در وجود او ندارد کس خلاف
روزئی او میخوریم و زندہ ایم ۔ در خجالت سر بزیر افگندہ ایم
ذو الجلال است و مقامش کبریاست ۔ لا شریک و بر ہمہ مرغان خداست
ہستی عالم ہمہ از ہستی اوست ۔ نشئہ ما جوش یک مستی اوست

کردگار ست و خدائی اکبر ست / لامکانش سایهٔ زیر پر ست
عقل محو نقش پر و بال اوست / قرص ماه و مهر عکس خال اوست
عقل را ول شد به کنه ذات او / در بساط معرفت شد مات او
این همه آیات یک افسون اوست / عقل کل دیوانه و مفتون اوست
از حریمش هر که رو گردان شود / بسکه زیر چرخ سرگردان شود
در حریم حضرتش حاضر شویم / تا بدان وجهه الحسن ناظر شویم
مرغکی فرزانه با عقل جفت / چون شنید این راز را با یار گفت
کاین همه سودای خام ست و خیال / درگذر از این خیالات محال
نیست آنجا مرغزار و لانهٔ / نیست آنجا رنگ آب و دانهٔ
نے در آنجا بوستان و نی گلے / نے در آنجا غلغلے از بلبلے
گر بدے آنجا مجال پر زدن / تاکنون مرغی در آنجا سر زدن
کار را با خود گرفتن مختصر / به که زیر بار بودن همچو خر
باز آمد مرغ اول در خروش / گفت با مرغ خرد کای تیز هوش
غافلی کانجا مقام عاشقی ست / پختگان عقل خام عاشقی ست
هر که با دروش نمیدارد هوس / بر وصالش کای بیاید دسترس
عشق آسان کی بود ای نور عین / عشق را با بوالهوس فرقست بین
هر که با دلدار خود دارد سرے / این بباید جستنش از هر درے
الغرض با خویش همدستان شدند / در سراغ حضرت و مرغان شدند
سی و یکے وند آن یک باز ماند / در فراق یار هم آواز ماند
یک بیک پرواز کردند از چمن / فارغ از وسواس یاران وطن
سوی اوج لامکان کردند روے / ذکر یا قدوس شان اندر گلوی
مشرق و مغرب همه طیران بدند / از مشقت گویا بریان بدند
عشق با صد غیرت آمد پیش شان / حیرت اندر حیرت آمد پیش شان
بعد چندین سال و ماه و روز و شب / بعد چندین محنت و رنج و تعب
عاقبت شان شد در آن وادی گذار / دل نزار و جان اسیر و تن فگار

کاف را دیدند کوهی بس عظیم — هر سنگانش کهف اصحاب الرقیم
هر یکی از غارهایش دوزخی — آتش و دودش روان از هر شخی
غارهایش با شیاطین پُر جدل — صد هزاران دو جنش اندر بغل
زیر هر سنگش غنوده دیو دون — اژدها در قعر چاهش سرنگون
دهم در راهش همی در دهمه — دیو در چاهش همی در دمدمه
کی تواند پر زدن آنجا عقاب — یا گزیدن نیست بهر خویش غاب
پست بینی قلّه اش تیر شهاب — برتر آن اوج خفیفش ز آفتاب
المغرض گردند هر سو جستجو — پایی تا سر نقطه نقطه مو بمو
قاف را گشتند سیر تا بسی — نی در آن سیمرغی و نی ققنسی
بال و پر از هر یکی آویخته — ناخن و منقار از هم ریخته
یک طرف دیدند کوهی از بلور — روشن از نور صفایش کوه طور
سوی آن پرواز کردند از شتاب — دید هر یک نقش خود را چون در آب
عکس طوطی چون در آئینه فتاد — هر چه گفتی این جوابش آن بداد
هر یکی خود را در آن آئینه بدید — هر چه پرسیدی همان از وی شنید
گفت طوطی با رفیقانش سخن — غرقه ایم ایدون به بحر ما و من
هر چه میگوییم همان گوید بمن — بو العجب یکجان که دیده با دو تن
گر من اویم پس بگو من کیستم — او ست گر من کیست او من کیستیم
چونکه در بحر تحیر پر زدند — خانهٔ اندیشه را بس در زدند
هاتفی از گوشهٔ داوش ندا — بشنو از من کوه را باشد صدا
کانچه میجوئید ای خیل طیور — گفت افتادیم از سیمرغ دور
باز در گفتار آمد آن سروش — نیست گفتا مر شما را عقل و هوش
هر کی دیدست در این مرغزار — هیچ مرغی جز شما سیمرغ زار
هیئت مجموعهٔ خود بشمرید — غیر خود سیمرغ اینجا منگرید
در عدد سی مرغ بودند آن همه — از توهم جمله اندر دمدمه
چونکه گم گشتند بعد حرف لا — خویش را جستند بعد از حرّ ولا

سر وحدت این بود ای نکتہ دان | گر ہمی جوئی نشان از بی نشان

مولف۔ حقیقت کو سمجہنے والی ہر زمانہ اور ہر مذہب اور ہر ولایت مین تہے۔ اور مین اور ہونگے۔ مگر جسطرح سے آسمان پر آفتاب ایک نظر آتا ہے اور ستارے بیشمار ہیں عقل بہت ہین اور عقل والے تہوڑے ✤

۱۔ جسنے منطق الطیر تصنیف شیخ فریدالدین صاحب متخلص عطار کو نہ دیکہا ہو وہ اسکے دیکہنے سے وہی نتیجہ پا سکتا ہے۔ خلاصہ اسکا اسقدر ہے کہ گود مین بیٹا اور شہر مین ڈہنڈہورا

۲۔ جتنے انسانون نے خدا کو بتایا ایک نہ صورت کو نہین دکہایا۔ کہانسے دکہاتے اگر محسوس بتاتے تو خدائی سے معزول ہوتا۔ جیسے عبدالعزیز و مراد افندی سلطنت روم اور لہاراؤ۔ دلیپ سنگہ واجد علی شاہ ہند سے معزول ہوئے۔ اور جو محسوس نہین ہے کچہہ خبر نہین کہ انتہا سے نظر انسان و امکان بشر سے اسکا علم باہر ہے پس معلوم ہوا کہ جنہون نے جو کچہہ کہا وہ جہوٹہے و مجازی تہے۔ فریدالدین عطار نے منطق الطیر مین ثابت کیا جیسا کہ خدا ہے۔ وہ بہت طول تہی اسکو حکیم ابو سعید صاحب فلسفی نے مختصر کیا۔ پس جو مذاہب کی حقیقت کو سمجہنا چاہے وہ چراغ حقیقت کو دیکہے۔ اور جو خدا کو دیکہنا چاہے وہ اس منطق الطیر کو پڑہے اور بغور سمجہے۔ اور جسنے جو تعریف خدا کی کی۔ سنے لوگونکو گمراہ کیا یا واسطے ہلاک کرنے جانورون کے دام بچہایا ✤

تاریخ تحریر ۱۵ ماہ دسمبر ۱۸۹۱ء مقام لودیانہ

الکہہ دہاری

تیسری فصل

چراغ حقیقت اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معرفت الٰہی کسکو نہین ہوئی

جب ٹیراٹیرت ہے آئے اسکے ہوئی بڈہی بار بر بہوجی کا ہی بسار رہکر

تعریف صانع صنعت کی

کرون گر مین حمد خدا کا خیال | تو ہے یہہ حقیقت مین امر محال
کہ عاجز ہے ساری خلایق یہان | تو میری زبان کو یہہ قدرت کہان
میرے وہم کو کیا رسائی وہان | کہ جس جا پہ عاجز ہے کل کی زبان
نہ وحدت مین اُسکی مین کچھ سکون | نہ کثرت مین طاقت کہ مین کچھ کہون
جو ہو بند انڈے مین بچہ کوئی | سمجھ اُسکو دنیا کی پھر کب ہوئی
وہ کیا حال دنیا بیان کر سکے | جو انڈے مین ایک بند بچہ رہے
جو ہو بند انڈے کی کچھہ کیفیت | سمجھتا رہے اُسکی وہ ماہیت
وہ سمجھے کہ جو کچھ ہے سو ہے یہی | نہ سمجھے وہ کچھ طور عالم کبھی
کرو چشم انصاف سی جو خیال | تو ہے ساری خلقت کا ایسا ہی حال
زمین آسمان بھی ہے انڈے شکل | ذرا چاہیئے اس جگہہ فہم و عقل
زمین آسمان کے جو ہے درمیان | کرے زیر و بالا کا کیسے بیان
وہان کی وہ کیا کیفیت لکھہ سکے | زمین پر جو ہے آسمان کے تلے
کرے اسکے لکھنے کی کوئی ہوس | سراسر ہے دیوانگی اور بس
رسائی نہین اُس جگہہ وہم کو | نہین دخل وہان عقل اور فہم کو
غرض جسنے ایسا ارادہ کیا | پھر آخر کو اُس نے یہی ہے لکھا
کہ عاجز ہے اس جا بشر کی زبان | ہوئے سب مقر بر قصور بیان

سو مین ایک بندہ گنہگار ہون
میری کیا ہی طاقت کہ مین کچھ کہون
ہمہ او کہون مین نہ اُس کو کبھی
نہ سب سے جدا اُس کو مین کہہ سکون
کہون مین نہ انسان سے اسکو ملا
مگر ایک معقول ہے گفتگو
کہ ہے جو بنا آسمان بلند
بنایا ہے جیسا یہہ فرشِ زمین
جو مہر درخشان ہی روشن عیان
جو ظاہر ہی یہہ ماہِ تابان مین نور
جو تاریکیٔ شب کو زایل کرے
ستارے جو روشن ہین یہہ بیشمار
کرے جو کوئی اُس پہ فکر و خیال
کہ انکا بہی کوئی تو واضع ہوا
جو دیکھو تم انسان کی صنعت کا حال
کہ ایک قطرۂ آب ناپاک سے
ولادت کے ہوتی ہین جب دن قریب
کہ پہلے سے ہو شیر پستان مین
جو پتہر مین یہہ لعل پیدا کیا
وہ موتی جو پیدا ہوا سیپ مین
دیا عقل اور فہم انسان کو
کہان تک کہون اُسکی ہین قدرتین
جو واضع سب ان صنعتون کا ہوا
کیا جسنے سب انتظام جہان
رکہی ہے ہر ایک کو علیحدہ طریق

گناہون مین اپنے گرفتار ہون
یہی سب سے بہتر کہ خاموش رہون
ہمہ ز او کہون مین نہ اُس کو کبھی
نہ سب سے ملا اُس کو مین کچھ سکون
کہون مین نہ حیوان سے اُسکو جدا
کہ اوس سے نہ منکر ہو کوئی کبھو
کہ اُس پر نہ پہونچے کبھی کچھ گزند
نہین اسکے مانند گویا کہین
کہ ہی جس سے روشن یہہ سارا جہان
نہین کوئی صورت کا اسمین قصور
جو ظلمات کو روشنی سے بہرے
نہین اُنکی گنتی پہ کچھ انحصار
تو سب اُسکا معلوم ہوتا ہی حال
اور ان صنعتون کا جو صانع ہوا
کرو اسکی فہم و عقل و خیال
یہہ سب تشکل انسان شکم مین بنے
تو دیکھو ذرا ماجرا اسے عجیب
یہ صانع کی ظاہر ہین سب قدرتین
کوئی تو غرض اس کا واضع ہوا
بہلا کس کو ہم اس کا واضع کہین
کیا بس ہین انسان کو حیوان کو
کہ ظاہر ہین بس سر بسر صنعتین
میرے ذہن مین بس وہی ہی خدا
خدا ہی وہی صاف و ظاہر عیان
نہین اس سے منکر ہے کوئی فریق

الوہیت اسکی کے قایل ہین سب
غرض اسکی وحدت پہ قایل ہین سب

کسیسے کہا اسکو ہے لامکان
کسی نے کہا اسکو ہے بے نشان

کسی نے کہا جو ہے سب ہے خدا
کسی نے کہا وہ ہے سب سے جدا

کسی نے کہا سب اُسی سے ہوا
غرض فہم موافق ہر ایک نے کہا

ہر ایک لایق فہم پویان ہوا
ہر ایک لایق وہم جویان ہوا

تمنا مین ناقوس زن ہے کوئی
کہین سجدہ مین سرفگن ہے کوئی

کوئی کوہ و صحرا مین حیران ہے
کوئی دشت و بر مین پریشان ہے

نہ پہونچا حقیقت کو کوئی ذرا
سمجھ کے موافق جھگڑتا گیا

پانچ اندھون نے ٹٹول کے ایک ہاتھی کی ماہیت کو جسطرح سے سمجھا

سناؤن مین ایک اسکی ایسی مثل
کہ آئی ہے وہ یاد یہان برمحل

کہ ایک جا پہ تھے پانچ اندھے رفیق
انھون مین تھا ایک دوسرے کا شفیق

بخوبی وہ رکھتے تھے آپسمین ربط
بہم مشورہ مین بھی تھا انکو ضبط

سبھی کام کرتے تھے کر کے صلاح
ہو نقصان اُس کام مین یا فلاح

مسافر غرض اک وہان آگیا
کہ ہاتھی بھی اک اُسکے ہمراہ تھا

وہ بیٹھے جو باہم ہو اُس روز سب
لگے کرنے باہم یہہ تقریر جب

کہ ہرچند پیدا ہم اندھے ہوئے
مگر عقل سے سب سمجھتے رہے

پر سمجھے نہ ہم ماہیت فیل کی
کہ کسطرح ہے شکل اُس کی بھی

کری سب نے باہم غرض قیل و قال
کہ ہاتھی کی معلوم کیجیے مثال

یہہ بہتر کہ ہاتھون سے مس کیجیے
کہ شکل اُسکی دریافت کر لیجیے

ہوا مشورہ اُن کا آپسمین جب
پکڑ کر اُٹھے لکڑیان سب کے سب

چلے لکڑیون سے زمین کو ٹٹول
بدانست خود چشم باطن کو کھول

گئے تھے وہ جس جا پہ ہاتھی بندھا
وہ تھا اتفاقیہ بیٹھا ہوا

ٹٹولا اُسے ایک نے کان سے
نہ دیکھا کسی اور عنوان سے

چلا پائون کیطرف کو دوسرا
ٹٹولا غرض پائون ہاتہی کا جب
بہت پائون پر ہاتہہ پہیرا کیا
بدالنست خود وہ بہی واقف ہوا
گیا طرف ہاتہی کی پہر تیسرا
تو وہ سونڈ پر ہاتہہ پہیرا کیا
غرض سونڈ کا حال معلوم کر
چلا بے تکلف وہ پہر اپنے گہر
جو چوتہے نے ہاتہہ اپنا جا کر رکہا
تو بس پشت پر ہاتہہ اُس کا پڑا
جو تہا پانچوان اُن مین اک عقلور
رکہا اُسنے جا ہاتہہ دم فیل پر
غرض خوب ہاتہی کی دم کو ٹٹول
چلا اپنے دل کی گرہ کو وہ کہول
جو تہے ایک جلسہ کی پانچون رفیق
چلے ہوگے فارغ وہ باہم شفیق
سمجہہ کر غرض ایک ایک جزو کو
چلے عقل پر اپنی وہ مست ہو
کسی نے کہا شکر ہے شک گیا
کسی نے کہا خوب عقدہ کہلا
کسی نے کہا تہی یہہ دل مین گرہ
کہ رہتا تہا یہہ فکر بہی گہ بہ گہ
سو بس ہم نے دیکہا جو ہاتہی کو آج
تو اس فکر کا ہو گیا یہہ علاج
ہر اک حال مین اپنی مسرور تہا
ہر اک فہم پہ اپنے مغرور تہا
مسافر جو وہ مالکِ فیل تہا
غرض اپنی جانب روانہ ہوا

گفتگو پانچون اندہون کی فیل کی تعریف مین

ہوا دوسرے روز جب ذکر فیل
لگے کرنے باہم وہ سب قال قیل
ٹٹولا تہا جسنے فقط کان سے
نہ تہا اور واقف کسی شان سے
لگا کہنے وہ یک بیک کر کے غور
کہ ہاتہی کی تعریف سُنتی تہے اور
جو دیکہا تو ہے جہاج کی وہ مثال
ہوا اُس کا معلوم اب ہم کو حال
ٹٹولا تہا جس نے فقط پائون کو
لگا کرنے پہلے سے یون گفتگو
میان ایک جلسی مین ہم تو تہے وہان
ٹٹولی تہی ہمنے بہی ہاتہی کی شان
تو ہاتہی کی صورت تہی مثل ستون
تیری فکر و دانش کو مین کیا کہون
جو گمراہ ہے فکر باطل سے تو
زیادہ نہ کر ہم سے بس گفتگو

جو نازان تھا بس تیسرا سوڈہ پر
یکایک لگا کہنے یون شور کر

کہ تم دونون گمراہ بس ہو گئے
ہمارے نہ چلنے کی قابل رہے

کہ ہاتھی تو تھا صاف ہوس شکل
تمہاری بھی زایل ہوئی صاف عقل

جھگڑتا ہوا اس مین چوتھا اٹھا
کہ تھا پشت پر ہاتھہ جس کا پڑا

لگا کہنے تینون کو للکار کر
کہ تم سب دیوانے ہوئے سر بسر

یہہ ظاہر کی آنکھین تو رکھتے ہو تم
پر اندہے ہو باطن کی بھی صاف تم

وہ ہاتھی تو بس تخت کی تھا مثال
گیا مین نے سب اُسکا معلوم حال

رہی پانچوین کو نہ سننے کی تاب
کھڑا ہو گیا وہ زروئے عتاب

ہوا لیکے تلوار چارونکے گرد
ہوا پر غضب اپنے یارونکے گرد

کہ اے کافرو عقل تم کھو گئے
کہ گمراہ سب یک بیک ہو گئے

وہ ہاتھی تو رسی کی صورت کا تھا
میرا ہاتھہ تا دیر اُسپر رہا

ہوا کیا جو گمراہ تم ہو گئے
الگ اپنی تقریر کرنے لگے

ہوئی جبکہ پانچون مین تکرار خوب
گیا فکر مین اپنے ہر ایک ڈوب

ہر ایک بات پر اپنے قایم رہا
نہ قایل ہوا ایک سے دوسرا

ہر ایک سب کو باطل بتاتا تھا وہان
بجز اپنی تقریر حق تھا کہان

وے پانچون ہی پانچون طرف ہو گئے
حقیقت سے جاہل سبھی ہو گئے

وہ جاتا رہا اُن کا سب اتفاق
ہوا ایک کا دوسرے سے نفاق

ہوا برخلاف ایک کا دوسرا
ہر ایک اپنے دین پر ہوا پیشوا

جو پیرو تھے ہر ایک کی پیچھے لگے
ہر ایک اپنے رہبر کے قایل ہوئے

غرض تھے مقلد وہ جس جس قدر
چلے اپنے مرشد کی وی راہ پر

غرض حق کہا جسنے اپنا کہا
سبھون کو وہ کافر سمجھتا رہا

نہ کی منصفی پھر کسی نے وہان
سوا اپنے مرشد کی حق تھا کہان

پھر آیندہ شاخین نکلتی گئین
نزاعون کی ہر دم ترقی ہو

وہ مطلب کہان اور یہہ نفسانیت
رہی اُن مین ہرگز نہ انسانیت

نہ انصاف پر اُن مین کوئی رہا
ہر ایک اپنی جانب کو حق کہہ گیا

انہون کی حالات دیکھنے سے مولف کا حال

غرض مجھکو آتی ہے ایسی ہنسی — نہ کی ایک نے بھی وہان منصفی
کرون آگے کیا مین بیان دھو ہر — کہ عاقل کو کافی اشارہ ہے بس
جو منصف سُنینگے تو سمجھینگے کچھہ — جو جاہل سُنینگے تو جھگڑینگے کچھہ
سنو صاحبان مذاہب ذرا — پر انصاف کرنا برائے خدا
مثل بندہ لایا ہے جو یہ یہان — سو ایسا ہی ہے مذہبونکا بیان
تمہارے جو ہین مجتہد ہوگئے سب — وے سمجھا گئے ہین تمہین جو سبب
نہ سمجھے کوئی کل حالات کو — پکڑ بیٹھا ہر ایک ایک جزو کو
مقلد نہ رکھتے تھے ہوش و حواس — کیا کچھہ کسی نے نہ ہرگز قیاس
جو سمجھا اُسے آپ سے عقلور — ہوئے اُسکے پیچھے وے سب سر بسر
یہ ہین عقل پر سب کے پتھر پڑے — کہ اب تک اُسی پر ہین قایم رہے
اُسیکو سمجھتے ہین حق کا کلام — یہ دل مین سمایا ہے اک خبط خام
دیا چھوڑ مطلق ہے انصاف کو — یہی کہتے ہین ہٹ کر و گفتگو
سو ہم ایسی باتون سے ناراض ہین — بجز آفرین عقل پر کیا کہین

لال بُجھکڑ کی تعریف مین

مثل ایک آئی ہے اک مجھکو یاد — کہ منصف سُنینگے تو ہوونگے شاد
کہ اک گانؤن اک جا پہ آباد تھا — جو تھا حال مین اپنے وہان تھا وہ تھا
نہ تھا عقل سے وہان کوئی بہرہ ور — سراسر وے جاہل تھے اور بے ہنر
اگرچہ وہ صورت کے انسان تھے — بجز نطق و صورت وہ حیوان تھے
نہ رکھتے تھے ہرگز وے فہم و قیاس — نہ تھی عقل اپنی ذرا اُن کے پاس
کوئی شخص اُس جا پہ سرور تھا — کہ لال بُجھکڑ وہ مشہور تھا

سمجھتے تھے سب اُسکو ہشیار عام / تھے وی سبکے سب اُسکی پیرو تمام

جو کچھہ فہم مین اُن کے آتا نہ تھا / غرض پوچھتے تھے اُسی پاس جا

فقط لال تھا اُسکا مشہور نام / بجھکڑ لقب تھا بہر خاص و عام

کہ یعنی بتاتا تھا وہ اُن کی بوجھہ / کہ اَورون کو اتنی نہ آتی تھی سوجھہ

جو کرتا تھا حل عقدہ اُن کے سب / سو آئے ہین اسوقت واک عجب

ہاتھی کے نقش پا کو لال بجھکڑ نے تجویز کیا کہ ہرن چکی پائونسے باندہ اس راہ سے نکلا ہے

کرون عرض خدمت مین احباب کے / کہ ہاتھی کوئے راہ اُس گائوں کے

گیا تھا کوئی شخص اُس راہ سے / مگر نقش پا فیل کے رہ گئے

جو دیکھا سبھون نے وہ جا نقش پا / تعجب تہیان دیہہ کو ہوا

نہ دیکھا تھا سب نے جو بس فیل کو / ہوئی مستعد قال اور قیل کو

جو حل ہونا مشکل تھا اسبات کا / تو پوچھا سبھون نے اُسی پاس جا

جو دیکھا غرض اُسنے وہ نقش پا / تو فوراً ہی ہنس ہنس کے بتلا دیا

ہرن اپنے پائون سے چکی کو باندہ / گیا ہی وہ اس راہ سے کود پھاند

گیا ہے نکل وہ تو اس راہ سے / فقط نقش چکی کے یہہ رہ گئے

تشفی ہوئی اُس سے ہر ایک کو / ہوئی رفع اُن سب کی پس گفتگو

پس انصاف کیجئے ذرا اب یہان / کہ پائے ہرن کو یہہ طاقت کہان

جو وہ اعتقادون مین ہشیار تھا / تو بس سب نے تسلیم اُس کو کیا

کولہو کو لال بجھکڑ نے خدا کا سرمہ دانا بتایا اور اُسکے مریدون نے باور کیا

اسی طرح بتھہ سر کا کولہو پڑا / نظر مین اُنہون کے کہین آگیا

تحیر کے عالم مین سب آگئے
اُسی پاس حیران ہو کر گئے

جو دیکھا غرض اُسنے کولہو کہا
کہا ہمہ وا نا خدا کا گرا

گیا شک اُنہون کے دلسے تمام
ہوئے اُسکے مشکور سب خاص و عام

جسطرح لال بہبکڑ کے قول کو اُسکے گاؤن کے آدمی تسلیم کرتے تہے
اسیطرح ہر قوم کے پیرو اپنے مذہب کے پیشواؤنکے قولکو تسلیم کرتے ہین

اسی طرح ہر قوم کا پیشوا
جو ہوشیار تہا انمین بس بنگیا

لکھون مین اگر آگے اب صاف صاف
کہان ہی یقین جو کرین سب معاف

کرو آگے انصاف اب غور سے
کہ دیکھو ذرا یہہ مثل طور سے

کہ اُس گاؤن کے رہنے والونکو تم
کہو گے کہ تہی سبکے سب عقل گم

جو وے مانتے تہے خلاف قیاس
اُنہون کے یہہ تہی کیسے ہوش و حواس

بتاتا تہا اُن کو خلافِ خرد
نہ کرتے تہے اُسکو وی سب مسترد

اسی طرح مذہب کا ہر پیشوا
خلافِ خرد سب کو بتلا گیا

کیا سب نے ایسا ہی تسلیم بس
کہ ابتک ہے اُنکو اُسی کی ہوس

خلافِ قیاس اہلِ مذہب کے کام
کرون مین بیان پھر ہر خاص و عام

تو ہر اہل مذہب کو ہو ناگوار
اسی مین سمجھہ لیوینگے ہوشیار

نہین طول دینا ہے اس بات کا
ہمارا تو مطلب ہے بس دوسرا

کہ بیتائی ہرگز کسیکو نہین
بہٹکتا ہے ایک کہین سے کہین

مولف کی رائے اس مقدمہ مین

نہ مین پانچون اندہونکو کچہہ کہسکون
نہ اُنکے مقلد کو مین کچہہ کہون

حقیقت مین اندہے بہی معذور ہین
مقلد بہی سب اُنکے مجبور ہین

ٹٹولا تہا اُن پانچون اندہون نے فیل
کہ بس اسپہ اُنکی تہی قال و قیل

مگر دیکھہ کر ایک ایک جزو کو — لگے کل مین کرنے وہ سب گفتگو
سمجھکر حقیقت کو ایک جزو کی — ہوا عقل کل کا ہر ایک مدعی
کہ ایک عضو کی بس سمجھہ کر مثال — سمجھہ بیٹھے بالکل وہ ہاتھی کا حال
سمجھہ عضو کو فیل کی شکل کا — علیحدہ ہر ایک نے تصور کیا
غرض اس طرح حق پہ تھی گو سبھی — نہ صورت کو سمجھا کوئی فیل کی
گو سب نے ٹٹولا حقیقت مین فیل — نہین راست لیکن کسیکی دلیل
کہ وہ جیسے کرتے تھے صورت بیان — بھلا اُس سے ہاتھی کو نسبت کہان
مگر انتہائی مطالب ہے ایک — ہماری تو دانست مین سب ہین نیک
کہ سب کی غرض ہے اسی فیل سے — نہین ہرج کچھہ قال اور قیل سے
کرون یہانسے اس ذکر کو اختتام — نہ اندہونسے مطلب نہ ہاتھی سے کام

مناجات

مین اپنے ہی عالم مین مجبور ہون — تحیر کی حالت مین معذور ہون
کدہر کو چلون اور جاؤن کدہر — کہ ہر ایک حق پر ہے اور بے خبر
کہ رستے بہت ہین چلون مین کدہر — پڑون کیسے مین راہ مقصود پر
نہ جب تک ہو تیری ہدایت ذرا — لگے کس طرح پھر کسیکا پتا
ہے تیری طرف کو میری اب نگاہ — بتا وے مجھے میرے مقصد کی راہ
کھڑا ہون سر راہ حیران مین — غرض ہون سراسر پریشان مین
دکھا دی مجھے ایسی اک راہ راست — کہ جس راہ ہی ہو نہ پھر باز خواست
تیرے فضل سے مین ہون اُمیدوار — شتابی تو کر رحم پروردگار
کہ مقصد میرا تو ملا دے مجھے — مئے شوق اُلفت پلا دے مجھے
نہین وہم زنی کا ہے یارا مجھے — نہین پھر یہہ حیرت گوارا مجھے
تو ہادی ہے مین ہون ہدایت طلب — دکہا دے مجھے حق و باطل تو اب
نہین مجکو تیرے سوا اب پناہ — کہ حیران ہون یا کریم اللہ

وہ بینائی دے جس سے پہچان لون ۔ بس اب حق و باطل کو مین جان لون
تو ہے ساری خلقت کا حاجت روا ۔ یہہ حاجت روا کر میری اے خدا
مین لاچار عاجز ہون اے کریم ۔ تیرے در پہ حاضر غفور الرحیم
گناہون کا اپنے نہین کچھہ شمار ۔ مگر نام تیرا ہے آمرزگار
شب و روز مصروف غرق گناہ ۔ میرا نفس ہے اے کریم اللہ
گرفتار رہون نفس کے اختیار ۔ پر امید ہے تجھ سے پروردگار
کر اپنے کرم سے مجھے بخشدے ۔ ہے تیرے کرم کا بھروسا مجھے
گناہونسے اپنے مین ہون شرمسار ۔ رہا عمر بھر نفس کے اختیار
ہون اعمال زشت و زبون پر خجل ۔ گناہونسے اپنی ہون بس منفعل
تیرے در پہ حاضر ہون پر انفعال ۔ گناہونکا روشن ہے سب تجھپہ حال
نہین چھوڑتا مجکو نفس رجیم ۔ پر ہے نام تیرا غفور الرحیم
مئے الفت اپنی پلادے مجھے ۔ اب اس نفس بد سے چھوڑا دے مجھے
ہے تجھسے بس اب آرزو یہہ میری ۔ رہے مجھکو دایم محبت تیری
ترے بادۂ شوقسے مست ہون ۔ شراب محبت کو پیتا رہون
شب و روز تیری رہے دل کو یاد ۔ نہ ہو دوسری طرف کا کچھہ خیال
تو قادر ہے سب پر اے اِلہ ۔ دکھا دے مجھے اپنی جانب کی راہ
بھٹکنا یہ ہر طرف کا مجھسے دور ۔ تو ہی کرنیوالا ہے رب الغفور
نہ خواہش ہو اب دوسرے کی مجھے ۔ ہمیشہ رہے یاد تیری مجھے
نہ ہو دوسری طرف کا احتمال ۔ رہے دل مین ہر دم تیرا ہی خیال
غرض یہہ کہ جبتک مین جیتا رہون ۔ مئے شوق کو تیرے پیتا رہون
تیری یاد مین نکلے جب نکلے دم ۔ نہ ہو سر میرا دوسری طرف خم
تیرے در پہ حاضر رہون سرنگون ۔ رہین دور افعال زشت و زبون
ہدایت کر اپنی طرف کی خدا ۔ ہوا و ہوس سے مجھے کر جدا
جو ہو آرزو تو تیری آرزو ۔ نہ ہو دوسرے کا تصور کبھو
ترا نام ہر دم ہو ورد زبان ۔ نہ آوے کبھی دوسرے کا گمان

الٰہی یہہ مطلب میرا ہو حصول ‌ ‌ دعا کر یہہ اپنے کرم سے قبول
ہو آگے تو خاموش اے دل فگار ‌ ‌ رہو فضل کا اُسکے امیدوار
رہیگی جو تجھکو تلاش دلی ‌ ‌ تو یہہ جان لے آرزو بھی ملی
عجب کیا جو تیری دعا ہو قبول ‌ ‌ تیرے دل کا مقصد ہو دم میں حصول
بس اب آگے خاموش ہوا ہے زباں ‌ ‌ نہ کر طول اس سے زیادہ بیان
چراغ حقیقت ہوا اس کا نام ‌ ‌ بنام خدائے کریم انام

فقط

چوتھی فصل

الکہہ ترنگنی اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ موجود جو ہی وہ فانی ہے

۱ - الکہہ کے لکہنے کو اُسکے شایقون نے اپنی طاقت دلی و دماغی سے تا بمقدور سعی کی ہی جسکی جہانتک رسائی ہوئی اُسنے اپنے علم کو ظاہر کیا ہے الکہہ اگر لکہا جاتا تو اسکا نام الکہہ نہوتا - اگر وہ کسیکو لکہا جاتا کوئی اُسکے لکہنے کا قصد نہ کرتا - جو لکہی چیز کو دیکہتے یا دکہاتے ہین وے گمراہ ہین اور اَور ونکو گمراہ کرتے ہین کہ آزمودہ را آزمودن جہل است - مین نہین کہتا کہ مین نے لکہا ہے مگر جسکو لکہا ہی اُسکو فانی سمجہا ہے اور یہی اَورون کو سمجہایا ہے - الکہہ کے لکہنے کو یہہ وظیفہ ہی - دست از طلب ندارم تا کام من برآید - یا تن رسد بجان یا جان زتن برآید - جو لکہنون ضمیر ہی وہی دوست و دشمن کی نذر ہی +

۲ - جو الکہہ ہے وہ بیدون اور شاسترون اور پورانون اور غیر مذہب والون کی کتابون مین نہین ہے اگر اُسکی روشنی ہے الکہہ کے دہاریون کے دلون مین ہی اور موحد ہر ملک و ہر مذہب کی کلام بالمعنی واحد ہین - بغور خیال کرو (در کنز و ہدایہ نتوان یافت خدا را - در مصحف دل بین کہ کتابی بہ ازین نیست) جب الکہہ کی لکہنے کو فقط وام و دانا ہے کتابونکو واسطے ہٹ کے آتشبازی کے یقین کرو - صرف و نحو - لغت و منطق کے بحث کرنیوالے انواع و اقسام کی فضیلت پا سکتے ہین - الکہہ کے لکہنے کو بمقابلہ الکہہ کردہاری والون کے طفل شیر خوار ہین بلکہ بچہ دان کے اندر +

۳ - جب مقصود ذہنی و مطلوب قلبی قدیم کتابون مین نہین ہے جدید کتابون مین بہی داخل نہین ہی اور وجہ نہونیکی کتابون مین صاف ظاہر ہے کہ وہ غیر محسوس ہی - کتاب و کاتب و مکتوب و مضمون جو ہے وہ محسوس ہے - محسوس محسوس کو دیکہہ سکتا ہی غیر محسوس

دفعہ اول رسالہ حسن محمد الٰہی

کو محسوس پا نہین سکتا ہے - جو محسوس کو معدوم کرے غیر محسوس ہوجاوے - خود بخود دور ہی جاوے جسکا متلاشی ہو وہ خود ہی ہوجاوے (جو جیسے گم شدہ کوئی کے جاوے - کرے گم آپکو تب اُسکو پاوے) +

۴ - ہر فن و ہنر کے سیکھنے و سکھانیکو ایک دستور العمل علیحدہ ہے - تماشبینی کیواسطے کوک شاستر ہے اور مباحثہ کو منطق اور حساب کو علم عدد و پیمایش کو علم خط اور اسیطرح سے جنگ و صلح و عدالت و خراج ستانی و تجارت غرض جملہ افعال نیک و بد کی ایک آئین ہے - دو آدمیون کے جھگڑانے کو قانون و اسٹامپ ہے اور ہندوستانیون کے لوٹنے کو ستنرائن کی کتھا اور اَور گرنتھ پوران و دوشلم بھاگوت اور سیتا بھاگوت ہے - ویسی سالکان راہ حق کی غور و فکر کو بیدانت سنگیا ہے - یہہ کتاب منصف نہین ہے اور اس کے مضامین الکھہ کی سورت بھی نہین ہین مگر اُس راہ کے مسافر کو یہہ راہنما ہے - اگرچہ کتاب فقط اُس جزو کو نشان دیتی ہے جسکو جزو لایتجزا کہتے ہین - مگر جملہ خطوط جو اُس نقطہ مفروض سے کھیچے ہین سب کی اجمالی تعریف کرتی ہے اگر یہہ مسافر کو منزل مقصود پر نہین پہنچانی سکتی ہے راہ مین رہزنون سے لُٹا بھی نہین دیتی ہے - اگر یہہ کتاب معقول نہوتی اور نامعقول مصنف کی تصنیف ہوتی نامعقولون کیواسطے ردیات مین پنساری کی دوکان مین بیچت اور نامعقول پنڈت اسکو سنایا کرتے +

دفعہ دویم - جو علم و عقل رکہتے ہین اور خیر خواہ خلایق ہین اور موحد ہین اور دنیا کو چندروزہ گذران جانتے ہین اور اس دار ناپایدار کو مزرعۂ آخرت سمجھتے ہین اور مرنج و مرنجان کو دستور العمل انسانیت کا جانتے ہین اور معاونت اغیار کو عمدہ فعل قرار دیتے ہین اور اپنی یادگار آیندگان کیواسطے چھوڑنا چاہتے ہین اُنسے خطاب کرتا ہون مصنف بیدانت سنگیا کی اپنی تصنیف سے فقط یہہ مراد تھی کہ سنیاسی جب سنیاس دھارن کرے پر ہیچ یعنے گرہ بیٹھاوے اور اُسکی فروعات کو مثل اب روان اور خواب پریشان اور چراغ سحری و سایہ دیوار و نقش بر آب و غنچہ و گل تصویر کی سمجھہ غیر محسوس سے ایسا شاغل ہوجاوے کہ خود غیر محسوس بنجاوے کہ جو محسوس ہے وہ فانی ہے غیر محسوس جاودانی ہے - یہہ

خیال اُسکا اعلی درجے کا ہے اُسکے ارادے کو ظاہر کرنیکو ادھیاروپ اور اپ یادہ کی
معنے کو سمجھنا کافی ہے کہ جتنی بتفصیل بہ نمبر مختلف ہر سب ادھیاروپ کی ہر۔ اگر ورخانہ کس است
حرفے بس است۔ تمام دنیا کے مردم سنیاسی نہین ہو سکتے ہین اور سب سنیاسیون
کو یہہ مرتبہ حاصل نہین ہو سکتا ہے کہ جیسا لکہنا وکہنا آسان ہر ویسا عمل مین لانا محال
ہے۔ مصنف الکھہ نرنگنی کی خامہ فرسائی سے یہہ خواہش ہے کہ تمام جہان کے زن و
مرد و مخنث اور امیر وغریب و دنیا دار اور تارک دنیا اگر علم و عقل کا اعلی مرتبہ پا نسکین
اوسط یا ادنی مرتبہ سے محروم نرہین اور منقولات کی دلیل کے دریا سے نکل معقول کے
کنارے سے لگ جاوین۔ اور توہمات بیہمنے کی جنگل مین بہٹکتے نرہین گیان نگری مین بس
جاوین گیان جسکو ہو وہ نہایت خوش نصیب ہر۔ اگیانی سے گیانی بہی شریف ہر غنیمت
حکومت کو بالضرور مشرف ہر جو کسی کا محکوم نہو وہ بہی محکوم سے مشرف ہر بیمار سے
تندرست لاغر اندام بہی اچہا ہر۔ اور پر آدہین سے سو تنتر عزت دار ہے جنکی توجہ مقصود
کیطرف براجبی ہوتی ہے اور جنکا ارادہ قوی ولا تحجم رہتا ہے وہ اپنے دلیسے مقصود کو
اسطرحسے حاصل کر لیتے ہین جیسے برہمانے برہمانڈ کو رچا کہ وجود موجودات کا سنکلپ سے
متقدمین نے لکہا ہے۔ تمام تحریر و تقریر فقط ایسے اشخاص کی ہدایت کو ہین جو حیرت کے
دریا مین غوطے کہاتے ہین اور کنارے پر پہونچنے کو تدبیر کرنے سے عاجز ہین۔ جو
مثل دریائی خلقت کی دریا سے باہر ہونے کو علت موت سمجھتی ہین یعنے جہل مرکب مین
غوطے مارتے ہین حکماء یونان اُنکے علاج کیواسطے ریاضی طبعی کی تعلیم کو قرار دیتے
ہین۔ لیکن جسطرح سے ہم مذاہب کے موجدان کی اقوال سے منکر ہین حکماکے اس قول سے۔
کہ ہمنے کبھی مُردے کو زندہ ہوتے نہین دیکہا اور نہ تیہرین جوک لگتی +

۲- اصل مصنف نے موجودات کرہ بیضاوی کو ۵۴۸ انمبر مین دکہایا ہے اور نتیجہ بہی
نکالا ہے کہ یہہ سب فانی ہین ہم انکی تعریف کچہہ زیادہ اس غرض سے کرتے ہین کہ جو
ترک مطلق نہ کر سکین وے ناقص افعال سے اپنے تئین پاک کرسکین +

-عوام لفظی معنے سمجھہ کے گمراہ ہوجاتے ہین جیسے ادھیاروپ کے معنے ہین تمام کرہ بیضاوی

اور اپ بادہ کی معنے ہین محسوسات سی منزہ کون بشر ہے جو چین حیات کرہ بیضاوی سے باہر ہو سکتا ہے جو فقیر یا سنیاسی گہر چہوڑ جنگل مین رہتا ہے اور طعام و شراب وغیرہ سنۃ ضروری کا پابند رہتا ہے وہ کسی طرح سے مدعی ہو سکتا ہے کہ مین اوہیا روپ کے احاطہ سے باہر ہوا یا بادہ کر میدان مین مقیم ہوا کہ جنگل بہی اوہیا روپ کے احاطہ مین ہے اور احتیاج طعام وغیرہ اُسکی فروعات ہین۔ پس جسنے صحرا نشینی اختیار کی اُسنے شریف افعال سے نفرت کر رذیل فعلون کی طرف توجہ کی۔ اس تکرار سے یہہ مطلب ہی کہ محسوسات کا دایرہ ایسا وسیع ہے کہ اس سے باہر کوئی محسوس ہو نہین سکتا ہی۔ اس حالت مین فرض ہوا کہ چین حیات جملہ افعال حسب آئین عقل کی سلامت روی سے کیا کرے اور دل سے ان جملہ اشیا کو جو رنگ۔ روپ۔ رس۔ گند۔ شبد۔ سپرس سی متعلق ہین اور نام و نشان رکہتی والی ہین اُنکو فانی سمجہے۔ بہشت و نرک بہی نام رکہتے ہین اور وصل و ہجر بہی ایک حالت ہین جس دل سے یہہ سب معدوم و مردود ہو جاوین وہ اگر ہزار گوپیون کے حلقہ مین بیٹہا ہو یا تمام جہان کی معاملات کا ناظر ہو پرم ہنس ہے اگر دلمین تمیز ہیم در جاہی جنگل مین پنچ اگنی تپنے یا ڈنڈ و کمنڈل لئے پہرنے یا برہنہ ہو پرم ہنس کہلاوے اُسکی مٹی خراب ہی۔ پر پنچ کے احاطہ سی جسم باہر ہونے نہین سکتا کہ پر پنچ سے مرتب ہوا ہی پس جو جسم کو پر پنچ سے باہر کرنا چاہتا ہی وہ مستق پریشان کرتا ہے۔ پر پنچ سے دل باہر ہو سکتا ہی کہ وہ پر پنچ سی نہین بنا ہے پر پنچ کو دل نے بنایا ہے کہ بیدون نے دل کو برہما قرار دیا ہے اور ایک دلیل سی ثابت بہی ہوتا ہے کہ جو چیز خدا کی خدائی مین نہین ہی دل اُسکو بنا لیتا ہے مثلاً بہوئی تماد کوئی چیز نہین ہے اور نہ انکو پرمیشر نے بنایا ہے یہہ دل کے سنکلپ سی پیدا ہوئی ہین واجب ہی کہ پر پنچ سے دل کو باہر کر داورکا یا کو مطلق کشٹ ندو۔ غور کرو کہ لفظی معنے اور مرادی معنے مین کیا تفاوت ہی۔ لغت کی کتاب کے پاس رکہنی والے لفظی معنے آسانی سے کر سکتے ہین مخاطب کلام کو سمجہنا خالہ کا گہر نہین ہے۔ فقیر کے کلام کو فقیر اور راجہ کی کلام کو راجہ معلوم کر سکتا ہے۔ ہولی مین بہتیرا اشخاص راجے اور جوگی کا سوانگ بنتی ہین اور صورت بہی بنا لیتے ہین۔ دل و دماغ مسخرون اور بہانڈون کا رکہتے ہین۔ لفظی معنے کرنیوالے ایسے مہاپرش ہوتے ہین جنہون

نے اندر کو اہلیہ زوجہ گوتم سے زناکار قرار دیا اور لنکا کو سات سمندر کے پار رکھدیا۔ اور راون کی گیارہ سر لگا دیے۔ اپنی جہالت کا سایہ اپنے معتقدون پر ڈال دیا اور شاعر کی شاعری اور رنگینی کلام و حسن بیان کو نہ سمجھہ عاقلون کو متقدمین کے کلام سے متنفر کر دیا جامی نے زلیخا مین لکھا ہے (میانش فق سوئے بل ز موئے نیمے) کیا زلیخا کی کمر بال کے نصف تہی۔ کیا جامی جہوٹھا تہا۔ کیا جامی دہوکے باز تھا۔ نہین نہین یہہ کلام اُسکا شاعرانہ تہا احمق سمجھتے ہین کہ یوسف حسن کے چار حصہ سے تین حصہ رکہتا تہا یہہ نہین سمجھتے ہین کہ اُسوقت اُس شہر کے امرو غلامون مین چیدہ تھا +

۴۔ نامہ نگار کی تحریر پر عقل والا نکتہ چینی کرے مضایقہ نہین ہے کہ جائے استادو نفاست حیف ہی اگر الّو ہما کے آشیانے مین تصرف کرین اور گدہے شیر کا پوست پہنکر شیر ہونا ثابت کرین اور سگ دنیا تارک دین و دنیا کے روبرو استادہ ہون +

۵۔ نامہ نگار جیسے لا مذہب و تلخ مزاج ہے ویسے خود پسند بہی ہے اور ثبوت یہی ہی کہ کسی کے قول کو باور نہین کرتا ہے۔ ان تین علتون کے اجتماع سے لا پرواہی عیاں ہی۔ پس جو ذہن خود بہتر سمجھتا ہے وہ لکھتا ہے۔ اپنی تحریر کے ناظرین سی یہی کہتا ہی کہ جو انکی رائے مین بہتر معلوم ہو اُسکو ذہن مین رکہین اور ناپسند اور نامعقول کو جہان دیکہین وہین چھوڑ دین صحیح اور معتبر وہی کلام ہے جسکو ذہن قبول کرے۔ دوسرے کو معتبر سمجہہ کے جو کسی قول کو معتبر سمجھتا ہے وہ مرد معقول نہین ہی۔ جن کی آبائی رسم بہیکھہ مانگنے اور عوام کو ٹھگنے اور بہیانک۔ رو چکے پا تین بنا نیکی ہے انکا حق ہے کہ جو مثل اُنکے ہون اُنکی تحریر و تقریر پر اپنی فضیلت کو ثابت کرین ہماری تحریر پر نکتہ چینی کرنے سے بجائے اُنکے بہتر ہو کہ ہماری جوتی کو اپنے سر پر رکہین تاکہ اُنکی نجات ہو +

۶۔ اس کتاب کی ۴۶ نمبر ہین اور بہت لفظ ایسے ہین کہ جنکے معنے اور فروعات مختلف

ہین مگر دو نمبرون مین لکھنے سے مغالطہ اور شبہ ہوتا ہے ایسے لفظون کو ایک نمبر مین لکھہ بدفعات علیحدہ علیحدہ انکی تعریف کی تاکہ ناظرین کو دقت نہو اور اسی مراد سے باعتبار حروف تہجی ترتیب فہرست کی ✤

۷- بیدانت مذہب نہین ہے علم معقول سے عمل کرنا بیدانتی ہونا ہے نادان ہین وہ کہ جو زراعت - تجارت صنعت - خدمت کو ترک کرتے ہین اور گداگری کرتے ہین اور عیال واطفال کو چہوڑتے ہین اور جنگل مین رہ حیوانات ونباتات وجمادات سے الفت پیدا کرتے ہین - گیان دل و دماغ مین جگہہ کرتا ہے اور غور و فکر سے قوی ہوتا ہے - کایا کے کشت دینے اور بال و ناخن بڑہانے اور ڈنڈ وکمنڈل ہاتہہ مین رکہنے سے نہین ہوتا ہے ✤

۸- ہر شئے کے تین درجے ہین - اعلیٰ - اوسط - ادنیٰ - اعلیٰ کو افراط اور ادنیٰ کو تفریط کہتے ہین - اوسط کو اعتدال کہتے ہین اور اسیکو محمود سمجہتے ہین ✤

۹- بد کاری بیغیرتی - بے حمیتی - دوسرے کی زیادتی کا تحمل - دوسرے سے التجا تفریط کی حدمین ہین - دوسرے کو دبانا - دوسرے پر سختی کرنا افراط مین داخل ہے - محنت ومشقت سے زندگی کرنا اور عیال واطفال کی امداد کرنا اور عمدہ خوراک ولباس رہنا اور علم معقول حاصل کرنا اور ناپائداری دنیا کو جاننا اور سیدا موجودات کو خیال رکہنا اعتدال کی حفاظت کرنا ہے - پس سنیاس ڈنڈ وکمنڈل سے نہین بنتا ہے اور تخت وتاج سے نہین بگڑتا ہے - دل کی آزادی سے بنتا ہے اور دل کی گرفتاری سے بگڑتا ہے - یہہ خلاصہ جملہ بیدانت کا ہے - قیدی جیلخانہ مین رہتا ہے دل اوسکا عیال خانہ مین - حالانکہ دل جسم کے اندر سے باہر نہین جاتا ہے - اسی طرح سے چاہیئے کہ جسم کو دنیا مین قید رہنے دے اور دلکو پرمیشر سے لگا دے - بدمعاش جب جیلخانہ سے رہا ہوتا ہے دو چار روز ادہر اودہر ایسی حرکت کرتا ہے کہ جیلخانہ مین جاتا ہے - یہہ حالت اُن فقیرون کی ہے کہ کسی علت سے تیاگی ہو فقیرونکی صورت بنا بیٹھتے ہین پہر لذت دنیا اون کو گہیرتی ہے مہنتائی اور سُدہائی کے مدعی ہو دنیا داری کی مائل ہوتے ہین ✤

۱۰- اسکو ترک نہ کرو کہ پنج تت کو تم حین حیات ترک کرنے نہین سکتے ہو کہ پنج تت سے مرکب ہو اور تمام اجرام واجسام بہی ان سے مرکب ہین - پس جو تم ہو وہی پرپنچ ہے اور اسیکو

پہر

مت پکڑو کہ جو محسوس ہے وہ معدوم شدنی ہو اور تمہارا جسم بھی ویسا ہی ہے اگر کوئی زن و فرزند کو چھوڑ دے جبتک جسم کو نہ چھوڑے کامل تارک نہووے اور جبتک ترک مطلق نہ کرے کامل نہووے جب ترک مطلق محال ہے ترک جزویات خیال بے سود ہے۔ دانشمندون نے اُن چیزون کے ترک کو تاکید کی ہے جو باعث اذیت اغیار کے ہین جو فقیر زن و فرزند کو ترک کرتا ہے وہ متعلقان کو تکلیف پہونچاتا ہے جو محنت و مشقت کو ترک کرتا ہے وہ محنت و مشقت کرنے والون کو زیر بار کرتا ہے۔ جو اپنی جان و جسم دل و دماغ کے فربہ کرنے یا اپنے متوسلون کے خوش کرنے کو غیرون پر ستم کرتا ہے وہ نیک افعالی کو ترک کرتا ہے حقیقت کو سوچنا حق سے واصل ہونا ہے پر پنچ حق سے جدا نہین ہو۔ حق جان جہانست جہان جملہ بدن۔ پرپنچ کے تماشے سے دل کو جدا کرنا یعنے جسمانی خیالات سے دل کو ہٹا روحانی کی طرف لگانا۔ توحید ہمین ست دگر ہا ہمہ فن ✤

۱۱۔ ہمہ اوست کے لفظی معنے ہین کہ جو کچھہ ہے وہی ہے۔ اس سمجھہ والون نے عناصرون و کواکبون اور اجرام و اجسام کو پوجنا روا کیا یہہ نہ سمجھا کہ جب ہمہ اوست ہو مین بھی وہی ہون۔ ساجد و مسجود و سجدہ ایک ہی ہے۔ بعض نے اپنے تئین برہم سمجھا لیکن یہہ نہ سمجھا کہ اگر مین برہم ہون چوہڑہ۔ چمار بھی برہم سے جدا نہین ہو۔ ہمہ اوست سے مراد یہہ ہو کہ جگت کو مساوی سمجھنا اپنے اور بیگانے مین تمیز و تفریق نہ کرنا یہہ نہین ہو کہ جورو کا کام بیٹی سے لینا ✤

۱۲۔ جاہلون نے منشاء کلام کو نہ سمجھہ لفظی معنے کر گمراہی کو مثل ابر کے چھا دیا۔ فقیری بالمعنی سنیاس ہے اور سنیاس کی شرط ہو طفولیت مین بیدون کا پڑہنا بعد حصول سارٹیفکٹ عقد کرنا۔ بعد جوان ہونے بیٹے کے گوشہ گزینی کر عوام کو تعلیم کرنا۔ چوتھے حصے عمر مین جب لیاقت علمی و عملی کمال کو پہونچے اور قوائے خیالی و افعالی سست ہو جاوین تب سنیاس کو دہارن کرے اس شرط سے مکمل سنیاسی ایک نظر نہ آویگا جسنے اس شرط کو پورا نہ کیا ہوگا اگر اُسکی تحقیقات کرو دنیا کا چھٹا بدمعاش ثابت ہوگا۔ اپنی قوم کے مردم کو دوسرے مذہب مین جانے دینا اور دوسرے مذہب کی آدمی کو اپنے مذہب مین نہ ملانا۔ اپنے دیس مین پردیسیون کو راج کرنے دینا اور دوسرون کے دیس مین راج یا تجارت یا نوکری

یا صنعت یا طالبعلمی نکرنا۔ اَوروں کی جوتیاں کہانا اور اپنے تئین اَوروں کا غلام بنانا اور غیروں کو اپنا غلام نہ کرنا یہہ شرط سنیاس اور براج دہرم اور صبر کی نہین ہے مگر حماقت وجہالت کی ہے ❖

۱۳- جواہر کی قدر جوہری جانتا ہے اور چمڑے کی پرکھہ چمار کو ہوتی ہے اسیطرح جس کام کو جسنے کیا ہوتا ہے اُسکی قدر وہ جانتا ہے۔ جس شخص نے بجز کہنے (دہوتی ہیین پوتہی ہبین در گلو زنار) اور بہیکھہ مانگنے اور دسہم بہاگوت سُنانے اور جیر ہرن لیلا کرنے اور بین وشتہن کو شمار کر کے جانون کی کہوٹی و سہا بتانے اور مردون کا سرادہ کرانے اور نابالغ چہوکرون کا عقد کرائیں لینے کبہی سلطنت و زراعت وتجارت وصنعت وخدمت کے اصول و فروع سے علم وعمل حاصل نہ کیا ہوا ور نہ معقولات کا علم پایا ہو نہ فقیری کی شرایط کو ادا کیا ہو اُس سے استصواب اُن معاملات کا جنسے اُنکی متعدد ولپتت کو بہی خبر نہو بجز ناوانی اور کچہہ نہین ہے۔ میدان جنگ کا مہورت کسی کمانڈر انچیف سے پوچہنا چاہئے اور انتظام سلطنت کا کسی منتظم ریاست سے۔ فقیری کا کسی آزاد سے۔ فقیرون کی شراب عشق الہی ہے اور فاجرون کی شراب گوڑ اور گوٹہل کی ہے۔ خدا پرست دل کو گیان کے پانی سے دہوتے ہین اور ظاہر پرست جسم کو گنگا کے پانی سے پس غسل کے معنے دہوتے کے ہین۔ لیکن سمجہہ کا تفاوت ہے ❖

۱۴- ہندیون کی حالت آج نہایت خراب ہے کہ دین اور دنیا کے کسی اصول و فروع مین انکو فضیلت نہیں ہے دنیا مین یہہ غلام ہین اور عاقبت کی خیالات انکے محض ہمیشہ ہین کوئی انکا رہبر نہین ہے۔ رہبر جو ہوگا اپنے مطلب کو مقدم سمجہیگا پس واجب ہے منطق الطیر کے قصے کا خلاصہ سمجہین۔ جو اسکے شروع مین ہے۔ پرندون نے سیمرغ کی تلاش کو کوشش کی۔ ہرچند جستجو کی پتا نہ پایا جب عاجز ہوئے اپنے تئین شمار کیا تیس ۳۰ مرغ شمار ہوئے پس معلوم کیا کہ ہم ہی سیمرغ ہین۔ مراد یہہ ہے کہ معقول مردم متفق ہو ہر جزو کل معاملات دینی و دنیوی کی اصلاح کرین۔ شخص واحد کی مجاریہ آئین کبہی مفید عام نہین ہوئی ہے کہ ہر شے کی کشش اپنی طرف کو ہوتی ہے۔ انتظام دُنیا کا اختلاط سے متعدد اشیاء کے ہوا ہے۔ آگ جلاتی ہے۔ پانی سرد کرتا ہے۔ اجتماع سے عناصر کے اعتدال پیدا ہوتا ہے ❖

۱۵- جسطرح دریا سے لہرین پیدا ہوتی ہین ویسے خیالات - لیکن زوایدباتون کو دوسرے موقع پر منحصر رکہہ مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون - ہر ایک نمبر کو ظہور اور جس نمبر مین ایک ہی لفظ کی متعدد نوع پر تعریف ہے ہر ایک کیواسطے دفعہ اور فروعات کیواسطے ضمن اور جہان فرع کی کوئی فرع ہے اُس کے واسطے فقرہ رقم ہوگا اور جو اپنی رائے سے رقم ہوگا اُسپر مولف کا نشان ہوگا اور جس لفظ کی معنے خاص مذہب ہنود سے متعلق ہونگے اُسپر لفظ برہمن رقم ہوگا ❊

۱۶- ہرچند واجب تہا کہ باعتبار حروف تہجی جیسے کہ فہرست بنائی ہے ہر ایک فصل کو لکہتا - لیکن نامہ نگار کا دل جسوقت جسطرف متوجہ ہوتا ہے اُسی مضمون کے لکہنے کو قلم اُٹہاتا ہے اگر ترتیب پر خیال کرتا تمام عمر مین لکہہ نہ سکتا لہذا جو نمبر پیش نظر ہوا اُسی کی ظہور کو لکہا ❊

ظہور اول کرم یعنی افعال کی کیفیت مین

دفعہ اول - نمبر ۱۱۱ مین پانچ کرم اندری اور نمبر ۱۱۲ مین پانچون اندریون کے فعلون کا بیان ہے ❊ دفعہ اول

ض ۱ ضمن ۱- زبان اسکا فعل نطق رقم ہے - مولف - نطق کی مختلف نوع ہین - ۱- مفید و مرغوب عام - ۲- مفید و مرغوب خاص - ۳- مضر و مکروہ عام - ۴- مضر و مکروہ خاص - ۵- فضول ولغو - ۶- بظاہر بہتر اور حقیقت مین بدتر - ۷- ظاہر مین سخت اور حقیقت مین مصلحت - دویم زبان ذایقہ کی تمیز کرنیوالی ہے - تلخ - ترش - شیرین - نمکین - کسیلی - پہیکی اشیا ر کو معلوم کرتی ہے اور اُس سے مزاج اشیا کا دریافت ہوتا ہے کہ یہہ ایک جز وطبایت کا ہے اور لذت کا - ناقص کلام اور ناجایز ذایقہ سے اسکو روکنا چاہئیے اور بہتر کلام سے خاموشی نہ چاہیئے کہ انسان کو شرف نطق سے ہے اور تلخ طعام جایز کو شیرین طعام حرام سے بہتر سمجہنا چاہیئے ❊

ض ۲ ضمن ۲- ہاتہہ اسکا فعل پکڑنا رقم ہے - مولف - جسقدر کام راجے انتظام سلطنت کو اور سپہ سالار و سپاہ میدان جنگ مین اور دیوان و اہلکار و منشی و منتظم ... کرتے ہیں

اور مصور و نقاش و باجہ نواز و سوداگر و دستکار و مزدور ہاتہہ سی کرتی ہین اور مرد و عورت
انتظام خانہ داری و خوش گذرانی اور تفریح قلب کو کرتے ہین سب اسکی فروعات ہین +
ضمن ۳ - پانون اسکا فعل چلنا رقم ہے - مولف - سفر بحر و بر و کوہ و دشت بغرض ض ۳
ملک گیری و ملک داری اور حاصل کرنے علم عقل صنعت - اور معلوم کرنے قدرت
قادر اور تفریح قلب اور حاصل کرنے معاش سب کا تعلق اس اندری سے ہے +
ضمن ۴ - آلہ تناسل مرد و عورت اسکا فعل لذت رقم ہے - مولف - یہہ باعث تولید ض ۴
و تناسل نوع انسان و حیوان ہے - حیوان باوجود جہالت و بے تمیزی کے اس فعل
کو بہ اچہی کرتے ہین اونکا نطفہ رایگان نہین جاتا ہے ہر ایک حرکت سی بچہ پیدا ہوتا
ہے اور لذت سی بہی محروم نہین رہتے ہین حالانکہ انکو بحز بستہ ضروری اور کوئی اہم
متعلق دین و دنیا درپیش نہین رہتی ہے مگر افراط و تفریط پر مایل نہین ہوتے ہین
انسان کو دین و دنیا کے بیشمار کام ہر وقت گہیرے رہتی ہین اور حکما و عقلا و
مذہب والے انکو بعبارت مختلف ہدایت کرتے ہین باوجود این ہمہ انکا فعل اندک
لذت دیتا ہے اور زیادہ رنجیدہ کرتا ہے اور تولید تناسل اتفاقاً ہوتی ہے وہ بہی
جب منت مانتے ہین اور گنڈہ و تعویذ پہنتے ہین اور اطبا سے رجوع کرتے ہین اور
صاحب کرامات مہر کرتے ہین - بعض افراط پر مایل ہو تمام حواس ظاہری و باطنی
اور قوائے افعالی کو انکے افعال سے معطل کرتے ہین اور بغیر طلبی ملک الموت کی
جانب سی از خود اوسکے حضور مین حاضر ہوتے ہین بعض بامید موہوم اسکی لذت
سے محروم رہتے ہین اور جو غرض خالق کی اسکے عطا کرنے سی ہے اسکی برخلاف
کرتے ہین یہہ سب سے بڑی خطا ہے +
ضمن ۵ - مقعد اسکا فعل ہے کثافت شکم کو خارج کرنا - مولف - اسکا فعل بجز دفع ض ۵
کرنے فضلہ کے کہ جو جزو بدن نہین ہوا اور کچہہ نہین ہے اور ہنود کی دہرم شاستر ...
ہے اور کوئی ناقص فعل اسکا پایا بہی نہین جاتا ہے مگر شیطانیون نی اغلام کو رواج
دیا ... اس سے زیادہ لکہنے کو کراہیت ہوتی ہے +
ضمن ۶ - اصل مصنف نی گیان اندریون اور انتہہ کرن اور گن کو فاعل افعال کا قرار ض ۶
نہین دیا ہے - لیکن ہم خیال کرتے ہین کہ وے فقط ناظر حکمت نظر کیے نہین ہین

عامل حکمت عملی کے بہی ہین پس اُنکے افعال کو بہی گیارہ فقرہ مین لکہا +

ف ۱ فقرہ ۔ ۱ ۔ آنکہہ اسکا فعل ہے دیکہنا جو اجرام فلکی کے متعلق ثوابت و سیارہ و قطب و ابر و برق وغیرہ ہین اور اجسام ارضی کے ذیل مین جمادات ۔ نباتات ۔ حیوانات اور انسان ہین اور قدرتی و صنعی اشیا اور مکتوب ہین سب کو دیکہے اور جو کارآمد ہو اور جسکی ضرورت ہو اور جسکو آنکہہ پسند کرے اُسکو کام مین لاوے اور رنگ برنگ کی اشیا کو دیکہہ و سکے صانع کو یاد کرے ۔ جیسی زبان کا کام ہے چکہنا ویسی آنکہہ کا کام ہے دیکہنا ۔ زبان بغیر ہاتہہ کے لقمہ مُنہہ مین رکہنے نہین سکتی ہے ویسی بغیر آنکہہ کے بال و مکہی نظر نہین آتی ہے پس ہر ایک اندری اپنے فعل کو دوسری اندری کی محتاج ہی آنکہہ خوبصورت و بدصورت کو ردّ و قبول کرتی ہے ۔ پس یہہ بہی کرم اندری ہے +

ف ۲ فقرہ ۔ ۲ ۔ کان اسکا فعل ہے سماعت کرنا جتنی آواز نطق اور باجون کی ہین سب کو یہہ سن کے رغبت و نفرت کرتا ہے اور نصایح اور غرض آلودہ باتون کو معلوم کرتا ہے اور ظالم و مظلوم کی بات کو غور کرنیکو معین ہوتا ہے اور دماغ کو رنج و راحت پہونچاتا ہے +

ف ۳ فقرہ ۔ ۳ ۔ ناک اسکا فعل ہے خوشبو و بدبو کو پہچاننا اور تنفس کا کرنا ۔ جو باعث حیات ہے زندگی کے قیام کو یہہ ہی اور دماغ کو قوت یہہ دیتی ہی بدہوا سے اسکو بچانا چاہئیے

ف ۴ فقرہ ۔ ۴ ۔ حس لامسہ سرد و گرم و سخت و نرم کو شناخت کرتی ہے اور بغیر دیکہنے اور سُننی انسان و حیوان و سنگ و گل کو معلوم کرتی ہے اور مساس کی لذت دیتی ہی +

ف ۵ فقرہ ۔ ۵ ۔ من بمعنے دل اسکا فعل ہے خیال کرنا ۔ شہوت اس سے ہوتی ہے اور خوف یہہ کرتا ہی جتنی حس جو فعل کرتی ہین اُسکو اپنے فعل کی اطلاع دیتی ہین اور اُسکی ترغیب سی اپنی حرکت کو آمادہ ہوتی ہین جیسے جنگ کے میدان مین طنبورچی کی حرکت سپاہی کو واسطے جنگ کی آمادہ کرتی ہے ویسے دل کی حرکت تمام جسم کو متحرک کرتی ہے ۔ عاقبت کی نکوئی اور دنیا کی خرابی یا دونون کی خرابی یا بہلائی کا یہہ سبب ہی محسوسات مین یہہ گرویدہ رہتا ہے محسوسات کی دریا سے یہہ پار اُترتا ہی گویا تمام اندریون کا یہہ رُکن اعظم ہے +

ف ۶ فقرہ ۔ ۶ ۔ چیت اسکا فعل شک کرنا ہی دوست کو دشمن یہہ بناتا ہے اور دشمن پر دوستی کا گمان یہہ کراتا ہے سانپ کو رسی اور رسی کو سانپ گو یہہ کرتا ہے ۔ بہوت ۔ چڑیل جن ۔ پری اور وہمی خلقت سب اسکی فروعات ہین ۔ کواکب کی گردش سے سعد ونحس اور شگون اچھے اور برے اس سے بنے ہین ✣

ف ۷ فقرہ ۔ ۷ ۔ بدہ بمعنے عقل وتمیز انسان کو اشرف المخلوقات کا خطاب اسنے دیا ہے اور محسوسات کی سمندر سے پار اوتارتے کو یہہ کشتی وناخدا ہے ۔ جبرئیل یہہ ہی اور رہبر یہہ ہی ۔ عادل یہہ ہی ۔ حق وناحق کو جدا کرنیوالا جیسے ہنس دودہ وپانی کو جدا کرتا ہے یہہ ہی جسکے پاس یہہ ہی اگر دین ودنیا کی کوئی چیز نہو کچہہ حرج نہوا اور جسکے پاس یہہ نہوا اور دین ودنیا کی نعمت سب کچہہ ہوا ایسی ہی جیسے گدہے پر مقدس کتابین ✣

ف ۸ فقرہ ۔ ۸ ۔ اہنکار اسکا فعل ہے خودی جیسے ایک دیس یا ولایت کا ایک راجہ ہوتا ہی ویسے ہر جسم کا یہہ بادشاہ ہی ۔ نادانی سے غلام یہہ بنتا ہے اور دانائی سے بادشاہ ہفت اقلیم بلکہ خدا یہہ بنجاتا ہے ۔ نیک نام یہہ کراتا ہے ۔ بدنامی کا بوجہہ یہہ سر پر رکھتا ہے ۔ میدان جنگ مین بڑہ کے یہہ تلوار چلاتا ہے ۔ دشمن سے ڈر کے پیٹھہ یہہ دکہاتا ہے ۔ غرض کرتا دکرتا جو کچہہ محسوس وغیر محسوس ہی یہہ ہے یہہ کیسا ہے اور کہاں ہے کوئی جانے نہین سکتا ہی مگر کچہہ ہے اور اسی کی جسم وجان تابع ہے ✣

ف ۹ فقرہ ۔ ۹ ۔ رج اسکا فعل جذب منفعت ہی جس چیز کو چاہتا ہے اُسکے حاصل کرنے کو سعی کرتا ہے اپنی شہوت رانی کیواسطے ہر قسم کے فعل کردنی وناکردنی کرتا ہے برہم چرج وگرہست وبان پرست وسنیاس کو یہہ سکہاتا ہے ۔ اور محسوسات کے تماشہ مین یہہ پہنساتا ہے راج یہہ دلاتا ہے اور بہیکھہ یہہ منگواتا ہے بہڑوا ین یہہ بتاتا ہے غلام یہہ کہلاتا ہے فقیر یہہ بناتا ہے ۔ بادشاہ یہہ کرو یتا ہی ۔ اُپاشنک وکرم کانڈی وجوگی وگیانی ۔ غرض کہ جو کچہہ کرنے سکتا ہے یہہ کراتا ہے ✣

ف ۱۰ فقرہ ۔ ۱۰ ۔ تم اسکا فعل ہے دفع مضرت ۔ ہر ایک دشمن سے یہہ بچاتا ہے اور ہر ایک آفت سے یہہ محفوظ رکھتا ہے جیسے نیکی کو ممد ہوتا ہے بدی کو بہی ۔ کہ لڑانا اور

بیرحمی کرنا اور غیرون کو ستانا سب اسکا فعل ہے +

ف ۱۱ فقرہ-۱۱- ست- اسکا فعل ہے شہوت و غضب کو اپنے حکم مین رکہنا اس سے ناقص فعل کوئی نہیں ہوتا ہے- ہر متنفس کو مرد ہو یا عورت غریب ہو یا امیر- خوش گذران رکہتا ہے اور اُسکے نام کو نیکی سے بعد اوسکے مرگ کی عام و خاص کو یاد رکہواتا ہی اور اوہیاروپ کر پرپنچ سے باہر نکال اپ بادہ کی منزل مین یہہ بٹہاتا ہی +

ض ۷ ضمن ۷- ہر چند ہر ایک ناخن و بال اور جو جسم کے اندر اور اوپر ہے سب کرم اندری کے مشابہ ہی کہ کوئی بیکار نہین ہے- ہر ایک ایک فعل کا کرتیوا الا ہے مگر جنکے نام رقم ہوئی یہہ رکن اعظم ہین جو شخص ہر ایک کا کام ہر ایک سے لیوا جیسی لے دنیا مین جبین حیات خوش گذران رہے اور جب جسم و جان مین تفرقہ ہو جاوے جیسی قبل پیدا ہونے کے غیر محسوس تہا بعد مرگ غیر محسوس ہو جاوے اور جملہ توہمات ماضی و مستقبل سے مستغنی ہنجاوے +

دفعہ دویم نمبر ۱۰ مین تین قسم کے فعل ہین

تنبیہہ تنبیہہ- ۱- پن یعنے نیکی- ۲- پاپ یعنی ناقص- ۳- مسرت یعنی نیکی و بدی سے مشتمل اور نمبر ۲۶ مین پن کرم تین ہین اعلی- اوسط- ادنی اور نمبر ۲۷ مین بشرح ایضاً پاپ کرم تین ہین- نمبر ۱۳۳ مین مسرت کرم بشرح ایضاً تین ہین جملہ نہہ قسم کی تعریف ہے +

ض ۱ ضمن ۱- اعلی مرتبہ کی نیک افعالی وہ ہے جسکا نفع خاص و عام کو پہونچے اور نیک اعمال بہی اس سے محروم نرہے کہ خاص و عام سے یہہ اور اسکے متقرب جدا نہین ہین ایسی نیکی کوئی شخص زن- زمین- زر- خطاب- خلعت- دیکے پیدا کر نہین سکتا ہے مگر ہدایت معقول اور خلق و صاف دلی سے- کہ مصنف نیائی شاشتر اور ناصری مصنف اخلاق نے جو رقم کیا وہ کسیکو مضر نہوا اور جسنے اوسکو اُٹہایا وہ کامیاب ہوا- کسی کو اسکی کوشش سے نقصان نہوا +

ض ۲ ضمن ۲- اوسط مرتبہ کی نیک افعالی ہے چاہ- پل- سرائی- مدرسہ- سڑک- دار الشفا وغیرہ کا بنانا کہ نقصان اس سے کسیکا نہین ہوتا ہے اور جسکو اُس سے تعلق ہوتا ہے

تعلق ہوتا ہے وہ نفع پاتا ہے ✤

ضمن ۳ - ادنی درجہ کی نیک فعالی ہے یتیم - اپاہج - پیر - بیمار مظلوم کی دستگیری ض ۳
کرنا کہ یہہ اپنی حاجت کو اپنی قوت بازو سے سرانجام کر نہین سکتے ہین اور محتاج
معاون کے رہتے ہین ✤

ضمن ۴ - ادنی درجے کی بدفعلی ہے ایسے فعل کرنا جس سے اپنی جان و جسم آسایش ض ۴
وامنیت وعزت مین خلل واقع ہوا اور اپنے متعلق اور رعایا کو تکلیف پہونچے جیسے
خودکشی - شراب نوشی - فضول خرچی - کاہلی - جاہلی - کثرت مباشرت - قماربازی اور
دریوزہ گری - فروتنی وغیرہ حرکات وبازیچہ ولغو ✤

ضمن ۵ - اوسط درجہ کی بدفعلی ہے جس سے متعدد اشخاص کو مصیبت ہو جیسے زن - ض ۵
زمین - زر کے واسطے یا غضب سے خون کرے یا چوری - ڈکیتی - رہزنی - ٹہگی -
خانہ جنگی اور جعلسازی - قلب سازی - حلف دروغی - رشوت خواری - یا لُبہا -
پہسلا - بہکا - بیگانی عورت وبچہ کو تابو کرنا - یا خراب کرنا - کسیکی عبادت یا آسایش
کے مکان کو یا بہکا و پہسلا و لالچ دکہا کسی کو اُسکے آبائی مذہب سے نکالنا یا غلام یا
مرید بنانا یا خواجہ سرا کرنا - غرض کسی طرح سے ایک یا متعدد کو تکلیف دینا یا گمراہ کرنا یا
توہمات مین ڈالنا ✤

ضمن ۶ - اعلی درجہ کی بدفعلی ہے تعصب مذہب یا ملک گیری کے خیال سے بیشمار آدمیون ض ۶
کے قتل کا باعث ہونا اور بیحساب مردم کو لونڈی و غلام بنانا اور خلایق کو لوٹنا اور
اُنکے گہر وعبادتخانون کو مسمار کرنا اور ننگ و ناموس مین خاص وعام کے رخنہ
ڈالنا اور ہر قسم کے ظلم کرنا اور اپنے ایسے افعال سے نکوئی آخرت کا بہروسہ رکہنا

ضمن ۷ - سمرت کرم یعنے نیکی وبدی سے شامل ادنی درجے کے افعال ہین جیسی ض ۷
بندر نچانا کہ ایک جانور کو تکلیف دیتا ہے اور رزیل فعل کرتا ہے مگر چند اطفال کو
خوش کرتا ہے یا افیونی وشرابی کو جو عادی اُسکا ہو گیا ہے اور افلاس سے نشہ
بہم پہنچانے نہین سکتا ہے اوس کو نشہ ملانا کہ معاونت بدفعلی کی ناقص فعل ہے
لیکن جو نشہ نہ پانے سے بیچین ہے اوسکی بے چینی دور کرنا اچھا فعل ہے ✤

ضمن ۸ - اوسط مرتبہ کا سمرت کرم ایسا ہے جیسے ایک مظلوم کی حمایت کر ایک ض ۸

ظالم کو سزا دینا یا گرفتار کرا دینا کہ یہہ کام جج کا ہے عوام کا نہین ہے اس کی دست اندازی ایک کو نفع دوسرےکو نقصان دیتی ہے ❊

ضمن ۹- اعلی درجہ کا سمرت کرم ایسا ہے جیسے کوئی راجہ ایک راجہ کی حمایت کر دوسرے راجہ سے جنگ کرے کہ ایک گروہ کے آرام کو دوسرے گروہ کی تکلیف کا باعث ہوتا ہے- دنیا داروں کے اکثر فعل ایسے ہین کہ جس سے ایک قسم کا نفع ہوتا ہے دوسری قسم کا نقصان- ایک کو آسایش ہوتی ہے دوسرے کو تکلیف عدالت مین جج جو حکم لکھتا ہے اگر خیانت و رعایت وغیرہ سے پاک بہی ہو غلطی کا احتمال ہے- بیمار کو جو طبیب دوا دیتا ہے بدانست خود خطا نہ کرے پر خطا ہو جاتی ہے- سانپ وشیر کا مارنا بہی سمرت کرم مین داخل ہے جنہون نے دنیا داری کو اس خیال سے ترک کیا ہے کہ معاملات دنیا مین کوئی فعل ایسا کرنا ممکن نہین ہے کہ مشتمل نیکی و بدی سے نہو بہتر کیا ہے ❊ ض ۹

۱- ایک حکایت یاد رکہنے کے لایق ہے- ایک زاہد کے پاس ایک چڑیا آئی اور بولی کہ باز مجہے شکار کیا چاہتا ہے تو مجہے بچا دے جب اسنے چڑیا کو چھپا یا باز آیا اور بولا کہ میری شکار فرار ہو میری بغل مین ہے اور مین چند روز سے بھوکا ہون- زاہد نے بوزن جثہ چڑیا کے اپنی ایک ران کا گوشت کاٹ کر باز کو دیا اور چڑیا کو رہا کیا ❊

۲- ایک زاہد جنگل مین بیٹہا تہا ایک شکاری کا ہرن اسکے آستانہ کے قریب ہو کر گذرا- شکاری نے پوچہا کہ ہرن کسطرف کو گیا- زاہد نے جواب دیا کہ آنکھہ نے دیکہا ہے وہ نطق سے عاجز ہے- زبان نطق کر سکتی ہے اسنے دیکہا نہین ہے ❊

دفعہ سیوم نمبر ۱۵ امین تین قسم کے فعل رقم ہین ❊ ض ۱

ضمن ۱- اگامی اسکے معنے ہین جو نی الحال فعل کریں- نیک و بد فعل آدمی سے ہر وقت ہو سکتے ہین آدمی کو لازم ہے کہ ہر وقت خیال رکہے کہ اس سے بد فعلی نہو اور جہان تک ممکن ہو دل و زبان و ہر عضو سے نیک فعل کرے کہ عزت و آسایش و طمانیت نیک افعال سے ہوتی ہے اور بد فعلی سے ہمیشہ دل ترسان و ہراسان رہتا ہے ❊

ض ۲ ضمن ۲- سن چت اسکے معنے ہین زمان گذشتہ کی جو نیک کام پہلے کیا ہے یا سلوک کسی شخص سے - اسکو بہول جانا چاہئے اور جو خطا کسیکی کی ہے اُس سے معاف کرانا چاہئے یہہ عمدہ صلاح ہے ✤

ض ۲ ضمن ۳- پرالبہد اسکے معنے ہین کہ ناگاہ اتفاقیہ کوئی فعل نیک یا بد ہو جاوے بیتے بغیر ارادے کہ نشانہ دیوار پر لگانا تہا اتفاقاً کسی انسان یا حیوان کے لگا- اس حالت مین شرمندہ ہونا چاہئے اور اسکا معاوضہ کرنا چاہئے اگر کسی کے واسطے نیکی ہو جاوے اُسپر احسان جتانا نہ چاہئے ✤

ف ۱ فقرہ ۱- برہمن سن چت کے معنے اپنی طبیعت سے بناتے ہین جنمان جنم گذشتہ کی نیک و بد فعلون کو- چونکہ لفظی معنے بہی جنم گذشتہ کے نہین ہین اور نہ عقل سے گذشتہ و آیندہ کا حال معلوم ہوتا ہے لہذا ہم اسکو فضول قرار دیتے ہین ✤

دفعہ چہارم نمبر ۴ ۱۱- آئین چہہ قسم کے کرم ہین ✤

دفعہ چہارم ض ۱ ضمن ۱- غسل- اس سے مراد طہارت ہے کہ ہر ایک عضو و ہر ایک مسام و دانت و زبان و ناخن و بال و جسم کو اور اندرون جسم کو کہ دل کو خیالات محسوسات سے اور شکم و مثانہ کو کثافت سے علی ہذالقیاس ناک و کان و آنکہہ وغیرہ کو میل سے صاف کرے کہ جیسا اوسکا جسم ہے ویسا نظر آوے اور بول و براز وغیرہ خارج ہو جاوے اور دل مثل آئینہ کے زنگ محسوسات سے پاک ہو جاوے جیسے جسم کو صاف کرے لباس و اسباب و مکان کو- اور جیسا برائے خود کرے ویسا متعلقان سے کراوے کہ ہر شے کی اصل حیثیت نظر آوے یہہ معنے غسل کے نہین ہین کہ دو لوٹے پانی کے بدن پر ڈال لئے یا دریا یا تالاب مین دو غوطے لگا لئے جب تک جسم و لباس و مکان اپنی اصلی صورت نہ دکہاوے اور چہونے اور سونگہنے اور دیکہنے سے پہلی حالت کو نہ جتادے-

چون بشوید پلید تر باشد ✤

ضمن ۲- سندہیا- برہمنون کے مذہب سے انکی نماز کے تین وقت صبح و دوپہر و شام کے مقرر ہین جیسے مسلمانون کے پانچ وقت مقرر ہین چونکہ مصنف اصل کتاب کا برہمن ہے اسنے جو فرض انکی قوم پر تہا اسکو ظاہر کیا ہر مذہب والے کو واجب ہے کہ اونکی

مذہب سی جو وقت اُسکی نماز کا ہو وقت پر ادا کرے ✤

ض ۳ ضمن ۳ - جپ - اسکے معنے ہین بولنا - لیکن مشہور معنی ہین تسبیح کرنا - یہہ بہی عوام مبتدی کیواسطے واجب ہے کہ اگر دل سے مالا پہیرے محسوسات کی خیال سے اوسکا دل معطل ہو روشنی قلب پیدا کرے ✤

ض ۴ ضمن ۴ - ہوم - ایک نوع سے اسکا عمل برہمنون کے مذہب سی متعلق ہے کہ یہہ آگ و آفتاب وغیرہ کے مہربان ہونے کو یہہ فعل کرتے ہین و بہ نوع دیگر اسکے معنی جگ ہین یعنے دعوت عام - یہہ ہر شخص جو صاحب مقدور و حوصلہ ہو کر سکتا ہے برہمنون کی آئین سے جتنی قسم کے جگ ہین وے خون ریزی انسان و حیوان سے تعلق رکہتی ہین ہماری رائے مین جس فعل سے کسی جاندار کو تکلیف و اذیت ہو وہ جماعت کی خوش کرنے کو ناجایز ہے کہ ہیزم درویشان گرفتن بقہر و بدولتمندان دادن بہ مہر حرکت لغو بلکہ ناقص ہے ✤

ض ۵ ضمن ۵ - پوجن - اسکے معنی ہین تعظیم کرنا برہمن اسکے معنی کرتے ہین خیالی دیوتاؤن کی پاتہون کی پوجا کرنا اور جہانجہ بجانا - ہم اسکے معنے سمجہتے ہین زندہ علما و فضلا و بزرگان کی تعظیم کرنا اور ہر ایک سے بخلق و ادب پیش آنا اور گذشتہ بزرگان کے نام کو بعزت یاد کرنا اور اونکی معقول نصایح کو حفظ کرنا ✤

ض ۶ ضمن ۶ - مسافر کی خوراک و مکان اور خاطر سے امداد کرنا یہہ حکم بہت تاکید سے ہے اور اسی حکم کی تعمیل کیواسطے برہمنون کو زر و زمین و جنس کا دینا قرار پایا تہا جیسے فوج کا کام سپہ سالار کے ذمہ ہوا تہا ویسے مہمان نوازی کا کام فاضل و گوشہ گزین و نیک افعال برہمنون کی - افسوس کہ برہمن کبہی کوئی مسافر کو یہہ بہی نہین پوچہتا ہے کہ تو کون ہے اور کہانسے آیا ہے اور نہ کوئی اَور قوم کا - مسافر نوازی کو یہہ شرط نہین ہے کہ قوم کا شریف ہو یا فقیر ہو غرض یہہ ہے کہ کوئی ہو طعام و مکان کو محتاج ہو خلاصہ یہہ ہے کہ جو کسی چیز کا محتاج ہے اور اوسکی کوشش اوسکے سرانجام کو ممکن نہین ہے جو سکتا ہے اوسکی احتیاج کو رفع کر دے اسوقت مین اکثر اشخاص نے بیحیائی اور بے غیرتی سے یہہ پیشہ قرار دیا ہے اسوجہ سے ہر ایک کی ہمت امداد کو پست ہو گئی ✤

دفعہ پنجم نمبر ۱۱۳ - اسمین چہہ قسم کے کرم ہین ✤

ض ۱ ضمن ۱ - نت کرم یعنے ہر روز انکا عمل چاہئے - مولف - اسکی دو نوع قرار دی ✤

نوع اول پہلی نوع - وے فعل جو خاص وعام کو انکا عمل کرنا چاہئے - دویم جنکا تعلق ایک نوع کو انسانونسے ہو اور دوسری نوع کے انسانونسے ضرور نہین ہے ✤

ف ۱ فقرہ نوع - ۱ - روز وشب کے ۲۴ گھنٹے ہوتے ہین گوکہ کبہی دن زیادہ گھنٹون کا ہوتا ہے اور کبہی رات - ہر ایک کام دینی و دنیوی وجسمانی وخانہ داری وسلطنت کیواسطے وقت کو تقسیم کرنا چاہئے اور اسکے پابند رہنا تاکہ صحت جسمانی مین خلل نہ آوے اور آسمانی سے ہر ایک کام سرانجام پاوے اور جنکا اس سے تعلق ہو انکا اسکے انتظار مین وقت ضایع نہووے - تقسیم وقت کی اسطرح چاہئے - سونے کو چہہ گھنٹہ - طہارت اکل - شرب - ہواخوری - عبادت - خلوت کو چہہ گھنٹہ - معاش کے متعلق خدمات کے سرانجام کو چہہ گھنٹہ - دوستون - عزیزون - بزرگون کی ملاقات اور انتظام خانہ داری کو تین گھنٹہ - اور عورت کو مرد کے پاس اور مرد کو عورت کے پاس بیٹہنے کو تین گھنٹے - اور جب کام سے جلد فرصت ہو وہ مطالعہ کتاب و اخبار و تحریر مضامین جدید مین صرف کرے اگر کسی قسم کا کام زیادہ ہوا اور وقت معینہ مین تمام نہ ہوا اور اسکے ملتوی کرنے سے کوئی فساد یا نقصان ظاہر نہو دوسرے روز پر ملتوی کرے کہ جبتک حیات باقی ہے جیسی ہر روز سلسلہ ضروری کی حاجت ہے دنیاوی کام ہونگے ور پیش رہتی ہے کامونسے فرصت فقط موت دیتی ہے اور جس کام کا سرانجام فوراً چاہئے وہ نت کرم مین نہین ہے منت وغیرہ دوسری ضمن کی ذیل مین داخل ہے ✤

۲ - فقرہ - سر سے پانون تک اور پانوئنسے ناخن تک اور ناک - کان و آنکہہ وغیرہ جملہ کرم اندریون وگیان اندریون کو ہر روز ہر وقت صاف و پاک رکہنا چاہئے کہ میل کہین برہنے اور دیکہنے والے کو میلا نظر نہ آوے کہ میلا رہنے سے عوارض مختلف پیدا ہوتی ہین اور طبیعت سست رہتی ہے اور دیکہنے والون کو کراہیت ہوتی ہے اور خاص یا عام کی نظر مین حقیر ہوجاتا ہے اور بے تمیز معلوم ہوتا ہے - جب صاف و پاک رکہنا اپنے جسم کا شرط انسانیت کی ہوئی جتنے پیر وجوان و بچے و زن و مرد اسکے زیر حکم ہون

اُن کے جسم کے صاف رکھنے کو تاکید وسعی کرنا اسپر لازم و فرض ہوا۔ حیوانات جنکا یہہ
محافظ ہے اونکے اجسام کی صفائی کا خیال رکھنا اسپر فرض ہے۔ جب جو شخص اپنے اور اپنے
متعلقان اور اپنے وابستگان کی صفائی جسم کو ساعی رہے اوسکی تقلید اوسکے قریب
رہنے والے کرین اس سبب سے تمام ولایت کے اجسام صاف و خوبصورت و تندرست
رہین کہ اس دنیا مین سب سے عمدہ یہہ صفت ہے کہ ہر ایک کی نظر مین عزیز نظر آدمی جسم
کی پوترتا ہی ہے۔ جسم کے پاک کرنیکو سرد پانی یا گرم پانی۔ زیادہ پانی یا تھوڑے
پانی یا صابون یا بیسن وغیرہ کی شرط نہین ہے جس چیز سے جسطرح ممکن ہو وہ جسم کی
صاف و پاک کرے اگر صفائی جسم مین زیادہ سعی کرنے سے کوئی عارضہ پیدا ہوتا ہو اوسکو
بہتر وایمان سمجھنا نہ چاہیے مصلحت کی یہہ شرط ہے جس سے نفع ایک نقصان دو نظر آتی
ہون وہ نہ کرنا چاہیئے۔ صفائی کی تعریف یہہ ہے کہ جو اصلی صورت جسم کی ہو رنگ
بو لمس۔ ذائقہ سے محسوس ہو۔ اگر سمندر مین غسل کرے اور جسم کی صفائی مقصود
رہے تو ثواب مین داخل نہین عذاب مین داخل ہے کیونکہ علت غائی صفائی ہے نہ غسل
آب جیحون مین۔ شرط دا [illegible] کی ہے علت غائی پر نگاہ رکھنا جسم کی صفائی سے
عزت و اعتبار دنیا مین ہوتا ہے [illegible] بت کی بہتری کو دل کی صفائی کا کام کرتی ہے کہ جسم
دنیا سے باہر نہین جاتا ہے اور بعد مرگ ہمراہ نہین جاتا ہے۔ فرض کیا کہ بعد مرگ جسم بھی ہمراہ جاتا ہو صفائی
کرنا جسم اور ہر ایک عضو کا ہر روز اور شب و روز مین جب میلا ہو۔ شرط ہے آج کا
غسل کل کے کارآمد نہ ہوگا۔ ظاہر و عیان ہے کہ گرمی و برسات مین زیادہ پسینہ
نکلتا ہے اور جاڑہ مین کم۔ تمام جسم مین کسافت پسینہ کی ہوتی ہے جو ملک سرد
ہین ان مین وہی حال ہوتا ہے جو جاڑے کے موسم سے مناسبت رکھتا ہے۔
اور گرم ملک مین بضد اسکے۔ پس ضرور نہین ہے کہ جسطرح گرم ملک کے باشندے
ہر روز سرد پانی سے غسل کرین سرد ملک کے باشندے انکی تقلید کرین۔ علم اور
عقل کی ضرورت اسی واسطے ہے کہ وقت و موسم و حالت و موقع کے مناسب عمل
کرے۔ ہندوستان کے بہتیر اشخاص کاتک و ماگہہ کے مہینہ مین دو چار گھڑی شب باقی
رہے دریا پر غسل کو جاتے ہین اونکے رہبرون کے ذہن مین اوسکا کچھہ نفع
ہوگا مگر [illegible] حاصل اس کرم کا کچھہ نظر نہین آتا بلکہ قیاس مین بھی نہین سماتا۔ ہم ہر روز

مرد و عورت۔ امیر و غریب اور پیر و جوان و اطفال شریف و رذیل عیسائی۔ محمدی
برہمنوں۔ سراوگیوں وغیرہ ہر مذہب کی جو ہندوستان میں بستے ہیں اور جو انکے پیر و پیشوا
ہیں سب کو دیکھتے ہیں۔ ہندو کو جسم کی شست و شو کیواسطے بہی صرف کرتا دیکھتے ہیں
کہ گنگا ساگر اور گنگا و گرد چھتر وغیرہ تیرتہوں کو ہزارہا کوس کا سفر اختیار کر اور اپنی
حیثیت سے زیادہ خرچ کر غسل کو جاتے ہیں اور بعض دن میں پانچ چہ مرتبہ
غسل کرتے ہیں اور ایک وقت کو غسل سے بیمار و ناتوان بہی باز نہیں رہتا ہے
اور جب رفع حاجت کرتے ہیں مٹی سے ہاتہہ دہوتے ہیں۔ ہر ایک فعل کے بعد ہاتہہ
و پاؤں اور منہہ کا دہونا فرض سمجہتے ہیں اور مسواک کرتے ہیں۔ اور محمدی پانچ
وقت ضرور وضو کرتے ہیں اور جب مستورات سے متصل ہوتے ہیں یا احتلام ہوتا ہی
بغیر غسل صبر نہیں کرتے ہیں کہ ہندو و مسلمان غسل کو و شست و شوی اعضا کو اصول ایمانی
سمجہتے ہیں اور عیسائی صفائی جسم کو ایمانیات کے دائرہ میں داخل نہیں کرتے ہیں مگر
انسانیت کی شرط ہیں۔ لیکن جیسے بال و ناخن و ہاتہہ منہہ ۔ تمام جسم عیسائی لڑکے
لڑکیوں اور پیر و جوان مرد و عورتوں کے نظر آتے ہندو و مسلمان کے نہیں
دکہائی دیتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ انکے جسم سے بساند کی بو آتی ہے جیسے عوام کی
زبان پر ہے۔ مگر تیس برس سے سنتا ہوں لیکن انکی بو کی علامت آج تک جیسا سنتا
ہوں تمیز نہیں کرتا ہوں۔ بالفرض اگر ایسا ہے تو انکی شست و شو
کا قصور نہیں ہے انکی خلقت کا قصور ہے اور لاعلاج ہے۔ بعض کہتے ہیں
کہ یہ صاحب حکومت و ثروت ہیں۔ اپنے بچوں اور متعلقوں کے جسم کو
پاک و صاف رکہنے کو دولت و حکومت کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ جسم کی
خوبی ہے کہ عیسائی مرد و عورت کو جو انکی جنس کا میلا دیکہتا ہے وہ عیب لگاتا ہے
اسواسطے وہ خود صاف رہتے ہیں اور اپنے بچوں کو صاف رکہتے ہیں۔ اگر
کسی علت سے صاف رہ نہیں سکتے ہیں دوست و آشنا کی ملاقات نہیں
کرتے ہیں گوشہ میں رہتے ہیں۔ ہندو کو کوئی انکی جنس سے میلا رہنے سے
عیب نہیں لگاتا ہے۔ مگر چونکہ غسل کا پابند نہیں رہتا ہے اور پرہیز کرتے
ہیں اسوجہ سے وہ غسل کو فرض سمجہتے ہیں صفائی کا خیال نہیں رکہتے ہیں۔

آدمی کو چاہئے جس کام کو کرے پہلے معلوم کرے کہ اس کام کا کرنا انسان پر کسواسطے فرض ہوا ہے اور اُسکے کرنے سے کیا نفع اور نہ کرنے سے کیا نقصان ہو سکتا ہے جب یہہ تمیز کرے جیسا مصلحت ہو ویسا کرے کبھی خطا اوسمین نہو۔ جو شخص نیک و بد و نفع و نقصان کو تمیز نہ کرسکے اوسکا فعل اوسکو لذت نہ دے پس حجامت کرنا اور رفع حاجت کرنا۔ زخم کو صاف کرنا۔ شانہ کرنا۔ ناک و دہن کو صاف کرنا۔ مسواک کرنا۔ آنکھہ و کان وغیرہ کی کثافت کو دور کرنا سب اسکے ذیل مین ہے ✣

۳۔ فقرہ۔ لباس کا بدن پر پہننا اسواسطے رسم ہوا ہے کہ سردی و گرمی جسم پر اثر نہ کرے اور گرد سے جسم محفوظ رہے اور ستر پوشی ہو کہ حیوانات کی جسم پر بال ہین اور ستر پوشی کو دُم۔ انسان کے جسم پر یہہ دونون شئے نہین ہین اور جسکے روبرو جاوے وہ باتمیز سمجھے اور حیا و شرم کو ثابت کرے۔ دانشمندون نے موسم و ملک کی مناسب لباس تجویز کیا ہے۔ اور شب خوابی اور جنگ کی میدان اور دربار خاص و عام کا علیحدہ لباس قرار دیا ہے اور لباس کو شرط انسانیت یقین کیا ہے۔ تمام جسم کا ڈہکنا بخلاف کہلا رکہنے کی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ جسم کے برہنہ رکہنے سے یا زیر لباس رکہنے سے عاقبت کا کچہہ سود و زیان معلوم نہین ہوتا ہے کہ جسم جب دنیا کی احاطہ سے باہر نہین جاتا ہے اوسکا لباس اور متعلقات کسطرح جا سکتا ہے پس باور کرنا چاہئے کہ اس سے رنج یا راحت و عزت و بے عزتی جو کچہہ ہوتی ہے اس دنیا مین۔ چاہئے کہ جسطرحسے ہر روز جسم کو صاف کرے صاف لباس کو زیب بدن کرے اور سر سے پانون تک ہر عضو کو ڈہکے جب جس عضو کے کہولنے کی ضرورت ہو اوسکو کہولے۔ لباس فقط پانی مین دہونے سے صفائی کا مرتبہ نہین پاتا ہے مگر جب اپنی صورت اصلی کو پاتا ہے یعنی جیسا اُسکا خلقی رنگ ہے ویسا جب ہو جاوے معلوم کرو کہ وہ صاف ہے اگر اوسمین کچہہ کدورت رہی وہ پاک نہین ہے گو گنگا جل سے سو مرتبہ غوطہ کہاکے باہر نکلا ہو۔ امیر وہ ہے جو غریبون کی دستگیری کرے اور فقیر وہ ہے جو محسوسات دنیا کو ناچیز سمجھتا ہے۔ دنیادار وہ ہے جو سلامت روی سے گذر کرے کمخواب و زربفت کی پوشاک سے کچہہ ف ۳

صحت جسمانی کو امداد نہیں ہوتی ہے اور لنگوٹی پہننے اور بیس و پیش برہنہ رہنے
سے خوشنودی خالق کی کوئی سند نہیں ہے میلا رہنا کسی قسم کی فضیلت کو
ثابت نہیں کرتی ہے - اگر کسی آدمی کا دل کسی مُردہ کے غم سے ملول ہو اور لباس اسکا
صاف و پاک ہو غم کم نہو اور میلے لباس کے پہننے سے مردہ زندہ بھی نہو - فقیر
اگر ناداری اور سوال سے پرہیزگاری کے سبب سے تن پوشی سے عاجز ہو یہہ
شاذ و نادر کا حکم رکھتا ہے - فی الحال جو پیش نظر ہے اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ
ایک لنگوٹی باندھ کے جسم کا دکھانا اصول فقیری قرار پایا ہے اور دھوتی کا میلا
رکھنا ایمان کی شرط ٹھہرا ہے اور ماتم کی نسبت میلی چادر سے جانا لازمہ غم
قرار پایا ہے اور نہایت باریک کپڑے پہننا کہ تمام جسم نظر آوے وضعداری
میں داخل ہوا ہے اور گوٹہ و پٹھہ یعنی نقرئی و طلائی لباس و دبر کرنا نشان امیرداری
ٹھہرا ہے حالانکہ یہہ جملہ قرار داد جہالت کی علامت ہیں - عورت ہو یا مرد پیر
ہو یا جوان - بالغ ہو یا نابالغ - فقیر ہو یا سلطان سب کو واجب ہے کہ جس قیمت کا کپڑا
وجوہ باہم پہونچ سکے تن پوش صاف و سفید پہنے - رنگین ہونا عیب نہیں ہے
مگر صورت اصلی سے متغیر ہونا کراہیت کی علامت ہے - ایک قطرہ شراب یا پیشاب
کے گرنے اور خشک ہونے سے کپڑہ ناپاک نہیں ہوتا ہے کہ ناپاکی بدبو - بدرنگی - بد
ذائقی و لمس کی کراہیت سے ہوتی ہے - اگر آب زمزم و گنگا جل سے دھویا ہو اور پہننے
سے چپچپا وے اور دیکھنے میں میلا نظر آوے اور بدبو اوسکی ناک کو نشان دیوے تو
ناپاک ہے - آدمی کے جسم کے اندر جتنی چیزیں ہیں سب مکروہ و متعفن لیکن جب تک جسم
سے خارج نہیں ہوتی ہیں کوئی اونکو مکروہ نہیں ٹھہراتا ہے کیونکہ کوئی حس انکی
ناپاکی کی گواہ نہیں ہوتی ہے - موٹا و کم قیمت کا کپڑا پہننا عیب نہیں ہے کہ مقدور و
ہمت جیسا ہو ویسا پہننا چاہئے مگر میلا و پھٹا اور ایسا جس سے بدن نمایاں
ہو عیب ہے کہ بے تمیزی کو مخبر ہے غریب آدمی میلے کپڑے کو دھوست ہو ... اور پھٹے
اور پھٹے کو سینا مگر میلا و پھٹا نہ پہنے ؛

۴ فقرہ - مکان اور اسباب کو صاف اور قرینہ سے رکھے کہ جو دیکھے اونکو با تمیز
سمجھے - انصاف سے تجویز کرو کہ جیسے با تمیز مرد و عورت و طفل و پیر جسم و لباس و مکان

وغیرہ سے یورپ کی لوگ صاف نظر آتے ہین ہندوستان کے ہندو و مسلمان اور
و عورت نہین نظر آتے ہین بعض مردم جو اچھے معلوم ہوتے ہین وے پنڈتون اور
مولویون کی ہدایت و تقلید سے نہین انگریزون کی تقلید سے - بلکہ برہمنون اور
مولویون کی ملامت کی تیرون کے نشانے ہین - عیسائی وہ ہے جو عیسی ابن
مریم کو خدا کا بیٹا اور اپنا شفیع اور متی وغیرہ کی انجیلون کو خدا کا کلام سمجھے - اور
محمدی وہ ہے جو محمد عربی کو خدا کا رسول اور قرآن کو خدا کا کلام اور اپنی نجات
کو چہاوستے یقین کرے - اور برہمن دہرم وہ ہے جو برہمنونکو پرمیشر اور انکی
کلام کو اکاش بانی یقین کرے اور ہندوون کی مورتون کو پوجے اور تیرتہونکو
پہرا پہرے اور مَن مین - وہین - اور استری انگ دان کرے - اور برہمو وہ
ہے جو پرمیشر کو معبود اور اپنے تئین عابد سمجھے اور کسیکو شفیع اور متوسط نہ سمجھے
اور بیدانتی وہ ہے جو پرمیشر کو اپنے مین اور اپنے تئین پرمیشر مین ملا سمجھے - اور
ناستک وہ ہے جو خالق خلقت کی وجود کی ضرورت نہ سمجھے - اور ہر پنتھہ کا پیرو وہ ہے
جو اوسی پنتھہ کے سر گروہ کو مقدس سمجھے جیسے کوکے رام سنگہ کو سمجھتے ہین - جوتی اور
لباس و مکان و اسباب انگریزی رکھنے سے عیسائی نہین ہوتا کہ جیسے جو اسباب
ہند مین مروج تہا وہ ہنود کا نہ تہا مسلمانون کا تہا اوسکے استعمال سے کوئی مسلمان
نہوا جب اوسکے استعمال سے مسلمان نہوا انگریزی وضع کرنیسے کرسچین کسطرح ہو
سکتا ہی - جنہون نے مسلمانون کی وضع اختیار کی یا عیسائیون کی یا برہمنون
کی کوئی لایق تعریف کی نہین ہے وے لایق تعریف کے ہو سکتے ہین جو کیشی کوکی
ہند کے باشندون کے مردون اور عورتون کے واسطے عمدہ وضع کی ایسی
پوشاک و مکان کی ترکیب نکالین جس سے سب ایک دیگر کے معاون نظر آوین
اور چست و چالاک و خوش وضع اور باشرم و حیا نظر آوین اور جو انکو دیکھے انکی
رعب سے دم بخود ہو جاوے ❊

۵ - فقرہ - ہند کے مردون مین بعض باتمیز بھی ہین جو جسم و لباس و مکان و اسباب ف ۵
کو درست رکھتے ہین لیکن مستورات مین ایک باتمیز نہین ہے کہ بعض ناخواندہ
رسم کی رسی سے بندہی ہین چنانچہ ناک و کان کو سوراخ کر کے خراب کرتی ہین ہاتھہ

دیہاتوں وانکو کو چوڑی وزیور سے گندہ و میلا رکہتی ہین اور ہندنیان برہنہ پاؤن
رہنے کو شرط ایمان سمجہتی ہین مگر اونکے پاؤن گدہی کے سم کی موافق سخت ہو جاتے ہین
ہین اور مسلمانیان بہی ایسی جوتے پہنتی ہین کہ اونکو پاؤن گہسیٹنا پڑتا ہے کہ ہندنیان
جب کپڑا پہنتی ہین اوس سے شکم کہلا رہتا ہے۔ مسلمانیان جالی کی محرم و کرتی
پہنتی ہین خلوت مین البتہ یہہ کپڑے سرور کو زیادہ کرتے ہین مگر مجلس مین ایسے
کپڑے عزت کو خراب کرتے ہین اور میلی چادر کا رکہنا بہی ضروریات سے سمجہتی ہین
قصہ مختصر ہند کی اشراف مستورات کا لباس و کلام و ادب ایسا خراب ہے کہ وضعدار
مرد کو اوس سے نفرت ہوتی ہے اور کسبیون سے جو کچہہ باتمیز ہین رجوع کرنیکی ضرورت
ہوتی ہے جب طہارت و لطافت نہ ہو گنگا کے غسل سے کیا شرف ہو ✤

۶۔ فقرہ۔ طعام اچھا۔ ذائقہ دار۔ صاف و پاک مکان مین بیٹہہ کے کہانا چاہیئے اور ف ۶
وقت معین پر کہ پیدا کرنا دولت کا اپنی حیات کی خوش گذرانی کو ہے جو خشک روٹی
پر ہر روز قناعت کرے اور شادی و غمی مین فضول خرچی وہ نادان ہے ✤

۷۔ فقرہ۔ دو وقت ضرور میدان کی ہوا کہانی چاہیئے کہ روح کو تازگی ہو اور مگدر و عطر ف ۷
کا بہی استعمال چاہیئے کہ یہہ بہی ایک غذا ہے ✤

۸۔ فقرہ۔ جو پیشہ یا خدمت ہو اوسکے وقت معینہ پر اوسکو سرانجام کرنا چاہیئے کہ اگر ف ۸
اوسمین کاہلی ہو زندگی کے عیش کے اسباب مین تلخی ہو ✤

۹۔ فقرہ۔ بزرگون اور دوستون اور خوردون سے ایک وقت ملنا چاہیئے تاکہ محبت ف ۹
زیادہ ہو اور دوسرونکا حال معلوم ہو ✤

۱۰۔ فقرہ۔ اطفال کی تربیت اور بزرگونکی خدمت ہر روز کرنی چاہیئے ✤ ف ۱۰

۱۱۔ فقرہ۔ حصہ دار کا حصہ اور قرضخواہ کا قرض اور حقدار کا حق اگر آج ادا کر سکو ہے ف ۱۱
کل پر رکہنا نہ چاہیئے کہ خدا جانے کل کیا صورت پیدا ہو ✤

۱۲۔ فقرہ۔ شراب نوشی۔ قمار بازی۔ تماشبینی سے ہر وقت ہر روز پرہیز کرنا چاہیئے ف ۱۲
جب انکی توجہ اسطرف ہوتی ہے پہر روکنا محال ہو جاتا ہے وہ چاہت۔ قریب وفا
بہی نہ کرنا چاہیئے ✤

۱۳۔ فقرہ۔ ہر وقت خدا کو یاد رکہنا چاہیئے اور اوسکی قدرت پر خیال کرنا اور اوسکے ف ۱۳

انتقام کا منکر کرنا اور جیسا خدا کے واسطے کرے ویسا ہی ماں باپ - پدر - استاد - ولی نعمت
کیواسطے بہی عبادت ہے اور یہی جپ و تپ - تیرتہہ و برت و ہم ادو ہے جو بندگان
خدا کو نہیں ستاتا ہے وہ خدا کو ناخوش نہیں کرتا ہے جو بندگان خدا کی امداد کرتا ہے
وہ خدا کو خوش کرتا ہے جو ورثا کی حق تلفی کرتا ہے وہ پتر و نکو دکہہ دیتا ہے جو ورثا
کے حقوق کے ادا میں قصور نہیں کرتا ہے وہ اون کی سرادہ و شرہن و گیا کرتا ہے ✣
ف ۱۴ ۱۴ - فقرہ - مذہب و قوم و پیشہ و ملک کی بہتری اور اپنی خوش گذرانی کا اور متعلقان کی
خوش گذرانی کا ہر روز فکر کرنا چاہئے ✣
ف ۱۵ ۱۵ - فقرہ - اپنا نہ سے ہر روز وقت معین پر خوش خلقی اور اختلاط کرنا چاہئے ایک
جورو سے زیادہ نہ کرنا چاہئے ✣
ف ۱۶ ۱۶ - فقرہ - خطا اور غلطی کبہی ہوئی ہو اوسکو یاد رکہنا چاہئے تا کہ آیندہ ویسی نہو ✣
ف ۱۷ ۱۷ - فقرہ - اپنا روزنامچہ ہر روز لکہنا یا لکہانا چاہئے تاکہ سب حال یاد رہے ✣
نوع دوم - فقرہ ۱ - اطفال کو چاہئے کہ علاوہ صفائی جسم و لباس و کتاب و حرفت کاری
کی اشیا کے سبق پڑہنا - آموختہ یاد کرنا اور واسطے آیندہ کے مطالعہ کرنا اور مطلب
معنی پر غور کرنا اور عقد و شہوت رانی سے پرہیز کرنا اور زیادہ وقت کہیل میں نہو
اور بد وضع اطفال کی صحبت سے دور رہنا اور شوخی نہ کرنا روٹنے اور مچلنے اور دشنام
دینے سے پرہیز کرنا اور ہر وقت طعام و شراب پیدا کل نہ ہو نا اور اوستاد کا ادب کرنا
اور اوسکی نصیحت کو سننا اور بجز تحصیل علم و ہنر اور کسیوجہ سے سفر نہ کرنا ✣
ف ۲ ۲ - راجہ کو چاہئے - ۱ - فوج کی آئین کو سیکہنا اور اوسمیں ایجاد کرنا اور سپاہ کی سہو
لینا اور بوڑہے ہونکو پنشن دینا جوانوں کو بہرتی کرنا اور سامان جنگ تیار رکہنا - ۲ -
مظلوم ہونکی داد دہی کا دستور العمل بنانا اور انصاف کرنا اور عدالتیون کو تاکید رہے
کہ ظلم نہ کریں - ۳ - گرد نواح کے راجونسے اچہا بند و بست کرنا اور مخلق پیش آنا او
اونکے ارادہ سے باخبر رہنا - ۴ - خراج و خزانہ کا ایسا بند و بست کرنا کہ ہر روز زیادہ
ہو اور رعیت کو جبر معلوم نہو - ۵ - تجارت کو جسطرح ممکن ہو رونق دینا اور تجار - دل
جو مہربانی اور انصاف کرنا - ۶ - صنعت علم - ہنر کو اپنی قلمرو میں مثل فرش کے بچھانا
۷ - اپاہجوان اور عاجزون کو گداگری کا محتاج ہونے نہ دینا - ۸ - ہر وقت ہوشیار

مستعد و تیار رہنا اور ریاضت و عبادت خلق خدا کی آسایش کو سمجھنا ❊

۳۔ فقرہ۔ زراعت کار کو اپنے کام کے متعلق اور تجار کو تجارت کیواسطے غرضکہ ہر پیشہ ور کو اپنے پیشہ کے متعلق وہ فعل کرنا جس سے اوسکے کام کا فروغ ہو اور اوسکی ایجاد یادگار ہو ❊ ف ۳

۴۔ فقرہ۔ مستورات انتظام خانہ داری اور صفائی اپنے جسم و لباس و اطفال کی اور طعام و شراب کا بندوبست اور تربیت اطفال جیسے کہ انگریزون کی ہیم کرتی ہین اور اپنے وقت کو گانے۔ بجانے۔ سینے۔ پرونے۔ تصویر بنانے مین صرف کرین ❊ ف ۴

۵ فقرہ۔ رسم و دلیس و رواج کے مناسب ہر فعل کو کرین جس سے نیک نامی اور ف ۵
آسایش ہو ❊

ضمن دوئم۔ ہمت کرم کے معنے ہین خاص کام جو درپیش ہو جیسے بادشاہون کو ض ۲
جنگ اور دنیا دارون کو شادی و غمی اور زمینداروں کو مالگذاری اور سفر اور کسی قسم کی آفت سماوی و ارضی جب جو ضرورت پیش آوے ہر کام کو چھوڑکے پہلے اوسکو سرانجام کرے کہ ہر مذہب کی کتب سے ثابت ہے کہ جنگ کیوقت نماز۔ روزہ وغیرہ فرایض سے مہم کو سرانجام کو مقدم سمجھے خلاصہ یہہ ہے کہ ضروری کام مین سستی یا کاہلی کرنے سے صدہا آفت درپیش ہوتی ہین غرض آسایش اپنی اور خلایق کی ہر کام مین مقدم ہے جس فعل سے نقصان عظیم یا خفیف نظر آوے وہ نہ کرے ❊

۱۔ فقرہ۔ جماعت کی بہتری کیواسطے چندہ دینا اور خراج دینا اور جسم و جان سے ف ۱
مدد ہونا چاہیئے ❊

ضمن ۳۔ پرایچت کے معنے ہین قصورات کا معاوضہ کرنا جو کچھہ اس سے کبھی ہوگئے ض ۳
ہون سب سے اعلیٰ یہہ ہے کہ جو قصور اسنے کسی کا کیا ہو یا خلاف رسم و مذہب کیا ہو اوس سے اپنے دل مین خجل ہو اور توبہ کرے اور دل سے عہد کرے کہ پھر ایسی خطا نہ کرونگا اور جسکا قصور کیا ہو اوس سے معافی چاہے اور اوسکو معاوضہ دیگا یا خوشامد کرکے یا کسی کو شفیع کر وان کے اوس سے معاف چاہے ❊

ضمن ۴۔ کام کسی مطلب کے حاصل کرنیکو کوئی کام کرے جیسے کوئی کل ایجاد کرنی گویا ض ۴
کسی ملک کی فتح کرنے کو یا کسی شے کے حاصل کرنیکو۔ پس چاہیئے کہ دل و جان سے

اوسطرف متوجہ ہو اگر ایک مرتبہ کی کوشش سے کامیابی نہو پست ہمت نہو جب تک
مراد حاصل نہو باز نرہے کہ بغیر ارادے مضبوط اور سعی فراوان کے کوئی مطلب
حاصل نہین ہوتا ہے اور ایسا علم و ہنر کے حاصل کرنیکو چاہیئے +

ضمن ۵ - نکھد کرم - یعنی ناقص افعال وے سب ہین جو قوانین حکام و شرع و رشاستر ضمن ۵
ہر مذہب والون نے ایک مطابق لکھے ہین جیسے چوری اور خون ہر مذہب والے
اسکو گناہ قرار دیتے ہین اسلئے باز رہے کہ بدفعلی سے حاکم سزا دیتا ہے - اور یا
احبا لعنت کرتے ہین بدنامی سے یادگار رہتا ہے اگر عاقبت مین سزا ہوتی
ہے بدکار کو ہوگی +

مولف - برہمنون نے نت کرم جہانچہ بجانا اور ہمراہ و ترین کرنا اور برہمنونکو کچھہ مولف
دینا اور نت کرم دسہرہ ہولی کو برہمنون کو دینا اور پرایچھتہ کرم چاندراین برت
کرنا اور برہمنون کو نقد و جنس دینا اور کام کرم جنم آئیدہ اور سکھہ کیواسطے برہمنونکو کچھہ دینا
اور نکھد کرم برہمنون کی نندیا کرنا سمجھایا ہی انکے معتقدون کو اوسی پر یقین کرنا چاہیئے +

۲ - تمام فعل جو آدمی کرتا ہے اور کرسکتا ہے تین قسم کے ہین ایک جس سے خاص و
عام کو نفع پہونچے یہہ محمود ہین - دویم جس سے کسیکو نفع نہو مگر نقصان بھی نہو وہ
متوسط ہین - سیوم جس سے نفع کم نقصان زیادہ ہو وہ ناقص ہین بے علم مرد و
عورت - راجہ اور پرجا تمیز کرنے نہین سکتا ہے کہ کون فعل کس حال کے مناسب
ہے - لہذا واجب ہے کہ علم حاصل کرے اور عقل سے تجویز کرے اور وہ فعل کرے
کہ بعد مرگ نیکنامی سے یادگار رہے +

۳ - کرم کے معنے ہین آدمی جو فعل کرسکتا ہے وہ کرم ہے اور ہر کرم کے کرنیکو عقل
علم - طاقت - دولت - مددگار چاہیئے - ہر متنفس اشیائے مذکورہ کو حاصل کرسکتا
ہے جو مضبوط ارادہ سے کامیابی کو کوشش کرے وہ اعلی سے اعلی مرتبہ اوسکے
برابر بلکہ اوس سے افضل ہو سکتا ہے - حکما کہتے ہین کہ ہمارے فعل ہمکو بہشت و
دوزخ و اعراف مین پہونچاتے ہین پس ہمکو کیا ضرور ہے جو کسیکی پرستش کرین
تصدیق اسکی اس مصرعہ سے ہوتی ہے (زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ)
ای برادر نیک فعالی اختیار کرو اور بدفعلی سے باز رہو قاضی اگر نیاؤ نہ کریگا تو بھی

کو بہی نہ روکیگا - زیدہ وہ دانستہ بدفعلی کرکے جو دان پن وسفارش سے امید کرتے ہین بر سر خطا ہین اور خدا اور شفیع کی فضیلت مین داغ لگاتے ہین کہ منصف کو ظالم تجویز کرتے ہین ❊

دفعہ ششم - پرالبہد کرم نمبر ۵ - یعنی اتفاق وقسمت اسکی تین ضمن ہین ❊

ضمن اول - اچھا پرالبہد یعنی ارادہ کے مطابق کامیابی ہو خلاصہ یہہ ہے کہ تقدیر تدبیر سے موافق ہونا مثلاً غواص سمندر مین غوطہ مارے اور موتی ہاتہہ لگے ❊

ضمن دوم برا چہا پرالبہد دوسرے کے ارادہ سے نفع یا نقصان ہو جیسے امیر شیر علیخان نے یعقوب خان کو ولیعہدی سے محروم کیا اور عبداللہ جان کو وارث تاج وتخت کا کیا یا پادری اور مولوی زبردستی یا بہکا کے کسی ہندو کو اپنے مذہب مین ملا دیوے اور برہمن اور برادری کے اوسکو پہر اپنے مذہب مین اگر واپس آنا چاہے نہ ملادین - گویا ایک جماعت کی شرارت دوسری جماعت کی حماقت سے وہ اپنے حق سے محروم رہے ❊

ضمن سوم - برا نچہا پرالبہد - اتفاق سے نفع یا نقصان ہو جیسے آسمان سے بجلی گرکے محفوظ ہو دے - اتفاقاً کشتی ڈوب جاوے - مخالف ہوا وقت جنگ کے چلے کہ جیتی بازی ہار جاوے یا راہ چلتے دفینہ مل جاوے یا اتفاقاً کوئی کان جواہرات یا فلزات کی معلوم ہو جاوے یا جیسے بلی کی قسمت سے چھینکا ٹوٹ پڑے ❊

مولف - جملہ افعال نیک و بد تدبیر و تقدیر کے اسکے ذیل مین ہین آدمی کو غور و فکر کرنا چاہیے اور بدی سے بچنا اور نیکی کی طرف رجوع چاہیے - اسی میں آسائش دونوں جہان کی ہے ❊

دفعہ ہفتم - نمبر ۱۲ - آسرم کرم چار ہین ❊

ضمن اول - برہمچرج مراد طالب علمی ہے - مولف - برہمنون نے اسکی شرط یہہ کہ چہالا پہننا - بہیکہہ مانگنا - زمین پر سونا اور بہت باتین رقم کی ہین اور قوم کی خصوصیت

بہی اسمین قایم کی ہے ہماری راے مین مرد و عورت - شریف و رذیل ہر قوم کی
واسطے طالبعلمی چاہیے کیونکہ بغیر علم کے آدمی کسی کام کا نہین ہوتا ہے (شو[illegible]
ہے ہرایک کام مین عیب بہی کرنے کو ہنر چاہیئے) اگر کسی آدمی کا باپ بی مقدور
ہو اور اولاد کو تربیت کرنے کا خرچ ادا کرنے نسکے اوسکا لڑکا لڑکی اون مدرسون
مین پڑہے جو خیراتی ہون اگر اونمین بہی پڑہنا میسر نہو بہیکہہ مانگ کی گذر کری
مگر تحصیل علم معقول اور ہنر سے باز نرہے اور جبتک سارٹیفکٹ لیاقت کا حاصل
نکرے عقد نکرے اور نہ کسیکی شادی - غمی اور رسومات مین شامل ہو وکیشل
فقیر یا قیدی طالبعلمی کی حالت مین جہان کے معاملات سے جدا رہے - مرد کو
۲۲ سال کی عمر تک اور عورت کو ۱۶ سال کی عمر تک طالبعلمی فرض ہے - افسوس ہی
کہ اسوقت مین برہمن بہی اس فرض کو ادا نہین کرتے ہین بلکہ برہم چرج کے
دستور العمل سے واقف بہی نہین ہین جبتک تمام ولایت کی ہر قوم کے مرد و عورت
عالم و عامل نہون ولایت کو عزت و فتح و فخر نہوگا ولایت جماعت سے متعلق ہے نہ
فرد واحد سے - برہمن اگر خواندہ ہون اور سودر ناخواندہ نہون تو پیشیون کی کام مین
جو صنعت و حکمت درکار ہے برہمن کسطرح کرین - یورپ مین ہر روز ترقی جدید
دہر قسم کے کام مین ایجاد صنعت ہوتی ہے یادریون کی وہ ایجاد نہین ہین بلکہ خواندہ
لوہارون اور چمارون کی ایجاد ہین - ہند مین جو کسی علم و ہنر کی ترقی نہین ہوتی
ہے سبب اسکا یہی ہے کہ ہر قسم کے آدمی جاہل ہین *

ضمن دویم - گرہست آشرم یعنے دنیاداری - جب آدمی استعداد علمی حاصل کری ض ۲
اور اپنی معاش پیدا کرنے کو لایق ہو جاوے - ۲۲ برس کی عمر ہونیکے بعد ۱۶
برس کی عورت سے حسب رضامندی اپنے بزرگون کے عقد کرے اور سلامت
روی سے - راستی و دیانت داری سے جو پیشہ کرے کرتا رہے اور شرایط
دنیاداری یعنے برادری اور مذہب و وطن کے مردم سے بطور رسم رہنا سب گذر
کرے - کہاوے - پیوے - لباس پہنے - گاوے - بجاوے - ناچے - جتنے
کام عیش و خوشی کے ہین سب کرے مگر ایک فعل مین محو نہو جاوے نہ بخیلی کرے
نہ فضول خرچی گذران رہے *

ض ۳ ضمن سیوم ـ جب پچاس برس کی عمر تجاوز کرے اور اولاد جوان ہو جاوے تو اوسکا خانہ داری کے اولاد کے ذمہ کر خود گوشہ گزینی اختیار کرے اور خاص و عام کو تعلیم و تربیت کرتا رہے اسکا نام بان پرست ہے +

ضمن چہارم ـ سنیاس جب چوتھا حصہ عمر کا شروع ہوا گر دل دنیا سے بالکل متنفر ہو سنیاس کی شرط ادا کرے یعنی ویس بدیس پھرتا رہے اور جب اوسکے پاس اسباب معیشت کا نہو دریوزہ گری کرکے زندگی کرے ـ اگر ایسا نہ کرے خواہ مخواہ ضرور نہیں ہے البتہ طالبعلمی اور دنیا داری ضرور ہے کہ بغیر علم کے حیوان رہتا ہے اور بغیر دنیا داری کے مثل سنگ کی بے تمیز ہوتا ہے یہہ فقیر نہیں ہے جو محض جہالت سے کسی فقیر کے چیلے ہو گئے ہیں اور نہ وے برہم چاری ہیں جو برہم چاریوں کا لباس پہن بہیکہہ مانگتے پہرتے ہیں نہ یہہ دنیا دار ہیں جو نہکی و بدمعاشی سے سیخی مارتے پہرتے ہیں +

دفعہ ہشتم

دفعہ ہشتم ـ نمبر ۳۴ ـ برن چار ہیں یعنے چار قسم کے افعال کرنیوالے +

ض ۱ ضمن اول برہمن ـ اس فریق کا اصلی کام ہے خداوند عالم کی عبادت کرنا اور عوام کو اوسکی توحید و ترکیب پرستش سمجھانا اور معقول و منقول علوم سے فضیلت حاصل کرنا اور عوام کو فاضل بنانا اور جگ یعنی دعوت عام کرنا اور ہر قوم کو جگ کرنے کی ترغیب دینا اور اوسمیں امداد کرنا اور ہر ایک سے بطور چندہ دان لینا اور اپاہجوں اور طالبعلموں و مسافروں کو دان دینا اور شادی اور غمی اور بچوں کی پیدائش اور ہر روز کی رسم عبادت میں امداد کرنا ـ فقط ہند میں اس فریق کے مردم نہیں ہیں عیسائیوں کے فریق میں پادری اور پارسیوں کے آخون ـ مسلمانوں کی مولوی ایسے کام کرتے ہیں فقط ایک تفاوت ہو گیا ہے کہ عیسائیوں او محمدیوں کے یہاں جو فضیلت حاصل کرتا ہے وہ ایسے کام کرتا ہے جاہل پادری اور مولوی نہیں ہوتا ہے ـ ہنود میں جو برہمنی کے شکم سے برآمد ہوتا ہے وہ مقدس شمار ہوتا ہے ـ اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ہنود کے جملہ افعال دین او دنیا کے جہالت

سے پڑہ ہوگئے اور خدا پرستی جاتی رہی بتپرستی مروج ہوگئی ✣

ض ۲ ضمن دویم ـ چہتری ـ اسکے کام مین ایک دیس یا ایک ولایت یعنے ایک حصہ زمین کے غنیمون کو دفع کرنا اور باشندونکی ہر طرح سے حفاظت کرنا اور اونکی تعلیم و تربیت و پرورش کو سعی کرنا غرضکہ جو کام گورنمنٹ انگلشیہ فوجی و مالی و ملکی اہلکارون سے لیتی ہین اور یورپ کی سلاطین جو کرتے ہین اونکا تعلق اس گروہ سے ہے ہر ولایت مین یہہ کام جو کرسکے جسکی ہمت ہو ـ جسکو لیاقت سرانجام اس خدمت کی ہو وہ کرے تاہم ہند مین بہی ہمت والے اکبر توم نے راج و سپہ سالاری و وزارت وغیرہ جملہ امورات چہتریون کے کئے اور کرتے ہین جیسے خدا شناسون اور خدا شناسی کی راہ بتانیوالون کو علم و عقل درکار ہے ویسے چہتریون کو بہی درکار ہے کہ یورپ کے سلاطین جو آج ہر ولایت کی جہادیون پر شرف نظر آتے ہین فقط علم کے سبب سے کہ ہر روز نئے دستور قواعد بناتے ہین اور نئی وضع کے سلاحات تیار کرتے ہین اور سام و دام ـ ڈنڈ ـ بہید جس آئین سے سکتے ہین ہر ایک کو مطیع کرتے ہین ہنود کے جیسے برہمن نطفہ پرنازان ہین ویسے چہتری بہی ہین انمین وے بڑے بہادر تہے جنہون نے مسلمانون کو ڈولے دیئے تہے برہمن کو فقط علم الہی کا کمال درکار ہے ـ چہتری کو دین و دنیا کے علم و عمل مین چاند و سورج سے زیادہ روشن ہونا چاہیئے جو آدمی جاہل ہے اور جس کو علم معقول نہین ہے وہ صورت کا آدمی ہے مگر حیوان ہے کہ جسطرح حیوانات کو انسان شکار کرتے ہین ناخواندہ انسان کو دانشمند غلام بناتے ہین ✣

ض ۳ ضمن سیوم ـ بیش وہ ہے جو تجارت و صنعت و حرفت و زراعت وغیرہ جملہ پیشہ کرے جنکا تعلق علم ـ طاقت ـ دولت سے ہے جیسے بنک کی دوکان اور نیل کی کوٹہی اور چاہ کی کاشت کرنیوالے اور دیا سلائی اور کپڑے کی کل جاری کرنیوالے انگریز مین یہہ لالہ بہیا جو اپنے تئین بیش بتاتے ہین نطفہ کے ضرور بیش ہونگے کرم انکے برن کے نہین ہین ✣

ض ۴ ضمن چہارم ـ سودر وہ ہے جسکے سر مین علم نہین اور دل و بازو مین طاقت نہین اور گہر مین زر نہین کہ اس حالت مین اوسکو ضرور ہے کہ دوسرے کی

کہنے پر چلے اور غیروں کے زیر حکم رہے اور جو اونکو کہانے کو دے اونکی مزدوری
و ناز برداری کرے اور ولایتیون مین بہی ایسے آدمی ضرور ہونگے ہند مین
لوگ کہتے ہین کہ ۲۴ کروڑ آدمی رہتے ہین ہماری دانست مین ۲۴ کروڑ
پاو بالاسو ور بستے ہین۔ برہمن چہتری۔ بیس باعتبار نطفہ کے اونمین شامل
ہونگے باعتبار کرم سونکے اگر کوئی ہو کیا عجب ہی کہ ۲۴ کروڑ کا مین نے امتحان
نہین لیا۔ جو علم رکہتا ہو اور دولت وطاقت سی محروم ہو یا دولت والا علم وطاقت
سے محروم ہو یا طاقت والا علم و دولت سے۔ وہ نیم وحشی یا ثلث وحشی ہے۔ حیوان
ہمیشہ ہی نقل کرتا ہے جو اوسکی پشت بہ پشت کے کرتے رہے انسان ہمیشہ
تقویم پارینہ کو بدلتے رہے ہے توڑے دار بندوق والے اونکا مقابلہ نکر سکینگے
جنکے پاس وہ بندوق نو ایجاد ہے جو پیچہے سے بہری جاتی ہے +
علی ہذا القیاس جملہ امورات مین۔ جو سونے کو گہڑے گو وہ چمار ہو جو دیکہے وہ
کہے سونار۔ جو سونے کی قدر سے ناآشنا ہو اور اپنا نام سونار بتاوے ثبوت
اوسکا سامع کی حماقت کرے فرض کرو وہ نطفہ سونار کا بالیقین ہو جب کام سونا
کا نہین دینا طالبان زر کے حضور مین وہ سونار نہین ہے۔ نقل کردنی اور ناکردنی
وے ہین جنکو ولایت و ہر وقت کر حکما تجویز کرین اور جنکا سود و زیان نظر آوے
وے نہین ہین جنکو ایک طریق کا مفید اور دوسرے طریق کا ناقص بتاوے +
فقرہ-۲- جیسے ہر آدمی کو روٹی و پانی کی ضرورت ہی ویسے عورت کو مرد کی اور
مرد کو عورت کی اور علم کیواسطے کمال کرنی عقل کی اور عقل کیواسطے سرانجام
مہمات دنیا او عقبی کی۔ اور طاقت کی کہ دشمن اور دوست ہر متنفس کے رہتے ہین۔
اور دولت کی کہ بغیر اوسکے انسان کے ہاحتیاج کا سرانجام نہین ہوتا ہے پس ہر
متنفس کو چاہئے کہ علم وطاقت و دولت کو حاصل کرے اور جو اعلے سے اعلے
مرتبہ دین اور دنیا کا ہو اپنے جوہر دماغی و دلی سے بہم پہونچاوے جو کسیکو کسی
فعل عمدہ سے روکے اور کہے کہ تو باعتبار نطفہ اس فعل کا مختار نہین ہے۔
اوسکا جواب دے کہ جو انسان کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے وہ جملہ امور کو جو انسان
پر فرض ہے مجاز ہے البتہ حیوان کے نطفہ سے جو پیدا ہوا ہو اوسپر اونکا عمل

ناجایز ہے۔ حیف ہے کہ طوطے کو پڑہایا جاوے اور عورت کو ناخواندہ رکہنا جایز
ہو۔ جسطرح گورنمنٹ انگلشیہ نہیں چاہتے ہین کہ ہندوستانی سلاحات رکہین
اور آئین جنگ سے واقف ہووین کہ اگر اونکو اسمین فضیلت ہو یہہ ہند مین
بکثرت ہین اور ہم بہ قلت مقابلہ کرین اور ہمکو مشکل ہو اوسی طرح برہمنون نے
ہم قوم کو تحصیل کرنے سے علوم کے روکا تہا۔ اور مردون نے عورتون پر
یہہ ستم برپا کیا تہا۔ عورتون کی جہالت نے مردونکو اور ہر قوم کی جہالت نے
برہمنونکو جاہل کر دیا۔ پہر اونکی دین و دولت اور حکومت و عزت اور ناموس
کو کہو دیا۔ جسنے جماعت کو بے دست و پا کیا اوسنے اپنی بیخ کو اپنے ہاتہہ سے اوکہاڑا
جب عقل کا چراغ روشن ہوگا کوئی برہمنون کے تابع نہ رہیگا ہر کوئی چاہتا ہے کہ
میری طاقت و حکومت و دولت تا ابد رہے۔ لیکن یہہ مثل مشہور ہے کہ کسی راجہ
نے وزیر سے کہا تہا (چہ خوش بودے اگر سلطنت را زوال نبودے) وزیر نے
جواب کہ اگر سلطنت را زوال نبودے بتو کے رسیدے) +

فقرہ ۳۔ اگر ہند کی ہر قوم کے مرد و عورت بیدون کے پڑہنے سے نہ روکے جاتے ف ۳
جو جہالت آج نظر آتی ہے کسطرح سے نظر آتی۔ غدر ۱۸۵۷ء کے پیشتر گورنمنٹ
انگلشیہ کو ولایت سے بہت گورے منگوانیکی ضرورت نہ تہی کہ تمام ہندوستانی کی
سپاہ تہی اب انکو ہندیون پر شک ہوگیا بس جتنے گورے ہند مین ہین اور جتنے
اور ولایت سے آ سکتے ہین اونپر انکا بہروسہ ہے۔ جورو کو خصم پر اور خصم پر جورو کو اتنا
شک نہ چاہیے جو شخص ایک دو گہنٹہ کی ملاقات کو آوے اوس سے بے تکلف ملنا
واجب نہیں ہے جس سے تمام عمر قطع کرنی ہے اوسپر شک کرنے سے اپنی اور
اوسکی زندگی کو تلخ کرنا ہے۔ جو جانور پنجرے مین قید رہیگا جب قابو پاویگا اڑیگا
جو الفت سے رہیگا اگر کوئی اوسکو پکڑ کے لیجاوے جب موقع پاویگا مثل کبوتر کے
اپنے گہر کو آویگا +

فقرہ ۴۔ کرم و جوگ اور اُپاسنا کے بدہن بے پہنے مکت نہیں پاتے ہین کیونکہ ف ۴
محسوسات کے جنگل مین بہٹکتے رہتے ہین اور پہاڑون کی اونچائی نیچائی سے حیران
رہتے ہین اور دریاؤن کی امواج سے ڈوبتے اور اچہلتے رہتے ہیں۔ مکت کا

دانا گیانی ہے گیان ہونے سے دوبدہا جاتی ہے جب اودیت ہو جاوے دشمنی اور کنار دوستی بہی معدوم ہو جاتی ہے ایک صورت دوسرا آئینہ ہو جاتا ہے نادان ہین جو دین دونیا کو دو سمجہتے ہین عورت اور مرد دو نہین ہین ایک بادام دو مغز ہین اور رات اور دن کو ہر کوئی دو سمجہتا ہے یہہ کوئی نہین سمجہتا ہے کہ بارہ گہنٹے رات و بارہ گہنٹے دن ملنے سے ایک روز کہلاتا ہے آفتاب دہوپ دو نہین ہین اور جیو آتما اور پرم آتما فقط آتما ہے +

فقرہ ۵ - جو کچہ اس فصل مین رقم ہوا اور آئندہ فصلون مین رقم ہوگا سب کرمونکا رونا ہی - اوتم کرم اتفاق ہے - جہاڑو جو متعدد سیکہو یعنے ہندہستی ہے تمام گہر کی کثافت کو بوہارتی ہے - جہاڑو جو پریشان ہو جاتی ہے وہ خود گہر کو گندہ کرتی ہے - اوتم کرم معاونت حیوان ناطق مطلق ہے کہ یہی خیرات وحسنات ہی - اوتم کرم سلامت روی ہے کہ اس سے زندگی بعیش تمام ہوتی ہے + ف ۵

اوتم کرم گیان کا حاصل کرنا ہے کہ جتنی سدہیان تخیل ہین سب اس سے سدہ ہوتی ہین جب تک ہند مین انکا وجود تہا ہند کو عزت تہی جب انکا وجود ہوگا عزت ہوگی - آج ان مین سے ایک نہین ہے - اسی وجہ سے عزت بہی نہین ہے - برہمنون کی خیال مین ہر قوم کے مردم وا اس یعنے غلام ہین اور مسلمانون کے گمان مین ہندو کافر اور عیسائیون کی زبان پر ہند و نیم وحشی - ہمارے کاغذ کے سیاہ کرنے پر غور کرو اور اپنی عزت پر رحم کرو +

دفعہ نہم میتہن - ۱۳۷ یعنے مباشرت زن و مرد اسکے ۸ ضمن قرار دیئے ہین + دفعہ نہم

ضمن اول - درشن - یعنی مرد عورت کو یا عورت مرد کو بنظر شہوت رانی دیکہینگے + ض ۱

ضمن دوم - سپرس - پکڑنا یا چہونا کسی عضو یا ہاتہہ وغیرہ کا + ض ۲

ضمن سیوم - کیلی - خوش طبعی وٹہٹہہ بازی اور بے شرم و بے ادب گفتگو کرنا + ض ۳

ضمن چہارم - کیرتن - تعریف حسن و جسم و عمر وغیرہ کی کرنا یا اثبات خواہش مباشرت + ض ۴

ضمن پنجم - گوڈہ بہاشن - خلوت مین بیٹہنا اور سرگوشی کرنا اور بے تکلفی جتانا + ض ۵

ضمن ششم - سنکلپ - ارادہ مباشرت ظاہر کرنا + ض ۶

ضمن ہفتم - ادہیا سار - اقدام مجامعت کرنا + ض ۷

ضمن ۸ ضمن ہشتم - کریا پر برتی - مجامعت کرنا *

مولف مولف - برہم چاری یعنے طالب علم لڑکے - لڑکی کو - ۲ - سنیاسی یعنی تارک دین و دنیا فقیر کو - ۳ - جب تک مرد ۲۲ سال کا نہو اور عورت ۱۶ سال کی - ۴ - ہر شخص کو غیر کی منکوحہ و متصرفہ و بدخواہ و مقبوضہ سے - ۵ - جو مرد یا عورت راضی نہو یا نشہ مین ہو یا مقید یا مجبور رہو یا بیمار رہو یا اور کسیطرح سے لایق اتصال نہو حرکات ہشت نوع مذکورہ سے اجتناب چاہیئے کہ باعث نقصان و بدنامی و فساد اور ہرج کار ہے اپنی منکوحہ سے دنیادار کو حرکات و دفعات مذکورہ سے پرہیز کرنا جہالت و حماقت ہی البتہ متعدد مستورات سے التفات یا ایک عورت سے روز و شب کا اختلاط باعث ہرج کار و تضیع اوقات کا ہے اور ضعف و حقارت و بدنامی کا سبب ہوتا ہے - بعض اشخاص جو طفولیت یا جوانی مین بغیر ادائے شرایط برہم چرج و گرہست اپنے تئین جتی اور فقیر بناتے ہین اور عقد سے پرہیز کرتے ہین وے اپنے اقرار کو تمام عمر وفا کر نہین سکتے ہین اور شرم سے عہدنامہ کو عقد نہین کرتے ہین پس ناجایز عورت اور طفل سے بدفعلی کرتے ہین بعض متعدد عقد کر یا ایک عورت پر فریفتہ ہو یا کسیو سے ملتفت ہو یا خلاف فطرت پر عامل ہو اپنی زندگی خراب کرتے ہین - آریا جسکو عوام ہند سمجھتے ہین اسکے باشندے پیشتر اس آئین پر عمل کرتے تھے کہ یہہ ہدایت اونکی ہے آج جہالت و بے تمیزی سے فقیر و امیر و شریف و رزیل و مرد و عورت ایک ادب سے عمل نہین کرتا ہے - فقیر ہزار مین ایک نہوگا جو اغلام و زنا سے دور ہوگا گو نام کو جتی اور سنیاسی ہوگا - سنیاسیون نے بدیا سندری و بام مارگی مذہب اس بدراہی کیواسطے نکالا ہے اور جتیون اور بیراگیون نے چیلے اور چیلی اسی غرض سے کرنے روا دیئے ہین اور دنیادار شریف و امیر و عزت دار وے کہلاتے ہین جو متعدد جورو رکھتے ہین اور تماشبینی کرتے ہین اور چھوٹی عمر کی شادی اور بیوہ مستورات کو عقد ثانی کی مزاحمت نے بدکاری کو رونق دی ہے - جیسے کہانا پینا - سونا - جاگنا وغیرہ ستہ ضروری ہین ویسے مباشرت مرد و زن بہی لازم و فرض ہے - روز و شب بیل وغیرہ حیوانات دانے و چارے پر موںہہ ڈالتے ہین پس جو انسان روز و شب

شہوت رانی کیطرف مایل رہے وہ حیوانات سے زیادہ بے تمیز ہے - پیدایش انسان اور شہوات کی زن و مرد کے اتصال سے وابستہ ہی اور جملہ لذات دنیا سے یہہ لذت زیادہ ہے جو اس سے پرہیز کرے وہ کم بخت ہی - افسوس ہے اونکے خیال پر جو لذات دنیا کو دنیا مین ترک کر عاقبت مین دنیاوی لذات کو چاہتے ہین اور منکوحہ کو چھوڑ جنگل مین گذر کر عاقبت مین حور و غلمان ملنے کا بھروسہ رکھتے ہین جس شخص کا عقد ہوگیا ہو اوسکو بین خیانت اپنی منکوحہ کے فقیر ہونا گناہ کبیرہ ہے اور جسکا عقد نہوا ہو اوسکو عقد سے پرہیز کرنا اپنے تئین زنا کار بنانا ہی اور کثرت توجہ مباشرت کی طرف کرنا اپنے تئین دین و دنیا سے کھونا ہے (خَیرُ الاُمُورِ اَوسَطُہَا) فقیری جو کیجے تو دنیا کے ساتھہ - نہین خوب جانا اوہر خالی ہاتھہ - جتنے کرم ہین سب کردنی اور ناکردنی ہین - انداز و موقع سے کرنا چاہئے بے عقلی سے کوئی فعل کرنا نہ چاہیئے اسوقت مین جتنے ہندو و مسلمان و عیسائی ہند مین نظر آتے ہین اونمین عیسائی شہوت رانی کی شرایط کو بہ نسبت ہندو و مسلمانون کے بواجبی ادا کرتے ہین - جوان عورت و مرد عقد کرتے ہین اور ایک دیگر کو پسند کر کے منعقد ہوتے ہین مان و باپ کے بیع و رہن و ہبہ سے معاف رہتے ہین ایک کے مرنے سے دوسرا بے حقیقت نہین رہتا ایک مرد ایک عورت سے گذر کرتے ہین اور مہمات دین و دنیا سے جب فارغ ہوتے ہین خلوت کرتے ہین اگر تماشبینی بھی کرتے ہین نہایت چھپا کے - تماشبینی کو سند شرافت نہین سمجھتے ہین اور جو بے اعتدالی کرتا ہے وہ بدنامی سے نکالا جاتا ہے یا اوسکے گھر دیگر لوگ آمد و رفت کم کرتے ہین جیسے انکھہ کے اندہے کو سبز و سرخ نظر نہین آتا ہے ویسے ہی ہر کے اندہے کو حق و ناحق کی تمیز نہین ہوتی ہے جسکو علم طب مین اندک دخل ہو وہ معلوم کر سکتا ہی کہ جسطرح سے بید ون مین لکہا ہے اور انگریزونکی ولایت مین عملدرآمد ہے اوس طرح سے اولاد قوی دل کی مضبوط عمر طبعی کے پانیوالی ہوتی ہے اور جسطرح سے آج آریاورت مین عملدرآمد ہے اس طرح سے جو اولاد ہوتی ہے بجز غلامی اور کچھہ استحقاق نہین رکھتی ہے - ناتھہ گر کنگن

کوآرسی کی درکار نہین ہے - زن و مرد کے اتصال کا ہی ایک علم ہے جسکی فروعات کی کتاب کوک شاستر اور ناںکا بہید اور تریا چلتر وغیرہ ہین اور یہہ سب علم طب سے مرتب ہوئے ہین - وہ ہماری جنم پتر کی کیا بدہ ملا نے سکتے ہین جو پتھرہ اور ست نراین کی کتھا بغل مین دبائے پہرتے ہین - کمیت گہوڑا دہ ہوتا ہے جسکی آٹھون گانٹھ سیاہ ہوتی ہین دسہرہ کے رنگ سے گہوڑا نہ کمیت ہوتا ہے اور نہ سرخ نہ سبزہ - نہ سمند - نہ نقرہ - نہ مشکی - نہ سرنگ +

شعبۂ پنجم دفعہ دہم - نمبر ۱۴۳ - نیم اسکے پانچ ضمن ہین +

ض ۱ ضمن اول - سوچ بمعنے طہارت اسکے ذیل مین طہارت جسمانی و روحانی و لباس و مکان و جملہ اسباب و لوازمات سلطنت و جہانداری و دنیا داری و معاملات ہین کہ ہر شئے کو ویسا رکھے جیسے اوسکی خلقت سے ہے +

ض ۲ ضمن ۲ - سنتو کہہ بمعنے قناعت - عوام اسکے معنے سمجھتے ہین گوشہ عافیت مین بیٹھ کے دنیا دارون کے عنایتی ٹکڑون پر قناعت کرے - مرادی معنے اسکے ہین کہ جو اپنا حق ہے اور جو اپنی محنت و خدمت کا صلہ ہے اوس پر قناعت کرے غیر کے حق کو نہ تکے جیسے روسی رومیون کے ملک کو تکتے ہین اگر قناعت کے معنے بے محنت کہانے کی ہوتے عوام کو معاملات دنیا کے کرنے کو منع ہوتا جتنے احکام قدرتی ہین ہر ولایت و ہر دیس کے اونکو تسلیم کرتے ہین پس عوام کے واسطے ہین خاص فقیرون کے واسطے نہین ہین +

ض ۳ ضمن سیوم - تپ - سختی و نرمی و گرمی و سردی کا متحمل ہونا یعنے زمانہ کی ناموافقت سے بیقرار و بدحواس نہو جانا اور اضطراب کی حالت مین حقیر اور کمین پیشہ کو مائل نہونا - راجے اگر تپ کرتے محمدیون کو ڈولے نہ دیتے برہمن اگر تپیشر ہوتے دربدر بہیکھہ مانگتے اور بہٹکتے نہ پہرتے جو جنگل مین پنچ اگنی تپ اپنے تئین تپیشری سمجھتے ہین وے جاہل اس لفظ کے معنے ہی نہین جانتے ہین پرمیشر کا جو حکم ایک کو ہے وہی سب کو ہے کہ جیسے انکھ ایک کو دی ہے سب کو دی ہے اگر تمام

عالم تپ کرتا تپیشری کو روٹی کون دیتا پس تپ ہی ہے اپنے مقدور پر بستا کر رہنا
یعنے جو اوسکا حصہ ہی - اور سختی کے وقت کو عقل سے ٹالنا - دشمن کے روبرو ہاتھ
نہ جوڑنا اور کمین سے ملتجی نہونا +

ضمن ۴ ضمن چہارم - سوادھیا - یعنی بیدون کے مضامین پر غور کرنا جس ملک مین بید
جاری نہین ہین وہان کے مردم بیدون کے مضمون پر کس طرح سے غور کرسکتی
ہین پس سمجھنا چاہئے کہ جو معقول و منقول مکتوب ہی اونکو مطالعہ کرنا اور اون کے
نحوائے کلام کو سمجھنا اور جو مفید - معقول ہو اوس پر عمل کرنا یعنے تعقل معقولات
ہر وقت پیش نظر رکھنا +

ضمن ۵ ضمن پنجم - ایشر پرنی دھیان یعنے خدا کیطرف رجوعیت - یہہ ممکن نہین ہے کہ
کوئی متنفس ہر وقت اپنے دل کو خدا کی طرف رکھے - جوگی بہی تب تک رکھہ سکتا
ہے جب تک اوسکا عمل حبس دم کا رہے پس اسکے معنے سمجھنا چاہئے کہ بجز خداوند
عالم دوسرے سے نیکی و بدی کی توقع نہ کرنا اور کسیکو کارخانہ قدرت مین
دخیل نہ سمجھنا اور ہر ذرہ مین اوسکے نور کو خیال کرنا اور جو کچھہ پیش آوے اوسکو
منجانب اللہ سمجھنا +

دفعہ یازدہم ۱۱ دفعہ یازدہم نمبر ۲۴۱ - یم - اسکی پانچ ضمن ہین +

ضمن ۱ ضمن اول - اہنسا یعنے جاندار کو بے جان نہ کرنا اور نہ ستانا - جو شخص کسی کو نہ
ستاویگا اور کسیکی جان و مال کا طالب نہوگا اوسکی جان و مال کو دوسرا
نہ چاہیگا - گناہ عاقبت اور قصور دنیا سب دوسرے کی ستانے سے ہوتے
ہین جو اس حرکت سے باز رہے ہر آفت سے محفوظ رہے - راجہ جو گنہ گار کو قتل کرے
وہ ہنسا مین شامل نہین ہے وہ اس مانند ہی کہ سڑی مچھلی کو تالاب سے باہر پھینک
دینا اور کثافت کو مکان سے نکالدینا - اپنی لذت و مصلحت دنیا اور عقبی کیواسطے
جو انسان یا حیوان کو ستاتا ہی وہ ہنسا کرتا ہے جو عدالت کی تکمیل کو یا مصلحت
عام کو ستاتا ہے وہ ہنسا نہین کرتا ہے اگر ستر من کہے کہ جگ واسطے دیوتون

اور قربانی واسطے خدا کے کیجاتی ہے یہہ ہنسا مین داخل ہے یا اہنسا مین۔ بجواب اوسکے کہتا ہون جگ و قربانی سے برائے خود تمکو کوئی عاقبت مضمر ہے پس یہ حرکت ناجایز ہے۔ معترض۔ جس ملک مین غلہ پیدا نہین ہوتا ہے اور آدمی وہان رہتے ہین اون کو حیوانات کا کھانا جایز ہے یا نہین۔ جواب۔ جہاز جب تباہ ہوجاوے اور خوراک اوس مین نہ رہے تب ایک آدمی کو مارکے سو آدمیون کی جان کا بچانا بہی جایز ہے مگر یہہ ناانصافی ہے کہ کوری آدمیون کے بچانے کو کاسے آدمیون مین سے ایک کو مارکے کہانا۔ غرض انصاف اور رحم چاہیئے خصوصًا اون لوگون کو جو فقیری اور ترک دنیا کے مدعی ہون جو ہمارے ملک پر حملہ کرے۔ جو ہماری امنیت مین خلل ڈالے جو ہمارے زن۔ زمین۔ زر و مذہب کو خراب کرنا اور تصرف کرنا چاہیئے اونکے مارنے اور عاجز کرنیکو ہنسا سمجھنا نہ چاہیئے۔ جب احمد شاہ دُرّانی نے متہرا پر حملہ کیا تہا اگر متہرا کے مردم دُرّانیون کا گوشت کہاتے ہم اوسکو نہایت شاد سمجھتے کہ وے ظالم تہے مثل احمد شاہ کے دوسرے کو ستانے کو جو ہنسا کرے وہ گنہگار ہے۔ سنگدلی حاصل کرنے کو حیوانات کا گوشت کہانا ضرور نہین ہے اور نہ سنگدلی حاصل کرنا عمدہ صفت ہے۔ علم و عقل کو خدا نے گرگٹ کی خاصیت دی ہے کہ وقت پر رحم دل و سنگدل ہوجاتا ہے اور جیسا جس سے واجب ہوتا ہے اوس سے وہ فعل کرتا ہے ظالم کے جرم کا بدلہ کرنا سنگدلی نہین ہے کیونکہ اپنے نفس کے فربہ کرنے کو اوسکا وہ فعل نہین ہے۔ بعض احباب فرماتے ہین کہ کنہیا لال گوشت کہانے کو منع کرتا ہے وہ آریہ کے باشندون کی طاقت کو ضعیف کرنے کو سعی کرتا ہے۔ چاہیئے کہ گوشت کہانے کی اجازت عام کو دے تاکہ ہر متنفس کا دل قوی ہووے۔ بجواب اوسکے کہتا ہون کہ بکری وغیرہ عاجزون کے گوشت سے پرہیز کو ضرور لکہتا ہون کہ سینہ کو حیوانات کا گورستان کرنا مجہے پسند نہین۔ لیکن مخالفان عقل اور مذہب و مصلحت کے گوشت کہانے کو میری طرف سے بموجب مضمون سکندر نامہ کے اجازت ہے (چنان میخور روز نگی خام را۔ کہ زنگی خورد مغز بادام را) قدیم حکماء لکہتے ہین کہ جس عضو کو کہاوے وہی عضو قوی ہووے پس اوس جانور کو کہانا چاہیئے جو زور آور ہو

مرغی۔ بکری کے گوشت کہانے سے تقویت کب ہوسکتی ہے +
ضمن دویم۔ ست۔ اسکے معنے ہین سچ بولنا لیکن ہم کہتے ہین کہ جہوٹھہ وفریب و ض ۲
دغا۔ بہتان۔ جعل۔ قلب وغیرہ جسقدر بدفعلی ہین وے سب جہوٹھہ کے سالے و
سُسرے ہین اون سب سے دل وزبان اور ہرایک عضو کو بچاوے وہ ست کے مرتبہ
کو حاصل کرے۔ جو ست کو استعمال کرے وہ جملہ بدافعالی سے محفوظ رہے اور
نیک افعالی کا سردار ہوجاوے گویا یہہ کلید جملہ فعلون کی ہے۔ جو اسکا عامل ہوا
گرہ بیضاوی کے جملہ سمندرون اور پہاڑون بلکہ دایرہ سے پار ہوگیا۔ خوش طبعی
اور مبالغہ شاعری جہوٹھہ مین داخل نہین ہے۔ احمق اگر مطلب کو نہ سمجھین سمجھنا
چاہیئے۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم۔ چشمہ آفتاب را چہ گناہ +
ضمن سیوم۔ استی۔ چوری نہ کرنا۔ اس سے مراد ہے کہ بیگانی شے منقولہ وغیر منقولہ ض ۳
کو چہپاکے۔ چہین کے۔ ٹہگ کر۔ فریب دیکے غرض ناواجب طور سے تصرف نہونا
حکما ایک ایسے لفظ کو رقم کیا کرتے ہین جو حاوی بیشمار الفاظ کا ہوتا ہے پس اس سے
مراد ہے کہ کسی عضو سے بیگانی چیز کو نہ لے +
ضمن چہارم۔ برہم چرج۔ اسکے معنے ہین طالب علمی اون شروطون سے جو دہرم شاسترون ض ۴
مین رقم ہے کہ عقد سے پرہیز رکہے اور تعلقات دنیا سے بازرہے اور تن آسانی
کا مایل نہو۔ ہم اس سے یہہ معنے ظاہر کرتے ہین کہ تادم واپسی علم کا متلاشی رہکر
کہ علم کی حد نہین ہے۔ لقمان۔ افلاطون۔ کو بہی تمام موجودات کی حقیقت کا علم نہین
ہوا تہا اور زیادہ مایل لذات دنیا کا نہو۔ اور جو فقیری کرے وہ شغل برہم چاری کے
عامل ہووے ہماری تحریر فقط واسطے فقیرون اور جوگیون کے نہین ہے عام کے
واسطے ہے۔ پس افراط وتفریط ممنوع ہے +
ضمن پنجم۔ اپوگرہ۔ دنیاداری کی شروط بواجبی ادا کرنا۔ ہم فقیری کو واہیات ض ۵
جانتے ہین کہ فقیری سے ظاہرا کوئی نفع نظر نہین آتا ہے اگر مرنے کے بعد
کچھہ ہو فقط فقیر کو ہوگا دنیادار اگر دنیاداری کو بطور واجبی کرے ایک جماعت
قلیل یا کثیر کو سعادت دارین پہونچاوے +
مولف۔ ہم دنیم کو مصنفان شاسترون نے اشٹانگ جوگ کی دو حصہ قرار دیکر مولف

ہین فی الحقیقت انکا پابند رہنا امیر وغریب وزن ومرد ہر مذہب و ہر ولایت کی مردم کو چاہئیے - اور جوگی اگر یم ونیم کو تکمیل کرے اور چھہ حصہ جوگ کی اوسکو کرنا فضول ہین اگر ان دو حصون کی شروط کو پورا نہ کرے اور چھہ حصہ جوگ سی کچھہ حاصل نہین ہے - قدرتی امر ونہی وہی ہے جسکا عمل ہر متنفس پر واجب ہو - جسکا عمل ایک قوم یا ایک وطن یا ایک مذہب یا ایک جنس پر واجب اور دوسرے پر ناواجب وہ امر ونہی قدرتی نہین ہے کسی صانع کی صنعت ہے اگر عقل کے قریب ہے صانع اوسکا عاقل ہے اگر عقل سی بعید ہے استاد اوسکا ظالم یا مکار ہے +

دفعہ دوازدہم - نمبر ۲ - اجیوا اسکے معنی بے زبان اسکے چھہ ضمن ہین +

ضمن اول - اجیوا - مصنف نخستین کی مراد یہہ ہے کہ فقیر کو چاہئیے کہ مثل گنگ کسیکی مدح ومذمت نکرے وذائقہ طعام وشراب پر خیال نرکہے لیکن ہر خاص وعام کو واجب ہے کہ چھوڑہ نہو جاوے اور مانند بہاٹون کی کسیکی تعریف اور مثل دشمنون کی کسیکی مذمت نہ کرے اور تہمت وعیب جوئی کی عادت نکرے - مشفقانہ مدح ومذمت سی اگر آدمی پرہیز کرے باب نصیحت مسدود ہو جاوے - آدمی کو فضیلت نطق سے ہے اور حیوانات لذت طعام کے خواستگار نہین ہین انواع واقسام کے طعام آدمیون نے آدمیونکی واسطے موضوع کئے ہین جو امکان ہوتے انسے اپنے تئین محروم کرے وہ کم بخت پہر کہان کہانے کو پاوے اور کس جگہہ کلام کرنیکو موقع پاوے کہ بعد مرگ کچھہ ہونا کسی معتبر مخبر سے ثابت نہین ہے - ناجایز طعام سے زبان کو روکے اور نالایق کلام نہ کرے جو بموقع کلام کرے اور جایز طعام سے زبان کو لذت دے اوسکو بے زبان تصور کرنا چاہئیے - نادان ہین وے جو زبان کے موجود ہوتے اشارون سے بات کرتے ہین اور انواع واقسام کے طعام حاضر ہوتے سب کو ملاکے کہاتی ہین - زبان کو عقل کے تابع رکہنا شرط انسانیت ہے +

ضمن دوم - مخنث کی مانند پیر وجوان ونابالغ مرد وعورت کو خیال کرے مراد یہہ ہے کہ ہر متنفس کو واجب ہے کہ بیگانی عورت کو اون آنکہوں سے دیکھے جنسے مخنث دیکھتے

ہمین یہہ مراد نہین ہے کہ قطع عضو کرکے مانند مخنثون کے اپنے تئین نامرادی دہیر کہے یا عقد سے پرہیز کرے کہ اگر ایسا ہر متنفس کرے انتظام عالم خراب ہوجاوے زن ناجایز اور اغلام سے پرہیز چاہیئے - اور مباشرت بازن خود بہی اندازسے کرنی چاہیئے اور عورت کو مرد سے - جو بے سمجھے عقد سے پرہیز کرتے ہین وی ناجایز حرکات سے ملزم ہوتے ہین +

ض ۳ ضمن سیوم - لوہے کے مانند بغیر ضرورت شتہ مشہور ہ حرکت نہ کرے مراد یہہ ہی کہ حرکت لغو سے پرہیز کرے +

ض ۴ ضمن چہارم - اندہے کی مانند کسی طرف نہ دیکہے - مراد یہی ہے کہ بیگانی شے کو بنظر بد نہ تکے یہہ نہین کہ قدرت قدیر کے دیکہنے سے اپنے تئین اندہا بناوی شرط انسانیت ہی کہ انتہائے نظر تک دیکہے اور امکان البشر تک نیک فعالی کرے دنیا مین بے عیب نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہی اور نہ ہوگا عیب بینی سے عیب گوئی کرتا ہے یہی صورت فساد پیدا ہوتی ہے +

ض ۵ ضمن پنجم - مثل بہرے کی زندگی کرے - جیسے کسیکے عیبونکو نہ تکے ویسے کسیکے عیب شکایت - مذمت نہ سنے - اکثر راجے اور سردار ہر ولایت کی بدمعاشون کی باتون کو سنکے دوستون کو دشمن بنا لیتے ہین اور دشمنون کو دوست سمجھتے ہین اور نتیجہ برائے خود خراب دیکہتے ہین +

ض ۶ ضمن ششم - مثل خوابیدہ کے نیک و بد جہان سے بے پروا ہوجاوے کہ کوئی عضو اوسکا کوئی حرکت نکرے - غرض یہہ ہے کہ جملہ حواس ظاہری اور باطنی اور اعضائے افعالی اور شہوت و غضب کو تمیز کے تابع رکہے ورنہ جین حیات کسی عضو اور قوت کو اوسکی حرکت سے معطل رکہنا امکان سے بشر کے باہر ہے پس نادان ہے جو بعید از امکان کو امکان مین لانے کا قصد کرے +

دفعہ سیزدہم دفعہ سیزدہم - نمبر ۱۳۶ - موون - یعنی خاموشی - اسکے سات ضمن ہین - چونکہ اسکی تعریف مثل تعریف اجیوا کے ہی مکرر رکہنا فضول سمجہا +

ظہور دوم طبیعت و صنعت کی تعریف

دفعہ اول دفعہ اول۔ نیتر دہرم۔ نمبر ۱۴۴۔ اسکی تین فرع ہین +

ض ۱ ضمن۔ ۱۔ اندہا ہونا۔ جو اندہا ہو وہ دیکہنے کو نیک و بد جہان کے مجبور ہے کہ آدمی کی صنعت خدا کی قدرت مین دخل دینے کو ناتوان ہے ایسے شخص سے جو خطا متعلقات بصارت مین ہو معذور و معاف ہے اور اسکا یہی کام ہے کہ بصارت کا کام دوسری حس یا دوسرے شخص سے لے +

ض ۲ ضمن ۲۔ مندہ یعنے کم نظر آنا کہ بعض کو دور سے نظر نہین آتا ہے بعض کو کسی علت سے ضعف بصارت ہوتا ہے ایسا شخص عینک و انجن وغیرہ سے علاج کرسکتا ہے +

ض ۳ ضمن ۳۔ پشت۔ یعنے بصارت آنکہوں کو بوا جہی رکہنے والا۔ ایسے شخص پر دو فرض ہین ایک انتہائے نظر تک موجودات عالم کو دیکہنا۔ دوسرا بدفعلی کے ارادہ سے دنیا کی کسی چیز کو نہ دیکہنا +

ف ۲ فقرہ۔ ۲۔ جیسے آنکہوں کی تین صورت ہین اور تیسری صورت کے دو فرض ہین ویسے کان۔ ناک۔ زبان۔ تجا۔ نطق۔ ہاتہہ۔ پانو۔ آلہ تناسل۔ مقعد۔ من۔ چت۔ بدہ۔ اہنکار۔ رج۔ تم۔ ست۔ حافظہ۔ ناسکہ۔ ہاضمہ۔ وغیرہ جتنی قوت و جتنے عضو ہین سب کو اسی نوع سے سمجہنا چاہئے کہ جو جس فعل کو عاجز ہو اوسکو مجبور و معاف سمجہنا چاہئے جو کسی قدر طاقت رکہتا یا نقصان کو دفع کرسکتا ہو وہ کوشش کرے جو ہر طرح توانا ہو معقول باتون کو عمل مین لاوے اور نامعقول سے پرہیز کرے اور یہی ہے کہ نیتر دہرم کے ذیل مین ہر ایک عضو کے دہرم ہین +

دفعہ دوم دفعہ دوم۔ آری برگ۔ ستی و شمنان نمبر ۸ مین چہہ ہین +

ض ۱ ضمن اول - کام مراد شہوت رانی سے ہے جو مرد و عورت کرتے ہین - آدمی جو اوس
دشمن کے بس مین پڑتا ہے بیماریون اور ناتوانی اور رقیبون سے مرتا ہے اور مہمات
دنیا اور عقبیٰ سے غافل ہو آسایش و عزت و حکومت کو کہوتا ہے احمق اوسکو
دشمن سمجھہ اس سے کلی نفرت کرتے ہین عاقل اس کی کثرت کو دشمن قرار دیتے
ہین +

ض ۲ ضمن دویم - کرودہ - معنی غضب - اگر انداز سے اور موقعہ سے ہو دفع مضرت کو یہہ
مخلوق ہوا ہے - بیموقع استعمال سے عزت و آسایش اور انتظام دنیاداری اور جان
کو کہوتا ہے +

ض ۳ ضمن سیوم - لوبہہ - معنی طمع - آدمی کو بے عزت و بے غیرت اور حقیر طمع کرتی کہ اکثر
حرکات چوری و رشوت وغیرہ لوبہہ کراتا ہے اور حق تلفی کو رہبری کرتا ہے +

ض ۴ ضمن چہارم - موہ - معنے عشق - جو کسی آدمی یا کسی چیز سے بے حد الفت
کرتا ہے وہ تمام کار دنیا سے کنارا کرتا ہے اور زندہ مثل مردہ کے ہو جاتا ہے - ہر
کام کو انداز سے کرنا محمود ہے - بے انداز روٹی کہانا ہی ہیضہ کو طلب کرتا ہے +

ض ۵ ضمن پنجم - مدہ - معنی غرور - ہرچند ہر متنفس کا یہہ دشمن ہے مگر راجون اور سلطنت کا
یہہ سخت دشمن ہی جو سلطنت برباد ہوئی غرور سے اور جو برباد ہوگی غرور سے +

ض ۶ ضمن ششم - متسر - معنی حسد اور تعصب - یہہ غرور کا بہی باوا ہے اور جب صاحب
حکومت و اختیار کے دماغ پر یہہ سوار ہوتا ہے خلق خدا کو مثل گاجر و مولی برنج کرتا
ہے اور اپنی جان بہی کہوتا ہے +

مولف مولف - عوام دشمن غیر کو قرار دیتے ہین حقیقت مین دشمن ہر متنفس کے اوسکے خیال
مین ہے جو ان حرکات سے پرہیز کرے کوئی اوسکا دشمن نہو پس یہی دشمن ہین - تواریخ ماضیہ
اور اخبار حال کے دیکہنے سے ثابت ہو سکتا ہے کہ جو سلطنت یا گہر خراب ہوا ان
چہہ سے ایک اوسکا حریف ہوگا +

دفعہ سیوم دفعہ سیوم - ان ترگ مدہ نمبر ۱۵ - اسکی ۸ ضمن ہین اور بہیر مدہ نمبر ۴۱ +
اسکی آٹہہ ضمن ہین چونکہ ہر دو نمبر مین غرور کی انواع کا بیان ہے لہذا سولہ ضمن ہین

رقم کیا +

ض ۱ ضمن اول - اپنی دولت کی زیادتی پر غرور کرنا حالانکہ ایک روز مین سب برباد ہوجاتی ہے +

ض ۲ ضمن دوم - ملک مُلک کا غرور کہ ایک ساعت مین چہن جاتی ہے +

ض ۳ ضمن سیوم - اپنی صنعت وحکمت کا غرور آج یورپ کی مردم کو ہے +

ض ۴ ضمن چہارم - اپنے چال وچلن وحکمت عملی پر ناز جیسے یورپ وامریکہ کے باشندون کو ہے +

ض ۵ ضمن پنجم - اپنی حکومت وسیاست وغضب کا غرور جیسے نادر کو تہا +

ض ۶ ضمن ششم - دوستی کا غرور کہ میرے بہت دوست ہین یا میرا فلانا مددگار ہے - حالانکہ (بُرے وقت کا کون ہے جز خدا) +

ض ۷ ضمن ہفتم - بے وجہ غرور کہ کوئی ہمارا کیا کر سکتا ہے +

ض ۸ ضمن ہشتم - فوج وسامان کا غرور جیسے خشکی کے جنگ کو روسی وبحری کے جنگ کو انگلستانی رکہتے ہین +

ض ۹ ضمن نہم - خاندان کا غرور جیسا کہ برہمنون اور سیدون اور ٹہاکرون اور امیرزادون کو ہند مین رہتا ہے +

ض ۱۰ ضمن دہم - خوبصورتی کا غرور کہ مین گورا ہون اور فلانا کالا +

ض ۱۱ ضمن یازدہم - جوانی کا غرور کہ مین پہلوان ہون یا زور آور ہون یا جوان ہون +

ض ۱۲ ضمن دوازدہم - جوبن کا غرور جیسا کہ کسبیون کو ہوتا ہے +

ض ۱۳ ضمن سیزدہم - علم کا غرور جیسا کہ مولویون - پنڈتون - پادریون کو ہوتا ہے یہہ نہین جانتے ہین کہ جنگل مین جب ایک دہقانی لوٹ لیتا ہے اونکی فضیلت ایک مدد نہین ہوتی ہے +

ض ۱۴ ضمن چہاردہم - عبادت کا غرور کہ مین الٹا لٹکتا ہون یا حبس دم کرتا ہون یا پنج اگنی تپتا ہون حالانکہ یہہ سب واہیات بچپن کے کہیل ہین +

ض ۱۵ ضمن پانزدہم وشانزدہم مین مطابق ضمن دوم وسیوم ہے نئی بات نہین ہے +

غرور کسی قسم کا ہونا جایز ہے کیونکہ موت وآفت ارضی وسماوی اور انقلاب زمانہ ایک ساعت مین حیثیت کو خراب کر دیتا ہے اور مغرور کو ہمیشہ نیچا دیکھنا پڑتا ہے اس واسطے اوس کو عقل والون اور مذہب والون نے منع کیا ہے۔ ممنوع وہی فعل ہے جس کو ہر کوئی ناجایز سمجھے جیسے چوری اور رہزنی جسکو ایک قوم یا ایک مذہب یا ایک ولایت کا جایز دوسرا ناجایز کہے وہ غور طلب ہی ممکن ہے ایک ولایت یا ایک مذہب کیواسطے مفید ہو عام کیواسطے نہین ✢

۲- آدمی یہہ غرور کرے کہ فلانی صفت سے مجھے فضیلت ہی ناجایز ہے کیونکہ کارخانہ قدرت مین ایک سے ایک کو فضیلت ہی۔ راون کے استیصال کو رام اور کنس کے قتل کو کرشن اور فرعون کے مارنے کو موسیٰ باسباب ظاہری لایق نہ تھے لیکن غرور بھی بیکار و فضول نہین ہے شریف خاندانی کو کمینون کی حرکت کرنے کیوقت اپنے خاندان کا خیال ہونا واجب ہی اور صاحب ملک و فوج کو بغیر مرے ہتھیار دیدینا اور غرور نہ کرنا حماقت ہی غرض یہہ ہی کہ بقائے نکونامی کیواسطے غرور ممد دلیری کا ہے موقع پر فعل کا جاننا علم اور عقل سے متعلق ہے۔ برہمنون کی نصایح نے ہنود کے ہر ہی ہر قسم مذکورہ کے غرور کو کھو دیا اسوجہ سے اونہون نے محمدیون کو خط غلامی لکھا اور ڈوبے دیئے اور اپنے نام سے داس کو شامل کیا۔ ہماری رائے نہین ہی کہ آدمی انانیت کو چھوڑے مگر جایز اور ناجایز کو تمیز کرے۔ ناجایز غرور رہے اور جایز غرور شجاعت ہی۔ دیکھو بھاگ بہری مین شجاعت کی فصل کو ✢

دفعہ چہارم پوری نمبر ٦٥-١ اسکی ۸ فرع ہین مراد یہہ ہی کہ جسم متحرک بھی بمنزلہ ایک اقلیم کے ہے اسکا انتظام آٹھہ قسم کی اشیائی سے چلتا ہے جو سب کو قابو مین رکھکے وہ راج کرے (١) گیان اندری ٥ (٢) کرم اندری ٥ (٣) انتھہ کرم ۴ (۴) پران ٥ (٥) بہوت ٥ (٦) کام (٧) کرم (٨) اگیان ✢

دفعہ پنجم- متر نمبر ١٣٢ یعنی دوستی- اسکی چار ضمن ہین ✢

ض ۱ ضمن اول - میتھری بمعنے برادری دوستی والفت کرنا ✤

ض ۲ ضمن دوم - کرپا - معنے مہربانی - لطف واحسان کرنا ✤

ض ۳ ضمن سیوم - دیکہہ کے خوش ہونا اور غنیمت جاننا ✤

ض ۴ ضمن چہارم - اوپکشا - معنی امید نیکی کی کرنا اور بہروسہ رکہنا ✤

سولف - دوستی ہونے کے سبب رکہنا ولی ہین آٹھہ جزو ہین - ۱ - علم مساوی ہونا ۲ - عمر برابر ہونی - ۳ - مذہب ایک ہونا - ۴ - طعام - ۵ - مشروبات - ۶ - پوشاک - ۷ - شوق اشغال وپیشہ مین موافق ہونا - ۸ - راستی معاملہ وکلام مین - وجہ ظاہر ہے کہ کمتر اور برتر مین دوستی نہین ہوتی ہے اور جب کسیطرح کی مغایرت ہوتی ہے صورت نفاق ظاہر ہوتی ہے - دوستی کیواسطے یہہ قول جاری جملہ اقوال کا ہے - مرا بگذار دوست یار مین گیر - دوستی سب کی غلط ہے مگر مادر کی اولاد سے اور پدر ثانی بعض عورت کی شوہر سے - بکمال افسوس ہے کہ ہند کے باشندے باخود اقسام مذکورہ سے کسی قسم سے موافق نہین ہین - عقلا کہتے ہین کہ اگر دس نوع مین موافق ہون اور ایک نوع مین ناموافق وہ صورت ہو کہ عورت ہمہ تن خوبصورت ہے مگر نکٹی یا عقیمہ یا بدمزاج ہے - وائے برحال ہمارے کہ ایک قسم کا اتفاق بہی نہین ہے - طرفہ یہہ کہ مولوی - پندت ایسے تعصب کی کیچڑ مین پہنسے ہین کہ نفاق کو زیادہ کرنا اپنی فضیلت ودینداری سمجہتے ہین جب تک ان کے سر ایسی نجاست سے صاف نہونگے یا جو ان کو معتبر سمجہتے ہین وے صاحب عقل نہونگے یا یہہ دنیا سے ہجرت نہ کرینگے ہندیون مین اتفاق نہوگا اور جب تک اتفاق نہوگا انکی سرکوبی اور گوشمالی کو ایک شخص غیر ضرور رہوگا جیسے پادری

دفعہ ششم - گن - معنے خاصیت وطبیعت نمبر ۱۲۳ - اسکی تعریف ۷۵ نمبر مین ہے - اسکی پانچ ضمن ہین ✤

ض ۱ ضمن اول - پرتہی - بمعنے خاک ومٹی وزمین اسکے پانچ جزو ہر ایک جسم مین ہین - ۱ - ہڈی - ۲ - گوشت - ۳ - چمڑہ - ۴ - رگ وعصب - ۵ - بال ✤

مولف - کوئی محسوس نہیں ہے جو پنچ تت سے مرکب نہو - مصنف تحقیقین کی یہہ غرض ہے کہ ہڈی وغیرہ مین مٹی کا جزو بہ نسبت آب و آتش وغیرہ کے زیادہ ہے ✣

ضمن ۲ ضمن دوم - جل یعنے پانی - اسکے پانچ جزو ہر ایک جسم مین ہین - ۱ - کف - ۲ - پیشاب - ۳ - پسینہ - ۴ - نطفہ - ۵ - خون ✣

ضمن ۳ ضمن سیوم - اگنی یعنے آگ - اسکے پانچ جزو ہین - ۱ - اشتہا یعنے بھوک - ۲ - پیاس یعنے تشنگی - ۳ - خواب غفلت - ۴ - کاہلی - ۵ - صحبت یعنے جماع کی خواہش ✣

ضمن ۴ ضمن چہارم - پون یعنے ہوا - اسکے جزو پانچ ہین - ۱ - دوڑنا - ۲ - چلنا - ۳ - کشادہ کرنا - ۴ - سوکڑنا - ۵ - بیوگ یعنے مفارقت ✣

ضمن ۵ ضمن پنجم - اکاش یعنے خلا کے پانچ جزو ہین - ۱ - اُلفت - ۲ - نفرت - ۳ - خوف - ۴ - شرم - ۵ - موہ یعنے رقت ✣

تنبیہہ - خلا جب ہوا سے شامل ہوتی ہے دس اور آگ سے شامل ہونے سے پندرہ اور پانی سے شامل ہوکے بیس و خاک سے شامل ہونے سے پچیس ہوتے ہین ان سب کو میزان کرنے سے پچہتر محسوب ہوسکتے ہین ✣

مولف - جتنی چیزین جسم مین ہین اجسام اور اجرام کے سب کا وجود پنچ تت سے ہوا ہے کسی شے مین کسی ایک عنصر کا وجود غالب ہے اور کسی مین دوسرے عنصر کا - علم طب سے اسکی تصدیق چاہیئے - انگریز کہتے ہین کہ فقط یہہ پانچ چیز و بطور کل اور اصول کی نہین ہین علاوہ انکے اور بہت شے ایسی ہین جنکی ابتدا اور انتہا نہین ہے قبول کیا ایسا ہی ہو لیکن جس شے مین شبد - سپرس - روپ - رس - گندہ ہوگا وہ ان پانچ سے شامل ہوگا اور جو ان پانچ سے شامل نہوگا وہ محسوس نہوگا ✣

۲ - آدمی کو سمجھنا چاہیئے کہ جبکہ ان پانچ سے مرکب ہے بس جو وہ ہے وہی عنصر ہین یہہ جزو ہے وہ کل ہین ان عناصر سے کسی عنصر کی پوجا نہ چاہیئے کہ (جو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد) ہمکو پوجنا چاہیئے اوسکو جو ہمسے غیر ہو یہہ عناصر ہمسے غیر نہین ہین پھر انکا پوجنا ہمکو ضروری نہین ہے ✣

۳ - انہین عناصر سے ہمارا وجود بنا ہی اور انہین سے پرورش پاتا ہے اور انہین مین آخر کو ملتا ہے پس جسم کے اول اور آخر اور اوسط مین عناصر ہین یہہ سمجھنا ان کا

پوجنا ہے ❊

۴۴ - ہمکو چاہیئے کہ ہر ایک عنصر جو ہمارے جسم مین ہے اوسکو اپنی حد سے باہر جانے نہ دین اور ایک کو دوسرے پر غالب دوسرے سے مغلوب ہونے ندین یہی اسکی پوجا ہے ❊

دفعہ ہفتم گن - نمبر ۱۲۲ - اسکی تین جزو ہین ❊

ضن ۱ ضمن اول ست - اسکو یونانی تمیز کہتے ہین اور برہمن لبشنو کو ستوگن روپ اور ستا کا دیوتا بتلاتے ہین ❊

ضن ۲ ضمن دوم رج - اسکو یونانی شہوت کہتے ہین اور برہمن برہما کو رجوگن کا روپ سمجھتے ہین ❊

ضمن سیوم - تم - اسکو یونانی غضب کہتے ہین اور برہمن شیو اور تموگن کا روپ بتاتے ہین ❊

مولف - ان تینون صفات کی تعریف بہاگ پہری ہین بہت خوبی سے رقم ہے اور پہلی فصل مین بہی کچہہ لکہی ہے اس موقع پر سمجہنا چاہیئے کہ انسان اور حیوان کم یا زیادہ یہہ تینون صفات رکہتا ہے جیسے جسم مین انسان کے پنچ تت ہین ویسے یہہ تینون گن بہی ہین برہما ایک صفت رکہتا ہے اور لبشن ایک صفت اور رودر ایک صفت حضرت انسان تینون صفات سے مشرف ہے جب ہمارے دل و دماغ مین برہما - لبشن - مہیش - موجود ہین ہمکو کیا ضرور ہے جو اونسے رجوع کرین ان تینون دیوتاؤن کی پرستش یہہ ہے کہ شہوت و غضب و تمیز کو بموقع کام مین لاوین - بے موقع یعنے بے وقت ان کی پوجا نکرین - رج - تم سے دنیا کے کام کچہہ زیادہ سر انجام پاتے ہین اور ست سے دنیا اور عقبی کے ❊

دفعہ ہشتم شبد - نمبر ۱۰۳ - دو قسم کے مذکور ہین - ۱ - اکشر بمعنے نت و جاودانی - ۲ - انکشر بمعنے انت و فانی ❊

مولف - آواز کیواسطے شرط ہی خلا مین ہوا کا صدمہ ہونا بغیر ملنے دو شئے کی صدا ہو نہین سکتی ہے - نت یعنی جاودان مفرد ہو سکتا ہے مرکب نہین ہو سکتا ہے پس ہم کسی آواز کو جاودان سمجھہ نہین سکتے ہین مگر یہہ کہہ سکتے ہین کہ ایک آواز قدرتی ہوتی ہے جیسی پہاڑ و گنبد اور رعد کی - دویم صنعتی جیسے شات سرونکی پر اور ہر ولایت کی زبان سے حرفون اور اسمون اور لفظون اور نظم و نثر کی - یا اسکے کچھہ اور معنے ہونگے جسکے سمجھنے مین میرا اور سمجھانے مین سمجھانے والے کا قصور رہا یا اصل مصنف کی یہہ مراد ہوگی کہ معتقدیان مذاہب اپنے اپنے مذہب کی کوئی کوئی کتاب کو آواز غیبی یقین کرتے ہین مگر جنکا کسی کتاب یا کلام کو خدائی نہین جانتے آدمیون کی بنائی ہر ایک کتاب کو بالتحقیق یقین کرتے ہین اگر کوئی کلام خدائی ہوتا جیسے اگ پانی - ابر - دہوپ - موت - حیات ایک ہی ایک ہوتا - بنوع مختلف کلام - خیال افعال انسانون اور حیوانون کے ہوتے ہین - خدا نے ایک سورج بنایا جب سے دنیا ہے ایک ہی سموع ہوتا ہے اور نظر آتا ہے علی ہذا القیاس جملہ اشیاء قدرتی - ایک جورو کا کرنا یا متعدد جورو کرنا یا عورت سے اغلام کرنا یا مرد یا بیوہ کا عقد ثانی کرنا یا نہ کرنا یا نابالغ چھوکری کا عقد کرنا یا جوان کا علی ہذا القیاس غیر قوم کو اپنی قوم مین ملانا یا اپنی قوم سے غیر قوم مین جانے دینا یا چچا کی بیٹی کو حلال سمجھنا یا حرام سمجھنا یا خدا کو صاحب اولاد یقین کرنا یا ہاہمہ یا بے ہمہ سمجھنا انسانون کی فطرت ہی - خدا نے بکری کے کہانے اور گائے اور سور کے نہ کہانے کو نہین کہا ہے اور نہ کدو کے کہانے اور بینگن کے نہ کہانے کو فرمایا ہے انسان کی خلقت مین شہوت غضب - تمیز ہوئی انکے وسیلہ سے ہر قسم کے خیال - کلام - افعال کرتا ہے - پس جسکو رحمانی کلام سمجھو یا شیطانی حضرت انسان کے ہین علاوہ اسکے نیائے شاستر والے نے بھی شبد کی یہی تعریف کی ہے جو کہ مولف نے رقم کی اور عقل بہی قبول کرتی ہے اور ایک معنی اکثر کے یہہ بہی ہین جو حروفون سے بلایا جاوے جیسے رفتن - بردن - انکشر جو آواز ایسی ہو جیسے چلکی یا حقہ کی +

دفعہ نہم - بہوت گرام - نمبر ۲۴ - معنے پیدایش ارضی کی اقسام چار ضمن مین رقم ہے ✣

ض ۱ ضمن اول - جڑائج - یعنے جیر سے جیسے انسان اور درند و چرند پیدا ہوتے ✣
ض ۲ ضمن دویم - انڈج - یعنے بیضہ سے جیسے پرند اور دریائی مچھلی وغیرہ کی پیدایش ہوتی ہے ✣

ض ۳ ضمن سیوم - اودبھج - جیسے نباتات تخم سے اور زمین سے پیدا ہوتی ہین ✣
ض ۴ ضمن چہارم - سویدج - بدن کے پسینہ سے جیسے جون پیدا ہوتی ہین ✣

مولف - انگریز کہتے ہین کہ ضمن چہارم کی پیدایش کا یقین نہین ہے جون بہی جفتی کرتی ہے اور اوسکے بیضے ہوتے ہین لیکن ہماری راے مصنف کی راے کی تائید کرتی ہے اور وجہ یہہ ہے کہ ابتدا سے پیدایش انسان اور حیوان - چرند - پرند سب خلط و مادہ کی آمیزش سے ہوئی ہے کہ جبتک جسکی مان - باپ نہ تہے وے دوسری صورت سے پیدا ہوئے تہے خلط و مادہ مثل میل کے ہے اور پسینہ اوسکا جوش جیسے ہم کہ ہین کرم ✣

دویم برہمنون کا قول ہے کہ برہمن برہما کے سر سے اور چہتری بازو سے اور بیش ران سے اور سودر پاؤن سے پیدا ہوتے ہین - ان چارون کی پیدایش تخم بیضہ جیر سے نہین ہوئی اور بجز چار قسم کے پانچوین کوئی صورت مصنفان شاستر نے نہین لکہی پس یقین کرنے کے لائق ہے اور جملہ ولایت کے انسان و حیوان جیر وغیرہ سے پیدا ہوئے مگر برہمن اور جو اقوام انکے معتقد ہین اور اونکے قول کو برہان سمجہتے ہین وے سب پسینہ سے مثل جون کے پیدا ہوئے ہین - معترض کہے کہ یہہ غلط ہو جواب دیتا ہون - پانچوین قسم قایم کرو کہ تین قسم نخستین ہین یہہ حسب قول خود داخل ہو نہین سکتے ہین اگر یہہ راے تسلیم نہو اس دعوے کو رد کرنا چاہیے - پیدایش جملہ مخلوق انسان و حیوان کے نطفہ سے ہے بزرگی اور خوردی افعال سے سوامی دیانند سرستی کہتے ہین کہ قدیم زمانے مین یہہ رسم تہی کہ جو کمین قوم کا فضیلت

حاصل کرتا تہا وہ برہمنون مین شامل ہوجاتا تہا اور جو شریف قوم کا رزیل پیشہ اختیار
کرتا تہا وہ سودر مین شامل ہوتا تہا اور یہہ اس ولایت مین اب نہین ہے مگر اور
ولایتون مین اسکا عملدر آمد ہے کہ جو علم۔ حکومت و دولت سے مشرف ہوجاتا ہے
وہ نشست و برخاست وطعام و شراب۔ عقد عالی خاندانیون سے کرتا ہے
اور جو ان نعمتوں سے محروم ہوجاتا ہے وہ کمینون مین محسوب ہوتا ہے خلاصہ
یہہ کہ تمام جہان مین افعالون کو شرف ہے اور اس ملک مین نطفہ کو جو شبہ ہے
کہ صحت نطفہ کی اوس عورت کی سوائے دوسرے کو نہین ہوتی ہے جسکے شکم
سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے صدہا ملاقاتی ہین کہ جو شاہی خاندان کے ہین
مگر اب اونکی قدر کچھہ نہین ہے اور کمین خاندان کے ہین بسبب علم وعہدہ کے
شریفون کے ہمراہ نشست و برخاست مین شامل ہوتے ہین جب وے ہمارے
پاس آتے ہین کرسی پر برابر بیٹھتے ہین اور اون کے بزرگ جب آتے ہین کہڑے
رہتے ہین یا زمین پر بیٹھتے ہین اور شاہی خاندان والے سلام کے متوقع
نہین رہتے ہین پس نطفہ بے اعتبار ہے افعال کو اعتبار ہے۔ سوامی دیانند
سرستی کی مجہسا دہریہ بہی تعظیم کرتا ہے اور انگریز او مسلمان بہی۔ اور جاہلونکو
جو خاندان کا غرہ کرتے ہین اونکی عزت کتّے کی برابر بہی نہین کرتا ہون علی ہذا القیاس
جو علم وعقل رکہتا ہے۔ سودر کے معنے ہین ناخواندہ نالایق +

دفعہ دہم۔ باشنا نمبر ۲۹۔ تین قسم کے رقم ہین +

ضمن اول۔ لوگ باشنا۔ جو تمنا کرتے ہین کہ دنیا مین عزت وآرام اور حکومت۔
نام ہو یا جنم آیندہ مین عمدہ گہر مین جنم ملے یا چندر لوگ وسورج لوگ وغیرہ مین بعد
مرگ جگہہ ملے یا بیکنٹھہ یا پتر لوگ مین وے اس مدمین ہین +
ضمن دوم۔ دیہہ باشنا جو جسم کی سلامتی اور تندرستی اور آسایش چاہتے ہین وے
اس مد مین ہین +
ضمن سیوم۔ شاستر باشنا۔ جو علم وعقل یعنے گیان وگمیان کے طالب ہین وے

اسکے ذیل بین ہین بلکہ طالبان حکمت بہی +

مولف - باشنا کے معنے ہین خواہش جو طالب کسی نعمت کا ہے وہ منزل مقصود سے دور ہے اور جو بخیر محسوس ہے اون مین سے کسی چیز کا شایق ہو باشنا کے ذیلدار ون ہیں ہے - جنکی خواہش عوام کے مقصود مگر وہ با توں کیواسطے ہو اوسنے اوسکی خواہش اچھی ہے جو اپنی بہلائی بغیر مضرت دوسرے کی چاہین - دنیا مین جو جملہ حیات کی سلامتی و عزت اور نیکنامی کو چاہتے اونکی وہ نادان ہے جو بعد مرگ کی کسی نعمت کو چاہے - آدمی وہ ہے جو باشنا کو نکمیان کی آگ سے ہوم کرے اور باشنا کی کہال کر یا گمیان کی لاٹہی سے کرکی باشنا کی تیاگ کا نام حکمت ہے جب تک باشنا رہے حکمت نہین ہے - باشنا آدمی کو حقارت کی راہ بتاتی ہے اسکے تیاگ سے فضیلت ملتی ہے جبتک باشنا دور نہو جپ وتپ تیرتہہ و برت اور تحصیل علم بے ثمر ہے جب یہہ معدوم ہو تب نہ دکہہ ہے اور نہ سکہہ ہے جو کچہہ ہے ست چت انند ادویتی ہے - آدمی کو چاہئے کہ پہلے تحصیل علوم کی باشنا کرے تاکہ تعقل معقولات کو توانا ہو پہر بد افعالی کو ترک کی - اور نیک افعالی کے حصول کی - تاکہ زندگی بعینہٖ قطع ہو پہر باشنا کو طلاق دے جو ایسا کرے مرد کامل ہو جاوے +

دفعہ یازدہم - نمبر ۱۱ - تاپ تین قسم کے ہین +

ض ۱ ضمن اول - ادہیاتمک تاپ یعنے جو بیماری یا آفت اپنے جسم اور اپنے فعل سے ہو جیسی تپ - کہانسی - تپ یا چوری اور رہزنی کی سزا +

ض ۲ ضمن دوم - ادہبوتک تاپ جو دوسرے کے سبب سے واقع ہو جیسے بعض دفعہ خون کی بیماری ایک کو دوسرے سے لگ جاتی ہے جیسی خارش یا کسی راجہ کی شکست ہونے سے غارتگری اور قتل عام ہو یا چور اور ڈکیت لوٹے اور مارے +

ض ۳ ضمن سیوم - ادہ دیوک تاپ یعنی سماوی آفت جیسے ہیضہ اور بجلی کا گرنا اور بہونچال

سے نقصان پونچنا +

ضمن چہارم - آدمی کو چاہیے کہ ہر ایک شے کی حقیقت کو جانے اور تا بمقدور اپنے اور اپنے متعلقان اور عوام کی حفاظت کرے +

دفعہ دوازدہم - اوستہا نمبر ۳ ۲ تین ہین ۱ جاگرت نمبر ۷۰ تین ہین ۲ سپن نمبر ۸۲ تین ہین ۳ سکھپتی نمبر ۵ ۸ تین ہین جملہ ۹ کی تفصیل -

ضمن اول جاگرت جاگرت یعنی موجودات کا حال صحیح معلوم کرنا +

ضمن دوم - جاگرت سپن شک مین رہنا جیسے سیپ مین چاندیکا گمان کرنا

ضمن سیوم - جاگرت سکھپتی یعنے حقیقت کے علم سے عاجز رہنا +

ضمن چہارم - سپن جاگرت خواب مین جو کچھ معلوم ہو وہ صحیح ہو +

ضمن پنجم - سپن سپن خواب مین دوسرا خواب دیکھنا +

ضمن ششم - سپن سکھپتی خواب دیکھے مگر اوسکی حالت بیان نکر سکے +

ضمن ہفتم - سکھپتی جاگرت - نیند کی حالت مین جو آرام ہو اسکو ستوگنی برتی بھی کہتے ہین +

ضمن ہشتم - سکھپتی سپن - نیند کے آرام کو یاد کرنا اسکو رجوگنی برتی بھی کہتے ہین +

ضمن نہم - سکھپتی سکھپتی - سونے سے پیتانا اسکو تموگنی برتی بھی کہتے ہین +

دفعہ سیزدہم - پاش - نمبر ۹ ۴ ہین ۸ ہین ۱ گھرنا یعنے نفرت کرنا کسی شے سے ۲ - شنکا یعنے شک کرنا کسی شے مین ۳ بھے یعنے خوف کرنا کسی سے ۴ لجا یعنے شرم کرنا کسی کام کو کرتے ہوے ۵ جگپیشا بدفعلی سے نفرت کرنا ۶ کل خاندان کا خیال ۷ سیل کسی قسم کی عادت ہو جانا ۸ درب - دولت کا خیال - یہہ آٹھہ قسم کے خیال بعض موقع مین مفید ہین اور بعض موقع مین نقصان دیتے ہین مثلاً بھیکھہ مانگنے سے شرمانا چاہیئے ناپاک و میلے کپڑے سے نفرت چاہیئے - دشمن سے ڈرنا نہین چاہیئے +

دفعہ چہاردہم - شکتی نمبر ۷۰ ا ہین ۲ د ہین +

ضمن اول - آورن شکتی یعنے ناظر اور منظور کو دو سمجھنا اور خالق و مخلوق کو جدا جاننا +

ضمن دوئیم - بہشیپ یعنی محسوسات کی طرف متوجہ ہونا +

دفعہ پانزدہیم - سر یہ نمبر ۶۰ اتین ہین ۱ - استہول ۲ سوکہشم ۳ کارن اسکی تفصیل کئی نمبر مین ہے +

ضمن اول - استہول سر یہ نمبر ۹ پانچ بہوت موسوم ہین ۱ مٹی ۲ پانی ۳ آگ ۴ ہوا ۵ خلا اسواسطے استہول کہلائے کہ ہر ایک مرکب ہے +

ضمن دوئیم - استہول سر یہ نمبر ۱۰ دو ہین ۱ سمشٹی یعنے جنکی پیدائش رحم اور بیضہ اور پسینہ اور زمین سے ہے ۲ بشٹی متحرک جاندار یعنی انسان اور حیوان کی خلقت کہ اپنے ارادہ سے فعل کرتے ہین +

ضمن سیوم - استہول سر یہ نمبر ۱۱ - ۱۵ ہین ۱ ہڈی ۲ گوشت ۳ چمڑہ ۴ رگ ۵ چربی ۶ نطفہ ۷ خون ۸ آنسو ۹ پسینہ ۱۰ بول ۱۱ براز ۱۲ کف ۱۳ صفرا ۱۴ ناک کا میل ۱۵ بلغم کہ یہہ سب متعلق اسکے ہین +

ضمن چہارم - سکہشم سر یہ نمبر ۹۴ دو ہین +

۱ - سمشٹی جیسے جنگل یا تالاب - اگرچہ ہر ایک قطرہ اور ریزہ اسکا جدا ہے مگر ایک ہیئت مجموعی ہے +

۲ - بشٹے مراد وحدت سے ہے جیسے سمشٹی کی مراد کثرت سے اور ہرن گربہ سمشٹی کی اور تیجس بشٹی کی اوپادہی ہے +

ضمن پنجم سکہشم بہوت نمبر ۹۵ پانچ ہین +

۱ - شبد سمجھنا چاہیئے کہ استہول سر یہ مین بھی شبد لکھا ہے اور سکہشم مین بھی - تفاوت یہہ ہے کہ استہول دیگر تتون سے مرکب ہے اور سکہشم مفرد ہے ۲ سپرس ۳ روپ ۴ رس ۵ گندہ +

ضمن ششم - سکھشم سریر نمبر ۹۶ یہہ ۱۶ ہین ۵ گیان اندری ۵ کرم اندری ۵ پران - ایک انتہکرن +
بنو عدیگر نمبر ۷ ۹ یعنی ۱۶ مذکورہ اور انتہکرن کو ہمراہ بدہ کے ملانیسے ۱۷ ہوتے ہین
بنو عدیگر نمبر ۹۸ یعنے چت اور آہنکار کے ملانے سے ۱۹ ہوتے ہین +
بنو عدیگر نمبر ۹۹ یعنی پانچون جس کے ملانے سے ۲۴ ہوتے ہین +
بنو عدیگر نمبر ۱۰۰ یعنے پانچ تت اور تین سریر اور تین اوستہا اور ایک گیان کے ملانے سے ۳۶ ہوتے ہین +
بنو عدیگر نمبر ۱۰۱ یعنے ۶ بہاو ۶ اورمی ۶ کوشنک ۶ اری برگ ۳ جگت ۳ گن ۳ کرم ۵ بچن ۴ شنکلپ ۴ میتری - ۴ - ۱ - ۳ استہان دیوتا ملانے سے ۹۶ ہوتے ہین +
خلاصہ یہہ ہے جن چیزونسے تمیز نیک وبد کی ہوتی ہے اونکو سکھشم سریر قرار دیا ہے اور کمی بیشی نمبرونکا سبب یہہ ہے کہ ہر ایک رکہیشر کی رائے مین اختلاف ہے +

ضمنہ

ضمن ہفتم کاسن نمبر ۱۰۸ تین ہین +
۱ - آرمبہ - جیسے مفردات سے مرکب ہوتا ہے یا مٹی کے ریزون سے ملکے ایک برتن بنتا ہے یا بہت تاگون سے ایک رسا بنتا ہے یہہ رائے نیائے شاستر والونکی ہے +
۲ - پرنام اسکو استحالہ کہتے ہین کہ ایک صورت سے دوسری صورت قبول کرے جیسی دودہ سے دہی - یہہ سانگہہ شاستری کی رائے ہے +
۳ - یورت بیدانتی کہتے ہین کہ چیتن سے چیتن بنتا ہے لیکن ہم کہتے ہین کوئی جاننے نہین سکتا ہے کہ کارن موجودات کا کون ہے گو کہ حکمانے ہیئت مجموعی کو مادہ کہا ہے اگر ہم کہین کہ چیتن سے چیتن اور جڑ سے جڑ پیدا ہوتا ہے صحیح نہین ہے اگر اسکے برخلاف کہین وہ بہی غلط ہے چیتن اور جڑکی بنیاد ایک ہے جس تخم سے برگ وشاخ بنے اوسہی سے پہول اور پہل +

دفعہ شانزدہم ۔ بہاؤ بکار نمبر ۲۷ چھہ ہین ۔ ۱ ۔ نطفہ کا رحم مین داخل ہونا ۲ تولد ہونا ۳ جوان ہونا ۴ تبدیلی حالت ۵ ضعف و نکاہت ۶ مرنا ہر متنفس کو ضرور یہہ ہوتا ہے عقلمند جو بصورتی سے تمام کرتا ہے بےشعور خرابی سے

دفعہ ہفدہم ۔ اورمی ۲۲ چھہ ہین ۱ ابیری ۲ سوت ۳ بہوکہہ ۴ پیاس ۵ عمر ۶ الفت

دفعہ ہشتدہم ۔ کوشک نمبر ۱۸ چھہ ہین ۱ چرم ۲ گوشت ۳ خون ۴ چربی ۵ جہلی ۶ ہڈی

ظہور سیوم برہمنون کے مذہب سے متعلق

دفعہ اول ۔ بید نمبر ۴۵ ۔ اسکے چار جزو ہین اور شاستر نمبر ۱۰۲ ۔ ۱ ۔ اسکے چھہ جزو ہین اور سوتر نمبر ۳۹ ۔ اسکے چھہ جزو ہین اور انگ نمبر ۱۸ چھہ ہین جملہ ۲۴ ضمن کی تعریف ایک جا ہے کہ ایک کا دوسرے سے تعلق ہے ۔

ضمن اول ۔ بید ۔ ۱ ۔ رگہہ ۔ ۲ ۔ یجر ۔ ۳ ۔ سام ۔ ۴ ۔ اتہربن

مولف ۔ اور کتابون سے ثابت ہے کہ اصلی بید تا نمبر ۳ ہین چوتھا بید ان تین کا انتخاب ہے ۔

ضمن دویم شاستر ۱ ہین ۱ پورب ممانسا ۲ اوتر ممانسا ۳ بیاکرن ۴ نیائے ۵ سانکہہ ۶ جوگ ان کتابون مین بطور معقول رد و قبول ہے

ضمن سیوم سوتر ۱ ۔ اسولاین ۔ ۲ ۔ اپس تھمب ۔ ۳ ۔ بودہاین ۔ ۴ ۔ کانیاین ۵ سنکہاین ۔ ۶ ۔ بلے کہانس

ضمن چہارم ۔ انگ ۱ ۔ شکہسا یعنے راج نیت ۲ کلپ یعنی دستکاری ۳ بیاکرن یعنی صرف و نحو ۴ نروکت ۵ جوتش یعنی نجوم ۶ چہند یعنی نظم

مولف ۔ سوامی دیانند سرستی جو اسوقت بید ونکے فاضل اور مرد معقول ہین اپنی تصنیفات مین لکہتی ہین کہ قدیم چارون بید مذکورہ ہین اور اسکے چار منتر سنگتا ہین اور ایکہزار ایکسو ستائیس شاخین رکہیشرونکی تصنیف ہین اور چھہ انگ مذکورہ ہین اور چار برہمن ۔ ۱ ۔ ایتری ۲ ست پت ۳ سام ۴ گوپت ہین اور چار اوپ بید ہین ۔ ۱ ۔ انتر بید یعنے طب ۲ دہنر بید یعنی جنگ کی آئین ۳ گندرپ بید یعنی علم موسیقی ۴ ارتہہ بید یعنے جملہ اقسام دنیاداری کی ترکیب اور چھہ شاستر مذکورہ اور دس اوپ نشد ہین اور

ہر ایک کی تحریر و تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ جتنی کتب مثل دہرم شاستر اور پوران وغیرہ
برہمنون کی مذہب کی مروج ہین سب اپنی تصنیف مین بیدونکا حوالہ دیتی ہین یعنی بنیاد
جملہ کتب بید ہین۔ اسوقت مین جو بید چہپے ہین اونمین کتب مذکورہ کی مضامین پائی
نہین جاتی ہین اسسے قیاس ہوتا ہے کہ جب برہمنونکے مذہب کا فروغ ہوا ہوگا انہون
نے جملہ قوانین حکمت نظری و عملی و دینی و دنیاوی کا ایک مجموعہ موسوم چار بید
بنایا ہوگا۔ متعدد کتب مین رقم ہے کہ بیدون کو بارہا اسر یعنی شیطان چورا لیگئے
اسکا یہ مراد ہی کہ مخالف مذہب جو بودہ مذہب والے اور ایران وغیرہ کے باشندہ تہے۔ دوسرے جب غیر
غالب ہوئے اونہون نے انکی کتابونکو غارت کیا ہوگا سر یعنی فرشتے بہی آدمی ہین اور اسر یعنی
شیطان بہی آدمی ہین ہر مذہب ہر ولایت کے مردم غیر مذہب غیر ولایت مردم کو شیطان کافر
مشرک خبیث و وحشی و حیوان و دیو و جن کہتے ہین یہی برہمنون کی آئین ہی جب
اصلی بید غارت ہوئے ہر پیشہ و ہر فن کے مردم نے اپنی یادداشت در متفرق اوراق
سے اپنے اپنے مطلب کے متعلق ایک ایک کتاب بنائی اب جو بید نظر آتے ہین اونمین مناجات
و درجات وغیرہ کی ترکیب ہے۔ راج نیت۔ طب۔ موسیقی وغیرہ کی علیحدہ کتابین ہوگئین
بسر و زوہ مجموعہ مرتب و مکمل یکجا ہوگا جملہ اصول طبعی و ریاضی و سلطنت کا اچہا دستور العمل
ہوگا۔ جب اصل کتاب کمیاب ہوئی کسی نے شرارت سی کسینے حماقت و جہالت سی کچہہ کا کچہہ
بنادیا۔ جب ہند مین بیدون اور سنسکرت کا علم نرہا معنی و مدعا کا سمجہنا بہی دشوار
ہوگیا۔ فی الحقیقت بید معقول و منقول کا ذخیرہ تہا اور مذہب ہمہ اوست اور ہمہ
از وست و سلطنت نوعیہ و شخصیہ کا مجموعہ۔ اب جو کچہہ ہے پریشان ہی اور اوسکے
معنے اور مدعا کا سمجہنے والا نایاب کہ علم کو عمل اور عمل کو علم کی درکار رہی جن شخصون نے
برقی کی کیفیت کو نہین سنا اور نہین دیکہا اونکے روبرو جو اسکی تعریف کرے وہ مظہر
جہوٹہا بتاوے کیونکہ قیاس سی بعید اسکا فعل ہی اور جسنے اسکے فعل کو معلوم کیا
اور ترکیب کو نجانا وہ اسکو بے تکلف جادو یا کرامات کہی جو ترکیب کو جانے وہ اسمین
نزاع کرنیکو ہمت کرے علی ہذا القیاس ریل۔ جہاز دخانی اور غلبون اور ہر قسم کی
کلیواسطے اب سمجہنا چاہیئے کہ یورپ والونکو چارسو سال کے اندر یہہ علم عقل اور
امتحان اور ہمت ہوئی ہے جیسے یہہ صنعت کرتے ہین پہلے ہند و مصر و یونان و چین

مین علم و عقل و طاقت تھی اور انکی سلطنت کو وسعت اور عرصہ تک قیام تھا اور
دقت کی صنعت جیسی رامیشر اور لنکا کے درمیان مین رامچی نے پل بنایا تھا ا
راجہ بھاگیرت نے پہاڑ سے سمندر تک گنگا کو روان کیا تھا۔ راجہ نل صدہا کوس تھوڑے
عرصہ مین رتھہ پر سوار ہو اپنے خسر کی ملک مین پہونچا تھا اور شکر اپنے لشکریونکی مقتولون
زندہ کرتا تھا اور ایسے تیر بہت راجے چلاتے تھے کہ ایک تیر کے ہزار دن تیر ہو جاتے
تھے اور اڑن کھٹولے پر سوار ہو سیر کرتے تھی بعید از عقل معلوم ہوتی ہین اور اگر
انکو کرامات بتاتے ہین حقیقت مین علم طبعی و ریاضی کی قوت تھی۔ افسوس ہے کہ اب
ہمکو بیدونکی حکمت سے کچھہ سود ملنے نا ممکن ہے کیونکہ ہزار سال سے اوسکا علم جا
لفظی معنی سے مدعا کا ملنا محال ہے یہہ لطف برہمنون کا ہی جنہون نے ہر قوم کو بید
علم سے محروم رکھا اور خود جاہل ہو گئے۔ برہمنون نے اسکو اسی غرض سے چھپایا تا
کہ عوام عجائبات صنعت و سلطنت سے واقف ہو ہمسری نکرین۔ اب جو مضمون
بیدونکا مسموع ہوتا ہے اوسمین ایسا عمدہ خیال ایک نظر نہین آتا ہے جسپر غور کو
مین لایا جاوے۔ اب اس ملک کو باشندہ ونکو یورپ کی آئین سلطنت و اصول
طبعی سے کچھہ حاصل ہو سکتا ہی ہند کے قدیم کتب سے کچھہ حاصل ہو یا نہین ہوتا ہے۔ سب سے
زیادہ افسوس ہے اونکی خیال اور حالپر جنہون نے جاہل و بیوقوف مردونکے دستور العمل و دراہ
علت و اسباب سعادت دارین سمجھہ رکھا ہی۔ پرانونکی کچھہ اصل نہین ہے یہہ بطور قصہ کہانی
ہین انکو یہہ اصول مذہب سمجھتے ہین خدا انکی آنکھون پر سے غفلت کا پردہ اوٹھا دے

دفعہ دوئیم۔ نمبر ۱۲ بیگوان یعنی صاحب قسمت اوسکو فرض کرتے ہین جسکو چھہ چیز کی حقیقت
کا علم ہو۔ ۱۔ اوت پتی یعنی پیدا ہونیکا ۲ پرلہن یعنی مرنیکا ۳ گتے یعنی جانیکا ۴
یعنی آنیکا ۵ بدیا یعنی علم کا ۶۔ اودیا یعنی جہل کا +
مولف بجز پرمیشر کے حقیقت حال کسیکو معلوم نہین ہے جو کچھہ جانتا ہے وہ بہی تعریف کے لائق ہی

دفعہ سیوم۔ پرسلے نمبر ۶۱ معنے قیامت اسکے پانچ نوع ہین +
ضمن اوّل نت پرلے۔ یعنی قیامت ہر روزہ مراد یہہ ہے کہ جب آدمی یا جانور

یا رات مین سوتا ہے حالت نیند مین دین و دنیا اور اوسکے بیم و رجا سے آزاد ہوتا ہے گویا اوس حالت مین نہ دین رہتا ہے اور نہ دنیا اور نہ خاندان نہ خدا نہ بندہ نہ زمین نہ آسمان گویا صورت قیامت یہی ہے ✤

ضمن دویم۔ اوانتر پرلے۔ لفظی معنے اوسکا مرادہی کہ طفولیت و جوانی و پیری جو جاتی ہے پھر نہین آتی ہے ✤

ضمن سیوم۔ دینک پرلے۔ حالت کی تبدیلی کہ کبھی آسودگی کبھی مفلسی کبھی تندرستی کبھی بیماری کبھی حاکمی کبھی محکومی۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین ✤

ضمن چہارم۔ برہم پرلی۔ اپنے اور اپنے خالق سے فراموشی۔ کہ جسکو یہہ علم نہین وہ مثل نابود کے ہے

ضمن پنجم۔ اننتک پرلے فنا ہونا کہ آپ مرے جگ پرلے ہے ✤

مولف کب دنیا کا وجود ہوا اور کب آدمی پیدا ہوا اور کب آدمی کو تمیز تحریر و تقریر ہوئی ثابت نہین ہوسکتا ہے کہ جب آدمی کو تمیز ہوئی اوسکے بعد کی کیفیت اگر کہین لکھی ہو معلوم ہوسکتی ہے پہلی کی حقیقت کا علم ناممکن ہے اور جیسے ابتدا کا حال مجہول ہے ویسا انتہا کا۔ کہ جب ہمکو معلوم نہین کہ کب مرینگے کب سلطنت تبدیل ہوگی کب مذہب بدلیگا۔ نادانی ہے قیامت کا حساب کرنا۔ اور جو عقل قبول نہین کرتی ہے کہ دنیا کا آدہ اور انت ہو مگر ہر متنفس کا آدہ و انت نظر آتا ہے پس قیامت کی یہی تعریف معقول ہے۔ برہمنون نے اوانتر کی تعریف لکھی ہی برہما کا تبدیل ہونا۔ اور برہم پرلے کی تعریف کی ہی کہ بیخ و بنیادی کا معدوم ہو جانا جیسا برہمنو نکا گمان ہی ویسے موسائی۔ عیسائی۔ محمدیونکا۔ مگر عقل کے خلاف ہی۔ اور اشن پوران ایک حکایت مین رقم ہے کہ ایک گیدڑ نے شکاری سے کہا کہ زنہار مجہی قتل نہ کرنا قیامت برپا ہوگی اور ظاہر ہے کہ جب جو مرتا ہے بحق اوسکے اوسیہی روز قیامت ہوتی ہی۔ قیاس کرنا چاہیئے جو آدمی آج مرے کل قیامت ہو اوسکو قیامت سے کیا رنج و راحت ہے

چہارم۔ لوک نمبر ۹ ۲ ۱ سات ہین پاتال نمبر ۸ سات ہین۔ ترلوکی نمبر ۱۳ ۱ ان مین یعنے ۱۴ نمبر کی تعریف ✤

ضمن اول ۷ لوک۔ ۱۔ بہور۔ ۲۔ بہوی۔ ۳۔ سوے۔ ۴۔ مہے۔ ۵۔ جے۔ ۶۔ تپے

۷- جتنے معلوم ہوتا ہے کہ سات ستارہ سیارہ کہ سبکے اوپر زحل اور سب سے
تلے قمر ہے یہہ اشارہ ہے اور اوسی کو بہشت قرار دیا ہے اور اونکا تصور اونکی
پرستش کر بعد مرگ اونمین پہونچنا فضیلت سمجہا ہے - فرض کیا جیسا اونہون
نے سمجہا ویسا ہی ہو جیسے اس دنیا مین پیدا ہونا اور مرنا اور رنج و راحت
کا تحمل ہوتا ہے ویسا ہی وہان ہوگا - پس نادانی ہے اوسکی تمنا کرنا +
ضمن دویم - ۷ پاتال ۱- تل - ۲- بتل - ۳- سوتل - ۴- تلاتل - ۵- مہاتل ضمن ۲
۶- رساتل - ۷- پاتال - اسکی حقیقت یہہ تمیز ہوتی ہے کہ انہون نے خیال
کیا جیسے سات درجے اوپر کو ہین ضرور ہے کہ تلے بہی ہون اور اوپر کو شرف
اور تلے کو حقارت ہو جیسے اونکو بہشت سمجہا انکو دوزخ - فی الحقیقت پاتال
کوئی شے نہین ہے - معترض کہے کہ امریکہ پاتال ہے جو غور کرے اوسکے دل
سے یہہ وہم جاتا رہے کیونکہ امریکہ والون کو بہی چاند سورج اسی طرح نظر
آتے ہین جیسے اس دنیا کے باشندون کو - جیسے اس دیس کے سمجہتے
کہ چاند وغیرہ ایک دیگر سے بلندی پر ہین ویسے وے - اگر ایک سوراخ اس دنیا سے
کیا جاوے امریکہ مین تمام ہو پس یہہ دنیا اور امریکہ بمنزلہ ایک ایک قطر کے ہین اور معلق ہین
دو جسم نہین ہین ایک ہی جسم مین جو ستارے ہمکو اوپر معلوم ہوتے ہین وہی اونکو بہی
گرد پاتال کچہہ چیز نہین اور نہ دوزخ اگر یہان کے مرد امریکہ مین پیدا ہون حقیر نہون بلکہ
ہون اور یہان کے آدمیونکو دام راس کل گننے والے ہون +
ضمن سیوم - ترلوکی مراد ہے ۱- سرگ لوک اعلے - ۲- بہانگہہ لوک اوسط - ۳- پاتال لوک یعنی ادنی - ضمن ۳
لوک یہی ہے جسمین آدمی آباد ہین - سرگ لوک عالم فضا سے اشارہ ہے اور پاتال واسطے مقابلہ
کے قرار دیا ہے - ہر چند ہر مذہب والون نے ایک دیگر کے قول کو رد کیا مگر بہشت و دوزخ
یقین کیا ہے اور نیکیون کو بہشت و بدون کو دوزخ کا نشان دیا ہے لیکن کسی نے آج تک اوسکے وجود
کا ثبوت نہین دیا ہے جسنے پہلے مذہب جاری کیا ہے اوسنے اپنے قیاس سے بنایا ہے اور
اوسکے بعد ہوئے اونہون نے نقل در نقل اونکو قایم رکہا ہے جو کوئی مکان کسی شکل کا ہوگا اوسکو مسمے
فرض ہوگا اور جو جسم ہوگا اوسکو فنا ہوگی اور جو مجسم کسی مکان مین ہوگا اوسکو رنج و راحت ہے
جملہ لوک سے نجات وہی گوگیان ہے اور جتنے رنج و راحت ہین سب حین حیات ہین

نہ رنج ہے اور نہ راحت جیسی پیدا ہونے کے پہلے کچھ نہ تھا ویسا مرنیکے بعد کچھ نہیں رہتا ہے

دفعہ پنجم - نمبر ۹ سمسار اسکے ۹ فرع ہیں +

۱ - گیان معنے علم
۲ - گیاتا معنے عالم
۳ - گئے معنے معلوم
۴ - ہوگ معنے فعل
۵ - بہوگتا معنے فعل کرنیوالا
۶ - بہوگیا معنے مفعول
۷ - کریا معنے کرنا
۸ - کرتا معنے فاعل
۹ - کرن معنے واسطے -

مولف - اسسے مراد یہہ معلوم ہوتی ہے کہ دنیا میں جو چیزیں ہیں وہ تین صفت رکہتی ہیں عیسائی تثلیث کو بہی یہی ہندی ہیں وے غلطی سے کچھہ اور معنے کرتے ہیں اصل سبکی فعل ہے +

دفعہ ششم - نمبر ۵ لنگ استہان دیوتا وا چار جون سے دو نوع سے لکہے ہیں +

ضمن اول - ایک کی راے ہے پانچ تت یعنے پنج بہوت - ۲ - پانچ گیان اندری - ۳ - پانچ پران - ۴ - انتہکرن - ۵ - استہول سریر ایک - ۶ - تین کرم - ۷ - دو استہا - اس حساب سے ۲۴ ہوتے ہیں اور یہہ سب اگیان کی ذیل میں ہیں +

ضمن دویم - ۱ - وساوسن - ۲ - پون ۴۹ - ۳ - پران ایک - ۴ - اسنی کار یعنے طبیب - ۵ - گرگ - ۶ - اندر یم - ۷ - اوپ اندر ا - ۸ - موت ا - ۹ - دکش یعنے برہما کا بیٹا - ۱۰ - چاندا - ۱۱ - اشنون ا - ۱۲ - برہما ا - ۱۳ - شیو ا - ۱۴ - شیتر گت یعنے جیو آتما - ۱۵ - البشر +

مولف - مراد ان سے انتظام عالم کی ہے - واسطے پوجنے کے کوئی نہیں کہ ان سب کا اثر جسم میں موجود ہے جیسے برہما رجوگن ہے شیو تموگن ہے +

دفعہ ہفتم - ۲۶ - راگ ۱۶ ہیں - ۱ - محبت - ۲ - دشمنی - ۳ - شہوت زنان - ۴ - غصہ - ۵ - طمع - ۶ - الفت - ۷ - غرور - ۸ - حسد - ۹ - کینہ - ۱۰ - شکایت - ۱۱ - مکر - ۱۲ - شیخی - ۱۳ - انانیت - ۱۴ - خواہش - ۱۵ - بہگتی یعنے محویت - ۱۶ - سرد ہا

یعنے ارادہ +

مولف - یہہ بھی انسانی افعال و خیال ہین انہین سے انتظام دنیا کا بنتا اور بگڑتا ہے +

دفعہ ہشتم - نمبر ۸۲ - سورگ لوک کے تاپ ۳ ہین +

ضمن اول - تاپ کرنے مین رنج - آدمی کو یہہ رنج ہوتا ہے کہ بہشت مین رہنے کے بعد پھر مجکو باعتبار آواگون اس دنیا مین آنا ہوگا +

مولف - سمجھنا چاہئے کہ دولت اور حکومت کے زوال کا خوف +

ضمن دویم - بہشت مین جو اپنے سے زیادہ مرتبہ رکھتے ہین اونکی نعمت پر حسد +

مولف اگر بہشت کوئی چیز ہے جسنے برہمن کو ایک استری دان کی ہوگی اور جس مسلمان نے ایک کافر کو مارا ہوگا اور جس پادری نے ایک آدمی کو کرشچین کیا ہوگا اون سے اونکو زیادہ مرتبہ ملتا ہوگا جنہون نے زیادہ خیرات وجہاد مین کی ہوگی - کم رتبہ والے زیادہ رتبہ والون کو دیکھہ کے جلتے ہونگے اس دنیا مین بھی یہی حال ہے +

ضمن سیوم - جب آدمی کو بہشت سے وہان کے کنیسیبل دنیا مین آنے کو نکالتے ہین اوس وقت کے رنج +

مولف - یہہ صورت بھی اس دنیا مین نظر آتی ہے کہ جب قیدی کو جیلخانہ کیطرف لیجاتے ہین یہی صورت ہوتی ہے ہر ایک مذہب والے نے دنیا کی حالتون کو دیکھہ کر عاقبت کی حالتونکو خیال کیا ہے - افسوس مثنوی حسن کے اس شعر کے معنے پر کسی نے خیال نہ کیا - طلسمات کے سارے دیوار و در - نہ یہان کے سے کوٹھے نہ یہان کے گھر +

دفعہ نہم - ۷ - تاپ ۲ قسم کے ہین +

ضمن اول - جسمانی کہ بیماری اور مفلسی وغیرہ سے ہو +

ضمن دویم - خیالی جو غرور حسد خوف وغیرہ سے ہو جیسے آج روم اور روس کو ہو رہا ہے +

دفعہ دہم - نمبر ۱۷ - آنند - ۳ - قسم کا ہے + دفعہ ۱۰

ضمن اول - کسی خاص سبب سے خوشی ہو یا جوگ سے ہو یا ملاقات سے ہو + ضمن ۱

ضمن دویم - علم عقل نقل معقولات سے خوشی ہو + ضمن ۲

ضمن سیوم - خیالی خوشی + ضمن ۳

مولف - فقط خوشی کے اقسام کو بیان کیا ہے +

دفعہ یازدہم - نمبر ۲۴ - اوستہا ۱ ہین - ۱ - پنچ سالہ عمر - ۲ - دہ سالہ - ۳ - سولہ سالہ - ۴ - بیس سالہ - ۵ - تیس سالہ - ۶ - اوسکے بعد کی عمر + دفعہ ۱۱

دفعہ دوازدہم - نمبر ۲۵ - اوستہا ۷ ہین + دفعہ ۱۲

ضمن اول - اگیان یعنے خداوند عالم سے ناواقفیت + ضمن ۱

ضمن دویم - اورن یعنے حجاب رہے اور حجاب کے دور کرنے کو کوشش نہو + ضمن ۲

ضمن سیوم - پریشان ہونا دل کا + ضمن ۳

ضمن چہارم - نظر آنا شے مطلوب کا اور اوسکا حاصل نہونا + ضمن ۴

ضمن پنجم - حاصل ہونے کو کوشش کرنا + ضمن ۵

ضمن ششم - دنیا کی بے ثباتی دل پر ثابت ہونا + ضمن ۶

ضمن ہفتم - برہم کا حاصل ہونا - یہہ سات منزل ہین اور ایک منزل کو دوسری منزل پر شرف ہے - طالب حق کو چاہئے کہ کوشش کامل کرے + ضمن ۷

دفعہ سیزدہم - نمبر ۲۶ - آہنکار دو ہین - ۱ - ساماں یعنے اندازسے نفسانیت کرنا - ۲ - وشیش یعنے بے موقع غرور کرنا + دفعہ ۱۳

دفعہ چہاردہم - نمبر ۲۷ - چیتن ۴ قسم کا ہے + دفعہ ۱۴

۱ - سدہ چیتن یعنے مایا سے جدا ہونا + ۲ - جیو چیتن یعنے مایا سے ملا ہوا +

۳ - اودیا چیتن یعنے جہل سے ملا ہوا + ۴ - پرماتا چیتن یعنے حواسون سے ملا ہوا +

۵ - پر بان جیتن خواہشون سے ملا ہوا ۶ - پر مہہ جیتن یعنے خودی سے غفلت
۷ - کیول جیتن یعنے حقیقت کا علم +

دفعہ پانزدہم - نمبر ۶ مین انتہ کرن ۴ ہین +
۱ - من - کسی قسم کا خیال کرنا اسکا فعل ہے - ۲ - چت شک کرنا کسی شے مین تا کہ اُسے معلوم کرے - ۳ - بدہ - تصدیق کرنا یقین سے اس کا فعل ہے - ۴ - اہنکار - خود اسکا فعل ہے +

مولف - اسکی کچھہ تعریف پہلی فصل مین بہی ہے اور یونانیون نے حواس باطنی مین من بدہ چت کی تعریف کی ہے اور اہنکار کی تعریف نفس ناطقہ مین +

دفعہ شانزدہم - نمبر ۳۵ مین بہرم ۶ قسم کا ہے +
۱ - اپنے خاندان کی فضیلت کا گمان کہ مین بادشاہی خاندان مین ہون یا کلین برہمن ہون - ۲ - گوتر کا گمان کہ میرا گوتر افضل ہے - ۳ - قوم کا گمان - ۴ - برن کا گمان
۵ - آسرم کا گمان - ۶ - نیکنامی کا گمان +

مولف - اصل مصنف نے اس موقع مین فقط ۶ قسم کا گمان قرار دیا ہے لیکن آدمیون کو انواع اور اقسام کا غرور ہوتا ہے اور موت آنے سے سب خاک مین ملجاتا ہے - اور جو غرور ہوتا ہے دولت اور حکومت سے ہوتا ہے

دفعہ ہفدہم - نمبر ۱۴ - ناڑی دس ہین اور نمبر ۱۴ ناڑی کے دیوتا بہی دس ہین چونکہ ایک کا دوسرے سے تعلق ہے اسواسطے ایک جگہہ رقم کیا +
ضمن اول - ایڑا - اسکا تعلق چاند سے ہے اور دیوتا اسکا بشن ہے +
ضمن دویم - پنگلا سورج سے متعلق ہے دیوتا برہما +
ضمن سیوم - سکھمنا - دونو کے درمیان رودر اسکا دیوتا ہے +
ضمن چہارم - گندہاری - دہنی آنکھہ مین رہتی ہے اندر اسکا دیوتا ہے +
ضمن پنجم - ہست جیوا بائین آنکھہ مین ہے برن اسکا دیوتا ہے +

ضمن ہشتم - پوکھا دہنے کان مین - لبثمن یعنے مہادیوا سکا دیوتا ہے +
ضمن ہفتم - پیبستی - بائین کان مین برہما اسکا دیوتا ہے +
ضمن ہشتم - لکھوا - مقعد مین رہتی ہے اور زمین اسکا دیوتا ہے +
ضمن نہم - لمونبا - آلہ تناسل مین ہے اور سورج اسکا دیوتا ہے +
ضمن دہم - سنکھنی ناف مین رہتی ہے اور چاند اسکا دیوتا ہے +

مولف - یہہ رگون کا بیان ہے اور دیوتا اون کی حرکتون کو قرار دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ جن دیوتاؤن کو تم پوجتے ہو وہ تمہارے جسم کی ایک ایک رگ مین موجود ہین - حماقت ہی گود مین لڑکا شہر مین ڈھنڈہورا +

دفعہ ہشتدہم - نمبر ۹۲ سنیاس ۴ ہین اور نمبر ۱۳۶ - ۷ مین حملہ ۱۱ کی کیفیت +
ضمن اول - کوٹیچر یعنے ایک مکان مین رہ کے عبادت کرے +
ضمن دوم - بہودکہہ - پانی کے قریب رہ کے عبادت کرے +
ضمن سیوم ہنس - تنہا رہ کے عبادت کرے +
ضمن چہارم - پرم ہنس تمام دنیا سے جدا +
ضمن پنجم - مون یعنے خاموشی اختیار کرے +
ضمن ششم - جوگ - آسن یعنے ایک آسن سے بیٹھا رہے +
ضمن ہفتم - پرایا نام کرنیوالا +
ضمن ہشتم - رنج وراحت کو مساوی سمجھنے والا +
ضمن نہم - خلوت مین بیٹھنے والا +
ضمن دہم - مستغنی +
ضمن یازدہم - سمتا - تمام آدمی جو چھوٹے بڑے ہون سب کو ایک نگاہ سے دیکھنے والا اور ایک سان سلوک کرنیوالا +

دفعہ نوزدہم - نمبر ۴۶ پرم ہنس سنیاس ۲ - اور نمبر ۱۳۱ بدوت سنیاس وغیرہ اول برائے نام چار اور حقیقت مین دو ہین +

ضمن اول - بیپ وکہا سنیاس یعنے طفولیت سے اوسکے دل مین ترک تعلقات اور رسومات ظاہری کا ہو +

ضمن دوم - بدوت سنیاس حسب آئین برہم چرج گرہست کرکے ڈنڈ کمنڈل رکھکے سنیاسی بنا ہو +

دفعہ بستم - نمبر ۱۳۴ - مورتی تین ہین - ۱ - برہما - ۲ - بشن - ۳ - مہیش +
مولف - مراد یہہ ہے کہ تین صورت کے تمام فعل ہین - ۱ - پیدا کرنا - ۲ - حفاظت کرنا - ۳ - دفع کرنا - نادان ہین جو ایسا سمجھین کہ برہما بشن مہیش صورتدار کہتے ہین +

دفعہ ۲۱ - نمبر ۱۳۵ - مورتی مدہ - ۸ ہین +
ضمن اول - پرتہی مدہ یعنے آتما تموگن سے شامل ہوکے لباس وغیرہ اشیا کی خواہش کرتی ہے +
ضمن دوم - دنیاوی خیالات کو ضروری سمجھنا +
ضمن سیوم - شہوت رانی کیطرف متوجہ ہونا +
ضمن چہارم - وہم اور حیرت مین مبتلا ہونا +
ضمن پنجم - سفر کا شوق ہونا +
ضمن ششم - سواری کیطرف متوجہ ہونا +
ضمن ہفتم - دشمن سے انتقام کا فکر کرنا +
ضمن ہشتم - غرور کرکے مثل اپنے دوسرے کو نہ سمجھنا +
مولف - تمام ہنود کو نمبر ۲ و ۳ و ۴ قسم کا مدہ اور جہان کے آدمیون سے زیادہ ہے اور برہمنون اور انگریزون کو نمبر ۸ کا زیادہ ہے اور انگریزون کو نمبر ۱ و ۵ و ۶ کا شوق زیادہ ہے اور مسلمانون کو اور عیسائیون کو نمبر ۷ کا +

دفعہ ۲۲ - نمبر ۱۲ - اسم بہاؤنا ۲ ہین +
ضمن ۱ - پرمان گت - برہم ضرور ایک ہے مگر اسکی تعریف کچھ ہو نہین سکتی +

ضمن ۲ - پرمہہ گت - اگر برہم جگت سے جدا ہو پھر وہ فاعل کسطرح ہو سکتا ہے +
مولف - برہم کی تعریف اور اوسکے نفی و اثبات پر حکم جو کرے وہ ناوان ہے اوسکو
خاموشی فقط کافی ہے +

دفعہ ۳ - ۲ - نمبر ۳۰ - بپریت بہاؤنا ۲ ہین ۱ - پرمان گت - ۲ - پرمہہ گت اور معنے اسکے
ہین اصل کے برخلاف گمان کرنا +
ضمن اول - پرمان گت - مثلاً وید کی شرتیان برہم کو ثابت کرتی ہین یا کرہون کو - یا خیال
کرنا کہ مین دنیا کے اندر ہون یا اس سے باہر اور برہم مجھہ مین ہے یا نہین اور اگر مین
فاعل فعلون کا ہون وہ برہم جو اکرتا ہے اوسے کسطرح پا سکون +
ضمن دویم - پرمہہ گت - اگر مین اکرتا ہون شاستر کرم کرنے کو کیون بتاتے ہین +
مولف - بید اور شاستر اور ہر مذہب کی کتاب والون کے کلام حقیقت کو پا نہین
سکتے ہین - اگر برہم کی حقیقت کے جاننے کا خیال بپریت بہاؤنا ہے کیونکہ ہدایت مین یہ بات
مایک رچنا مین - پرمیشر کی حقیقت جاننے کے خیال کو سفہ کہتے ہین +

دفعہ ۴ - ۲ - نمبر ۴۳ - بہوسکا ۵ - نمبر ۴۴ بہوسکا ۴ - اور نمبر ۱۲۸ کمیان بہوسکا
۷ ہین +
ضمن اول - کام - کرودہ - موہ - لوبھہ وغیرہ کے اشتغال مین محو رہنا جیسے
ہندوستانی رہتے ہین +
ضمن دویم - ۱ - باک برودہ یعنے خاموش رہنا - ۲ - نرمن یعنے خیالات کا ویسے
دور ہونا - ۳ - اہنکار رہت یعنے نفسانیت کا دل سے دور ہونا - ۴ - مہت رہت
خواب غفلت کی حالت ہو جانا +
ضمن سیوم - ۱ - اچھی خواہش کرنا - ۲ - فکر معقول کرنا - ۳ - دل کو قایم کرنا - ۴ -
ستوگن حاصل کرنا - ۵ - دنیا سے نفرت - ۶ - دنیا کو خالی سمجھنا - ۷ - برہم مین محو ہو جانا -
مولف - بہوسکا کے معنے مقام کے ہین جس مقام پر دنیا دار امیر اور غریب اور فقیر رہتے
ہین اون مقامون کو نشان دیا ہے - اور جوگ بسشٹ مین گیان بہوسکا اور اگیان

بہو بکا کی تعریف بہی کی ہے مگر ہمکو افسوس ہے کہ ہند کے برہمنون اور فقیرون اور راجون اور اہلکارون اور ہر قسم کے آدمیون کو کسی بہو بکا مین داخل کرین مگر وہ اس بہو بکا و ایک سی بھینس نائی کہ یہہ انکے رہنے کو اچھا استہان ہے ✚

دفعہ ۲۵ - آتما نمبر ۲ مین تین ہین - ۱ - گیان آتما - ۲ - مہان آتما - ۳ - سانت آتما لیکن ہم کچہہ زیادہ تعریف کرتے ہین ✚

۱ - آتما مراد روح سے ہے اور اسکو نفس ناطقہ بہی کہتے ہین جسم مین جو سب سے بڑی چیز ہے اور جس سے اسکو عزت ہے وہ آتما ہے بعض کی رائے ہے کہ پتھرون مین آتما نہین ہے - درختون اور جانورون اور آدمیون مین ہے اور بعض کی رائے ہے کہ فقط آدمیون مین ہے اور کسی مین نہین ہے - ہم سمجھتے ہین کہ جو قطرہ پانی کا یا ریزہ خاک کا ہے آتما سے خالی کوئی نہین ہے بعض کہتے ہین کہ ہر متنفس کی آتما جدی ہے ہم کہتے ہین کہ جیسے تمام برہمانڈ کی مٹی ایک ہے اور پانی ایک ہے ویسے آتما بہی ایک ہے اور جیسے ہر ایک چاہ اور تالاب اور دریا کا مزاج جدا ہے ویسے آتما کا ہر ایک جسم مین مزاج جدا ہے

۲ - گیان آتما کی یہہ تعریف ہے کہ جو خیال کلام فعل کرے عقل سے کرے ✚

۳ - مہان آتما کی تعریف ہے کہ اگیان مطلق خیال و کلام و فعل مین نرہے ✚

۴ - سانت آتما مراد ہے کہ گیان و اگیان بالکل اسکے دل سے محو ہو جاوے اگر پہلے نمبر کا ترجمہ علم الیقین و دوسرے نمبر کا عین الیقین و تیسرے نمبر کا حق الیقین کیا جاوے قریب الفہم ہے ✚

۵ - جب تک آدمی نیکی و بدی کا قائل رہتا ہے جیو آتما کہلاتا ہے - جب بدی سے دور اور ہمہ تن نیکی کرتا ہے تب پرم آتما کا خطاب پاتا ہے جب نیکی و بدی کا خیال دل سے دور کرتا ہے اور فنا فی اللہ ہو جاتا ہے تب الفاظ اضافی جو جیو اور پرم ہین محو ہو جاتے ہین جب تک آدمی پہلے اور دوسرے درجہ مین رہتا ہے ہر ایک جدا ہے جیسا کہ بعض کا قول ہے جب تیسرے درجہ مین صعود کرتا ہے یہہ قول صادق آتا ہے - ایک ہی نور جسکا سب جلوہ - موت اس تفرقہ کو حیوان و انسان و نیک و بد سے کہو دیتی ہے زندگی مین دل کے آرام کو بیم و رجا وہمی سے یہہ ہدایت ہے ✚

دفعہ ۲۶ - اگیان - نمبر ۱۴ - خود بین - ا ہمستٹی - ۲ لبشٹی مصنف کی تحریر کا خلاصہ یہہ ہے کہ برہم سے جب مایا شامل ہوئی یعنے خدا نے جب ارادہ کیا کہ موجودات کا وجود ہو اوس حالت کا نام کارن سریر ہوا یہہ سمشٹی ہے یعنے اندک کثافت جب مایا غالب ہوئی اوس سے سُکھسم اور استھول سریر ہوئے یعنے موجودات یہہ لبشٹی ہے - لیکن ہم کہنے اور یقین کرنے نہیں سکتے ہین کہ خدا اور اوسکا ارادہ اور اوسکی قدرت کیسی ہے کیونکہ اس کا علم انتہا ئے نظر ادراک انسان سے بعید ہے ہمکو اپنی ہستی کا ابتدائی علم نہین آتما کی ہستی پر بحث کرنا کج فہمی ہے - ہم کہتے ہین آدمی کو خیال محسوسات کی لذات کا کرنا سمشٹی اگیان ہے اور لذات محسوسات کو کلام و فعل کرنا لبشٹی اگیان ہے ❊

دفعہ ۲۷ - جیو آتما نمبر ۲۰۰ - اسکی تین فرع ہین - ۱ - لبسو - ۲ - تیجس - ۳ - پراگیہ - اصل مصنف کا قول ہے کہ جیو آتما کارن و سُکھشم و استھول سریر رکھتا ہے اس وجہ سے اسکی تین صفت ہوئین اور پرتاک اسکا الشتھان ہے اسکے معنے ہین جیو آتما و جبر و نفسانیت سے منزہ - ست چت آنند روپ یعنی خدا اور اوسکا ساکھی کوٹسٹ ہے کوٹسٹ بمعنی اکشر یعنے جسکو فنا نہین ہے اور آتما نہ حواس اور حواسون کی قوت رکھنے والا ہے اور نہ جسمانی ہے اور سب کستی اوسکو کہتے ہین جو کل موجودات کو بغیر امداد غیر کے قایم رکھنے والا ہو اور کوٹسٹ کے معنے وہ سندان جس پر آہنگر آہن کو ضرب دیتے ہین کہ آہن کی صورت تبدیل ہوتی ہے - سندان کی صورت مین تغیر نہین ہوتا ہے - خلاصہ اس طول کلام کا یہہ ہے کہ جیو آتما اور آتما فرضی دو ہین حقیقت مین دو نہین ہین اور محسوس کسی حس سے نہین ہین - بسبب شامل ہونے مختلف پران و حواس اور اعضا اور اجسام کے مختلف افعال کا باعث ہے جیسے کہ ایک شخص کے متعدد بیٹے ہون مختلف پیشہ و خیال والون کی صحبت و تربیت سے مختلف فعل کرین - اصلیت سب کی واحد ہے مصاحبت سے مختلف قسم کے مردم سے مختلف افعال کے باعث ہوئے ❊

۱ - لبسو - استھول - سُکھشم - کارن - سریر کا ابھمانی اور سُکھشم اور استھول سریر

سے ملا ہوا +

۲- تیجس - سکھشم سریر کے ابھمان والا +

۳- بیراگ - کارن سریر کا ابھمان والا +

دفعہ ۲۸- ادھیاتم نمبر ۶ تین ہین - ۱- ادھیاتم بمعنے اپنے سے ۲- آدھبوت غیر سے ۳- ادھیدیو غیبی سے +
مولف - جو رنج و راحت ہوتا ہے ان تین قسم سے ہوتا ہے +

دفعہ ۲۹- انو بندہ نمبر ۱۹- ۴ ہین - ۱- بشئے بمعنے غرض - ۲- پر یوجن بمعنے وجہ - ۳- سمبندھ یعنے نسبت - ۴- ادھکاری بمعنے مستحق +
مولف جتنے فعل ہین انہین چار قسم سے ہوتے ہین +

دفعہ ۳۰- ایشرج نمبر ۲۷- ۶ ہین - ۱- پورن ایشرج - ۲- پورن پرسوارتھ - ۳- پورن جس - ۴- پورن لکھشمی - ۵- پورن گیان - ۶- پورن بیراگ +
مولف - جو ان چھہ صفت سے موسوم ہو اوسے بھگوان کہتے ہین +

دفعہ ۳۱- ایکھنا نمبر ۲۸- ۳ تین ہین - ۱- پتر یعنے اولاد اور کنبہ - ۲- بت بمعنے دولت و حشمت - ۳- لوک یعنی حکومت - دوست - شہرت - نیکنامی +
مولف تین قسم کا غرور ہوتا ہے +

دفعہ ۳۲- برتمان پرت بند نمبر ۳۲- چار ہین +

ضمن ۱ ۱- بشئے یعنے محسوسات کی لذات مین مخمور رہنا +

ضمن ۲ ۲- برگیا بند - ہر چند کوئی سمجھائے معنے اور مطلب سمجھ مین نہ آوے +

ضمن ۳ ۳- کوترک - اصل کے برخلاف خیال کرنا اور سمجھنا +

ضمن ۴ ۴- بیپرجہ بدور اہگرہ - اپنے علم طاقت پر غرور کرنا +

مولف - اس قسم کے خیال و افعال سے آدمی کمال نہین پاتا ہے +

دفعہ ۳۳ - برہم نمبر ۳۴ - ۳ ہین اور نمبر ۳۶ - ۵ ہین - جملہ ۸ کی تعریف ✣ دفعہ ۳۳

۱ - بیراٹہہ - کُرہ بیضاوی برہمانڈ یعنے کُل موجودات ✣ ضمنہ ۱

۲ - ہرن گربہہ - اسکو سکہشم سریرا ورگیان شکتی اور سوتر آتما بمعنے اوس تاگے کے ضمنہ ۲
جو مالا مین ہوتا ہے اور یہہ صورت شکل نہین رکہتا اور اسکو ابیاکرت بہی کہتے ہین ✣

۳ - ایشر - جہل سے شامل اور حرکت دینے والا اور انتر جامی کہتے ہین ✣ ضمنہ ۳

۴ جیو آتما یعنے پرمیشر اَور ہے اور جیو اَور ہے - اس شک کو اس دلیل سے دور کرنا ضمنہ ۴
چاہئے کہ سورج کا عکس غیر نظر آتا ہے - مگر غیر نہین ہے ✣

۵ - آتما کرتا ہے اکرتا نہین ہے اس شک کو اس دلیل سے دور کرنا چاہئے کہ بلّور ضمنہ ۵
کے ٹکڑے مین جو مختلف رنگ نظر آتا ہی اور مقناطیس جو آہن کو پکڑتا ہے ارادہ
سے نہین اوسکی خاصیت یہی ہے ✣

۶ - آتما سکہشم کارن استہول سریر سے ملا ہوا ہے اور انکے اتفاق سے فعل کرتا ضمنہ ۶
ہی اس شک کو اس دلیل سے دور کرنا چاہئے کہ سبوچہ کے اندر جو آسمان ہی اوسکو
اوس سبوچہ سے کچہہ تعلق نہین ہے ✣

۷ - برہم فاعل عالم کا ہے پس وہ بہی لطیف نہین کثیف ہی - اس شک کو اس دلیل سے ضمنہ ۷
دور کرنا چاہئے کہ جو رسی کو سانپ سمجہتے ہین غلطی ہے ✣

۸ - پرپنچ یعنے دنیا اپنے فاعل سے علیحدہ ہی - اس شک کو یون دور کرنا چاہئے کہ ضمنہ ۸
سونے سے جو زیور بنتے ہین اونکے نام جدا ہوتے ہین مگر وہ سونا ہی ہے -
چو یک دانہ برُست آمد نمودار ✣ درخت و برگ بار و مغز تا پوست ✣ غلط نبود
اگر گوئی کہ مجموع ✣ ہمان یک دانۂ اصلی خود اوست ✣

دفعہ ۳۴ - برہم بداوی نمبر ۳۷ - ۴ ہین - ۱ - برہم بت یعنے خداشناس - ۲ - دفعہ ۳۴
برہم برہی یعنے برہم شناسون مین معزز - ۳ - برہم برشٹ اوس سے زیادہ -
۴ - برہم ارشیٹ یعنی خداشناسی مین سب سے زیادہ مشرف ✣
مولف - فقیری کے ۴ درجے رکہے ہین جیسے طالب علمی کے ✣

دفعہ ۴۲۵ - یعنی نمبر ۳۰ - ۵ ہین ✤

۱ - شبد - یعنی جو آواز سے تعلق رکہے جیسے راگ - خوشی غمی کی خبر اور تعریف اور بد ...
۲ - سپرس جو چہونے سے متعلق ہو جیسے سانپ کاٹے اور کسی معشوقہ کا ہاتہ پکڑنا ...
۳ - روپ جیسے کسی شکل کو دیکھہ کے الفت اور نفرت ہو ✤
۴ - رس یعنے زبان کے ذائقہ سے اوسکا تعلق ہو ✤
۵ - گندہ یعنے خوشبو اور بدبو سے متعلق ✤

مولف - یہہ پانچ قسم کے عزت اور ذلت دیتے ہین - اور یہہ حس ہین ✤

ظہور چہارم - جوگ کے متعلق

تنبیہ - مصنف پیانت سنگتا نے جوگ کو بہی پرپنچ کے ذیل مین لکھا ہے اور جو پرپنچ کے اندر رہتے وہ ناچیز و حقیر ہے - نامہ نگار اسکو ایک علم جانتا ہے اور اس سے چند کمال بہی پیدا ہوتے ہین اور دل کے قابو کرنے کو جبکا دل اوسکے اختیار مین نہو بہتر ہے مگر یہہ سخت مشکل ہے بغیر استاد تجربہ کار جو اس عمل کو کرتا ہے وہ سخت بیمار ہو جاتا ہے اور دنیا دار جو گہر بار رکہے اور کوئی کام دنیا کا کرے اوسکو اسکا عمل بالکل نہ چاہئے - ارادہ تہا کہ اسکو قلم انداز کرون لیکن اس خیال سے کہ کتاب کی تکمیل مین قصور معلوم ہوگا ایک نوع سے ترتیب کرکے لکھا جو اسکو دیکھہ کے عمل کریگا وہ پستا دیگا ✤

۲ - جوگ کا خلاصہ یہہ ہے کہ انتہہ کرن - گیان اندری - کرم اندری - پرانون کو بس مین رکہے کہ برخلاف عقل کوئی عضو و حواس نہ کرے اور عقل کے حاصل کرنے کو علم ہے جو علم و عقل حاصل کرے اور شہوت و غضب کو بہی تمیز کے تابع کرے وہ جوگ کا حاصل مطلب بغیر حبس دم حاصل کرسکتا ہے جسکو تمیز نہو اوسکو جوگ کی دیگر شرائط کی تکمیل سے بہی بجز جانکشی نتیجہ نہ ملے پس واجب ہے کہ بعوض جوگ کے گیان کو پیدا کرے کہ گیان بیخ ہے اور جوگ فرع ✤

دفعہ اول جوگ نمبر ۱۔ ۸۔ اسکے ۸ قسمین ہین ×

۱۔ یم۔ اسکی تعریف پہلی فصل کی دفعہ پانزدہم مین ہے۔ ۲۔ نیم۔ اسکی تعریف پہلی فصل کی دفعہ دہم مین ہے ۳۔ آسن کئی قسم کے۔ ۴۔ پرانایام۔ ۵۔ پرتیاہار۔ ۶۔ دہارنا۔ ۷۔ دہیان۔ ۸۔ سمادہی۔ تین سے ۸ نمبر تک کی تفصیل جوگ بششٹ اور الکھہ پرکاش مین رقم ہوا اور یہہ ایک علیحدہ شاستر ہے ہم اس عمل کو فضول سمجھتے ہین۔ اسواسطے زیادہ شرح نہین کرتے ہین ×

دفعہ دویم۔ نمبر ۱۵۔ پران ۵ ہین۔ ۱۔ پران۔ ۲۔ اپان۔ ۳۔ بیان۔ ۴۔ اودان۔ ۵۔ سمان۔ اور نمبر ۲۔ اوپ باد پانچ ہین۔ ۱۔ ناگ۔ ۲۔ کرم۔ ۳۔ کرکل۔ ۴۔ دیودت۔ ۵۔ دہننجے ×

دفعہ سیوم۔ نمبر ۱۵۔ پران نگرہ تین ہین۔ ۱۔ ریچک یعنی دم کو تلے کو چہوڑنا۔ ۲۔ پورکھہ یعنے دم کو اوپر کہینچنا۔ ۳۔ کمہک یعنی دم کو روکنا ×

دفعہ چہارم۔ نمبر ۵۲۔ پرانون کے برن ۱۰ ہین۔ ۱۔ پران نیلا چمکدار۔ ۲۔ اپان سبز۔ ۳۔ بیان سفید۔ ۴۔ اودان بجلی کا رنگ۔ ۵۔ سمان نیلا۔ ۶۔ ناگ زرد۔ ۷۔ کرم سفید۔ ۸۔ کرکل سرمہ کا رنگ۔ ۹۔ دیودت بلور کا رنگ۔ ۱۰۔ دہننجے چمکدار نیلا ×

مولف۔ جسم مین جس جس موقع مین خلا ہے اور اوس مین ہوا بہری ہے اوس ہر ایک ہوا کا فعل علیحدہ ہے۔ اس علم کے عامل کو علم طب مین پوری مداخلت ہونی چاہیئے ×

دفعہ پنجم نمبر ۹۷۔ سادہن ۴ نوع کے ہین ×

۱۔ نت وانت کی تمیز کرنا یعنے جاودانی اور فانی کو پہچاننا ×

۲۔ اس لوک اور اوس لوک کی خواہشون کو ترک کرنا یعنے دنیا عقبی کو ناچیز جاننا ×

۳۔ سم۔ دم وغیرہ کا عمل کرنا یعنے حواسونکو ضبط کرنا ×

۴۔ مکتی کی خواہش یعنے فنا فی اللہ ہونا ×

مولف۔ جو اس آئین پر چلے وہ کیون جنم کرے ✠

دفعہ ششم۔ نمبر ۸۰۔ سادہن چھہ ہین۔ ۱۔ سم دل کو روکنا۔ ۲۔ دم اندریون کو روکنا ۳۔ نفرت محسوسات سے۔ ۴۔ رنج و راحت۔ دوست و دشمن کو مساوی سمجھنا۔ ۵۔ برہم گیان۔ ۶۔ خواہش برہم مین ✠

دفعہ ہفتم۔ ۱۴۲۔ نگرہ دو ہین ✠

۱۔ کرم نگرہ۔ آہستہ آہستہ جوگ کے ہر ایک کام کو ترتیب سے کرنا ✠

۲۔ ہٹ نگرہ۔ زبردستی اور بے ترتیبی سے جو چاہا وہ کرنا ✠

دفعہ ہشتم۔ نمبر ۱۳۸۔ ناد تین ہین۔ ۱۔ بطور گونگے کے آواز۔ ۲۔ غنہ آواز۔ ۳۔ ایک حصہ آواز کا ✠

دفعہ نہم۔ نمبر ۳۹۔ بگھن سمادی ۴ ہین۔ ۱۔ دل کا کسی طرف متوجہ ہونا۔ ۲۔ حواس کا منتشر رہنا۔ ۳۔ دنیا کی لذات کی خواہش ہونا۔ ۴۔ طعام۔ شراب کیطرف دل کا راغب ہونا ✠

مولف۔ جب آدمی کا دل مطلب کی طرف سے دوسری طرف رجوع کریگا سمادہ مین خلل آویگا اسواسطے دنیادار کو جوگ کرنا اور جوگی کو کسی اور طرف متوجہ ہونا نادرست ہے ✠

دفعہ دہم۔ سمادہی نمبر ۸۶ دو ہین اور سمادہی نمبر ۸۷ دو کے ۴ فرع ہین ✠

۱۔ سم پرگیات سمادہی یعنے مراقبہ مین کچھہ خیالات محسوسات بہی باقی رہین اسکی دو قسم ہین اگر موجودات کا خیال رہے اسکا نام درسیان مد ہے۔ اگر ناہد شبد مسموع ہو شبدان مد کہلاوے ✠

۲۔ اسم پرگہات سمادہی۔ برہم مین محو ہو جانا اسکی بہی دو نوع ہین۔ ایک درشان مد یعنے کچھہ نظر نہ آوے۔ دوسرے شبدان مد یعنے کچھہ سماعت نہو ✠

مولف - خلاصہ یہہ ہے کہ دل کا تعلق محسوسات سے رہے ہنوز نقصان ہے اگر بالکل تعلق جاتا رہے یہی کمال ہے - جو لوگ اشٹ سدہی کے طالب ہین یا مُکت کے خواہان ہین وے کامل نہین ہین ناقص ہین کیونکہ اونکی نعمت کو زوال ہے +

ظہور پنجم متفرقات یعنی جو کسی باب مین درج نہین ہوا

دفعہ اول نمبر ۶۲ - پرمان ۸ ہین اور نمبر ۶۳ پرمان چھہ ہین چونکہ ایک کا دوسرے کی رائے مین اختلاف ہے اس سبب سے دو نمبر مین رقم ہوئے +

۱ - پرتچھہ یعنے آنکھون سے دکہائی دے اور زبان سے ذائقہ معلوم ہو +

۲ - انمان قیاس بے خطا جیسے جہان دہوان ہوگا وہان آگ ہوگی +

۳ - اوپمان جیسے مشابہت تصویر کی یا نیل گائے کی گائے سے یا خچر کی گدہے سے

۴ - شبد - متقدمین کے قول پر اعتماد جیسے مسلمانون کو قرآن پر اور برہمنون کو بیدون پر +

۵ - الپ لبدی جیسے یقین کرنا کہ آگ مین سردی نہین ہے یعنے ایک نفی سے اثبات کرنا +

۶ - سمہد تہاپتی مثلاً کسی موٹے آدمی کو دیکھہ کے کوئی کہے کہ یہہ آدمی دن مین کہاتا نہین - چونکہ بغیر کہانے کے فربہی ہو نہین سکتی - قیاس مین آتا ہے رات کو کہاتا ہوگا چھپاکے کہاتا ہوگا +

مولف - حقیقت مین پرمان ۲ ہین ایک پرتچھہ - دوسرا انمان - اور جسقدر آمین لکھے ہین یا اور کتابون مین ہین سب انمان کے ذیل مین ہین - شبد پرمان نہین ہے کیونکہ عیسیٰ کے شبد کو مسلمان اور محمد کے شبد کو عیسائی نہین مانتے ہین اور شبد پرمان یہی ہے کہ ہند مین ایک اکبر بادشاہ ہوا تہا فقط شبد سے ثابت ہوتا ہے آنکھہ سے نہین دیکھا پس یہہ انمان کے ذیل مین ہے +

دفعہ دویم نمبر ۷۷ - رس یعنے ذائقہ ۶ ہین - ۱ - شیرین جیسے نیشکر - ۲ - ترش جیسے

نمکو - ۳ - چرپرہ جیسے مرچ - ۴ - کڑوا جیسے نیب - ۵ - شور جیسے نمک - ۶ - کسیلا جیسے انار کا چھلکا +

مولف - ہر ایک شئے کے رنگ و ذایقہ سے اوسکا مزاج معلوم ہوتا ہے اور ہماری رائے مین فقط ۴ قسم کے مزہ سے ایک قسم کا مزہ ہوتا ہے - انار کا چھلکا اور نیب ایک ہی نوع میں ہین اگر ایک نوع مین انکو نہ مانئے - آم - املی - انار - ہر قسم کے پھولون میں دوسرا مزہ ہے - مزہ کی پیدایش عنصر سے ہے عنصر فقط چار ہین +

دفعہ سیوم - بیسن نمبر ۴۶ - ۷ ہین +

۱ - اتی بیسن - آدمی کو خیال ہوتا کہ میں لاغر بیمار - کمزور - عاجز - داسان داس مورکہہ برہمنون کا داس ہون +

۲ - ستو بیسن - چوری - ڈکیتی - ٹھگی سے غیرون کی زر - زمین کو تکنا +

۳ - بسو بیسن - مکان - باغ - تالاب - قلعہ وغیرہ بنانے اور پاتے کی خواہش کرنا

۴ - اوت ساے بیسن - جورو بچون - سکھیون چیلون کی خواہش کرنا +

۵ - سیوگ بیسن - ملکون کو لینا - لونڈی - غلام بنانا اور مذہب کا ڈھکوسلہ بتانا

۶ - راج بیسن - بیگانی سلطنت کے لینے کی خواہش کرنا +

۷ - دہن بیسن - دولت اور اسباب کی تمنا کرنا +

مولف - جتنے جین مذہب کے پھیر پھیر ہوئے اس چکر مین اپنی خبر کو دو ڈرا رہے +

دفعہ چہارم - برتی جند نمبر ۵ تین ہین +

۱ - پہوت - سامع متکلم کے کلام کو دوسرے خیال سے نہ سنے +

۲ - برت مان - اپنے گناہون کے خیال مین رہے +

۳ - اگامی - آیندہ کیواسطے خیال جیسے جرہ بہرت کو پہرتی کے بچہ کے رکھنے سے ہو

دفعہ پنجم - پورکہارت - نمبر ۵۸ - ۴۳ ہین - ۱ - دھرم یعنے اچھے کام ۲ - آرت یعنی کمائی

سے کوئی کام - ۳ - کام یعنے اپنے نفس کیواسطے - ۴ - موکہش یعنے نجات کے واسطے ÷

مولف - تمام دنیا کے آدمی جتنے کام کرتے ہین ان چار قسم سے متعلق ہیں ÷

دفعہ ششم - پرکرتی نمبر ۵۹ - ۸ ہین - ۱ - زمین - ۲ - پانی - ۳ - آگ - ۴ - ہوا ۵ - خلا - ۶ - دل - ۷ - عقل - ۸ - آہنکار ÷

مولف - غرض یہہ ہے کہ انسان اور حیوان کی سرشت مین یہہ آٹھہ جزو زیادہ ہین

دفعہ ہفتم - پرگیا - نمبر ۶ - ۲ ہین - ۱ - ستہیت یعنے قایم مزاج - ۲ - ستہیر یعنے تلو مزاج ÷

مولف - آدمیون کی عقل دو قسم کی ہوا کرتی ہے ÷

دفعہ ہشتم - آداتم - نمبر ۶۸ - یہہ تین ہین ÷

۱ - رانج یعنے آہنکار اور آتما کا اتصال ÷

۲ - کرمجہہ آداتم یعنے آہنکار اور جسم کا اتصال ÷

۳ - بہراتی یعنے آہنکار اور آتما کا اتصال ان کا جدا ہونا جب تک علت دور نہو نہین ہوتا جیسے گہڑے مین سورج کا عکس نظر آویگا جب تک اوسمین پانی رہیگا جسم سے اور آتما کا اتصال تب شکست ہوتا ہے جب کرمون کا خیال دل جاتا رہے اور آتما اور آہنکار کا میل تب ٹوٹتا ہے جب گیان ہوتا ہے اور جب پرمیشر کا گیان ہوتا ہے تب کسی طرح کا بندہن نہین رہتا ہے جب تک اگیان رہتا ہے آہنکار رہتا ہے جب اگیان جاتا ہے بےحجاب پرم نظر آتا ہے

دفعہ نہم - جگتی نمبر ۶۹ - ۴ ہین - ۱ - توحید کی کتابون کا مطالعہ - ۲ - نیک آدمیون کی صحبت - ۳ - خواہشون کا دور کرنا - ۴ - پرانون کا ضبط کرنا

دفعہ ۹ - دہاتو - نمبر ۸۵ - ۷ ہیں - ۱ - رس یعنے کیلوس - ۲ - رود یعنے خون - ۳ - گوشت
۴ - چربی - ۵ - جہلی - ۶ - ہڈی - ۷ - نطفہ ◆
سولٹ - یہہ آدمیوں اور حیوانوں کے جسم کے اسباب ہیں

دفعہ ۱۱ - روپ - نمبر ۸۶ - ۷ ہیں - ۱ - سفید - ۲ - زرد - ۳ - ہرا - ۴ - سرخ - ۵ - کالا
۶ - جیٹھہ کا رنگ ◆
سولٹ - جتنے رنگ ہیں ان چھہ رنگ سے بنے ہیں ◆

دفعہ ۱۲ - سپرش - نمبر ۱۸ - ۴ ہیں - ۱ - سرد - ۲ - گرم - ۳ - نرم - ۴ - سخت ◆
سولٹ - قوت لامسہ کو اس کی تمیز ہوتا ہے ◆

دفعہ ۱۳ - سکھپتی نمبر ۸۷ - ۳ ہیں - ۱ - وہ حالت نیند کی جسمیں کچھہ تمیز نہ ہے - ۲ -
غش کی جسمیں کچھہ خبر نہ ہے - ۳ - حالت استغراق کی جس سے بےخبر ہو جاوے ◆
سولٹ - یہہ تینوں حالت موت کی حالت کے مشابہ ہیں - نیند کاہلی سے ہوتی ہے اور غش
بیماری سے اور سمادہی ریاضت سے - موت ہمیشہ سے انسان اور حیوان کو دکھہ
دیتی ہے ◆

دفعہ ۱۴ - سمبندھ - نمبر ۹۰ - ۳ ہیں اور اس تین کو شکل کرنے سے ۹ ہوتے ہیں - ۱ -
دو چیزوں کا اتفاق - ۲ - جیسے دو دل کا اتفاق - ۳ - دو جسم میں ایک ہونا - ۴ -
اور نقل کا ایک ہونا - ۵ - فعل اور فعل کی لذت - ۶ - ایک کا دوسرے کے ہمراہ قایم ہونا
۷ - دو لفظ کے ایک معنی ہونا - ۸ - صفت موصوف - ۹ - جیسے کان اور نشانہ ◆

دفعہ ۱۵ - سمرن نمبر ۱۲۶ - تین ہیں - ۱ - سمرن - ۲ - منن - ۳ - نت دہیاس ◆
۱ - سمرن سے شک دور ہوتا ہے - ۲ - منن سے اس کا بہاو دور ہوتی ہے - ۳ -
نت دہیاس سے بہت بہاو دور ہوتی ہے ◆

دفعہ ۱۶ - کال ج نمبر ۱۰ - تین ہین ۱ - بہوت یعنے ماضی ۲ - بہوشیت یعنے مستقبل ۳ - ورتمان یعنے حال +

دفعہ ۱۷ - کرن نمبر ۱۱ - تین ہین ۱ - من یعنے دل ۲ - بچن یعنے کلام ۳ - اندریان یعنے افعال اجسام +

دفعہ ۱۸ - کوش نمبر ۱۱۸ - پانچ ہین ۱ - ان مئی کوش ۲ - پران مئی کوش ۳ - منو مئی کوش ۴ - گیان مئی کوش ۵ - آنند مئی کوش +

سولت اسکی تعریف گیان ساگر مصنفہ ناظر گردہاری لعل جی مین ہے مکرر لکھنا فضول ہے

دفعہ ۱۹ - کلیش نمبر ۱۱۹ - پانچ ہین ۱ - اپنے جسم کی تکلیفات سے رنج ۲ - غیرونکی تکلیفات سے رنج ۳ - محبت کے سبب جو تکلیف ہو ۴ - حسد سے جو رنج ہو ۵ - غیرون کے واسطے آسائیش نہ پہونچانے مین جو رنج ہو *

سولت - ہر ایک آدمی جسقدر رنج اوٹہاتا ہے سب اسکا ان پانچ قسمون سے کوئی ایک قسم کا ہوتا ہے +

دفعہ ۲۰ - کلیان شریپن نمبر ۱۲۲ - دو ہین ۱ - تکلیفون سے دور ہونا ۲ - راحت سے قریب ہونا +

دفعہ ۲۱ - سنسے نمبر ۸۹ - دو ہین ۱ - پرہلا ۲ - پرمے +

۱ - پرہلا بیدون سے برہم کو ثابت کرنا چاہیئے یا گروؤن سے گیان حاصل کرنا چاہیئے یعنے علم و عمل مین کسکو فضیلت ہے +

۲ - پرمے - دنیا کو خدا نے بنایا ہے یا اوسکی قدرت بغیر بنا ہے +

دفعہ ۲۲ - شبد پرورتی نمت - نمبر ۱۰۴ - ۴ ہین ۱ - جاتی ۲ - گن ۳ - کریا ۴ - سمبندھ
ان چارون کو پیشتر سے فرض کیا نہین جاتا ہے کیونکہ وہ جان وجہ اسے منزہ ہے +

دفعہ ۲۳- گندہ - ۱۲۴- دو ہین - ۱- سوگندہ - ۲- دُرگندہ - یعنے خوشبو و بدبو +

دفعہ ۲۴- گیاتری - نمبر ۱۲۵ تین ہین - ۱- گیاتا یعنے جاننے والا - ۲- گیان یعنے علم - ۳- گی یعنے وہ شے جسکو کہ معلوم کیا +

دفعہ ۲۵- گیان نمبر ۱۲۶- تین ہین +

گیان - یعنے ایک شے کی حقیقت کو بخوبی جاننا +

دوسرا ویراگ - ترک کرنا اون چیزون کو جنکو فانی اور ناقص سمجہا +

۳- اپرتی - کسی چیز کی خواہش دل مین نرکہنا - اور ہر ایک خواہش سے دل کو دور کرنا

دفعہ ۲۶- گیان اندری نمبر ۱۲۷- ۵ ہین - ۱- قوت سامع - ۲- قوت لمس - ۳- قوت بصر - ۴- قوت ذایقہ - ۵- قوت شامہ +

مولف - انکو حواس ظاہری کہتے ہین اور انکی تعریف بہاگ بہرمی مین ہے +

دفعہ ۲۷- لنگ نمبر ۱۳۰- ۶ ہین +

۱- ادپ کرم - اول سے اول اور آخر سے آخر برہم کو جاننا اور جو سنسار نظر آتا ہے اسکو سواے اوسکے غیر نجاننا +

۲- انہیاس - اوستاد کے بتانے سے شک کا دور ہونا جیسے دس آدمی ایک دریا پار ہون - ہر ایک آدمی غیرونکو گنے اور آپ کو نہ گنے پس نو گنے گا جب غیر از ان نشان دہی دس ہونگے اور جب وہ اپنے تئین بچہانے گا دس ہون گے - منطق الطیر جو اس باب مین ہے جو اوسکو پڑہے وہ مزہ پاوے +

۳- اپورتا - ہنوز شک دور نہین ہوا اور اوستاد سے پوچہے کیا اوپنشدونکی دیکہنے سے آتا ہے گی +

۴- پہل - قبل اسکے کہ موت آوے انتہ کرن اور گیان اندری سے برہم مین لین ہوجاوی یعنے موتو قبل انت موتو +

ضمن ۵ ۵- اربتہ بادہ- بجز برہم کے جگت دل سے معدوم ہو جاوے +

ضمن ۶ ۶- اوپ پتی- مٹی اور گھڑے کو دو نجاننا- کارج اور کارن کو ایک ہی جاننا +

دفعہ ۲۸ دفعہ ۲۸- ادھیاروپ نمبر ۴ برہم مین خواہش کا شامل ہونا اور بلندی سے پستی کی طرف رجوع کرنا اور وحدت سے کثرت کو مایل ہونا اور لطافت سے کثافت پیدا ہونا اسکے لفظی معنے ہین +

مولف - ایسا خیال ہر ایک مذہب والے کا ہے لیکن ہم سمجھتے ہین کہ کوئی روز ایسی صبح نہین ہوئی تہی اور نہ کوئی روز برعکس صورت واقع ہوگی کثافت اور لطافت جو آج ہے وہی کل تہی عوام نے کثافت اور لطافت پیدا کی ہے کیا ہڈی بغیر گوشت کے اور گوشت بغیر ہڈی کے جاندار کے جسم مین رہنے سکتا ہے - اگر نہوتی رات دن کا نام دن نہوتا - جہان گل ہے خار ہے - جہان درد ہے وہان دوا ہے جو کچھہ ہے دایما مساوی ہے +

دفعہ ۲۹ دفعہ ۲۹- پرپنج نمبر ۴- ۵- ۲ ہین اور نمبر ۵۵- ۳ ہین جملہ ۵ ہین +

ضمن ۱ ۱- تمام اور کلیات یعنی آسمان کرہ بیضاوی - عناصر - اجرام فلکی - اجسام ارضی و رجوع کچھہ مثل کلیات کے ہین یہہ سب لبشٹی پرپنچ ہین +

ضمن ۲ ۲- حواس - پران - اجسام جمادات - نباتات - حیوانات - انسان +

ضمن ۳ ۳- استہول سریر - ۴- سکہشم - ۵- کارن سریر +

مولف - خلاصہ یہہ ہے کہ نمبر دو کے تین حصہ کیے ہین اور تمام کرہ بیضاوی اور اوسکے متعلقات جو شبد - سپرس - روپ - رس - گندھ سے محسوس و مفہوم و موسوم ہین سب پرپنچ کے اندر ہین بہشت و دوزخ و حبس و نجات غرض کہ کوئی شئے نہین جو اسکے اندر نہین - ان سب کا خیال دور ہو تب مرد کامل ہو +

دفعہ ۳۰ دفعہ ۳۰- ہیتہو نمبر ۱۴۵ - تین ہین - ۱- ہیتہو - ۲- سروپ - ۳- کارج +

ضمن ۱ ۱- ہیتہو کے معنے کارن - سردن - منن - نت ادھیاسن - یعنی اس سے گیان ہوتا ہے +

۲- روپ - جسم - حواس - پران وغیرہ سے اپنے تئین جدا جاننا جیسے گودا اپنے تئین چھلکے سے جدا جانتا ہے جو کچھ کہ وبھیناوی مین نظر آتا ہے یہہ سب مثل خواب کے آنیوالا عمر گذرانے والا فانی ہے یہہ گیان کا سہردیہ ہے ✣

۳- کارج - جڑ اور چیتن کی تمیز رہنا اور سب کو مساوی جاننا یہہ گیان کا کارج ہے اور ویراگ اور اُپرمتی کا کارن ہے اور ویراگ کا مطلب یہہ ہے لذات محسوسات کو ناقص جاننا اور جیسے قے کے چاٹنے سے نفرت ہوتی ہے ویسے تمام موجودات سے نفرت ہونا اور مکرر دل کا اوس طرف مائل نہ ہونا اور اُپرمتی کا مطلب یہہ ہے حواس پران چت کو روکنا - اور کل معاملات کو ترک کرنا یہہ کارج ہے - ان تینوں فعلوں کے کرنے سے برہم لوک جو سب سے اعلی مقام ہے عالم کی آنکھوں مین چہار دوسکھ تنکے کی برابر نظر آتا ہے اور کرہ وبھیناوی ایک رائی کے دانہ کے موافق - گویا پرپنچ کا خیال دل سے جاتا رہتا ہے اور اوسکو یقین ہوتا ہے کہ مین برہم ہون ✣

مولف - مین برہم ہون - ایسا دعوی بام مارگی بھی کرتے ہین جو کتے کی طرح قے کو چاٹتے ہین اور سورون کی طرح سوریون سے مجمع عام مین راس لیلا کرتے ہین شراب پیتے مین مست ہو جاتے ہین - اپنی جماعت کے سوا سب فعل کو مثل چور کے غیرون سے چھپاتے ہین اور عوام کے ... ان کی صورت بنا ... جانتے ہین اور معاشی ... خدا محسوس نہین ہے ... اپنے تئین ... بنا وسے وہ انا الحق کہے سے جو کام وغیرہ کے خیالات مین ڈوبا ہے وہ انا الحق کہنا شیطان کی اُمت مین نام لکھانا ہے شیطان وہ نہین ہے جسکا نام لوگون نے شیطان رکھا ہے شیطان وہ ہے جسکا ظاہر و باطن مختلف ہو اور جو نیک و بد سے بے تمیز ہے وہ حیوان ہے اور جو نیک و بد کی تمیز کرے نیک کام کرتا ہے اور بدی سے بچتا ہے وہ حکمت والا انسان ہے جو محسوسات کو دل سے فنا کرتا ہے وہ اصل بچ ہے انا الحق کہے یا نہ کہے ✣

دفعہ ۳- گیانی نمبر ۱۴۱ - ۵ مین اور گیانی کے معنے فضیلت ✣

۱- آتم گیانی - اسکو گیان یعنی عقل والے مانتے ہین ✣

۲- است گیانی- اسکو سن بادی قبول کرتے ہیں +

۳- اگیانی اسکو سانکھہ ویر بہاگر شاستر والے باور کرتے ہین +

۴- انیتھاگیاتی- اسکو ٹہیشک شاستر والے مانتے ہین +

۵- انربچنی گیاتی- اسکو بیدانتی مانتے ہین +

دفعہ ۳۲- نور تک ڈشٹانٹ نمبر ۱۲۹-۵ ہین +

۱- بہید بہرم نور تک ڈشٹانٹ یعنی صورت او سکا سایہ یا عکس دو نہیں ہین ایک ہے +

۲- کرتر تو بہرم نور تک ڈشٹانٹ یعنی جیسے بلور مین سرخی نظر آتی ہے وہ کچھہ نہیں +

۳- سنگی بہرم نور تک ڈشٹانٹ یعنی گہٹ اگاش اور مہا اکاش ایک ہی ہے +

۴- بکار بہرم نور تک ڈشٹانٹ یعنی رسی کو سانپ سمجھنا +

۵- ست بہرم نور تک ڈشٹانٹ- سونا اور زیور دو نہیں ہے +

دفعہ ۳۳- ڈشٹانٹ نمبر ۵-۰-۵ ہین +

۱- جیسے سیپ مین چاندی ہونے کا شبہ +

۲- جیسے رسی مین سانپ کا شبہ +

۳- جیسے مینار کو آدمی تصور کرنا +

۴- آسمان کو نیلا سمجھنا +

۵- ریگ کو پانی سمجھنا- جو جگت کو برہم سے جدا سمجھتے ہین اونکو یہ تشبیہ ہے +

دفعہ ۳۴ سنکلپ نمبر ۱- ۴ ہین +

۱- سنکلپ یعنی ارادہ- ۲- آوداس یعنی دل کو متوجہ کرنا- ۳- ابہمان یعنی نفسانیت ہے- ۴- انسدہان یعنی قبولیت یعنی ارادہ مستحکم +

دفعہ ۳۵ بیرت بندی- نمبر ۱-۳ تین ہین +

۱۔ بہوت پرت بندہی یعنے وقت خیالات معقول کے پرانی رسمون کے خیال نے دل کو روکا ✤

۲۔ برتمان پرت بندی یعنے حالت موجودہ مین کچہہ خلل واقع ہونا جو گیان کو مانع ہو

۳۔ اگامی پرت بندی یعنے وہ مرتبہ حاصل ہو کہ آیندہ گیان اور اگیان کچہہ نرہی

دفعہ ۳۶۔ پرت بندی نمبر ۵۷۔ ۳ ہین ✤

۱۔ سنسے بمعنے شک۔ ۲۔ بہاؤنا واہی خیال۔ ۳۔ بپرت بہاونا یعنے برعکس سمجہنا

ظہور ششم۔ اپ بادہ

اوپ بادہ کے معنے مین آدمی کے دل سے محسوسات کا فانی ہونا اور محسوسات کے ذیل مین ہے جو کچہہ فصل اول کے پہلے نمبر سے پانچوین فصل کے اخیر نمبر تک الکہہ ترنگنی مین رقم ہوا یا لکہنے سے رہ گیا اور کرہ بیضاوی کے اندر و باہر ہے اور شبد۔ سپرس۔ روپ۔ رس۔ گند سے متعلق ہے اور حرف۔ اسم۔ فعل۔ نظم۔ نثر سے موزون ہے اس حساب سے اوپ بادہ بہی پرپنچ کے ذیل مین ہے۔ مین کہہ نہین سکتا کہ وہ کیا ہے جسکا اوپ بادہ سے اشارہ ہے کیونکہ اکہہ اور انرچنی ہے۔ آدمی کو چاہئے کہ اپنے تئین ادہار روپ کی سمندر سے پار اُتارے اور اپ بادہ کے تخت پر بیٹہا سمجہے۔ اس سے زیادہ کلام کو گنجایش نہین ہے۔ مگر خاموشی کو رسائی ہے۔ خاموشی تب تک ناروا ہے جب تک اس مقام مین نہ پہونچے جب اس مقام پر پہونچے گویائی روا نہین ہے کہ ایک حرف کے کہنے سے جرم عشیا عاید ہوتے ہین ✤

خاتمہ کتاب

صاحبان دانش کی خدمت مین دست بستہ گذارش ہے کہ مجکو یہہ دعوی نہین ہے

کہ صاحب علم ہون - ممکن ہے کہ صحت الفاظ و معنی مین غلطی ہو - اور اپنی عقل پر
بہی ناز نہین رکہتا ہون کہ مدعا سمجہتا ہون وہی حق ہے مگر عام کا خیرخواہ ہون اور
اور بندہ بید رم کہ جو کچہہ لکہتا ہون حسن ارادت سے - اصلاح ہر ایک کے
لکہے پر دوسرے نے کی ہے مین بہی کسی کی قلم کو نہین روکتا ہون - لیکن شیطانون
اور شیطان زادون سے کہتا ہون کہ تمہارا اوستاد معلم الملایک ہے مین اوسکا
بہی دادا گرو ہون اور جسطرح فرعون کو موسی اور کنس کو کرشن ہوا تہا اے
نامون جی اور اے میرے بیٹے کے نامون جی تمہاری چوٹی پکڑ ہلاک کرنیکو مین
کرشن ثانی ہون خبردار اگر کسی نے بیہودہ گوئی کی جسطرح جیسے مسلمان نماز کو
قضا کر سانپ کا سر کچلتے ہین خدا نے تمہارے واسطے مجکو بہی حکم دیا ہے تم اسکے
ہو ثبوت ظاہر ہے کہ تم نے معقولات کو ہتیار کہا ہے مین سر ہون کہ بید و بید
سار کو ہوس کے سوال علیدہ کر دیا ہے +

۲ - اس کتاب کے عالم عامل کو یہہ ضرور نہین کہ ترک تعلقات کرے اور موجودات
کو ادہیا روپ سمجہکر اوپ بادہ کی تمنا کرے تمنا کا تیاگ اوپ بادہ ہے جورو
بچون کے تیاگ سے یہہ حاصل نہین ہوتا ہے اور معاملات دنیاداری کے چہوڑنے
سے اوپ بادہ کی منزل مین نہین پہونچتا ہے آدمی کو چاہیئے کہ حکما کی مانند عام
افعال دنیا کے الضاف سے بطور واجبی کرے اور دل سے سبکو ادہیا روپ
کی ذیل مین سمجہے بیٹا مرے یا باوا دل پر رنج نہووے +

۳ - معترض نے کہا کہ ایک آدمی باپ اور بیٹے کا نامون نہین ہو سکتا ہے
ہاں جب بیٹا نا باپ - بیٹے کی مائی ہو سکتی ہے یہہ اعتراض قایم نہین رہ سکتا ہے
او شخص واحد پر یہہ اشارہ نہین مگر ایک جنس پر - پس سالے اور نامون ایک
جنس کے ایک ہی قوم مین ہو سکتے ہین +

تحریر بتاریخ ۲۷ ستمبر
۱۸۸۰ء مقام لودیانہ

منشی کنہیا لعل الکھدھاری
منیجر مطبع نیت پرکاش سبھا

پہلے باب کی پانچوین فصل موحدون کے خیال

ظہور اوّل خدا کی صورت دیکہنے کا آئینہ +

ہر متنفس جانتا ہے کہ ہر ایک کل کے متعدد جزو ہین جیسے مٹی کے جزو ہر ذرّے خاک کے اور ہر قسم کے اجسام اور اجرام - اور پانی کے جزو ہر قطرہ آب کے اور ہوا کے جز محیط عالم کے اور متنفس جاندارون اور درختون کی جڑ ہے جو پانی اوپر چوٹی کے جاتا ہے اوسکو ہوا کہینچتی ہے اور آگ بہی ہر چیز مین موجود ہے کہ اگر ایک کانے کو دوسرے کانے سے رگڑو آگ برامد ہو اور اسمان خلا کا نام ہے یعنے پول جب تک پول نہو ہوا اوسمین داخل نہین ہوسکتی پس ہر ایک اجرام اجسام مین پول ہے - بینائی ایک کل ہے ہر ایک آنکہہ مین اوسکا جزو ہے اسیطرح سمع شمہ لمس - ذائقہ ہر ایک کا ایک کل ہے اوسکا جزو ہر ایک اجسام متحرک مین ہے - اسیطرح حافظہ اور مدرکہ وغیرہ حواس باطنی کو خیال کرو کل انکا ایک ہے جزو انکے بیشمار ہین - زیادہ طول دینے کی کچہہ ضرورت نہین جیسے ایک درخت یا ایک کل ہے بیشمار اسکے جزو ہین جیسے انواع واقسام اجزا کے ایک ایک کل ہین ویسے جملہ کل کا ایک کل ہے اور اوسکا نام روح ہے اور ثبوت ظاہر ہے کہ روح کے بغیر آنکہہ - کان - ناک سبہی ہیچ کارہ ہین اور روح سے خالی کوئی جرم یا جسم نہین ہے معترض کہے گا کہ روح فقط انسان حیوان نباتات مین ہے ہم کہتے ہین کہ جو صورت شکل سیرت رکہتا ہے ذرہ خاک ہو یا قطرہ آب روح سے خالی کوئی نہین - جن درختون کی قلم لگتی ہے اونکی ہر ایک پوری نہین جدی روح ہے اور جو گوشت کہانے والے ہین وہ حیوانون مین بہی روح نہین سمجہتے اور جو مذہب کا تعصب رکہتے ہین وے غیر مذہب والون مردم کی بہی روح کو خیال نہین کرتے اور جو اپنی عقل کو دخل نہین دیتے دوسرون کی عقل پر چلتے ہین وہ ہر متنفس کی علیحدہ روح مانتے ہین ہم اپنے قیاس سے کہتے ہین کہ جیسے ہر ذرہ خاک کا ایک عنصر خاک ہے ویسے

ہر ایک روح کا ایک مبدء روح ہے اور روح کو ہر ایک پر شرف ہے اس سے عمدہ کوئی شئے متخیل نہین ہے پس جو مبدء روح ہے وہی خدا ہے اگر یہہ نہین یا خدا نہین یا آدمی کی عقل کو اس سے زیادہ پرواز کی رسائی نہین

ظہور دویم خدا کی بنائی کوئی کتاب نہین گنج حکمت کا حصہ اوّل صفحہ ۶۳

چیتان ۔ جسنے بنایا حروف تہجی کو اوسنے بنایا لفظون کو جسنے بنایا لفظونکو اوسنے بنایا نظم ونثر کو جسنے بنایا نظم ونثر کو اوسنے بنایا آئیت اور حدیث ہر مذہب کو جسنے بنایا آیت اور حدیث کو اوسنے بنایا امر ونہی کو اب غور کرنا چاہیئے کہ ہر ولائیت بلکہ ہر دیس کی زبان اور حروف اور لفظ اور عبارت مختلف ہے موجد اسکا بندہ ہے یا خدا دیکھو خود فردوسی مصنف شاہ نامہ کا قول ہے ۔ منم کردہ ام رستم داستان ۔ دگرنہ یلے بود در سیستان ۔

ظہور سیوم جزو کل کی تعریف گنج حکمت کا حصہ ہفتم صفحہ ۸۹ +

جسطرح سے برساتی پانی مین قطرہ مینہہ کا پڑنے سے بلبلہ پیدا ہوتا ہے اور وہ حرکت بہی کرتا ہے اور بعد تہوڑے عرصہ کے ٹوٹ جاتا ہے اسیطرح سے جملہ موجودات کا مادہ پیدائش ہے جس مادہ سے وہ آبلہ پیدا ہوا اوسی مادہ سے تمام عالم پیدا ہوتا ہے اور جہان سے وہ مادہ آیا وہین سے ہر کوئی آتا ہے اور جسطرح کہ وہ حرکت کرتا ہے اوسی طرحسے ہر ایک حرکت کرتا ہے اور بعد ٹوٹنے کے جہان وہ جاتا ہے وہین ہر کوئی جاتا ہے اسی پانی سے وہ پیدا ہوتا ہے اور اسی پانی مین وہ ملجاتا ہے نہ کہین سے آتا ہے اور نہ کہین جاتا ہے عناصر کے استحال سے وہ صورت بنتی اور بگڑتی ہے ۔ کیا اندہے ہین وے جو ہاتہہ کے کنگن کو دیکہہ نہین سکتے اور اوسکے دیکہنے کو آرسی کی تلاش کرتے ہین +

ظہور چہارم محسوس و غیر محسوس دو نہین گنج حکمت کا حصہ پنجم صفحہ ۱۱۳

محسوس کے واحد اور تثنیہ اور جمع اور جمع الجمع بلکہ تمام صیغہ تصریف کے صورت اور حروف اور معنی اور مدعا مین اختلاف ہے اور جسطرحسے ہر ایک لفظ کے مقابل بضد اوسکے ایک لفظ اور ہے جیسے آب کے ضد مین آتش اور خاک کے ضد مین باد اور نیکی کی ضد مین بدی اور رحمان کے ضد مین شیطان ویسے محسوس کے ضد مین کوئی لفظ نہین ہے - معترض اعتراض کریگا کہ غیر محسوس بضد محسوس کے ہے بجواب اوس کے کہتا ہون کہ غیر کا لفظ اضافی ہے حقیقت کو سوچو تب معلوم ہوگا کہ محسوس کثرت ہے اور بضد اوس کے جو متخیل ہو وہ وحدت ہے - کثرت مین کمی اور بیشی اور خوردی اور بزرگی اور دوستی و دشمنی اور ہوشیاری و نادانی اور فضیلت اور جہالت مین گوناگون اختلاف ہے بضد اوسکے جو کچھہ ہے وہان ایک ہے نہ رنگ اور نہ بو ہے - گلستان مین جاکے ہر اک گل کو دیکھا - نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے ÷

وجود کی شکلین مختلف ہین عدم کی صورت عدم ہے اور یہہ کہنے نہین سکتا کہ ان دونوین کون متقدم اور کون موخر ہے مگر یہہ کہہ سکتا ہون کہ سایہ کے ہمراہ دہوپ ہے اور دہوپ کے ہمراہ سایہ ہے اگر نہوتا ایک نہوتا دوسرا اور نہ رہیگا دوسرا تو نہ رہیگا پہلا - اور یہین مشترک نہین بلکہ دنیا خود مشترک ہے کہ بغیر دو چار کے دنیا نہین ہے - اگر بہشت - دوزخ مین دو چار قسم کی چیزین ہون تو وہ بھی دنیا مین شامل ہین جہان کچھہ نہو وہ دنیا سے باہر ہے +

ظہور پنجم موجودات کی کیفیت

ہم خیال کرتے ہین کہ جیسے ایک تخم سے بیج و شاخ و برگ و پہول و پہل پیدا

ہوتے ہیں اور ہر ایک شے مذکورہ بصورت و سیرت علیحدہ ہوتی
ہے ویسے ایک شے سے وجود و عدم و حدوث و قدم و فنا و بقا و نیکی
و بدی کا تعلق ہے۔ ظلمت و نور بظاہر دو ہیں حقیقت میں دو نہیں ہیں
۔ معترض کہے کہ اجتماع ضدین محال ہے۔ جواباً کہتا ہوں کہ ہر جسم میں
اربعہ عناصر جو ایک دیگر کے خلاف ہیں موجود ہیں بس جسکو محال کہتے
ہو وہ امکان ہے۔ فنا بظاہر شے کو ہے کہ جو پانی آدمی یا جانور
یا نباتات پیتا ہے وہ فنا ہوتا ہے لیکن وہ حسب آئین استحالہ پھر پانی
بن جاتا ہے۔ جیسے سمندر و نمناک زمین سے بخارین پانی بنتا ہے
اور پہاڑوں و دریاؤں سے پانی رواں ہو سمندر میں جاتا ہے یہہ
دور تسلسل ابتدا اور انتہا نہیں رکھتا ہے۔ ہم کہنے نہیں سکتے ہیں
کہ علت و اسباب موجودات واحد ہے یا متعدد ہیں یا جیسے متعدد
عضو و جسم و جان ملکے ایک انسان یا حیوان موسوم ہوتا ہے۔ مگر
بیشک کہتے ہیں کہ ہر شے کو اپنی اصل سے وصل ہوتا ہے۔ پانی کہیں سے
جدا ہو آخر پانی سے جا ملتا ہے جب اس دعوی پر یقین ہو پانی موت
سے ازاد ہے۔ پانی سے پیشاب یا خون وغیرہ بیشمار چیز بنتی ہیں گویا
پانی ہزاروں قالب تبدیل کرتا ہے آخر پانی ہی ہوتا ہے۔ یہی صورت
اور حالت آگ و ہوا و خاک و روح و خون و استخوان و بصر و سمع و شمہ
و لمس و نطفہ وغیرہ کی ہے کہ کل ہر شے کا ایک ہے جو بصر ہر ایک آنکھ
انسان اور حیوان میں بوقت پیدا ہونے کے آتی ہے جب وہ زائل
ہوتی ہے اپنے اصل سے ملتی ہے۔ اس خیال سے تناسخ یعنی استحالہ
ہر شے کو ہے کہ ہمیشہ تغیر حالت کی ہوتی ہے مگر جیسے عوام نے سمجھا ہے
کہ فلانا مر کے دوسرے قالب میں گیا یہہ غلط فہمی ہے کہ جو روح ایک جسم
انسانی یا حیوانی یا نباتی وغیرہ سے جدا ہوتی ہے وہ اپنی اصل سے ملتی
ہے جیسے مٹ اکاش جدا اکاش سے ملتا ہے جب دوسرا سبو
بنتا ہے مہا اکاش سے اوسمیں اکاش آتا ہے وہ اکاش جو شکستہ

سبوچہ سے جدا متصور تہا دوسرے سبوچہ مین نہین جاتا ہے۔ سبوچہ کو موت ہے کہ ہمیشہ سبوچے ٹوٹتے ہین اور سبوچہ کو موت نہین ہے کہ سبوچے ہمیشہ رہین گے یعنی سبوچے کا کل نہین مریگا اور جو سبوچہ شکست ہوگا وہ اپنے کل سے ملیگا۔ جیسے اجتماع سے استخوان وگوشت وعصب ولنس وچربی وجہلی وچرم وبال وناخن ودانت وقوت بصر وسمع وشہوت وغضب ہم ایک آدمی ہین ویسے اجتماع سے عناصر وروح وہر قسم کی قوت وغیرہ جنکو مفردات کہتے ہین ایک غیر موسوم مفہوم ہے۔ جو جزو ہم مین ہین اوسہی کل کے۔ ہم کو موت ہے پس باین اعتبار فنا سے وہ بری نہین اور کل کو فنا نہین ہے اور ہمکو وصل اوسہی کل سے ہے باین خیال ہمکو فنا نہین ہے۔ جو خیال کرتے ہین کہ روح ہر متنفس کی جدا ہے اور انسان کی روح یعنی نفس ناطقہ کو فنا نہین ہے نیک افعال کی روح بہشت مین بد کی روح دوزخ مین جاویگی یا حسب آئین تناسخ قالب بدلتی رہیگی یہہ قیاس مین نہین آتا ہے۔ روح کو جب فنا نہین ہے پس خدا کی برابر ہے۔ روح فقط قالب انسانی مین نہین ہے جملہ موجودات کے ہر ذرہ مین ہے۔ اگر گلاب کی ہر قلم مین جدا روح نہوتی اوسکی قلم سبز نہوتی۔ اگر روح فانی نہین ہے نباتات وحیوانات کی ارواح کو فنا سے بری سمجھنا چاہیئے۔ جب اپنی ارواح کو جاودان سمجھین دنیا کی طوالت سے بہشت ودوزخ کو ہزار ہا مرتبہ زیادہ وسیع سمجھنا چاہیئے اور وہان انتظام مثل دنیا کے کرنا چاہیئے۔ یہہ طول عمل ہے۔ ہمارے خیال مذکورہ سے روح فنا سے مبرہ ہے مگر اس شرط سے کہ اپنی اصل سے ملجاتی ہے مرتی نہین ہے جسم سے جدا ہوتی ہے اور روح فانی ہے کہ یہہ مثل جسمانی اشیا کے کوئی شئی مجسم نہین ہے اجتماع سے چند اشیا کے ایک قوت ہے۔ عذاب وثواب ونیکی وبدی ہماری بنائی ہین ان کا تعلق حیات سے ہے قانون قدرت مین انکا کچھہ اثر نہین ہے ؞

حرکت طبعی جیسے مقناطیس آہن کو پکڑتا ہے۔ ارادی جیسے متعصب

دوسرے مذہب والے سے کرتا ہے۔ صنعی جیسے ڈہول سے اواز برآمد
ہوتی ہے غور کرنے سے ہر قسم کی حرکت طبعی ہے۔ ناطق کی نطق اوسکی
طبعیت وخلقت مین ہے کہ حیوان نطق کو توانا نہین ہوا۔ ڈہول مین
جب عناصر جمع ہوتے ہین تب وہ بولتا ہے پس حرکت کی علت طبعیت
ہے۔ ڈہول مین جو خلا ہوتا ہے اوسمین ہوا رہتی ہے تب وہ بجتا ہے
جب ڈہول ٹوٹجاتا ہے یا چرم پہٹ جاتا ہے وہ اپنی حرکت سے باز رہتا
ہے۔ ڈہول مین جو ہوا ہوتی اور خلا ہوتا ہے وہ کہان سے آتا ہے جب
وہ مرتب ہوتا ہے۔ اور خراب ہونے سے وے کہان جاتے ہین۔ لاچار
کہنا ہوگا کہ خلاسے خلا آتا ہے اور ہوا سے ہوا آتی ہے خرابی سے ہر ایک
اپنی اصل سے ملتی ہے یہی صورت کل کی ہے پیدا ہونا چند اشیا کا جمع
ہونا ہے اور مرنا اونکا پریشان ہونا ہے اور حرکت اونکی طبعی یا خلقی
ہے یا تعلیمی پیدا ہونے سے پہلے کچھہ نہ تہا اور مرنے سے کچھہ نہین رہتا
ہے جہان سے جدا ہوتا ہے اوسہی مین جا ملتا ہے پس سزا اور جزا بعد
مرگ قریب قیاس نہین ہے بلکہ قانون قدرت سے دور ہے۔ سہراوگی
آئین سے جان دار کا بیجان کرنا سخت گناہ ہے اور قاتل کے واسطے جہنم
ہے۔ برہمنون کی آئین سے دیوتون کے واسطے قربانی انسان وگاو
واسپ وغیرہ بہشت کی سڑک ہے۔ اور محمد کی آئین سے علاوہ حیوانات
کے مخالفان مذہب کا قتل خدا کی خورسندی ہے۔ درندے سب
چرندون کو کہاتے ہین اونکی خلقت مین کہانا حیوانات کا قدرتی آئین
سے ہے۔ ہنود مادری و پدری اولاد مین عقد کرنا گناہ جانتے ہین
محمدی وعیسائی چچا کی بیٹی کو بہی جورو بناتے ہین اور جملہ حیوانات مان
وبہن وبیٹی کو عقد کرتے ہین۔ تعصب مذہب جب کسی مذہب کا مردم
کرتا ہے ہر ایک مذہب کے اوسکو گنہگار کہتے ہین مگر تعصب مذہب سے
ہر مذہب کے مردم دوسرے مذہب والونکو ستاتے ہین۔ بیگانی چیز
کا چورانا وچہیننا وٹہگنا حکما گنہ بتاتے ہین سلاطین اور ٹہگ وچور وڈکیت

در ہزاران ہر مذہب کے مردم نظر آتے ہین اور حیوان ہمیشہ بیگانہ کہیت کہاتی
ہین اور ہر ایک اپنے فعل کو اچہا جانتا ہے جیسے لوط کے اُمتی اغلام کرنے
اور کرانے کو ہیچ اکبر نہ سمجہتے ہین - حق یہہ ہے کہ عاقبت کی خبر کسی کو نہین ہوئی
ہر ایک زبردست یا مکار نے اپنی مصلحت کے مناسب ایک آئین
بنائی - سزا اور جزا انسانون کو اسہی دنیا مین ہے اور اسہی جنم
مین مرنے کے بعد کچہہ نہین اگر کچہہ ہو کسی کو خبر نہین - کسی نے خدا
کو نہین دیکہا اور اوسکی قدرت کو نہ بہشت و دوزخ و تناسخ کو - احمق
ہین یا ٹہگ ہین جو خدا کی قدرت کا بیان کرتے ہین یا اوسکی خوشی و ناخوشی
کی بات بتاتے ہین +

ظہور ششم خداوند عالم کی کیفیت

نمبر ۱ - سوال خدا کا مکان کتنی دور ہے جواب - او نہ نزدیک است و نہ دور العزیز +
غیر تو چیزے نباشد کن تمیز + دیدہ و گوش را فروش اینجا + بادہ معرفت بنوش
اینجا + تا کہ از دیدہ عین دیدہ شوی + فارغ از گفتہ از شنیدہ شوی +

شرح ایضاً

نمبر ۲ - سوال خدا سے لوگ کیون محبت کرتے ہین اور اوسکی بندگی سے کیا
حاصل ہوتا ہے جواب بہت اسواسطے محبت کرتے ہین کہ ہمین دوزخ مین نہ بہیجے
بہت اسواسطے بندگی کرتے ہین کہ دولت دیوے و تندرستی رکہے اولاد دے کسی سے
ہماری لڑائی ہو تو مدد دیگا عیاش لوگ چاہتے ہین کہ خدا بہت خوبصورت ہوگا اوس سے
وصل حاصل کرینگے اور چند شخص پاک محبت کرتے ہین جانتے ہین کہ ہمارا مالک ہی اور اوسکی
پرستش کرنی ہمپر فرض ہے لیکن وہ لوگ کسی طور کے عیوض کی امید نہین رکہتے اور
عارف اسطرح سے محبت کرتے ہین آپسمین آنکہہ مچولی کہیلا کرتے ہین ایک چور بنتا ہی
اوسکی آنکہہ بند کرکے بہت سے لڑکے وہین مارتے ہین جو وہ کسی لڑکے کو پکڑ لیتا ہے
آپ وہین مارنے لگتا ہے اور جسکو پکڑ لیا وہ چور بنجاتا ہے اسیطور سے جو خدا کو نہین جانتے
ہر وقت ڈرتے رہتے ہین اور جو خدا کو پہچان لیتا ہے وہ دین و دنیا مین بیخوف ہو جاتا ہے

ظہور ہفتم قول بابو گہنومل صاحب ہیڈ کلارک جدید پارسل آفس الہ آباد

مجھے عقل کل نے منجانب اللہ فرمایا - تا خود نکنی بہ معرفت شیرین کام - حاصل نشود
کام تو از نقل کلام + حلوا حلوا اگر بگوئی صد سال - از گفتن حلوا نشود شیرین کام
- ای بیخبر از معاینۂ خود ہیچ کتاب - در جلد تو آیات الٰہی بہ حجاب + یعنے ز تو
حق پدید و تو از آمیزشش - آگاہ نہ چو شیشہ از بوئی گلاب +
بعد تسلیمات کے چند سوال کئے اونکا جواب ملا +

نمبر ۱ - سوال - مجھے کیا کرنا چاہئے - ج - باید اول شاہ خود شناختن - بعد
ازان با بندگی پرداختن + پیروی انبیا اینست و بس - مومنی اینست و دین
اینست و بس +

نمبر ۲ - سوال - آپ سوائے بنیون کے دوسرے کے پاس نہین جاتے
مجھ غریب کے پاس کسطرح تشریف لائے - جواب - انسان ہر یک محمد و موسیٰ است
فرعون و ابو جہل از و بیخبر ست + کور ی و کری ہمہ از بیخبر یست - عارف گوید ہمہ
صاحب نظر ست + گر خدا خواہی خدا جوئی بکن - ورنمی جوئی مخوان لفظ
کہن + جو خدا کی راہ بتاوے وہی پیغمبر ہے جو شرک و تعصب مین پہنساوے
وہی مشرک ہے - تیرا دل میرا گھر ہے - من نمیگویم انا الحق یار میگوید بگو +

نمبر ۳ - سوال - جیو آتما اور پرم آتما دو ہین یا ایک - جواب - روح در مرآت
قالب خود ظہور وجہ اوست - این سخن لشناس کان ہم اول و ہم آخر ست -
نسبت زیور اگر طلا نبود - حیف تا جنس آشنا نہ بود +

نمبر ۴ - س - عابد و معبود مین کیا فرق ہے - جواب - صبحہا کردم درین اندیشہ سخت
تخم اول بود یا اول درخت + گر بگوئی تخم میبا شد اگر - جز درخت تخم کے باشد مگر
گر بمکن گوئی درخت اول بود - غیر تخم آخر درخت کے بود + این مثال عالم و ذات
خدا ست - لازم و ملزوم گر باشد روا ست - پس چنین معلوم شد از فرقہا +
پوے در توحید از قیدش برآ + و بگو در خود چو بدیدیم ندیدیم جز او - چون
پوست کہ غیر مغز خود نیست درد + عجب من شمس تبریزم کہ عاشق گشتہ ام

برخود - چو خود را خود نظر کردم ندیدم جز خدا در خود + یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سال طاعت باریا + ہر کہ خواہد ہم نشینی باخدا + گو نشیند با حضور
اولیا + در چہل چلہ آنچہ تو یابی + یک نظر خاص ہویدا یابی + او در نشان
پس بے نشان او بے نشان تو ہم نشان + پس برتر از وہم و گمان در ما
نشانِ بے نشان + ہم اول و آخر خود او ہم ظاہر و باطن خود او + مذکور ہم
ذاکر خود او بنگر چو چیز درمیان + ہم موج ہم دریا خود او کثرت نما یکتا خود او - ہم
بندہ ہم مولی خود او باغ و گل وہم باغبان + در قید اطلاقِ خود او ہم بادہ و ساقی
او + فانی نما باقی خود او ہم جسم و جان جانان جان +
نمبر ۵ - آپکے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے ایک دوسرا نہین ہے - ج - نمبر ۵
شک کیا ہے - مائی و منی ماچو از کار او فتاد - این ہستی ما بگوش خار او فتاد
مارا ہمہ خود ساخت زما ہیچ نماند - مانند سنگ کہ در نمکسار او فتاد +
نمبر ۶ - س - صرف خدا کا نام سنا ہے + اور کہتے ہین کہ وہ سب سے بڑا ہے
اور سب سے زیادہ مرتبہ والا ہے - لیکن یہہ خبر نہین کہ وہ کیا شے ہے اور کیسا ہے
آپ کچہہ فرماوین - جواب - چنان و چنین بود ہم ہست و لیس - بود این نشان
بود ہم ہست و لیس + چہ باشد نہ تو از تو تحقیق کن - ہمہ جسم و جان بود ہم ہست و لیس
- ببین خود را در اندر خودت اے ولی + ہمہ این و آن بود ہم ہست و لیس + نہ از
شرقی نہ از غربی نہ از کانی نہ از طبعی - نہ از ہندی نہ از سندی نہ از رومی نہ از چینی
نہ از ملک عراقی و نہ از طرف خراسانی + نہ از خاکی نہ از بادی نہ از آبی نہ از آتش
- نہ از آدم نہ از حوا نہ از فردوس ارمانی + مکانت لامکان باشد نشانت بے نشان
باشد + نہ تن باشد نہ جان باشد کہ تو خود جان جانانی + ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر
ہو الباطن + بجز یا ہو و یا من ہو دگر چیزے چہ میخوانی + دوئی از خود بدر کردی چو خود
در خود نظر کردی + یکے بینی یکے گوئی یکے خوانی یکے دانی +
نمبر ۷ - س - سنا ہے کہ پیغمبرون کو معراج ہوئی اسکا کیا حال ہے - جواب - نمبر ۷
بیوقوفون کے بہکانے کو یہہ ایک قصہ ہے - حقیقت یہہ ہے کہ اونہون نے اپنے دل
کی سیر کی - جو جنس گہر مین موجود ہو کوئی باہر خریدنے نہین جاتا - دل خدا کا

گھر ہے اسمین کروڑون فرشتے موجود ہین بس اسکے سفر کے لئے ایک لمحہ
بہت ہے ✝

نمبر ۸ - س - آپ فرماتے ہین کہ مذہب سب آدمی کے بنائے ہین اور قرآن
مین جہاد کا حکم ہے اور محمد صاحب نے جہاد کیا اسکی کیا حقیقت ہے - جواب -
بیشک خدا نے کوئی مذہب نہین بنایا سب آدمی کے بنائے ہین - جو کسی کا
کہنا یعنے حکم نہین مانتا ہے وہ اوسکی جان کا خواہان ہوتا ہے - مذہب کے
نام سے سب جان دینے کو موجود ہوتے ہین اپنا کام روپیہ سے نہین نکلتا
دیکھو غدر مین کسی شخص نے یہہ افواہ کی تھی کہ کارتوس مین گاے اور سور کی چربی
ہے اوسکے باعث سے لکھہا آدمیون کی جان گئی - اسی طور سے جبن ملک
سے محمد صاحب لڑنے چاہتے تھے - خدا کا نام لیکر آدمی کو لڑاتے تھے اور وہ
جاہل لوگ جان اپنی دیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ مرنے سے [illegible] خدا
کبھی جہاد کا حکم نہین دیتا ہے جو فتحیاب ہوا وہ مالدار ہوا جو مارا گیا بہشت کی نعمتون
کا متوقع ہوا ✝

نمبر ۹ - سوال - جب ہنود مین کوئی لڑکا پیدا ہوتا ہے یا کوئی آدمی مرتا ہے جسکے
گھر مین مرے یا پیدا ہوئے - چند روز کے واسطے ناپاک ہوجاتے ہین اور پاک
جب ہوتے ہین تب کسیقدر برہمن کہلاوین - تعجب ہے کہ جو لوگ ناپاک کے گھر کا
مال کہاتے ہین وہ ناپاک کیونکر نہین ہوتے اور جسکے گھر کا مال کہاتے ہین وہ کیونکر
پاک ہوتا ہے - ج - نہ کوئی ناپاک ہوتا ہے اور نہ کہلانے سے پاک ہوتا ہے
اوستادون نے مال مارنے کو اور اپنا موتھہ میٹھا کرنے کو بیوقوفون کو سمجھا رکھا ہے
کہ جس جگہہ پیدا ہو یا مرے وہ جگہہ جب برہمن بیٹھہ کر نہ کھاوین پاک نہوگی اور
گھر والے بھی پاک نہونگے - دیکھو جب کسی برہمن کے گھر لڑکا پیدا ہوتا ہے یا مرتا ہے
وہ سواے اپنے رشتہ دارون کے اور کسی دوسرے کو نہین کھلاتے - یہہ
سمجھو کہ ناپاک کے گھر کا مال ناپاک کھاکر کسطور پر وہ پاک ہو سکتا ہے ✝

نمبر ۱۲ - سوال - خدا کو بیچون و چرا کہتے ہین پھر بڑی بڑی کتابین خدا نے کسطرح
لکھین - جواب - اے بھائی کسی گندھی سے عطر خریدو - اگرچہ سڑا ہوا تیل ہو

وہ یہہ بیان کرتا ہے کہ یہہ عطر دکہن سے لایا ہون - لکھنو کا بنا ہوا ہے - لاہور مین خرید ا تہا کوئی کاریگر کسی چیز کو بنا کر بیش قیمت اوسکو بغیر دہوکہہ بیچ نہین سکتا بیان کرتا ہے کہ جناب یہہ خاص لنڈن کی بنی ہوئی ہے اور ملکہ نے اپنے واسطے بنوائی تہی - اسیطور سے کتابین تیار ہوئین جیسا کہ مین تم سے کلام کر رہا ہون نامزد خدا کی طرف سے ہوئین تا کہ لوگ اوسکا یقین کرین اور یارون کو حلوا - مانڈہ اچہی طرح سے ملے ✣

نمبر ۱۳ - س - بعد مرنے کے روح کو اس جہان کا حال جو کچھہ کہ اس وجود پر گذرتا ہے کچھہ یاد رہیگا - ج - انواع رنگ صورت گر بینی اندرون - آئینہ ہر چہ دید فراموش میکند ✣ نمبر ۱۳

نمبر ۱۴ - س - پرستش کیا چیز ہے - ج - عبادت چیست ترک عادت ای دوست ✣ بیاد دوستی گم شو ہمہ اوست ✣ نمبر ۱۴

نمبر ۱۵ - س - کسکی عبادت کرین - ج - ہمسایہ و ہمنشین و ہمرہ ہمہ اوست در دلق گدا و در اطلس شاہ ہمہ اوست ✣ در انجمن و فرق نہان خانہ جمع - باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست ✣ نمبر ۱۵

نمبر ۱۶ - س - خدا کو کہتے ہین کہ ظاہر بھی ہی اور باطن بھی ہے - ملا ہے اور الگ بھی ہے - ایک جگہہ دو ضد کا جمع ہونا غیر ممکن ہے - خدا کو کسی نے دیکہا بھی ہی یا گپ ہے جواب - در صورت تن عیان بود او ✣ در معائنہ جان نہان بود او ✣ تن ز جان و جان ز تن مستور نیست ✣ لیک جان را دیدن او دستور نیست ✣ تن ز جان جنبد نمی بینی تو جان - لیکن از جنبیدن تن جان بدان ✣ نمبر ۱۶

۱۷ - س - آپکے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو کسی نے نہین دیکہا پھر کسطور سے جانئے کہ خدا ہے - ج - جیسے جان دکھائی نہین دیتی ہے ویسے خدا بھی نظر نہین آتا ہے لیکن بدن کی حرکت کرنے سے معلوم ہوتی ہے کہ بدن مین جان ہے اگر جان نہو تو بدن حرکت نکرے - اسیطور سے اگرچہ خدا ظاہر آنکھون سے دکھائی نہین دیتا لیکن اوسکے انتظام جہان سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی اس انتظام کا کرنیوالا ہے وقت پر جاڑا ہوتا ہے - وقت پر گرمی ہوتی ہے - وقت پر مینہہ برستا ہے نمبر ۱۷

وقت معینہ پر آفتاب نکلتا ہے اور غروب ہوتا ہے - تمام ستارے گردش کرتے ہین علی ہذا القیاس ✣

۱۸ - س - خدا کو جہان کے پیدا کرنے سے کیا فایدہ ہوا - ج - تم جو دیوالی کو ہزارون چراغ جلاتے ہو اس سے کیا فایدہ ہوتا ہے - جیسے تم تماشا دیکہنے کے واسطے بہت سی روشنی کرتے ہو - کھانڈ کے کہلونے بناتے ہو اور کھاجاتے ہو - صرف دل کے خوش کرنے کے واسطے یہہ عمل کرتے ہین خدا نے بھی تماشہ دیکہنے کے واسطے جہان کو پیدا کیا ایک چراغ سے ہزار چراغ کی روشنی اچھی معلوم ہوتی ہے ✣

۱۹ - س - بعض کہتے ہین کہ نیکی خدا کی طرف سے ہے اور بدی شیطان کی طرف سے ہے - کیا یہہ راست ہے - کیا اس جہان کے دو بادشاہ ہین خدا و شیطان - ج - نای ما ہمہ او و ما ہمہ نے - نے چگوید اگر نگوید وے - بانسری بجانے والے کی مرضی ہے چاہے جیسے راگ گاوے - بدی و نیکی دونون خدا کی طرف سے ہین - شیطان کوئی شے نہین - لوگون نے اپنے بچاؤ کے واسطے اوسکو بدنام کر رکھا ہے ✣

۲۰ - س - سُنا ہے کہ جو لوگ بہشت مین جاوینگے ہر ایک کو ستر حورین ملینگی - کیا وہان بھی عشق کا بازار گرم ہوگا - کیا خدا مانند بھڑ ون کے دیکھکر خوش ہوگا لیکن افسوس ہے کہ یہہ نہین لکھا کہ جو عورت بہشت مین جائینگی اونکو کسقدر دیو ملینگے - جواب - بادۂ گلگون اگر نوشی شریعت را سلام - مہو شے گر در برت آید طریقت را دعا ✣ نہ کوئی حور ملیگی نہ کوئی دیو ملیگا - لڑکون کے پہوسلانے کے واسطے لالچ دوزخ اور بہشت دیا ہے جیسے کسی لڑکے کو بخار ہووے اور اوسکو کڑوی دوا پلانی منظور ہو یہہ کہتے ہین کہ بعد پینے کے تمکو شیرینی دوینگے - بخار مین لڈوکون دیتا ہے ✣

۲۱ - سوال - ہندو لوگ سرادہ کرتے ہین مسلمان فاتحہ دلواتے ہین انگریز لوگ اپنے مردون کے نام کچھ پادری صاحب کو دیتے ہین یہہ بات میری سمجھہ مین ابتک نہین آئی کہ مردون کو زندہ کا کھایا ہوا کسطور پر پہونچتا ہے - ج - بہت سہل بات ہے - تم اپنے گھر مین کسیکو کھلاؤ - اور تم اوس روز نہ کہاؤ - اگر تمہارا

پیٹ بہر جاوے خواہش بہوکہہ کی نہو جانا چاہیئے کہ ضرور سچ ہے مُردون کو بہی پہونچتا ہوگا اگر تمکو یہہ کہہ لگے تمہارا شکم پُر نہو تو جانو کہ یہہ بالکل فریب ہے کیونکہ تم اسقدر نزدیک بیٹہے ہوئے پہونچتا تو جو مُردے بے ٹہکانے ہین یعنے جنکی ستگت کسیکو نہین معلوم کہ اونہون نے بعد مرنے چٹہہ نہین لکہی کہ فلانی جگہہ ہین تو اونکو کسطور پر پہونچیگا ❊

نمبر ۲۲ ۲۲ - س - عیسائی لوگ عیسے کو خدا کا بیٹا مشہور کرتے ہین کیا خدا بہی آدمی کی طرح سے صحبت بازی کرتا ہے - ج - عیسائی کہتے ہین لیکن ... فرق ہے وہ جسوقت نماز پڑہتے ہین اور دعا مانگتے ہین سب کہتے ہین کہ اے باپ جو آسمان مین ہے ہمین فلانی چیز دے - جب یہ یقین ہے سب عیسائی اوسکو اپنا باپ کہتے ہین اگر عیسے کو فرزند بیان کیا تعجب ہے خدا بزرگ برتر ہے وہ لوگ لفظ باپ کا بطور تعظیم کے کہتے ہین ❊

نمبر ۲۳ ۲۳ - س - کرشن چند و رام چند کو ہندو اوتار بیان کرتے ہین لیکن اونکو اور آدمیون کی موافق لڑائی کرنا پڑا - یہہ طاقت نہ تہی کہ اپنے دشمن کو گہر بیٹہے مار دیتے - ج - اوتار کے معنے ہین اوترا ہوا - لوگ خیال کرتے ہین کہ وہ آسمان سے اوترے تہے - تم بہی اپنے مان کے پیٹ سے اوترے ہو جیسا تم لڑتے ہو ویسا وہ بہی لڑتے تہے - خدا کا کام نہین ہے کسی سے لڑنا - کیونکہ وہ سرب شکتمان ہے اپنے حکم سے سب کام کرسکتا ہے - جس شخص کو ہاتہی کو مار ڈالنے کی طاقت ہے - نادانی ہے جو ایک چیونٹی کے مارنے سے اوسکی بہادری ظاہر کرین وہ لایق تعریف کے نہین ہے خدا جو چاہے سو کرے - کیا ایک آدمی کو مار ڈالنے سے اوسکی بہادری ظاہر ہوتی ہے ❊

نمبر ۲۴ ۲۴ - سوال - خدا سے محبت کرنے کو کچہہ ذات کی و پیشہ کی - عہدہ کی خصوصیت ہے یا نہین - ج - ہر کہ غایب بذات شد ذات ہست - کہ نہ آنجا نفی نہ اثبات ہست ❊ ذات پانت پوچہے نہین کوئی - کورتی پہن تلنگا ہوئے - جو خدا سے محبت کرے وہی خدا کا عزیز ہے کوئی ذات ہو ❊

نمبر ۲۵ ۲۵ - سوال - خدا نے جو اس دنیا کو بنایا مصالح کہان سے لایا اور جب قیامت

ہوگی تب اوسکو کون سی جگہہ رکہیگا - ج - خداکو مصالحہ کی ضرورت نہ تہی - مکڑی کو دیکہو جسوقت وہ جالا پورتی ہے کچہہ اوسکو مصالحہ کی ضرورت نہین ہوتی اپنے پیٹ سے نکالتی ہے - خداکو کوئی جگہہ جہان کے رہنے کو تلاش کرنی نہین پڑیگی جیسے مکڑی اپنے جالے کو آپ سہا لیتی ہے +

نمبر ۲۶ ۲۶ - س - سنتے ہین کہ خدا سے محبت کرکے انسان بہی خدا ہو جاتا ہے - ج سچ ہے کچھہ جائے تعجب نہین ہے - ایک جانور بہرنگی ہے دوسرے جانور کو شامل اپنے بنالیتا ہے اور اوس جانور کو ہر کوئی جانتا ہے +

نمبر ۲۷ - سوال - کونسا مذہب اختیار کرون - جواب - گر وصال یار خواہی خاص و عام - با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام + اور ہمکو کچہہ مذہب کی درکار نہین ہے + ہر کس کہ بود زجان گریزان - با جسم رسد چہ نسبت آن +

ظہور ہشتم

دفعہ ۱ نمبر ۱ - توحید - موحد کا دل غایب اور حاضر اور متکلم کو ضمیر اور ماضی اور مستقبل اور حال کو مصدر اور بہشت اور دوزخ اور اعراف کو وہم اور وجود اور عدم کو اسم فرضی اور مکروہ اور مرغوب مساوی - اور اعداد متعدد کو عدد اور اشکال مختلف کو شکل اور عبد اور معبود کو جزو تعریف اور ہندو - مسلمان وغیرہ کو بازیچہ اطفال اور ہر طرح کی تفریق اور تقسیم وغیرہ کو کار بیکاران اور رحمان و شیطان کو وزن شاعران سمجھتا ہے - مشرک ہے جو ایک کو دو سمجھتا ہے کہ عورت اور مرد دو نہین ہین اور دہوپ اور آفتاب جدا نہین ہے اور جسم اور سایہ ایک ہی ہے - البتہ علم اور جہل دو ہین - عالم آرام مین ہین اور جاہل عذاب مین - اور عالم مرد ہین اور جاہل عورت - اور عالم دن ہین اور جاہل رات اور عالم خدا ہین اور جاہل جدا - نامہ نگار نے دونون نقطون کو دور کیا پس حدا ہے جسکے کچہہ معنی نہین کہ نہ اسکو حیات ہے اور نہ موت +

نمبر ۲ - توکل از صفحہ ۸۲ دفتر چہارم مثنوی مولوی روم +

کسی بادشاہ نے اپنے وزیر کے سر کاٹنے کا قصد کیا - ایک مصاحب نے دلیری
کرکے بادشاہ کے آتش غضب کو آب نصیحت سے سرد کیا - وزیر اوس مصاحب سے
کمال ناخوشی ظاہر کی - حاضرین دربار نے وزیر کو ملامت کرکے کہا کہ اے
حق ناشناس اس مصاحب نے تیری جان کو بچایا تو بجائے شکر سخت کہتا ہے +
گفت بہر شاہ بندوست جان + او چرا آید شفیع اندر میان + من نخواہم رحمتے
جز رحم شاہ - من نخواہم غیر آن شہ را پناہ + غیر شہ را بہر آن لا کردہ ام +
کہ بسوی شہ تو لا کردہ ام + گر ببرد او بقہر خود سرم + شاہ بخشد شصت جان
دیگرم + کار من سر بازی و زر بخشی ست - کار شاہنشاہ من سر بخشی است
فخر آن سر کہ کف شاہش برد - ننگ آن سر کو بغیرے سر برد +
نتیجہ - جو خدا پر توکل کرتا ہے وہ کسی سے شفاعت کا محتاج نہین ہوتا +

نمبر ۳ - معدن گیان - خدا نے پیدا کیا عناصر اور اجرام فلکی اور اجسام ارضی دفعہ ۳
اور اولیا اور انبیا اور ہر قسم کے جانور اور ہر نوع کے نباتات کو - عقل اور نقل سے
سب کو فنا ہے وہی ایک ہے جسکی ابتدا یا انتہا نہین ہے اور جاودان مفہوم
اور منقول ہے - اندر مینہہ برسا سکتا ہو تو ہو مگر کسی شے کے گرم کرنے کو توانا
نہین ہے - اور سورج زراعت پکانے سکتا ہے مگر بارور کرنے نہین سکتا ہے
اسیطرح کل کواکب اور موکلات کا مرتبہ قیاس کیا چاہیے - پیغمبر اور اوتار
اپنی اُمتون کو بخشانے کا اقرار کرتے ہین عوام کی بخشائش کو اونکا قصد بھی نہین
ہے وہ خدا جس نے ان سب کو پیدا کیا اور بعضون کو فنا کیا اور باقی کو نیست
و نابود کریگا سب پر مساوی ناظر ہے اور جسکو جو طاقت ہے یا تھی اوسکی
مرضی سے ہے اور ایک چیز دیسکتے ہین - وہ کل کا خاندان ہے اور وہ سکتا ہے
کہ بھیر کو آفتاب کا مرتبہ بخشے اور زحل کو بلی بناوے - ہر ایک دیوتا کے خوش
کرنے کو طول طویل شرط ہین اوسکے خوش کرنے کو اندک صفائی قلب
مطلوب ہے - عجب نادان ہے وہ جو جواہرات کی کھان پر بیٹھ کے کانچ کے
ٹکڑے بینتا ہے اور شاہنشاہ کا مصاحب ہو کے خاکوبون کی خوشامد کرتا ہے
اور قارون کا گنج اپنے پاس رکھ کے کوڑی اور پیسون کی خاطر دہول [illegible]

کہتا ہے اور پری کی بغل سے بھاگ گدہی پر عشق جتاتا ہی اور گھر بیٹھے ہوے سانپ
کو نہ پوچ بنی پوجنے کو جاتا ہے - وہ احمقون کا سرتاج ہے جو خدا کو بھول کے
یا دور سمجھکے بہیرون یا اینٹ پتہر کے مکانون یا درختون یا حیوانون یا زندہ اور
مردے انسانون یا عناصر یا کواکب یا موکلون کو پوجتا ہے یا اون سے امید
بہتری کی رکہتا ہے - جسطرح خزانچی بغیر حکم خزانہ کے روپیہ نہین دیتا ہے
اور سپاہی بغیر لینے خرچ کے متوجہ نہین ہوتا ہے اسیطرح جنکی مہربانی کے خواہ
خواستگار ہین وہ بغیر لینے بکری اور لڈو کے زبان اور سر اور لڑتے اپنی
قوم کے مخالف سے خوش نہین ہوتے ہین اور جیسے کسی کی مہربانی سے زردار دوسرے
و درد سر خریدن ہوتا ہے ویسے نتیجہ اسکا کچھہ نہین بلکہ دنیا نہایت آفت اور فساد
سے تمام ہوتی ہے وہ کچھہ کسی سے نہین چاہتا ہے بلکہ جس چیز کی جسکو ضرورت
ہوتی ہے موجود کر دیتا ہے - ہندو ہر قوم کے مردم کو ناپاک سمجھتے ہین اور برہمن
ہر قوم کے ہنود کو حقیر خیال کرتے ہین اور یہودی ہر قوم کے مردم کے قتل کو سعادت
دارین سمجھتے ہین اور چار یاری امامیون کو اور امامی چار یاریون کو شبیہہ کفار قرار دیتے
ہین اور عیسائی ہر قوم کے مردم کو عیسائی کرنے کا قصد رکھتے ہین اور جو ان سے
انحراف کرتا ہے اوسکو پوشیدہ مار مارتے ہین اور ایسے ہی ہر ایک مذہب کا مردم
دوسرے مذہب والے سے سواے بدی نیکی کرنے کا قصد نہین رکھتا ہے
- دیکھو میرے پیارے خدا کو کہ نہ وہ کسی کے مانند ہے اور نہ کوئی اوسکا مثال
ہے اور مکان اور زمان اور صورت اور شکل اور پستی اور بلندی سے جدا ہے
اور کوئی شے نہین جسمین اوسکا جلوہ نہین ہے وہ سب سے جدا اس مانندی جیسے
تخم سے درخت اور پوست - شاخ - برگ - پہول - پہل اور پہل کا گودا
اور پہل کا چہلکا - اور سب سے ملا اس صورت سے ہے کہ تخم کے اندر ہے جو
کچھہ بند کو رہوا ہے - وہ آپ کچھہ نہین کہاتا ہے اور تمام مخلوق کو غذا دیتا ہے
اور تمام خلق جب سوتی ہے سب کی پاسبانی وہ کرتا ہے اور جسطرح کیکر
اور ستیاناسی کو پالتا ہے ویسے انگور اور ناسپاتی کو اور سانپ اور بچھو جسکو
بعضے موذی کہتے ہین اور گاے اور بیل جسکو بعضے ماتا اور پتا بولتے ہین اوسم

برہمنون اور پادریون اور سیدون اور مولویون اور جنکو یہہ حقیر سمجہتے ہین اور چور اور ڈکیت اور مخالفان مذہب جنکا زندہ رہنا حاکم وقت نہین چاہتے ہین ایک نظر سے دیکھتا ہے - اے یار و زن - زمین - زر اور تمام عضو اور تمام حواس جاہو جسکو دو مستحق کو یا غیر مستحق کو مگر اپنا دل سوائے میرے دلدار کے دوسرے کو ندو - جو کبھی خدا تعالے نے دو وقت مین دو طرح کے حکم صادر کئے اونکو یہہ حکایت سنا دو +

حکایت - ایک مکار مفلس نے کسی مالدار بخیل سے کہا کہ کل شب کو آپکے والد بزرگوار نے خواب مین صورت دکھا کر فرمایا کہ کل تم میرے فرزند دلبند کے پاس جانا اور کہنا کہ سو روپیہ پیغامبر کو دو بخیل نے کہا کہ والد صاحب نے فرمایا کہ فلانا مکار مفلسی سے کوئی حیلہ بنا کچھہ تم سے طلب کریگا تم ہرگز بیجا صرف روانکرنا - مکار نے کہا کہ آپکے والد سخت حرامزادے ہین اور مرنے کے بعد بھی اپنی حرکت سے باز نہین رہتے ہین مجھہ سے کچھہ کہتے ہین اور بضد اوسکے تم سے کہتے ہین +

اس نامہ کے مضمون کو دیکھہ کے بعضے معترض ہونگے کہ نویسندہ اس نامہ کا دوئیت مت ہے واسطے اونکے دل کے شک کے کہونے کے لکھتا ہون +

باعتبار جزویت کل کی تعریف کرتا ہون اور بہ سیرت کلیت اجزاے کو ہدایت کرتا ہون میرے خاندان کے مردم مجھے گرشچن کہتے ہین اور جہان کے مردم مجھے دہریہ بولتے ہین - تہوڑے مجھے موحد کہتے ہین - مین کہتا ہون کہ مجھے کوئی نہین پہچانتا ہے اپنے گمان سے اپنا دل سیاہ کرتے ہین - مین اپنی حقیقت کو کیا ظاہر کرون کہ مین ضمیر متکلم ہون اور جنکی طرف مین خطاب کرتا ہون وے ضمیر مخاطب اور جسکی تعریف کرتا ہون وہ ضمیر غایب پس تینون برابر ہین اور جسطرح اوسکا نام خدا اور تمہارا نام عباد اللہ ہے - میرا نام ہے -

من رند و خراباتی سودا زدہ ایم - پشت پا بر سر این دولت دنیا زدہ ایم
اللہ بس باقی ہوس +

نمبر ۴ - آئینہ وحدت - حقیقت کسی چیز کی نہین معلوم ہوتی ہے جب تک توجہہ کامل اوسکی ماہیت کے ادراک کو نہو اور اوس شے کا ہر جانب اور ہر پہلو

حکایت

از حصہ رول گنج حکمت صفحہ ۱۸ نمبر ۴

لوح دل پر مرتسم ہو - بغیر توجہ کامل کے سننا اور دیکھنا کسی شے کا کچھ نتیجہ نہین دیتا ہے اسواسطے لازم ہے کہ جس چیز کو دیکھے اوسکی حقیقت پر غور کرے جب اب عمل ہو وحدت مین کثرت اور کثرت مین وحدت مانند آفتاب درخشان کے نظر آوے - جو اس طریق سے وحدت سے کثرت اور کثرت مین وحدت کا متلاشی ہو وہ وحدت واحد کا ناظر ہو جاوے - جو وحدت واحد مطلق کا ناظر ہو جاوے وہ اپنے تئین واحد مطلق سے جدا نہ جانیگا - جو اپنے تئین غیر نہ جانیگا وہ غیر کو بھی غیر نہ جانیگا جب جو کل کو واحد جانیگا وہ موحد ہوگا - جب تک کل کو ایک اور ایک کو کل نہ جانے موحد سے چاہے موحد ہو جاوے دل سے موحد نہین ہے - جب دل سے موحد ہو جاوے بیم ورجا دنیا اور عقبے اور الفت اور نفرت اور دوستی اور دشمنی عام اور خاص کی اور لذت اور کراہیت محسوسات کی اور شادی اور غمی تعلقات کی مساوی نظر آوے جب اس منزل مین مقیم ہو جاوے واسطے بسر حیات اور گذران روزگار کے زراعت - تجارت - صنعت - خدمت راستی و سلامت روی سے جو مناسب وقت اور حال کے ہو گذران کرے - جب وقت موت کا آوے جیسے تبدیلی لباس اور مکان اپنی خوشی سے کرتے ہین کرے - ہر متنفس کو چاہئے کہ ہر وقت فکر کرکے دل سے اور دوستون سے اور خدا سے اس مرتبہ کے حاصل کرنے کو سعی کرے اور گذشتگان کی تحریر سے تصدیق کرے - جو ایسا عمل کرے وہ رنج اور تردد سے محفوظ رہے کہ جو بھوکھا نہ سویا اوس نے طعام لذیذ پایا اور جو بیمار نہوا اوس نے تمام اسباب معیشت پایا جو کسی بلا مین ماخوذ نہوا وہ بہشت مین مقیم ہوا اور جو باہمہ اور بے ہمہ رہا وہ خدا سے وصل ہوا جو بدنام نہوا وہ نیکنام رہا - جو ملتجی نہوا وہ بادشاہ ہوا جو مطمئن رہا وہ شجاع ہوا - جو حقیقت اپنی اور موجودات سے واقف ہوا وہ حکیم ہوا جو خوش گذران رہا وہ صاحب عفت ہوا - جو اعتدال کا محافظ ہوا وہ عادل ہوا - جو تلخ اور ترش زمانہ کو سہیگا وہ فقیر ہوا +

دفعہ ۵ نمبر ۵ - الہام - جو غور کرے وہ ہر شے مین کثرت اور وحدت مین کثرت

پاوے جیسے لفظ بدی مین وحدت اور کثرت کو دکہاتا ہون - بدی ایک لفظ ہے
ہر ولایت کی زبان مین اسکا نام علیحدہ ہے پس باعتبار لفظی متعدد ہے
باعتبار معنے بہی متعدد ہے - حکمت کے خلاف - مذہب کے خلاف - اکابر
سلطنت کے خلاف - رسم و رواج ملک کے خلاف - رسم و رواج خاندان
کے خلاف - زمان - مکان اور مصلحت کے خلاف - بوجہ دیگر متعدد ہے -
دل سے زبان سے ہر ایک عضو سے بوجہ دیگر متعدد ہے خود کرے - دوسرے
سے کرائے - دوسرے کے کہنے سے کرے - بوجہ دیگر متعدد ہے - جان کا
زیان کرنا - زخمی کرنا - جسم کو تکلیف دینا - دل کو دکہانا - زن - زمین
- زر کا نقصان دینا - عزت اور امنیت مین مخل ہونا - مذہب مین رخنہ ڈالنا
اور دیکہو تغیرات ہند - اگر بدی کے ہر ایک جزو کا بیان کیا جاوے اور اوسکے
لکہنے کو ہزار ورق کی کتاب بہی کافی ہو - فکر سے معلوم ہوگا کہ یہہ کثرت
اوسکے اندر کہان تہی اور کیونکر اوس سے برآمد ہوئی اگر متوجہ تلاش کا ہو
سہل معلوم ہوسکتا ہے کہ تخم کے اندر تمام درخت کا سامان ہے اور
درخت کے اندر تخم کا - اسیطرح سے لفظ بدی کے اندر تمام جہان کی
برائیان ہین اور جو ہر قسم کی بدفعلی ہے بدی سے متعلق ہے جب اسکی وحدت
اور کثرت سمجہہ مین آوے تب نیکی کی وحدت و کثرت پر خیال کرے - پہر
فانی کی وحدت و کثرت پر غور کرے جب اوسکو سمجہہ لیوے - تب جاودانی کی
وحدت و کثرت کو دیکہے - اسیطرح سے محسوس پہر غیر محسوس کو دیکہے
اور محسوسات کے اندر عناصر اور کواکب یعنے اجرام فلکی اور اجسام ارضی کا
تصور کرے جب دل وحدت اندر کثرت اور کثرت اندر وحدت کے تمیز کو قادر
ہووے خدا کی وحدت اندر کثرت اور کثرت اندر وحدت تصدیق ہووے
جب تصدیق ہووے دیدار خدا نظر آوے یہہ معنے علم الیقین و حق الیقین
و عین الیقین کے ہین ؂

دفعہ

نمبر ۶ - الہام - آئینہ ایک سادی چیز ہے کہ اوسمین کوئی نقش و نگار نہین ہے
باانیہمہ اوسمین بے شمار اشکال ایک وقت مین اور مختلف اوقات مین نظر آتے ہین

دفعہ ۱

از حصہ اول گنج حکمت صفحہ ۱۹۸ نمبر ۶

اور جس چیز کو اوسکے مقابل کرو وہ اوسین دیکھہ لو سر مو تفاوت نہوگا - پس دیکھو کہ
واحد ہے کثیر نما جیسی جسکی صورت ہوتی ہے ویسی ہی آئینہ مین نظر آتی ہے آئینہ
کسیکی صورت کو برخلاف صورت کے ظاہر نہین کرتا ہے پس یقین کرو کہ یہہ
عادل حقیقی ہے - اگر کوئی آئینہ کو سو مرتبہ تکلیف دے اور اوسکے روبرو موںھہ
بناوے اور آنکہین مٹکائے اور اونگلی نچاوے اور برہنہ ہو کر حرکات ناشائستہ
کرے کسیسے ناخوش نہو پس بیشک وہ متحمل اور بردبار اور حلیم ہے - آئینہ کے
سو ٹکڑے کرے اپنی خو اور عادت کو جو سب کے واسطے نیک ہے نہین چھوڑتا ہے
اور جیسی جسکی صورت ہے ویسی ہی اوسکو بتا دیتا ہے پس یقین کرو کہ یہہ
قایم بالذات ہے - آسمان کے ستارے دور اور دریا کی چیز کو یہہ دیکھتا ہے اور
کمزور آنکہون کے واسطے عینک بنتا ہے اسکی مدد سے گرد اور ہوا یا کبوتر
مکان مین داخل ہونے نہین پاتی ہے پس باور کرو کہ یہہ اوبکاری اور سخی
ہے - دل اور آئینہ ایک ہے زنگ آلودہ آئینہ لایق پھوڑنے کے ہے
جو دل میلا ہو خوب ہے اگر خاک کے اندر ہو اگر صاف ہو جہان آئینہ کے رسائی ہو
وہان اسکی رسائی ہو کہ آئینہ مقابل کی شے کو دیکھتا ہے یہہ اپنی ذات کو بہی دیکھہ
سکتا ہے ؏

دفعہ ۷ نمبر ۷ - رمز - دنیا کے انتظام کو عقل خدا کا رسول ہے اور عقبے کے انتظام کو عشق
اورون کی شفاعت کو ایک ایک رسول ہے میرے واسطے خدا نے دو رسول
بہیجے ہین اورون کے رسول مجسم ہوے میرے رسول غیر مجسم - اورون کے
رسول آئے اور چلے گئے میرے رسول ازل سے ابد تک حاضر اور ناظر ہین -
اورون کے رسول اپنے دین کے جاری کرنے کو جہاد کرتے رہے میرے رسول
صلح کل کی ہدایت کرتے ہین اورون کے رسولون کی ایک ایک کتاب ہے میرے
رسول کہتے ہین (برگ درختان سبز در نظر ہوشیار - ہر ورق دفتریست
معرفت کردگار - اس قول کو سنکر معترض نے اعتراض کیا کہ عشق بغیر دیکھے
صورت یا مورت کے پیدا نہین ہوتا ہے اور غیر محسوس کی صورت یا مورت بن
نہین سکتی ہے پس عشق کا پیدا ہونا غیر محسوس پر محال ہے - بجواب

اوسکے گویا ہون کہ جسطرح سے مصور محسوسات کی تصویر کہینچتا ہے اوسیطرح سے عقل بعد تکمیب علم غیر محسوس کی تصویر بنانے کو توانا ہوتی ہے +

دفعہ ۸ نمبر ۸ - پند - جسطرح سے حاجتمند طفل اپنی مان سے درخواست کرتا ہے اور شاگرد اوستاد سے اور مرید پیر سے اور نوکر آقا سے اور مفلس مالدار سے اور رعیت راجا سے اور فریادی قاضی سے اور عورت شوہر سے اوسیطرح سے بندہ خدا سے مانگتا ہے - جسطرح سے چور مسافر کی گٹھری کو اور شکاری چرند اور پرند کو اور بے ایمان بیگانی زن اور زمین اور زر کو تکتا ہے ویسے ملک الموت انسان کی جان کو - سراوگیون کو سکھہ یا دوکھہ پچھلے جنم کے دوکھہ دیتے ہین اور ہر قسم کے ہنود کو برہمنون کے بچن - اور نبیوں کی امت کو سوکھہ اونکے پیغمبرون کی ہدایت سے اور دوکھہ شیطان کے بہکاوٹ سے ہوتا ہے - فقیر کو سوکھہ اور دوکھہ کا دینے والا انکا بنانے والا معلوم ہوتا ہے - دنیا دار دنیا کی لذات کو اور دیندار عقبے کی نعمتون کو بہتر سمجھتے ہین - نامہ نگار دونون کو بدتر جانتا ہے - کیونکہ دنیا دار دنیا کی لذتون کو مرنے سے چھوڑتے ہین اور دیندار عقبے کی لذتون کو دنیا مین دوکھہ اوٹھا کے مرنے کے بعد تکتے ہین قصہ مختصر دست گنج کو رنج کے ساتھہ جانتے ہین ہم رنج اور راحت کو شاعرون کی شاعری مانتے ہین - وہ خدا جو کہ مین اونٹ کا گوشت کھاتا ہے اوسکو متھرا مین دودہ کے پیڑے کھاتے مین نے دیکھا ہے اور وہ خدا جسکو عوام بلندی پر بیٹھا گمان کرتے ہین مین نے اوسکو اپنے دل مین گل در گل پایا ہے اور وہ خدا جو اون کے پاس درمیانیون کی معرفت نامہ و پیغام بھیجتا ہے وہ میری باتون کو بھی سنتا ہے

دفعہ ۹ نمبر ۹ - تصویر - مصور نے جس طرح سے نوع مختلف تصویرات بنائین تصویرون نے مصور کی شبیہہ کو بطور دیگر کہینچا +

بعض لوگ کہتے ہین کہ نطفہ جو شکم مین پرورش پاتا ہے اور حیوان جو جوان یا پیر ہوتا ہے اور تخم جو زمین مین اوگتا اور پہلتا اور پہولتا ہے بالارادہ نہین ہے بالخاصیت ہے - ارادت ازلی والے کہتے ہین کہ بنانے والا صورتون کا ضرور بے صورت ہے کہ صورت مٹنے والی چیز ہے اور بنانے والے کو امٹ یقین کرنا چاہئے اور موجود ہونا صورتون کا بغیر مصور کے محال ماننا چاہئے +

عیسائی نیکنام اور دلاورون کی یادگار بناتے ہین جیسے جنرل لونی اختر صاحب کی یادگار کلکتہ مین بنائی اور ہنودنے جگناتھ کا مندر بھی اسیطرح سے بنایا تھا اور نامور راجون کی چھتری بھی اسیطرح بناتے ہین اور محمدی تعزیہ جو بناتے ہین موحد کی غرض اس سے یہی ہتی اور ہر کوئی خالق کل مخلوقات کی شکل کو بموجب دیگر تصور کرتا ہے ایسی صحیح تصویر کوئی نہین کہینچتا ہے جس پر کسیکو شک نرہے اور ہر ایک کو یقین آجاوے ۔ مبارک ہو عام گمدہین نے اپنے مصور کی تصویر کو کھینچا ہے دیکھو اور یقین کرو کہ اوسکی صورت عین شک ہے پس جو کچھہ سب سے افضل ہے وہ شک ہے اور دوڑنے والے کی انتہا منزل شک ہے ۔ اس قول پر یقین کرنا حق الیقین ہے ۔ میرا قول سچ نہوتا اگر بید اور انجیل اور قرآن مین مصور کی تصویر اون کتابون کا بنانے والا کھینچتا یا کسی عاقل کی دلیل ایک صورت صحیح بناتی جب کسی نے عام کی تسلی نہ کی شک نے میری تسلی کی ۔ صنما با غم عشق توچہ تدبیر کنیم ؂

دفعہ ١ نمبر ١ ۔ ثبوت توحید ۔ حواس ظاہری اور باطنی محسوسات کو حس کرتی ہین مگر غیر محسوس کے حس کرنے کو بھی توانا ہے کہ جو اشیاے مثل چکی اور مکان اور قلعہ اور توپ اور جہاز پال اور جہاز دوخانی آدمی نے ایجاد کئے یہہ موجود نہ تھے ۔ معترض اعتراض نکرے لہذا پہلے سی جواب لکھتا ہون کہ اگرچہ دو محسوس سے تیسرا محسوس بنایا ہی مگر غیر محسوس کو حس مین لایا ہے ۔ پس غور کرو کہ غیر محسوس معدوم نہین ہے بلکہ موجود ہے فقط علم سے باہر ہے ۔ غیر محسوس کو غیر محسوس سے حس کرنا ضرور نہین ہے بلکہ ناممکن ہے کیونکہ پتھر کسی شئے کو حس کرنے نہین سکتا ہے مگر محسوس اور غیر محسوس کو ۔ حس کو صاحب حس توانا ہے پس مختار ہے کہ بعوض دو محسوس ہزارون محسوس سے ایک غیر محسوس کو حس مین لاوے کہ جسنے چکی کو ایجاد کیا فقط پتھر کا علم اوسکو یاد نہ تہا ۔ سنگ تراشی ۔ نجاری ۔ آہنگری ۔ زراعت کاری اور نان پزی وغیرہ بہت علمون سے عالم ہوگا ؂

جسکا ذہن ایجاد کو رجوع ہوگا وہ غیر محسوس کو پاویگا ۔ جو غیرون کی نقل کریگا وہ تعالی کا انعام پاویگا ۔ آنکھین محسوسات کو دیکھتی ہین آنکھون کو بند کرنے سے جو نظر آتا ہے

وہ غیر محسوس نظر آتا ہے - آنکھون کو بند کرو اور دیکھہ لو - کان جہات کی آواز سننے مین
انکے بند کرنے سے جو آواز مسموع ہے وہ غیر محسوس ہے - دل محسوسات کا
خیال کرتا ہے دل کو محسوسات کے خیال سے روکو جو کچھہ خود بخود بلا ارادہ خیال مین
آوے وہ غیر محسوس ہے - عوام غیر محسوس کو ایسی عجیب شکل اور صورت سے دیکھنا
چاہتے ہین - جیسے راون کی راماین مین تعریف لکھی ہے اسیوجہہ سے جو کچھہ اونکی
نظر مین آتا ہے اوسپر انکا دل قایم نہین ہوتا ہے - غیر محسوس کی صورت دیکھنا
چاہے گرہ بیضاوی کو دیکھے اور اوسکی اندر کی موجودات کو اوسکا سر سے پانو تک
جسکو جو چاہے قیاس کرلے اور جو اوسکو بے صورت دیکھنا چاہے محسوسات
سے دل کو روکنے کے حسب شرح بالا جو نظر آوے اوسی دیکھہ خاموش ہو رہے

ظہور نہم

۱ - ایک باغ مین دو درخت کھٹہ اور رنگترہ کے فرض کرو کہ ہر ایک قیمت و ذایقہ و ۱۲۹
رنگ مین جدا ہین جیسے جیو آتما اور پرم آتما دو ہین ؏
۲ - رنگترے کی ڈالی کاٹ کھٹہ سے باندہو یعنی پیوند کرو جب تک پیوند صحیح نہو جاوے
دیکھنے والا کہیگا کہ کھٹہ پر رنگترہ کا پیوند چڑہایا ہے یا دونون ڈالین پہلین ایک درخت
سے دو صورت نظر آوینگی جیسے جیو آتما اور پرم آتما کی ؏
۳ - کھٹے کی ڈالی کٹ جائے اور رنگترہ زور پاکے پہولی اور پہلے کہ بجز رنگترہ اور کچھہ
نہ ہے دیکھنے والا اوسکو رنگترہ کہیگا تب پہلے دو نام رکھتا تہا کھٹہ اور رنگترہ - جب دوئی
دور ہوئی رنگترہ یعنے فقط آتما ہوگیا - ایک ایک کسی دوسرے سے عشق کرتا ہے
درمیانی کو چاہتا ہے اور عشق درمیانی ہوتا ہے کہ ملاقات کا باعث ہو - جب تک
دونون کا دل ایکدیگر سے اتفاق نہین کرتا ہے ایک عاشق دوسرا معشوق کہلاتا ہے
اور عشق درمیانی - جب دونون کا وصل ہوجاتا ہے - عشق و عاشق و معشوق کا
حرف معدوم ہو جاتا ہے جیسے یہہ دو مثل ہین ویسے بہید و ابہید و بہید ابہید
تین مذہب ہین مبتدی کو ابہید کا سمجہنا مشکل ہے اور منتہی کو بہید پر نظر کرنا کہ ابہید ہے

ازسال ۱۸۸۱ لغایت ۱۹۰۵

دسوان ظہور کرشن نگری کی کمیٹی

ایک نے کہا کیا سبب ہے کہ ہند کے ہندو بیدون - شاستردن کے احکام کو غور نہین کرتے ہین جنمین بت پرستی کو منع ہے - اور نہ اون پورانون پر یقین لاتے ہین - جو مثل بشن پوران و اکادشی و اسکندھ بہاگوت کے ہین اور نہ عقل کو دخل دیتے ہین کہ خدا پرستی بت پرستی سے بہتر ہے - نہ عاقلون کی نصایح کو سنتے ہین اور بت پرستی مین محو ہین کیا انکے سر مین وہ جگہہ نہین ہے جہان عقل رہتی ہے -

دوسرے نے جواب دیا کہ یہہ مثل گائے - بہینس کے ہین انکے چرانے والے گوالی چہوکری پرواہ نہین کرتے کہ جس جنگل مین ہم انکو چرانے کو لیجاتے ہین وہان شیر و پلنگ کا خوف ہے اور قصاب گہات لگائے ہین - اپنے آرام کو سوچتے ہین بس اوسطرف ہانکتے ہین - جہان آپ درخت پر چڑہ بانسری بجاتے ہین - جو انمین سے مارا جاتا ہے یا چوری جاتا ہے مال دہنی کا +

تیسرے نے کہا خوفناک جنگل مین مدام گائے - بہینس پر آفت نہین آتی ہے - گاہ گاہ چروائے بہی ہلاک ہوتے ہین اگر تمہاری رای درست ہوتی وے ڈرتے -

چوتھے نے کہا اول نادان چہوکرون کی سر مین سمایا ہے کہ اواگون بار بار ہوتا ہے اور مرنا اور پیدا ہونا ہمیشہ رہتا ہے اگر مر گئے پہر جنم لے لینگے +

پانچوین نے کہا اس تقریر سے کیا حاصل ہے وہ راہ بیان کرو کہ مویشی ہر آفت سے امن پاوے

چہٹے نے کہا - جب تک یہہ جاہل گوالے چہوکرے انکے چروائے د پاسبان رہینگے تب تک انکی خیر نہین ہے +

ساتوین نے کہا اگر گائے - بہینس کی سلامتی مقصود ہے یہہ گوالے موقوف کئے جاوین اور وے گوالے مقرر ہون جو سارٹیفکٹ خدا پرستی کے علم و عقل - عمل کا حاصل کرین -

آٹھوین نے کہڑے ہوکے تالی بجا ناچنا شروع کیا اور کہا جلسہ برخاست کرو - عجب عالم ہے مستی کا ہاہاہا ہوہوہو +

گیارہواں ظہور انتخاب مصباح الہدایا ولی رام

رباعی	رستن از خویش چیست با خود بستن	با خود بستن چیست از خود وارستن
	اصلی کار تو چیست گویم از اصل	اصلی کارت با اصل خود پیوستن
رباعی	موجود یکے ہست گفتنی می باید	با این گفتن شگفتگی ہے باید
	عالم ہمہ اوست محض گفتن نبود	این گفتن را گفتنی سے باید
رباعی	از حق جز حق چگوید از حق	از حق جز حق چہ روید از حق
	جز حق چہ بعالم ظہور مے آید	جز از حق از حق چہ جز حق شاید
رباعی	در موج و حباب جلوہ گر آب بود	آب است کہ در پیچ ہمہ پُر آب بود
	آب است کہ بحر و برف و دریا گویند	دریاب بصورت کہ زین باب بود
رباعی	دو عالم چیست نقش صورت او ست	چہ جائے نقش و صورت بلکہ خود او ست
	ہر آن جوئی کہ از دریا جدا ست	چو از دریا ست آن دریا ست نہ جو ست
رباعی	دانست کہ از وجہہ صفا ست عیان	در صورت عالم آمدہ جلوہ کنان
	موجود جز و نیست چہ پیدا چہ نہان	حرف است کہ گویند ز وصل و ہجران
رباعی	سالک ز راہ چشم دل بینا شد	در چشم و لش حقیقتے پیدا شد
	دانست کہ من قطرہ آن دریایم	دانستہ ہمان چشم زدن دریا شد
رباعی	تا بستۂ قید دینی و دنیائے	اندر رہ توحید چسان مے آئی
	تا بستگی وہم و اضافات ترا	در وحدت حرف شکے بود یکتائی
رباعی	در گم شدن خویش چو بستے کمرے	گم گرد چنان گر تو نماند اثرے
	آن راہ ز من بپرس اگر مرد رہی	در خود گم شو جز تو نماند دگرے
رباعی	چون فاعل و مفعول جز او نیست دگر	پس دوزخ و جنت بہ کہ باشند نگر
	ہر گہ ہمہ اوست پس کہ مومن کہ جہود	این ہم ہمہ وہم است چہ جنت چہ سقر
رباعی	این ہستی تو ہستی ہست دگر است	این ہستی تو ہستی ہست دگر است
	سر انگریبان تفکر در کش	کین دست تو آستین دست دگر است
مثنوی	چیزی کہ درون بود ہمہ بیرون است	ہو الظاہر ہو الباطن سر این سخن است

مثنوی

یعنے ہمہ واجب الوجود است
این عالم ظاہر و نہانے
ہیچ دانے کہ ماکئیم و شما
سایۂ آفتاب تابش اوست
سایہ و آفتاب یک جزواند
نظر از عین ممکنات بشو
شئے واحد نگر کہ چون گردید
ہست یک عین اینہمہ اعیان
کثرت نفس و موج گوناگون

امکان و وہم در نمود است
حق میدانم دگر تو دانے
سایۂ آفتاب نور خدا
تابش مہر اوست عین خدا
ہست او واحد و کثیر نما
تاکہ سایہ نمایدت یکتا ؛
عین ہستی و جملہ اشیا
یک مسماؤ این ہمہ اسمار
نیست الا ز جنبش دریا ؛

ظہور دوازدہم

عقل کل کا اوپدیش - عقل کے غور و فکر سے علم الٰہی فقط اسقدر ہے کہ وجود واجب الوجود کو اپنے دل مین قایم کرے اور اوسکو موجودات کا صانع اور جاودان مساوی سمجھے - اور کل مخلوق سے برابر جانے اور اوسکے غضب سے ڈرے اور اوسکے فضل سے بہروسہ رکھے ؛

معترض حجت کرسکتا ہے کہ وجود بغیر اجتماع عناصر کے ہو نہین سکتا ہے اور وجود کو بننا اور بگڑنا بہی شرط ہے - جب اوسکا وجود فرض کیا جاوے اوسمین اور بت مین کیا تمیز رہے - بجواب اوسکے کہتا ہون کہ جتنے بت ہین عناصری ہوتے ہین اوسکی شکل شبد - سپرس - روپ - رس - گندسے منزہ بناوے ؛

معترض - جو ان پنج تت کے اندر ہے اوسبہی کی ماہیت کے ادراک کو عقل توانا ہے جو شی اس سے علاوہ ہو اوسکی حقیقت کے سمجہنے کو عقل کی رسائی نہین ہے - پھر ہم کیسی شکل بنادین - ج - تمکو چاہئے کہ اپنی شکل حیرت کی بناؤ - اور حیرت کی صورت اجتماع سے دو ضد کی ہوتی ہے اور دونون ضد اس موقعہ پر عیان ہین کہ نہ موجودات مین انگشت نما ہوسکتا ہے اور نہ اس سے باہر قیاس کیا جاتا ہے

جوکرہ بیضاوی کے اندر ہے - سب کا جزو تمہارے اندر ہے اور تم کیا تھے اور کیا ہوگے تمیز سے باہر ہے جب اسکی حقیقت پر فکر کرو تمہارے دل مین اوسکی اصلی صورت نمایان ہوجاوے کہ جو ہے تم مین ہے اور جو تم مین نہین ہے کہین نہین ہے ❊

معترض - تم کہتے ہو کہ اوسکو صانع موجودات کا سمجھو اور اپنے تئین اوس سے جدا نہ جانو - ہم سے ایک چوہا بھی پیدا نہین ہوسکتا ہے - ج - ڈہولکی اور ڈہول کی آواز مین تفاوت ہے - حقیقت مین وے دو نہین ہین اور ندی اور نالے و تالاب کے فعل مختلف ہین حقیقت مین پانی ہین - جو کہتا ہے کہ زید مانند شیر کے ہے اوسکی غرض یہہ نہین ہے کہ مثل شیر کے زید کے دم - ناخن - دانت ہین مگر یہہ کہ زید مانند شیر کے بہادر ہے کہ جملہ حیوانات خورد و کلان اوس سے خوف کرتے ہین ❊

معترض - اوسکو جاودان کہتے ہو - ہم مین ہمیشگی کی کیا علامت ہی - ج - تمہارا جسم عناصری ہے یہہ عنصر قدیم ہین - پانی اگر دوخان و بخار بنے یا استحالہ سے کوئی اور صورت قبول کرے آخر پانی ہوجاویگا اور بولتا اور حرکت کرتا جاودان پرش ہے

معترض - کل مخلوقات سے کسطرح برابر متصور ہو جب ایک کو فقیر دوسرے کو امیر اور ایک کو خر دوسرے کو خاوند دیکھتے ہین - ج - پیدائش و مرگ و بیم درجا و رنج و راحت سب کو مساوی ہے جیلخانہ کے قیدی ہنستے بھی ہین - اور سلاطین وسیع ملک کے روتے بھی ہین - دریا مین جو گرتا ہے ڈوبتا ہے - آگ مین جو پڑتا ہے جلتا ہے - سوانگ گہر مین سب ایک قسم کا سوانگ نہین بناتے ہین مگر جو کسی قسم کا سوانگ بنتا ہے وہ نقلیا کہلاتا ہے ❊

معترض - تم کہتے ہو کہ اوسکے غضب سے ڈرو - اور اوسکے فضل سے بہروسا رکہو جب وہ ہم مین موجود ہے پہر بیم و رجا کیسا - ج - جیسے تیرے دل و دماغ اور جگر اور تمام جسم مین ہے ویسے ہر ایک جاندار کے - پس موجودات سے نیک سلوک کرو کہ تم سے وہ نیکی کرے اور کسی پہ غضب نکرو کہ تم پر غضب کرے ❊

۲ - جسم و جان تا مدت معینہ درست و بحال رہین انکے واسطے کہانا - پینا - سونا جاگنا - رفع حاجت اور مباشرت - لباس - مکان وغیرہ کی ضرورت ہے اسکا

ہدایت نامہ علم طب و اخلاق ہے - علم آلہی سے اسکا تعلق کچہہ نہین ہے - ہر شے
کے استعمال کو احکام طب پر غور کرنا چاہیئے - جسکے استعمال سے عارضہ یا موت
پیدا ہو اوس سے پرہیز چاہیئے - جس سے ضرر کچہہ نہو اور نفع یا مزہ کچہہ ہو اور میسر
ہونا اوسکا بغیر آزار دینے دوسرے کے ممکن ہو اوسکو روا کرنا چاہیئے مگر علم طب
ایسا مشکل ہے کہ طبیب مثل عنقا کے نایاب ہین جو خود کسقدر طبیعات سے واقف
ہو اور ہر ایک نباتات و جمادات و حیوانات ناطق و مطلق کے مزاج سے علم رکہے
وہ طبیب کو تمیز کر سکے یہہ جو طبیب و حکیم و بید و ڈاکٹر مشہور ہین یہہ فقط بازنگ
- آلو بخارہ لکہنا جانتے ہین ✣

۳ - ایکدیگر سے معاملہ کرے اور دوستی و الفت حاصل کرے اسکی قانون ترکیب
منزلی ہے کہ کسطرح گہر بناوے اور کسطرح معاش پیدا کرے اور کس نوع سے
پدر - مادر - برادر سے گذر کرے اور مردون سے کیا کرے اور زندون سے کسطرح
پیش آوے - اسکا تعلق نہ علم آلہی سے ہے نہ علم طب سے - اصل اصول
اس قانون کا نقط اتنا ہے (آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند) اور اعتدال
کی حفاظت ✣

۴ - سیاست مدنی کا وجود فقط اسوجہہ سے ہوا کہ مختلف خیال - کلام - افعال
جاہل و زبردست و مغلوب شہوت و غضب ایکدیگر کا مِلک و مُلک زر - زمین - زن کو
چہیننے - ٹہگنے - چرانے لگے اور لڑنے اور مرنے و مارنے کو مستعد ہوئے
پس یہہ قانون مرتب ہوئی کہ کسیکو کوئی ستانے نہ پاوے اور ہر ایک اپنے
حق پر قایم رہے ✣

۵ - علم ریاضی - طبعی اِن چار عنصرون مذکورہ کی تائید کو قایم ہوئے کہ جو اِن
دو علوم سے جاہل رہتا ہے وہ اون چار فن کی تجدید و ترمیم - تنسیخ - توضیح کو
توانا نہین ہوتا ہے - ایک نوع سے وے چار جڑ اور یہہ دو فرع ہین اور بنوع
دیگر یہہ دو جڑ اور وے چار فرع ہین غرضکہ ایکدیگر سے لازم و ملزوم ہین جو انکو
جانے وہ انسان ہے بلکہ رحمان - جو انسے جاہل ہے وہ حیوان ہے بلکہ شیطان
- معترض - جملہ اصول و فروع حکمت نظری و عملی کے ان پانچ نمبر مین داخل ہوئے

بموجب دہرم شاسترون اور بیدون اور پورانون - برہمنون اور موسائی و عیسائی و محمدی وغیرہ موجدان مذاہب یہہ جملہ ابواب بموجب کتب سماوی و ارضی مذہب مین داخل ہین - اور ناقل یعنے مذہب والے عاقلون کو کافر و ناستک بتاتے ہین اور بموجب حکم خدا ایک شے کو حلال دوسری کو حرام قرار دیتے ہین - کوئی خدا پتہر اور پتیل کا بناتا ہے - کوئی خدا کا بیٹیا و باپ قرار دیتا ہے - کوئی خدا کا ایک گہر تعمیر کرتا ہے - غرضکہ عاقلون کے اقوال سے مذاہب والون کے افعال بضد ہین کسکی طرف رجوع کردن اور کسکے قول کو باور کردون - ج - بے وقوف کے واسطے گدہا اور گہوڑا برابر ہے کہ اوسکو حسن و قبح کی تمیز نہین ہے - بکری کو آدم و گرگ سب ہی کہاتے ہین اور غریب کی جورو کو ہر کوئی بہابی پکارتا ہے اور چمار کو ہر دیس کا بیگار مین پکڑتا ہے جبکا سر عقل سے پر ہوتا ہے وے دوسرے کی کہنے کو نہین سنتے ہین اپنے دل سے ایجاد کرتے ہین جیسے جہاز دودخانی اور ریل و تار برقی بنا ہے ✠

معترض - ان دو مین سچے کون ہین اور جہوٹھے کون ہین - ج - جنکے احکام ایکدیگر سے مخالف ہین اور جنکے احکام اپنے نفس کے فربہ کرنے اور اپنے پانو پوجانے اور اپنی فضیلت ثابت کرنے اور خلق خدا کے ستانے اور قتل کرنے اور دم دینے کو ہین اور بے وجہہ ہین اور اوسکی زبانی ہین جسکے زبان - مکان کچہہ نہین ہے - وے جہوٹھے معلوم ہوتے ہین واللہ اعلم بالصواب - کہ جو معقول نہین اور دلیل سے ثابت نہین اور قیاس مین آتا نہین اوسکو کوئی عاقل سچ کہہ نہین سکتا ہے اور احمقون کے آگے بین بجانا اپنا وقت کہونا ہے اور اندہے کے آگے رونا اپنے دیدے پہوڑنا ہے ✠

معترض - مجہے معلوم ہوا کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی یعنے اسکی ابتدا نہین اور جب تک دنیا رہیگی یعنے اسکا انجام نہین تب تک عقل کا جہنڈا ابہرا تا رہیگا اور ناقل عاقلون کی خوشہ چینی کر ظلم سے اپنا جہنڈا استادہ کرینگے اور کرتے رہے مگر انجام ہر ایک کا یہہ ہوگا جیسے کہ آتش پرستون اور یہودیون کا ہوا - پہلے میرا ارادہ تہا کہ آبائی مذہب کو ترک کر کوئی اور مذہب پسند کرون اب معلوم ہوا (کالی بہلی نہ ہست

موجدان مذہب نے صورت آرائی کرکے ظاہر کیا ہے کہ گمراہون کو ہم راہ دکہاتے ہین
اور عجایب پرستون کو خدا پرست بناتے ہین حقیقت مین اونہون نے قتل خلایق
کا اور آزار دہی مخلوق کا ٹہیکہ لیا ہے جیسے بوچڑخانہ کا ٹہیکہ محمد شفیع کو چہاونی
انبالہ مین ملا تہا +

ظہور سیزدہم

عوام کہتے ہین کہ خدا سے ڈرو - مین کہتا ہون کہ خدا کی شکل ڈراونی نہین ہے پس
اوس سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے بد کامون سے کیون نہین ڈرتے چاہئے کہ
دل اور زبان اور کسی عضو سے وہ حرکت مت کرو جس سے خدا کی مخلوق خدا کی
حضور مین تمہارے اوپر استغاثہ کرے +
یقین کرو کہ جس آدمی پر اکثر مستغاثی ہوتے ہین اوسکا مہربان حاکم بہی اوس سے
خفا ہو جاتا ہے اور بجائے مہر کے قہر کرتا ہے پس وہ بندوبست چاہئے کہ کوئی
فریادی نہو اگر ہو تو اوسکا دعوے جہوٹہا ہو +
ہر کوئی جانتا ہے کہ جو دو بہائیون کو یا باپ - بیٹا یا آقا اور نوکر یا ہمسایہ اور
شریکون کو لڑاتا ہے اور اونکے اتفاق کو کہوتا ہے وہ غرضگو یا بدذات ہوتا ہی
کوئی مرد آدمی دو کو لڑاتا نہین ہے بلکہ جہان تک اوس سے ممکن ہوتا ہے دوین
اتفاق پیدا کراتا ہے - عجب حرامزادہ ہے وہ جو خدا کے بندون کو لڑاوے
- غور کرو جو اہلکار اپنے آقا کے دو لڑکون کو لڑاتا ہے دونون کو دو طرح کے
مضمون سمجہاتا ہے اور غرض اوسکی بہتری اسپنے آقا یا آقازادگی اولاد یا عوام کی
نہین ہے مگر اپنے مطلب کی - پس ایسے اشارہ سے میرے دل کے مدعا کو
سمجہ لو +

ظہور چہاردہم

جس کام کا نشان اور خیال اور گمان کچہہ نہین ہے وہ عدم سے براہ نہانخانہ شکم
مادر سے موجود ہوتا ہے اور جس کا وجود ہر طرح سے ثابت ہوتا ہے اور بہت سے

نام ولشان بگواہی گواہان ثابت کرتا ہے وہ بذریعہ دستر خوان ملک الموت کی نیست اور معدوم ہوتا ہے اس تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وجود اور عدم کی بازیگری کو وجود اور عدم کے سواے کوئی تیسری چیز بہی ہے (از براے آنکہ تا نشناسد اورا غیر او - می نہد ہر دم براے خویشتن نام دگر) اس شعر کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر اس شعر کا واسطے دریافت کرنے اصلی نام اپنے مفہوم کے متحیر تہا اور اپنے مفہوم کے خود عادت پر مرتبہ حق الیقین کا رکہتا تہا ✝ معترض اعتراض کریگا کہ اجتماع ضدین کا محال ہے یقین بضد حیرت اور حیرت بضد یقین کے ہے اوسکے شک کے رفع کرنے کو کہتا ہون کہ درمیان ان دونون کے ایک تیسری چیز ہے جسکا نام اسم اور حرف اور جملہ اور عبارت. اور نظم اور نثر بنانے والون نے نہین بتایا ✝

ظہور پانزدہم

ہر مذہب کا پیرو کہتا ہے کہ خداوند عالم ہر جگہہ موجود ہے اور یہہ کوئی نہین کہتا ہے کہ خدا یہان نہین ہے وہان ہے - چنانچہ شاسترون سے ثابت ہے کہ پرمیشر سرو گ ہے اور اسلامیہ کتب سے عیان ہے کہ ذات بحت کل اشیاء مین محیط ہے اسیطرح ہر مذہب والون کے قول کو خیال کرین پس اوسکے وصل یا دیدار کو فقط گیان بمعنے عقل وتمیز درکار ہے اور سفارشی کی خوشامد کی حاجت نہین ہے - البتہ اندہون کو جنکی دونون آنکہین ظاہری اور دونون آنکہین باطنی پہوٹی ہین اور کوی حس حواس خمسہ مین سے قوی نہین ہے اوسکو لاٹہی یا دوسرے شخص آنکہہ والے کی درکار ہے ✝ ہر مذہب کی کتب سے ثابت ہے کہ خالق خلقت کا ہر ایک کے عمل کا اوسکو بدلا دیگا اور یہہ قیاس سے بعید نہین ہے کیونکہ عدالت مقتضی ہے کہ جو جیسا کرے ویسا عوض پاوے اور کسی مذہب کا کوئی یہہ بہی نہین کہتا ہے کہ بدکاری کرنے والون کو خدا بخشیگا اور نیک کاردن کو سزا دیگا کیونکہ جو ایسا کہے وہ خدا پر ظلم کا الزام لگاوے پس یقین کرنا چاہیئے کہ وہ منصف انصاف والا ہے اور ایسا نہین ہے کہ کسی سے رشوت لیکے چالاک اہلکار کی چالاکی سے بہول کے یا کسی دوستی

و آشنا وغیرہ کی سعی و سفارش سے یا بے پروائی سے یا بے تمیزی سے یا کثرت کار سے یا ماسکبار کی حد پوری ہونے کی غرض سے ناحق کرے پس کس و ناکس کی خوشامد اور خدمتگاری سے نیک افعالی اشرف اور اکبر ہے +

ایک انگلستانی صاحب عالی مرتبہ نے ایک ہندوستانی رئیس کے اہلکار سے کسی وقت اور کسی ملک مین کہا تہا کہ تم لوگ ہم لوگون کے پاس حاضر باشی اور فرمان برداری اور خوشامد جسطرح تم سکتے ہو اور ہم خوش ہو سکتے ہین پیش آتے ہو - اور ضرور جسکی رضاجوئی کرتے ہو وہ تم پر مہربان بہی ہوجاتا ہے لیکن حسب آئین گورمنٹ انگلشیہ کوئی افسر ایک عہدہ پر ہمیشہ رہنے نہین سکتا ہی جب وہ تبدیل ہوتا ہے تمکو دوسرے کے ہمراہ قدیم آئین سے تالیف قلب کی ضرورت ہوتی ہے اس صورت سے ہمیشہ یکسان کامیابی نہین ہوتی ہے کہ سب حکام کا مزاج مساوی نہین ہوتا ہے پس تمکو نصیحت کرتا ہون کہ تم اپنے چال وچلن کو درست رکہو اور علم اور عقل سے کام کرو اور حسب آئین سلطنت انتظام کرو- اگر افسر نامہربان بہی ہوگا تمہارا کچہہ نقصان کر نہ سکیگا (زنند جامہ ناپاک گاذران بر سنگ) اور جو فعل تمہارے درست ہونگے اگر ایک افسر پردہ پوشی کریگا - دوسرے یا تیسرے درجہ کے افسر کی آنکہہ پڑیگی پس سمجہنا چاہی کہ پاک رہ بیباک رہ ہمت والے سے بعید ہے کہ آزادی خداداد کو چہوڑ غلامی کا طوق اپنی گردن مین ڈالے - جیسے بے وقوف جنگلی ہاتہی گرفتار کرنے والون کے پہینکے رسون کو اپنی سونڈ سے اپنی گردن مین ڈال لیتا ہے اور پست ہمت کو ممکن نہین کہ آزادی اوسکے نصیب مین ہو کہ پالتو کبوتر کو ایک کبوتر باز اپنے پنجرے سے تب رہا کریگا جب دوسرا کبوتر باز اپنے پنجرے کی کہڑکی کہول لیگا +

نیک افعالی عمدہ چیز ہے کہ اسکی مذمت کسی پیشوا اور کسی پیرو نے نہین کی اور حکما نے اسکے کرنے کو حد سے زیادہ تاکید کی اور مشرکون اور منکرون نے بہی اسکو تسلیم کیا - پس اسکے ثبوت مین کیا شک رہا جسکو جہان کے مردون اور زندون کی عقل نے باور کیا +

ہر مذہب کے پیشوا کے احکام کو ایک گروہ تصدیق اور دوسرا تکذیب کرتا ہے -

نیک افعال کو مخالفان مذہب بہی اقرار کرتے ہین اور عقل بہی قبول کرتی ہے اور یہہ علم معقول سے میسر ہوتی ہے ؁

ظہور شانزدہم

اس مصرعہ کے معنے ایک نے دوسرے سے پوچھے - من پیر خدائیم خدا مرشد ماست جوابدیا کہ مین خدا کا پیر اسوجہہ سے ہون کہ تمام دنیا مظہر حق ہے یعنے دہوپ اور آفتاب دو نہین ہین ہر ایک کو راہ نیک بتاتا ہون پس مین خدا کا پیر ہون اور تمام دنیا سے کہ اہل دنیا شعاع ایک ہی آفتاب کے ہین اور ایک ہی خلط و مادہ سے مرکب ہوئے ہین اور ایک ہی نفس ناطقہ ہین اون سے نیک و بد کی تمیز مین نے پائی ہے - اس سبب سے میرا پیر خدا ہے اور دلیل سے ظاہر ہے کہ گیان اندری اور کرم اندری اور انتہکرن چودہ ہین یہہ سب دل کے فروعات ہین جب دل کا ذکر کیا جاوے اون چودہ کی تفصیل کرنا طوالت کلام ہے اور ظاہر ہے کہ جب کسی راجہ کی دعوت کیجاوے اوسکے ملازمان کو نیوتہ دینا ضرور نہین کہ وے خود ہمراہ آوینگے جیسے رسبیہہ جلوما درمین آتا ہے - احمق ہین وے جو شاعر اس شعر کو کافر کہتے ہین ؁

مہ ۲۳۶ نسخ حکمت حصہ سوم

ظہور ہفدہم

حصہ اول گنج حکمت صفحہ ۱۷۰

الہام - جو خدا کو برحق جانے وہ متوکل ہووے کیونکہ جب خدا کو فاعل ہر فعل کا سمجہا اور نیک و بد کا ذمہ دار اوسکو قرار دیا تب دوست کی دوستی کا شکر اور دشمن کی دشمنی کی شکایت ناحق ہوئی اور مرغوب اور مکروہ کا وجود اوس سے ہوا خدا مختار اور بندہ مجبور ہوگیا مجبور کو مختار سے رجوع لانا چاہئے نہ مجبور کو مجبور سے کیا احمق ہے وہ جو اپنی مشکلکشائی گنڈہ اور تعویذ سے چاہتا ہے کہ گنڈہ اور تعویذ محتاج لکہنے اور بنانے پیر اور فقیر کا رہتا ہے اور پیر و فقیر محتاج اپنی گذران کو دولتمند اور مالدار کا رہتا ہے اسیطرح سے ایکدیگر کا محتاج ہوتا ہے پس محتاج اوسکا ہو جو محتاج کسی کا نہو اوسکا محتاج نہو جو ایک چیز دے سکے اور دوسری

چیز کو کہے کہ یہہ میرے پاس نہین دوسرے سے طلب کر - جو مالک کل موجودات کا ہے اوس سے بہی التجا کرنا فضول ہے +

عرض حاجت در حریم حضرتت محتاج نیست + حال کس مخفی نباشد از ضیای رای تو
گوش داد و چشم داد و لب بداد + آن ہمہ داد آنچہ مے بایست داد

- عوام اپنی مہمات کا سرانجام علت اور اسباب سے یقین کرتے ہین -
متوکل کو سواے مولا دوسرے سے نیک یا بد کا خیال کرنا حرام ہے -
نادانون کو اپنی مراد کے بر آنے کو ہزارون اسباب کے اوپر نگاہ رہتی ہے
متوکل کو سواے ایک دوسرے پر نگاہ کرنا نہ چاہیئے - اگر متوکل کی خواہش کے خلاف کوئی کام ہووے یہہ نہ سمجھے کہ اگر مین فلانی تدبیر کرتا محروم نرہتا بلکہ سمجھے کہ تردد کرنے والون کی تمام آرزو پوری نہین ہوتی ہین جو کچھہ ہوا یہی مقدر تہا
ایک متوکل کو عاجز سمجھہ کسی توانا نے کہا کہ تجھے کیا چاہیئے اوس نے جواب دیا کہ جو کل کی حاجت روائی کے لایق ہے اوسے معلوم ہے -
ایک مفلس کو منشی مٹھن لعل سررشتہ دار فوجداری ضلع سہارنپور نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ بطور نذر یا قرض کچھہ تمہاری تواضع کرون اوس نے جواب دیا کہ اگر دینے والا دینا نہین چاہتا ہے تمہارا دینا کافی نہین ہو سکتا ہے اور جب ایسے قرضدار سے وصول کی امید نرہیگی آپ سے قرض لونگا مگر ایسا لفظ زبان سے نہ نکالنا -
تحقیق متوکل پر تمام موجودات کی مخالفت موثر نہین ہوتی ہے کیونکہ کل کے مالک پر اوسکی نگاہ رہتی ہے اور بذریعہ قوت مقناطیسی اوسکی نگاہ کوشش کرتی ہے - ہزار دشمن ار بکنند قصد ہلاک - گرم تو دوستی از دشمنان ندارم باک
- ایک متوکل سے پوچھا کہ تجھے کون کہانے کو دیتا ہے اوس نے جواب دیا کہ تو کہلانے والے سے پوچھہ کہ تو کہان سے کہلاتا ہے -
ایک نے ایک ریاضت کرنے والے سے کہا کہ تیرا تمام وقت عبادت مین صرف ہوتا ہے تجھے کہانے کو کون دیتا ہے اس نے جواب دیا کہ میرے دہن مین جو ۳۲ دانت کی چکی ہے جس نے اسکو بنایا ہے وہ ملہ پیسنے کو بہی دیتا ہی

اوسکے پسینے سے مین سیر ہوجاتا ہون +
متوکل اگر تشکی ہو نہایت خراب ہو کیونکہ توکل کے سبب سے اسباب رسمی معدوم ہون اور شک توکل کو کہووے - جو متوکل ہوگا موحد ہوگا اور جو موحد ہوگا وہ متوکل ہوگا کیونکہ یہہ دونون ایک کو چاہتے ہین - موحد چار نوع کے ہوتے ہین +
۱ - زبان سے کہتے ہین کہ خدا ایک ہے انکا اقرار توحید پر ایسا ہی جیسے عوام کہتے ہین ایک جانور کو آنکھہ پھوڑا - اگر کوئی اون سے پوچھے کہ تمنے کبھی اوسکو کسی کی آنکھہ پھوڑتے دیکھا ہے جواب دین کہ تمام عالم کہتا ہے ہمنے بھی کہا یہہ مثل پوست بالاے پوست اخروٹ کے ہین جو دیکھنے مین اچھا مگر کسی کام کا نہین ہے +
۲ - مقلد یعنے اپنی خاندان اور مذہب والون کے قول کو باور کرکے کہتے ہین کہ خدا ایک ہے اگر کوئی اُس سے پوچھے کہ اگر خدا ایک ہے اور اوسکی بناے تمام موجودات ہے پہر تم کیون اپنی قوم کو عزیز رکھتے ہو اور ہر قوم کو ستاتے اور ناچیز جانتے ہو فقط یہہ جواب دینگے کہ ہمارے مذہب کی کتاب سے ہر قوم کو ذلیل کرنا درست ہے - یہہ مثل پوست اخروٹ کے ہین کہ جہان ہیزم خشک میسر ہو انکو جلاوے مگر وہان بھی شر سے باز نرہینگے دُخان ہو آنکھون کو پھوڑینگے +
۳ - حجتی یعنے دلیل اور برہان سے اقرار توحید کا کرتے ہین - آنکہ صورت یقین بیصورتست - عقل در دستش مثال آلتست + گفتی کہ زجسم وجان برونم - اللہ تو بگو درین میان کیست + یہہ مثل مغز اخروٹ کے لذیذ ہین اور انکی خدمت کو وے ہین اور مثل پوست اور بالاے پوست ہین - یہہ شریف ہین وے رذیل ہین یہہ انسان ہین وے حیوان ہین - وے دونون گاہے مونث اور گاہے مخنث ہین یہہ مذکر ہے جو دونون کی حاجت روائی کرے +
۴ - آنکھون سے دیکھہ کے خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہین - اس مضمون کا سمجھنا بھی آسان نہین ہے کہ مشکل کا مقام ہے اور محال کا امکان ہے +
دیکھیے اپنے جسم کو کہ اسمین کیا اور کہان ہون اگرچہ پاویگا گیان اندری

اور کرم اندری اور انہتہ کرن کو یعنے حواس ظاہری اور باطنی اور قوا افعالی کو ۔ نفس ناطقہ اور نفس حیوانی اور نفس نباتی کو اوسکے مقامات یعنے دل اور دماغ اور جگر کو ۔ اور پورانون کو یعنے قوت ماسکہ ۔ ہاضمہ وغیرہ کو ۔ اوستخوانون کو جو سخت اور نرم بصورت مختلف کثرت سے ہین ۔ عضوٗن کو جو تمام جسم کے اندر متعدد ہین ۔ رگون کو جو بے شمار ہین ۔ خون و گوشت و چربی و جہلّی اور چرام و ناخن و دانت اور چرک گوش و بینی و بول و سرگین اور موے سر و موے زہار کہ اگر ہر ایک کے اعداد کو حساب کرے میزان لگانی مشکل ہووے ۔ لیکن (مین) کو مشکل سے پاویگا جب کہین مین کا پتہ نہ لگیگا تب کہیگا کہ اس ہیئت مجموعی کا تا وقتیکہ اتصال جسم اور جان کا ہے مین ہون +

نامہ نگار کہتا ہے کہ نطفہ اور رحم کے خون سے ایک صورت و عادت مختلف سے مرکب ہوئی ہے اور امداد سے عناصر اور کواکب اور جمادات اور نباتات اور حیوانات مطلق و ناطق پرورش پاتی ہے اور چند روز بعد کسی علت جسمی اور ارضی یا سماوی سے معدوم ہوجاتی ہے اور ہروقت صورت اور سیرت مین تغیر و تبدل رہتا ہے اور اسکے ہر ایک عضو خورد و کلان کا مختلف نام ہے ۔ (مین) بجز ہیئت مجموعی اور کچھہ نہین ہے ۔ جب یہہ مضمون ذہن مین آجاوے پہر دیکھئے کہ جیسے وحدت مین کی کثرت مین اعضاے جسم کی ہے ویسے مین کثرت مین اعضاے جسم کے محجوب ہے ۔ جسم مین مین کچھہ نہین ہے کہ کسی عضو کا نام مین نہین ہے ۔ جو کچھہ ہے مین ہے جسم کچھہ نہین ہے کہ بغیر مین کے لایق جلانے یا دفن کرنے کے ہے وحدت کو کثرت مین اور کثرت کو وحدت مین دیکھہ ۔ چون آئینہ بدست من و من در آئینہ ۔ دریا درون کشتی کشتی درون دریا + ہیچ میدانی چہ چیزے چیستی و کیستی ۔ وہم کن در دل کہ آیا ہستی و یا نیستی + آنکہ مے داند علیم و آنکہ مے بیند بصیر ۔ وانکہ مے شنود سمیع و خود بگو تو کیستی + جب بوجہہ احسن اپنے تئین دیکھہ سکے اور معلوم کر سکے کہ مین واحد کثیر نما ہون اور وحدت کثرت سے اور کثرت وحدت سے مثل دہوپ و آفتاب کے ایکدیگر سے جدا نہین ہے اور فقط واسطے سمجھنے اور سمجھانے کے متعدد ہین ورنہ اوستخوان مین تن

- گوشت مین ہون - پوست مین ہون - بول مین ہون - سرگین مین ہون - موسوم
باسم ہاے متعدد مین ہون - جوکچھہ یہہ ہیئت مجموعی ہے وہ مین ہون - میرے
سواے کوئی نہین ہے جوکچھہ ہاتھہ - پانو وغیرہ ہین یہہ مجھہ سے جدا نہین ہین -
پھر دیکھہ - اس کرہ بیضاوی اور اسکے اندر کی موجودات کو یعنی ؛ پھر تجھے اختیار ہے
کہ اپنے قیاس کے موافق اجرام فلکی اور اجسام ارضی سے جسکو دل مین آوے
اوسکا سر اور ہاتھہ اور پانو اور پیٹ اور پیٹھہ تصور کرلے تو بھی سمیع ہے کہ دونون
کانون سے سنتا ہے وہ بھی سمیع ہے کہ اوسکی قوت سامع سے ہر ایک کے
کان کو قوت سمع ملی ہے - علی ہذالقیاس تو اور وہ اور مین بصیر ہین بمعنے دیکھنے والے
۹۹
اسیطرح نو دونہ نام عربی اور سہنسر نام ہندی کو ملالے -
تو اولاد کو پیدا کرتا ہے اور تیرا دل اقسام خیالات کو - اور مین مضامین مختلف کو
پیدا کرتا ہون اور وہ تمام مخلوق کو - وہ کُل ہے اور مین اور تو جزو ہین - وہ آفریدگار
بمعنے برہما کبرا ہے ؛ مین اور تو صغرا ہین پھر دیکھہ مین اور تو اور وہ اور یہہ ضمایر بیانی
ہین اور صغرا اور کبرا الفاظ اعتباری اور نسبتی دراصل جوکچھہ ہے ایک ہے -
کی شود آتش دو رنگ از اختلاف سنگہا + مین اپنا پیٹ پالتا ہون اور تو اپنے
خاندان کو پالتا ہے وہ یا یہہ تمام موجودات کو - پس ہر مرتبہ پروردگاری جسکو
بشن کہتے ہین - سب باعتبار ضمایر متعدد ہین حقیقت مین متعدد نہین ایک ہے +
مین غم کو کھاتا ہون تو حیوانات اور نباتات اور جمادات کو یہہ نباتات اور جمادات
کو - وہ اجرام فلکی اور اجسام ارضی کی موجودات کو پس سب جبار اور قہار بمعنے
رود ہین - اب دیکھہ جسطرح تو نے بے شمار اور بے حساب بال اور رگ وغیرہ
اجزا اپنے جسم کو دیکھہ کے مین کہا اوسیطرح کُل موجودات کو فراہم کرکے اوسکو
جو اوسوقت میری آنکھہ کے روبرو حاضر ہے کہو بے حجابانہ درآ از در کاشانہ ما - کہ
بجز درد تو کس نیست درین خانۂ ما - جب تیری آنکھون کے نزدیک آوے بعجلت
تمام اوسکو یہہ منتر پڑھہ کے آنکھون مین رکھہ لے - پھر آنکھون کو بند کرلے اور نہ کسی سے
کچھہ کہہ اور نہ کسی کی بات سُن - آؤ پیارے نینن مین پلک ڈھانپ تو ہے لون
- نا دیکھون مین اور کو نا تو ہے دیکھن دون - اوسوقت اگر کوئی بدمعاشش

تجہے ستاوے اور حجت کرے تو کہہ (گر ہمنے دل صنم کو دیا پہر کسیکو کیا - اسلام چہوڑ کفر لیا پہر کسیکو کیا) یہہ عینک جو مین نے بنائی اندہون کی آنکہون کو بہی روشن کر سکتی ہے - یہہ آبحیات جو اس کتاب مین ہے سکندر کو کب بہم پہونچا خضر کو بہی میسر نہین ہوا - سبیل ہے کوئی پیاسا نہ جاوے - نطفہ آدم سے جو پیدا ہوئے مر گئے یا زندہ ہین یا آیندہ پیدا ہونگے دوستون پر دشمنون کی جان اور مال کو نثار کرتے رہے فقیر کے پاس جو حاضر ہے خاص اور عام کی نذر ہے جسکا جی چاہے مجہے دوست کہے یا دشمن میرے دل سے میرا نہ کوئی دوست ہے نہ دشمن اگر ہے تو ہے یا وہ ہے یا یہہ ہے یا مین ہے یا ہے یا نہین ہے یا ہست اور نیست کے اندر ہے - مین دشمن جان ڈہونڈہ کے اپنا جو نکالا - یہہ حضرت دل سلمہ اللہ تعالے - نامہ نگار نے ان اوراق کو دس ہزار پیپے براندی شراب کے اندر غوطے مار کے سیاہ کیا ہے اور معلوم نہین کہ حالت مدہوشی مین قلم نے کاغذ پر کیا نقش کیا ہے اگر کسی ہوشیار کے دل مین برعکس نقش ہووے اپنے دل کو دہو کے پاک کرے (پاک شو پاک نظر باز بر آن پاک انداز) جمع - تفریق - ضرب - قسمت - تضعیف - تنصیف - جذر - مجذور - کسور - صحیح کے جاننے کو علم حساب کا جاننا شرط ہے - ایک جسم سے یہہ اعداد بصورت - سیرت مختلف موضوع ہوئے اوسکو بغل مین دبا لے بہاگنا سہل ہے - آفرین کسبیون و خانگیون پر جو ہزارون کا دل رکہتی ہین یہہ لونڈی خصم کو بہی لات مار اپنے ہاتہہ سے اپنی حرص مٹاتی ہے -

مرد کو عورت کا ملتجی ہونا پڑتا ہے اور عورت کو مرد سے - شکر خدا کا کہ مجہے مخنث کیا -

آدمی بظاہر مختار ہے کہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے مگر فی الحقیقت مجبور ہے کیونکہ جو چاہتا ہے نہین پاتا ہے اگر مختار رہتا جو چاہتا وہ پاتا -

آدمی اگر چاہے دم لے چاہے نہ لے اس صورت سے مختار ہو سکتا ہے لیکن طبعی عادت دم کشی کی ہے اگر دم کشی نکرے مر جاوے پس مجبور ہے ؛

جو حرکت کرتا ہے نیک ہو یا بد عقل کی ہدایت سے کرتا ہے عقل علم سے ہدایت پاتی ہے اور علم تجربہ سے بناہے اور تجربہ گذشتگان کی حالتون سے بنا ہے گذشتگان کی حالتونکا وہی حال ہے

اور یہہ سلسلہ ختم ہو نہین سکتا ہی اور خطا ہونے سے کسی کا دامن پکڑنے نہین
سکتا ہے - گذشتگان نے بہی اپنے علم اور عقل سے کبہی رنج کبہی راحت کو پایا -
پس مختار کوئی نہین ہوا مثل میرے سب مجبور رہے -
جو پیدا ہو اگر وہ نہ مرتا پیدایش مخلوق کی واسطے آیندہ کے مسدود ہوتی یا اونکے
رہنے کو جگہہ نہ ملتی - پس موجود کو معدوم ہونا ضرور ہوا تا کہ سلسلہ آمد و شد کا جاری
رہے - پیدایش کا سبب لذت مباشرت نر اور مادہ ہے اور موت کا سبب
ضعف اور ناتوانی - پیدا ہونا کسی ثواب اور مرنا کسی عذاب سے نہین ہے
اگر کل کا ارادہ ایک ہوتا فعل بہی ایک ہوتا پس اشکال نوع بنوع کا وجود نہوتا - وجود
اشکال گوناگون سبب ارادہ گوناگون کا ہے اور وجود ارادہ مختلف سبب وجود اشکال
مختلف کا ہوا ہے - اگر ایسا نہوتا بادشاہ کا بیٹا بادشاہ رہتا اور غلام کا بیٹا غلام رہتا
پس شکستہ حال فراخی سے مایوس ہو خودکشی کرتا اب دنیا بامید قایم ہے -
عقلمند انسانون نے واسطے انتظام سلطنت کے دین اور آئین کو بنایا جسنے
اونکی راے کے موافق کیا وہ مورد عنایت ہوا - جسنے برخلاف کیا وہ سزایاب
ہوا - راحت اور رنج خیالی ہین دیکہو ستیاناسی اور گلاب کے پہول کو - وہ
مکروہ اور یہہ مرغوب ہے - زمین - پانی - ہوا - آگ - خلا - مینہہ -
برق - کواکب کی نظر دونون پر مساوی ہے - صانع صنعت نے دونون
کو کسی مصلحت سے بنایا پس دونون پر مساوی نگاہ کی - متوکل خدا پر
اسطرح نگاہ رکہے جیسے طفل شیرخوار اپنی مان پر رکہتا ہے کہ بجز اپنی مان کے
غیر سے التفات نہین کرتا ہے - یا مثل اوس موکل کے جو لایق اور معتمد وکیل پر
اپنی مہمات کے سرانجام کو بہروسا کرتا ہے اور وکیل کو قایم مقام ذات خود قرار
دیتا ہے وہ متوکل نہین ہے جو رکابی مین رکہے ہوئے طعام کو بغیر ہاتہہ لگائے
مونہہ پر پہونچنا چاہے - وہ بیوقوف نہین جانتا ہے کہ اسکو ہاتہہ اسیواسطے ملے ہین
کہ رکابی سے لقمہ اوٹہاوے اور مونہہ مین رکہے اور دانتون سے چباوے اور
حلق مین پہونچاوے - اگر ہاتہہ کٹے ہون مثل حیوانات کے گردن جہکا کر رکابی
سے کہانا کہاوے - جب کوئی ترکیب رکابی سے دہن مین پہونچانے کی نکرسکے

یقین کرے کہ سبب کوئی سبب رکابی سے لقمہ دہن مین پہونچنے کی کردیگا۔ القصہ مثل عوام کے ہر فعل کو جو تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست مدنی کے موافق ہون کرے اور فاعل اوس فعل کا اور مسبب اوسکے اسباب کا خدا کو جانے متوکل کو توکل واسطے اوس شئے کے درکار ہے جو موجود نہو اور مقصود ہو نہ واسطے اوسکے جو موجود ہو۔

بہشت کی تمنا اور اوسکی لذت کا خیال اور دوزخ کا خوف اور اوس سے کراہیت نہو جیسے ایک فعل کا نتیجہ آرام ہے دلیسے ایک فعل کا نتیجہ تکلیف ہے اور جیسے ایک گہر تنگ ہے دوسرا فراخ ہے۔

فعل کا سبب ارادہ اور اسکا سبب عقل اور عقل کا سبب علم ہے اور علم کا معلم عالم الغیب ہے۔ عالم الغیب نے گلاب اور ستیاناسی ایک ہی ترکیب سے پیدا کر پرورش کیا اور جسطرح بہشت کو بنایا دوزخ کو بنایا۔ تنگ مکان کے رہنے والے بہی بن آئی موت نہین مرتے ہین اور فراخ مکان کے سکونت کرنے والے بہی موت کے چنگل سے رہا نہین ہوتے ہین جسکو دوزخ مین جگہہ ملے وہ شکر کرے کہ اوسکے رہنے کو ایک جگہہ عطا ہوئی کہ الکھہ اور اوسکے دھارنے والے کا کوئی مکان ہی نہین ہے۔ اگر دوزخ کو ناپسند کرے فقیر سے لامکان لے اور دوزخ اوسکی عوض دے۔

کسب توکل کو نہین توڑتا ہے مگر کسب پر بہروسہ کرنا توکل کو توڑتا ہے کہ کسب کے چہوڑنے سے متوکل نہین ہوتا ہے بلکہ بے ادب ہو جاتا ہے کہ مخدوم کی خدمت کو چہوڑ خادم ہو مخدوم سے خدمت کرانا چاہتا ہے۔

ہو کہہ سکے وقت طعام میسر نہو صبر کرے جب خشک ملے اوسپر قناعت کرے۔ بدراہی سے اسکا علاج نکرے یہی توکل ہے۔ اگر کوئی توکل پر تکیہ کرکے زراعت ۔ تجارت ۔ صنعت ۔ خدمت سے ہاتہہ روکے اور انتظام تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست مدنی چہوڑ دے عالم کے منتظم کو بعد گیر انتظام کرنا پڑا یا ابتر ہو جاوے۔ انتظام مہمات دنیا کا مثل ملازم کے کرے اور اپنے افعال کے سود و زیان کا مالک مالک کل عالم کو جانے اور جو مرغوب اور بکر وہ معلوم ہو ...

اور تلخ اور شیرین آگے آوے اوسکو مثل کریلے اور شکر قند کے کہا جاوے - زیادہ کہان تک لکہون - گوش بند و چشم بند و لب بہ بند - گر نہ بینی ذات حق بر ما بخند ✤ فقط

اٹہارہوان ظہور گورو چیلہ

ا - س - چ - کافر کون ہے - ج - گہ - جو سوائے اوسکے دوسرے کو سجدہ کرے یا بر آرندہ حاجات سمجہے یا ممد قرار دے جسکی یہہ تعریف ہے کہ پیدا نہین ہوا خلط و مادہ سے نہ رحم مادر سے - نہ نطفہ پدر سے نہ تخم سے نہ عناصر کے کسی عنصر سے نہ اوسکی ابتدا ہے اور نہ انتہا - نہ شکل ہے نہ صورت نہ ظلمت ہے نہ نور ہے نہ وہ کسی کا دوست ہے اور نہ دشمن - نہ کسی کا باپ ہے اور نہ بیٹا نہ اوسکے زبان ہے جو کلام کرے نہ کان ہین کہ مخبر کی جہوٹی باتون کو سنتے نہ اوسکے پاس ہرکارہ ہے جو کسی سے کچہہ کہلا بہیجے - نہ اوسکا کوئی مکان ہے جہان اوسکی ملاقات کرنے والا جاوے یا اوسکا کوئی اوسکے پاس جا بیٹہے اور سب سے ایسا ہے جیسے خلا ہر شے سے اور آفتاب دہوپ سے اور طبیعت اور خاصیت ہر شے سے - لیکن مذاہب کے موجد اور اونکے پیچہلگ کافر اوسکو کہتے ہین جو اونکی پیروی نکرے اور اونسے مقابلہ یا مباحثہ کرے یا اونکو جہوٹہا سمجہے - جیسے پریم سنگہ بقال ساکن لودیانہ نے منشی کنہیا لعل الکہدہاری کو ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ع کو کافر کہا - حکایت یہہ ہے جیسے کہ پریم سنگہ ایک بوڑہا جاہل نرا بہگت ہے کہ پہر رات سے بیدار ہو اوتاروں اور دیوتون کے بہجن گایا کرتا ہے اور جسطرح سب ہندو میلی دہوتی رکہتے ہین یہہ بہی رکہتا ہے اور جاہل برہمنون کو خدا کا مقرب سمجہتا ہے اور گوگا کے پوجاری چوہڑون کو اور ننگا ہے کے بہرائیون کو مخدوم و مقدس جانتا ہے اوسکا کوئی مقدمہ عدالت ضلع مین درپیش تہا ایک گواہ اوسکا اوس سے باغی ہوگیا تہا جیسے مستر عبد الرحمن خان اب مسلمانون سے فرنٹ ہوگئے - اس نے ننگا ہے والے مردے کی قبر اور ہڈیون اور خاک سے

ازرسالہ سنہ ۱۸۷۵ع صفحہ ۶۰۶

درخواست کی تہی کہ اے سخی سرور سلطان تو خدا سے زیادہ طاقت والا ہے اور تو پنجاب کے ڈہور وڈنگرون کا خدا ہے جیسے توریت کے مصنف نے لکہا ہے ای بنی اسرائیلیون کے خدا تیرے سوا دوسرا کوئی نہ تہا اور نہ ہے اور نہوگا جو میرے گواہ کو بہی میرے گواہی دینے کو مستعد کرے اگر تو میرے گواہ سے مفید مطلب گواہی دلاوے ایک روپیہ چار آنہ کی مٹہائی تیری نذر کرون جیسے بقر عید کو مسلمان مکہ والے کو بکرے ومینڈہے و بیل و شتر کہلاتے ہین اور برہمنون کی امت والے دیی کو بہینسے اور بکرے کا خون چکہاتے ہین اور آگ اور آفتاب کو نرمید و گئو میدہ و اسومید جگ کراونکے کبابون سے خوش کرتے ہین اور کانسی و پیتل و چوب و پتہر کے مورتون کو نانا پرکار کے بہوگ لگاتے ہین اور عیسائی پادریون کو واسطے عیسائی بنانے ہر قوم کے مردم کو نقد و جنس اور بطور منا سب مدد دیتے ہین کہ مردے سے گئے گذرے صاحب نے لکہا ہے سے آکے گواہ کے دل مین تصرف کیا جیسے شیخ سدو ہندوستان کی بعض ہنود کی مستورات پر دخل یا داو کرتے ہین پس گواہ نے میری مرضی کے مطابق شہادت دی اونکی کارسازی کی عوض مین مٹہائی لایا ہون تم بہی اسمین سے تہوڑی لے لو ؎

الکھہ دہاری نے کہا کہ بموجب گرر پورانون کے جو تمہارے دادا گرو کا رچا ہے جو شخص مرتا ہے جب تک اوسکی کریا کرم نہین ہوتی ہے وہ بہوت بنا رہتا ہی اسہی وجہ سے ۱۳ روز تک جبکا کوئی مرجاتا ہے اوسکے گہر کا کوئی کہانا نہین کہاتا ہے کہ اوسکے گہر مین بہوت گہوسا رہتا ہے جب برہمن نقد و جنس لیکے اور متوفی کے نام کا طعام کہا ہضم کر خارج کرتے ہین تب وہ مردہ اسیر ہو دوسرے قالب مین جاتا ہے یا بیکنٹہہ مین وہان کے باشندون کی خدمتگارون مین بہرتی ہوتا ہے جیسے امتحان کے بعد اہلکار بہرتی ہوتے ہین لکہا ہے والے کا کریا کرم بموجب گرر پورانون کے نہین ہوا۔ پس وہ ہنوز پریت کی شکل وصورت وحالت مین ہے۔ بہوت کا جہوٹہا یعنے پرشاد یا تبرک کہانا پاپ ہے تم نکلو میرے گہر سے اور دور کرو میری آنکہون کے روبرو سے اوس مٹہائی کو

جو پریت کی جہوٹھی ہے اوس نے کہا کہ محلہ کے تمام برہمنون اور کہتریون اور بنیون اور ہر قوم کے ہندو نے اس پرشاد کو پوتر سمجھہ کے کہایا اور تمام پنجاب کے ہندو خصوصاً دیہات کے جٹ سلطانی مذہب یعنے ننگا ہے والے کی امت کہلاتے ہین اور سب اوسکے پس خوردہ کو اسطرح سے کہاتے ہین یعنے مرغی کرم کو ۔ تمہارے انکار اور تکرار سے مجہے ثابت ہوا جسمین اتنک شک تہا کہ لودیانہ بلکہ تمام جہان کے حتی کہ تمام کرہ بیضاوی کے ماضی و مستقبل و حال کے انسان و حیوان و جن و پری و فرشتے و درخت و پتہر کہتے ہین کہ کنہیا لعل کافر ہے کہ نہ خدا کے اوتارون کو مانتا ہے اور نہ خدا کے بہائی و بیٹون کو اور نہ خدا کے دوست اور دشمنون کو اور نہ مُردے و تیرتہون و غازیون و شہیدون کو ۔ نہ بہوت ۔ چڑیل ۔ جن ۔ پری ۔ دیو کو ۔ تمنے اس پرشاد کے لینے سے انکار کیا ۔ تمہارا کافر ہونا بخوبی ثابت ہوگیا ۔ کنہیا لعل نے ہنس کے کہا کیا بجز ایک خدا دوسرے کو سر جہکانا یا حاجت روا سمجہنا درست ہے اوس نے جواب دیا کہ خدا نے خود اپنے فرشتون کو حکم دیا تہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب فرشتون نے سجدہ کیا اس وجہہ سے اپنے عہدون پر بحال رہے ۔ شیطان نے جو سب فرشتون کا اوستاد یعنے گورو و مرشد تہا اوس نے کہا کہ مین بغیر خدا کے سوا دوسرے کو سر نہ جہکاؤنگا ۔ خدا نے اوسپر لعنت کی کہ تمام پیغمبرون کی امت والے اور اوانکی قوم سے نکیل بند ہے و ہندو شیطان پر لعنت کرتے ہین اور آدم کی اولاد مین جو جو چالیس سیرے ہوئے سب عناصرون اور کواکبون اور جمادات و نباتات و حیوانات و مُردے آدمیون کو پوجتے اور پوجاتے رہے ہین اور جو خدا پرست مثل منصور و سرمد و شمس تبریز و مانند مجنون کے انا لیلیٰ کہتے رہے ہین وے سب گردن مارے گئے ہین اور کافر کہلائے ہین پس جو ننگا ہے کو نہ پوجے وہی کافر ہے *

کنہیا لعل نے کہا کہ اگر اوس مُردے کی خاک کے پوجنے سے تو تمام جہان کے مردم وغیرہ سے مجہے دیندار کہلا دے اور کفر کے خطاب سے آزاد کرا دے ۔ مین اوس مُردے کی خوشامد کرون کہ غرضمند غرض کے پورا ہونے کو گدہے کو بہی

باپ کہتے ہین اور بے پرواہ کہتے ہین (سر برہنہ نیستم دارم کلاہ چار ترک - ترک دنیا ترک عقبے ترک مولے ترک ترک تم) - اوسنے جواب دیا کہ عیسائی تمکو کافر کہنا تب ترک کرین جب تم خدا کے اکلوتے بیٹے عیسے پر اپنے گناہون کے بخشانے کا بھروسہ کرو - اور مسلمان تمکو ایماندار تب کہین جب محمد صاحب کے دین کی بڑہانے کو ہر قوم کے مردم کو قتل و عاجز کرو یا اونکے نواسون کے قتل ہونے کے غم مین سر و چھاتی پیٹ رویا کرو — اور میلی دہوتی اور بھیکھہ مانگنے والے اور جاہل رہنے والے برہمن تب تمکو دہرم آتما کہین جب تم مثل کمیٹی کے ممبرون کے کہ وے حاکم کی رائے پرست بچن کہتے ہین برہمنون کے بچن کو ست کہو - گوگا کے مہترون اور ننگا ہے کے بہرائیون سے مین تمکو ایماندار کہلا دون اگر جمعرات کو بہرائیون کو کچھہ غلہ یا کوڑی - پیسہ دیدیا کرو -

کنہیا لعل نے کہا کہ ایک قوم کے ایماندار کہین اور متعدد قوم کے کافر کہین - کفر کا داغ پیشانی سے نہین جاتا ہے جیسے معشوق کے رخسار پر خال رہتا ہے - رہتا ہے - وہ ترکیب بتا جس سے کوئی کافر نہ کہے - اوس نے جواب دیا کہ مین ناخواندہ ہون اسوجہہ سے زیادہ بات بنانا نہین جانتا ہون لیکن اسقدر کہہ سکتا ہون کہ مجھے اگر پچاس کافر کہتے ہین دس دیندار بھی کہتے ہین تمکو ہر مذہب و ہر ملک و ہر قوم کا کافر کہتا ہے -

کنہیا لعل نے کہا کہ تیرا صاحب ہوا جو ننگا ہے والا ہے اوس سے کہہ کہ اگر تو ہر قوم سے کنہیا لعل کو کافر کہلانا چھوڑ دے جسطرح مین نے سوا روپیہ کا پرشاد بانٹا اوس سے سوا سو بلکہ سوا ہزار کا بڑا کہانا کرا دون - اوس نے جواب دیا کہ وہابی و خواندہ سنی اور امامیہ بھی ننگا ہے کو ناچیز سمجھتے ہین اور عیسائی اوسکو مخلوق کی برابر بھی خیال نہین کرتے ہین سراوگی اور خواندہ ہندو بھی اوس سے نفرت کرتے ہین جو مجھہ سے پہلے مانس چہارشنبہ ندار دہین وے اوس کے پوجاری ہین جب وہ بیچارہ اپنے تئین کل موجودات کا مسجود بنانے نہین سکتا ہے تمکو مخلوق کی زبان سے دیندار کسطرح کہلانے سکے ؛

کنہیا لعل نے کہا کہ اے بسیا کھہ نندن وائی رات کے وقت شکار کرنے والے

و اکردن مین مثل اندہون کے ٹہوکر کہانے والے تو نے ناحق اوس مُردے پیر کو
ایکروپیہ چار آنہ دیا اگر تو مجہے دس آنہ دیتا تیرا اگر ایک گواہ تجہہ سے باغی ہوگیا
تہا مین دس گواہ اوس سے زیادہ جبیت مہیا کر دیتا اور خود میز کے مقابل کہڑا
ہو جس قسم کے حلف سے حاکم کو اطمینان ہوتا تیرے مفید گواہی دیتا -
بہرکیف - بہرحال - بہرصورت - بہرسیرت تیرے مردے تمام پیرون سے
مین زندہ پیر شرف ہون کہ جہوٹہ - سچ - حق - ناحق کہنے کو توانا ہون کسی
مردے کو یہہ قدرت نہین کہ میرے کلام کا کلام کو رد کرے - زندہ پیروان بدے
مین مقابلہ کرنے نہین سکتا ہون کہ جیسے خدا کا کوئی نہین میرا بہی کوئی خویش و
اقربا و بہائی و بیٹا و دوست و آشنا نہین ہے اور مُردون کی کیا طاقت ہے
کہ میرے حضور مین حاضر رہ سکین - یقین کرو کہ سیانون سے بہوت بہاگتے
ہین اور دیوانون کی مستورات بلکہ خود او بیر رومی مصطگی اور افیون سے زین
بناکے سواری کرتے ہین - نکلی و ہمارے گہر سے اور مکرر ایسی ناپاک چیز لیکے
میرے گہر نہ آؤ -

فی الحقیقت کفر وجہالت وظلمت ناواقفیت عالم اور عالمیان کی حقیقت سے
اشارہ ہے جسکو علم معقول نہین ہے اور جسکا دل حقیقت کے ادراک سے عاجز
ہے اور جسکی توجہہ ادراک کو نہین ہے اور جو دوسرے کے قول پر چلتا ہے اور
اپنی عقل کو دخل نہین دیتا ہے وہ کافر ہے جسطرح ہر متنفس اپنے مخالف کو اقسام
کے مکروہ الفاظ سے خطاب کرتا ہے یہہ بہی ایک اسم ہے - کفر کافر را و دین
دیندار را - ذرہ درد دل عطار را +

ہر ایک عقلمند کہتا ہے کہ جو محسوس ہے وہ فانی ہے غور کرکے سمجہو جب ہر ایک شی کو
فنا ہے کفر و ایمان کس کہیت کی مولی ہے - ای بہائیو بعض گوشت خوار کہتے
ہین کہ توری و کدو لعنت بہر دو - ذرا اس لعنت کے معنے پر بہی غور کرو اور یہہ
کہتا بطور جدید مین نے نکو نشانی ہے کہ بہت اچہ - اگر مفت ندو عاقبت
کے اقرار کا تمسک لکہالو - وہ در دنیا نہین مگر ہمدور عاقبت - اور اس کلام
بس کرو (آنچہ کفر ہست بہ خلقان بر ما آن دین ہست - تلخ د ترش و ہمہ عالم

برہماشیرین سہت) ؛

۲ - سوال - ج - سفارش وحمایت کسکی موثر ہوسکتی ہے - جواب - گہ -
اگر مین کہون حضرت عیسے کی - جو خدا کے اکلوتے بیٹے ہین اور تمام عیسای
جو عقل کے پتلے ہین تصدیق کرتے ہین - آنحضرت کو دار پر چڑہے کل ۱۸۷۵
سال ہوئے - دنیا اگر قدیم نہین ہے حسب قول پیغمبرون کی امت والون
کے دس ہزار سال سے ضرور ہے جو مُردے حضرت عیسے سے پہلے گل
در گل ہوئے اور جنہون نے عیسے کا نام آجتک نہین سنا کہ بہت ملک ایسے
ہین جہان ہنوز پادر یصاحبون کا دخل نہین اور وہان اونکی زبان نہین چلی
اور ایک وقت ضرور ایسا ہی بیشک ہوگا کہ جیسے آج یہودی و آتش پرست
سودڑہی کے تین تین ہین یہہ کوڑی کے پوبارہ ہوجاوینگے - اور حضرت
صاحب اون لوگون کی سفارش کرینگے اگر سکین گے جو اونکو خدا کا بیٹا
کہتے ہین - یونی شیرین کی بہی حضرت سفارش نکرینگے کہ وے اونکو پیغمبر
کے درجے مین سمجہتے ہین خدا کا بیٹا نہین سمجہتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر اونکو
بیٹا کہا جاوے خدا پر تعزیرات ہند کی دہ دفعہ قایم ہو جو تصرف مال غیر کے
واسطے رقم ہے اور یہودیون اور مسلمانون و ہنود وغیرہ کی سفارش نہین
کرینگے اگر ہر قوم کی سفارش کے ذمہ دار ہوتے پادری لوگ ہر قوم کو دم
جہانسے دیتے گلی و کوچہ مین نہ پہرتے پس انکی سفارش کل مخلوق کے واسطے
نہین ہوسکتی ہے اگر ہو فقط عیسائیون کے واسطے - اور اسمین بہی یہہ شک
ہے رومن کیتہلک کی سفارش کرینگے یا پروٹسٹنٹون کی - محمد صاحب
اور موسی صاحب و زردشت صاحب و رام سنگہ کوکا صاحب کی سفارش
کو بہی اسیہی دستور سے حساب کرنا چاہئے اور برہمن ایسا اقرار بہی نہین
کرتے ہین کہ ہم شفاعت کرینگے جس سے مال لیتے ہین اوسکو کہدیتے ہین
کہ جنم آیندہ مین تمکو صد گونہ ملیگا - یہہ بہی نہین بتاتے کہ کس مہاجن کی دوکان
یا کس بنک یا خزانہ سے ملیگا اس حالت مین جو ایسے شفاعت کرنے والون
کے بہروسے رہے وہ احمق ہے - کوئی نہین کہتا ہے کہ مین جہوٹا ہون اور

فلانا سچا ہے ہر کوئی اپنی سچائی جتاتا ہے اور اوسکے مرید پیر کو گوا کرتے ہین اور یہہ
بھی خیال کرو کہ وے جو دعویدار شفاعت کے ہوئے جب منے الفون کے جنگل
مین پہنچے اپنے تئین رہا نکر سکے حالانکہ تب زندہ تھے اب مرنے کے بعد اورون کی
شفاعت کرین عقل قبول نہین کرتی ہے وہ شفیع جو اول روز سے آخر روز تک اور
مشرق سے مغرب و شمال سے جنوب تک وہر مذہب کے مردم کو مساوی ہے
وہ نیک افعالی ہے - مذہب والے کہتے ہین کہ جو ہمارے مذہب کا پیرو نہوگا
وہ جہنم مین جاویگا اور جو ہمارے مذہب کو قبول نہین کرتا ہے اوسکو شیطان
بہکاتا ہے - یہہ بھی جھوٹھ و فریب ہے - سزا کا دلانے والا - شفاعت سے
محروم رکھنے والا نہ کوئی مذہب ہے اور نہ شیطان ہے مگر بدفعلی ہے - مذہب
والون کی باتون کو بغیر تصدیق نہین کرتے ہین مگر اونکے پیرو یا اونکی بنائی کتابین
میرے کلام کا ثبوت تمہارا غور و فکر بھی کر سکتا ہے کہ جو چوری کرتا ہے وہ ہر ملک
وہر مذہب کی عدالت مین ملزم ٹھہرتا ہے اور چور کے واسطے ہر مذہب وہر سلطنت
نے دوزخ کو بھی نشان دیتے ہین جیسے چوری ویسے خون و رہزنی و ٹھگی و بدمعاملگی
و بدعہدی غرضکہ جنکو ہر ولایت کے مردم جرم بتاتے ہین وے ہین - جو بدافعالی
سے بچے کسی مذہب مین اور کسی ملک مین رہے نہ یہان سزا پاویگا نہ اور کہین اور
جگہہ پر - نہ زندگی مین اور نہ بعد مرنے کے اگر چوری اور ہر قسم کی بدکاری کو کسی
مذہب کا اپنی کتاب سے روا کہتا معلوم ہوتا کہ اوس مذہب کا پیشوا بہت اچھا ہی
جو بدمعاشون کا ٹہانک دار ہے - حالانکہ ٹھانک دارون کو بدمعاشون کی برابر
سزا ہوتی ہے اگر بدمعاشون کی کوئی سفارش کریگا کیا خدا الحق ہے جو اوسکو
بھی سزا ندیگا اور جب بدمعاشون کو اوسکی سفارش موثر نہوگی اوسکی غلامی سے
کیا حاصل ہے وہ بھی ایک آدمی تھا جو سفارش کا مدعی ہوا جیسا وہ تھا ویسے تم بھی
ہو - کیا رام سنگہ سے وہ قیدی اچھا نہین ہے جسکی کبھی برس دو برس کی میعاد
ہوئی ہو کہ یہہ جنم میعادی ہوا اور کیا رام سنگہ اوس سے اچھا نہین ہے جو قتل ہوا
- تم خلق آزاری چھوڑ دو اور سلامت روی اختیار کرو - پھر یقین کرو کہ دوزخ
اگر ہوگا تمہارے واسطے نہین بدمعاشون کو ہے جیسے جیلخانہ گنہگارون کو ہے

اور معاونت اغیار کی اختیار کرو اور مفید عام باتونکا خیال رکھو اور حب الوطنی کو فرض سمجھو جو ایسا کرینگے ہین اونکی یہان عزت ہوتی ہے اور مذہب والے بھی یہی کہتے ہین کہ نیکی کن و بدر یا اندار۔ پس ضرور بہشت ملیگا۔ مین مذہب والون کے برخلاف نہین کہتاہون فقط اسقدر تفاوت ہے کہ وے چاہتے ہین کہ تم اونکے غلام بنے رہو اور جو دوسرے کے ہو اوس سے نمک حرامی کرا اوس خیرخواہون مین داخل ہو۔ اور مین کہتاہون کہ غلام جیسا عمرو کا ویسا زید کا لعنت کرو غلامی پر۔ آزاد ہو ہر ایک دام دار کے جال سے۔ دارین کی سعادت کے واسطے نیک افعال کرو اور بدفعلی کو چھوڑو۔ بد افعال کو اگر خدا کسی کے دم جہانسے مین سزا نہ دے خدا پر جرم ہے وقوفی یا خاطر داری یا رشوت گیری کا قایم ہو جاوے اور اگر نیک افعال کو خدا سزا دے ظالم کہلاوے پس یقین کرو خدا عادل اور ہمہ دان ہے اور ہر ایک سے مساوی ہے۔ پیغام بر ویسے تم شریف ہو کہ ڈاک کے ہرکارے اور عدالتون کے وکیل سب تمہاری خدمت کو ہین اور تمہارا دیا کھاتے ہین اور ہر کوئی جانتا ہے جو وکیل اور موکل مین تفاوت ہے تم سردار ہو اور پیغام بر تمہارے خدمت کرنے والے۔ عجب احمق ہے وہ سردار جو وکیل کی خوشامد کرے پس یہی سچا شفیع ہے اور جسکو اس تقریر پر شک ہو وہ حکما کی کتاب کو دیکھے اور عقل والون سے دریافت کرے جاہل اور بدمعاش فقط پیغمبرون اور اوتارون کو حاجت روا نہین سمجھتے ہین شیخ سدو اور مدنا چمار اور کلوا ہیر کی جوتیون کو بھی سر پر دہرے ہین۔ تو کسی ایسے شخص کی بات نہ سن۔ جو رسم کی رسی سے بندہا ہو یا جاہل عورت ہو یا منقولات کے بارہ سے لدا ہو۔ تو وہی ہے جو جگت کے بنانے والا ہے پس تو بادشاہ ہے اور سب تیرے غلام ہین کہ ایاز جو محمود کا غلام تہا اور عبد جو صمد کا غلام تہا ہر ایک غلام تہا۔ تو اپنے تئین اسداللہ سمجھ کلب حسین مت گمان کر جو جاہل اور مکروہ اور مفلس ہے وہ غلام ہے تو ایسا نہین ہے۔ اندہا دستگیر کا محتاج رہتا ہے تو مثل اندر کے ہزار آنکھون والا ہے اور مثل برہما کے چار سر والا اور مثل بشن کے چار ہاتھ والا اور مثل شیو کے تینون لوگ کا مالک ہے۔ خوف گنہ گار کو ہوتا ہے اور سزا سے

بچنے کو حمایتی تلاش کرتا ہے تو گنام نگر کوتوال تیرا کچہہ کر نہین سکیگا پہر تجہے سفارش کی کیا ضرورت ہوگی ـ ساون مل حاکم ملتان کسی کی خاطر و مروت نہین کرتا تہا جسنے کہ اپنے بیٹے کو آپ قصاص کیا تہا کیا خدا اوسکی برابر بہی نہین ہے جو سفارشی کی باتین سنیگا اگر خدا بغیر سفارشی کے ظلم کرنے والا ہے موقوف کرو ایسے خدا کو خدائی سے کہ خدا واسطے انصاف کے ہے نہ ظلم کے ـ ایمیرے پیارے بہائیو جو تمہین آزادی کی راہ بتاتا ہے وہی تمہارا دوست ہی اور جو تمکو غلام بنانا یا رہکہنا چاہتا ہے وہی شیطان ہے جسپر محمدی پانچ وقت لعنت کرتے ہین ✠

۳ ـ سوال ـ ج ـ ایک منشی صاحب رئیس و وکیل عدالت شاہ آباد آرہ صوبہ بہار جو بتاریخ ۲۸ اکتوبر لودہانہ مین تشریف رکہتے تہے انہون نے بر سبیل تذکرہ فرمایا کہ جب سے ہند کے مردم نے گوشت کے کہانے کو ترک کیا اور ولائیتون کے مردم کے غلام بن گئے ـ تم اون کی رائی سے اتفاق کرتے ہو یا کچہہ حجت کرسکتے ہو ـ جواب ـ کہ ـ ہند مین برہمن مثل پنج دراوڑ پنج گور بہت قسم کے ہین ـ کشمیری ـ سارست ـ قنوجیہ ـ بنگالی وغیرہ بہت قسم کے گوشت خوار ہین ـ گور وغیرہ دو چار قسم کے برہمنون نے گوشت کا کہانا چہوڑ دیا ہی اور چہتری و کہتری سب ہی گوشت خوار ہین ـ بنیس البتہ غلہ خور ہین اور کائیتہہ اور بہت قسم کے مردم گوشت خوار ہین غرض کہ سو ہندو مین پانچ گوشت خوار نہونگے انکا پیشہ دوکانداری کا رہا جنکا پیشہ شمشیر زنی کا رہا یعنے چہتری وے سور کا گوشت بہی کہاتے ہین جسکو بعض قوم کے بہت زور آور سمجہہ کے نہین کہاتے ہین ـ اور انہون کبہی گوشت کہانا ترک نہین کیا لیکن اونہون نے پر سرام اور شنکراچارج اور ایرانیون اور تورانیون اور کابلیون کی جفت برداری اختیار کی بلکہ وہ ذلت قبول کی جسکو بار بار لکہنے سے شرم آتی ہے کہ ہندو مسلمان نوکو ڈوے دے ـ اگر گوشت خوار جوانمردی کرتے اور گاہ خور نامردی کرتے منشی صاحب موصوف کی رائے سے اتفاق کرتا جب گوشت خوارون نے بجائے گوشت کے چرم کو کہایا

میرا اونکی رائے سے اتفاق نہین ہے — البتہ اتنا کہہ سکتا ہون کہ گوشت خوار درندگاہ خور چرندون کو کہا جاتے ہین اور تکلیف دیتے ہین اور وے بجز صبر کچھہ علاج کر نہین سکتے ہین اور بنیون کو ہر قوم کے دہاتے دہمکاتے ہین گویا کہ چرند جانورون کے درندا انسانونکے شکار ہوئے ہین — اصلی سبب ہندونکی نالایقی کا گوشت سے پرہیز کرنا نہین ہے اول جہالت ہے جو برہمنون کی کرپا سے انکے سر مین سمائی — دویم کثرت مناکحت و عیاشی و شہوت رانی ہے کہ مباشرت زنان کو ہر لب شری کرشن کو مہاراج کی سنت سمجہا — سیوم غرور خاندان ہے کہ مثل سگ کے دربدر بہیکہہ مانگتے پہرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم برہمن ہین اور مسلمانون کو ڈوبے دیتے اور رن سے بہاگ گئے اور ہتہیار ہاتہہ سے ڈال کے کہتے ہین کہ ہم چہتری ہین چہارم قیود مذہبی ہے کہ جہاز پر نہ چڑہین اور اٹک سے پار نجاوین اور چوکے باہر روٹی نہ کہاوین اور منجہون سے بغیر پوچہے مرے بہی نہین +
پنجم — مذہبون اور رسومات کے برخلاف کہ (ایک گہر مین ومتا کو سل کہان سے کہو — خسم پوجے دیوتا بہوت پوجنی جوئی) اگر ہر متنفس علم و ہنر مندرجہ کتب حکمت نظری و عملی سیکہے اور اوسکے مطابق بعد تجربہ عمل کرے اور ایک عورت سارے خاندانکے واسطے کافی سمجہے اور نطفہ پدر و رحم مادر سے جوہر ذاتی کو شریف جانین اور نامعقول قیود مذہبی پر لعنت کرین اور اتفاق جماعت سے ایک وضع ایک رسم قرار دین اور غیرت کو جان سے زیادہ سمجہین گوشت کہاوین یا نہ کہاوین کسیکے غلام نرہین — اگر یہہ پانچ نہون گوشت کہانے سے اسطرح مارے جاوین جیسے بہیڑیے کنجرون کے ہاتہہ سے بطمع دو آنہ انعام مارے جاتے ہین اسوقت مین جو گوشت کہاتے ہین اور شراب پیتے ہین وے بہادری نہین کرتے ہین — مثل واجد علیشاہ پانوَمین گہونگرو باندہ انیس الدولہ کو ناچ دکہاتے ہین بہاؤ بتاتے ہین اور ہندوستان کو نالایقی کی تمام جہان مین بذریعہ انگریزی اخبارون کے مشہور کراتے ہین — اگر ان پنجبن کے سایہ سے ہندوستانی کامیاب ہونگے ہم سر کمر جاری کر دینگے کہ ہندوستانیونکو فقط جانورونکا گوشت کہانا روا نہین

آدمی کا گوشت بہی کہا دین کہ ہماری غرض فقط اتنی ہے کہ ہندوستانی صاحب علم و دولت و طاقت ہوجا دین اور کسیکے غلام نرہین اور کوئی انکو غلام یا چیلہ یا پیرو نہ کہے ہر کوئی ہر ایک متنفس ہند کو خداوند عالم و عالمیان کہے اگر یہہ مطلب میرا ہڈیان کہانے سے بہی بر آمد ہو مجہے قبول ہے ✣

ظہور اونیسوان خیال

جو افعال کے ارتکاب کو اپنے تئین قادر سمجہے وہ جرم کے پاداش کا خوف کرے اور نیکی کے بدلہ کا متوقع رہے ✣

۲- جو منعم سے منعم کے لیاقت کے موافق انعام پاوے وہ شکر انعام کا کرے-

۳- جو والی نعمت کو بیوقوف تصور کرے وہ خوشامد اور تملق کرے ✣

۴- جو مسبب الاسباب کو ناتوان و عاجز سمجہے وہ اپنی ہمت کو پست کرے ✣

۵- جسنکو اپنے حال سے خبر نہو اوس سے عرض حال کرنا چاہیے ✣

۶ جس شے کو ثبات و قیام ہو اوسکے ملنے کی تمنا ہو ✣

۷- جو اپنی خو- عادت کے خلاف کرے اوس سے شکایت کرو-

۸- ملتجی اوس سے ہو جو کسی سے ملتجی نہو-

۹- غنیمت جانو آج کو کہ کل کی خبر نہین ہے ✣

۱۰- جو خدا کو کل عالم کا اور کل عالم کو خدا کا سمجہے وہ دیندار ہے ✣

۱۱- جو بہشت مین حور و غلمان کے ملنے کی توقع رکہتا ہے وہ شہوت پرست ہے

۱۲- جو انگور و ناسپاتی کو چاہتا ہے وہ چٹورا ہے ✣

۱۳- جو دوزخ کی مصیبتون سے ڈرتا ہے وہ رضا پر راضی نہین ہے ✣

۱۴- حکومت کرنے والا ظلم سے اور اطاعت کرنے والا الزام سے بری رہے یہہ محال ہے ✣

۱۵- زبردست زیردست پر ہمیشہ ظلم کرتا ہے اور کمزور اور کم عقل کو ہمیشہ زور آور اور عقلمند کو جور سہنا پڑتا ہے ✣

۱۶ - ہر کوئی چاہتا ہے کہ خاص و عام میرا دین قبول کرین ؛

۱۷ - جیسے نطفہ پدر و خون حیض مادر کا بچہ کی رنگ و شکل و قوا مین اثر ہوتا ہے ویسے صحبت کا اثر اوسکے خیال و افعال مین ہوتا ہے ؛

۱۸ - جیسے فلزات اور حجریات مین قوت مقناطیسی کا اثر نمایان ہے حیوانات ناطق و مطلق مین بہی ہے ؛

۱۹ جیسے اجرام فلکی اور اجسام ارضی عناصر سے مرکب ہوئے ویسے سلطنت کو علم و عقل و تہذیب اخلاق و ترکیب منزلی و سیاست مدنی درکار ہے ؛

۲۰ - جو ہر نیک و بد کے ظاہری سبب کو غور سے سمجھے اور مسبب کے قدرت کو بواجبی سمجھے ؛

بیسوان ظہور ست چت انند اودیتی

جو جس سے پیدا ہوتا ہے وہ اوسکو اپنا باپ بتاتا ہے اور جسکو جو کوئی مثل فرزند کے پالتا اور تربیت کرتا ہے وہ بہی اوسی کو بیٹا کہتا ہے اور یہہ باپ - کیونکہ وہ نہین جانتا ہے کہ اوسکے مادر و پدر کون اور کہان تھے - یہہ جگت جو انتہاے نظر کے اندر اور امکان نظر بشر سے باہر ہے اور اسکے اندر اجرام ثوابت - سیارہ - قطب اور عناصر اور اجسام جمادات - نباتات - حیوانات مطلق و ناطق ہین نیک ہین یا بد - شریف ہین یا رزیل موحد ہین یا مشرک یہہ سب اوس ایک سے موجود ہوئے جسکا ثانی کوئی نہین اور اوسکے خیال و افعال مین کسی کو مداخلت اور نہ اوسکی حقیقت سے کسی کو واقفیت پس وہی سب کا باپ ہے خصوصیت کسی کی نہین - جیسا میرا ویسا تیرا - جیسا تیرا ویسا اسکا - جیسا اسکا ویسا اوسکا - جبرئیل اوس سے پیدا ہوا اور شیطان بہی دوسرے سے نہین ہوا - خیال اوس سے متولد ہوئے اور کلام اوس سے بنے - اور افعال اوس سے موجود ہوئے وہ ہر ایک مبدہ کا مبدہ اور ہر ایک شئے موجودہ و مذکورہ کا تخم ہے موجودات اوسمین اسطرح ہین جسطرح تخم مین شاخ

برگ - پہول - پہل ؁

۲ - وہی بے نظیر و بے تمثیل سب کی مان ہے کہ جسطرح سے مادر بچون کو پالتی ہے اور اپنے شکم سے اسطرح نکالتی ہے جیسے مکڑی کہی پکڑنے کا جال - اور بچون کی نیک اور بد حرکات سے ملول نہین ہوتی ہے ویسے وہ بہی عام کی ہے فقیر اوسکے شکم سے برآمد ہوئے اور امیر اوسکے پیٹ سے - کہ اوس سے پہلے ز نہ تہا اور نہ بچہ دان اور نہ تخم تھا - نہ زمین - نہ قادر تہا - نہ قدرت - نہ فاعل تہا نہ فعل - نہ مفعول - جو تھا وہی ایک تہا جب پہلے دوسرا کوئی جسم و عقل و نفس نہ تہا اب جو ہے وہی ست چت انند اودیتی ہے وہ امر ہے یہہ بہی امر - جیسے بولنے مین بعض لفظ تانیث بعض مذکر ہین کہ لوگ بولتے ہین روٹی کہائی - اور پانی پیا ویسے اسم دیو اور دیبی ہے - روٹی کے پستان اور کوئی علامت زنانہ نہین ہے - اور نہ پانی کے نشان مردانہ - روٹی و پانی دو نہین کہ بغیر انکے حیات انسان نہین پس وہی دیبی اور وہی دیوتا ہے اور وہی مان اور وہی باپ ہے - عوام بالقوہ کو نہین دیکھتے ہین بالفعل پر نظر رکھتے ہین - محسوسات غیر محسوس سے پیدا ہوئے - غیر محسوس کو محسوس کا علم ہے محسوس کو غیر محسوس کا علم جب تک نہین ہو نہین سکتا تب تک غیر محسوس نہو - تحریر و تقریر مین مادر - پدر حقیقی دو ہوئے مجاز مین دو بلکہ زیادہ ہو سکتے ہین - حقیقت مین دوئی کا وجود بہی نہین ہے ؁

۳ - جنکے گیان اندری - کرم اندری - انتہہ کرن اور پران ہین اونکو اونکی فعل کا تربیت کرنے والا اوستاد وہی ست چت انند اودیتی ہے کہ عقل وہی ہے اگر کوئی اور موسوم اس نام سے ہوا اوس سے غیر نہوا - عقل کل وہ ہے اور عقل جزو وہ ہے - لقمان کی عقل اور گدہے کی عقل وہی عقل ہے پس ہر نیک و بد کا گورو ہے - درندون کو درندی اور پرندون کو پرندی مین نے نہین سکہائی اور نہ تو نے نہ اس نے نہ اوس نے - کوئی کہے جبرئیل یا عقل کل یا ہرن گربہہ نے - غلط ہے شیطان کو شیطنت کس نے سکہائی ہے کہ وہ خود معلم الملایک حسب قول بعض اشخاص ہے میری آنکہون مین نہ شیطان ہے

نہ رحمان - نہ گورو نہ چیلہ یہہ سب دنت کہتا ہے اور گور کہہ دہندا فقط ایک ست چت انند اودیتی ہے جب دوسرا نہین جو پیر ہے وہی مرید ہے جیسے کسی کا قول ہے

من پیر خدا ایم و خدا مرشد ماست ؛

۴ - عقل کا جسم سے ایسا واسطہ ہے جیسا آفتاب کا دہوپ سے - برائے نام قرص آفتاب اور روشنی لازم ہے اگر دہوپ نہین آفتاب نہین - اگر آفتاب نہین دہوپ نہین - پس جسم اور علت اور اسباب جسم اور آلات جسم اوسی کمہار کے جسم کل سے ہین جیسے بازیگر کی ایک دیگچی سے رنگ برنگ کے طعام برآمد ہوتے ہین نادان سمجہتے ہین کہ جسم یعنے جسمین طول - عرض - عمق ہے یا رنگ و بو وغیرہ سے کچہہ ہے وہ نطفہ پدر و رحم مادر سے بنا ہے - رحم و نطفہ غذا سے - غذا نباتات وغیرہ سے - اور وہ عناصر سے موجود ہوتا ہے اور اونہین فنا ہوتا اور اون سے پرورش پاتا ہے لیکن عناصر اوسی کے جسم کے جسم ہین پس میرا جسم اور ست چت انند اودیتی کا جسم ایک ہے اور وہی کمہار اس جسم کا اور وہی توڑنے والا جسم کا - جیسے اوس سے عناصر جدا نہین ویسے مجہہ سے اور ہر ایک سے ملے ہین - پس دوئی کو دور کرو اور کہو ایک ست چت انند اودیتی ہے اور وہ مین ہون ؛

۵ - پران بغیر نہ عقل نہ جسم کہ جب یہہ نہین کچہہ نہین بموجب قول اوس گیدڑ کے جسکا ذکر بشن پوران کی ایک حکایت مندرجہ رسالہ ہشتم کے ہے کہ ای راجہ مجہے ہلاک نکرنا کہ میرے مرنے سے جگت بلکہ جگدیس ہلاک ہوجاویگا - اور وجہہ ظاہر ہے کہ پران کے ہمراہ جملہ ادعاے زن - زمین - زر - مذہب و عزت و حکومت و امید بہشت و خوف دوزخ و شوق وصل و غم ہجر و عبد و عبادت و معبود و فاعل و فعل و مفعول ہین جب پران نہین کچہہ نہین - پران بغیر جسم و عقل کے و عقل بغیر پران و جسم کے اور جسم بغیر پران و عقل کے جیسا کتہ گہر کا نہ گہاٹ کا - ہمارے سر ہر کو عوام استہول و سکہشم و کارن کہتے ہین اور ہماری بدہ کو الپ بدہ اور ہمارے پران کو جیو آتما - وے مور کہہ ہین - ایک ہی پران ہے جیسے روشنی یا تاریکی ایک ہے اور ایک ہی جسم ہے جیسے بجز

دکلر ورو سلی وبہور ایک ہی زمین ہے اور ایک ہی عقل ہے کہ نیک و بد کی عقل کل
ایک ہی براے نام رج - ست - تم - برہما - بشن - مہیش - شہوت
- غضب و تمیز تین ہین - جب ایک دوسرے سے لازم و ملزوم ہے دو ہین
نہ تین جو کچھ ہے ایک ہے - آہنگر کی تپک سے جو ریزے آہن کے سرخ ہو
اوڑتے ہین وے بجز آہن اور نہین - پس جسمین جسم یا نفس یا عقل یا تینون
ہین وہی محسوس ہے اور جو محسوس ہے وہی عقل کل و نفس کل و جسم کل ہے
گو کہ ناقص آئینہ مین بڑا جسم چھوٹا نظر آوے وے تین نہین کہ ایک بغیر
دوسرے کے نہین پس جو وہ ہے وہ ہم ہین جیسے بے سر نامہ مین فرید الدین
عطار نے اور بشن پوران مین جملہ رکھیشرون نے کہا - من خدایم من خدایم
من خدا - فارغم از کبر و کینہ از ہوا +

۶ - دشمنی پیدا ہونے کا سبب یہہ ہے کہ جو خواہش ہمارے نفس کی ہے دوسرا
بخلاف اوسکے کرتا یا کہتا یا سمجھتا ہے ہمارا نفس اوسکو ناروا سمجھتا ہے پس دشمن
ہمارا ہمارا نفس ہے کہ نہین سمجھتا ہے کہ جگت کا نفس واحد ہے اگر دو ہیتا نہ ہے
دشمنی نہ ہے اور ہمارا نفس ست چت انند اودیتی کا نفس ہے پس بہروپیہ
کی مانند دوسرا روپ بدل ہمارے خلاف کرتا ہے وہی ست چت انند اودیتی ہے

۷ - جگر کہو یا دگر - دوست کہو یا دشمن ساجد کہو یا مسجود - گورو کہو یا چیلہ -
باپ کہو یا بیٹا جورو کہو یا خصم نوکر کہو یا آقا - غرض کہ بت و بت پرست و خدا
و خدا پرست جو کچھ ہے ایک ہے پس مین اور تو اور یہہ اور وہ اور بہشت و دوزخ
و حبس و نجات دو نہین ایک ست چت انند اودیتی ہے اوسکو نمسکار کرتا ہون اور
وہ مجھکو +

۸ - اگر ہم اوسکی تعریف نکرتے کون اوسکو جانتا اور جو وہ ہمکو پیدا نکرتا انتظام
دنیا کون کرتا (او در دل من ہست و دل من بدست او - چون آئینہ بدست
من و من در آئینہ ام +

۹ - اودیت گیان فقط سمجھنے کو ہے - سمجھنے اور سمجھانے کو دویت ست ہے پس
وحدہ لاشریک کو سجدہ کرتا ہون اور کہتا ہون تو ہے رب میرا مین ہون بندہ تیرا

میرا تیرا سواے دوسرا نہین ہے گو کہ تیرے مثل میرے بیشمار ہوئے اور ہین اور ہونگے - جتنی صفات تیری ست رودی اوپ نشد مین ہین یا ہر مذہب کے موحدون نے تیری صفات لکھی ہے اون سے زیادہ ہین اور جتنے جرایم اور عیوب سے میرے واقف مجھے ملزم یا متہم کرتے ہین میرے گناہ اون سے بھی بہت ہین - لالچی و شہوت پرست ہین جو بہشت کو چاہتے ہین اور نامرد ہین جو دوزخ سے ڈرتے ہین اور قانون سے ناواقف و جاہل ہین جو روز حساب سے گہبراتے ہین اور جاہ جو ہین جو مکت کو اعلے عہدہ سمجھہ مانگتے ہین اور صورت پرست ہین جو تیرے دیدار کی تمنا کرتے ہین میرے اور تیرے حساب مین جو فرق تھا وہ جاتا رہا - زیادہ کیا کہون کہ زبان کو طاقت گویائی نہین ہے اور لشہ حد و حساب سے زیادہ ہوگیا +

۱۰ - مخمور بادہ اور دیوانہ اور حواس باختہ کو جو بیری سے ہو کوئی سزا نہین ہے پس مجھہ مین یہہ تینون صفت موجود ہین ثبوت کی درکار نہین کہ از مذہب مین گبر و مسلمان گلہ دارد - اختتام کلام تب ہوتا جب مجنون کا بیان اوس شتربان سے جو لیلے کے گہر کو جاتا تہا ختم ہوتا - باور کرو کہ مین ختم ہونگا میرا وقایع ختم نہوگا (کسکو دکہلاؤن آبلے دل کے - زخم تازے ہوئے ہین چھل چھل کے) الراقم الکھہ دہاری +

۲۱
ظہور اکیسوان ست چت انند ادویتی
بنوع دیگر

غیر محسوس سے محسوس موجود ہوئے جملہ محسوس دو صفت سے موصوف ہوئے ایک نیک دویم ناقص - نیک وے جو معقول ہین اور اپنے و جملہ موجودات کے تنفس کو مدد دینے والے ہین اور راحت کی پہونچانے والے اور عقل کے زیادہ کرنے والے اور بد وے ہین جنسے بضد نیک کے ظاہر ہو بدی کے بدلے دوزخ و نیکی کے بدلے بہشت و غیر محسوس سے مکت کا تعلق ہی - جو بدافعالی و بدکلامی و بدخیالی کو اختیار کرے وہ دہشت ناک دوزخ مین رہے یا جانے کو

یقین کرے کہ جہالت یا شہوت یا غضب سے جو غذا مین بر خلاف طب کرتا ہے اور
گذران مین بخلاف سلامت روی اور معاملات مین مخالف آئین سلطنت وہ بیمار
ہوتا ہے یا جلد مرتا ہے یا مفلس و قرضدار ہوتا ہے یا بدنام ہوتا ہے یا جیلخانہ
و تازیانہ کا سزاوار ہوتا ہے اور وہم سے اوسکا دل آزاد نہین ہوتا ہے اور
مرنے کے بعد دوزخ کی آگ سے ڈرتا جاتا ہے اسکے ترک کرنے سے دوزخ
کی آگ اوسپر اثر نہین کرتی ہے کسی مذہب یا کسی ملت کا ہو - عارضہ تب ہی
پیدا ہوتا ہے جب اعتدال مین فرق آتا ہے کم وزنی سے بقال یا خود ہوتا ہی
زیادہ دینے سے دیوالہ نکالتا ہے (زنند جامہ ناپاک گاذران بر سنگ) +
علم معقول اور عمل معاونت اغیار مثل لقمان اور بکرماجیت نامور کرتا ہے اور مسجود
خلایق بناتا ہے اور دولتمند کرتا ہے جس سے جملہ اسباب عیش میسر ہوتے ہین
اور دشمن در نہین آتے یہہ بہشت دنیا ہے اور عاقبت کا بہشت بھی اگر ہی
ایسے اشخاص کو مذہب کے سبب سے بہشت نہین ملتا ہی کہ تعصب مذہب فساد
و حسد و بغض کو سکھاتا ہے جو ذیل مین بدکاری ہے محسوسات سے متعلق یہی
دو مقام ہین اسکے سواے کوئی اور نہین ہے -
بدی اور نیکی و بیم و رجا و دنیا و عقبے کی لذات کا خیال و اسباب و کلام جو پنچ تت سی
مرکب ہے اس سے دل کو ہٹاوے پس محسوس معدوم ہو جاوے جب محسوس
نہ ہے غیر محسوس ہو جاوے جیسے محسوس محسوس مین شامل ہوتا ہے کہ جسم کی
مٹی مٹی مین و پانی جسم کا پانی مین وہ غیر محسوس اوس غیر محسوس مین ملجاوے
یہی حکمت ہی +
مذہب والے کہتے کہین راحت بغیر رنج کے اور رنج بغیر راحت نہین ہے کہ زمستان کے
بعد گرما اور گرما کے بعد برسات - دن کے بعد رات - رات کے بعد دن ہوتا ہی
دوزخ مین اگر ہمہ تن رنج ہوگا روح کا زندہ رہنا ناممکن ہوگا اور بہشت مین کچھ رنج
نہوگا شادی مرگ ہوگی - علاوہ برین جن جہادیون نے بہت آدمیون کو قتل
کیا اور جن نیکبختون نے بہت آدمیون کو عاجز کر یا دم دے دین مین ملایا
اور جن آدمیون نے برہمنون کو زیادہ دان دیا اونکو بہشت مین عمدہ مقام ملیگا

جو کم درجے مین رہینگے اونکے دل کو حسد کی آگ لگےگی اور انتہا ے افعال ظالمون کی نہین ہے کہ ایک سے ایک زیادہ ظالم ہوا ہے پس حسد سے ایک بری نرینگا یہہ سب واہیات خیالات محسوسات کے ہین بگیان کی شرط یہہ ہے کہ سرب تیاگ کرے یہی سرب انند اودیتی ہے جسکے ہاتھہ مین زخم نرہا وہ محتاج جراح کا نرہا جسنے موجودات کے خیالات وبیم ورجا کو ترک کیا اوسکو پرم آتما سے کیا احتیاج رہی جو کسی کا محتاج نہین وہی پرم آتما ہے اور پرم آتما سے واصل ٭ پرم آتما کوئی شے نہین جسنے ترک محسوسات کیا مثل آہن کے مقناطیس سے چپک جاوے پرم آتما سروگ بیاپک ہے گیان ہونے سے وہ حالت ہوتی ہے کہ سونیوالا جب جاگتا ہے تمام موجودات کو دیکھتا ہے جب سوتا ہے سب سے بے خبر ہو جاتا ہے بگیان سے غیر محسوس کو دیکھتا ہے اور گیان سے محسوسات کی عمدہ اشیا ے کو اور اگیان سے ناپاک خیال وکلام ۔ افعال کرتا ہے یہہ خلاصہ جملہ بید وشاستر وسمرت وپوران وتمام جہان کی معقولات کا ہے اگیانیون کے سمجہا نے کو ہزارون کتابین ہین اور اپنے مذہب کے بڑہانے اور دنیا کی مردم کی لڑا نے کو اور غیرون کا مال مفت کھانے کو جھوٹھی کھانیان و روایت بعید از عقل خلاف از قیاس بشیار ہین ۔ خدا غیر محسوس ہے اوسی سبب سے جاودان ہے اور سب محسوس ہین اس سبب سے فانی ہے جو فانی سے الفت کریگا فنا ہوگا جو جاودان سے رجوع کریگا جاودان ہوگا ۔ یہہ مبارکباد برا ے سال آیندہ وسال روندہ کے ہے ۔ الراقم الکھہ دہاری ٭

ظہور بائیسوان ۲۲ حیات جاودان

حیات جاودان موت ہے ۔ سمندر کا پار ہونا سمندر مین غرق ہونا ہے آسمان کے غایت کو دیکھنا آسمان کا تصور کرنا ہے ۔ لیلی کا پانا مجنون کو مشکل ہوا لیکن اوسکے تصور مین مرنا امکان ہوا ۔ دل کی تسلی محال ہے مگر دل کو تلاش سے معطل کرنا آسان ہے ٭

سنج حکمت حصہ چہارم ص ۹۸

گنج حکمت حصہ ۲ صفحہ ۹۰۲

ظہور تیئیسوان ۲۳ رومی کی مثنوی

رومی کی مثنوی دل کی تاریکی کے دور کرنے کو آفتاب ہی - گر نہ بیند بروز شپرہ چشم - چشمۂ آفتاب را چہ گناہ +

۲ - بالیقین لکھتا ہون کہ لکھنے والا اسکا موحد تہا اور دل سے کچھ تعلق کسیکے ہمراہ نہین رکھتا تہا +

۳ - بعضے موقع مین جو اس نے کسیکی پاسداری کی محض مصلحت وقت کی تہی کہ اوس کے وقت مین جیسے کہ آج ہند مین ہے نہ تہی +

۴ - اس کی عبارت کا مطلب پابند شرع کا سمجھہ نہین سکتا ہی کہ حلوا خوردن را روئے باید جو شرح اسکی کسی نے مفید مذہب محمدی کے لکھی ہو اوس کو محض باطل سمجھو اور اسکے معنے اپنے دل سے پیدا کرو اگر واحد کا خیال دلمین رکھتے ہو -

موحد تین نوع کے ہوتے ہین +

اول - صوفی یہہ اپنے مذہب کے زندان مین اطفال کی مانند باپ اور مان کے تابع رہتے ہین +

دویم ملامتی یہہ مثل جوانون کے ظاہر اور مانند پیرون کر باطن رہ کتے ہین +

سیوم - قلندر یہہ شبیہہ مردون کر ہوجاتے ہین +

جو تیسرے درجہ مین پہونچتا ہی وہ تحریر اور تقریر کے لایق نہین رہتا ہی جیسے کہ مردہ تجسس اور حرکت ہوتا ہے +

پہلے اور دوسرے درجہ مین تحریر اور تقریر کو توانا رہتا ہی باایںہمہ جو دوسرے منزل کا مقیم ہوتا ہی بسبب کثرت استغنا کے کلام نہین کرتا ہی پس گفتگو کی واسطے پہلا ہی مرتبہ ہے +

اسکا کلام ایسے وقت کا ہی کہ پہلی منزل کوچ کر دوسری منزل کے درمیان مین ہو - نامہ نگار کی تحریر کا یہہ منشاء نہین ہے کہ مصنف اسکا راہ مین بہٹکتا رہا اور منزل مقصود سے دور رہا مگر یہہ کہ دوسری اور تیسری منزل مین جب جو پہونچتا ہی حسب قول رومی صاحب کی کلمہ اور کلام سے معطل ہو جاتا ہی - دیکھو فرماتے ہین -

دفتر سیوم مین فنا و بقا درویش کو - (گفت قایل در جہان درویش نیست
در بود درویش او درویش نیست + چون زبانہ شمع پیش آفتاب
نیست باشد ہست باشد در حساب) درویش مانند شمع کے ہی اور کمال
اسکا آفتاب جب آفتاب طلوع ہوتا ہے شمع بیکار ہوجاتی ہے کہ شمع
کی روشنی آفتاب مین اور آفتاب کا سایہ شمع پر موثر ہوتا ہے - سبوچہ کا
پانی جب تک سبوچہ مین رہتا ہے نیل اوسکو سیاہ کر سکتا ہی اور نیل کی
سیاہی کو یہہ دہو سکتا ہے جب سمندر مین اولٹ جاوے سبوچہ کا
پانی بے نام اور بے نشان ہوجاتا ہے پہر جو کچہہ فعل ہو سمندر کے نام زد ہوتا ہے غ
خلاصہ یہہ ہے کہ جب تک درویشی کا لقب رکہتا ہے درویش نہین ہے جب
درویش ہوجاتا ہے بے نام اور بے نشان کے نام اور نشان مین
ملجاتا ہے - رومی سے جو جبریل نے کہا یہہ سچ ہے (ما برون را ننگریم و
قال را - ما درون را بنگریم و حال را) دیکہو دفتر سیوم مین موسی کا قصہ

ظہور چوبیسوان ۲۴ ہندی چینی

ایک چینی نے ایک ہندی سے پوچہا کہ تم کبہی کسی پر عاشق بہی ہوئے ہو
کہ تمہارے کلام مستانہ ہین اوس نے جواب دیا کہ جب تمام جہان عاشق ہے
وہ مجہپر عاشق ہے پہر مین کیا دیوانہ ہون جو کسی پر عشق کرون +
۲ - س - تم کون نشہ کہاتے ہو کہ واہی تباہی بکا کرتے ہو - ج - وہ
نشہ نہین کہاتا جو مثل کرایہ کے ٹٹو کے منزل پر پہونچا کے اپنے گہر چلا جاتا ہے
مگر وہ نشہ کہایا ہے جو روز ازل سے ابد تک نہین اوترتا اور خمار اوسکے بعد
نہین ہوتا ہے +
۳ - س - تمکو خوف خدا اور شرم دنیا کچہہ ہے - ج - خدا کو نہین اور
مین بچا نہین - پہر کسو جہہ سے خدا سے ڈرتا اور دنیا مین کسکو شرم یا غیرت
ہے جو مین کرتا اپنے مزے اور اپنے مطلب کو جو شخص جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی

اور عقیدا ایک بنا لیتا ہے ✝

۴ - س - ہند کے باشندون مین کوئی ایسا ہے جو بے گناہ ہو - ج - انجیل مین لکھا ہی کہ دنیا مین کوئی آدمی نہین جو گناہ سے بری ہو جو حضرت عیسے کی شفاعت کا بہروسہ کرے اوسکو عاقبت مین نجات ملیگی دنیا مین اوس کی کیا حالت رہیگی مجھے یاد نہین کسی پادری صاحب سے دریافت کرلو - البتہ اتنا کہہ سکتا ہون کہ پادری لوگ دعا کرینگے کہ جسطرح ممکن ہو کپورتہلہ کا رئیس ہرنام سنگہ ہو ✝

۵ - س - تمکو کچھہ تمنا ہے - ج - خوف دوزخ نہین - خواہش بہشت نہین افسوس ہجر نہین - شوق وصل نہین - حبس نجات - مکت - بندہن کو بازیچہ اطفال سمجھتا ہون پھر تمنا کیا ہیگین کی بورائی کی کرتا ✝

۶ - س - لوگ تم سے ناراض کیون ہین - ج - اون سے دریافت کرو کہ تمہارا اس نے کیا نقصان کیا ہی (حسود را چہ کنم کوز خود برنج درست) ✝

۷ - س - جسطرح سے تمام ہندی مردہ پرست ہین اور درختون وپتھرون اور جانورون اور جاہلون کو پوجتے ہین تم کیون نہین پوجتے - ج - وے سرمین عقل نہین رکہتے ہین اورون کے کہنے پر چلتے ہین مین نے عقل کل کو عقل کا درس دیا ہے وے خاکی ہین مین اکاسیع ہون ✝

۸ - س - اسہی سبب سے وے تمہارے دشمن ہین - ج - عیسائی دوست تب ہون جب مین عیسائی دین قبول کرون اور مسلمان محبت تب کرین جب مسلمان ہو جاؤن اور ہندو تب راضی ہون جب میلی دہوتی والے برہمنون کو برآرندہ حاجات سمجھون اگر یہہ سب ایک ہوتے انکی خاطر کرتا - اسحالتمین ڈومون کی طرح کس کس گھر بدہائی کہتا پہرون ✝

۹ - س - سب سے ظاہرداری کرو - دل مین اپنی سمجھہ کے موافق کام کرو - ج - لعنت ہی اوسپر جسکا دل اور - زبان اور ہو - جو دنیا کو ٹھگنا اور لوٹنا چاہتے ہین وے پارسا صورت بنا شیطنت کرتے ہین - ہم دین و دنیا کو طلاق دے چکے ہین پھر دو دن کی زندگی کے واسطے کسطرح ایسا عمل ہو ✝

ظہور پچیسوان ۲۵ اسم اعظم

ایک دوست نے دریافت کیا کہ خداوند عالم کا اسم اعظم کون ہی بجواب اوسکے کہتا ہون ۔ اسم موسوم کو کہتا ہے اور یہہ فرض کی ہوئی ایک چیز ہے خصوصیت موسوم سے اسم کو کچھہ نہین ہے اگر ہوتی تو بلّی کا بلّی ہی نام ہوتا ۔ حالانکہ انگریزی مین اوسکو کیٹ اور فارسی مین اوسکو گربہ کہتے ہین پس ثابت ہی کہ اوس شکل کو جیسے تین ولایت کی مردم نے تین نام سے اشارہ کیا ویسے ہر دیس کے بہت نامون سے پس کوئی نام واسطے بلّی کے خاص نہین ہے ‡

دنیا مین ہزارون نام ہین ہر کوئی اپنی پسند کے موافق اپنے بیٹے کا نام رکھتا ہے جسطرح سے ہر ایک نے خدا کا ایک نام رکھا ہے ‡

سب کوئی کہتا ہی کہ خدا بے نام و نشان اور بے مکان اور سب سے نیارا اور سب سے ملا ہے پھر کیا شک ہے یقین کرو جو نام تمکو پسند ہو اوس نام سے اوسکو پکارو (تو برای وصل کردن آمدی ۔ نہ برای فصل کردن آمدی) اس قصہ کو دیکھو ‡

کھوتامل سب ہی مخاطب ہوگا جب اوسکو کھوتامل کہکر پکاروگے کیونکہ اوس نے اپنے نام کو اپنے باپ سے کھوتامل سنا اور پایا ہے وہ خدا جس نے شبد اور روپ اور رس اور گندہ اور سپرس کو پیدا کیا ہے جسکا جسطرح سے جی چاہے اور جسطرح سے جو اوسکو جس چیز مین تلاش کرے پاویگا کیونکہ ہر چیز مین موجود ہے ‡

معترض اعتراض کریگا کہ نامہ نگار بت پرستی کو عیب لگاتا ہی اور اس تحریر اور تقریر سے وہ روا ہوتی ہے ۔ بجواب اوسکے کہتا ہون کہ جو حقیقت کو سمجھے اوسکو کچھہ ممانعت کسی فعل کی نہین ہے اور جو حقیقت کو نہین سمجھتا ہی وہ صورت کو دیکھتا ہے اور حقیقت کو غور نہین کرتا ہے پس معیوب معلوم ہوتا ہے ‡

ظہور چھبیسوان ۲۶ اولٹی سمجھہ

ازرسالہ سنہ ۱۸۷۵ ص ۱۱۰

ہر متنفس کہتا ہے کہ آفتاب و دہوپ - جسم و جان - بندہ و خدا - روز و شب - ظلمت و نور - دین و دنیا - عورت و مرد - دوست و دشمن - اوستاد و شاگرد - خورد و بزرگ - نیکی و بدی دو ہین - جواری جب کوڑی کو اوچھالتے ہین کبھی چت ہوتی ہے کبھی پٹ - پس غور کرکے سمجھو کہ ایک ہی کوڑی ہے جو چت اور پٹ ہوتی ہے - جب سے دنیا کا وجود معلوم ہوا کبھی مسموع نہوا ہوگا کہ آفتاب ہو اور دہوپ نہو - جب دیکھا ہوگا آفتاب کو دیکھا ہوگا دہوپ کو - جسم نے بغیر جان کے اور جان نے بغیر جسم کے کوئی فعل نکیا ہوگا اور نہ کوئی بات کہی ہوگی - بندہ خدا کو اور خدا بندہ کو تکتا ہے جیسے لیلی مجنون کو اور مجنون لیلی کو - رات کے بغیر دن اور دن کے بغیر رات نہین رہتی ہے - ظلمت نور سے اور نور ظلمت سے ہے دالبتہ ہے کہ ایک کے بغیر دوسرا تمیز نہین ہوتا ہے دین کا کوئی کام نہین جسکا تعلق دنیا سے نہین ہے مرد بغیر عورت اور عورت بغیر مرد نہی بیکارہ ہے دوست کبھی دشمن ہوجاتا ہے کبھی دشمن دوست ہوجاتا ہے پس ایک شخص دو فعل کرتا ہے اوستاد بیوقوفون کو شاگرد کرتا ہے اور دانشمندون کا شاگرد ہوتا ہے جو آج خورد کھلاتا ہے وہ کل بزرگ ہوتا ہے - ایک قوم کے مردم کہتے ہین کہ دوسری قوم کو ستانا گناہ ہے - دوسری قوم کے کہتے ہین کہ ہر قوم کو ستانا اور قتل کرنا ثواب ہے پس دوئی کس طرح ثابت ہوئی (ایک ہے نور جسکا سب جلوہ) ✝

ظہور ستائیسوان ۲۷ عشق کی تعریف

از گنجینۂ حکمت حصہ سیوم صفحہ ۲۳

عشق کے معنے ہین حد سے متوجہ ہونا کسی چیز پر کہ سواے اوس چیز کے دوسری چیز کا خیال دل مین نرہے اور یہہ تعلیم اور تلقین سے نہین ہوتا ہے مانند علم لدنی کے خود بخود ہوجاتا ہے ✝

مستورات پر عشق شہوت جوانی سے اور اسباب دنیاوی پر حرص اور ہوس نفس حیوانی سے اور استیصال پر کسی کے نفس شیطانی سے ہوتا ہے ✝ خداوند عالم کی قدرت کے دیکھنے کا اور جزویت سے کُلیت کا مرتبہ ملنے کا عقل اور تمیز سے ہوتا ہے - محسوسات کی لذت کی تحصیل کو جو عشق ہوتا ہی اوسکی نتیجہ مین جو حاصل ہوتا ہے وہ بہی محسوس ہوتا ہے اور جو محسوس ہی وہ معدوم شدنی ہے ✝

کیا خوش قسمت ہی وہ جو غیر محسوس پر عاشق ہووے اور غلبہ عشق سے فاعل اور مفعول اور فعل مین تمیز کو کہووے ✝

ظہور اٹھائیسوان ۲۸ مجبور

دفعہ ۱ - جن پھلون کو کبھی کھایا ہی اونکا ذائقہ معلوم ہے اور منجملہ اون پھلون کے جنکا ذائقہ اچھا معلوم ہوا اونکو مکرر کھانے کو دل چاہتا ہے اور مکروہ سے دل متنفر ہے اور جن پھلون کو دیکھا یا سنا ہے اونکے ذائقہ کے دریافت کرنے کو بہی دل کی خواہش ہے لیکن جس پھل کو کسی حس سے نہین پہچانا اوس پھل سے کچھہ الفت یا نفرت نہین ہی باآنکہ یقیناً معلوم ہے کہ ہزارون پہل اس دنیا مین ہین جن سے نامہ نگار کو علم نہین ہے ✝

دفعہ ۲ - کانون سے دو قسم کے کلام سنتے ہین ایک قدرتی جیسے کہ آواز رعد - دوئم صنعی اور یہہ کئی قسم کی ہین ایک عاقلون کی - دوسری ناقلون کی - جن کلامون کو سنا کسی کلام کے سننے کو مکرر مقصد ہوا اور کسی کلام کے سننے سے کانون کو بند کیا اور اسمین کچھہ شک نہین کہ اس دنیا مین بہت کلام ہر ایک دیس کی زبان مین ہین کہ جنکا علم نہین ہوا اون سے نہ نفرت ہے نہ رغبت - اگر وہ کلام کان تک پہونچین ضرور اون سے نفرت یا رغبت ہو ✝

دفعہ ۳ - آنکھین اجسام ارضی اور اجرام فلکی کے دیکھنے کو طاقت رکھتی ہین باوجود اس قوت کی جن چیزون کو دیکھہ سکتی ہی اونکے رگ اور ریشہ کو پہچاننے نہین سکتی

نسخ حکمت حصہ ششم ص ۱۲۰

اور جو تحریر ہر ملک کی کتابون مین ہے اوسکے دیکھنے سے بھی عاجز ہین اور جس چیز کو
ان آنکھون نے دیکھا ہی اونہین کی خوبی اور زشتی پر یہہ آنکھین حکم کرتی ہین حالانکہ
جن کو ان آنکھون نے نہین دیکھا اونمین بھی خوبی اور زشتی ہوگی ✢

دفعہ ۴ - ہزارون پہول ہین جنکی بو اچھی معلوم ہوتی ہے اور لاکھون کی بو بد اور
بعضے ایسے پہول ہین کہ جنکی بو کو ایک اچھا اور دوسرا برا کہتا ہے اور اسمین کچھہ شک
نہین کہ جتنے گل اس ایک دنیا مین ہین سب کی صورت کا دیکھنا اور اونکی بو کا سونگھنا
مجھے یا اور کو امکان نہین ہوا ہے جن پہولون کو نہین سونگھا عجب نہین کہ اون پہولون
مین کسی پہول کی بو ان پہولون سے جنکا تجربہ کیا زیادہ مرغوب اور مکروہ ہو ✢

دفعہ ۵ - جن چیزون کو لمس کیا ہی کسی چیز کو ملایم اور کسی چیز کو سخت سمجھتا ہون
مگر بہت چیزین ایسی ہین کہ جنکو دیکھنا بھی میسر نہین ہوا اور اونکا چہونا بہت
مشکل تھا پس کسطرح سے اونکی لاغری اور فربہی پر حکم جاری کرون ✢

دفعہ ۶ - حس مشترک ظاہری حواس کا بیان حواس باطنی کو اور باطنی کا بیان
ظاہری کو پہونچاتی ہے اگرچہ منجملہ دس کے ایک یہہ بھی ہے لیکن نو کے سوال و جواب کو
یہہ ایک وکیل ہی جس چیز کا علم اون نو کو نہین اسکو بھی نہین ہے ✢

دفعہ ۷ - حافظہ خزانچی ہی آٹھہ حواسون کی علم کا اور کچھہ طاقت اسکو نہین ہے ✢

دفعہ ۸ - قوت واہمہ اونہین چیزون مین اپنی شک کو کم و بیش کرتی ہے جو حواس
ظاہری سے پاتی ہے یا قوت متخیلہ سے - البتہ ایک طاقت اسمین ہی کہ جسطرح سے چھبیس ۲۶
حرفون سے لاکھون لغت بنے اور تہوڑے مخرجون سے بہت حرف بنے یہہ بھی
کرسکتا ہی چنانچہ بہوت - چڑیل کو ان نے بنایا ہی جیسے تمام دنیا کو خدا نے بنایا ہے

دفعہ ۹ - تخیل اور تمیز کو بہ نسبت اورون کی زیادہ شرف ہی کہ تخیل دیکھی اور ان دیکھی
کو بنا لیتا ہی پس یہہ سکتا ہی کہ جو چیز محسوسات سے باہر ہے اوسکے پکڑنے کو ہاتھہ
بڑہاوے اور تمیز اسکی امداد کو اپنی فوج ہمراہ کرے پس اس دس مین یہہ دو
بزرگ ہین ✢

دفعہ ۱۰ - ہند کے عاقل کہتے ہین کہ انیک کوٹ برہمانڈ ہین اور جو لوگ نیک کار ہین
جب اس مرت لوگ سے جدا ہوتے ہین چندر لوگ یا سورج لوگ وغیرہ مین اپنے خیال

یا افعال کے مطابق جاتے ہین ؎

دفعہ ۱۱ - یورپ کے عاقل کہتے ہین کہ ہیئت کے جاننے والے بیان کرتے ہین کہ بعضے کواکب کے قطر زمین کے برابر اور بعضے زمین سے زیادہ تر ہین - عقل قبول نہین کرتی ہے کہ یہہ آباد اور وے ویران ہون پس ضرور ہے کہ اون مین بہی کسی قسم کی خلقت ہو ؎

دفعہ ۱۲ - محمدیون کے قول کا ایک طرح سے اعتبار نہین ہوسکتا ہی کہ انکے پاس کوئی دلیل عقلی نہین ہے اور عقل کے درخت کے کاٹنے کو یہہ تیز کلہاڑی ہین اور دوسری طرح ہر ایک کے قول سے انکے قول کو شرف ہی اور اپنی راے کو بیان کرتے ہین اور یہہ خدا کا حکم جبرئیل کی معرفت عربی زبان مین آسمان سے اوتار کر زمین پر لاے ہین اور اس جہگڑے سے اسوقت کچہہ غرض نہین کہ اس قوم کے مردم اوروں سے سن سنا کر بات بناتے ہین یا جسطرح سے مُردون سے سنتے رہے ہین موجودون کو اونچے پر بیٹھہ کے اُم السیف اور اُم الاسلام سناتے ہین لیکن یہہ بہی کہتے ہین کہ یہہ کرہ بغدادی ایک شتر کے سو صندوق سے یہہ ایک صندوق مین ہے اور بیشمار شتر ایسے صندوقون کی جوڑی سے لدے ہین ؎

دفعہ ۱۳ - ہماری اتنی بڑی عقل ہے جس چیز کو حواس ظاہری اور باطنی سے قابو کیا ہی یا اوسکے کونہ کو پکڑا ہی اوسکے نیک و بد پر حکم کرتے ہین اور جو مقدمہ ہمارے محکمہ مین درپیش ہوتا ہی بالیقین جاننے نہین سکتے کہ مدعی جہوٹھا ہی یا مدعا علیہ - لعنت بہیج - بیشمار خان بنکے ڈگری یا ڈسمس کا حکم لکہتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ ہماری غلطی پر جو واقف ہین وہ ہنستے ہین اور بے خوف کہتے ہین کہ لقمان اور افلاطون وغیرہ جنکو لوگ بہت بڑا حکیم جانتے ہین اپنے وقت مین یہہ بہت بڑے نہ تہے جسطرح لارڈ ڈگاف صاحب اور نیپیر صاحب اور ارجن اور رستم جنگ بہادر ہوے اوسیطرح سے یہہ لوگ اپنے وقت مین ایک یا دو صفت کے وسیلہ سے حکیم ہوگئے اور بعضے تلوار چمکا کر یا ملایم بات بنا کر جاہلون مین عالم بنگئے - کیا کرون اور کس سے مدد مانگون اسی لئے مین

جن چیزون کا حاصل ہونا امکان مین بشر کی ہے اون چیزون کے علم سے جملہ مخلوقات اور مین محروم رہا وہ چیز جان سی باہر ہے کیونکر ہاتھ آوے اور بغیر بغل مین دبائے اوس معشوق کے رات کو نیند کیونکر آوے +

دفعہ ۱۴ - جسکے اختیار مین میری حاجت روائی ہو وہ بہوت ہو یا دیوتا محسوس ہو یا غیر محسوس اوس سے میری یہی حاجت ہی +

دفعہ ۱۵ - اگر کوئی حاجت روا ہی میری اس حاجت کو وہ روا کرے اور اگر اوسکو طاقت نہین ہے خوش رہو آباد رہو +

نیازمند رخصت ہوتا ہے اگر مجہپر کوئی ہنسے اوسکی نادانی ہے کہ مین مجبور ہون اور جو مجبور ہے وہ معذور ہے +

۲۹ ظہور انتیسوان عاقل وناقل

ستیارتھ پرکاش سمولاس ہفتم صفحہ ۹۸

ہر ایک عاقل اور ناقل اور موحد اور پیر و محسوسات کے دایرہ مین حواس ظاہری اور باطنی اور قوائے افعالی سے گہومتے ہین +

جو مشکل اور غیر معروف اور عجیب شی کو دکہاتا یا قابو مین لاتا ہے وہ حکیم اور دانشمند یا شجاع یا صاحب کمال یا دیوتا یا ولی یا پیغمبر یا اوتار کہلاتا ہی جسکو کمیاب چیز پر قابض دیکھتے ہین اوس پر حسد کرتے ہین یا مثل اوسکے چاہتے ہین اور جسکو رسمی اور معمولی اشیاء سے محروم پاتے ہین اوسپر افسوس کرتے ہین جن چیزون کو ڈراونی سنتے یا دیکھتے ہین اونسے ڈرتے ہین اور جو چیزین سہاونی ہین اونکے ملنے کو حتی الامکان سعی کرتے ہین +

القصہ محسوسات کے گرداب سے کسی کا دل باہر نہین نکلتا ہی +

افسوس آتا ہی کہ محسوس مرغوب ہی یا مکروہ اور سخت ہی یا نرم سکو فنا ہی جو قایم بالذات ہی وہ غیر محسوس ہے +

اے دل دیوانے تو خود سمجھ اور غیرون کو سمجھا (درزمین دیگران خانہ مکن + کار خود کن کار بیگانہ مکن) فقط

ظہور تیسوان ۳۰ فرض

اس لفظ کے معنے ہین تعین کرنا یا اندازہ کرنا - اندازہ جو کسی مذہب کے پیشوا نے کیا وہ خدا کی طرف سے اوسکے معتقدون نے سمجھا - حق یہہ ہے کہ خدا ہمارا اندازہ کیا ہوا ہے ورنہ خدا کا کہین پتہ نہین ہے - جھوٹھے ہین جو کہتے ہین کہ فلانا فرض ہمپر خدا نے کیا ہی - جو فرض ہوا ہے ٹھگون نے مسافرون پر کیا ہے یا منتظمون نے انتظام کو +

۱ - حساب پہلے کچھہ نہ تہا - محاسبون نے ایک عدد فرض کیا - اور ایک سے تا نہہ عدد بنائے پھر اوسپر ایک نقطہ رکھا - ان دس سے بیشمار عدد حساب کئے اور دستور ضرب و قسمت وغیرہ کے بنائے اگر حساب کے مجموعہ کو کوئی جمع کرنا چاہے کئی شتر کے بار کے لایق ہو اور جتنے قاعدہ قایم ہوئے انپر اختتام نہین ہے ہر روز نئے دستور حساب کے بنتے ہین - تمام حساب کی بنیاد ایک عدد ہے اور وہ فرضی ہے اور ہماری مراد واسطے ثابت کرنے اسہی بات کے ہی +

۲ - علم خط کی بنیاد ایک نقطہ مفروض ہے نقطون کے اجتماع سے خط اور اضلاع اور دایرے بنے اونسے اشکال مختلف - اشکال فقط یہہ نہین ہین جو اقلیدس مین ہین ہر ایک پہل - پہول - برگ - کوہ - دریا ایک شکل دکھاتی ہے - اقلیدس ہر ایک شکل کے دیکھنے اور دکھانے کو اصول ہین - شکلین موجودات کی حساب سے بھی زیادہ ہین - غور کرو اوسکی اصل ایک نقطہ ہے اور وہ ہمارا فرضی ہے +

۳ - موسیقی کی بنیاد آواز ہے اوسکی کمی - بیشی مراتب کا نام سُر فرض کیا - سات سُر کو کم و بیش - پس و پیش کر کے بیشمار راگ بنائے - غور کرو جو کچھہ ہر ولایت و ہر زبان مین بنوع مختلف ہے ایک فرضی آواز کے سوا کیا ہے +

۴ - حروف کی بنیاد الف ہے اور الف کا وجود نمبر ا و ۲ و ۳ سے ہوا - ایک الف سے جتنے حروف ہر ولایت کی زبان مین ہین حسب خیال اشخاص مختلف کے بنے ہین حروف سے اسم - فعل بنے - اسمون سے موسوم اور لفظون سے معنی فرض ہوئے کُتہ کو ایک نے ڈاگ - دوسرے نے سوان - تیسرے نے کلب - چوتھے نے

سنگ - پانچوین نے گوکر - علی ہذالقیاس ہر ایک نے اوسہی ایک شکل کو بنام دیگر فرض کیا - اگر کنہ کا کوئی نام ذاتی یا صفاتی ہوتا تغیر اوسمین ہنوتا یہی حالت الفاظ اور اوسکے معنون کی ہے - انہین اسم و فعل - حرف سے جو ہمارے مفروض ہین ہر قسم کے نظم اور نثر جنکو برہما یعنے آفریدگار نے بنام چار بید اور خدا نے بنام توریت - انجیل یا قرآن کے بنایا - یا اور آدمیون نے بنایا ہے ہین - خدا بہی انسے بنا اور برہما بہی انسے بنا ہے - سو جو تمام نام اور صفت ان شکلون سے ہین اور یہہ شکل ہماری فرض کی ہوئی ہین قدرتی نہین ہین - اگر قدرتی ہوتین حیوان مطلق بہی انکے قایل ہوتے - آدمی فقط تحریر و تقریر کرتے ہین کہ آدمی سے انکا وجود ہوا ہے - البتہ آدمی مین یہہ طاقت صنعت کی قدرتی ہے - جیسے حیوانات و نباتات مین قدرت نے یہہ طاقت نہین دی ویسے ہر متنفس مین اس طاقت کو کم و بیش کیا ہے - کمی - بیشی طاقت صنعت سے انواع و اقسام کے مذہب اور بنوع مختلف دستور العمل بنے ہین - فی الحقیقت یہہ سب فرضی ہین قدرتی نہین ہین نادان ہین جو قدرت اور صنعت کو تمیز کر نہین سکتے ہین ‡

۵ - خدا کو کسی نے دیکہا نہین ہے اور نہ دیکہنے والے سے سنا ہے - جب آدمیون نے دیکہا کہ بغیر تخم کے درخت اور بغیر نطفہ کے انسان اور حیوان نہین ہوتا ہے اس قیاس پر صنعت کے واسطے صانع کو فرض کیا - قیاس سب آدمیون کا مساوی نہین ہوتا ہے اسوجہہ سے خدا کی تعریف بنوع مختلف ہوگئی - حیوانات کو قدرت نے یہہ طاقت نہین دی تہی - اونہون کو خدا کی ذات و صفات کی تحقیقات کا فکر نہین ہوا ‡

۶ - قدرت اور صنعت بہی فقط ہمارے مفروض ذہنی ہین اور قدرت ہمنے اوسکو فرض کیا ہے جسکی بناوٹ کی حقیقت انسان کو ثابت نہین ہوئی جیسے ہم نہین جانتے ہین کہ آسمان کیا شی ہے اور کسطرح سے بنا ہی - کہان تک اسکی وسعت ہی اور صنعت ہمنے اوسکا نام رکہا ہے - جنکی حقیقت پر کچہہ ہمکو علم ہے - جیسے ہم سکتے ہین قلم سے بعض قسم کے درخت کو سرسبز کرنا بار ور کرو جتنے مذہب اور دستور العمل پہلے تہے یا اب ہین یا آیندہ ہونگے سب انسان کے بناوٹی ہین

قدرت نے کسی کو نہین بنایا ہی ✣

۷ - سمندر جولا پیداکنار ہے اسکی اصل ایک قطرہ پانی کا ہے متعدد قطرات کے اجتماع سے یہہ بحر اعظم پیدا ہوا ہے - یہہ پانی کا قطرہ ابر سے بنا ہے - ابر بخار سے اور بخار مٹی اور ہوا اور آگ سے - طول تقریر کو مختصر کرتا ہون - استحالہ سے ایک صورت کے دوسری صورت بنی ہے جس جرم یا جسم کی حقیقت پر نظر کرو اوسکی بنیاد ذرہ خاک - قطرہ پانی اور شرر آگ سے خفیف ہے اور مثل آسمان کی غیر محسوس ہے - ہم جاننے کی طاقت نہین رکھتے ہین کہ کس ترکیب سے یہہ صورت ہوئی - اس لئے ہمنے اسکا نام قدرت رکھا ہی - قدرت کی تعریف آجتک کسی کو معلوم نہین ہوئی - اسوجہہ سے ہم گمان کرتے ہین کہ آئندہ بہی کسی کو معلوم نہوگی جیسے قدرتی مقدمات مین ہم دخل درمعقولات کرتے پہلے بہی کرتے رہے آئندہ بہی ایسا عمل ہوگا - جیسے ہم حیرت کے دریا مین غوطے کہاتے ہین سب ہی کہاتے رہے آئندہ بہی کوئی پار نہ اوتریگا ✣

۸ - دنیا کی ابتدا اور انتہا کو کوئی کہتا ہی کہ ابتدا ہی اور انتہا ہوگی - کوئی اس رای کے برخلاف رائے دیتا ہی حقیقت ہر شی کے دیکھنے اور سننے وغیرہ سے تمیز ہوتی ہے - یہہ مرتبہ انسان کو حاصل نہین ہوا پس یہہ بہی قیاسی و فرضی دعوی ہے جب دنیا کا وجود ہوا آدمی کسی غیر موقعہ پر کھڑا ہوکے دیکھتا جیسے ہم بندر کا تماشہ دیکھتے ہین اوسکا قول لایق اعتبار کے ہوتا - اگر ہم برہما کو بہی دنیا کی ابتدا کا موجد فرض کرین اوس نے بہی کنول کے پھول پر جوکہ آپ پرہا اپنے تئین بیٹھا دیکھا اوس کنول کی اور اوس پانی کی اور وہ پانی جس سطح پر تھا اوسکے حال سے ناواقف تھا وہ کسطرح کہہ سکتا ہی کہ اوسکی ابتدا کب سے ہوئی اور کسطرح سے ہوئی - حالانکہ برہما کی جو تعریف رقم ہے یہہ بہی برہمنون کی صنعت ہی - پیغمبرون کے امتی کہتے ہین کہ آدم بہشت سے نکالا گیا اس قول کو باور کرنے سے بھی دنیا کی ابتدا معلوم نہین ہوگی کہ جب وہ نکالا گیا باغ اور بہشت موجود تھا - علاوہ اسکے کوئی کتاب آدم کی تصنیف مشہور نہین ہے - موسے جب سے پیغمبرون کی بنیاد قایم ہوئی لکھتا ہے کہ خدا کی روح پانی پر تیرتی تہی - موسے نے یہہ نہین لکھا کہ اوس نے کس کتاب مین

اب لکھا دیکھا - قطع نظر اس حجت سے پانی وجود او سوقت بھی تھا - ابتدا کی تعریف ہم ایسی چاہتے ہین جب کچھہ نہ تھا جب اسکی ابتدا کسی کے قول سے ثابت نہین ہوتی ہے انتہا کی تعریف کرنا ناحق دروغگوئی سے ملزم ہونا ہی - حق یہہ ہے کہ اسکی ابتدا اور انتہا ہی یا نہین ہے ادراک اوسکا امکان بشر سے باہر ہے - آدمی کو لازم ہے دیکھے کو دیکھا اور سنے کو سنا - قیاسی کو قیاسی کہے - وہ آدمی اچھا نہین ہے جو کسی غرض سے جھوٹھہ بولے ؛

۹ - بہشت کی بنیاد آرام پر اور دوزخ کی رنج پر اور تناسخ کی سرگردانی پر کسی نے رکھی سلطان سلطنت نے نیک افعال اور بد افعال پر بدل دی - موجدان مذاہب نے بہشت کی بنیاد اپنی مذہب کی فرمان برداری پر اور دوزخ کی بغاوت پر - اصل مکان سے اوکھاڑکے رکھدی - بہشت و دوزخ سے کوئی آیا نہین ہے نہ یہان سے جانے والا واپس آیا ہے - نہ یہہ کوئی بتاتا ہے کہ وہ کہان ہے - کواکب کی کیفیت با آنکہ بہت دور ہین اور بعض چھوٹے بعض بڑے ہین دوربین وغیرہ آلات سے کچھہ معلوم ہو جاتی ہے - بہشت و دوزخ کا پتہ کہین کوئی نہین بتاتا ہے - جو کہتے ہین کہ ہم خدا ہین یا خدا سے کلام کرتے ہین وے بھی اپنی تصنیفات مین بے سروپا واہیات کہتے ہین - اگر لوگ کہین کہ ہم قیاس کرتے ہین کہ بہشت و دوزخ ہوگا مضایقہ نہین - جیسے اور قیاس شک و یقین کے درمیان ہین یہہ بھی سہی - دہوکھے بازی ہے جو بہشت و دوزخ کا نشان دیتے ہین جس سے خود جاہل ہین

۱۰ - شیطان کے وجود کو جسنے قایم کیا فقط اس خیال سے کہ ہر شے کی ضد ہے جیسے روشنی کی ضد تاریکی - دن کی ضد رات - پانی کی ضد آگ - نیکی کی ضد بدی ہے - نیکی کا کرنے والا خدا بدی نہین کرسکتا پس بدی کے خالق کا نام شیطان ہونا چاہیے - جو غور کرے وہ آسانی سے سمجھہ لے کہ نیکی اور بدی ہماری بنائی اور ہماری فرضی ہین - قدرتی نہین ہین - دوئم مخنث یعنی خنثہ کو دیکھو مرد بھی وہ ہے عورت بھی وہ ہے ؛ دونون صفت سے موصوف ہے اور دونون صفت سے منزہ ہے - کمال غلطی ہے جو اپنے خیالی اور فرضی اور قیاسی باتون کو قدرتی ظاہر کرین ؛

۱۱ - قدرت کو صاحبان علم مصدر قرار دیکے اسکی تصریف کر اسکا اسم فاعل قادر بناتے ہین ہم اسکو ایک اسم فرضی سمجھتے ہین جسکی ماہیت کی ادراک سے اپنی تئین جاہل جانتے ہین ہر چند مثل حیوانات کی اسکی ماہیت کے ادراک سے قاصر نہین ہین اور کل سے کسی جزو کی واقف بھی ہین مگر وہ علم جہل کی شبیہہ ہے پس ہمارا یہی حق ہے کہ قدرت کی ماہیت کی جاننے کا شوق رکھین اور صنعت عقلا ماضی و حال کی اوس سے جو عمدہ معلوم ہو اوسکو اپنا دستور العمل بناوین - جو اس مطہرن کو دیدہ انصاف سے دیکھے وہ کبھی جھوٹھہ نہ بولے ہر قسم اشیا جو ظاہر ہین اونکی حالت ہمیشہ مساوی ہے جو محجوب ہین اونکا انکشاف ہے +

۱۲ - امر و نہی جسقدر مکتوبون مین ہین آدمیون کے مجاریہ ہین - بعض نے خود رائی سے کئے ہین - بعض نے مشورت سے ایک جماعت کی - بعض نے تجربہ کرکے لکھے ہین - بعض نے اپنی غور و فکر سے - بعض نے مصلحت عام کا خیال کیا ہی - خدا کا یا حکیم کا یا پیشوا کا قول اسواسطے قرار دیا ہی کہ لوگون کے دل پر اثر کرے اور یقین پیدا کرے تاکہ بد افعالی سے باز رہین - جو مخل امنیت عوام کی ہون اور ایسے فعل کرین جو سبب معاونت یکدیگر کے ہون - اور متقدمین کا ایسا جھوٹھہ جھوٹھہ مین داخل نہین ہے کہ بچون کو ڈرانا - پھسلانا اونہین کی بہتری کے واسطے ہوتا ہے لیکن غرضمندون نے اونہین کی پیروی کر اپنے مطلب کے حاصل کرنے کو ظالمانہ ہدایت کو احکام آلہی بتادیا اوس سے مصلحت جاتی رہی اور ہر ایک نے جب ایسا کیا شر و فساد پیدا ہوگیا +

۱۳ - تہذیب اخلاق - ترکیب منزلی - سیاست مدنی سب ہی مصلحت عام کو ہین مصلحت وہ ہی جسکا اثر سب پر مساوی ہے - چونکہ تمام آدمیون کے دل پر قدرت نے مساوی اثر نہین کیا جو باعث آزار اورون کے ہوئے اونکے ڈرانے اور دھمکانے اور اونکو اونکی حرکات سے باز رکھنے کو سزا قرار دی تاکہ ایک کو سزا پائے دیکھہ کے اور بدکار ڈرین اور جو باعث امداد اورون کے ہوئے اونکے واسطے خیر تجویز کی تاکہ اور اونکی پیروی کرین اسکا نام قانون قرار پایا - ہر مذہب کی - ہر ایک سلطان کی - ہر ایک حکیم کی کتاب مین جو امر و نہی ہے اسہی مطلب کو دکھاتی ہے اسکے سواے کوئی مطلب نہین ہے اور یہہ واجبی ہے +

۱۴ - زبردست ظالم بادشاہون اور ہوشیار - چالاک بدمعاشون نے بیوقوفون اور
کمزورون کو دہمکا - پہوسلا کے ایسے دستور العمل بنائے کہ جنکا نتیجہ عوام کو بہتر نہوا - مگر
اونکو یا اونکے گورو کو - ایسے نامنصفانہ امرونہی کے واسطے معقول دلیل کو دیکہنا
دشوار تہا اونہون نے ویسی ناحق باتون کو خدا کا قول یا الہام قرار دیا اور اپنے
تئین کسی قسم کا خدا کا واسطہ دار بنایا اور جسطرح سے قلب ساز کہوٹے روپیون
مین اچہے روپئے ملا کے بیچتے ہین حکما کے چند قول کو اوسمین شامل کر دیا - اور
جسطرح سے لالچی کیمیا سازون کے دم مین آتے ہین اونکے دم مین آگئے اور جسطرح
رہزنون کے خوف سے مال کو جان پر اپنی نثار کرتے ہین اون سے ڈر گئے ✝
۱۵ - دوشالہ کی تمنا اور کمبل سے نفرت اوسکو ہوتی ہی جو ہمیشہ دوشالہ اوڑہتا رہا
ہو - جو کمبل مین پلا ہوتا ہے اور اوسہی کو غنیمت سمجہتا ہے - اس تحریر سے
مراد یہہ ہے کہ جنکی دو چار پشت ویسے نامعقول قانون کی عادی ہو گئی اوسنے
اوسہی کو روا سمجہا اور جب ہر مذہب والون سے ویسے احکام کو خدا کے احکام
سنا باور کیا کہ خدا کی ایسے احکام جاری ہوتے ہین - جنہون کو حق و ناحق کی تمیز
ہوئی مگر طاقت رہائی کی نہوئی - اونہون نے ناچار اوسہی قانون پر عمل کیا ✝
۱۶ - قدرت نے بہوکہ - پیاس - سردی - گرمی - خواب - بیداری - خواہش
مباشرت - الفت - نفرت - بیم ورجا ہر انسان و حیوان کو مساوی دی ہے
موت اور زندگی سب کی واسطے قرار دی ہے - بارش کوہ - دریا اور ہر قسم کی
زمین پر مساوی ہوتی ہے - ہر جنس کے واسطے جو آئین قدرت نے بنائی ہے
مساوی اوسکا عمل ہے - حکما اور عقلا کی ہدایت بہی شبیہہ قانون قدرت کے ہے -
کسی حکیم نے یہہ نہین کہا کہ دولتمند ایک آثار طعام کہاوے اور مفلس نیم آثار
- مگر یہہ کہا ہے کہ ہر متنفس کسیقدر اشتہا کو باقی رکہہ کے طعام کہاوے - یہہ حکم
بدمعاش و نیک معاش کو مساوی ہے - جو حکم زن - مرد - یگانہ - بیگانہ کو
برابر ہو - اگر نامناسب بہی ہو شرارت سے نہین - غلط فہمی سے ہی - حاکم اوسکا
معذور ہے کہ اصلاح کو عاجز تہا - جب جسکو اوسکے ترمیم کی عقل ہو مرمت کرے
دنیا کا یہہ انتظام قدیم سے رہا کہ ہر شے کی صورت وقت بوقت تبدیل ہو کبہی

کہین پہلے سے بہتر کہین بدتر ہوگئی اور ایسا ہی ہمیشہ ہوگا - ہر متنفس کے سر مین عقل اسہی واسطے قدرت نے بھری ہی کہ غور و فکر سے غلطی کو نکالے - جتنے حکما کی نصایح کو بغور دیکہا کسی مین ایسا نہین پایا کہ ایک بشر کو بہتر دوسرے کو بصند ہو - جو سزا ایک چور کو وہی دوسرے کو - باینہمہ کہ حکما کا قول - فعل - خیال قدرت کے شبیہہ ہے کسی دانشمند نے اونکے دستور العمل و ہدایت نامہ کو کلام اللہ نہین کہا اور نہ اونہون نے برائے خود کچہہ خصوصیت ظاہر کی - نہ اپنے قول کو الہامی کہا - ہماری رائے مین مناسب تہا کہ وے اپنے قول کو خدا کا کلام کہتے تاکہ ضعیف العقل اوسکی فضیلت کو یقین کر بدفعلی سے بچتے - لیکن - راستبازون کو پسند نہین ہوتا ہی کہ اپنے دل کو کذب کے داغ سے سیاہ کرین ❊

۱۷ - الہامی اور خدائی کلام اور افعال پر غور کرو ❊

۱ - برہمن گناہ کرے سزا اسی معاف رہی - برہمن بچہ ہر قوم کے پیر نود سالہ کی باپ کی برابر متصور ہو - برہمن ہر قوم کی لڑکی لینے کو مجاز ہو اور کسی قوم کا اوسکی لڑکی لینے کو توانا نہو - جب قوم کے گہر شادی ہو یا غمی - کوئی کسی قوم کا کچہہ خطا کرے کسی قوم کے گہر کوئی آفت سماوی یا ارضی ہو - برہمن کو نقد و جنس دے اور برہمن سے کسیطرح سے کبہی نقد یا جنس نہ لے -

باون نام برہمن نے راجہ بل کو ہلاک کیا اور فریب سے اوسکے ملک کو لے لیا وہ اوتار ہوگیا یعنے خدا مجسم - اور بسوامتر نے راجہ ہری چند کا ملک فریب سے لیا اور آتنا رنجیدہ کیا کہ بن آئی موت مرگیا - وہ رکہیشر یعنے خدا کا مقرب ٹہرا - اور پرسرام نام برہمن نے راجہ سہسر باہو کو اور بیشمار چہتریون کو بیگناہ قتل کیا اسوجہہ سے وہ بہی مجسم خدا ہوگیا - کیا یہہ الہامی یا خدائی احکام ہین - ایسے ظالمانہ احکام محمود غزنی نے واسطے ایاز کے بہی جاری نہین کئے تہے جسپر وہ اتنا عاشق تہا - جتنا تاج الملوک بکاولی پر ❊

۲ - موسے نے توریت مین خدا کی طرف سے ایسے ظالمانہ اور مکارانہ احکام ظاہر کئے ہین کہ تو فلانے کا ملک چہین لے - فلانی قوم کو قتل کر - فلانے کے زن - بچون کو غلام بنا اور اونپر متصرف ہو - کیا اوس کتاب پر یقین کرنے والے خدا کو گرگ کی

برابر سمجھتے ہین یا چنگیز خان ہلاکو کی مانند ✤
۳ - محمد کو خدا نے کہا کہ تو ہر قوم کے آدمیون سے کہہ کہ اسلام قبول کرین یا جزیہ دین - اگر اس حکم کو نہ سنین انکو قتل کر اور اونکے گھر بار کو لوٹ اور اونکے زن - بچون کو لونڈی - غلام بنا اگر خدا کے ایسے ہی احکام ہین خدا سے رہزن اور ڈکیت اچھے
۴ - عیسے نے سلطان کی رعایا کے بعض آدمیون سے کہا کہ تم سلطان کو خراج مت دو اور مین خدا کا بیٹا ہون - مین واسطے صلح کرانے کے نہین آیا ہون بلکہ تلوار چلانے کو آیا ہون اور باپ کو بیٹے سے اور بہو کو ساس سے جدا کرانے آیا ہون کیا یہی علامتین اوس خدا کی ہین جسکو ہر قوم کے کہتے ہین کہ نہ اوسکے جسم ہے نہ اوسکا مکان ہے اور رحیم اور کریم اور عادل ہے - نہ اوسکی مان ہے - نہ جورو - اوسکا ایسا بیٹا ہو ✤
۵ - جتنی کتابین خدائی کہلاتی ہین سب اِن اسم - فعل - حرف سے لکھی ہین جنکو آدمیون نے بنایا - تعجب ہے انکی سمجھہ پر جو ذرا غور نہین کرتے اور غرضگویون کی کلام کو خدا کا کلام سمجھتے ہین جیسے احکام مذہبی کتب مین ہین نادان بچے اور دیوانے - اور متوالے بھی نہین کرتے ہین - خدا جسکے ہزارون صفاتی نام ہین کیا ایسے کلامون کو اوسکا کلام سمجھین - ہان جب ہمارے سر سے عقل جاتی رہے اور مثل پتھر کے بےحس و حرکت ہوجاوین ضرور خدا کا کلام سمجھین ✤
۱۸ - خدا کا انصاف دیکھو - مرد ایک جورو کے جیتے ہوے چاہے جتنی جورون کرے - عورت نامرد خصم کی بھی اپنی خصم کے حین حیات دوسرا خصم کرنے نپاوے مرد مسلمان جو غیر قوم کے آدمیون کو قتل کرے - مسلمان کرے - لوٹے وہ بہشت مین ستتر حور ۷۲ غلمان پاوے اور مسلمانی کسبی ہندو یا عیسائی کو اپنے ناز و نیاز سے مسلمان کرے اوسکے واسطے بہشت مین ایک سنڈے مرد کا بھی اقرار نہو - ایسی عدالت خدا نے عرب مین کی - مرد کے مرنے سے عورت کی ستی ہونے کو اور مرد کی مرنے سے عورت کو رانڈ رہنے کو دیوبانی مین خدا فرماوے اور عورت کے مرنے یا ناپسند ہونے سے مرد چاہے جتنی عورتین کرلے - ایسے عادل خدا سے ہماری گورنمنٹ انگلشیہ اچھی ہے کہ جب تک ڈاکٹر صاحب گواہی نہین دیتے کہ یہہ آدمی تلی کے مرض سے مرا ہے قاتل کی بندوق سے نہین مرا

تب تک وہ مقدمہ کو خارج نہین کرتے ؁

۱۹ - خدا کے متوسلون کے معجزے دیکہو - خدا کے خاص بیٹے نے پانی کو شراب کر دیا اگر ایک کیا شراب فروشون پر کتنا ظلم ہوا - خدا کے عزیزون سے ہمارے رفیق اچھے ہین جنہون نے تار لگایا - ریل بنائی - فوٹوگراف لگایا جسکو شک ہو دیکہہ لے - خدا کے دوست محمد صاحب نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے - دیکہو ہمارے دوستون فوراً جوڑ دیا نہین جہان مین اندہیرا ہو جاتا ؁

خدا نے ایک گوالہ کا قالب قبول کر گوردہن کی پہاڑ کو اوٹھا لیا کہ دنیا کا ترازو ہلنے لگا اور بہونچال ہونے لگا میرے دوست گردہاری لعل نے گیان ساگر کو بنایا کہ ہنود کا سیماب دل قرار پاگیا - تمام معجزات بہانمتی کے تماشے ہین یا علم طبعی کی نسخے ہین -

۲۰ - حکما نے جو کیا یا کہا دنیا کی انتظام کو اور اعتدال کے قیام کو - پیشوایان مذاہب نے جو کیا یا کہا اپنے پوجانے اور خلق کے بہکانے اور ایکدیگر کے لڑانے کو - میرے کلام پر یقین نکرو ہر ایک کے پندنامون کو دیکہہ کے اپنی عقل سے تجویز کر لو ؁

۲۱ - جو آدمی متلون مزاج ہوتا ہی اوسکا کوئی اعتبار نہین کرتا ہی وہ خدا جس نے اپنے فرزند اور دوستون اور وکیلون اور فرشتون کی ذریعہ سے متضادہ احکام جاری کئے نادان ہی جو اوسکا اعتبار کرے ؁

۲۲ - اگر بغیر فرض کرنے ایک خدا کے تمہارا دل قرار نہین پاتا ہی جو ہر ذرہ خاک اور ہر قطرۂ آب مین چمکتا ہی اور تمہارے دل مین بہی وہی تمہاری حیات کا باعث ہے اوسہی کو فرض کرو تاکہ تمکو دوسرے کی تلاش نرہے اور تیرتھ اور حج کا فکر کرنا نہ پڑے اگر رہبر اور پیشوا کے بغیر کاروائی مشکل ہے - عقل جو تمہارے سر مین ہی یہہ سب سے اچہا پیشوا ہی - اگر کتاب کی ضرورت ہو اپنے دل کے صفحہ پر لکہا دیکہو کہ تمہارا دل دوسرون سے کیا چاہتا ہے اوسی مطابق دوسرون سے کرو - خوب غور سے سمجہو کہ جلبیا ہر متنفس اپنے جسم و جان کو چاہتا ہی اوسکا باپ - برادر - پسر - پیر - مرید - دوست نہین چاہتا ہی بلکہ ہر شخص اپنے مطلب کو عوام کی مصلحت سے مقدم سمجہتا ہی - خدا اگر غیر کو فرض کروگے وہ تم سے عبادت کا خواستگار ہوگا - کتاب جس پر تم ایمان لاؤگے اوسمین خلاف عقل بعید از قیاس لکہا ہوگا - جسکو تم پیشوا کروگے وہ تمکو اپنے مذہب کی ترویج کو

جنگ وجہاد - مکر و فریب کرنے کو سکھاویگا - اور ہدایت کریگا کہ تن - من - دھن زن - زمین - زر ہماری نذر کرو - جب تمہاری جملہ مہمات کے سرانجام کو تمہارے حواس ظاہری اور باطنی اور اعضای افعالی مثل ہاتھہ - پانو موجود ہین - نالایقی ہے کہ مانند گوبر خور برہمنون کے مردون سے امداد کے محتاج ہو اور ردی تقویم سے سعادت طالع کو دریافت کرو - شمشیر تیبر میرا گواہ ہے (حیف باشد کہ شود تابع فرمان کسے - آن کسی را کہ بود قدرت سلطان بودن)

۲۳ - ہر مذہب کی پیشوا کی کتاب اور ہر سلطنت کی بادشاہ کی آئین کو دیکھو - رسوم استاہپ کو کیا تاکید ہی اور اجرائے ڈگری کو کیا شرط ہے - تمکو از خود معلوم ہو جاویگا اگر غور کرو گے ✝

۲۴ - نادان ہین جو ایک کاتب کی کتاب کو دیکھتے ہین اور دوسری کی کتاب سے نفرت کرتے ہین - ای یار دچیل جیسی کالی ویسی سفید - دیکھو بہار دانش مین بادشاہ ختن کے قصہ کو ✝

۲۵ - جو شئے محسوس نہین ہوتی ہے جیسے ہما اور پارس پتھر تمہارے فرض کیے ہین - عقل سے یا جہالت سے - حکمت سے یا شہوت و غضب و ظلم سے - قدرت نے تم پر وہی فرض کیا جو بہاگ بہری مین بموجب اقوال حکماے متقدمین رقم ہے اور جتنی فرض زبردستون اور دہوکہہ بازون نے تمپر کئے ہین وے سب عقبے کا دہوکہہ وے تمکو دنیا سے کہوتے ہین ✝

۲۶ - تمنے سنا ہوگا اس مسئلہ کو - کہ کیا نادان ہی جو گود کا چہوڑ پیٹ کی آس کرے اسکے معنے ہین کہ دنیا کے فرایض کو ادا نکر موت کے بعد کا خیال کرے - زمان سابقہ مین جو برخلاف عوام کے کلام کرتے تھے مثل سرمد و منصور قتل کئے جاتے تھے وے اشارہ اور کنایہ سے حقیقت حال بتاتے تھے - کنہیالعل وکٹوریہ قیصرہ ہند کے عہد مین بیخوف لکھتا ہے کہ اس سلطنت مین آزادی ہے اور اپنی جان سے ہاتھہ دہو پای برکاب ہے ✝

۲۷ - ہر مذہب کے مجتہد ہر گلی - کوچہ مین مثل پادریون کے منادی کرتے اور مانند برہمنون کے بہیکہہ مانگتے - پترہ وسم بہاگوت سناتے - مردون کا سرادہ کراتے

اور مُلا سیف ام الاسلام پکارتے پہرتے ہین - انسے پوچھو کہ خدا کہان ہے اور اوسکو تم نے یا تمہارے پیشوا نے دیکھا ہی - اور بہشت و دوزخ کہان ہے اونکو تمہارا کوئی دیکھہ کے یہان آیا ہے اور تمہاری کتاب کو جب خدا نے لکھا یا بھیجا اوسوقت کوئی شخص حاضر تھا اور الہام یعنے پس پردہ کی آواز سے تمنے کسطرح سے یقین کیا کہ خدا کہتا ہے یا خدا کے انتظام کو برہم کرنے والا - اور خدا نے دنیا کو مدت سے بنایا - بعد عرصہ دراز کے اس کتاب کو بہیجا - اسکا سبب کیا یہہ ہے کہ وہ متوالا پڑا تھا اور خدا نے جو نئی کتابون سے پچھلی کتابون کو منسوخ کیا کیا پہلے اوسکو عقل نہ تھی یا وہ مضمون اوسکے ذہن مین نہین آیا تھا جسکو اب سیکھہ کے لکھا - کسی سے جواب معقول نپاؤگے کیونکہ جب دعوے معقول ہو جواب معقول ہو اور تماشا دیکھو کہ ہر ایک دوسرے کی کتاب کو عیب لگاتا ہے اور الہامی نہین بتاتا یہی دلیل ہے کہ جو ہے چالاکون کی صنعت ہی - خدا نے آسمان اور کواکب اور ابر - باران - موسم اور انواع موجودات کو ہزارون سال مین تبدیل نہین کیا اوسکی مخلوقات مین جو ہر ایک سیارہ مین ہی یہہ دنیا جسپر ہم شیطان کی اوستاد بنے اکڑتے ہین ایسی ہے جیسے اونٹ کی موتہہ مین زیرہ - اور ارضی مخلوقات مین انسان کی خلقت ایسی کم ہے جیسے بہیڑ کے دم کے تلے کے بال - اونکے واسطے ہر روز خامہ فرسائی کرتا ہی جیسے کنہیا لعل ہندیون کے واسطے اور پادری ہنود کو عیسائی کرنے کے واسطے - کیا اوسکو عاقل کی عقل قبول کرنے سکتی ہے - محض جھوٹھ بالکل جھوٹھ - خدا کے پاس سیاہی اور قلم اور کاغذ بھی نہین ہے اگر ہوتا موسے کو پتھرون پر دس حکم لکھہ کے ندیتا اور محمد کے پاس زبانی حکم کہلا نہ بھیجتا اور برہمنون کے جد امجد مسمے برہما جسنے ملک برہما کو آباد کیا یہہ وہ ملک ہے جہان رام سنگہ کو کابھیجا گیا - آسمان سے چلا کے اکاش بانی نکرتا - جیسے الکھہ دھاری رسالہ جاری کرتا ہے لکھہ کے بھیجتا بلکہ چھاپہ کرا کے ہر متنفس کی پاس بھیجدیتا جیسے ٹکس یا چندہ کا اشتہار ہو جاتا ہے پس باور کرو کہ رستم کو رستم فردوسی نے بنایا زر کی طمع سے ❊

۲۸ - جسطرح سے حیوانات کی مادر - پدر اپنے بچون کو ہوشیار کر دیتے ہین ویسے

قدرت نے تمکو حواس و قواے دیے ہین جیسے جوان حیوان بغیر امداد مادر - پدر اپنی سعی و کوشش سے اپنی زندگی کا اسباب مہیا کرتے ہین تم اپنے علم و عقل سے دین اور دنیا کا انتظام کرو - حیوان سے زیادہ حقیر ہے جو پیشوا اور پیغمبر کا محتاج رہے

۲۹ - جب آدمی کو خبر نہین کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے اور پیشوا اور اولیا کہان ہین اور اونپر کیا گذرتا ہے + نادان ہی جو اون سی امداد کا بھروسہ کرے آدمی کو چاہیے کہ جب تک زندہ رہے زندون سے کہے کہ اچھی نوکری دلا دو یا دو اور خوبصورت عورت لا دو یا بلا دو اور کسی کمزور - بیوقوف - نادان - غافل کا ملک لڑکے یا حکمت عملی کرکے ہماری سلطنت مین ملا دو - جب مرے جبن مُردے کو مُردون مین سے حاجت روا سمجھے اوس سے حاجت روائی کی درخواست کرے جو زندہ مُردہ سے لجاجت کرتا ہے باور کرو اوسکی عقل مری ہے +

۳۰ - سوتے کو جاگتا جگاتا ہی اندہے کو آنکہہ والا راہ دکہاتا ہے بچے کو جوان پالتا ہی مفلس کی مالدار مدد کرتا ہے - کمزور کی زور آور حمایت کرتا ہے اگیانی کو گیانی گیان دیتا ہے - مُردہ کو زندہ جلاتا یا گاڑتا ہے - کمزور کو زور آور دباتا ہے - برعکس اسکے کبھی واقع نہین ہوتا ہی - کیا نادان ہین وے جو مُردون سے اون چیزون کو چاہتے ہین جنکو زندون سے پانا محال سمجھتے ہین آدمی کو چاہیے گوشت قصاب کی دوکان سے تلاش کرے - سنراوگی - جوہری کے پاس سے نہین ملیگا +

۳۱ - جن لوگون کو آدمی اپنا پیمبر - اوتار - پیشوا - دیوتا سمجھتے ہین اونکی پیدائش اور زندگی اور موت کے حال کو دیکہین جیسا ہر ایک کا حال ہے ویسا اونکا تہا اور معجزات اونکے ایسے تھے جیسے فتوحات روس کو پادری اور فتوحات روم کو محمدی اخبار نویس لکھتے ہین اور بھاٹ - مراسی جنکے دروازہ پر جاتے ہین پانے سے تعریف نہ پانے سے مذمت کرتے ہین - علاوہ اسکے کسیکے پیشوا نے خدا کا چہرہ نہین لکھا جیسے بخشی فوج کے لکھا کرتے ہین اور نہ کسی نے حلیہ لکھا جیسے انتقالی قیدیون کا صاحب ضلع لکھتے ہین اور نہ کسی نے خدا کا حکم نامہ خدا کی مہر و دستخط سے لکھا دکھایا جیسے چپراسی عدالت کا حکمنامہ بنام ناظر کے لکھا دکھاتے ہین اگر حسب خیال عوام کے خدا اپنی انتظام مانند انتظام دنیا کرے ہے ان شرائط کا مکمل ہونا ضرور تھا - اگر

خدائی انتظام کی صورت علیحدہ ہی جسکا علم نہین یہہ سب دہوکہے بازی ہی - ہر ایک پیشوا نے لکہا ہی ہم نہین جانتے حق کو اور اوسکی حقیقت کو - پس نادان ہین جو اونکے قول پر اعتبار کرتے ہین اور اونکے شاگردون کی بنائی کتاب کو حق سمجھتے ہین

۳۲ - ہر قوم کا ہر ایک مرد و زن بہشت کی تمنا کرتا ہی جیسے بوالہوس کیمیا اور سنگ پارس - سایہ ہما کے فکر مین سرگردان رہتے ہین اور دوزخ سے ڈرتے ہین جیسے نادان بہوت - چڑیل - جن - پری سے ڈرتے ہین اور اس بیم و رجا سے جاہلون اور اُمیون اور دہوکہے بازون سے رجوع کرتے ہین یہہ نہین سمجھتے کہ وہ بہشت و دوزخ کہان ہے اور کسنے اوسکو دیکہا ہی اور دنیا اور آسمان کے نقشون مین کس نے کہان داخل کیا ہی - حق یہہ ہی کہ وہ کہین نہین جیسے اور کہانیون کے واقعات ہین یہہ بہی ہین جیسے احمق سمجہتے ہین کہ طوطے نے - گیدڑ نے - سانپ نے - بندر نے باتین کین ویسے بہولے آدمی ان باتون پر یقین کرتے ہین - کسی حکیم نے ان کتابون پر گواہی دی ہے اگر کہو نہین پس جاہلون کی بات کو جاہل مانتے ہین جو جاہل ہے وہ حیوان کی برابر ہی - جیسے حیوان آدمیون کے کھانے اور بوجھہ لادنے اور شکار کرنے کو ہی ویسے جاہل ہوشیارون کی خدمت کو +

۳۳ - کوئی راجہ نہین چاہتا ہی کہ دوسرا راجہ مثل اوسکی فوج - سامان - خزانہ مین اوسکی برابر ہو اوسکی یہی خواہش رہتی ہے کہ جس ترکیب سے ہو میرا غلام بنا رہی مقابلہ کے لایق نہو جب مناسب ہو اوسکی ملک کو ضبط کرلون اور تمام دنیا مین میرا ہی راج ہو جاوی بلکہ اندر کی بادشاہت بہی چہین لون اور مہاجن نہین چاہتا ہے کہ جو زمیندار اوسکا مقروض ہے وہ سبکدوش ہو جاوے مگر یہہ خواہش رکہتا ہی کہ اوسکی زمین میرے ہاتہہ بیع ہو جاوے اور وہ میرا غلام ہو کے رہی اور کسبی چاہتی ہے کہ اوسکا آشنا تن - من - دہن مجھے حوالہ کرے اور مثل پروانہ کے میری محبت کی آگ مین جلتا رہی اور کامرو دیس کی جادوگر جسکو مینڈہا بناتے ہین نہین چاہتے ہین کہ وہ پہر آدمی ہووے اور ٹہگ نہین چاہتی ہین کہ مسافر ہماری پہانسی سے نکلجاوے اور شکاری نہین چاہتا ہی کہ اوسکا شکار فرار ہو جاوے یا اوڑ جاوے اور ملک الموت نہین چاہتا ہی کہ جو پیدا ہو اوسکے چنگل سے بچ جاوے اور اہلکار نہین چاہتا ہے

کہ اوسکا سردار دوسرے سے ملتفت ہوجاوے ویسے مذہب کے وہ سلسلہ بازبہی پکارتے ہین کہ تمام دنیامین ہمارا مذہب ہوجاویگا اور اسہی فکرمین رات دن رہتے ہین - دہمکاتے ہین - ڈراتے ہین - پہوسلاتے ہین جہوٹے عہدنامے پیش کرتے ہین اور الکہہ دہاری چاہتا ہے کہ جیسے قدرت نے آدمی کو آزاد پیدا کیا اور موت اکیلے آدمی کو لیجاتی ہے - آدمی اس دنیامین آزادانہ زندگی کرے ✢

۳۴ - آزاد کے معنے یہہ نہین ہین کہ جنگل مین مثل بہایم کے گذر کرے اور دوسرے کی امداد سے کنارہ کرے مگر عاقبت کے بیم ورجا کو دل سے دہووے اور دنیا مین خوش گذران رہے - کسی سے دبے نہین اور نہ کسیکو دباوے کہ یہہ دنیا آدمی کے واسطے چندروزہ ہے نہ کسی کے ساتہہ پیدا ہوئی ہے اور نہ کسی کے ہمراہ چلیگی - کل مجنون تہا آج ہم ہین - کل پیشوا تہا آج ہم ہین - اگرچہ ہمکو دعوے ہے کہ ہم کا ہمپر ختم ہے لیکن دنیا کہتی ہے (درین ورطہ کشتی فروشد ہزار - کہ پیدا نشد تختہ برکنار) ✢

۳۵ - جیسے عالم جبر و مقابلہ کے واسطے حساب کے لا کو فرض کرتے ہین ویسے مذہب والے عقبے کے اصول و فروع - ہم ہی عقبے کو لا فرض کرتے ہین ✢

۳۱
ظہور اکتیسوان مذہب

ہرمذہب کے موجد وجود موجودات کو خدا کے ارادہ سے بتاتے ہین اور جو فرمان آلہی کو بجالاتا ہے اوسکو بہشت اور نافرمان کو دوزخ دیتے ہین اگر اس بات پر یقین کیا جاوے خدا شہوت اور غضب سے بری نہین رہتا ہی اور ظاہر ہے کوئی فعل کسیکا بے غرض نہین ہوتا ہے جب خدا کو صاحب غرض قرار دیا جاوے اوس سے اوس انسان کو فضیلت ہو جو دین اور دنیا کو ناچیز سمجہتا ہے ✢

۲ - جب موجودات کا وجود خدا کے ارادہ سے ہوا جیسا اوس نے چاہا ویسا اوس نے ہرایک کی سرشت کو کیا پہر انسان سزا اور جزا کا مستحق کیونکر ہوا ✢

۳ - ایک مذہب کے مردم کہتے ہین کہ خدا کا فعل بالارادہ نہین ہے بالعادت ہی

اگر ایسا ہو اوسکو نیکی - بدی انسان سے کچھہ پرواہ نہین ہے جیسے حیوانات کی نیکی و بدی سے کچھہ محاسبہ نہین ہے +

۴ - ایک مذہب کے مردم کہتے ہین کہ وجود موجودات کی ابتدا و انتہا نہین ہے خود بخود ہے اگر یہہ صورت ہو خدا کی کچھہ ضرورت نہین ہے بھر کیف کچھہ ہو جسکا علم امکان بشر سے برتر ہے موت کے بعد سزا اور جزا - بہشت و دوزخ کا ٹھکانا کچھہ نہین آدمی نے ثوابت اور سیارہ اور قطب کو پہچانا ہے جو لاکھون کوس بعید ہین اور انتظام شمسی اوس سے وابستہ ہی بہشت اور دوزخ کو کسی نے نشان نہین دیا کہ یہہ کہان ہین حورون کے آگے ہین یا غلامون کے پیچھے - کیا نادان ہین وے آدمی جو ایسی نابود چیزون پر یقین رکھتے ہین اور انتظام دنیاوی کو جسکا تعلق حیات سے ہے ناچیز سمجھہ موت کے بعد کے فکر مین سرگردان رہتے ہین ہم کہتے ہین کہ دنیا مین سلامت روی اختیار کرو - نہ کسی سے دبو نہ کسیکو دباؤ اور اسکا نام اعراف رکھو اور اسکی حفاظت تا بمرگ کرو - مرنے سے جہان جاؤ گے وہان ویسا انتظام ہوگا جیسا پیدا ہونے سے یہان بندوبست ہوا تہا جس شے کا پتہ نہین اور پیشتر کسیکو پتا ملا نہین اوسکے واسطے سرگردانی اور حیرانی و نادانی ہی

۵ - خدا کا فرمان ہر مذہب والا پیش کرتا ہے مگر ثبوت تب ہو جب خدا کا حلیہ اور مکان کی نشاندہی ہو حسب قول پیغمبرون کے شیطان آدمی کو بہکانی والا ہے کیا عجب ہی کہ اوسکی شیطنت ہو بلکہ جو بعید از قیاس اور انصاف ہی اوسمین کچھہ شک بہی نہین ہے کہ جیسا ہمنے سمجھا ویسا ہی ہو +

گنج حکمت
حصہ پنجم
صفحہ ۲۰۹

۳۴ + ظہور بتیسوان جہل کا دشمن +

بودہ کے مذہب والے کسیکی ابتدا اور انتہا کو قایم نہین کرتے ہین اور برہمنون کے مذہب والے اور عیسائی اور محمدی ابتدا اور انتہا کے قایل ہین مگر برہمن کہتے ہین کہ بعد قیامت کے پہر انتظام عالم کا ہوگا اور یہی سلسلہ مرعی رہیگا اور عیسائی اور محمدی بہشت اور دوزخ کو بھر کے چپ بیٹھہ رہتے ہین گواہ

کسی کے پاس نہین ہے اور دستاویز کسی کے پاس نہین ہے اور جس دستاویز کو ایک دکھاتا ہے دوسرا اوسکو جعلی بتاتا ہے مگر جو بیگانی عقل کی رسّی سے بندھے رہتے ہین وہ کسی ایک کے قول کو باور کرتے ہین اور جو اپنی عقل کے پرون کو ہلا سکتے ہین وسے ہر طرف کو پرواز کرتے ہین +

نامہ نگار سمجھتا ہے کہ اگر ابتدا قایم کیجاوے پس جس روز کو ابتدا قرار دیا جاوے اوس سے پہلے بھی کسی چیز کا ہونا قرار دینا چاہئے اور جس روز کو انتہا کہنا چاہئے اوسکے بعد بھی کسی صورت کو رکھنا چاہئے ایسا کوئی جایز نہین کریگا اور اگر کریگا دور تسلسل پیدا ہوگا +

وجود کی ضد عدم اور حدوث کی ضد قدم اور جوہر کی ضد عرض اور دنیا کی ضد عقبے اور روشنی کی ضد تاریکی اور حیات کی ضد موت اور نیکی کی ضد بدی اور محسوس کی ضد غیر محسوس - ہر شے کی ایک ضد ہے نیکی کا وجود بغیر بدی کے اور بدی کا وجود بغیر نیکی کے ہو نہین سکتا ہی اور اسیطرح سے ہر ایک ضد کا حال ہی +

پس یقین کرنا چاہی کہ محسوس اور غیر محسوس مثل پانی اور مکھن کے دودھ مین ہین + تخم مین درخت اور درخت مین تخم جس طور سے ہے اوسطرح سے وجود مین عدم اور حدوث مین قدم ہے (یہہ وہ جامہ ہے کہ جسکا نہین سیدھا اولٹا) +

ہمکو کیا ضرورت ہے اوس چیز کی تلاش جو چیز کسی کو نہ ملی پس ہمارے واسطے بس ہے کہ نیک نیتی سے اس زندگی کو تمام کرین جو ہوا وہ دیکھا اور جو ہوگا وہ دیکھ لیوینگے - جس روز ہم دنیا مین موجود ہوئے اوسی روز انتظام عالم کا ہوا - اور جس روز مرینگے اوسی روز انتظام عالم کا برہم ہو جاویگا - آج جو ہم موجود ہین ہمارے پاس عقل اور جہل اور تونگری اور افلاس اور مرغوب اور مکروہ اور خادم اور مخدوم اور بھیانک اور روحاپ اور حادث اور قدم سب موجود ہین - بقا ہم ہین - اور فنا ہم ہین - بندہ ہم ہین اور خدا بھی ہین اور آج حادث ہین جب اس زندان سے رہا ہونگے قدم ہونگے اسیطرح سے آج محسوس ہین کل غیر محسوس ہونگے +

۲ - دریا مین کشتی اور کشتی مین دریا جسطور سے ہے اوسیطرح سے محسوسات مین خدا اور غیر محسوس مین بندہ ہے اور غیر محسوس مین جسطرح سے پانی اوسکھ

دوده مین ہے خدا مین بنده اور بنده مین خدا ہے ؛
یہہ مقدمہ نہایت مشکل ہے اچہی سمجہہ والون کے سمجہہ مین نہین آتا ہے جب سمجہہ مین نہین آتا ہے پہر زبان اور قلم سے کیونکر ادا ہو اور عبارت اور مثال مین کیونکر درج ہو اگر کسیکی سمجہہ مین آیا خاموش ہوا جسنے کچہہ لکہا ہزار معترض کے تیرون کا نشانہ ہوا - نامہ نگار نے اس عبارت کو واسطے سمجہانے غیرون کے نہین لکہا کہ غیرون کو وه سمجہاتا ہون جسکو آپ خوب سمجہتا ہون اس دریا مین آپ خود غوطے کہاتا ہون جسطرح سے ڈوبتا گہاس کو پکڑتا ہی اوس طرح سے یہہ بات مین بتاتا ہون ؛

ظہور تیتیسوان اکرتا ۳۳

خداوند عالم کوئی کام نہین کرتا ہی لیکن کوئی کام بغیر اوسکی مرضی کے نہین ہوتا ہے اس اجتماع ضدین کا نتیجہ یہہ ہے کہ جو کچہہ اوسکا مقصود ہوتا ہے وہی خواہش متنفس کے دل مین پیدا ہوتی ہے ہر کوئی اپنی خواہش کے موافق تدبیر کرتا ہی اور جیسا خدا کو منظور ہوتا ہے ویسا اوسکے فعل کا نتیجہ ہوتا ہے کوئی اپنے خیال یا افعال کے نتیجہ مین نیکنام ہوتا ہے اور کوئی بدنام ؛
یقین کرو عزت اور ذلت ہر ایک کو بظاہر اوسکے خیال یا افعال سے ہوتی ہے حقیقت مین خدا کی مرضی سے جسطرح سے گورنمنٹ انگلشیہ نے ایشیا اور بنگال اور ہند اور پنجاب اور بمبئی اور مدراس اور اوده اور ناگپور اور لنکا اور برہما مین آئین سلطنت مختلف بنائی اوسیطرح سے اوس نے اختلاف مذاہب مین کیا - اور جسطرح سے گورنمنٹ انگلشیہ نے کرنیل وڈ صاحب کو واسطے تالیف قلوب رنجیت سنگہ والی لاہور کے اور جنگ کے وقت میجر براڈفٹ صاحب کو انبالہ کا پولیٹکل اجنٹ کیا اوسیطرح سے ہر وقت کے مناسب پیغمبر ہوئے - ہند مین اکبر کو اوس نے بہیجا اور نادر شاه بہی اوسکا بہیجا آیا خداوند عالم نے ہر ایک کو ایک کام کے واسطے متعین کیا پس جسنے جو فعل کیا اوسنے اوسکے

ارادہ کو پورا کیا +

نامہ نگار کی تحریر اور تقریر اگر کسیکو ناپسند ہو ملزم اسکا نہین ہون اور پسند کرنے والا میری تعریف کرے احمق ہے +

سنہ ۱۸۳۰ع مین رام موہن رائے کلکتہ مین مثل حکیم پارکھیشیر کے بانی مذہب برہم سماج کا ہوا - اور سنہ ۱۸۶۵ع مین رام سنگہ کوکا لودہیانہ مین قایم مقام ایک پیغمبر کے بنا

نامہ نگار کوکسی دفتر کے ملازمان مین چھرہ لکھانا منظور نہوا کہ - یکے ہمی رودو دیگرے ہمی آید +

۳۴ ظہور چونتیسوان الہام

گنج حکمت حصہ اول ص ۱۵۱

جس نے شیر کو مادر کی پستان مین بچہ کے پیدا ہونے سے پیشتر موجود کیا ہے اوس نے نقارہ پر چوٹ مارکر باواز بلند کہا ہے کہ مین ہون تیرے مایحتاج کا مہیا کرنے والا - جس نے آئین زراعت اور تجارت اور صنعت اور خدمت کو رواج دیا ہے اوس نے اشتہار دیا ہے کہ تیری ضروریات کے مہمات کے سرانجام کو یہہ ہین خانساماں - جسکے حواس ظاہری اور باطنی کو احکام مذکورہ پر یقین ہوگا وہ حرص اور طمع اور ہوس کے دام مین نہ پہنسیگا اور جو جہل اور گمراہی سے پہنس جاویگا وہ صبر اور قناعت کی مدد سے رہا ہو جاویگا +

جیسے جسم کے ضعیف اور ناتوان کرنے کو تپ اور اسہال وغیرہ امراض ہین ویسے قوت روحی کے زوال اور نقصان کو حرص اور ہوس اور طمع وغیرہ ہین اور جیسے واسطے حفاظت جسم کے علم طب ہے ویسے واسطے صحت نفس کے تہذیب اخلاق ہے اور جیسے واسطے دور کرنے تپ کے کونین اور گلو جسکا مزہ نہایت تلخ ہے ہین ویسے طمع اور حرص کے اخراج کو صبر جسکی صورت صبر کی ہے اور قناعت جو برخلاف ہوس کے ہے ہین +

طمع اور حرص کی رزیلت اور صبر اور قناعت کی فضیلت فقط نامہ نگار نہین لکھتا ہی ہر ولایت کے حکما متقدمین و متاخرین نے بہی لکھی ہے +

اطفال جنکو علم اور تجربہ ہنوز نہین ہوا ہے اونکی تعلیم اور تلقین کو چند روایت اور حکایت رقم کرتا ہون تاکہ اونکو ندامت اور پشیمانی اوٹھانی نہ پڑے اور اونکی عزت اور حرمت پر داغ حقارت اور رقاقت کا نہ لگے ✢

آدمی دوسرے آدمی کے دل مین اوسوقت حقیر ہوتا ہے جب یہہ التجا کرتا ہے اور کچھہ مانگتا ہی (آنکہ شیران را کند روباہ مزاج - احتیاج ست احتیاج ست احتیاج) پس صاحب علم اور عقل کو واجب ہے کہ جب تک دم مین دم رہے دست تمنا کو کسیکے روبرو دراز نکرے اور نہ بیگانے مال کو ہاتھہ لگاوے -

آدمی نان خشک کے کھانے سے ہلاک نہین ہوتا ہے کہ انتہا مین نان خشک اوس سے افضل ہے جو شیر اور برنج کھاوے اور موٹا کپڑا پہننے والا چور اور بہکیاری بارک کپڑا پہننے والے سے زیادہ حقیر نہین ہوتا ہے - وہ بادشاہ جسکے زیر حکم ہفت اقلیم ہے مگر ہنوز احتیاج زن اور زمین اور زر کی اس دنیا یا آنے والی دنیا مین رکھتا ہے اوس سے وہ مفلس جسکے دل سے احتیاج دور ہوئی اور صبر اور قناعت نصیب ہوئی اشرف اور افضل ہے کہ وہ رات دن تگ و دو مین رنج کہاتا ہے یہہ ٹانگ پسار خاطرجمع ہو آرام کرتا ہے -

حیوانات مطلق کو حیوانات ناطق حقیر سمجھتے ہین حیف کہ وے ہم جنس کے محتاج طعام و شراب اور لباس اور مکان کو نہین ہوتے اور یہہ قلتبانی اور دیوسی اور نقالی اور گداگری اور باد فروشی کرے ✢

ہند کے حکما کے قول کا خلاصہ ہے کہ اگر ممکن ہو باپ سے بہی التجا نکرے - عرب کے مجتہد کہتے ہین کہ آدمی کی سرشت حرص اور طمع سے ہی اور اسکا علاج خاک گور سے ہوتا ہی -

نامہ نگار کہتا ہے کہ خاک گور حرص اور طمع کو ضرور مٹاویگی مگر حسرت اور خواری کو نشان دیتی رہیگی ✢

از گنج حکمت صفحہ ۱۵۵

۲ - روایت - کلکتہ مین نامہ نگار بحالت افلاس ایک مالدار جوہری کے ہمراہ ایک حویلی کرایہ کی مین رہتا تھا - جوہری گرما کی موسم مین وقت شب کے کوٹھری کا در اندر سے بند کر سوتا تھا اور سخت تکلیف اوٹھاتا تھا کہ اوسکا مال کوئی چوری نکرے اور

مین بالاخانہ پر بارام تمام بےخوف اور خطر لبسر کرتا تھا - جوہری گاہ بیگاہ کہتا کہ تو مفلس ہے اسواسطے دروازہ کی احتیاط نہین کرتا ہی - مین کہتا تھا کہ یہہ دولت جو تجھے تکلیف دیتی ہی اس سے میری مفلسی بہتر ہے کہ جمع کرنا دولت کا واسطے آسایش جسم اور جان کے ہے نہ کھونا آسایش کا واسطے فراہمی دولت کے -

آسودہ زیر چرخ نہین آشناے حرص +

۳- دو آدمی یکدیگر پر مثل مجنون اور فرہاد ہورہے تھی اور ایکدیگر کو لیلیٰ اور شیرین سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اتفاقاً سفر پیش آیا راہ مین ایک گنج نظر پڑا جسکے اوٹھا لینے کو باربرداری مطلوب تھی بصلاح باہم ایک مال کا محافظ رہا دوسرا بازار کو واسطے لانے کھانے اور باربرداری کے گیا - حرص اور حسد اور طمع نے دونون کے دل کو سیاہ کردیا اور دوستی کو دشمنی سے تبدیل کیا - محافظ مال نے تجویز کیا کہ جب وہ واپس آوے فوراً تلوار سے سر کو تن سے جدا کرون اور کل مال کا مالک ہون پس تلوار برہنہ کر ہاتھہ مین لیے منتظر وقت کا رہا - دوسرے نے اوسی خیال سے طعام مین زہر کو ملایا جب وہ کھانا اور باربرداری لیکر قریب پہونچا اوسکا کام تمام ہوا پھر یہہ وہ کھانا کھا مر گیا + وہ گنج جسکی خاطر یہہ نفاق یارون مین ہوا اور محبت کے نام کو داغ لگایا اور دنیا اور عقبے کو کھویا کسیکے ہمراہ نہوئی (دولت دنیا کہ تمنا کند - باکہ وفا کرد کہ با ما کند)

۴- ایک شکاری نے ایک پدی کو پکڑ کباب کرنے کا قصد کیا پدی نے کہا کہ اگر تو میری جان بخشے مین تجھے تین نصیحت ایسی کرون جس سے تمام عمر تیری آرام سے لبسر ہو - پس بعد تصدیق قول اور قرار کے شکاری نے پدی کو رہا کیا پدی نے درخت پر بیٹھہ کے کہا کہ -

۱- جو چیز ہاتھہ سے جاتی رہے اوسکا افسوس نکرنا کیونکہ بجز رنج کچھہ حاصل نہوگا

۲- طمع مین مبتلا ہوکے محال طلبی نکرنا کہ محال امکان مین نہین آتا ہے -

۳- میرے شکم مین دو جواہر دو سلطنت کی قیمت کے تھے اگر تو مجھے ہلاک کر کے کھاتا ایک ذایقہ پاتا اور تمام عمر عشیش سے لبسر کرتا - تو نے غلط کیا کہ مجھے زندہ رہا کیا - شکاری افسوس کرنے لگا تب پدی نے سمجھایا کہ اے نادان حیوان ابھی تجھے مین نے سمجھایا تھا کہ (گئی چیز پھر ہاتھہ آتی نہین) پھر تو کیون

گنج حکمت حصہ اول صفحہ ۱۳۱

گنج حکمت حصہ اول صفحہ ۱۵۷

افسوس کرتا ہے کیا اب مین تیرے دام مین پہنس سکتی ہون جب یہہ نہین ہوسکتا ہی تو تیرا افسوس تجہے کیا سود دیتا ہی۔ تو سخت نادان ہے جو یقین کرتا ہی کہ میرے شکم مین دو جواہر بیش قیمت ہونگے غور کر میرے تمام جسہ پر یہہ خیال کر کہ جواہر معدنی اشیا ہین یا حیوانی۔ تجہے تیری طمع نے بے تمیز کر دیا پہر ایسی حرکت نکرنا۔ ہزارون کیمیا کی تلاش مین سرگردان رہتے ہین وے بجز حسرت کیا ہمراہ لیجاتے ہین کوئی کیمیا کا متلاشی کسی ملک مین صاحب مال اور ملک نہین ہوا ہے۔ لاکہون حور اور غلمان کی طمع سے غیر مذہب کے مردم کو ہلاک کرتے اور اونکے ہاتہہ سے ہلاک ہوتے ہین وے بجز کہونے عیش اور آرام اپنے اور غیرون کے کیا پاتے ہین ✝

شراب شرابی کو دو چار گہنٹہ بیہوش رکہتی ہی طمع اور حرص تمام عمر ہوش مین آنے نہین دیتی ہے۔ شرابی شراب کی سفارش سے اپنے گناہون کی سزا سے بری ہوجاتا ہے طامع طمع کی مخبری سے سزا۔ قید۔ جرمانہ۔ پہانسی اور لعنت پاتا ہے (بدوزد طمع دیدہ ہوشمند۔ در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند)۔

زر ناجایز کا طامع سانپ کی مانند ہے ✝

اسباب اور لباس ناجایز کا خواستگار عورت اور مخنث کی مانند ہے ✝

زن ناجایز کا طلبگار سور کی برابر ہے ✝

زمین ناحق کا طلبگار سگ اور شغال کے مشابہ ہے ✝

لذات فانی کا لالچی حیوانات کی برابر ہے ✝

علم اور عمل کا طالب انسان کی برابر ہے ✝

عرفان کا طالب فرشتون کی برابر ہے ✝

طمع کا تارک خداوند عالم اور عالمیان کی برابر ہے کہ مستغنی بجز خالق خلقت اور کوئی نہین تہا اور نہ ہے اور نہوگا ✝

گنج حکمت دفتر اول ص ۱۷۰

۵ - جسکے پاس آج کی روزی ہو کل کی روزی کے فکر مین آج کے عیش کو تلخ نکرے کیا معلوم کہ کل روزی کا محتاج ہوگا یا رات کو سرد ہوجاویگا اگر کل ہوگا اور روزی کا محتاج ہوگا رازق انسان و حیوان بے شک روزی پہونچا دیگا اگر اتفاقی فاقہ

کرنا پڑے جو رنج فاقہ کشی کا ہے کل اوٹھانا آج کی عیش کل کے فکر مین کہونا نہایت غلط فہمی ہے (بے مگس ہرگز نماند عنکبوت - رزق را روزی رسان پرمی دہد) -
ایک مجرم کو جب قصاص گاہ کو لیچلے وہ راگ گانے اور ناچنے لگا ہمراہیون مین سے ایک نے پوچھا کہ یہہ وقت کیا خوشی کا ہے اوس نے جوابدیا کہ چند نفس باقی ہین اگر انکو خوشی سے تمام نکرون اور غم مین رایگان کہوون پہر وقت خوشی کرنے کو کب پاؤنگا +
قناعت اور صبر رزق کو کم نہین کرتا ہے مگر ذلت اور رسوائی اور دون ہمتی کو +
حرص اور طمع رزق کو زیادہ نہین کرتا ہے مگر نالایقی اور خواری اور بیحیائی کو +
جتنا جسکے نصیب مین لکہا ہے جب تک وہ تمام اور کمال حاصل نکریگا ملک الموت کے چنگل مین پڑنے نپاویگا +
طمع سے زیادہ ناپسند کوئی فعل نہین ہے کیونکہ اس سے ذلت اور رسوائی حاصل ہوتی ہے طامع طمع سے کس و ناکس کی خوشامد کرتا ہے اور اوسکے خوش کرنے کو جہوٹہی باتین بناتا ہے اور اوسکی سخت کلامی اور ناجایز حرکات کا تحمل کرتا ہے اور اوسکی نظر مین حقیر ہوجاتا ہے - فی الحقیقت وہ غلام نہین ہے جنکو جنگ مین اسیر کیا یا اوسکے مان اور باپ سے خرید کیا کیونکہ وہ مظلوم ستم رسیدہ اور آفت زدہ ہے مگر یہہ جو محتاج کسی کا کسی شے کے واسطے ہوتا ہے خواہ وہ اوسکی حاجت کو روا کرے یا نکرے - جب طامع مایوس ہوتا ہی شکایت کرتا ہے اور جہوٹہے الزام منعم پر لگاتا ہے اور ناحق دشمن ہوجاتا ہے - چاہیئے کہ نعمت موجودہ پر قناعت کرے اور سلامت روی اختیار کرے اور اچھے کسب و پیشہ سے بقدر احتیاج سرانجام کرے - تنگی اور فراخی معاش سے ملول اور مسرور نہووے کہ ہر وقت زمانہ موافق نہین رہتا ہے اور سب کے واسطے مساوی سامان ہونا دنیا کی رسم نہین ہے +
پیری سے تمام عضو ضعیف ہوجاتے ہین مگر حرص ضعیف نہین ہوتی بلکہ مرتبہ شباب کا پاتی ہے پس اسکو ضعیف کرنا چاہیئے کہ یہہ دشمن دین اور ایمان ہے جو مال موجودہ پر قانع ہوتا ہے وہی شاکر ہوتا ہے +

جو دوست و دشمن کو عدالت مین مساوی جانتا ہے وہی عادل ہوتا ہے ✝

جو خود کسی سے سوال نکرے اور سایلون کے سوال کو رد نکرے وہی مستغنی کہلاتا ہی

- تونگر وہی ہی جسکو قناعت ہے اور نان خشک سے گذران کر سکتا ہے وہ کم کسی سے محتاج ہوتا ہے اور جو جاہ وحشم کو چاہتا ہے وہ لجاجت کر بے شرم ہو جاتا ہے

تمام عیبون کو طمع سکھاتی ہے ✝

باپ جو بیٹے کو بکوشش تمام پرورش کرتا ہی اوسکے مرنے کے آرزو بیٹے کے دل مین طمع ڈالتی ہی ✝

شوہر اپنی بی بی کو پردہ مین بٹھا خود کسبیون سے دل لگاتا ہی اور بی بی سے توقع پارسائی کرتا ہے

- ظالم خدا کے بندون سے بدی کرتا ہے اور خدا سے نکوئی عاقبت چاہتا ہے -

دولت دل کو آرام نہین دیتی ہے نہ پیدا کرنے اور حفاظت سے رکھنے مین ہر وقت دل متوجہ رہتا ہے اور چور اور ڈکیت وغیرہ سے ہر وقت خوف کرتا ہے اور وقت مرگ جدائی دولت کی حسرت ہمراہ لیجاتا ہے ✝

ایک کا قول ہے لالچی اور حریص سے زیادہ کوئی متحمل صعوبت کا نہین ہوتا ہے

- قانع سے زیادہ کوئی خوش نہین رہتا ہے ✝

- حاسد سے زیادہ کوئی لغو حرکت نہین کرتا ہے ✝

- قلندر سے زیادہ کوئی صاف دل نہین ہوتا ہے ✝

عالم بے عمل سے زیادہ کوئی خجل نہین ہوتا ہے ✝

قول ہے - دشمنی مین انصاف کو ہاتھ سے ندے میانہ روی اختیار کرے

- خدا کے غضب سے ہمیشہ ڈرے ✝

طمع ہر قسم کی خواری کی باربردار - بناتی ہے اور آخرت کے عذاب مین ڈالتی ہے اور صبر برعکس اسکے کرتا ہے ✝

اگر صبر اور قناعت کے سبب سے رنج ہو توبھی اوس رنج سے بہتر ہے جو طمع اور حرص کے سبب سے ہو ✝

اپنے سے کم رتبہ کے مردم کو دیکھہ تاکہ اپنے تئین دولتمند سمجھے اور سعادت پاوے اعلے مرتبہ والے کو نہ دیکھہ کہ حرص اور حسد پیدا کر ذلت حاصل کرے ✝

حکمت وشجاعت وعفت وعدالت کے اصول اور فروع کے عالم اور عامل کو جو زیادہ رتبہ رکھتا ہو اوسکو دیکھے تاکہ مثل اوسکے ہو جاوے ؏ مال اور اسباب اپنے سے کم مرتبہ کا دیکھے تب معلوم ہو کہ مین اوس سے عمدہ گذران ہون - پس سمجھے کہ یہی خلاصہ کیمیاے سعادت ہے ؏

۳۵
ظہور پینتیسوان پنڈت سبہہ چنتک کا راگ

از رسالہ ۱۸۷۵ء ص ۶۴۷

۱ - اے جگت کو اپنی قدرت کاملہ سے بنانے والے اور سنسار کے مردم کو علم وعقل کے دینے والے ہند کے مردم کے سر مین عقل کو جگہہ دے کہ تیرے سواے اور کو نہ پوجین اور نہ اور سے منت مانگین - نہ اور کو شفیع گردانین اور ہر کام کو تیرا بہروسہ رکہین کہ چاند - سورج وغیرہ جتنے کواکب و عناصر معزز ہین فعل مختار نہین ہین جسطرح سے تو نے اونکو گہما یا ہے گہومتے ہین اونکے افعال سے کسی کا نفع ہو یا نقصان وے مجبور ہین مختار فقط تو ہے جب وے اپنی گردش اور حرکت کو مختار نہین ہین اون سے الفت اور نفرت اکارتھہ ہے - گیانی پرش انکو نوع بنوع سے سمجہاتے ہین کہ ایک پرمیشر کے سواے کوئی دوسرا عنصر اور ستارہ اور گھڑا اور آن گھڑا پہاڑ اور پتہر چھوٹا اور بڑا درخت اور پرند و چرند و درند جانور جیتا اور مرا آدمی کچہہ کرنے نہین سکتا ہے - زندہ آدمی سے کچہہ ہو بھی سکتا ہے مردہ آدمی استنجا کے کلوخ سے بھی ناقص ہے لیکن یہہ اگیانی مہا لوبھی بہکیاریون کی باتون کو دل سے کان لگاتے ہین اور جو بے غرض نصیحت کرتا ہے اوسکو گمراہ سمجھتے ہین - انکی آنکہون کو کہولدے اور انکے کانون کا میل نکالدے اور انکے دل مین عقل کا چراغ روشن کردے ؏

۲ - اے مقلب القلوب ہندیون کے قلب باخود منافق ہو گئے ہین کہ جسطرح جیسے کتے اور مرغے لڑتے ہین یہہ اپنی جنس سے لڑا کرتے ہین جب تک افلاس اور ناتوانی سے اپاہج نہین ہوتے ہین عف عف کیا کرتے ہین اور غیر جنس کے قدمون مین سر جیسے بکری قصاب اور گرگ کے رکھتی ہے یہہ رکھتے ہین ؏

ہم جنس کے خاندان وغیرہ کو ٹٹولتے ہین کہ اسکی ماد ربیاہتا تھی یا نکاحتا اور
باپ اوسکا شرعی تھا یا خود پسندی کا - اور سکے بشت کا عالم یا حاکم یا مالدار ہے
اسکا مذہب کیا ہے وطن اسکا کہان ہے اور مزاج کیسا ہے اور چال وچلن
بہیڑ کی موافق ہے یا نہین کہ بہیڑ جب ایک چاہ مین گرتی ہے سب اوسکے پیچھے
جہنم کو جاتی ہین - اور کل یہہ مفلس یا چھوٹے درجے پر تھا یا بڑے گھر کا ٹھکرا ہے
اور اوسکے چھوٹے عیب کو جو رائی کے دانہ کے برابر ہوتا ہی اوسکو ہمالہ پہاڑ کی برابر
سمجھتے ہین - اور غیر جنس کا گرگ جب نظر پڑتا ہی اوسکو نرسنگہہ اور گدہے کو سیتلاجی
کا باہن اور بیل کو مہادیو کا گھوڑا اور روباہ کو ناردجی کا اوتار اور شنکراچارج کو
شیو کا اوتار اور پرسرام کو کشن کا اوتار کہتے ہین اور ایسے گیت گاتے ہین
(کہانا ہے مغل ہم جانی - رادہا بھی ہے مغلانی) تو انکے دل مین سے جہالت
اور حماقت اور پست ہمتی اور غلط فہمی کو نکال - جسطرح سے برہمنون نے ۳۵
قوم کے سر سے علم اور عقل کو اور مسلمانون نے ہمت اور غیرت کو اور کمبیون نے
دولت اور نیک خیالی اور کلامی اور افعالی کو ۳۶ قوم کے سر اور سینہ اور جگر سے
نکالدیا - تو جب مہربان ہوتا ہے آدمی کو علم اور طاقت اور دولت دیکے
دوجاتی کہلواتا ہے اور جب تو خفا ہوتا ہے سودر کہلا دیتا ہے اور مقہورون
کے خیال - کلام - افعال کو کمینون کے سے کرادیتا ہے اب تو مہربان ہوجا
اور اونکے قصور کو معاف کر - تو انکا باپ ہی اور یہہ تیرے بٹیا وبیٹی ہین تو انکا
شوہر ہے یہہ تیرے حور وغلمان ہین - تو انکا مالک ہے یہہ تیرے کنیز وغلام ہین
تو انکا سپہ سالار ہے یہہ تیرے جہادی - غازی - شہید ہین اگر تو ہماری درخواست
کو منظور کریگا تجہے سوم کارس پلاوینگے جیسا بیدون مین رقم ہے - تما کو پلاوینگے
جیسا امریکہ کے قدیم باشندے اپنی حاجت روائی کے وقت اپنے دیوتاؤن کو
پلایا کرتے تھے اور تجھے قمریون اور کبوترون کے بچون کا خون پلاوینگے جیسا کہ
موسے نے اخبار کی کتاب کے پہلے باب مین لکھا ہے اور جسطرح سے پادری
تیرے بیٹے کی امت کے زیادہ کرنے کو غیر مذہب والون کو طرح طرح کے نرم وگرم
کلام سنایا کرتے ہین تیری خاطر ہم کرینگے اور جسطرح سے محمدی تیرے دشمنون کو

قتل و غارت کرتے ہین یعنے دوسرے خدا کے بندون کو ہم بہی ایسا کرینگے - اگر تو ہماری درخواست کو منظور نکریگا جسطرح یونانی اور ہند کے پہاڑیون کا دستور ہے کہ جب اونکا دیوتا اونکی درخواست کے مطابق عمل نہین کرتا ہے تب اوسکو سزا دیتے ہین لاچار ہم بھی ایسا کرینگے تو ہم سے خفا ہونا کہ یہہ ہم سے ٹھٹھا کرتا ہے غور کرکے سمجھہ جب میرا بجز تیرے دوسرا کوئی نہ تہا - نہ ہے - نہ ہوگا پھر بجز تیرے کس سے بات کرون جو بات ہمارے خلاف مطلب کے ہوتی ہے ہم نہین کہین گے کہ شیطان نے کی - کہ جو کچھہ نیک اور بد کرتا ہے وہ توہی ہے دوسرا کوئی نہین ہے ؏

۳ - ای حکیم حکمت نظری و عملی ہند کے امیر و غریب حقیر - دنیا دار - عورت اور مرد برہما کے سر سے پیدا ہونے والے اور برہما کے پانو سے برآمد ہونے والے سب کے سب جاہل مطلق چون حیوان مطلق کے ہوگئے ہین یہہ نہین جانتے ہین کہ علم کے کیا معنے ہین برہمن انکے سر مین اسطرح سمائے ہین جیسے شیخ سدو بیوقوف مرد و عورتون کے ہر ایک اندام نہانی و عیانی مین - اور اونہون نے انکے دل کو ایسا سیاہ کیا ہے جیسا حاکم عدالت تشہیر ہونے والے مجرم کا موںہہ کالا کرتا ہے اور انکے سر کو عقل سے اسطرح خالی کیا ہی جیسے حجام گونہ کشکہ کو کرتا ہے اور انکو بہوت - چڑیل - جن - پری اور جنما جنم کی آواگون اور دوزخ کے تکالیف اور کواکب کی بدنظری اور اپنی بد دعا سے ایسا ڈرایا ہے جیسا سانپ کبوتر کو ڈراتا ہی اور انکے زن - زمین زر پر وہ اثر کرتے ہین جو آگ خشک ہیزم پر کرتی ہے - برہمنون نے پہلے پرسرام د شنکراچارج کا روپ دہر ہندیون کا ستیاناس کیا جب خود کسی لایق نرہے جیسے برہمن اون گایون کو جو بنئے - کہتری انکو پُن کرکے دیتے ہین اونکو قصاب کے ہاتہہ فروخت کرتے ہین - مسلمانون کے حوالہ کردیا - اونہون نے انکو کافر کہہ جو نگرنا تھا انسے کیا - بزرگون کا قول ہے - ہر روز پہلے یوم سے بدتر ہوتا ہے اور ہر کہ آمد برآن مزید کرد - غرضکہ جاہل ابن جاہل ہر ایک ہوگیا - کوئی نہین جانتا ہے - خلق کس جانور کا نام ہے - مکاری - زمانہ سازی - ظاہرداری اور دہوکہہ دینی کو

خلق قرار دیا - دنیا داری - دغابازی - جعلسازی - جہل - فریب کا نام دہرا ہے جیسے برہمن ۳۵ قوم کے بچون کا نام ڈڈومل - کہوتامل - ٹوڈامل - چھجومل - گہسٹیامل رکھدیتے ہین اور اونسے مہادیوجی کا لنگ پوجواتے ہین - برہمنون نے انکو جاہل بنا ایسا نالایق کردیا ہے کہ اون مردے مسلمانون سے بھلائی کی توقع کرتے ہین جو ہنود کے اوپر ظلم کرتے مارے گئے اور شہید کہلائے اور ہنود کے بزرگون کو قتل کر غازی بن بیٹھے اور ہنود کے بزرگون کو مع جہالت دینے پیر صاحب و ولی صاحب و کراماتی صاحب ہوگئے اور بمصیبت تمام دلیس پردیس مین مارے گئے اور مردون کو بدانست خود طعام بنام نہاد سہرادہ وغیرہ کے پہونچا یقین کرتے ہین حالانکہ دونون آنکھون سے دیکھتے ہین کہ برہمن اوسی مال کو ڈکارتے اور زہرمار کرتے ہین اور بکریون کو قتل کرتے ہین اور یقین کرتے ہین کہ دیبی خوش ہوگی یہہ احمق نہین جانتے کہ دیو حق سبحانہ تعالے کو کہتے ہین اور دیبی اوسکی طاقت - قدرت کو کہتے ہین - دیو جیسے آفتاب - دیبی جیسے دہوپ - دیو جیسے آگ دیبی جیسے آگ کی روشنی یا حرارت - دیو دریا ہے دیبی وہ طاقت جس سے متموج ہوتا ہے - قادر دیو اور قدرت دیبی ہے نہ کالی ہے نہ بیلی - نہ ڈراونی ہے نہ لوبھاونی - جیسا خدا ویسی اوسکی قدرت - کیا یہہ عقل کی بات ہے مگر خدا یا اوسکی قدرت اوسکے بکرے کو جو قتل کریگا اوس سے خوش ہوگا - دیکھو تعزیرات ہند - جو کسیکے جانور کو ہلاک کرتا ہے اوسکو کیا سزا ہوتی ہے - برہمن خود نکر اورون سے قتل کراتے ہین کہ گناہ اونپر ہو اور قیمت اونکی خرچ ہو اور گوشت کہا اونکی مستورات پر سواری کرین کہ تن - من - دہن ہر قوم کے وارث برہمن ہین - برہمنون نے جو ظلم کئے تمے بیان سے شرم آتی ہے کہ اگر برہما کی عمر ملے اور روز و شب بجز تحریر اور کچھہ کام نکرے - تب اسکی شرح ہو (برہمن بچن پرمان تلیا کی مٹی کو لنگا رچ کرمان) اور عمل انکا بجز اسکے اور نہین ہے کہ جسطرح بندر والے بندرون کو اور ریچھہ والے ریچھہ کو نچاتے ہین - ناخواندہ برہمن انکو نچاوین اور یہہ ناچین - جب برہمن کہین کہ لالہ جیا قت رامے آج سوموار ی ماوس ہے کچھہ پُن کرو اسکا عوض تمکو جنم آیندہ مین ہزار گونہ

ملیگا - یہہ ہیئے کے اندہے ہرگز نہین سمجھتے کہ ماوس اور پورن ماسی اور سنکرات وغیرہ جتنی تاریخ ہین انگریزی ہین یا ہجری یا شمسی یا قمری ہفتہ کے جتنے یوم ہین اونمین تبدیل ہوا کرتی ہین - دوشنبہ کو کوئی تاریخ ہونے سے وہ دن یا رات بڑا یا چھوٹا سیاہ یا سفید نہین ہوتا ہے جیسے ماوس سہ شنبہ و چہار شنبہ کو - ویسے دوشنبہ کو - اور کس بھڑوے نے جنم آیندہ یا بیکنٹھ مین ماوس کے پون کا معاوضہ پایا ہے جسکے بہروسہ ایک ٹھگ کو ہم اپنی بچون کا حق دیتے ہین بی تکلف استری دان بہی کر دیتے ہین اور اوسکے معاوضہ کی ایسی امید رکھتے ہین جیسی درشنی ہنڈوی کے روپیون کی غرض نمنت کرم سب اسہی نظیر کے موافق ہین جو مثل ہولی و دسہرہ و سلونون و بسنت و اکادشی و پورن ماسی وغیرہ ہین اور اوس روز برہمن ۳۵ قوم کو احمق بنا لوٹتے ہین - برس کے ۳۶۰ یوم اور مہینے کی ۳۰ یوم اور ہفتہ کے ۷ یوم خدا کی راہ پر محتاج اور عاجز کی مدد امداد کو سب مساوی ہین اگر کوئی منگل یا بدہ والی ماوس کو کسی اندہے یا لنگڑے یا کسی قسم کے اپاہج یا لاچار کو اوسپر رحم کرکے کچھہ دے یا کسی مفید عام کام کے واسطے کچھہ کوشش کرے کیا خدا کہیگا کہ تو نے سوموار ی ماوس کو کیون نہ کیا - یا ان ٹھگون کو اوس روز کوئی بے وقوف کچھہ دے یہہ کہین کہ لالہ الّو پرشاد آج ندو سوموار ی ماوس کو آنے دو فوراً اسطرح اوٹھا لینگے جیسی کسبی کسبی کے مال اور اسباب کو - جو اوسکے نظر پڑتا ہے یا جو ہاتھہ آسکتا ہے پس سوموار ی ماوس کے نانی کا کیا واسطہ ہے - مُردون کے نجات کا ایسا دہوکہ دیا ہے اور احمقون نے مان لیا ہے کہ سرادہ و ترپن و کیا و کرم کے بہانے سے جسکا کوئی مرتا ہے جایداد کو یہہ ڈکیت و لوٹیرے لوٹ لیتے ہین جیسے عدالت کے جھگڑالوئن کو اسٹامپ - وکیل - راشی عملہ لوٹتے ہین - کوئی اتنا نہین سوچتا ہی کہ کوئی نہین جانتا ہے کہ جو پیدا ہوتا ہے وہ کہان سے آتا ہے اور جو مرتا ہے وہ کہان جاتا ہے اور پیدا ہونے والا جب تک پیدا نہین ہوتا ہے تولد خانہ مین کیا کہاتا ہے اور جو مرتا ہے وہ مُردہ خانہ مین کیا کہاتا ہے اور کبھی کسی کو مردہ کھانا کھاتے اور پانی پیتے اور سجادان کے پلنگ پر سوتے نظر نہین آیا جو کچھہ

گداہا پرشاد دیتے ہین مفت کے مال مارنے والے برہمن لیجاتے ہین طرفہ یہہ ہے کہ
جو مُردون کے کارج مین بہت کچھہ ناخواندہ برہمنون کو دیتے ہین وے وارثون اور
قرضخواہون کی حق تلفی کو ہوشیار وکیل تلاش کرتے ہین اور تا بمقدور حقدار کو محروم
رکھتے ہین عقل باور نہین کرتی حق تلفی وارث یا قرضخواہ کے جرم سے بری کرنے کو
مفت خورے جہل مرکّب کے مرکّب برہمن روک لینگے کیونکہ جب مسلمانون نے
ہندیون پر حملے کئے برہمن خواندہ اور ناخواندہ بہنگ پینے والے اور کواکب کی
کہوٹی وسا بتانے والے اور میلی دہوتی پہننے والے اور ست نراین کی کتہا کے
حیلہ سے چندہ ڈلوانے والے اور پرسچرن کرنے والے سب ہی موجود تھے کسی سے
نہو سکا کہ مسلمانون کے ایک بال کو بھی کندہ کرتے جب یہہ مسلمانون کی آفات
سے بچا نہ سکے بلکہ احمقانہ مشورت سے انکو اونکا غلام بنا دیا نرک سے کسطرح
بچاوینگے اور بیکہنٹہ مین کسطرح پہونچاوینگے اور جب صدہا پشت سے بہیکہہ مانگ کے
گذارہ کرتے ہین جنم آیندہ مین دینے کو کہان سے لاوینگے اور دوسرے کو دلانا
انکی ہنفتاد نے نہین سکہایا کہ ہر ایک سے کہتے ہین کہ پاتر کو دو کو پاتر کو ندو اور
پاتر میلی دہوتی والے جاہل برہمن کو قرار دیتے ہین پھر ممکن نہین کہ کسی غیر سے
اپنے ججمانون کو کچھہ دلاوین بلکہ اگر کوئی کچھہ انکے ججمانون کو وہان دے اور یہہ دیکھہ
پاوین کسیطرح کی بہیانک فروچک بات بنا اون جاہلون سے مانگ لیوینگے
شادی کی ان نالایقون کے - بزرگون نے وے دستور العمل بنائے ہین
جسنے ہند کی اصالت و عزت اور دولت کو غارت کر دیا اور احمقون نے اوسکو
سعادت دارین کا وسیلہ سمجھہ لیا جیسے مہادیو کی پوجا کو نابالغ چھوکریان ان جاہلون
کی راے سے رانڈ ہو مصیبت سے زندگی قطع کرتے ہین اور حرام کراتی اور
اسقاط حمل کرتی ہین اور اسکا ثواب برہمنون کو دیتی ہین اور جوان مستورات
بوڈہے مردون سے منعقد ہو شوہر کی چہاتی پر مونگ دلتی ہین اور حاصل اوسکا
برہمنون کو دیتی ہین اور بہت عورت بعد عقد بہ بہانہ سوک ڈوبنے شوہر کے
گھر جانے نہین پاتی ہین اور شوہر کا کام ہمسایون سے لیتی ہین اور بہت
بجہنت نہ ملنے کلین خاندان بے شوہر رہ برہمنون کو اسیر باد دیتی ہین

اور بہت ناپسند شوہر سے منعقد ہو حرام کرتی ہین اور کنیز اور قیدی کی برابر زندگی کرتی ہین اور شادی مین بیہودہ خرچ کروا دو گہرون کو تباہ و برباد کرا دیتے ہین جسطرح بلی ایک پہٹانگ دودہ پینے کی خاطر دس بارہ سیر دودہ کی ہانڈی کو لڑہکا دیتی ہے - دولہا دولہن کا ایجاب و قبول اور اونکے بزرگون کی منظوری شادی کو کافی ہے - جتنی واہیات رسوم ہین خانہ بربادی کو ہین خانہ آبادی کو ایک بہنین - اگر چہتری و کہتری وبنیں و کایتہہ شاستری کا علم رکہتے اور دہرم شاستر والون کے مافی الضمیر کو سمجہتے ایک حرکت نالایق نکرتے اور بہوت - پریت - چڑیل - ڈاین - مسان سے انکو ایسا ڈرایا ہے جیسا محمد صاحب نے مسلمانون کو شیطان سے کہ نماز پیچہے پڑتے ہین پہلے اوسکی آفت سے بچنے کو دعا مانگتے ہین - ہم بہی انسان ہین اور زمانہ دیدہ ہین - آجتک ہمنے کبہی نہ بہوت وغیرہ کو دیکہا اور نہ شیطان کو ہماری بارگاہ مین آنے کی قدرت ہوئی کیمیا - لسبی کرن - کایا کلپ - اشٹ سدہی کا ایسا جہانسا دیا ہے کہ کوئی آدمی اس وہم سے محفوظ نہین ہے - کرشن لیلا سنا ہر مرد و عورت کو چہنال و چہیلا بنا دیا اور سٹہ و قمار مین ہر متنفس کو پہنسا دیا - دنیا داری کی شرط دغا - فریب - جہوٹہ - جعل - رشوت - خیانت کو جتا دیا - اور راج نیت رعیت اور اہلکارون کو لوٹنا اور سفارشی کے حق مین مقدمہ کو فیصل کرنا اور میدان جنگ سے بہاگنا اور خط غلامی لکہنا اور ڈولے دینے اور جاہل مطلق رہنا اور ملازمین کی تنخواہ برسون ندینا اور تلا دان کا مہورت ٹلنے ندینا - بہیکہہ مانگنا اور راس دہاری بن اپنے لونڈون کو نچانا اختیار کیا - غرض کہ برہمن گورو اور ۳۵ قوم کے چیلے حکمت نظری اور عملی کے جتنے کام بقدر ہین سب مین ایک سے ایک مشرف ہوگئی ہین اے خدا نہون نے کیا تیری گدی چورائی ہے کیا تیرے سوا دوسرے خدا سے سازش کی ہے جو تو انسے ایسا خفا ہوگیا کہ ہر روز انکا پہلے روز سے خراب حال ہوتا جاتا ہے - جانے دے درگذر کر اپنی بڑہائی پر نگاہ کر - از خوردان خطا از بزرگان امید عفو و عطا - میری خاطر انکے قصور معاف کر اگر تو میری خاطر کریگا جسطرح شیخ صنعا نے ایک ترسا بچی کی خوک بانی کی تہی

مین تیری سگ بانی کرونگا اگر یہہ قصہ تجھے معلوم ہو منطق الطیر کو دیکھہ لے - اوس حکایت کا اول شعر یہہ ہے (شیخ صنعا پیر عہد خویش بود - در طریقت ہرچہ گویم بیش بود) تو ہند کے ہر متنفس کو مرد ہین یا عورت امیر ہین یا غریب - فقیر ہین یا دنیا دار - حکمت نظری و عملی کے ہر ایک اصول اور اصول کے اصول اور فروع اور فروع کے فروع ہین فرد لاثانی بنا دے - ہندیون کی آنکھون مین پٹی جو برہمنون اور مسلمانون نے باندہی تھی اوسکو گورنمنٹ انگلشیہ نے کہولدی ہے اور جو دہول چشمان مین ڈالی تھی وہ اونہون نے دہو دی ہے لیکن وہ معجون طلا جس سے دماغ کو تقویت ہو اور وہ سرمہ جس سے آنکھون کو روشنی ہو اور وہ عینک جس سے دور کی چیز نظر آوے انگلستانیون کے پاس بھی نہین ہے جسکو کالے آدمیون کو بخشین نہ وہ چابی جس سے ہتکڑی ہاتہہ سے کہولین - تیرے پاس ڈاکٹری کے دو بکس ہین ایک بکس سے ادویات کو افریقہ - ایشیا کے انسانون کو بھیجتا ہی اور دوسرے سے یورپ - امریکہ کو - ایشیا - افریقہ کی بکس کی دوا برہمنون کو اور یورپ و امریکہ والے کی ہند کے ۳۵ قوم کے مردم کے واسطے تار برقی پر لاد کے بھیجدے ✦

معترض نے کہا کہ تو دعوے صلح کُل کا کرتا ہے برہمنون اور ۳۵ قوم کے واسطے مختلف دوا چاہتا ہے اور ہند کے مسلمانون اور عیسائیون کے واسطے کچھہ بھی نہین - ج - بیماری سوداوی - صفراوی - بلغمی وغیرہ کو جدا جدا دوا ہین - مختلف مرض کے مریض کو مختلف دوا دینے سے طبیب کی طبابت کے کمال مین نقصان نہین آتا ہے اور جو بیمار نہو اوسکو دوا دینا طبیب پر فرض نہین ہے - القصہ قبولیت درخواست کی تب ثابت ہو کہ جب ہند کے سب آدمی موحد ہوجاوین مردہ پرستی چھوڑ دین اور مثل شیر و شکر کے ایک دل ہوجاوین ایکدیگر سے بغض و حسد - کینہ نرکھین اور علم - عمل معقول ہر مرد و عورت کو ایسا ہو کہ لقمان و افلاطون سبق پڑہنے کو آوین اور ریل - تار - بلون - جملہ کلون کے کارخانہ سے جو آج یورپ - امریکہ مین جاری ہین عمدہ بنا دین اور وے انسے سیکھنا چاہین اور آسمان کے فرشتے انکو سجدہ کرین جیسے اونہون نے آدم کو کیا تھا اور فرشتون کے

معلم یعنے جناب معلم الملائک صاحب مثل مشت زن کے کہین کہ جا اوستاد خالی است

گنج حکمت حصہ سیوم ص ۶۶۲

۳۶
ظہور چہتیسوان حیرت

ای مرہم الشر تیری جگتونگی کا علم امکان لبشر سے برتر ہے کہ اگر تجھے کرتا کہوے تو رج اور تم سے مرکب ہوتا ہے اور جو اکرتا کہوے چیتن سے جز متخیل ہوتا ہے جب ایک گُن تیرے واسطے قرار دیا جاتا ہے کئی اوگن اوسکے ہمراہ ہوتے ہین ✝

سچ ہے کہ گُن اور اوگن فرضی اور خیالی ہین لیکن انسان کے دل پر ایسے جمے ہین کہ اپنی جگہہ سے بال کی برابر بہنین سرکتے ہین ✝

افسوس مجھے خدا کی حقیقت سے پہلے اپنی ماہیت کا جاننا ضرور تہا کہ کون ہون اور کسطرح سے بنا ہون اور کیون اس دنیا مین آیا ہون اور کیا کرتا ہون اور کیا کرنا واجب تھا اور آخر کیا ہوگا اور کیا کرتا ہے ✝

کیا یہہ ہیئت مجموعی عکس تیری مورت کا ہے یا جزو تیری صورت کا ہے یا تیرے ارادہ سے ہوا ہے ✝

ان تینون حالت مین جو عیب اسپر عاید ہووے وہ اسپر نہین تجہپر ہے اور اطلاق دوئی کا ناحق ہے اگر خود بخود اسکا نمود ہے مجہہ مین اور تجہہ مین کیا فرق ہے ان چار صورت کے سوا اور کوئی صورت بنتی نہین ہے اور ان صورتون سے یکتائی عیان ہے ✝

شپر دن مین گھونسلہ سے باہر نہین نکلتی ہے اسوجہہ سے آفتاب کا وجود باطل نہین ہوتا ہے اور نہ اسکی خوبی مین زوال آتا ہے ✝

گدہا ایک من بوجھہ اوٹھاتا ہے اور شتر سات من اور جہاز پر یا ریل پر ہزارون من بوجھہ لدتا ہے اسیطرح فکر ہر متنفس کا اپنی لیاقت کی برابر دوڑتا ہے ✝

جو شبد اور سپرس اور روپ اور رس اور گندھ رکھتا ہے وہ وہم اور قیاس مین آتا ہے پس جس چیز پر شک ہو وہ یقین کے اندر آنا ممکن ہے اور جو ان سے باہر ہے وہ شک اور یقین سے بھی باہر ہے ✝

خدا نام رکہتا ہے پس شبد کی ذیل مین ہی جسمین اوسکو شک ہی وہ یقین پیدا ہونے کی تدبیر کرے بیشک حقیقت پر علم ہوگا ✤

مجہے اون چیزون کی تلاش نہین ہے جو اون پانچون تت کے ذیل مین ہین کیونکہ یہہ سب فانی ہین مین اوسکی تلاش مین ہون جو وہم اور گمان سے بہی باہر ہے اہی موکل ادراک کل سکے میری عقل کو پرواز کر اور اون پرون کو جسقدر قوت تیرے امکان مین ہو وہ دیدے کہ پردارون سے بلندتر پرواز کرون اور مانند کمزور پرندون کے تہک کے گر نہ پڑون ✤

ظہور سینتیسوان ۳۷ قدرت

خدا کی مرضی سے پیدا ہوا وہ جسکو بعضون نے نطفہ حرام بتایا یا نطفہ حلال یا خوبصورت اور نیک سرشت یا بالضد اسکے اور اوسی کے ارادہ سے ذلیل شریف اور شریف ذلیل ہوئے اور اوسیکے حکم سے فنا ہوئے خواہ مرض الموت سے مرے خواہ آفت ناگہانی سے - تمیز اور تفریق نیک اور بد اور اصل اور بد اصل بناوٹی ہی لیکن کسیکو معلوم نہین ہوا اور نہوگا کہ اس حرکت سی حرکت کرنے والی کا کیا مقصود ہے - مجہہ سے زیادہ مقرب اور کوئی نہین ہے اور مجہی اوسکی قدرت پر علم نہین ہے - پس جہوٹہا ہے وہ جو پیدائش سے پہلے اور مرنے کی بعد کی بات بتاتا ہی

✤ ظہور اٹہتیسوان ۳۸ پرمیشر کی مہمان مین دس سوال و جواب جوگ بشسٹ کی اوتپت پرکرن مین ✤

۱ - س - وہ لطیف شی کیا ہی جسمین تمام کرہ بیضاوی مثل حباب کے ہی - ج - پرم آتما ہے کہ اوسکی قدرت لا انتہا ہے اور کمال لطافت سے اوسکا دیکہنا گیان اندری و کرم اندری دا نہہ کرن سے ناممکن ہے اور جیسے یہہ کرہ بیضاوی ہے اوسکی قدرت سے لاکہون مثل اسکے بنتے اور بگڑتے ہین ✤

۲ - س - وہ کون ہے جو اکاس ہی اور اکاس نہین - ج - پرم آتما ہے

کہ مثل آسمان کے محیط اور ہر شے کے اندر ہے اور آسمان علم وعقل سے معرا بلکہ کچہہ شے نہین ہے وہ علم وعقل وجملہ موجودات و توہمات کا صاحب ہے ؛

س ۳ ۳ - س - وہ کیا ہے جو کچہہ ہے اور کچہہ نہین ہے - ج - پرم آتما ہے کہ ہستی بحت سے اور کچہہ نہین ہے کہ اشارہ حسی سے اعلے تر ہے ؛

س ۴ ۴ - س - وہ کون ہے جو متحرک ہے اور متحرک نہین ہے - ج - پرم آتما ہے کیونکہ جس منزل پر ہم جاتے ہین اوسکو وہان پاتے ہین پس وہ وہان چل کے پہونچتا ہے - جس منزل پر پہلے ہم نے دیکہا وہان اب نہ رہتا متحرک معلوم ہوتا چونکہ وہان بہی موجود ہے پس ثابت ہے کہ متحرک نہین ہے ؛

س ۵ ۵ - س وہ کون ہی جسکے مکان ہی اور لامکان ہی - ج - پرم آتما ہے ہر شی مین موجود ہے پس صاحب مکان ہی اور اوسکی گنجائش کہین نہین ہے پس لامکان ہے ؛

س ۶ ۶ - س پتہر کی مانند کون ہے - ج - پرم آتما ہے جیسا اول روز تھا ویسا ہی ہے اور مدام رہیگا اوسمین کوئی حرکت اور نقطہ موثر نہین ہوتا ہے اور سرور اور ملال کو اوسمین گنجائش نہین ہے ؛

س ۷ ۷ - س - وہ کون ہے جو ہوا مین تصویر بناتا ہے - ج - پرم آتما ہے کہ خلا مین ہوا بہری ہے اور ہوا مین گوناگون اشکال بناتا ہے ؛

س ۸ ۸ - س - وہ کون ہی جو تمام عالم مین اسطرح ہی جیسے تخم مین درخت - ج - پرم آتما ہے کہ تمام اوسکی تصور مین ہے ؛

س ۹ ۹ - س - وہ کون ہے جو کچہہ ہے اور کچہہ نہین - ج - پرم آتما ہی کثرت موجودات کا ایک کل یا مبدا ہے اور کوئی نظیر یا تشبیہہ اوسکی نہین ہے اور محسوسات سے تمیز نہین ہوتا ہے کہ جسکی صورت بیان ہو ؛

س ۱۰ ۱۰ - س - وہ کون ہی جو دویم اور دویم نہین ہے - ج - پرم آتما ہے کہ ہر متنفس اوسکو اپنے سے غیر سمجہہ اوسکی عبادت کرتا ہے پس غیر ہے اور حقیقت مین جو کچہہ تہا یا ہے یا ہوگا وہی ہے دوسرا نہ تہا نہ ہے نہ ہوگا پس دویم نہین ہے

ظہور انتالیسوان ۳۹ شمس عالم کی سوال جواب طلب

۱- ہر ولایت کے عقلا اور ہر مذہب کے پیشوا و ہر دیس کے فرمان فرما کے احکام سے
ظاہر ہے کہ جسکی عمر ۱۶ سال سے کم ہے اوسکی گواہی اور اقرار اور قول اور حکم نا معتبر
ہے اور بعض نے بجاے ۱۶ برس ۲۱ برس کی میعاد مقرر کی ہے اسکا سبب
کیا ہے اگر یہہ ہدایت فقط پیشوایان مذاہب کی ہوتی حکما کی نہوتی حکم ربی تصور کر
دخل در معقولات نکرتا چونکہ ہزارون سال گذشتہ کے حکما کی یہی راے ہے وجہہ
دریافت طلب ہی +

۲- اگر تصور کیا جاوے کہ بعد ۱۶ سال کے رجولیت ہوتی ہے مخنث کو تمام عمر مین رجولیت
نہین ہوتی ہے اور بعض کی اس عورت سے پہلے اولاد ہوجاتی ہے رجولیت کو
شہادت وغیرہ سے کیا مناسبت ہی +

۳- اگر قیاس کیا جاوے کہ میعاد معینہ تک آدمی علم معقول و منقول پڑہتا ہی
اور اس مدت سے پیشتر بسارہ جات لیاقت کا نہین پاتا ہے جنکے خاندان
مین حاصل کرنا علم کا حرام ہوا اور لیاقت پیدا کرنا مقصد ہی و منشی کا کام متخیل ہوا
اونکے واسطے یہہ شرط کیون ہوئی +

۴- اگر گمان کیا جاوے کہ میعاد معینہ تک آدمی سفر و ملاقات اشخاص سے
تجربہ حاصل کرلیتا ہے جو گہر سے باہر نکلنے نہین پاتے اور سواے چند اشخاص
غیر سے بات کرنے کو قدرت نہین رکہتے وے کسطرح تجربہ حاصل کر سکتے ہین

۵- خیال کیا جاوے کہ آدمی اوس عمر تک خدا اور خدا کے مخلوق کی حقیقت
کو معلوم کرلیتا ہے کہ والدین اور اقربا اصول مذہب سے آگاہ کر دیتے ہین اور
اونکی تقلید کر پختہ ہوجاتا ہے جنکے بزرگ جہل مرکب سے مخمر ہین اور خدا کے سوا
اورون کو حاجت روا سمجہتے ہین اور بد افعالی کو شرط ایمان اور لازمہ دنیا داری
قرار دیتے ہین وے کسطرح میعاد معینہ سے کمال پیدا کر سکتے ہین +

۶- یقین کیا جاوے کہ وہ عمر خام سے پختہ ہونے کی ہے جیسے درخت جب
پہلتا ہے اپنی حد کو پہونچتا ہے اور بیل جب تک لادنے کے لایق نہین ہوتا ہی

بچھرا کہلاتا ہے ویسے تاوقتیکہ آدمی میعاد مقرری کو نہین پاتا بچہ کہلاتا ہے
اور جیسے عمر ندکورہ سے پیشتر کا بچہ کہلاتا ہے شصت سالہ بوڑہا کہلاتا اور مصلوب
الحواس معضور ہو بے اعتماد ہو جاتا ہے یہہ بہی دلیل کافی نہین ہے کیونکہ کل کے
واسطے ایسا نہین ہوتا ہے - بعض دس بارہ برس کے ہوشیار ہو جاتے ہین
اور بعض کا ہشتاد سالہ عمر ہونے سے ہوش و حواس برجا رہتا ہے اگر حد
نابالغی ۱۶ یا ۲۱ سال فرض ہو اقرار ایجاب و قبول جوکہ تمام عمر کا ایک ہی عہد نامہ
ہے نابالغی مین کیون جواز ہوا اور جسطرح سے مختار یا ولی کے ذریعہ یہہ اقرار معتبر
ہوا گواہی ولی کی معرفت کیون منظور نہوئی کہ گواہ کی گواہی سے ایک شخص کو
کسی قسم کا نقصان تہوڑا ہوتا ہے عقد ناپسند کے سبب سو برس دو کی
خرابی ہوتی ہے اور اولاد کی اصالت مین شبہ پڑتا ہے +

س ۲ ۲ - کیا سبب ہے کہ پیدا ہونے سے پیشتر اور مرنے کے بعد کا حال کسی مذہب
کے پیشوا نے ایسا نہین لکہا جسپر خاص و عام کو یقین ہوتا +

س ۳ ۳ - جن کتابون کو آسمانی یقین کیا اونمین اختلاف احکام کا کیون ہوا اگر کوئی کھے
وقت اور ملک کے موافق احکام جاری کئے جب خدا کے بندے کشف و کرامات
سے شدنی پر خیال رکھتے ہین کیا خدا کو شدنی پر علم مشکل تھا اور مصلحت ولایت پر
اگر خدا کی نگاہ تھی وہ مذہب ہفت اقلیم کے آدمیون کو کیون روا القصور کیا +

س ۴ ۴ - اجسام ارضی کی کیفیت ہر ولایت کے حکمائے لکھی اور اجرام فلکی کے بعد
اور طول اور عرض اور قطر کو کسیقدر بیان کیا بہشت و دوزخ کا نشان کیون نہین
دیا اور جو کسیقدر اوسکی تعریف کسی مذہب والے نے کی - وہ دو کتاب سے
موافق کیون موافق نہوئی +

س ۵ ۵ - جب ایک خدا کل موجودات کا خالق ہے اوس نے بعض کو اپنا دشمن اور
نافرمان اور بعض کو دوست اور فرمان بردار کیون بنایا +

س ۶ ۶ - دنیا مین مختلف مذہب ہین اور ہر مذہب کا پیرو اپنے مذہب کو حق کہتا ہے
وہ دلیل جس سے کوئی مذہب سچا نظر آوے جیسے آئینہ مین مونھہ ہے
کونسا ہے +

۷ - سراوگی برہمنون کی امت والون سے اور ۵ و ۳ قوم کے برہمنون سے اور تمام ہندو مسلمانون سے اور سب ہند کے باشندے انگریزون سے اور ہند کی مستورات مردون سے کیون مغلوب ہوئے کیا انکے خلط و مادہ مین تفاوت ہے یا انکا دوسرا خدا ہے یا انکی عقل مین کمی و بیشی ہی یا کسی کی تلوار تیز ہے یا کسی کے پاس دولت زیادہ ہے یا کوئی اور سبب ہے +

۸ - جب دو دشمن میدان مین جنگ کرتے ہین ہر ایک اپنے مقتول و مجروح کا غم و افسوس کرتا ہے اور اپنے کو بہشت نصیب بتاتا ہی اور مخالف کے مرے اور مجروح ہونے کی خوشی اور اوسکے متوفی کو جہنم واصل کہتا ہی +

کیا جہنم اور بہشت طرفین کے جدا ہین اگر وے ایک ہی ہین اونکو انپر کسطرح اختیار ملا

۹ - اگر جنگ کرنے والون کا حق بہشت ہی - جو شر و فساد سے پرہیز کرتے ہین وے بہشت مین کسطرح جا سکین گے +

۱۰ - اگر نطفہ سے آدمی کو فضلیت ہی جو شریف قوم کی اصلی مذہب کو ترک کر دوسرا مذہب اختیار کر لیتے ہین اونکی شرافت کیون باطل ہو جاتی ہے اور اگر علمیت سے شرف ہے جو علم و عمل مین فایق ہی اوسکو شریف کیون نہین سمجھتے ہین +

۱۱ - اگر مرد بغیر دو چار عورت کے زندہ رہ نہین سکتا ہے عورت بغیر دو چار مرد کے کسطرح زندگی کر سکتی ہی +

۱۲ - جب ہر مذہب کا پیرو دوسرے مذہب کے پیرو کو کافر سمجھتا ہی کفر سے آزاد کون رہا +

۱۳ - جب رسم کو شرعی اصول پر فوقیت ہوئی مذہبی احکام کی عزت کیا رہی +

۱۴ - عقل وہ ہے جسکا ثبوت قیاس و معاینہ اور دستاویزات ہر ولایت سے ہو - اور نقل وہ ہے جسکا ثبوت قایل کا قول ہے اور ثبوت کوئی نہین بلکہ بعید از قیاس ہے دونون مین شرف کسکو ہے +

۱۵ - جب نوک دار چار دانت رکھنے والے گوشت کے کھانے کو مجاز ہوئے درند اگر کسیکی بھیڑ و بکری کو کھاوین کس دلیل سے واجب القتل متصور ہونگے +

ظہور چالیسوان طالب علمون کا مباحثہ

۱- سوال - ظلمت و نور کی تعریف کرو - ج - نور وہ ہے جو حواس ظاہری و باطنی یا گیان اندری و انتہہ کرن سے دکہائی دیتا ہے یا محسوس ہوتا ہے اگرچہ لا انتہا ہے کہ جزو کل اسکا کسی حکیم کو معلوم نہین ہوا تاہم قرین قیاس ہے کہ اجرام فلکی کے بعد و قطر کو عقلا نے معلوم کیا اور اجسام ارضی کی موجودات کو دیکہتا ہی اور عالم و جاہل و انسان و حیوان کو نظر آتا ہے یعنے بو و سمع و لمس و بصر و ذائقہ و قیاس سے اور جو محسوس ہے وہ مجسم ہے اور جو مجسم ہی وہ معدوم شدنی ہے - ظلمت کیا ہے اور کتنا بڑا ہے اور کیا اوسکا گن ہی اوسکی حقیقت کو کسی نے نہین جانا اور اوسکی انتہا کو در کنار ابتدا کو بھی کوئی کہنے نہین سکتا ہے اور جو چمکتا ہے وہ محدود اور مصنوع ہے اور معدوم ہوگا اور جب معدوم ہوگا ظلمت مین ملیگا پس نور ظلمت سے نکلا اور اوسی مین سماویگا - سب سے زیادہ نورانی آفتاب کی ہے اور آفتاب کو آتش پرستون نے خدا سمجھا اور چین کے مردم نے لاوزی کو جو اونکا مقدس ہے آفتاب سے پیدا ہوا قرار دیا اور اتوار آفتاب کا دن ہے عیسائی اسکو متبرک سمجھتے ہین اسکا بھی کوئی سبب ہوگا یہہ آفتاب تمام دنیا کو روشن نہین کرتا ہے قطب کے قریب اندہیرا رہتا ہے علاوہ برآن فرض کرو کہ آفتاب معدوم ہوجاوے - پس ظلمت کے سوا کچھ نہو اور موسی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے خدا کی پانی پر تیرتی تھی اوس نے کہا کہ اوجالا ہو کہ روشنی ہوگئی - اس سے بھی ثابت ہے کہ روشنی سے پہلے پانی اور خدا اور اندہیرا تھا اور مسلمان بھی اجرام و اجسام کو خدا کی قدرت سے بنا قرار دیتے ہین اور ہندو بھی - لیکن کسی کے قول سے ثابت نہین ہوتا ہے کہ اندہیرے کو کسنے بنایا ہے بلکہ یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ حسب قول مذہب والون کے کہ قیامت ہوگی اور زمین و آسمان سب نیست ہونگے تب اندہیرا رہیگا اگرچہ بعض روشنی کو واجب التعظیم سمجھتے ہین اور بعض ظلمت کو حق یہہ ہے کہ ظلمت و نور ہمزاد ہین و روح و عقل و عناصر آمر ہین اور تحریر و تقریر مین متعدد ہین - جیسے کوئی کہے کہ زید کی آنکھین اور ناک و کان و ہاتھ - مگر وہ ایک ہی

زید ہے مرنا اور جینا اور پیدا ہونا اجرام فلکی اور اجسام ارضی کو ہے اسکو نہین ہے اور یہہ متعدد نہین ایک ہے یہی سب کی مان ہے کہ سب اس سے نکلے اور یہی باپ ہی کہ اس سے پیدا ہوے دوست - دشمن - موت - حیات اول و آخر یہی ہے دیوتا اور پیغمبر اور نامور سب ظلمت سے نکل روشن ہوئے اور روشنی سے نکل ظلمت سے ملے اور اسی عناصر سے بنے اور عناصر سے گذر کرتے رہے اور انہین مین ملے عقل - جہل - انصاف - ظلم - شہوت - غضب ان تین کا جزو ہے اور حرکت کرنے والی روح ہی - ہنوز مین ابجد خوان ہون کسی مذہب اور ملت کی کتاب کو نہین دیکھا اور نہ حکما کے دلایل سے واقف ہوا میری سمجھ مین خطا ہو معاف کرنا اور آپ کو ظلمت کا کچھہ پتہ ملے ظاہر کرنا - بعض ظلمت کو کفر اور اگیان - اور نور کو عقل و ایمان بلکہ خدا کہتے ہین - میرے میانجی کا قول ہے -

آنچہ کفر ست بہ خلقان بر ما آن دین ست - تلخ و ترش و ہمہ عالم بر ما شیرین است

۲ - سوال - تم سوائے خدا دوسرے کو کیون نہین مانتے ہو کہ ہر ولایت کے مردم کسی ایک پیغمبر کے معتقد ہین اور ہند کے ہر ایک شہر کے باشندے بہوت - چڑیل - جن و پری کو سجدہ کرتے ہین اور تیرے خاندان کے بھی ایسا کرتے رہے ہین تجھے کسنے گمراہ کیا + ج - جتنے نامور ہوئے جنکو عوام خدا کا رشتہ دار یا خدا کا دوست یا اوسکا مقرب یا اوسکا بھیجا یا اوس سے جا ملا سمجھتے ہین سب نے مان کے رحم مین پرورش پا اوسی راہ سے نکلے جس راہ سے انسان و حیوان سب نکلتے ہین اور مان کا دودہ پیتے رہے اور جسطرح ہر ایک کے بچے کھیلتے ہین وے کھیلتے رہے جب ہوشیار ہوئے اپنے علم و طاقت یا دولت سے واجب التعظیم ہوگئے چند روز شیخی جتا خاک مین ملگئے - دشمنون سے کینہ رکھتے رہے ڈرتے رہے - بھاگتے رہے - لڑتے رہے - دوستون کی تعریف و خاطر کرتے رہے جیسا اونہون نے کیا ویسا اب بھی کرتے ہین اور جیسے اونہون نے معجزات دکھائے ریل - تار برقی و کل بنانے والے و بھانمتی اور بازیگر معجزہ دکھاتے ہین - اسوقت بھی بہت ایسے زبردست ہین کہ مجھے قتل کرسکتے ہین اور گھر لوٹ سکتے ہین مہربانی کرین کسی ملک کا راجہ بنادین - منجم و ساحر و کیمیا ساز جیسے پچھلے زمانہ مین

تھے - اس زمانہ مین موجود ہین اور جتنے زود فہم ہین وے سب علم لُدنی رکھتے ہین اور بہت مجہہ سے بھی محتاج ہین جو مجہہ سے کسیطرح کی فضیلت رکھتے ہین اونکی خدمت و خوشامد کرتا ہون اور جو مجہہ سے کمزور ہین جیسا سکتا ہون اونکی مدد کرتا ہون غرض کہ جو زندہ پیر یا ولی یا پیغمبر ہین سبکو مین مانتا ہون جنکے وقت مین وے زندہ تھے اونکا ماننا اونپر حق تھا مُردون کے واسطے زندون پر فرض ہے کہ دعا کرین جو ظلم اور بدفعلی اونہون نے کی اوس سے خدا درگذر کرے - یہہ حق نہین ہے کہ جو خود لڑائی مین مارے گئے اونکی خاک سے کہی کہ میری مدد کرو -

دویم - خدا کی قدرت سے موجود ہوئے اور اوسیکی قدرت سے معدوم ہوئے اب جو موجود ہین اور زندہ ہین وے بہی خدا کے بہیجے ہوئے ہین انکو مانتا ہون وہ خدا جسنے مُردون کو یا زندون کو عزت دی ہے وہ مجہے بھی عزت دیسکتا ہی اگر وے اور کے بنائے ہوتے اِس خدا کے بنائے نہوتے یا اس خدا کے سوا کوئی اور خدا ہوتا یا خدا نے قسم کھائی ہوتی کہ مین اور کو بزرگی ندونگا یا اوسکا بہیجا ایک ہی پیغمبر یا دیوتا یا پیر مختتم ہوتا تو بھی اوسکا ماننا مجھ پر فرض ہوتا حالانکہ اب رام سنگہ نیا پیغمبر زندہ ہے - ہر شہر کا جدا پیر و ہر ولایت کا جدا پیغمبر ہے اگر مین جس شہر مین پیدا ہوا اوسی شہر مین مرنے کو حاضر رہتا یا جس مذہب کے مردم مین پرورش پاتا اوسی مذہب کے مردم سے بسر کرتا پس اونکا معتقد رہتا مین ہر ملک کا پھرنے والا ہر مذہب کے آدمیون سے ملنے والا ہون - ایک کا معتقد ہو اورون سے مخالفت کرون عقل سے بعید ہے - وہ خدا جسکو مین مانتا ہون اوسے منکر مردون اور زندون کے پوجنے والا کوئی نہین اور وہ سب کچھ دیسکتا ہے اور کرسکتا ہے اور نہ وہ پیدا ہوا اور نہ وہ مریگا پس باہمہ صفت وہ موصوف ہی - حیف ہی جو تم پوچھتے ہو کہ سوا‌ے خدا دوسرے کو کیون نہین پوجتے اور خلق کی پیروی تب کرتا جب مین دیکھتا کہ کوئی کسیکے جسمی رنج کو تقسیم کرلیتا ہی حالانکہ جسپر جو گذرتی ہے وہی جانتا ہے پس تمکو بہتر ہے کہ سوا‌ے ایک سچے خدا دوسرے کو رائی کے دانہ برابر نہ سمجھو آگے تمکو اختیار ہے میرے پاس فقط ایک دو ورقی کتاب ہی تمہارے پاس کئی گدہون کا بوجھ ✢

سوال ۳

۳ - سوال - شیطان کی حقیقت تمہارے دل مین کیا ہے جس سے تمام پیشوا اون کے پیرو ڈرتے ہین بلکہ پیشوا بہی ڈرتے رہے کہ اونکی تقلید اونکے پیرؤن نے کی - جواب - دوابہ گنگا وجمنا کے سمجہتے ہین کہ اونکی حاجتون کو شیخ سدو پوری کرتا ہی اسیطرح ملتانی پہا والحق سے اُمید رکہتے ہین غرضکہ ہرکوئی کسی مردہ کی قبر سے یا مردہ کی ہڈی سے یا دیوتاؤن - پیغمبرون - اوتارون سے بعضے بہوت چڑیل - جن - پری سے ڈرتے ہین یا اوس سے امید رکھتے ہین اگر سوائے خدا کے کوئی دوسرا نیکی وبدی کا کرنے والا ہے دینداروں کو بہکانے والا شیطان ہے اور بہلے مانسون کو جنکے گلے مین بڑے دانون کی مالا ہے اور اونکے ہاتھون پر چوڑے چوڑے تلک اونکی اولاد اور مراد دینے والے وے بہوت ہین اور سب برحق ہین اور خدا کچھ نہین کیونکہ خدا کا نہ کوئی مکان نہ نشان نہ نام اور اون سب کے مکان موجود ہین اور اگر خدا برحق ہے جیسے بچون کے واسطے ہاؤ ویسے بے وقوفون کے واسطے شیطان ہے - آدمی چوری - زنا - ڈکیتی خون اور ہر قسم کی بدفعلی اپنی نفس کے واسطے کرتا ہے - شیطان کو اوسمین کچھ حصہ نہین دیتا بلکہ اسکو دشنام دیتا ہے - شیطان کی جوتی کو کیا غرض ہے جو اونکو بہکا کے دولتمند وصاحب حکومت بنا دے جو مفلس اور آزاد اور بے پرواہ اور سوائے خدا دوسرے کو سجدہ کرنے والے نہین ہین اونکو البتہ شیطان نے بہکایا ہے کہ جیسے اوسنے سوائے خدا دوسرے کو سجدہ نہین کیا یہہ نہین کرے اور ظاہر ہے کہ آدمی وہی شے دیتا ہے جو اوسکے پاس ہوتی ہے اور وہی سکہاتا ہے جو اوسکا علم وعمل ہوتا ہے ممکن نہین کہ شیطان لوگون کو سوائے خدا اور کی پرستش سکہاتا اور جب سب کو معلوم ہے کہ شیطان نے سوا خدا زندہ آدم کو سجدہ نہ کیا کیا بیوقوف ہے وہ جو اوسکے یا کسی کے سکہانے سے مردہ آدم یا جانور کو سجدہ کرے - سرمد صوفیون کا پیشوا تھا اوسکا قول ہے رو رہروی ز شیطان آموز + یک قبلہ گزین وسجدہ باغیر مکن ÷ مینے اپنی سمجھ کے موافق عرض کیا آپ اپنی سمجھ کے موافق سمجھ لین ÷

سوال ۴

۴ - سوال - یورپ کے آدمی دو جورو گھر مین نہین رکھتے ایک کے مرنے سے

دوسری کرتے ہین اور جیسے عورت کے مرنے سے شوہر دوسری جورو کرتا ہے
ویسے عورت دوسرا شوہر کرتی ہے - ہند اور مسلمانون کے ولایت مین ایک ایک
مرد سو سو جورو کرنے کو مختار ہے اور عورت خصم کے مرنے سے بھی دوسرا شوہر کر نہین
سکتی - کیا یہہ انصاف ہے یا اس فعل سے خدا راضی ہے یا اس بند وبست
سے اولاد لایق و دلاور پیدا ہوتی ہے یا گھر کا انتظام اچھی طرح رہتا ہے اسکا
کیا سبب ہے ظاہر کرو - ج - یورپ و امریکہ مین سلطنت نوعیہ ہے - امریکہ مین
کوئی بادشاہ ہی نہین ہے - پریزیڈنٹ کا حاکم رعیت اور رعیت کا حاکم پریزیڈنٹ
ہے غرضکہ وقت اور کچہری کے محکمہ مین حاکم بڑے ہین ورنہ جیسا چوہڑا ویسا پریزیڈنٹ
اور جیسے مرد ویسے عورت پھر کسکا مقدور ہے جو ناانصافی یا خود مطلبی کرے وہان
اگر کسی کا مرد دوسری جورو کرے وہ اوسکے سامنے چار خصم کرے جیسا کہ گیان
پوران کو باک ہے (تتنے کیتی رام جینی * مین نے کیتا رام جنا) *
یورپ مین انگلستان کی سلطنت مین بادشاہ یا کوئین ہوس آف کامنس کے
تابع ہے یا ہوس آف لارڈ کے - مقدور نہین کوئی کام بغیر اونکے حکم کے کر سکے
ایک آدمی خوشامد یا لالچ یا بیوقوفی سے ناحق کہہ سکتا ہے جس جماعت مین صد ہا ہزار ہا
عاقل و عالم معقول و منقول کے ہون وہان ظلم کی بات کون کہہ سکتا ہے - اور جتنی
سلطنتین یورپ کے ہین اونمین بھی بادشاہ آپ خود مختار نہین جو چاہے سو کرے
اور بے وقوف بھی نہین جو شہوت و غضب کے مغلوب ہو ظلم کرے - جہان
مسلمانون اور ہندوئن کی سلطنت ہے وہان رعایا اور کمزور پر بالکل نگاہ نہین ہے
سلطنت کا خراج اپنی عیش کو یا زبردستون کی ملازمون کے نذر کو یا اونکے ملازمون کے
غبن کو - اور نقل مشہور ہے جیسا راجہ ویسا پرجا - جب راجہ سو سو جورو کرین -
پرجا کو دو چار کرنے کو کون کس موںھہ سے منع کرے زبردست کمزور کو ستاتے ہین
جیسے شیر بکری کو کھاتا ہے اور جب لاہور مین سکھون کا راج تھا مسلمانون کو بانگ دینے کو
منع تھا اور جب مسلمانون کا راج تھا ہندوئن کی مورتون کو توڑا یا جاتا تھا ویسے غریب
عورتون پر مردونکا ظلم ہے اس ظلم سے جو پیدا ہوتے ہین گیدڑ ہوتے ہین اور مہمات سلطنت
و تجارت و صنعت پر ندامت سے بے نصیب رہتے ہین دنیا مین غلام و خانہ زاد کہلاتے ہین

اور مرنے سے بہوت بچتے ہین ✠

ظہور الہام اکتا لیسوان لالہ رامچید اس کے سوال و جواب

۱ - سوال پہلا - خدا نے دنیا کیون پیدا کی اور پیدا کرنے سے اوسکی کیا مراد تھی بذریعہ کسی الہام یا آواز غیبی کے کسی پیغمبر یا اوتار کو یہہ بات ظاہر ہوئی ہو نشان دیوین کہ اکثر اوتار اور پیغمبر مثل خدا کے گردانے جاتے ہین - ج - مشہور ہی کہ مجنون سے کسی نے پوچھا تھا کہ بعد مرنے فلانے کے اوسکی جانشینی اوسکے بھائی کا حق ہے یا بیٹے کا اوسنے جواب دیا تھا کہ اون دونسے کسی کا حق نہین صرف لیلی کا - اسیطرح جیسے ہر ایک اوتار اور پیغمبر اور اونکی سٹرکون پر چلنے والے راے دیتے ہین کہ پادری صاحب حواریون کی بنائی کتابون سے دفعات کو دکھاتے ہین اور مسلمان صاحب کہتے ہین کہ نہ پیدا ہوتا محمد نہ پیدا ہوتا زمین و آسمان - مصرجی فرماتے ہین کہ گئو اور برہمن کے پالنے کو یہہ سنسار بنا ہی اور حکما اپنی لیاقت کے موافق راے لگتے ہین - حقیقت یہہ ہے کہ آدمی پنچ تت سے بنا ہے اسکی ذہن کی رسائی پنچ تت کی حقیقت کے جاننے کو بھی قاصر ہی چہ جاے اسکہ پنچ تت کو بنانے والے کے ارادہ کو جانے ✠

۲ - آدمی کی عقل اتنی ضعیف ہے کہ دوسرے آدمی کے دل کی بات کو جان نہین سکتا - خدا کی دل کی بات جاننا بچون کا کھیل ہے

۳ - مین نہین کہتا کہ کوئی کلام خدا کا یا الہام ہے لیکن جن لوگون نے جس کتاب کو اپنی پیشوا کی زبان سے سنا اور اوسکو کلام الٰہی قرار دیا اسکے معنے کو اوسہی قوم کے مختلف فرقون نے بطور دیگر سمجھا کہ ہنود کے مختلف فرقہ بیشمار ہین اور مسلمانون کے تہتر ۷۳ اور فرنگیون کے دس بارہ ۱۲ ہر ایک مضمون کے مختلف معنی کرتے ہین حالانکہ وہ کلام ربانی نہین انسانی ہین اوس کلام کے اصلی مدعا جاننے کو یہہ لوگ عاجز ہین - خدائی ارادہ کو جو بتاوے عجب ہے وہ سچا متصور ہو ✠

سوال دوسرا - جو لوگ کسی مذہب کے قایل نہین مگر گناہ نہین کرتے ہین اور حیوان جو نیک و بد کو نہین جانتے اور پاگل وغیرہ بہشت مین جاوینگے کہ نہین اور بہشت مین آرام سب کو مساوی ہے یا کم و زیادہ - ج - ایک شخص ایک بنیہ کا قرضدار تھا بنیہ اپنی مقروض کو رسد دینے کو منکر تھا اور مقروض کہتا تھا کہ رسد کو وزن مین کم نہین دیتا اس مثل سے یہہ غرض ہے کہ بہشت اور دوزخ کو

کسی عاقل اور ناقل نے نشان نہین دیا کہ وہ کہان ہی جب اصل مکان کا پتہ نہین اور رہبر اوسکی نشان نہین دیتی گویا یہہ آنکھون کے اندھے ہین پھر وہان جانے اور نہ جانے کا بیان کیا ہو - کسی ایک پیشوا نے اپنے خیال سی بہشت و دوزخ کو بنایا اور ون نے اوسیکو اپنی کتاب مین نقل کر لیا اور اپنے اُمتیون کو بہشت کا اور مخالفون کو دوزخ کا قبالہ لکھدیا - پیدا ہونے سے پیشتر اور مرنے کے بعد انسان اور حیوان وغیرہ کا ایک ہی حال ہی اور وہ کسیکو معلوم نہین میری دعوی کی دو گواہ ہین

نمبر ۱ - تو نیکی کن و من نہ بد کردہ ام - کہ بد را حوالہ بجوذ کردہ ام +

نمبر ۲ - بہشت ایک باغ ہی دوزخ بھی ایک شرعی دھڑ کا ہی + دیگر - جب آیا دیہہ کا انت - جیسے گدہا ویسی ہی سنت + جکو اس رای پر تکرار ہو وہ بہشت و دوزخ کو دکھا دے -

سوال تیسرا - بدی کس جگہہ سی پیدا ہوی قبل از پیدایش مخلوق تھی یا نہین اور بدی کرنے کی طاقت خدا نے ہر ایک جاندار کو دی ہی یا نہین اور خدا کو نیکی پسند ہی یا بدی اور خدا زبردست اور حادی ہر ایک روح پر ہے یا نہین - ج - مخلوق کی پیدایش سے پیشتر کیا تہا جو کہے وہ جھوٹھا ہے نیکی اور بدی مخلوق کے ساتھہ پیدا ہوئی ہے اور نیکی و بدی وہان کچھہ نہین - آدمی کی بنائی ہی مسلمانون کے نزدیک جو غیر مذہب والون کو قتل نکری یا عاجز نکرے وہ بدکار اور کرنے والا نیک کار - اور عیسائیون کے نزدیک عیسی پر ایمان لانا نیک کاری اور سب بدکاری ہے اور برہمنون کے نزدیک برہمنون کو ماننا اور پتھرون کو پوجنا نیک کاری ہی حالانکہ یہہ سب بدخیالی ہی - دراصل نیک کاری دوسرے کو ہر طرح راحت پہونچانا اور رنج ندینا - اور بدکاری بضد اسکے ہی جو حکما نے بنائی ہی خدا نے دونون کو آدمی و حیوان کی سرشت مین ڈالا اگر اوسکے سوا کوئی اور خالق ہوتا بدکاری کا خالق اوسکو کہا جاتا - اگر خدا کو بدکاری منظور نہوتی آدمی و حیوان کی سرشت مین وہ مادہ نڈالتا پس جو کچھہ ہوا یا ہوتا ہے یا ہوگا سب خدا کو پسند ہی اور اوسی کی پسند کی موافق ہوا ہے - کوتاہ عقل کہتے ہین کہ نیکی خدا کی طرف سے ہے اور بدی شیطان کی طرف سے - یہہ نہین سمجھی کہ اگر شیطان بدی کا خالق ہے خدا کی برابر ہے کہ مدمقابل ہے - نہین جو کچھہ ہے ایک ہی تخم سے ہے +

فصل ششم انتخاب بے سر نامہ فرید الدین عطار

من بغیر تو نہ بینم در جہان   قادرا پروردگارا جاودان
من ترا دانم ترا دانم ترا   خود ترا کی غیر باشد ای خدا
چون بجز تو نیست در ہر دو جہان   لاجرم غیرے نباشد درمیان
اولین و آخرین واے احد   ظاہری و باطنی و بعید و
اینجہان و آنجہان اندر نہان   آشکارا و نہان اندر عیان
ہم عیان و ہم نہان پیدا توئی   ہم درون گنبد اخضر توئی
در ازل باشی و بودی ہمچنان   تا ابد باشی و ہستی جاودان
ای ز تو پیدا شدہ کون و مکان   ای ز تو پنہان شدہ جان و جہان
ہست این اسرار از جائے دگر   سر این را کی شناسد کور و کر
راہ مردان راہ توحید آمدہ است   منزلت تجرید و تفرید آمدہ است
من نہ عطارم تو عطارم مبین   در رہ حق مرد اسرارم ببین
من خدا ایم من خدایم من خدا   فارغم از کبر و کینہ و ز ہوا
گر سرت باید بترک سر بگو   در سرت باید بترک سر بجو
محو شد اجزای من کلی منم   فارغم از خوف از شادی و غم
گنج پنہانم درین جسم آمدہ   سر اعیانم درین اسم آمدہ
من وجود خویش را فانی کنم   در بقائی حق بحق باقی کنم
من باسرار آورم این جسم را   پس بگفتار آورم این اسم را
من برای راہ تحقیق آمدم   لاجرم در عین تصدیق آمدم
من برای جملہ عالم آمدم   لاجرم در نفس آدم آمدم
من برای راہ عشاق آمدم   لاجرم در راہ مشتاق آمدم
من برای کل اشیا آمدم   لاجرم از جملہ پیدا آمدم
چشم خود در راہ حق در باختم   سر معنی را بجان بشناختم
اولین و آخرین من بودہ ام   ظاہری و باطنی من بودہ ام

جملہ مردان در فنائے رہ شدند   در بقائے حق بحق آگہ شدند
جسم و جان دین و دل در باختیم   تا کمال راہ را دریافتیم
زہد را و علم را و قال و قیل   جملہ را انداختیم در آب نیل
دیدہ ہا از غیر او بر دوختند   غیر حق را اندرین رہ سوختند
ای ز تو چرخ فلک گردان شدہ   صد ہزاران دل ز تو حیران شدہ
ای ز وصلت غرق توحید آمدہ   لاجرم در عین تجرید آمدہ
من توام تو من خدایا ہم توئی   محو گشتم در تو گم گشتہ دوئی
در یقین بود و نبود او را دوی   ہم منی برخیز و اینجا ہم توئی
من بوصلت عارفان مطلق شدم   عارفی رفتہ تمامی حق شدم
صد ہزاران عارفان در گفتگوی   اندرین رہ لوح دل در شستشوی
نقشہا را جملہ در آتش بسوز   بعد ازان شمع وصالش بر فروز
چون نماند نقشہا اندر میان   آن زمان ذاتش را بینی عیان
چون ترا باشد کمال دین حق   خویش را ہرگز نہ بینی جز بحق
جملگی اعضای تو اے بی خبر   ذات کل این جہان را سر بسر
عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم   از تو شد آن اسم در عالم علم
جوہر جان و ہوس گم کردہ   با سگے و جاہلے خو کردہ
گر شوی آگہ بجان خویشتن   ترک گیری این حدیث ما و من
ای وصالت طالبان در جستجوی   اندرین رہ آمدہ در گفتگوی
جملہ را یک بین ای مرد خدا   تا نہ بینی ہرگز این رشتہ دوتا
گر تو راہ عشق را مایل شوی   یک رہ و یک خانہ و یک دل شوی
ننگری در ہیچ سوای مرد کار   دایما در عشق باشی بیقرار
عشق جانان جوہر جان آمدست   لاجرم از خلق پنہان آمدست
ہست پیدا لیک پنہان از شما   کے بود خفاش را با آن ضیا
این جہان و آن جہان باہم تنند   بگذر از راہ گمان و از یقین
عشق با عشاق دارا آمیختہ   روح او در خاکدان آویختہ

گفتم ای آرام جان عاشقان
هم توئی درمان درد بیدلان

ای وصالت عارفان بشناختند
مرکب معنی درین ره تاختند

ای وصالت شمس را دریافته
نور او بر جمله عالم تافته

ای وصالت رهنمای سالکان
ای وصالت در کشای طالبان

ای وصالت سوز مشتاقان شده
ای وصالت وصل عشاقان شده

ای وصالت صدق صدیق آمده
ای وصالت عین تحقیق آمده

ای وصالت ترک تجرید آمده
ای وصالت گنج توحید آمده

ای وصالت اولین و آخرین
ای وصالت ظاهر و باطنین

ای وصالت همچو من دریافته
لاجرم در عشق جان را باخته

ای وصالت کرد در زندان مرا
ای وصالت گشت در هجران مرا

گر تو غیر حق نه بینی در جهان
بر تو روشن گردد اسرار نهان

بار دیگر سالک حق حق شدم
سالکی رفته مسلم حق شدم

ای برادر غیر حق خود نیست کس
اهل معنی را همین یک حرف بس

چونکه اندر راه حق یکبین شوی
از وجود خویشتن فانی شوی

گر ز جسم و جان شوی کلی بدر
آن زمان یابی ز اسرارش خبر

عقل را زین گفته سودائی کند
عشق هر دم حق پیغامی کند

ای برادر در کمال خویش باش
در ره توحید حق بی کیش باش

بگذر از کبر و نفاق و کیش و دین
تا رسی در قرب رب العالمین

خود پریشان اندرین ره گمرهند
در طریق عشق را آگه نیند

نفس انسان سد راه حق شده
عاشقان را راهش از صدق شده

عشق را بگزین نفسی را بسوز
تا شب تاریک گردد بر تو روز

نفس را بت دان و بت را بر شکن
تا رسی در بارگاه ذو المنن

نفس را اینجا حجاب راه دان
این سخن را از دل آگاه دان

این نه تقلید است نه راه هواست
راه تحقیق است و راه با صفاست

در ره توحید جان ایثار کن
دیده را در باز و روئی باز کن

در جلال حق جمالِ حق ببین — در صفات ذات رب العالمین
من نمودارم برای جمله تان — ور سرایم سر حق را من عیان
خرقهٔ ناموس را پوشیدهٔ — ونگهی سالوس را کوشیدهٔ
بت پرستی میکند در زیر دلق — مینمائی خویش را صوفی بخلق
تو سلوکِ راه از خود کردهٔ — لاجرم در صد هزاران پردهٔ
وامگاهِ کردهٔ این خرقه را — می‌فریبی هر زمان اینفرقه را
در خودی خود گرفتار آمدی — لاجرم در عین پندار آمدی
راه تجرید و فنا را راه نیست — این سخن کم کور گان را راه نیست
رو که در تقلید ماندی مبتلا — سرّ توحید از کجا و تو کجا
رو که در تقلید ماندی خوار و زار — بعد ازین این خود پرستان را گذار
تو نمیدانی که من هستم چنین — بی‌هوا مائیم در روی زمین
آن زمان تو عشق را مایل شوی — عشق حق را عاشق و صادق شوی
گر ترا از عشق خود باشد خبر — مرتدے باشی درین ره پر خطر
هر چه جز حق است ز لوح دل تراش — بگذری از خلق جمله حق شناس
آنچنان خواهم که کلی گم شوی — تا ز نسل آدم مردم شوی
ورنه همچون زاهدان کور و کر — چون ز هستی خودت باشد خبر
بحر معنی بے نهایت آمده است — لاشک بحید غایت آمده است
یافتم یک قطره زان بحر صفا — زان بر آرم هر زمان موجها
راه توحیدِ عیانے داشتم — گنج اسرار نهانے داشتم
راه حق را صادق عشق آمدم — حق چو حق است حق مطلق آمدم
ای دریغا بے نوایانِ یقین — راه بر رفتند ما بماندیم اینچنین
ای دریغا عارفان با وفا — شان بر رفتند ما بماندیم از قفا
ای دریغا صوفیان با صفا — شان بر رفتند ما بماندیم مبتلا
ای دریغا عمر رفته وصل نے — ای دریغا فرع رفته اصل نے
ای دریغا در خودی وا مانده‌ام — لاجرم در صد بلا در مانده‌ام

فصل ہفتم وقایع منصور منصور درین ترکیب مین بہید سے بہید کے

عشق ایک آسیب ہے آشوب زا ۔۔۔ عشق ہے ایک فتنہ رنج و بلا
عشق ایک عاشق کش بیباک ہے ۔۔۔ عشق ایک سنگین دل سفاک ہے
عشق سے ہی عاشقونکا دل کباب ۔۔۔ عشق ہے ایک آفت خانہ خراب
عشق ہے شیر نیستان بلا ۔۔۔ عشق ہے گرداب بحر جان گزا
عشق ایک دریای ناپید اکنار ۔۔۔ اسکی ہر ایک موج ہی خنجر کی دھار
عشق ہے ایک وادی کرب و بلا ۔۔۔ عشق ایک ویرانہ ہے وحشت فزا
عشق ہے وہ چاہ جو اسمین گرا ۔۔۔ پھر نہین لگتا کبھی اوسکا پتا
عشق ہے ایک آتش جانسوز آہ ۔۔۔ عشق ہے ایک ناوک دل دوزہ
عشق نے جس دل مین آکر گھر کیا ۔۔۔ بیشک اوسکو خانمان سے کھو دیا
زخم سے اسکے کوئی ہے سینہ چاک ۔۔۔ آگ سے اسکے کوئی ہوتا ہی خاک
ہی عدو یہہ جسم کا بے شبہ و شک ۔۔۔ کر کے زخمی پھر چھڑکتا ہے نمک
ڈالتا ہے ایک کی اوپر یہ برق ۔۔۔ ایک کو کرتا ہے یہہ دریا مین غرق
عاشق بیچارہ کا دشمن ہے صاف ۔۔۔ خون اسکا یہہ نہین کرتا معاف
دار پر دیتا کسی کو ہے چڑھا ۔۔۔ ہے کسی کا تیغ سے سر کاٹتا
سیکھا ہے القصہ اسنی خوب ڈھنگ ۔۔۔ ہر جگہہ اسکا جدا ہی طور و رنگ
کور ہو جاتا ہے عاشق سر بسر ۔۔۔ عیب دلبر کو سمجھتا ہے ہنر
عشق کا ہوتا ہے جب طاری اثر ۔۔۔ غیر دلبر کچھہ نہین آتا نظر
عشق کے آثار ہین ای باوفا ۔۔۔ سچ کہا ہے جس کسی نے یہ کہا
عاشقی را سہ نشان باشد اے پسر ۔۔۔ آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر
گر ترا پرسند دیگر کدام ۔۔۔ کم خورد کم گفتن و خفتن حرام
عشق ہے جس طبع مین کرتا ہی گھر ۔۔۔ سوکھہ کر وہ جی سے جاتا ہی گذر
پھر نہین معشوق سے ہوتا جدا ۔۔۔ جیتے مرتے وہ اوسی کا ہو رہا
بلکہ جو عاشق ہے وہ انجام کار ۔۔۔ خود ہوا معشوق کا معشوق یار

جب مجازی عشق کا ہے یہہ ثمر ۔۔ کیون حقیقی کا نہو بہتر ثمر
عشق حق مین جو کوئی انسان مرے ۔۔ کسطرح خالق نہ قدر اوسکی کرے
حق تو یہہ ہے جسکو ہے عشق خدا ۔۔ زندہ جاوید ہے گو مر گیا
عاشق اللہ ہے ظل خدا ۔۔ ذات سے سایہ نہین ہوتا جدا
عاشق و معشوق ہون جب ایک ہی ۔۔ دو سمجھنا [illegible] ہے تب الٰہی
جب دوئی کا دل سے پردہ اوٹھہ گیا ۔۔ تب انا الحق بھی کہا تو جرم کیا
نام حق کا حق نے جب آپ ہی لیا ۔۔ قتل پھر منصور کو ناحق کیا
کہتے ہین منصور تھا ایک پاکباز ۔۔ واقف سر خدائے بے نیاز
دل سراسر نور تھا اوس ماہ کا ۔۔ عاشق صادق تھا وہ اللہ کا
علم ظاہر مین وہ تھا گو بے مثال ۔۔ علم باطن مین بھی تھا اوسکو کمال
عارف کامل تھا وہ کان وفا ۔۔ باحیا تھا بامروت باصفا
نور عرفان اوسکے رخ سے تھا عیان ۔۔ تھا مگر وہ بزم شمع عارفان
گوہر دریای علم و عقل تھا ۔۔ آفتاب آسمان نقل تھا
آگے ہر ایک نے سبق اوس سے لیا ۔۔ اوسکے آگے سب نے زانو تہ کیا
پیشوائی خلق تھا وہ پاکباز ۔۔ اوسکی خدمت مین تھا ہر ایک کو نیاز
الغرض ہر علم مین مشہور تھا ۔۔ خلق مین مشہور ہی منصور تھا
دل مین اوسکے بسکہ تھا جذب الٰہ ۔۔ سالک اوسکے آگے تھا گم کردہ راہ
عاشق اوسکے عشق پر دیوانہ تھا ۔۔ صادق اوسکے صدق پر پروانہ تھا
جتنے تھے اوس عصر مین مردان دین ۔۔ رکھتے تھے اوسکے فضایل پر یقین
مست جام عشق گو مدت سے تھا ۔۔ پر نہ کھولا اوسنے راز دل ربا
سال اوسکو اسطرح گذری بکار ۔۔ بات کا اپنے رہا ہر لحظہ پاس
جوشش دل سے ایک دن بے اختیار ۔۔ کہہ اوٹھا لفظ انا الحق مرد کار
سنتے ہی یہہ نعرہ حیرت فزا ۔۔ ہر جگہہ بغداد مین چرچا ہوا
جنکو تھا اخلاص اوسکی ذات سے ۔۔ منع وہ کرنے لگے اس بات سے
خوش نہین منصور یہہ تیری ادا ۔۔ خلق کو دشمن تو اپنا مت بنا

ورنہ ہین جو تابع شرع احمدی
بس کہ بحر عشق مین وہ غرق تہا
جو بظاہر تہی متعصب ہین درست
عالمون سے جاکے استفتا کیا
تین سو ستر تہی وہان عالم دلیل
ہاں اس منصور کو یہہ کیا ہوا
گر نہ اس حرکت سے وہ باز آویگا
پہر تو سب نے کر کے باہم مشورا
بعد اسکے پہر گئی یہہ التماس
قتل مین اسکی نہ کچہہ تاخیر کر
بات یہہ سنکر خلیفہ چپ رہا
کیونکہ تہا اس رمز سے وہ آشنا
کر کے اپنی دلمین خوض و فکر و غور
وصل کی ہے تیری مجہکو آرزو
وصل تیرا مونس و غمخوار ہے
تیری ہی وصلت کا ہون امیدوار
تیری ہی وصلت کا دیوانہ ہون مین
اپنی ہی وصلت کی دی نعمت مجہے
وصل اپنا میرے حق مین کر نصیب
وصل کا تیرے ہوا جب سے خیال
وصل مین اب ہو رہی ہے دیر کیا
وصل بن اب میری طاقت طاق ہی
آپ طالب آپ ہی مطلوب ہون
آپ ذرہ آپ ہی نیر ہون مین
جو فنا ہو کر ملا دلبر سے جا

قتل پر آمادہ ہونگے باخودی
آشنا تہا کب کسی کے پند کا
قتل پر باندہی کمر اون سب نے چست
حق مین تم منصور کے کہتے ہو کیا
ملکے سب نے کی بہم یہہ قال و قیل
دین احمد چہوڑ کر کافر ہوا
بیشک اپنی جان سے وہ جاویگا
حال جو کچہہ تہا خلیفہ سے کہا
ہے اگر کچہہ شرع کا حضرت کو پاس
شرع تا قایم رہے ای داد گر
عالمون سے کچہہ نہ پاسخ مین کہا
دلمین اوسکے انس تہا منصور کا
قید مین منصور کو بہیجا بالفور
جلد بر لا آرزو میری کو تو
تیری ہی وصلت مجہے درکار ہے
جلد مل جا مجہسے ای پروردگار
وصل پر تیری ہی پروانہ ہون مین
سب طرف سے دل تو میرا پہیر دے
تو ہو محبوب اور کر مجہکو حبیب
کچہہ نہین بہاتا مجہے ای ذوالجلال
درمیان سے جلد دے پردہ اوٹہا
وصل کا ہر لحظہ دل مشتاق ہے
خود حبیب اور آپ ہی محبوب ہون
آپ قطرہ آپ ہی دریا ہون مین
درمیان ہے بہر دوئی کا ذکر کیا

ہی اوسی کی ذات کا ہر جا ظہور
جس جگہہ دیکھو وہین ہی اوسکا نور

اوس سے خالی ہی نہین دیوار ودر
سب مین وہ کیا شجر ہی کیا وہ حجر

درمیان سے اوٹھہ گیا جسدم حجاب
پہر دوئی کا اوس جگہہ ہی گیا حساب

ایک ہی جب ہوگئی ای نیک نام
پہر من و تو کا وہان کیا ہی مقام

پس یہہ کہکر نعرہ مارا آہ کا
جوش مین آکر انا الحق کہہ اوٹہا

آکے عالم بہی ہوئی پاس اوسکے جمع
ہوتی ہین پروانہ جیسے گرد شمع

شیخ شبلی دیکہکر اُس ڈہب کی قید
مضطرب ہوکر گئی پیش جنید

اور زندان کا کہا سب ماجرا
بی تامل شیخ یہہ سنکر چلا

پہونچا جب زندان مین شیخ با خدا
باگروہ مخلصان بے ریا

شیخ سے منصور نے اوسدم کہا
دم کی مہلت کیجیی مجکو عطا

کہکے پہر یہہ اندرون کو رخ کیا
شیخ نی منصور سی تب یون کہا

چہوڑ یہہ منصور اپنا طمطراق
اب بہی باز آ ازرہ کفر و نفاق

عاشقی مین خوش نہین اُس ڈہب کی چال
شرع مین زنہار تو رخنہ نہ ڈال

اپنے عالم پر تو دیوانہ ہوا
عاشقی کے رہ سے بیگانہ ہوا

تجکو کب کہنا انا الحق ہے روا
عقل گر ہووی تو اب بہی رہ پڑا

تونے ظاہر پر مجہے کافر کہا
حال باطن کا نہ جانا مطلقا

بت پرستی مین سدا رہتا ہی تو
اور صوفی آپ کو کہتا ہے تو

تو وروش اپنی سمجہتا ہی صواب
کیون نہووی درمیان لاکہون حجاب

تو جو ہے اپنی خودی مین مبتلا
اس سبب سے ہی یہہ نخوت بر ملا

جو عقیدت ہی تجہے تقلید سے
پہر تجہے نسبت ہی کیا توحید سے

عالمون نے دیکہکر یہہ ماجرا
شیخ سے پہر حاکی استفتا کیا

پر نہ اوس شیخ نے فتوا لکہا
کچہہ نہ بولے مونہہ سے پروہ لگا

دیکہکر یہہ شیخ کا مفتی نے طور
دلمین اپنی خوب کرکے فکر و غور

یون کہا سلطان سے ای عالیجناب
شیخ سے فتوا بہی لینا ہی صواب

کیونکہ درویشون کا ہے وہ پیشوا
وہ نہ لکہیگا تو ہے دہشت کہ با

شاہ کو بھی آئی یہہ حجت پسند — بھیجا محضر پیش شیخ ارجمند
پڑہ کے محضر شیخ روئی زار زار — کچھہ نہ لکھا اوسکے اوپر زینہار
یون ہی آیا الغرض محضر چھہ بار — شیخ نی ہر بار کی لکھنے سے عار
بار ہفتم تنگ جب اونکو کیا — کرکے جامہ فقر کا تن سے جدا
پھر پہنکر عالمون کا سب لباس — اوسپہ لکھا شرع کا پھر کرکے پاس
حکم ظاہر پر اگر در کار ہے — تو بلاشک وہ سزای دار ہے
پاکے یہہ فتوا کیا شور و فغان — بازخواہ خون ہوئے اوسکی بجان
حال فتوا کا جو شبلی نے سنا — یون کہا منصور سے ای باوفا
راز حق کو کرکے تونے آشکار — کی گوارا اپنی حق مین آپ دار
اب بھی جو اس راز کو مخفی کرے — کون ہے پھر جو تجھے آزار دے
سنکے یہہ منصور بولا ای رفیق — ہو رہا ہون غرق دریای عمیق
محو ہون دلدار پر مین سر بسر — بند و آزادی سے مجکو کیا خطر
غم نہین تکلیف و ایذا کا مجھے — کچھہ نہین آزار کی پروا مجھے
مین نہین منصور ہون ای باوفا — مین تو اوسکے رنگ مین ہون ملگیا
نام کو ہر چند مین منصور ہون — پر نہین یک لحظہ حق سے دور ہون
گنج پنہان ہے میرے اس جسم مین — سر خالق ہے نہان اس اسم مین
راز جو توحید کا ہے مہربان — جلد ہوگا عاشقون پر وہ عیان
کرکے خالی آپ کو ای باوفا — جلد تر لیتا ہون مین نقد بقا
دار پر لاتا ہون اپنی جسم کو — یون کرونگا روشن اپنی نام کو
عشق بازی مین جو ہوگا پختہ کار — عشق کا حال اوسپہ ہوگا آشکار
ہون فقط مخصوص مین اس کام پہ — جان دونگا یار کے مین نام پر
مین چھپانے کو نہین پیدا ہوا — پھر چھپاؤن کس طرح جیسے شبلیا
گفتگو منصور سے جو کچھہ ہوئی — عالمون سے سب وہ شبلی نی کہی
الغرض وہ روز جب آخر ہوا — اور پردہ رات کا بھی اوٹھہ گیا
صبحدم آیا وہ شیخ نامدار — یون کہا منصور سے ای باوقار

بہید حق کا کس لئے تونے کہا
جس سے یہہ نااہل کرتے ہین جفا

کیون اناالحق کہکے تو رسوا ہوا
کون جانے اسکا مطلب جز خدا

گنج کو رکہتے ہین پوشیدہ مدام
کردیا تونے مگر یہہ گنج تمام

بادہ تونے کی پنجاہ سال
ایسی بیہوشی کا تہا اثر نہ حال

اب سبب کیا ہی کہ تو بیہوش ہے
اسقدر کیون ہای تجکو جوش ہے

یون کہا منصور نی ای پیر سبز
حال سے میرے ہی جو تجکو خبر

یعنی خود واقف ہی تو ای ہوشیار
بحر معنی کا ہی ناپید اکنار

اور یہہ بحر صفا اے مہربان
مارتا ہی اپنی موجین ہر زمان

مجکو بہی اوس بحر سی قطرہ ملا
ہون اسی سے مین بہی موجین مارتا

بہید جو توحید کا تہا کہل گیا
کہدو اب دین دار پیر مجکو جزا

آپ سی گر عالم استفتا کرین
بی تامل آپ بہی فتوا لکہین

شیخ بولا جو کہا ہمنے سنا
واقعی کہنا تمہارا ہے بجا

پر مین فتوی کسطرح لکہون بتا
دیکہتا ہون خود مین آثار خدا

تب کہا منصور نے ای نیک پی
لکہدو قابل قتل کے منصور ہے

باہر آیا جب کہ وہ شیخ کبیر
آئی اوسکے پاس ایک جمع کثیر

کہکے سب منصور کا یہہ ماجرا
شیخ سی بہی آ کے پوچہا برملا

یون کہا تب شیخ نی ای مردمان
قتل سے منصور ہے خود شادمان

حال باطن سے خدا آگاہ ہے
پر بظاہر قتل کی ایک راہ ہے

یہہ سخن جب عالمون نے سن لیا
دار کو فی الفور قایم کر دیا

اور لائی اوسجگہہ منصور کو
ایک تماشا تہا قریب و دور کو

کب رقم ہو ماجرا اوس روز کا
ہر طرف شور قیامت تہا بپا

ہر جگہہ تہا لاکہون انسان کا ہجوم
شہر مین یہہ مچ گئی ہر سمت دہوم

آج عاشق کا ہی روز امتحان
آج کرتا ہے فدا وہ اپنی جان

آج ہے معشوق سے عاشق حزین
ہجر کا ہے آج روز آخرین

آج ہی معشوق کا ہی روز دید
آج ہی کی روز ہے عاشق کو عید

مہربان معشوق ہے عاشق پر آج
ہوتا ہی ایکدم مین عاشق کامیاب
ہو چکا معشوق کا اب دور ناز
تیغ و گردن مین جو تہا دستی قفل
کٹ گئی شکر خدا فرقت کی رات
آج پہونچا مرہم وصل نگار
وصل دلبر آج ہوتا ہی نصیب
الغرض وہان جمع تہی خلق خدا
تہا کہڑا منصور وہان ایسا دلیر
شاد تہا ایک ذرہ اوسکو غم نہ تہا
سنگ جس کا جسم پر اوسکے لگا
اور شبلی نے جو مارا ایک پہول
جس نے پوچہا اوس سے احوال العجب
ہین جو راہ عاشقی سے بی خبر
اور یہہ ہے میری دلبر کا حبیب
میری اور اوسکی نہ تب کچہہ اوٹ ہو
سنکے شبلی یہہ کلام رنج زا
عالمون نے دیکہکر یہہ طور و رنگ
رحم اسکے حال پر مطلق نہ کہا
کہینچکر جلاد جب خنجر چلا
اور کی جلاد سے یہہ التجا
سرد کر دے جلد تر فرقت کی آگ
ہاتہہ کاٹا سنکے یہہ جلاد نے
ہاتہہ سے اوسکی لہو جسدم بہا
پہر کہا شبلی نے ای دلا گہر

ہوتا ہی بے شبہہ وصل دلبر آج
درمیان سے آج اوٹہتا ہی حجاب
آج سے عاشق کا ہی دور نیاز
آج اون دونو کا ہے بی شبہہ وصل
درد و غم سے آج ہوتی ہے نجات
آج یہہ ہوتا ہی زخم دل فگار
سرخ رو ہوتا ہی عاشق عنقریب
جسکے سونہہ مین جو کچہہ آیا وہ کہا
لاکہون نیشون مین ہو جیسے ایک نیشتر
خوف شبنم سے بہلا دریا کو کیا
جان کر وہ پہول اوسکو ٹہیس پڑا
ہو گیا وہ اوسکے صدمہ سے ملول
یہہ بتایا اوسنے ایذا کا سبب
ظلم سے اونکی نہین ہی کچہہ ضرر
یعنی ہے رشتہ مین یہہ میرا رقیب
گل کے اسکی کیون نہ دلکو چوٹ ہو
وجد مین آیا انا الحق کہہ اوٹہا
یون کہا جلاد سے کیا ہی درنگ
بند سے تو بند کر اسکے جدا
سر دیا منصور نے اپنا جہکا
جلد میرے سر کو تن سے کر جدا
وصل کی اب لگ رہی ہے دلکو لاگ
شکر خالق کا کیا اوس شاد نے
بولا ہر قطرہ انا الحق کی صدا
عشق کے معنی سے دی مجہکو خبر

بولا معنی عشق کے ای مہربان — قتل کرنا پہر جلانا ہے عیان
الغرض یہہ کہکے رسی تہام کر — بے تامل چڑہ گیا خود دار پر
لیکے پہانسی دفعۃً وہ مرگیا — عاشقون مین نام اپنا کر گیا
کہتے ہین جب سر کٹا اوس پاک کا — تب بہی دی اوسنے انا الحق کی صدا
پہر تو اوسکی بوٹی بوٹی کی جدا — عالمون نے جو نکرنا تہا کیا
پہر جلایا اوسکے جسم پاک کو — یون دیا برباد اوسکی خاک کو
پہر دیا اوس خاک کو پانی مین ڈال — یون دکہایا عشق نے اپنا کمال
عاشقون کا کچہہ جدا انداز ہے — عشق کا ہے طرفہ سوز و ساز ہے
حق تو یہہ ہے عشق ہے مردان کا کام — عشق نامردان سے خود رکہتا ہی عار
جان و مال و آبرو جو اپنی دے — پہر نہ کیون معشوق قدر اوسکی کرے
دہی اگر سر اوسکی رہ مین بے خطر — پہر تو اوسکو پا گیا تو سر بسر
ہی اگر منظور تجکو سروری — سروری بے سر دئی کسکو ملی
خود پرستی مین نہین ملتا خدا — حق پرستی پر تو اپنا دل لگا
حق پرستی وہ جو خود کو بہول جا — کچہہ نظر غیر از خدا تجکو نہ آ
جب کریگا دل ترک ما و من — تب ملیگا تجکو رب ذو المنن
عشق ناپیدا نہین ای بے خبر — پر تجہے بیشک نہین آتا نظر
عشق ہے بینا کو مثل آفتاب — دیدۂ خفاش پر ہین صد حجاب
دیکہہ تو منصور کو ای باوفا — کیسا کامل حق پرستی مین ہوا
عاشقون سے کچہہ نہین یہ دور ہے — تو اگر سر دے تو ہی منصور ہے
حق مین ملکر وہ انا الحق کہہ اوٹہا — تو خدا سے ملکے لے نام خدا
وہ انا الحق کہکے ہے مشہور عام — کہکے تو حق عشق کر اپنا تمام
اوسنی اپنا جی گنوایا چڑہ کی دار — تو اگر ہوشیار ہے نفس اپنا مار

فصل ہشتم کلام مغربی

ہر چند ادویت مت کی مخبر بہاگوت کا گیارہوان اسکند اور منو سمرتی کی بارہوین ادہیا اور وے جملہ کتب جنکو عوام متعلق اوپاشنا و کرم و جوگ کے سمجھتے ہین اور بیدون کی بچاس اوپ نشد - اور بشن پوران و جوگ بسشٹ و کرشن گیتا معلم ہین + مثنوی رومی - و دیوان شمس تبریز و بے سر نامہ فرید الدین عطار و مثنوی منصور فارس والون کی استاد ہین + مغربی کا دیوان گواہ ہے کہ وحدانیت کی قایل ہر ولایت کی بالفاظ مختلف و زبان ہر ولایت بیک معنی متکلم ہین +

نامہ نگار کو اس سرور کائنات و مفخر موجودات کی کلام سے ابتدای ۱۸۳۰ء الفت ہے کہ پہلے اسکو بمقام چاٹگام دیکھا تہا اور ۱۸۳۷ء مین اسکی ایک نقل بہ تلاش تمام پائی تھی تا ۱۸۵۰ء وہ غمگسار رہا - اتفاقا جنون نے جوش کیا کہ ہمراہ دیگر اثاث البیت کی وہ بھی جدا ہو گیا + اوسوقت تک چھاپہ خانہ اپنے تحت و اختیار مین نہین رکھتا تہا جب چھاپہ خانہ جاری کیا اس برگزیدہ عالم و عالمیان کے کلام کا متلاشی رہا - جیسے دیگر اشیای دنیاوی کی وقت بوقت تلاش کرتا ہے + نامہ نگار مثل مگس کے شہد کی تلاش نہین کرتا ہے مگر مثل بگلہ کے بجاے خود قایم رہتا ہے کہ مچھلی خود بخود چونچ کے تلی آوے - بضرورت علاج چشمان اہل خانہ وارد سہارنپور ہوا اور لالہ گردہاری لعل صاحب سابق ناظر ضلع سے بہ سبب تعارف سابقہ کہ ابتدای ۱۸۵۸ء نادیدہ عنایت فرماہین ملاقی ہوا - یہہ صاحب ادویت مت مین لاثانی ہین اور مصنف گیان ساگر کے - بر سبیل تذکرہ معلوم ہوا کہ انکے کتب خانہ مین یہہ در بے بہا موجود ہے جیسے عاشق معشوق کے پانے سے خوش ہوتے ہین ویسے نامہ نگار اسکے پانیسے مسرور ہوا معلوم نہین یہ تمام ہے یا ناتمام اور جو شعر ناتمام ہے یا جسکے معنی بسبب کمی لفظ کے سمجھہ مین نہ آئے اونکو ترک کر طبع کرتا ہون - یقین ہے کہ جو صاحب بسبب ہندی الفاظ و اصطلاحات الکھہ پرکاشش و الکھہ امواج کے اوسکے مدعا و معنی کے سمجھنے سے اوسکے حسن کے قدردان نہوسکے اور فارسی نظم و نثر کے سمجھنے کو توانا ہین

اس تحفہ کو جو پیش ہوگا بدل قبول فرماوینگے - اور جن کے سر جہل سے خالی ہین اور عقل کے دخل کو روزن رکھتے ہین وے معلوم کرینگے - موحد ہر زبان وہر ولایت کی ایک ہی مطلب کو بعبارت مختلف بیان کرتے ہین اور جو خدا کو واحد سمجھتے ہین وے یکدیگر سے ایسی نسبت رکھتی ہین جیسی شیر کو شکر سی ہے اور جنکے گلے مین تعصب کا پٹہ پڑا ہے وے ایک دیگر سے اس طرح جھگڑتے ہین جیسے ڈاک کلب سے + سبب ظاہر ہے کہ موحد ہر ذرہ خاک مین اون اشیا یا ادس شئ کو دیکھتے ہین جو باعث انتظام عالم ہے پس بنظر احدیت مخالفت نہین کرتے ہین - اور جو انسانون کے بنائے مذہب کی پابند رہتے ہین وے ایک دیگر کو ایسا سمجھتے ہین جیسے گرگ بھیڑیون کو - اور فتحمند بادشاہ ملک مفتوحہ کے رعیت کو - اور زاغ - بوم کو - برہمنون اور اونکی استیون نے تنخانہ کا در بند کر رکھا ہے کہ جب کوئی مسلمان یا عیسائی انکے پتھرون سے پیشانی رگڑنے کا قصد کرتا ہے یہہ قبول نہین کرتے ہین - نامہ نگار نے در کوشادہ رکھا ہے کہ جسکا دل عقل پاوے وہ شرک کو چھوڑ توحید کو اختیار کرے - اور جسطرح مسلمان وعیسائی اپنی امت کی بڑہانے کو ملیٹری اور پولیٹیکل آئین پر کام کرتے ہین اوسکو بھی روا نہین سمجھا - کہ وے غرضمند ہین کہ غریب تھی امیری کی خواہش رکھتی ہین - خدا کے فضل سے نامہ نگار نے گھر ہوک تماشا دیکھا ہے - معترض نے کہا کہ اونکی امتی بادشاہ اور وزیر اور فخر التجار ہین یہہ بھی کیون ویسا کرتے ہین بجواب اوسکے کہتا ہون کہ گاڑی اور چھکڑے لیک پر چلتے ہین +

الف

نمبرا - ردیف الف

خورشید رخت چو گشت پیدا ذرات دو کون شد ہویدا

مہر رخ تو چو سایہ انداخت زان سایہ پدید گشت اشیا

ہر ذرہ ز نور مہر رویت خورشید صفت شد آشکارا

دریای وجود موج زن شد موجی بفگند سوی صحرا

آن موج فرو شد و بر آمد + در صورت و کسوت دل آرا

بر رست بنفشہ معانی چون خط خوش عذار رعنا

بشگفت شقایق حقایق — بنمود ہزار سرو بالا
این جملہ چہ بود عین آن موج — آن موج چہ بود عین دریا
ہر جزو کہ ہست عین کل ہست — پس کل باشد سراسر اجزا
اجزا چہ بود مظاہر کل — اشیا چہ بود ظلال اسما
اسما چہ بود ظہور خورشید — خورشید جمال ذات والا
صحرا چہ بود زمین امکان — کان ہست کتاب حقتعالی
ای مغربی این حدیث بگذار — سر دو جہان مکن ہویدا

۲- ردیف الف

الف

بیاور ساقی آن جام صفا را — دمی از مارہای بخش مارا
خدا را گر توانی کرد کاری — بکن کاری بکن کاری خدا را
چو چشم خویشتن سرمست گردان — دل و عقل و روان و دیدہا را
جہان پر قلب و پر قلاب گردید — بیا بر قلب ما زن کیمیا را
توانی ساختن از ما شمائی — اگر میلی بود از ما شما را
گدا سلطان شود گر زانکہ سلطان — نشاند بر سریر خود گدا را
نگار دل پر از نقش و نگار است — ببر نقش و نگار از دل نگارا
بیا از نقش گیتی پاک گردان — مر این آئینۂ گیتی نما را
چو از نقش جمالش پاک کردی — بنقش روی خود رویش بیارا
بر آ بر آسمان دل چو خورشید — ز کوکب پاک کن لوح سما را
بیا بر مغربی انداز تابی — ثباتی مہر گردان این سہا را

۳- ردیف الف

الف

ای جملۂ جہان رخ جان بخش تو پیدا — وی روی تو در آئینۂ کون ہویدا
تا شاہد حسن تو در آئینہ نظر کرد — عکس رخ خود دید و بشد آکہ و شیدا
ہر لحظہ رخت داد جمال رخ خود را — بر دیدۂ خود جلوہ بصد کسوت زیبا
از دیدۂ عشاق برون کرد نگاہی — تا حسن خود از روی بتان کرد تماشا
رویت ز پی جلوہ گری آئینہ ساخت — این آئینہ را نام نہاد آدم و حوا

حسن رخ خود را بهمه روی درود — زان روی بیا شد آن آئینه جمله اشیا
چون ناظر و منظور توئی غیر تو کس نیست — پس از چه سبب گشت پدید این همه غوغا
ای حسن تو بر دیدهٔ خود کرد تجلی — در دیدهٔ خود دید عیان چهرهٔ خود را
ای مغربی آفاق پر از ولوله گردد — سلطان جمالش چو زند خیمه بصحرا

۴ ـ ردیف الف — الف

ای بلبل جان چونی اندر قفس تنها — تا چند درین تنها مانی تو تن تنها
ای بلبل خوش الحان زان گلشن و زان بستانها — چون بود که افتادی ناگاه بگلخن ها
گوئی که فراموشت گردید درین گلخن — آن روضه و آن گلشن و آن سنبل و سوسنها
بشکن قفس تن را بس تن تن تن گویان — از مزبله و گلخن بخرام بگلشن ها
مرغان هم آوازت مجموع ازین گلخن — پریده بدان گلشن بگرفته نشیمن ها
در ربقهٔ دام و دد تا دا انتوان کردن — زین جای مخوف ای جان رو جانب مامن ها
باری چو نمی یابی بیرون ازین قالب — بر منظره اش بنشین بگشا ره روزن ها
ای طایر افلاکی در دام تن خاکی — از بهر دو سه دانه وا مانده ز خرمن ها
ای مغربی مسکین اینجا چه شوی ساکن — کانجاست برای تو پرداخته مسکن ها

۵ ـ ردیف الف — الف

ورای مطلب هر طالب است مطلب ما — برون ز مشرب هر شارب است مشرب ما
بکام جان کسی هیچ جرعه نرسد — از آن شراب که پیوسته میکشد لب ما
سپهر کوکب ما سپهرهاست برون — که هست ذات مقدس سپهر کوکب ما
بجا منشند لبی اسب دل ولی نرسید — روان هیچ سواری بگرد مرکب ما
هنوز رهرو شب کائنات هیچ نبود — که روز ما رخ او بود زلف او شب ما
کسی که جان بجهان داد عشق او بخرید — وقوف یافت ز سود و زیان مکتب ما
ز راه و یارب ما آن کسی خبر دارد — که سوختست چو ما ز آه ناله یارب ما
تو دین و مذهب ما گیر در اصول و فروع — که دین و مذهب حق است دین و مذهب ما
نخست لوح دل از نقش کائنات بشوی — چو مغربی است اگر هست عزم مکتب ما

۶ ردیف الف — الف ١٠

هیچ دانی که ما کییم و شما | سایهٔ آفتاب نور خدا
سایهٔ آفتاب تابش اوست | تابش مهر نیست غیر ضیا
نیست خورشید از شعاع بعید | نیست سایه ز آفتاب جدا
سایه و آفتاب یک چیز اند | هست او واحد کثیر نما
چون یکی بود سایه و خورشید | یا رب این کثرت از چه شد پیدا
نظر از عین ممکنات بدوز | تا که سایه نماندت یکتا
بگذر از سایه زانکه خورشید است | آنچه تو سایهٔ خویش هر جا
شمسی واحد نگر که چون گردید | عین هستی جملهٔ اشیا
هست یک عین این همه اعیان | یک مسمی در این همه اسما
ذات و جهست و اسم و نعت و صفت | عقل و نفس است طبع و شکل و هبا
جمله نقش تعینات وی اند | هر چه هستند در زمین و سما
به هزاران هزار شکل غریب | می نماید بخویشتن خود را
هست اندر جهان کهنه و نو | آخرین نامش آدم و حوا
گاه مجنون بود گهی لیلی | گاه وامق بود گهی عذرا
کثرت نفس موج گوناگون | نیست الا ز جنبش دریا
آنچه امواج خوانمش بحر است | گشت ظاهر بکسوت من و ما
نقش این موج بحر بی پایان | مغربی و سنائی است و سنا

۷ - ردیف الف

بیا بر چشم عاشق کن تجلی روی زیبا را | که جز وامق نداند کس کمال حسن عذرا را
بصحرای دل عاشق بیا جلوه کنان بگذر | بروی عالم آرایت بیارا روی صحرا را
دمی از خلوت وحدت تماشا را بصحرا شو | نظر بر ناظران افگن ببین اهل تماشا را
دماغ جان اهل دل ببوی خود معطر کن | ز روی خویشتن نوری ببخش هر دم چشم بینا را
الا ای یوسف مصری ملاحت تا بکی داری | حزین یعقوب بیدل را غم جان زلیخا را
تو جلوا کرده پنهان بکس تا گشته سرگردان | اگر جوشش بکس خواهی بصحرا آر جلوا را
الا ای ترک یغمای بیا جان را به یغما بر | نه دل ترک تو خواهد هر گردن تو ترک یغما را

جهان پرشور ازان دارد لب شیرین ترک من ... که ترکان دوست میدارند دایم شور و غوغا را
سخن با مرد صحرائی الا ای مغربی کم گوی ... که صحرائی نمیداند زبان اهل دریا را

۸ - ردیف الف

الف

زروی ذات برافگن نقاب اسما را ... نهان به اسم مکن چهرهٔ مسمّا را
نقاب برفگن از روی و عزم صحرا کن ... ز کنج خلوت وحدت دمی تماشا را
اگرچه پرتو انوار ذات محو کند ... چو این نقاب برافتد جمیع اسما را
اگرچه ما و منی نیز جز توئی تو نیست ... ز ما و من بستان یکزمان من و ما را
اگرچه سایه عنقای مغرب است جهان ... ولیک سایه حجاب آمده است عنقا را
نقوش کثرت امواج ظاهر دریا ... حجاب وحدت باطن شده است دریا را
فروغ چهرهٔ عذرا نهان همی دارد ... ز چشم وامق بیدل عذار عذرا را
نمی سزد که نهان کردی از اولی الابصار ... که نور دیده توئی چشمهای بینا را
ز مغربی چو توئی ناظر رخ زیبا ... نهان از و مکن ای دوست روی زیبا را

۹ - ردیف الف

الف

بیا در بحر با شور ها کن این من و ما را ... که تا دریا نگردی تو ندانی عین دریا را
گرت موجی از آن صحرا بدین دریا فشد روزی ... حیات غرق گرداند که ناری باد صحرا را
اگر امواج دریا را بجز دریا همی دانی ... یقین دانم که نتوانی مسمّا دیدن اسما را
هنوز از فرقه فرقی بردن از زمرهٔ جمعی ... اگر از یکدگر فرقی کنم اسم و مسما را
چو واحد کردی اعدادت نماید بر سر وحدت ... چو فردائی یکی بینی پری اوی دی و فردا را
چه دانی زیر بالای زمین و آسمان چون تو ... ندیدی منظر در خود لبساط زیر و بالا را
چو هستی نسخهٔ جانان فرو شو در خود او را ... ز نهانی و پیدائی توان پنهان و پیدا را
الا ای مغربی عنقای مغرب را اگر خواهی ... برون از مشرق و مغرب بباید جست عنقا را

۱۰ - ردیف الف

الف

چه مهر بود که بسرشت یار در گل ما ... چه گنج بود که بنهاد یار در دل ما
بدست خویشتن چهل صبح باغبان ازل ... ندید تخم گلی تا نکشت در گل ما
چه ماه بود که از آسمان فرود آمد ... نشست خوش و مسکن برج و منزل ما

ملک کہ بود کہ او فتاد درچہ بابل / چہ سحرہاست درین قعر چاہ بابل ہا
چہ موجہا کہ پیاپے ہمی رسد ہر دم / زجوشش وجنبش دریای دلبساحل ہا
ہزار نقش بیک لحظہ می پذیرد دل / ببین چہ نقش پذیر است قابل قابل ہا
بہر گرہ کہ وی از زلف خویش بگشاید / از وگشادہ شود صد ہزار مشکل ہا
اگر ز حضرت او آرزوے مقبولیست / بیاد ہندوی آن شو کہ ہست مقبل ہا
چو مغربے نظر از نقش کائنات بدوز / اگر کمال طلب میکنی ز کامل ہا

بے

۱ ۔ ردیف بے

چو تافت بردل من پرتو جمال حبیب / بدید دیدۂ جان حسن بر کمال حبیب
چہ التفات بلذات کائنات کند / کسیکہ یافت دمی لذت وصال حبیب
بدام ودانہ عالم کجا فرود آید / دل کہ گشت گرفتار زلف وخال حبیب
حبیب را نتوان یافت در دو کون مثال / اگرچہ ہر دو جہان ہست بر مثال حبیب
بدان صفت دل وجان از حبیب بر سید است / کہ از حبیب ندارم نظر بحال حبیب
چہ احتیاج بود دیدہ را بحسن برون / چو بر درون متجلی شود جمال حبیب
خیال ملک دو عالم نیاورد بخیال / سری کہ نیست دمی خالی از خیال حبیب
درون من نہ چنان از حبیب مملو شد / کہ گر حبیب در آید بود محال حبیب
ز مشرق دلت ای مغربی چو کرد طلوع / ہزار بدر بر فت از نظر ہلال حبیب

بے

۲ ۔ ردیف بے

مرا کہ لعل لب ساقی است وجام شراب / از آن چو نرگس مستت توام مدام خراب
مرا کہ زمزمۂ قول دوست در گوش است / چہ حاجت ست بآواز عود وچنگ ورباب
بدین صفت کہ منم مست ساقی باقی / عجب کہ باز شناسم شراب از شراب
بدین صفت اگرم در حسابگاہ آرند / عجب بود کہ بگیرد کسی مرا بحساب
کسیکہ بے خبر از لذت الم باشد / نہ از نعیم بود آگہیش ونہ ز عذاب
خطاب گر نہ کنی با من این عجب نبود / کہ سایہ را نکند ہیچ آفتاب خطاب
فتاد بر رخ دلبر بطالع مسعود ٨ / نخست بار کہ بختم گشود دیدہ ز خواب
چو با وجود تو من ہیچ نیستم از ہیچ / بہ ہیچ وجہ بگردان رخ ومشو در تاب

مجوز مغربی آداب در طریقت عشق | کہ کس نخست نرستان و عاشقان آداب

۳ ـ ردیف بے

ب
ای کرده تجلی رخت از چهرهٔ هر خوب | وی حسن و جمال همه خوبان تو منسوب
هر صفحه رخسارهٔ هر ماه پری روی | حرفی ز دو سه از دفتر حسنت شده مکتوب
محبوب ز هر روی بجز روی تو بنود | خود نیست بهر وجه بجز روی تو محبوب
بر عکس رخت چشم زلیخا نگران شد | در آینهٔ روی خوش یوسف یعقوب
در شاهد و مشهود تویی ناظر و منظور | در عاشق و معشوق تویی طالب و مطلوب
در بتکده ها غیر ترا می نه پرستند | آنکس که کند سجده بر سنگ و گل و چوب
جاروب غمت کرد مرا خانهٔ دل پاک | وین خانه کنون هست بکام دل جاروب
زان زلف پراگنده زان غمزهٔ فتان | برگشت جهان سر بسر از فتنه و آشوب
محبوب نباشد رخت از مغربی ای دوست | گو خود بخود است از رخ زیبای تو محجوب

۱ ـ ردیف تے

ت
ای صفات بیکران تو طلسم گنج ذات | گنج ذاتت گشته مخفی در طلسمات صفات
هست عالم سر بسر نقش طلسم گنج تو | از طلسم و نقش هرگز حل نگردد مشکلات
ای صفات نقش بند کارگاه هر دو کون | سایهٔ نور صفات تست نقش کائنات
ظل نقش کائنات از نور تو دارد ظهور | گرچه باشد انبساط او ز عین ممکنات
نور رویت سایهٔ خود را ندارد اختیار | زان سبب هرگز نباشد یکزمان او را ثبات
سایهٔ ناچیز گوید هر زمانی نور را | ای تو ظاهر شده با همچو تو ظاهر بذات
سایه هستی می نماید لیک اندر اصل نیست | نیست را از هست اگر بشناختی یابی نجات
کی خورد خضر دلت از آب حیوان شربتی | تا تو ظلمت را تصور کرده آب حیات
ای دل سرگشتهٔ حیران بسان مغربی | بی جهت را گر همیخواهی گذر کن از جهات

۲ ـ ردیف تے

ت
ای روی تو مهر و کون ذرات | ذات تو برون ز نفی و اثبات
ذرات کجا رسند در مهر | ذرات کجا و مهر هیهات
اسما و صفات و کون هر یک | در ذات تو محو بود بالذات

نہ اسم و نہ نعت بود آنجا — نہ شکل و نہ رسم و وضع ہیہات
چون داشت ظہور در مظاہر — اسماء صفات را کمالات
موجود شدند بہر این کار — ارضین و عناصر و سماوات
مسطور و معین و مبین — شد بر ورق وجود آیات
از روی نگار و از قوابل — دیدیم عیان گہے محاذات
یک معنی و صد ہزار صورت — یک صورت و صد ہزار مرآت
مصباح رخ ترا نگارا — کونین زجاجہ ہست مشکات
مہر تو بہ مغربی عیان شد — با آنکہ عیان از وست ذرات

تے

۳- ردیف تے

ای صفاتت حجاب چہرۂ ذات — ذات پاکت ظہور بخش صفات
آفتاب رخت چو تابان شد — منہزم شد ز نور او ظلمات
لب تو بر دہان مردہ دمید — نفسی زان نفس بیافت حیات
جانہا در خروش و جوش آمد — پیش مہر رخ تو چون ذرات
عالمی را کہ نفی بود و عدم — لب جان پرور تو کرد اثبات
جنبش از تست جملہ عالم را — ورنہ دارد عدم سکون و ثبات
از چہ شد عالمی فقیر و غنی — گر نکردی برون ز گنج زکات
آنچہ از آدمش ہمی خوانند — نسخۂ عالم است مظہر ذات
مغربی آنچہ عالمش خوانند — عکس رخسار تست در مرآت

تے

۴- ردیف تے

ای کائنات ذات ترا مظہر صفات — وی پیش اہل دیدہ صفات تو عین ذات
تا روی دل فریب تو آہنگ جلوہ کرد — شد جلوہ گاہ روے تو مجموع کائنات
تا آفتاب حسن جمالت ظہور کرد — ظاہر شدند جملہ ذرات ممکنات
از بسکہ ابر فیض تو بارید بر عدم — سر بر زد از زمین عدم چشمۂ حیات
خاک عدم نگر کہ ز آثار یک نظر — شد مورد دو تجلی و ارضیات
از اصنام سومنات چو حسن تو جلوہ کرد — شد بت پرست عابد اصنام سومنات

لات ومنات را ز سر شوق سجده کرد   کافر چو دید حسن ترا از منات و لات
ای چرخ را بچرخ در آورده عشق تو   از شوق تست جمله افلاک دایرات
ای طفل لطف ایزد بیچون که چون توئی   هرگز ندیده دیدهٔ آباد امهات
ای مخزن خزاین وای خازن امین   وی مشکل دو عالم و حلال مشکلات
ای مرکز مدار وجود محیط جود   وی همچو قطب ثابت چون چرخ بی ثبات
یا اشمل المظاهر یا اکمل الظهور   یا برزخ البرازخ یا جامع الصفات
یا اجمل المعالی یا املح الملاح   یا الطف اللطائف یا نکتهٔ النکات
گر سوی تو سلام فرستم توئی سلام   گر بر تو من صلوٰة فرستم توئی صلوٰة
کس چون دهد ترا بتو آخر مرا بگو   ای تو ترا مزکی وای تو ترا زکات
هم درد و هم دوائی هم حزن و هم فرح   هم اسم و هم مسمی هم ذات و هم صفات
هم گنج هم طلسمی و هم جسم و هم روان   هم قفل هم کلیدی هم حبس هم نجات
هم مغربی و مغرب هم مشرقی و مهر   هم عرش و فرش عنصر افلاک هم جهات

۵ - ردیف تے

ای از دو جهان نهان عیان کیست   ای عین عیان پس این نهان کیست
آنکس که بصد هزار صورت   هر لحظه همین شود عیان کیست
آنکس که بصد هزار جلوه   بنمود جمال هر زمان کیست
گوئی که نهانم از دو عالم   پیدا شده در یگان یگان کیست
گفتی که همیشه من خموشم   گویا شده پس بهر زبان کیست
گفتی که ز جسم و جان برونم   پوشیده لباس جسم و جان کیست
گفتی که نه اینم و نه آنم   پس آنکه همین بود و همان کیست
اے آنکه گرفته کرانه   بالله تو بگو درین میان کیست
آن کس که همی کند تجلی   از حسن و جمال دلبران کیست
آن کس که نمود حسن خود را   آشوب فگنده در جهان کیست
اے آنکه تو مانده در گمانے   ناکرده یقین که این گمان کیست
در دیدهٔ مغربے نهان شو   در دیدهٔ او ببین عیان کیست

۶ ـ ردیف تے

در هزاران جام گوناگون شرابی بیش نیست — گرچه انجم بی شمارند آفتابی بیش نیست
گرچه برخیزد ز آب بحر موجی بی شمار — کثرت اندر موج باشد لیکن آبی بیش نیست
چون خطابی کرد با خود گشت پیدا کائنات — علت ایجاد عالم بس خطابی بیش نیست
یک سخن پرسید از خود در جهان جان و دل — جمله ارواح را ز آن خود جوابی بیش نیست
گرچه بسیاری و بی معنی کتب مسطور شد — جمله را خواندیم حرفی از کتابی بیش نیست
ای که عالم را وجود آبروئی می نهی — در بیابان عدم عالم سرابی بیش نیست
چیست عالم ای که می پرسی نشان نام او — بر محیط هستی مطلق حبابی بیش نیست
ای که هستی تو آمد روی دلبر را نقاب — برفگن از روی دلبر چون نقابی بیش نیست
مغربی آمد حجاب راه جان مغربی — در گذر از وی چه شد آخر حجابی بیش نیست

۷ ـ ردیف تے

چون یکی اصل جمله عدد است — جنبش جمله سوی اصل خود است
چون ز یک جز یکی نشد صادر — پس یکی بیش نیست آنچه صد است
نیک و بد خوب و زشت و کهنه نو — نی و نو نی کهن نه نیک و بد است
ورنه بیرون ز عالم عددی — در جهان هست کاندرو عدد است
ابد اندر سرای او ازل است — ازل اندر جهان ما ابد است
هست هستی بسان دریائی — که مر او را همیشه جزر و مد است
باطن بحر جملگی آب است — ظاهر بحر جملگی ابد است
ظاهرش را همیشه از باطن — جنبش و حول و قوت و مدد است
باطنش بیحد است و وصف کران — ظاهرش با کران و وصف و حد است
مغربی هر که غرق این دریاست — وارهیده ز دانش و خرد است

۸ ـ ردیف تے

دو عالم چیست نقش صورت دوست — چه جای نقش صورت بلکه خود اوست
هر آن جوئی که از دریا جدا شد — چو از دریاست آن دریا نه جو است

چو یک دانه برست آمد پدیدار ‏ ‏ درخت و برگ و بار و مغز با پوست
غلط نبود اگر گویی که مجموع ‏ ‏ همان یک دانهٔ اصلی خود اوست
ز صد آیینه یک رو مقابل ‏ ‏ اگرچه صد نماید لیک یک روست
هر آن نقشی که می بینی از آن روی ‏ ‏ چو او نقاش آن نقش است نیکوست
تو این چشمی و ابرویی که بینی ‏ ‏ یقین میدان که این آن چشم و ابروست
نظر کن باز در خوبان نظر کن ‏ ‏ بایشان بین عیان حسن رخ دوست
چو خوبان مظهر حسن نگارند ‏ ‏ در ایشان مغربی حیران از آن روست

۹ - ردیف تے ‏ ‏ تے

مهر سرگشته کآفتاب کجاست ‏ ‏ آب هر سو دوان که آب کجاست
خواب و شم ز دیده می پرسید ‏ ‏ کای جهان بین بگو که خواب کجاست
مست پرسان که مست را دیدی ‏ ‏ یارب آن بیخود و خراب کجاست
باده در میکده همی گردد ‏ ‏ گرد مجلس که کو شراب کجاست
یار خود بی نقاب می گردد ‏ ‏ که مر آن یار بی نقاب کجاست
همه سرگشته مضطرب احوال ‏ ‏ دسته کو ز اضطراب کجاست
چند پرسی که خود کلید خودی ‏ ‏ کیست مفتاح و فتح باب کجاست
همه در پردهٔ خویش را جویان ‏ ‏ عارفی خسته از حجاب کجاست
مغربی چون تو مهر مشرقی است ‏ ‏ چند پرسی که آفتاب کجاست

۱۰ - ردیف ثے ‏ ‏ تے

ساقی باقی که جانم مست اوست ‏ ‏ باده در داد کان بی رنگ و بوست
بی دهن جان باده را در کشید ‏ ‏ کو منزه از خم و جام و سبوست
نور می در جان و دل کار کرد ‏ ‏ نار دی در استخوان و مغز و پوست
دیدم از مستی و هستی را قفا ‏ ‏ عالمی را بی قفا دیدم که روست
چون حجاب ما و من شد مرتفع ‏ ‏ هر دو عالم را بکل دیدم که اوست
مهر بود آنرا که ذره خواندمی ‏ ‏ بحر بود آنرا که میگفتم که جوست
زشت و نیکو می نمود اما نه بود ‏ ‏ هر که را می گفتمی زشت و نیکوست

هر که را دشمن همی پنداشتم / آخر الامرش بدیدم بود دوست

مغربی چون اختلافی هیچ نیست / روز بان درکش چه جائی گفتگوست

تے

۱۱- ردیف تے

چنان مستم چنان مستم چنان مست / که نه پا دانم از سر نه سر از دست

بجز آن کس که سرمست از جام اویم / ندانم در جهان هرگز کسی هست

بکلی خواهم از خود گشت بیخود / اگر باده دهد ساقی ازین دست

دلم عهدی که بسته بود با کون / چه شد سرمست از آن مجموع می گشت

خرد بیرون شد اینجا کو درآمد / روان هر جا ز پیشش جست بنشست

بود یکسان بر من مست و هشیار / هر آنکو نیست زین سان نیست سرمست

کسی کو جز یکی هرگز ندانست / چه می داند که هیچ چیست یا شصت

ز بالا و ز پستی درگذشتیم / کنون پیشم نه بالا ماند نه پست

محیط در نه رواق و چار طاقش / کسی کز جنبش شش سوی جهان رست

فرو ماند مگر در قاب قوسین / چو تیر دل جهید از قبضهٔ شست

اگر در شرق و مغرب نگنجد / چو ذات مغربی از مغربی رست

تے

۱۲- ردیف تے

آنچه مطلوب دل و جانست اندر جان و دل است / لیکن از مطلوب خود جان بیخبر دل غافل است

منزل جانان بجان و دل همی جوید دلم / غافل از جانان که او اندرون جان منزل است

در میان آب و گل سازد وطن آنجان و دل / منزلش گرچه در دل او در میان آب و گل است

هر کسی دارد با خود این چنین گنجی نهان / لیک هر کس را ز خود در خود طلسم مشکل است

ما همه دریا و دریا عین ما بوده ولی / ماهی و ما در میان ماء دریا حائل است

چشم دریابین کسی دارد که در وی غرق شد / ورنه نقش موج بیند هر که او بر ساحل است

هست کامل در دو عالم آنکه دریا عین ماست / عین دریا هر که شد میدان که مرد کامل است

جمله عالم نیست الا سایهٔ ملک وجود / روی از عالم بگردان زانکه ظل زائل است

سایه بر خورشید مگزین گر تو مرد عاقلی / سایه بر خورشید نگزیند کسی کو عاقل است

نیست راه نشان آنکه باشد بر صراط مستقیم / میل کردن سوی چیزی را که هر دم مائل است

چون بدانستی که حق هستی و باطل نیستی — راه حق را گیر و بگذر از هر آنچه باطل است
نقطه توحید و عین جمع دریای وجود — حاصل است آنرا که بر خط عدالت مایل است
چیست وانی در میان جان و جانان مغربی — برزخ جامع خط موهوم حرف فاصل است

۱۳- ردیف تے

دلی که آئینه روی شاهد ذات است — برون ز عالم نفی و جهان اثبات است
محو که بر ورق کائنات نتوان یافت — علامت و اثر آنکه بی علامات است
کسی که در دو جهانش نه ذات است و نه اسم — وجود یافتنش نوعی از محالات است
کسی بجست و بجویید ز لوح هر دو جهان — نشان و نام کسی را که محو بالذات است
مرا که عادت راه و رسوم نیست پدید — چه داند آنکه مراد از رسوم و عادات است
مقام آنکه نباشد مقیم هیچ مقام — ورای منزلت و مرتبت و مقامات است
طریق آنکه ندارد به هیچ راه رو — نه سوی کوی خرابات نه مناجات است
زهی کسی که ز سر پای کرده است مدام — براه میکده و کعبه خرابات است
کسی که هیچ ندارد ز نار و نور خبر — ورا نه بیم و نه امید نار و جنات است
کجا بوجد و بحالات سر فرود آرد — کسی که حالت او فوق جمله حالات است
وجود مغربی اندر فضای همت او — چو پیش پرتو انوار مهر ذرات است

۱۴- ردیف تے

بیار ساقی از آن می که هست عین حیات — بده بخضر دلم وارهانش از ظلمات
از آن شراب که جان و دلم از و یابند — ز قید جسم خلاص و ز بند نفس نجات
از آن شراب که ریحان و روح ارواح است — از آن شراب که بخشد حیات بعد ممات
می که جان بتن مرده در دمد بویش — می که زندگی یابد از و عظام رفات
بیا و بر دل و بر جان مرده ما ریز — ببین سرایت ارواح روح در اموات
چه خوش بود که ترا بی جهت توان دیدن — اگرچه روی تو پیداست در جمیع جهات
بیا و جلوه کنان در گذر ز منظر دل — که منظری به از و نیست در گه جلوات
بیا که خلوت دل از برای تو خالی است — از آن که میل تو پیوسته هست با خلوات
نظر بسوی دل مغربی کن ای دلبر — ببین که روی چه خوش مینماید از مرآت

تے

۱۵- ردیف تے

دل غرقهٔ انوار جمالی و جلالی است — بر روی نظر از جانب او بر سوالی است
دل منظر عالی و نظرگاه رفیع است — یار است که او ناظر این منظر عالی است
خالی است حوالی حریم دل از اغیار — اغیار کجا واقف این بوم و حوالی است
جز نقش رخ دوست در آن دل نتوان یافت — کان آینه از نقش جهان صافی و خالی است
در عالم او هیچ شب و روز نباشد — گو بهتر از این عالم و ایام لیالی است
دری که از آن جمله جهان گشت پدیدار — آن در گرانمایه ازین بحر لآلی است
دانی بجز عشق درین خطه نباشد — عشق است که در خطهٔ دل حاکم و والی است
عالم بخط دوست کتابی است ولیکن — مخفی است از آنکس که نه او قاری تالی است
کس را خبری مغربی از عالم دل نیست — چون عالم دل زاهل دو عالم متعالی است

تے

۱۶- ردیف تے

هیچکس را همچنین یاری که ما را هست نیست — کس ازین باده که ما سرمستیم ازو سرمست نیست
قامتش را نیست میلی جانب افتادگان — گو بلند است و جهان کو را نظر بر پست نیست
هست پابست سر زلفش دل ما در جهان — ورنه چیزی دل ما را در جهان پابست نیست
هیچکس را دل ز دام زلف او بیرون نجست — آنکه نتواند دلی از دام زلفش جست نیست
زلف او گر میکند تاراج دلها باک نیست — هرچه او خواهد کند بر وی کسی را دست نیست
گر مرا او دوست بودی جان نثارش کردمی — چون کنم چیزی نثارش جان مرا در دست نیست
باید اندر عشق او از خود بکل وارسته — کانکه از عشقش بکل از خویشتن وارسته نیست
از پی پیوند او از خویشتن باید برید — بی بریدن هیچکس هرگز بدو پیوسته نیست
هستی گر مغربی را هست آن هستی او است — مغربی را آنکه از خود هیچ هستی هست نیست

تے

۱۷- ردیف تے

با تو هست آن یار دایم وز تو یکدم دور نیست — گرچه تو مهجوری از وی او ز تو مهجور نیست
دیده بگشا تا ببینی آفتاب روی او — کافتاب روی او از دیده ها مستور نیست
لیک روی نیش را بنور روی او دیدن توان — گرچه مانع دیده را از دیدنش جز نور نیست
جنت ارباب دل رخسار جانان دیدن است — در چنین جنت که گفتم زنجبیل و حور نیست

گر ترا دیدار او باید برابر طور دل | حاجت رفتن چو موسی سوی کوه طور نیست
تو کتابی در تو مسطور است علم هر چه هست | چیست آنکو در کتاب لوح تو مسطور نیست
کور آن باشد که او بینا به نقش خود نشد | کانکه او بینا به نقش خویشتن شد کور نیست
تا ز منصور میگوید انا الحق المبین | بشنو از ناصر که این گفتار از منصور نیست
مغربی را یار شمس مغربی خواند بنام | اگر چه شمس مغربی اندر جهان مشهور نیست

۱۸ - ردیف تے

هیچ میدانی که عالم از کجاست | یا ظهور نقش آدم از کجاست
یا حروف اسم اعظم در عدد | چند باشد یا خود اعظم از کجاست
گنج ذاتش طلسم محکم است | این طلسم گنج محکم از کجاست
آن دمی کز وی مسیحی مرده را | زنده گرداند آن دم از کجاست
آنچه ایفا کرد جبل آنچه بود | اصل عیسی چیست مریم از کجاست
خاتم ملک سلیمانی ز چیست | حکم تسخیرات خاتم از کجاست
چیست اصل فکرهای مختلف | این خیالات دمادم از کجاست
آن یکی اندوه دایم بهر چیست | وین یکی پیوسته خرم از کجاست
گاه شادی گاه غمگینی دے | می ندانی شادی و غم از کجاست
این که باشد مرد دانا در جهان | گر عروسی گاه ماتم از کجاست
مغربی گر زانکه میدانی بگو | این یکی بیش آن یکی کم از کجاست

۱۹ - ردیف تے

ای که او دیدهٔ جان و دلی نور بصر است | هر کجا می‌نگرم صورت او در نظر است
خبر از دوست بیاور که ندارد خبر است | ورنه آنجا که عیانست چه جای خبر است
پی بدو برد کسی کز پی او دور افتاد | اثر از دوست کسی یافت که او بی اثر است
راه بی پا و سر است تو نتوانی رفت | بنشین خواجه ترا چون هوس پا و سر است
رو از این روزن اینخانه برابر سر بام | تا به بینی که درین خانه بر بام و در است
تو بدین هر چشم کجا چهره معنی بینی | چشم صورت دگر چشم معانی دگر است
نقش حرفی که در و زیر و زبر می بینی | در کتابیست که آنجا همه زیر و زبر است

ورنہ بیرون زکتاب و زبر و زیر خیال — ہمہ بے زیر و زبر دیدن و گفتن زبر است
مغربی علم تر و خشک ز دل بر می خواز — دل کتابیست کہ او جامع ہر خشک و تر است

۲۰ - ردیف تے

حسن روئے ہر پری رویی ز حسن روی اوست — آب حسن دلبری ہر سو روان از جوی اوست
کعبۂ اہل نظر رخسار جان بخش وی است — قبلۂ ارباب دل طاق خم ابروی اوست
ہر کسی گرچہ بسوی روی می آرد ولے — در حقیقت روی خلق جملہ عالم سوی اوست
مسکن و ماوای جانہا زلف مسکینش بود — مجمع مجموع دلہا حلقۂ گیسوے اوست
تا نبود از وی طلب او را کسی طالب نشد — جستجوئی گر بود ما را ز جست و جوی اوست
آنکہ از چشمم پریدیان بصد افسون گری — دل ز مردم می رباید غمزۂ جادوی اوست
دست رومی رخش از زنگی خطش تو بیست — ترک چشمش در پناہ طرۂ ہندوی اوست
ہیچ کوئی نیست خالی زان پری در جہان — دل بہر کوئی کہ می آید فرود آن کوی اوست
مغربی را میکند میلے بگلشن کاندرو — ہر چہ را رنگی و بوئی ہست رنگ و بوی اوست

۲۱ - ردیف تے

بیدل و دلدار نتوانم نشست — بی جمال یار نتوانم نشست
صحبت یارم چو می آید بدست — پیش با اغیار نتوانم نشست
بر امید وعدۂ دیدار گل — پیش ازین با خار نتوانم نشست
بلبل آسا در گلستان رخش — یک دم از گفتار نتوانم نشست
یار ما آمد ببازار ظہور — گفت بے بازار نتوانم نشست
زانکہ در خلوت سرای خویشتن — بی اولی الابصار نتوانم نشست
چون ہزاران کار دارم ہر نفس — یک زمان بیکار نتوانم نشست
بر فگندم پردہ از رخسار خویش — پردہ بر رخسار نتوانم نشست
مغربی را گفت بنگر در رخم — زانکہ بے نظار نتوانم نشست

۲۲ - ردیف تے

چون رخت را ہر زمان حسن و جمال دیگر است — لاجرم ما تو مرا ہر دم خیال دیگر است
آنکہ ہر ساعت جمالی می نماید روی تو — پیش ارباب کمالات این کمال دیگر است

بر بیاض روی ہر دلبر برای دلبرے
از سواد خط و خالت خط و خالی دیگر است

با وجود آنکہ حسن و بردن آمد از خیال
در دو باغ ہر یکے از وی خیالی دیگر است

سوے او ہرگز ببال و پر خود نتوان پرید
ہم ببال او توان کان پر و بالی دیگر است

ہیچکس گرچہ حال نیست خالی در جہان
لیکن این حال کہ ما راہست حالی دیگر است

گوش دل بگشود نتوانی شنیدن آن مقال
زانکہ ہر سمع سزاوار مقالی دیگر است

گرچہ عالم سر بسر نقش خیال روی اوست
لیکن او را ہر زمان در دل مثالی دیگر است

مغربی را در نظر پیوستہ زان ابروی او
ہر طرف بدرے و ہر سوئی ہلال دیگر است

۲۳ — ردیف ے

آنچہ کفر است بر خلق بر ما دین است
تلخ و ترش ہمہ عالم بر ما شیرین است

چشم حق بجز از حق نتواند دیدن
باطل اندر نظر مردم باطل بین است

گل توحید نروید ز زمینے کہ در و
خار شرک و حسد و کبر و ریا و کین است

مسکن دوست ز جان بطلبید ہم گفتا
مسکن یار اگر ہست دل مسکین است

مرو ای تہ نظر از بہشت ست نگار
ار قصور است کہ او ناظر حور العین است

نیست در جنت ارباب حقیقت جز حق
جنت اہل حقیقت بحقیقت این است

گرچہ با آن بت چینی نظری داری لیک
آنچہ منظور تو آمد شبیہ رنگین است

نظرت ہیچ بدان نقش نگار چینے
زانکہ چشم تو بر آن نقش و نگار چین است

مغربی ار تو نیکوتن تو در حجلہ صور
نیست محجوب کہ او را صفت و تمکین است

تے

۲۴ — ردیف تے

اگر ز روی بر انداز داد نقاب صفات
دو کون سوختہ گردد ز آب پرتو ذات

بہ پیش تاب تجلی ذات محو شود
چنان کہ ہست عیان گشتہ از فروغ صفات

ز پیش پرتو خورشید سایہ بگریزد
چنان کہ از بر نور یقین بشک ظلمات

مجوز کون ثباتے کہ نور پرتو او
کسی را نتوان یافت پیش او ثبات

دلا نقاب برافگن ز روی او مپرس
از آنکہ سوختہ گردی ز آتش شبہات

بہ نور روی تو کان نار نور انوار است
بخاک کوی تو کان آتش است و انجیات

ازین ہلاک میندیش باش مردانہ
کہ این ہلاک بود موجب خلاص و نجات

اگر تو محو نگردی کجا شوی مثبت — بہ ہیچ خویش طلب گر طلب کنی اثبات
بہ مغربی است نہان آفتاب خبارش — اگرچہ ہست عیان از فروغ او ذرات

۲۵ — ردیف تے

از دہانش بسخن جز اثری نتوان یافت — وز میانش بمیان جز کمری نتوان یافت
گفتمش چون قمری گفت بگو چون قمرم — چونکہ بر سرو روانی قمری نتوان یافت
گفتمش ماہ و خوری گفت کہ بر چرخ برین — سرو قد زہرہ جبین ماہ خوری نتوان یافت
چون پری یافتم از سرو قدش گفت خرد — این خلافی است کہ از سرو پری نتوان یافت
از سر زلف وی اخبار دلم پرسیدند — گفت از آن گم شدۂ ما خبری نتوان یافت
ناشدہ ہمچو نسیم سحری بی سر و پا — سحرے بر سر کویش گذری نتوان یافت
نیست خالی نقش روی تو از جلوہ گری — ہمچو رویت بجہان جلوہ گری نتوان یافت
گفتہ بودی تو کہ بر ما دگرے بگزیدی — چون گزینم کہ بہ از تو دگری نتوان یافت
بہر تیر غم عشقت سپرے می جستم — گفت جانم کہ بہ از من سپرے نتوان یافت
در خم زلف چو چوگان تو گوئی دل ما — ہمچو گو نیست کز و پا و سرے نتوان یافت
مغربی تا شدہ چون آئینہ صافی و لطیف — سوی خود ہیچ زخوبان اثرے نتوان یافت

۲۶ — ردیف تے

نہان بہ پرتو خویش ہست آفتاب رخت — از آنکہ مانع ادراک اوست تاب رخت
رخت ز پرتو خود در نقاب می باشد — عجب بود کہ بود غیر ازین نقاب رخت
حجاب روی تو گر ہست نیست جز تابش — و گرنہ چیست دگر تا بود حجاب رخت
بغیر چشم تو در روی تو نکرد نگاہ — از آن کہ دیدۂ کس را نبود تاب رخت
نوشتہ اند بر اوراق چہرۂ خوبان — بخط خویش وسہ آیات از کتاب رخت
بآب روی تو سوگند می خورد جانم — کہ دل بر آتش سوزندہ است ز آب رخت
دلا ہمیشہ رخت منقلب ز جانب ماست — بسوی ہیچ کسی نیست انقلاب رخت
چگونہ روے بغیر حجاب تا آرے — از آن کہ بس متعالی بود حجاب رخت
بسی بمشرق و مغرب طلوع کرد و غروب — کہ تا بمغربی ظاہر شد آفتاب رخت

۲۷ — ردیف تے

آنچه جان بت بدل باز نمی یارم گفت
یکسی رمزی ازان باز نمی یارم گفت

مطرب عشق درین پرده مرا سازی زد
که بکس هیچ ازین ساز نمی یارم گفت

گفت با من سخن عشق بآواز بلند
آنچه او گفت بآواز نمی یارم گفت

چون ندارد دل او حوصله گنجشکے
سر ترا زان سخن باز نمی یارم گفت

ای که او را پر پرواز بنا شد هرگز
پر او از پر پرواز نمی یارم گفت

زیر لب خنده کنان عشوه زنان با دل من
آنچه گفت آن بت طناز نمی یارم گفت

لذت لعل لبت جام غم انجام ترا
بر پی ذوق ز آغاز نمی یارم گفت

شرح آن طره طرار نمی یارم داد
سحر آن غمزهٔ غماز نمی یارم گفت

مغربی با دل دمساز چو دمساز نه
با تو سر دل دمساز نمی یارم گفت

۲۸ — ردیف تے

ز آسمان غیب اول ایزد اخوانم فرست
پس برای خوردن خوان تو مهمانم فرست

از برای شکر نعمتهای بے پایان تو
نعمت بی منتها و حمد پایانم فرست

چون نیم پیدا و جانم هست پنهان دائما
قوت و قوتی بے پیدا و پنهانم فرست

تا مگر موجی کشد بازم ز ساحل در محیط
هر زمان صد موج چون دریای عمانم فرست

نیست ما را هر گدائی چون سزای بندگی
چون فرستی بندگی را شاه سلطانم فرست

ای خدا چون کدخدایم ساختی بی کدخدا
آنچه دانی کدخدا را باید آن آنم فرست

چونکه در ملک فنا و فقر شاهم کرده
هر زمان تاج و خراج از پیش شاهانم فرست

از زبان مغربی با غیر ملک و دین بگو
گر ز بر خود گو سفند و گندم و نانم فرست

۲۹ — ردیف تے

بر آب حیات تو جهان همچو حباب است
او نیز چو بر باد شود بر سرش آب است

از مهر تو یک تاب جهان گرد پدیدار
ذرات جهان جمله عیان گشته ز تاب است

حرفیست جهان از ورق دفتر علمت
هر چند که او خود لبر خویش کتاب است

زان دیده کما هی نتواند رخ او دید
که آویخته بر روی وی از نور نقاب است

از تشنگی او را که تو پنداشته بودی
در بادیه از دور که آبی است سراب است

بیدار شو از خواب که این جمله خیالات
اندر نظر مردم بیدار چو خواب است

ازجانب او نیست حجابی بحقیقت ازجانب ما باشد اگر زانکه حجابیست
ساقی همه باده ز یک خم دهد اما در مجلس او هر یک مستی ز شرابیست
تنها نبود مغربی از نرگس او مست در هر طرف از نرگس او مست خرابیست

۳۰ ـ ردیف تے

صفا و روشنی کاندرون خانهٔ ماست ز عکس چهرهٔ آن دلبر یگانهٔ ماست
خرد چو بیخبر از کائنات افتاده است خراب جرعه آن بادهٔ شبانهٔ ماست
ز زلف و خال بتان باش بر حذر دایم که زلف و خال بتان دام ما و دانهٔ ماست
تو از نشانهٔ ما غافلی و بی خبری وگرنه هرچه تو بینی همه نشانهٔ ماست
بیک بهانه جهان را پدید آوردیم جهان پدید شده از پی بهانهٔ ماست
جهان و هرچه درو هست سر بسر موجیست ز جوش و جنبش دریای بیکرانهٔ ماست
بجز فسانهٔ ما هیچکس نمی گوید تو هرچه می شنوی در جهان فسانهٔ ماست
خروش و ولوله و گفتگوی شور جهان صدا و نغمه و آوازه ترانهٔ ماست
اگر زمان نبوت گذشت و دور رسل ولی ظهور ولایت در این زمانهٔ ماست
کلید مخزن اسرار مغربی دارد چو مدتی است که او خازن خزانهٔ ماست

۳۱ ـ ردیف تے

چو باده چشم تو خورده است دل خراب چراست چو خال تست بر آتش جگر کباب چراست
ز پیچ زلف تو در تاب رفت مهر رخت چو دست تابش ویت از و حجاب چراست
چو نیست عهد شکن غیر زلف پر شکنت بگو که با دل مسکینت این عتاب چراست
چو نیست غیر تو از خود چه میشوی پنهان چو ناظر تو توئی بر رخت نقاب چراست
ز من هر آنچه تو گوئی همان همی شنوی چو من صدای تو ام با منت خطاب چراست
اگر نه در خم چوگان تست گوئی دلم ز چیست منقلب آخر در انقلاب چراست
ز باد پرس که در باز کیست آشفته ز بحر پرس که کشتی در اضطراب چراست
بما هر آنچه تو دادی و ما همان خوردیم ز باده هیچ نخوردیم پس حساب چراست
کتاب مغربی چون نسخه کتاب تست از و مپرس که این حرف در کتاب چراست

۳۲ ـ ردیف تے

با من است آنکس که بودم طالب او با من است
هم تنم را جان شیرین است هم جان را تن است

از برای او همی کردم کنار از ما و من
باز دیدم آخر الامرش که با ما و من است

آنکه می پنداشتم اغیار بود آن یار بود
وانچه گلخن می نمود اکنون بدیدم گلشن است

از صفائی چهرهٔ او خلوت دل ما صفا است
وز فروغ نور رویش خانهٔ دل روشن است

همچنان کو در دل مسکین ما دارد وطن
زلف مشکینش دل مسکین ما را مسکن است

در شب تاریک موییش نور رویش پیدا است
کاروان جان و دل را گرچه چشمش رهزن است

سر بر آورد از گریبان جهان چون آفتاب
یوسف حسنش ازو کور اجهان پیراهن است

دست در دامان وصل او زدم لیکن چو نیک
دیده بگشودم بدیدم دست او در دامن است

چون نتابد آفتاب شرقی در مغربی
زانکه او را در درون دل هزاران روزن است

۳۳ ـ ردیف تے
تے

ای که او در هر لباسی شد عیان هست پیدا کیست
وانکه هست از جمله عالم او نهان هست پیدا کیست

وانکه آمد چون بصحرای جهان وقت ظهور
گر درو هر خلعتی از جسم و جان هست پیدا کیست

وانکه از بهر تماشا آید از خلوت برون
تا همه عالم بدیدنش عیان هست پیدا کیست

وانکه در عالم علم شد از پی نام و نشان
بعد از آن کو بود بی نام و نشان هست پیدا کیست

وانکه بهر خود باسم و رسم عالم شد پدید
تا که اکنونش همیخوانی چنان هست پیدا کیست

پیش ما گر زیر و بالای جهان وارسته ایم
زیر و بالا در زمین و آسمان هست پیدا کیست

نیست پنهان پیش چشم اهل بینش زانکه او
گشت ظاهر در لباس انس و جان هست پیدا کیست

کی بلباس در تواند گرد پنهان زانکه او
کو هزاران جامه پوشد هر زمان هست پیدا کیست

شکل پیری و جوانی روی پوشی بیش نیست
مختفی در پیر و پیدا در جوان هست پیدا کیست

ای که با او میتوان گفتن ازین گونه سخن
نیست پنهان در میان و ناپدید هست پیدا کیست

ای که گوید مغربی این نکتها [illegible]
بعد از آن بر هر که میخوانی بجز آن هست پیدا کیست

۳۴ ـ ردیف تے
تے

سحرهای غمزهٔ جادوی او بی انتهاست
عشوه های طرهٔ هندوی او بی انتهاست

دل شد اندر پیچ و تاب حلقهٔ گیسوش گم
پیچ و تاب حلقهٔ گیسوی او بی انتهاست

و از نسیم ترکش ندانم دل کجا افتاده است
[illegible]

هر کسی را هست راهی سوی او در هر نفس / راه‌ها در هر نفس زان سوی او بی انتها است
بهر هر دل هر طرف محراب دیگر می نهد / ابروش زان قبلهٔ ابروی او بی انتها است
ره بکویش هر که بردازوی برون نامد دگر / چون برون آید دگر چون کوی او بی انتها است
طاقت نیروی بازویش کجا دارد دلم / زانکه دل بیطاقت و نیروی او بی انتها است
مغربی را گوی دل اندر خم چوگان اوست / عرصهٔ میدان برای گوی او بی انتها است

۳۵ — ردیف تے

تے

ریخت خونم که این شراب من است / سوخت جانم که این کباب من است
چونکه چشمش خراب و مستم دید / گفت کاین بیخود خراب من است
آنکه در بوتهٔ غمم بگداخت / گفت در زیر لب که آب من است
چون در آن آب روی خود را دید / گفت که این عکس آفتاب من است
کرد با عکس روی خویش خطاب / یعنی این مظهر خطاب من است
گفت با تو عتاب‌ها دارم / گر ترا طاقت عتاب من است
آنچه پرسید ازو جواب شنید / گفت سایل که این جواب من است
من ز فرط عیان نیم پنهان / پرتو ذات من حجاب من است
مهر رویش بمغربی میگفت / تابش روی آفتاب من است

۳۶ — ردیف تے

تے

آنکس که دید در طلب او مسافر است / عمریست تا که در دل و جانم مجاور است
آنکس که دید حسن بتان حسن روی اوست / بر حسن روی خویش ز هر دیده ناظر است
دل را بسحر غمزهٔ خوبان همی برد / آن غمزه را نگه که ز هر غمزه ساحر است
از چشم او مپرس که ترکیست جنگجو / از زلف او مگوی که هندوی کافر است
گفتم که ذاکرم مگر آن دوست را بخود / خود ذاکر است گر زبان من آن دوست ذاکر است
غایب مباش یکنفس از دوست زانکه دوست / در غیبت و حضور تو پیوسته حاضر است
حسن وی است آنکه مر او را نه اول است / عشق هم وی است آنکه مر او را نه آخر است
گر در فنون عشوه گری ماهر است یار / دل در فنون عشوه گری سخت قاصر است
در شب تاریک مویش نور رویش رهنما است / کاروان جان و دل را گرچه چشمش رهزن است

تے

۳۹ ۔ ردیف تے

این جوش که از میکده برخاسته جوش ست — این جوش مگر از خم آن باده فروش است
این دیده ندانم که چرا مست و خراب است — وین عقل ندانم که چرا رفته ز هوش است
دل باده کجا خورد ندانم شب دوشین — کو بیخود و مست و خراب از شب دوش است
آن کیست که در گوش دل آهسته سخن گفت — وان کیست که اندر پس آن پرده بگوش است
ای هدهد جان ره بسلیمان نتوان برد — بر درگهه او بس که طیور و وحوش است
در گوش فلک از مه نو حلقه که انداخت — این چرخ ندانم که چرا حلقه بدوش است
این مهره مهر از چه برین چرخ روانست — بر اطلس گردون ز کواکب چه نقوش است
ساکن نشود بحر دل مغربی از جوش — یارب ز چه باد است که در جنبش و جوش است

جیم

۱ ۔ ردیف ج

چو بحر نامتناهی است دایما مواج — حجاب وحدت دریاست کثرت امواج
جهان و هر چه در وهست جنبش دریاست — ز قعر بحر بساحل همی کند اخراج
دلم که ساحل دریای بی نهایت اوست — بود مدام با مواج بحر او محتاج
علاج درد دلم غیر موج دریا نیست — چه طرفه درد که موجش بود ورا علاج
کسیکه موج بصحرا کشیدش از دریا — وقوف یافت ز سر حقیقت معراج
بهر کسی نرسد زین محیط در و گهر — یکی بجبس رسد از وی یکی بگوهر و تاج
ازین محیط که عالم حبیب اوست سراب — هراست عذب فرات و تراست ملح اجاج
بهاول طبع اگر آب مختلف باشد — ز اختلاف محالست ز انحراف مزاج
هر آنچه مغربی از کائنات حاصل کرد — بگرد بحر محیطش بیک زمان تاراج

ح

۲ ۔ ردیف ح

سحرگهی که موذن خالق الاصباح — صلای زنده دلان میزند بخوان صلاح
تو رو بخانهٔ خمار عاشقان آور — برای راحت روح طلب کن از وی راح
کلید فتح دل اهل دل بدست تست — کشایشی طلب از وی که عقدة المفتاح
از آن شراب که از دل برون برد احزان — وزان شراب که در جان در آورد افراح
از آن می که بدو زنده است جان مسیح — وزان می که در اشباح در دمد ارواح

نجات هردو جهان را ازان شراب طلب — که اوست دردو جهان موجب نجات الحاج
به پیش پرتو آن می چراغ فکر و خرد — چو پیش ضوء صباحست کوکب مصباح
بهر که ساقی ازین باده داد رست از خود — هر آنکه رست ز خود یافت دردو کون فلاح
بیاو بردل و برجان مغربی می ریز — می که هیچ ملوث نمی شود زاقداح

دال

۱ ۔ ردیف دال

ز جنبش بحر قدم برخاست موج بیعدد — وز موج دریائی ازل پرگشت صحرای ابد
از موج بحر بیکران صحرا و دریا شد یکی — صحرا الیقین دریا شود چون باید از دریا مدد
اندر سرای لم یزل باشد ابد عین ازل — سر در هم آرد دایره از پیش بر خیزد عدد
اندر جهان پر عدد واحد احد نبود ولی — در خطه ملک صمد واحد بود عین احد
اندر یکی صد بین نهان صد را یکی بین در عیان — از صد یکی گفتم بدان صد از یکی و یک از صد
لیکن جهان جسم و جان گرچه شد از دریا عیان — بر روی بحر بیکران باشد چو بر دریا زبد
من بر مثال ماهیم افتاده از دریا برون — باشد که موجی در رسد بازم بدریا در کشد
وقت است که آن خورشید دان ماه ان تابهید — از برج دل طالع شود وز اندرون سر بر زند
دان آفتاب مشرقی سر بر زند از مغربی — گر مغربی را آئینه پنهان نباشد در نمد

دال

۲ ۔ ردیف دال

بیرون دوید یار ز خلوت گه شهود — خود را بشکل جمله جهان خود بخود نمود
اسرار خویش را بهزاران زبان بگفت — گفتار خویش را بهمه گوشها شنود
در هانگاه کرد هزاران هزار یافت — در خود نگاه کرد همه جز یکی نبود
در هر که بنگرید در و غیر خود ندید — چون جمله را برنگ خود آورد در وجود
یک نکته گفت یار ولیکن بسی شنید — یک دانه کشت کرد ولیکن بسی درود
خود را بجود نمود بجود باز جلوه کرد — لیکن نبود هیچ نمودی ازین نمود
از دست هستی همه عالم خلاص یافت — تا یار بر جهان در گنج نهان گشود
کس در جهان نماند که از و مایه برد — آن مایه بود مایه اصل و زیان و سود
با آنکه شد غنی همه عالم ز گنج او — یک جو از و نکاست نه در وی جوی فزود
چون مغربی هر آنکه بران گنج راه یافت — بگشود بر جهان در گنج غنا و جود

۳ - ردیف دال

دال

هر زمان خورشید دار از مشرقی سر بر کند | ماه مهر افزاش هر دم جلوهٔ دیگر کند
از برای آنکه تا نشناسد او را هر کسی | قامت زیباش هر دم کسوت دیگر کند
صورت او هر زمانی معنی دیگر دهد | معنیش هر لحظه از هر صورتی سر بر کند
ابر فیضش چون ببارد بر زمین ممکنات | آن زمین را آسمانی پر ز ماه و خور کند
چون بتابد آفتاب حسن او بر کائنات | نور او از روزن هر خانه سر بر کند
هر که از جان شد غلام آستان درگهش | حضرتش او را برفعت شاه صد کشور کند
در مظاهر تا شود ظاهر جمال روی او | هر کسی را از برای روی خود مظهر کند
مغربی گر سر بنهد بالش درآرد بنده وار | لطفش او را بر همه گردن کشان سرور کند

۴ - ردیف دال

دال

بتم با هر سری هر سو سر و کاری دگر دارد | غمش با هر دلی سودا و بازاری دگر دارد
جمال حسن آن دلبر ز هر معشوق هر عاشق | نگاه جلوه نظاری و دیداری دگر دارد
اگرچه دیدهٔ گلزار روی او مشو قانع | که روی او جز این گلزار گلزاری دگر دارد
اگر او دیدهٔ دادت که دیدارش ببین و دیدی | طلب کن دیدهٔ دیگر که دیداری دگر دارد
اگر در ساعتی صد بار رخسارش کند جلوه | همی بینی مشو قانع که رخساری دگر دارد
چو گفتاری بدان گوشی که او بخشید بشنودی | بر دگوش دگر بستان که گفتاری دگر دارد
مگو در شهر و بازارش خریدارش منم از جان | که در هر شهر و بازارش خریداری دگر دارد
تو تنها نیستی بیمار چشم شوخ آن دلبر | که چشمش چون تو در هر گوشه بیماری دگر دارد
نه تنها مغربی باشد گرفتار سر زلفش | که زلف او بهر موئی گرفتاری دگر دارد

۵ - ردیف دال

دال

ناگه خورشید من از مشرق جان پیدا شد | از فروغش همه ذرات جهان پیدا شد
ناگه از چهره خود پرده برانداخت نقاب | ناگه از کون و مکان نام و نشان پیدا شد
بود از کون و مکان نام و نشان ناپیدا | از صفائی رخ او کون و مکان پیدا شد
تا بگفتار درآمد لب شیرین بتم | در جهان ولوله و شور و فغان پیدا شد
بود خاموش بگفتار درآمد عالم | بحدیثی که بتم را ز زبان پیدا شد

بر لب جوی جهان تا که خرامان بگذشت
از هوای قد او سرو روان پیدا شد
کفر و دین از اثر زلف و رخش گشت پدید
در جهان تا که از آن سود و زیان پیدا شد
اندر رضا و ستمش گشت عیان لطف و غضب
زان یکی دوزخ و زین حور جنان پیدا شد
گرچه ذرات جهان گشت عیان از مهرش
مهرش از جمله ذرات جهان پیدا شد
یا رب آن روی چه مهریست که از پرتو او
هر چه در کتم عدم بود نهان پیدا شد
در فروغ رخ خورشید وشش از مهر
مغربی ذره صفت رقص کنان پیدا شد

دال

۶ — ردیف دال

پا ز حد خویشتن بیرون نمی باید نهاد
گر نهادی پیش ازین اکنون نمی باید نهاد
فعل ناموزون خود موزون نمی باید شمرد
قول ناموزون خود موزون نمی باید نهاد
حد هر چیزی چو دانستی و نعت و وصف او
زانچه هست او را کم و افزون نمی باید نهاد
عاشقان را جز رسوم خلق رسمی دیگر است
بهر ایشان رسم دیگرگون نمی باید نهاد
دل بدام زلف دلداران نمی باید فکند
پای در زنجیر چون مجنون نمی باید نهاد
چنگ دل در زلف مهرویان نمی باید زدن
دست را بر مار پر افسون نمی باید نهاد
چون شناور نیستی بر گرد بحر جیحون مگرد
بی شنائی پای در جیحون نمی باید نهاد
حسن و عشق دوست از لیلی و مجنون ظاهر اند
تهمتی بر لیلی و مجنون نمی باید نهاد
یار گه چون است و گه بیچون و گه بیچون و چون
چون و بیچون را همه بیچون نمی باید نهاد
آنچه گردونست گردانیده گردون بدان
فعل و گردش را برین گردون نمی باید نهاد
مغربی اسرار بحر بیکران را پیش ازین
از زبان موج بر هامون نمی باید نهاد

دال

۷ — ردیف دال

نشان و نام مرا روزگار کے داند
صفات و ذات مرا غیر یار کے داند
کسیکه هستی خود را بحق بپوشاند
دگر کسش بجز از کردگار کے داند
مرا که گم شده ام در تو کس کجا یابد
که بحر غرق ترا بر کنار کے داند
مرا که نور نیم اهل نور کے بیند
مرا که نار نیم اهل نار کے داند
چو من ز هر دو جهان رخت خویش برچیدم
بروز محشر اهل شمار کے داند
مرا که نیست شدم در تو هست بشناسد
مرا که مست شدم هوشیار کی داند

بہ پیش آنکہ یکی دید صد ہزار بگو — ندیدہ غیر یکے صد ہزار کے داند
کسیکہ اسیر دل و جان و عقل و نفس بود — مرا کہ رستہ ام از ہر چہار کے داند
بمغربی خبری کر حصار کون رسید — کسیکہ ہست اسیر حصار کے داند

دل

۸ - ردیف دال

دل ما ہر نفسی مشرب دیگر دارد — راہ و رسم دگر و مذہب دیگر دارد
میکشد ہر نفسی جام دگر از لب یار — بہر ہر جام کشیدن لب دیگر دارد
نیست دل در دو نفس طالب یک مطلب خاص — ہر زمان او طلب و مطلب دیگر دارد
شاہد او چو ازین خال و غبغب بنمود — خال و خط دگر و غبغب دیگر دارد
ہر زمان جان دگر از لب جانان رسد — بہر ہر جان کہ رسد قالب دیگر دارد
درجہان دل ما مہر درخشان دگر است — عرش و فرش و فلک و کوکب دیگر دارد
بجز این روز کہ بینی بود ش روز دگر — بجز این شب کہ تو داری شب دیگر دارد
دل سواریست کہ درگاہ توجہ کردن — جانب ہر طرف مرکب دیگر دارد
لوح محفوظ دل مغربی از مکتب دوست — گشت مسطور کہ دل مکتب دیگر دارد

دل

۹ - ردیف دال

دل ہمہ دیدہ شد و دیدہ ہمہ دل گردید — تا مراد دل و دیدہ ہمہ حاصل گردید
بہ امیدے کہ از آن بحر رسد موج بدل — سالہا ساکن آن لجہ و ساحل گردید
منزلے بہ ز دل و دیدہ ما ہیچ نیافت — ماہ من گرچہ بسی گرد منازل گردید
دل کہ دیوانہ ز زنجیر سر زلف تو بود — ہم بزنجیر سر زلف تو عاقل گردید
عاقبت یافت دران زلف سلاسل آرام — سالہا گرچہ دران بند سلاسل گردید
پردہ بردار ز رخ تا کہ ہمہ حل گردد — ہر چہ بر من ز سر زلف تو مشکل گردید
مکر و دستان و فریب و حیل پیر خرد — پیش نیرنگ و فسونہای تو باطل گردید
گر دلم آئینہ کامل رخسار تو نیست — عکس رخسار رخت از چہ قابل گردید
روی ما روی تو آورد از آن مقبل شد — ہم ز اقبال رخ تست کہ قابل گردید
ہر کہ از کامل ما یافت نظر کامل شد — مغربی از نظر اوست کہ کامل گردید

دال

۱۰ - ردیف دال

دلی بدست آنهم که بود یار ببرد — کدام دل که نه آن یار غمگسار ببرد
به نیم غمزه روان چون منی هزار ربود — بیک کرشمه دل همچو من هزار ببرد
بیادگار دل داشتم ز حضرت دوست — ندانم از چه سبب دوست یادگار ببرد
هزار نقش برانگیخت آن نگار ظریف — که تا به نقش دل از دست آن نگار ببرد
دلم که آئینهٔ روی اوست داشت غبار — صفای چهرهٔ او از دلم غبار ببرد
چو در میان درآمد خرد کنار گرفت — چو در کنار درآمد دل از کنار ببرد
اگرچه در دل مسکین من قرار گرفت — ولیکن از دل مسکین من قرار ببرد
بهوش بودم و با اختیار در همه کار — ز من بعشوه گری هوش و اختیار ببرد
کنون نه جان و نه دل دارم و نه عقل و نه هوش — چه عقل و هوش دل و جان که هر چهار ببرد
نشان و نام من از روزگار یار بجوی — که دوست نام و نشانم ز روزگار ببرد
چو آمد او بمیان رفت مغربی ز میان — چو او بکار درآمد مرا ز کار ببرد

دال

۱۱ - ردیف دال

از جنبش این دریا هر موج که برخیزد — بر وادی جان آید بر ساحل دل ریزد
دل را همه جان سازد جان را همه دل انگه — جان و دل و جانان را با یکدگر آمیزد
جان و دل و جانان را از یکدگر آن لحظه — فرقی نتوان کردن تمییز چه برخیزد
چو پادشه وحدت بگرفت ولایت را — آن ملک بدو کثرت بگذارد و بگریزد
جائیکه یقین آمد شک را چه محل باشد — ظلمت بکجا ماند با نور که بستیزد
سکان صحاری را سیراب کند هر دم — از فیض خود این دریا ابری که برانگیزد
از گلشن جان و دل در حال فرو شوید — گردی که برو گه گه غربال هوا بیزد
ای مرد بیابانی بگریز از این ساحل — زان پیش که در دامن تو موج درآویزد
چون مغربی پر دل پروردهٔ این بحر است — از بحر نیندیشد و ز موج نه پرهیزد

دال

۱۲ - ردیف دال

جانم از پرتو روی تو چنان میگردد — که دل از آتش و از آب روان میگردد
هر چه پیداست نهان می شود از دیدهٔ جان — چون بر آن دیده جمال تو عیان میگردد

هر که از تو اثر نام و نشان می یابد / از خود او بی اثر و نام و نشان میگردد
چون تو جان در جهان جمله نهان گشته ز کل / آنچه جان طالب آنست عیان میگردد
دل چو گوئیست که اندر خم چوگان وی است / روز و شب بی سر و پا از پی آن میگردد
حسن مجموع بتان در نظرم می آید / چونکه بر روی تو چشمم نگران میگردد
بر تنم گر بلطافت نظری می فکند / از لطافت تن من جمله چو جان میگردد
گرچه پیداست رخ دوست چو خورشید ولی / هم ز پیدائی خود باز نهان میگردد
ایکه او معتکف جان و دل مغربی است / مغربی در طلبش گرد جهان میگردد

۱۳ — ردیف دال

دال

مرا بفقر و فنا افتخار می باشد / ز نام و ننگ غنا ننگ و عار می باشد
مدام بادهٔ توحید میخورم زان رو / که این شراب مرا خوشگوار می باشد
مزاج هر کس ازین باده تر نمی ماند / ولی مزاج مرا سازگار می باشد
میان آنکه تو اش در کنار میطلبی / علی الدوام مرا در کنار می باشد
دلی که هست دلارام را در او آرام / ندانم از چه سبب بیقرار می باشد
بگرد مرکز توحید میکند دوران / دلم که همچو فلک بی مدار می باشد
صفای چهرهٔ او را کجا تواند دید / دلی که دیدهٔ او پر غبار می باشد
ولی هست آئینه آن چهره را دل صافی / چگونه چهره نماید که تار می باشد
بیا ز چشم دل مغربی بیار نگر / از آنکه چشم و دلش چشم یار می باشد

۱۴ — ردیف دال

دال

بهشت هر لحظه از کوئی نماید / هلال آسا ز ابروئی نماید
سر از جیب پریروئی بر آرد / رخ از روی پریروئی نماید
بهر سو زان کنم هر دم توجه / که رویت هر دم از سوئی نماید
پریشان زان شوم هر دم که زلفت / دلم را ره بیک سوئی نماید
بموئی صد هزاران دل ببندد / اگر زلفت سر موئی نماید
مرا اندر خم چوگان زلفت / جهان و جان و دل گوئی نماید
خیال قامتت هر طرف چشم / چو سروی بر لب جوئی نماید

ز خالت غارت ترکانه آید | اگرچه همچو هندوئی نماید
بچشم مغربی از غمزهٔ تست | هر آن سحری که جادوئی نماید

دال

۱۵- ردیف دال

رخت هردم جمالی می نماید | ز حسن خود مثالی می نماید
مرا طاوس جنت هر زمانی | ز تو پرّی وبالی می نماید
جمالت را کمالاتی است بسیار | از آن هردم کمالی می نماید
تجلی می کند مهر لحظه هر دل | دلم را طرفه حالی می نماید
گهی بر چرخ دل مانند بدر است | گهی همچون هلالی می نماید
مرا هر ذره از ذرات عالم | بتو راه وصالی می نماید
جهان بر عارضت چون خط و خالست | از آن چون خط و خالی می نماید
ز خط و خال بگذر کان خیال است | بچشم جان خیالی می نماید
بچشم مغربی غیر محال است | کسی گوید محالی می نماید

دال

۱۶- ردیف دال

بی نقاب آن جمال نتوان دید | وز رخش جز مثال نتوان دید
روی او را بزلف و خال توان | دید بی زلف و خال نتوان دید
بخیال ازو شدم قانع | که ازو جز خیال نتوان دید
خود کمال و جمال خویش را | بی حجاب جمال نتوان دید
ذات مخفی است در صفات کمال | بی صفات کمال نتوان دید
آفتابیست در ظلال نهان | زو بغیر از ظلال نتوان دید
همه گرد سراب می گردند | چونکه آب زلال نتوان دید
مغربی هیچ چیز از عنقا | بجز از پر و بال نتوان دید

دال

۱۷- ردیف دال

رخت گرچه چو خورشید فلک مشهور می باشد | ولی هم در فروغ خویشتن مستور می باشد
نقابی نیست رویت را بجز نور رخت دایم | نقابی گر بود مهر رخت را نور می باشد
بما نزدیک و نزدیکست و ز ما دور و دور آن رخ | که از افراط نزدیکی بغایت دور می باشد

جهان خورشید اگر بگرفت ز و شد بی نصیب آنکه بر
که چون خفاش از خورشید دیدن کور بینا باشد

به هجر خویشتن باید طلب کردن وصال او
که مرد وصل او دایم ز خود مهجور می باشد

قصور و حور و غلمان را میدانم ولی دانم
من آنکس را که غلمان و قصور و حور می باشد

کتاب جامع و فاضل ز ابر و کرده ام حاصل
که رطب و یابس عالم در و مسطور می باشد

در اسراری که میگویم از و دستور میخواهم
مرا در گفتن اسرار از و دستور می باشد

ز جام نرگس مست و لب میگون او ساقی
روان مغربی گهه مست و گهه مخمور می باشد

۱۸ــ ردیف دال

دال

چون عکس رخ دوست در آئینه عیان شد
هر عکس رخ خویش نگارم نگران شد

شیرین لب او تا که بگفتار در آمد
عالم همه پر ولوله و شور و فغان شد

چون عزم تماشاء جهان کرد ز خلوت
آمد به تماشاء جهان جمله جهان شد

هر نقش که میخواست بر ان نقش بر آمد
پوشیده همان نقش بدان نقش عیان شد

هم کثرت خود گشت و در و وحدت خود دید
هم عین همی آمد و هم عین همان شد

جائی همه رسم آمد و جای همگی اسم
جائی همه جسم آمد و جائی همه جان شد

بر جوی جهان سرو روانش گذری کرد
صد سرو روان بر لب هر جوی روان شد

هم پرده بر انداخت ز رخ کرده تجلی
هم پردهٔ خود گشت پس پرده نهان شد

ای مغربی آن یار که بے نام و نشان بود
از پرده برون آمد و با نام نشان شد

۱۹ــ ردیف دال

دال

گوهرے از موج بحر بیکران آمد پدید
هر چه هست و بود می باید در آن آمد پدید

گوهرے دیگر برون انداخت موجی از محیط
گر شعاعش معنی هر دو جهان آمد پدید

باز موجی از محیط انداخت بیرون گوهرے
گر صفائی او جهان و جسم و جان آمد پدید

چونکه موج و گوهر دریا پیاپے شد روان
در جهان از موج گوهر بحر و کان آمد پدید

سر بحر بیکران از موج بر صحرا نهاد
گنج مخفی آشکارا شد نهان آمد پدید

آنکه می جستی نشان بی نشان زحمت مکش
چون نشان بے نشان از بی نشان آمد پدید

آنکه دایم از جهان دامن کردی کنار
عاقبت با دامن خویش در جهان آمد پدید

صد هزاران گوهر اسرار در معرفت
در جهان از موج بحر بیکران آمد پدید

از برای آنکہ نشناسد او را غیر او / موج دریا در لباس انس و جان آمد پدید
از زبان مغربی خود بجز میگوید سخن / مغربی را بجز ناگاہ از زبان آمد پدید

دال

۲۰ ـ ردیف دال

دلی کہ با رخ و زلف تو ہمنشین باشد / مجرد از غم و شادی و کفر و دین باشد
بود نہ کفر ز اسلام بے خبر آن دل / کہ زلف و روی تو اش روز و شب قرین باشد
خرو ز بہر تفاخر ز خرمن آن کس / کہ خوشہ چین تو بود است خوشہ چین باشد
کجا بملک و سلیمان و خاتمش نگرم / مرا کہ مملکت فقر در نگین باشد
کجا ز لذت دیدار او خبر دارے / ترا کہ میل بہ شیر و بہ انگبین باشد
مرا کہ جنت دیدار در درون دل است / چہ التفات بجنات و حور و عین باشد
بدور دیدہ ز غیر آگہی یقین بنگر / بہ عین کی نگرد ہر کہ غیر بین باشد
بہ پیش دیدۂ ما غیر و عین ہر دو یکی است / نظر چنین کند آنکس کہ عین بین باشد
بیا و دیدۂ از مغربی توام بستان / بہ بین کہ ہر کہ بگفت اینچنین چنین باشد

دال

۲۱ ـ ردیف دال

می حدیثے از لب ساقی روایت میکند / یا دل از سر مستی چشمش حکایت میکند
از حدیثی مستی چشمش دلم سیراب شد / قصہ مستان نگر تا چون سرایت میکند
در بدایت داشت جانم مستی از جام الست / در نہایت داشت میل آن بدایت میکند
دست زلفش گشت در تاراج ملک جان دراز / این تطاول بین کہ در شہر و ولایت میکند
شکرہا دارد دلم از لعل شکر بار او / گرچہ از زلف پریشانش شکایت میکند
خاطر شوریدگان زلف او را غمزہ اش / گاہ برہم میزند گاہے رعایت میکند
چشم مست دلنوازش بین کہ در مستی چو کرد / جانب دل را رعایت تا چہ غایت میکند
این کفایت بین کہ بیش خدمت جانان بصدق / ہر کہ یکدل می برد صد جان کفایت میکند
ہر کسی راند از بہر حمایت حامیے / مغربی را چشم سرمستش حمایت میکند

دال

۲۱ ـ ردیف دال

شاہ بتان ماہ رخان عرب رسید / با قامت چو نخل و لب چون رطب رسید
لب بر لبم نہاد و روان گفت عاقبت / جانت بلب رسید چو جانت بلب رسید

چون جان تازه یافت لبم از لبان او — ای دل بیا کہ موسم عیش و طرب رسید

محبوب را نگر کہ چہ عاشق نواز شد — مطلوب را نگر کہ بگاه طلب رسید

این سلطنت ز فقر و فنا گشت حاصلم — وین ملک نیمروز مرا نیم شب رسید

رنجی بکش بقدر کہ بیقدر و قیمت است — هر راحتی کہ آن بکسی بی تعب رسید

بی حرمت و ادب نرسد مرد هیچ جا — هر جا کہ کس رسیده ز راه ادب رسید

بی نسبت و نسب شده کی رسی بدوست — ای دوست کس بدوست ز راه نسب رسید

برداشت مغربی سبب از راه مغربی زرا — تا بی سبب بحضرت آن بی سبب رسید

دال

۲۲- ردیف دال

آنکس کہ نهان بود ز ما امد و ما شد — آنکس کہ نه ما بود شما ما و شما شد

سلطان ز سر تخت شهی کرد تنزل — یا آنکه جز او هیچ شهی نیست گدا شد

آنکس کہ ز فقر و ز غنا هست منزه — در کسوت فقر از پی اظهار غنا شد

هرگز کہ شنیده است ازین طرفه کہ یک کس — هم خانه خویش آمد و هم خانه خدا شد

در کسوت چونی و چرائی نتوان گفت — کان دلبر بی چون و چرا چون و چرا شد

آن گوهر پاکیزه و آن دُرّ یگانه — چون جوش برآورد زمین گشت و سما شد

بنمود رخ و ابروی از ابروی خوباز — تا بر صفت ماه نو انگشت نما شد

در گلشن عالم چو سهی سرو چو لاله — هم سرخ کلاه آمد و هم سبز قبا شد

آن مهر سپهر ازلی کرد تجلی — تا مغربی و مشرقی و نور و ضیا شد

دال

۲۳- ردیف دال

بی پرتو رخسار تو پیدا نتوان شد — بی مهر تو چون ذرّه هویدا نتوان شد

جز از لب تو جام و ما دم نتوان خورد — جز در رخ تو واله و شیدا نتوان شد

تا موج تو ما را نکشد جانب دریا — از ساحل خود جانب دریا نتوان شد

تا جذبه او می نرهاند من و ما را — هرگز نفسی بی من و ما نتوان شد

از مهر رخش سایه صفت پشت نگشتم — اندر پی آن قامت بالا نتوان شد

از زانکه دو عالم نشده پاک و مصفا — آئینه آن چهره زیبا نتوان شد

در خلوت اگر دیده ز اغیار نشد پاک — از خلوت خود جانب صحرا نتوان شد

بی دیده نشاید بتماشا شدن آمد دوست … تا دیده نباشد بتماشا نتوان شد
چون مغربی از مغرب و مشرق نرهی پس … خورشید صفت مفرد و یکتا نتوان شد

دال

۲۴ - ردیف دال

نهان بصورت اغیار یار پیدا شد … عیان بنقش و نگار آن نگار پیدا شد
میان گرد و غبار آن سوار پنهان بود … ولی چو گرد نشست آن سوار پیدا شد
جهان خطیست که گرد عذار او بدمید … خط خوش است که گرد عذار پیدا شد
برای بلبل غمگین بی نوای حزین … هزار گلبن شادی ز خار پیدا شد
یکی که اصل عدد بود - در شمار آمد … از آن سبب عدد بیشمار پیدا شد
پدید گشت ز کثرت جمال وحدت او … یکی بکسوت چندین هزار پیدا شد
چو نقطه در حرکت آمد از پی تدویر … محیط و مرکز و دور و مدار پیدا شد
اگر نتاخت سوی کائنات لشکر او … بگو که از چه سبب این غبار پیدا شد
اگر تو طالب سر ولایتی بطلب … ز مغربی که درین روزگار پیدا شد

دال

۲۵ - ردیف دال

دلی دارم که در وی غم نگنجد … چه جای غم که شادی هم نگنجد
میان ما و یار همدم ما … اگر همدم نباشد دم نگنجد
حدیث بیش و کم اینجا رها کن … که اینجا وصف بیش و کم نگنجد
چنان پر گشت گوش از نغمهٔ دوست … که در وی بانگ زیر و بم نگنجد
درین خلوت بجز دمساز ناید … درین مجلس بجز همدم نگنجد
در آن دل کو حریم خاص یار است … هر آن کو هست نامحرم نگنجد
جز انگشتی که عالم خاتم اوست … دگر چیزی درین خاتم نگنجد
دلی کو فارغ است از شور و ماتم … در و هم شور و هم ماتم نگنجد
رسد هرگز بجای آدمی زاد … که آنجا عالم آدم نگنجد
زبان ای مغربی در کش ز گفتار … بگو چیزی که در عالم نگنجد

دال

۲۶ - ردیف دال

ز دریا موج گوناگون بر آمد … ز بیچونی برنگ چون بر آمد

چو نیل از بحر قومے اب گردید   برای دیگران چون چون برآمد
گه از هامون بسوی بحر شد باز   گهی از بحر بر هامون برآمد
چو این دریای هامون موج زن شد   حباب آسا برو گردون برآمد
ازین دریا بدین امواج هر دم   هزاران گوهر مکنون برآمد
چو باز آمد ز خلوت خانه بیرون   بهر نقشی درون بیرون برآمد
گهی در کسوت لیلی فرو شد   گهی از صورت مجنون برآمد
بصد دستان نگارم داستان شد   بصد افسانه و افسون برآمد
بدین کسوت که می بینیش اکنون   یقین میدان که او اکنون برآمد
همون عاشق همون عشق است و معشوق   همون لیلی شبیه مجنون برآمد
بمعنی هیچ دیگر گون نگردید   بصورت گرچه دیگر گون برآمد
چو شعر مغربی در هر لباسے   بغایت دلبر و موزون برآمد

۲۷ — ردیف دال

دل از بند من بیدل رها شد   نمیدانم کرا دید و کجا شد
مگر کو دانهٔ خالی بےتے دید   ازان در دام زلفش مبتلا شد
مگر بودش نهانے دلربائے   نهان از ما بهر آن دلربا شد
هوائی گلستانے و دشت و در بر   نمیدانم بعزم آن هوا شد
صفائی و اشت باخوبان مهوش   ازین جائے مکدر زان صفا شد
صلای از جمعی آمد بگوشش   پے آن نغمه و بانگ و صلا شد
صلائی خوان وصل یار بشنید   بسوی خوان وصلش زان صلا شد
ازجان در جهان بیگانه گردید   که تا با جان و جانان آشنا شد
دمی خالی نمیباشد ز دل دار   ازآن کز بهر آن خلوت سرا شد
زحال مغربے دیگر مپرسید   ازآن ساعت که از پیشش جدا شد

۲۸ — ردیف دال

رخ زیبای ترا آئینه می باید   که رخت با توزان بسان که توئی بنماید
چون نظر بر رخ زیبای تو می اندازم   حسن مجموع جهان در نظرم می آید

نیست مشاطه رویت بجز از دیدهٔ ما — حسن رخسار ترا دیده همی آراید
دیده از دیدن خوبان جهان بر بندد — هر که بر روی تو یک لحظه نظر بکشاید
گوئیا حسن تو هر لحظه فزون میگردد — زانکه هر لحظه مرا عشق همی افزاید
جذبهٔ حسن تو خواهم که بپایی گردد — تا مرا از من و از هر دو جهان برباید
نیست دیدار ترا دیدهٔ ناشائسته — بهر دیدار تو هم دیدهٔ تو می باید
مغربی با شب هستی تو باقی باشد — روز خورشید من از مشرق جان برناید

۱- ردیف ر

از سواد الوجه فی الدارین اگر داری خبر — چشم بکشا و جمال فقر و کفر و تا نگر
از سواد اینچنین کفر مجازی مردوار — سوی دارالملک آن کفر حقیقی کن سفر
کفر باطل حق مطلق را بخود پوشیدنی است — کفر حق خود را بحق پوشیدنیست ای بیخبر
تا تو در بند خودی حق را بخود پوشیده — با چنین کفر ز کفر ما کجا یابی اثر
چون بحق پوشیده گردی آنگهی کافر شوی — چون شوی کافر ز ایمان آنزمان یابی خبر
آنکه از سرچشمهٔ کفر حقیقی آب خورد — بحر کفر هر دو عالم بود پیشش یک شمر
چون بکلی گشت در شمس حقیقی مستتر — بدر گردید از ظهور نام خورشید آن قمر
کفر حقیقی چیست در شمس احد مخفی شدن — چیست طاها مظهر کل ظهور نور خور
پس بگوید کاف کفر ما ز طاها برتر است — آنکه باشد از معانی و حقایق بهره ور
ای که در بند قبول خاص و عامی روز و شب — کفر و ایمان را رها کن نام این معنی مبر
کفر و ایمان چون حجاب راه حق اند ای پسر — رو بسان مغربی از کفر و ایمان درگذر

۲ ردیف ر

ای جمال تو در جهان مشهور — لیکن از چشم انس و جان مستور
نور رویت بدیده نا نزدیک — لیکن از دیدنش نظرها دور
گرچه باشد عیان چه شاید دید — قرص خورشید را بدیدهٔ مور
غیر گرمی کجا کند ادراک — ز آفتاب منیر تابان کور
هم بتو می توان ترا دیدن — بل توئی ناظر و توئی منظور
مدتی این گمان همی بردم — که منم ذاکر و توئی مذکور

شد یقینم کنون که غیر تو نیست ذاکر و ذکر و ثناکر و مشکور
مهر رویت چو تافت بر عالم یافت ذرات کائنات ظهور
گشت پیدا ز عکس زلف و رخت در جهان کفر و دین و ظلمت و نور
لب شیرین چشم فتانت در زمانه فگند فتنه و شور
مغربی را مدام آن لب و چشم در جهان مست دارد و مخمور

۳ — ردیف ر

می نماید هر زمان رواز پر پردے دیگر تا کشد هر دم گریبان من از سوی دگر
دل نخواهم برد از دستش که آن جان جهان دل همی جوید ز من هر دم بدلجوئی دگر
چون تواند دم ز آزادی زدن انگشت یار هر زمانش میکشد در بند گیسوی دگر
روی جمعیت کجا بیند بعمر خویشتن آنکه باشد هر زمان آشفتهٔ موی دگر
سر بمحراب از برای سجده گی آرم فرود منکه دارم قبلهٔ بر طاق ابروئے دگر
من بیک رو چون شوم قانع که حسن روی او می نماید هر دم از هر رو مرا روئے دگر
بر لب یکجو مجو آن سرو رعنا را که او هر زمان باشد خرامان بر لب جوئی دگر
بر سر کوئی بحسن جلوه گر دیدیش رو تا به حسن دیگرش بینی تو در کوئی دگر
باوجود آنکه او را هیچ رنگ و بوی نیست بینمش هر دم برنگ دیگر و بوئی دگر
گفته بود او مغربی را خوی ما باید گرفت چون بگیرد او که دارد هر زمان خوئی دگر

۴ — ردیف ر

ای حسن ترا دیدهٔ ما گشته خریدار گر دیده نباشد که کند حسن تو اظهار
خورشید جمال همه خوبان جهان را از دیدهٔ عشاق بود گرمی بازار
خود آئینه در دو جهان حسن ترا هست در گاه تجلی بجز از دیدهٔ نظار
ای روی که دیده است گر آن نور دو دیده نی ز آنکه بدو هست منور همه ابصار
هر دیده ازو هر نفسی دیده جمالی زو تازه شده هر نفسی دیده و دیدار
بر هر نظری کرد تجلی دگرگون با هر نظری زو نظری یافته هر بار
هر آئینه دیده و دل اهل دلان را زو جلوه پیاپے رسد اما نه بتکرار
رو ارچه یگانست ولی بهر تجلیے بسیار نماید چو بود آئینه بسیار

ای گشته نهان از دل و جان در تتق غیب — استاده عیان بر سر هر کوچه و بازار
خواهی که نماند بجهان مؤمن و کافر — لطف بکن و پرده برانداز ز رخسار
حقا که اگر پرده ز روی تو در افتد — از غیر و از عین تو آن یافت نه آثار
گر باده ازین سان دهد آن ساقی سرمست — حقا که نماند بجهان یک دل هشیار
تا مهر تو بر مغرب اسرار بتابید — شد مغربی از پرتو او مشرق انوار

۵ - ردیف ر

اندر آمد ز در خلوت دل یار سحر — گفت کس را مکن از آمدنم هیچ خبر
گفتمش کی ز تو یابیم اثری گفت آندم — که نماند ز تو در هر دو جهان اسم و اثر
گفتمش دیدهٔ من تاب جمالت دارد — گفت آری چو شوم چشم ترا نور بصر
گفتمش هیچ توان در تو نظر کرد بگو — گفت آری چو شود جمله ذات تو نظر
گفتمش هیچ توان در تو رسیدن گفتا — در من آنکس برسد کو کند از خویش گذر
گفتمش هیچ ترا در دو جهان نیست مثال — گفت در صورت و معنیست زمانی بنگر
گفتمش من چه‌ام و تو چه و عالم چیست — گفت من دانه‌ام و تو ثمر و کون شجر
گفتمش مغربی ات در خور اگر هست بگو — گفت او روی مرا هست بوجهی مظهر
روی من بهر تجلی طلبد مظهر پاک — نیست خالی بجهان پاکتر از وی مظهر

۶ - ردیف ر

میرسد هر زمانی از دوست پیغامی دگر — میرسد بر دل ز او هر لحظه الهامی دگر
کای دل سرگشته غیر یاد دلارا مجو — ز آنکه نتوان یافتن جز یاد دلارامی دگر
از پی صیاد مرغ دلی ما می نهد — خال و زلفش هر زمانی دانه و دامی دگر
چون نتوان هشیار بودن چون بیابی هر نفس — هر زمان ساقی شراب دیگر از جامی دگر
گرچه او را نیست آغازی و انجامی ولی — هر زمان داریم از او آغاز و انجامی دگر
در حقیقت هیچ نامی نیست او را گرچه او — می نهد بر خویشتن هر لحظه نامی دگر
دل بکامی از لب جانان بکجا راضی شود — هر نفس خواهد کزو حاصل کند کامی دگر
هر که گامی بر هوای نفس ناشسته نهد — در فضای قدس لاهوتی نهد گامی دگر
چون ز هر دشنام او یابم دعای هر نفس — کاشکی دادی مرا هر لحظه دشنامی دگر

گرچہ ما مستغرق احسان و انعام وئیم — میکنم از وی طلب احسان و انعامی دگر
جز رخ و زلفش کہ صبح و شام از بادل آند — مغربی را نیست صبح دیگر و شام دگر

۷ — ردیف ر

یار ما هر ساعتی آید ببازارے دگر — تا بود حسن و جمالش را خریدارے دگر
یار ما تا هیچکس او را نداند هر زمان — آید از خلوت برون در کسوت یارے دگر
کسوت دیگر بپوشد جلوۂ دیگر کند — مظهر دیگر نماید بهر اظهارے دگر
آن سهی سرو خرامان بر لب جوی جهان — آید از قد بتان هر دم برفتارے دگر
چشم مستش عین چشم دلبران گردد کہ تا — مست چشم او شود هر لحظہ هشیارے دگر
من نیم تنها گرفتار و اسیر زلف او — زلف او دارد بهر موی گرفتاری دگر
چشم و جان را روی یار از چهرہ هر ماہ روی — می نماید هر زمانے تازہ دیدارے دگر
یک زمان از گفتگو خالی نباشد در جهان — هر زمان از هر زبان باشد بگفتارے دگر
کار او عشق است با خود عشقبازی میکند — نیستش جز عشق با خود باختن کارے دگر
روی او را دیدہ گر صد بار بیند هر نفس — در پی آن باشد او تا بیندش بارے دگر
از زبان جملہ ذرات عالم مغربے — میکند بر مهر رویش هر دم اقرارے دگر

۸ — ردیف ر

اے آخر هر اول و ای اول هر آخر — وی ظاهر هر باطن وی باطن هر ظاهر
نور جمال تست در دیدۂ هر مؤمن — و آثار جلال تست در سینہ ما ظاهر
جز تو نبود ساجد جز تو نبود عابد — جز تو نبود شاهد جز تو نبود ذاکر
چون شکر توان کردن آنرا کہ بود خود را — هم منعم و هم ناعم و هم نعمت و هم شاکر
بے قوت و بے تابم بی قوت خور و خوابم — من طرفہ فگنا ساحر من عنہ یکے ساحر
بر مغربی آن ساقی چون ریخت مئے باقی — شد فانی و شد باقی شد غایب و شد حاضر

۹ — ردیف ر

نخست دیدہ طلب کن پس آنگهی دیدار — از آنکہ یار کند جلوہ بر اولی الابصار
ترا کہ دیدہ نباشد کجا توانے دید — نگاہ عرض تجلی جمال چهرۂ یار
اگرچہ جملہ جهان بر فروغ حسن وی است — ولی چو دیدہ نباشد کجا شود نظار

ترا که چشم نباشد چه حاصل از شاهد
ترا که گوش نباشد چه سود از گفتار

ترا که دیده بود پر غبار نتوانی
جمال چهرهٔ او دید با وجود غبار

اگرچه آئینه داری برای حسن رخش
دلی چه سود که داری همیشه آئینه تار

بیا به صیقل توحید آئینه بزدای
غبار شرک که تا پاک گردد از زنگار

اگر نگار ز تو رونما طلب دارد
روان تو دیده و دل را به پیش او میدار

جمال حسن ترا صد هزار زیب افزود
از آنکه حسن ترا مغربیست آئینه دار

ر ۱۰ — ردیف ر

دیده سرگردان بود دایم نور دیده در نظر
چشم در منظور و ناظر لیک از وی بیخبر

گرچه عالم را بچشم دوست بیند دیدها
از بصر پنهان بود پیوسته آن نور بصر

دل بسان گوی سرگردان و غافل زانکه او
در خم چوگان زلف دوست دارد مستقر

من نمیدانم که عالم چیست یا خود کیست آن
عقل و نفس و جسم و چرخش خوانی و شمس و قمر

نیست بیرون از خم چوگان نقشش یک زمان
دل که چون گوی همی گردی درین میدان بسر

با همه سرگشتگی و جنبش و نور و صفات
بیخبر گردون ز گردون ماه از ماه خور ز خور

ای دل ار خواهی که بینی روی دلبر را عیان
پاک و صافی ساز خود را انگهی در خود نگر

در صفای خویشتن باید رخ دلدار دید
زانکه تو آئینه درویست در تو جلوه گر

چونکه مطلوب تو از تو نیست بیرون بعد ازین
مغربی در خویشتن باید ترا کردن سفر

س ۱۱ — ردیف س

نیست پنهان حق ز چشم جان مرد حقشناس
گرچه هر ساعت نماید خویش را در صد لباس

هر زمان آید بلبس یار من از خلوت برون
گاه اطلس پوش گشته گاه پوشیده پلاس

گه هزاران جامه پوشد قامت او هر زمان
در نظر هرگز نگردد ملتبس زان التباس

باده بی رنگ است لیکن رنگهای مختلف
میشود ظاهر ور از اختلاف جام و کاس

گر شراب صاف بیرنگ است همی ماند مدام
دیده را بر رنگ ساقی وازلی بر کاس و طاس

در همه ایوان آئینه به لحظه رویش منعکس
میشود تا شاهدش و بین ز روی انعکاس

از زبان جمله ذرات عالم مهر او
میکند بر سمع خود هم ستایش هم سپاس

هر یکی از کثرت عالم که می بینی یکی است
پس ازین وحدت بران وحدت تو انکر و قیاس

گر ہمیخواہی کہ رہ یابی بکوی وحدتش — بگذر از خود یعنی از جان و دل و عقل و حواس
چون اساس خانہ توحید بر فقر و فناست — جز کہ بر فقر و فنا نتوان نہادن این اساس
نور ہستی جملہ ذرات عالم تا ابد — میکند از مغربی چون ماہ بہر اقتباس

۲ - ردیف س — س

طریق پر ور رسم خانقاہ مپرس — ز راہ و رسم گذر کن طریق راہ مپرس
طریق فقر و فنا پیش گیر و خوش میرو — ز پس نظر مکن و غیر پیشگاہ مپرس
زتنگنای جسد چون برون نہی قدمی — بجز حضیرہ قدسی بادشاہ مپرس
ز اہل فقر و فنا پرس ذوق فقر و فنا — از آنکہ ہست گرفتار مال و جاہ مپرس
چو چتر شاہ عیان گشت طرفہ بر خواست — تو شاہ زادگر از لشکر و سپاہ مپرس
چو پا بصدق نہادی و ترک سر کردی — اگر سرت بر باید از کلاہ مپرس
چو نیست حال من اید و بر تو پوشیدہ — دگر چگونہ گی حالم از گواہ مپرس
گناہ ہستی او محو کن چو محو کنی — گناہ ہستی او دگر از گناہ مپرس
چو مغربی بر تاید دست عذر خواہ — بلطف در گذر از جرم عذر خواہ مپرس

۳ - ردیف س — س

میکند بر من تجلی مہر رویش ہر نفس — تا کہ گردد نور ماہ دل از مہرش مقتبس
ہست او خورشید و عالم سیارہ آورید و — چون بخورشید آوری و باز بینی ناکس
انچہ عالم خوانمش خورشید در سایہ است — در حقیقت سایہ خورشید چیز اندر نیست
نیست کس جز او پس اندر جہان تا تو کس — ہیچکس جز او نباشد تا تو باشی ہیچکس
چشم عنقا بین کہ را ہست زان تماشا ہنر — گرچہ عنقا را بچشم خود عیان بیند مگس
بلبل اندر قفس گلشن بیاد رفتہ است — چند گویم قصہ گلشن بمرغی در قفس
لقمہ مردان نمی شاید بخورد طفل دار — شیر سلطان انشاید گفت ہرگز با عسس
شیر در یار القطرہ چند گوئی مغربی — روز بان در بند از ین گرفتہ سخنہا این بس

۱ - ردیف ش — ش

مراز مو بستان دلبرا بجذبہ خویش — کہ نیست ہیچ نجات مرا چو من در پیش
مراز سوی مرہم کائنات در خود کش — از آنکہ نوش است از نیطر فہمہ نیش

از آنکه با تو شدم دوست دشمن خویشم / که هر که با تو بود دوست نیست دشمن خویش
طریق فقر و فنا را بمن نما که بود / طریق فقر و فنا بهترین ره درویش
چگونه یک قدم از خویشتن نهم بیرون / که هست هستی من سد راهم از پس و پیش
چو سایه تابع شخصیست از جمیع وجوه / مپرس از وکه ترا چیست دین و مذهب و کیش
من از تو دور نبودم بهیچ وجه ولے / فگند از تو مرا دور عقل دور اندیش
تو با منی ز منست انفعال ممکن نیست / کسی چگونه شود منفعل ز سایهٔ خویش
چو سایه تو ام ای دوست لطف کن با من / مرا بهیچ خیالی مگیر از کم و بیش
دوای درد تو ای مغربی برون ز تو نیست / که هم تو درد دوائی و هم تو مرهم ریش

ش

۲- ردیف ش

دل من آینه ایست مصفی وارش / از پی عکس رخ خویش مهیا دارش
روی زیبا ز تو آئینه زیبا چون دید / از برای رخ زیبای تو زیبا دارش
خلوت خاص تو پر شورش و غوغا خوش نیست / خالی از ولوله و شورش و غوغا دارش
چون تماشای رخ خویش درو خواهی کرد / پاک از بهر نظرگاه تماشا دارش
چونکه چوگان سر زلف ترا گوی بود / دایما گوی صفت بے سر و بی پا دارش
گاه مشتاق شد از دیده وامق وارش / گاه معشوق ترا زچهرهٔ عذرا دارش
گرچه ساحل بود از موج مدارش خالی / در چو دریاست پر از لؤلؤ لالا دارش
مغربی مفرد و یکتاست دلارام بدام / مظهر اوست دلم مفرد و یکتا دارش

ش

۳- ردیف ش

چون دل فگند پیش تو او را میفگنش / او خود شکسته است ازین پیش مشکنش
تا شد دلم مقیم سر زلف دلبرت / از یاد رفت منزل و ماوا و مسکنش
دل آن چنان بیاد تو مشغول گشته است / گوئی که هیچ یاد نمی آید از منش
این مرغ جان که طایر عالی نشیمن است / عمرے گذشت دور فتاد از نشیمنش
بیچاره بهر دانه فرود آمد از هوا / در دام شد اسیر و پر و بال گردنش
مرغان این چمن همه شب تا گہے سحر / باشند در خروش ز فریاد کردنش
از گلشن جنان به چنین گلخن فتاد / بگرفت سخت خاطر ازین جنبش گلخنش

جانان دل از مصاحبت تن ملول شد — پیوستہ با جراست شب و روز تا بنش
یارا چو شد اسیر قفس عندلیب جان — گہہ گاہ می فرست نسیمی ز گلشنش
تا چون نسیم گل بدماغش گذر کند — آید بیاد وصل گل و عہد سوسنش
باشد کہ بشکند قفس جسم را ز شوق — مرغ روان مغربی آید بما منش

۴ - ردیف شش ش

نقشے بہ بست دلبرمن بر مثال خویش — آراستش بزیور حسن و جمال خویش
آورد در وجود برائے سجود خود — آن نقش را کہ داشت ہمہ در خیال خویش
آئینہ بساخت از مجموع کائنات — در روئے بدید عکس جمال و جلال خویش
از نظم دلفریب خود از دفتر جمال — جمعی بکرد در صفت خط و خال خویش
یک دفتر از مکارم اخلاق جمع کرد — مجموعہ بساخت ز حسن خصال خویش
کس در جہان نداشت ز احوال او خبر — آگاہ کرد جملہ جہان راز حال خویش
پرسید یک سخن چو کسی غیر او نبود — ہم خویش را بگفت جواب و سوال خویش
طوطی مثال خویش چو بنید در آئینہ — آید ہر آئینہ بسخن با مثال خویش
با مغربے حکایت خود سر بسر بگفت — در مغربی چو دید مجال مقال خویش

۵ - ردیف شش ش

مرا از روی ہر دلبر تجلی میکند رویش — نہ از یک سوش می بینم کہ می بینم ز ہر سویش
کشد ہر دم مرا سوی کمند زلف ہر روے — کہ اندر ہر سر موئے نمی بینم بجز مویش
ندانم چشم جادویش چہ افسون خواند بر چشم — کہ در چشمم نمی آید بغیر از چشم جادویش
فروغ نور رخسارش مرا شد رہنمون ورنہ — کجا پی بردمی سویش ز تاریکی گیسویش
ازان در ابروے خوبان نظر پیوستہ میدارم — کہ در ابروی ہر مہروی نمی بینم جز ابرویش
بیا حسن رخ دلجویش بصر را نور افزاید — سویدا را کند روشن سواد خال ہندویش
درختان جملہ در رقصند و در وجد ند و در حالت — مگر باد صبا آرد بہ بستان بوی از کویش
بہ پیش مغربی ہر ذرہ ز ان رو مشرقی باشد — کہ از ہر ذرہ خورشیدی نماید پرتو رویش ش

۶ - ردیف شش

ما مست شراب عشق از جام ازل کردیم نوش — تا ابد ہرگز نخواہیم آمد از مستی بہوش

دما

آمد آوازی بگوش هوش جان جان ما — تا بدان آواز تا اکنون نهادستیم گوش
از سماع قول کن وز نغمهٔ قول الست — نیست جان ما دمی خالی ز فریاد و خروش
ساقیا در ده شرابی کز شرار آتشین — چون خم می دیگ دلها آید از گرمی بجوش
بادهٔ کز بهر آن صدره گرد کردست پیش — خویشتن را بی ریا در پیش یار می فروش
روی هر ساعت به نقشی مینماید آن نگار — مردمی باید که بشناسد او را در نقوش
شد جمال وحدتش را کثرت عالم حجاب — روی او را نقشهای مختلف شد روی پوش
کی تواند یافتن در پیش یار خویش بار — هر که بار هر دو عالم را نهند از دوش
از زبان مغربی ای یار می گوید سخن — مدتی باشد که او شد از سخن گفتن خموش

ش ۷- ردیف ش

دلا گر دیده‌ داری بیا بکشا بدیدارش — ز رخسار پریرویان ببین خوبی رخسارش
چو خورشید پریرویان هزاران مشتری دارد — بده خود را بجز او را اگر هستی خریدارش
ببازار آمد آن دلبر ز خلوت خانه وحدت — تماشا را ببازار آ ببین یاری ببازارش
نگارم در گه جلوه نظر را دوست میدارد — ز خلوت زان بصحرا شد که تا بینند نظارش
شهی را دوست میدارد گدائی مفلسی آن شه — به عشقش فخر می داند نمی آید ازو عارش
تو گر دیده بدست آری توانی یار را دیدن — گهی در کسوت یار و گهی در سلک اغیارش
دلم هردم بدلداری از آن رو میشود مایل — که در رخسار دلداران نماید چهره دلدارش
مرا آشفته میدارد خرد در حال هشیاری — الا ای ساقی باقی دمی بگذار هشیارش
برآ از مشرق و مغرب الا ای مغربی یکدم — که تا بی شرق و مغرب به بینی شمس انوارش

ک ۱- ردیف ک

بیا که کرده ام از نقش غیر آئینه پاک — که تا تو چهرهٔ خود را ازو کنی ادراک
اگر نظر نکنی سوی من با آئینه کن — تو خود بمثل منی کی نظر کنی حاشاک
اگرچه آئینه روی جان فزای تو اند — همه عقول و نفوس و عناصر و افلاک
ولی ترا نه نماید بتو چنانکه توئی — مگر دل من مسکین بیدل غمناک
تمام چهرهٔ خود را بدو توانی دید — که هست مظهر نام لطیف و صافی و پاک
مرا که نسخهٔ مجموع کائنات توام — روا مدار بخواری فگند بر سر خاک

بساحل ار چه فگندی به بحر باز آیم — که موج بحر محیط توام نیم خاشاک
ظهور تو به من است و وجود من از تو — دل است مظهر لولای لم اکن لولاک
تو آفتاب منیری و مغربی سایه — ز آفتاب بود سایه را وجود و هلاک

ک

۲ ـ ردیف کاف

توئی خلاصهٔ امکان انجم و افلاک — ولی چه سود که خود را نمی کنی ادراک
تو مهر مشرقی و حالی بغرب جسم نهان — تو در گوهر پاکی فتاده در گل و خاک
توئی که آئینهٔ نور ذات پاک الله — ولی چه سود که هرگز نکردی آئینه پاک
همه جهان بتو بودند خرم و خندان — تو از برای چه دایم نشسته غمناک
همه جهان بتو مشغول تو ز خود غافل — همه ز عظمت تو خایف اند تو بیباک
نجات تو بتو هست و هلاک تو از تو — ولی تو باز ندانی نجات را ز هلاک
تو عین نور بسیطی و موج بحر محیط — چنان مکن که شوی ظلمت و خس و خاشاک
اگر چو مغربی آئی ز کائنات آگاه — بیک قدم بتوانی شد از سمک بسماک

ک

۳ ـ ردیف کاف

بر دل ریشم لبت دارد بسی حق نمک — گر بپرسی ز اشک خونینم بگوید یک بیک
مردم چشم جهانی در جهان مردمی — ای تو چشم جان مردم را بجای مردمک
ای دل ار خواهی که بینی خضر را خطش ببین — آب حیوان است اگر باید لب لعلش نمک
تا بود گلگون رخ زردم لبان روی یار — بر رخم ای اشک خونین گر همی باری نمک
روی بنما تا که من از پیش هر خرم بگل — زانکه در پیش یقین هرگز نماید هیچ شک
با دل پر غش و غل نتوان برد کار رشد — زانکه قلب ناسره رسوا شود پیش محک
برقع از رخ برفگن بنمای مهر روی را — تا که گردد ذره سان در پیش او مهر فلک
ای دل ار بینی رخش را در دمت گردد عیان — در جهان آدم چرا گردید مسجود ملک
حرف زاید مغربی آمد درین لوح وجود — حرف زاید را ز لوح آید و باید کرد حک

لام

۱ ـ ردیف لام

توئی ساکن شده در خانهٔ دل — گرفته سر بسر کاشانهٔ دل
تو آن گنجی که از چشم دو عالم — شدی مستور در ویرانهٔ دل

دلم بی تو ندارد زندگانی — که هم جانی و هم جانانهٔ دل
بزنجیر سر زلفت گرفتار — شده پای دل دیوانهٔ دل
چو دل پروانهٔ شمع تو گردید — بشد شمع فلک پروانهٔ دل
همان جان که عالم سایهٔ اوست — بدام افتاد بهر دانهٔ دل
بسی پیموده بر دل باده ساقی — ولیکن پر نشد پیمانهٔ دل
خرابات است بیرون از دو عالم — مدام آنجا بود میخانهٔ دل
بیا بشنو ز رندان خرابات — اگر نشنیدهٔ افسانهٔ دل
دلم از مغربی بگسست پیوند — که گه خویش است و گه بیگانهٔ دل

میم ۱ - ردیف میم

اگرچه پادشه عالمم گدای توام — تو از برای منی و من از برای توام
جهان که بندهٔ از بندگان حضرت تست — از آن خدای من آمد که من فدای توام
جهان بذات و صفت و مبدء و غذا من است — که من بذات و صفت مبدء و غذای توام
بروز عرض دو عالم بسوی من نگرند — میان عرصه که هم چتر و هم لوای توام
نظر بجانب من کن که روی خود بینی — از آن که آئینه روی جهان نمای توام
لقای خویش گرت آرزو کند دیدن — مرا ببین بحقیقت که من لقای توام
مرا نگر که بمن ظاهر است جمله جهان — چرا که مظهر جام جهان نمای توام
تو بی وساطت من هیچ کجا یابی — مدار دست ز من زانکه رهنمای توام
بگوش هوش جهان دوش مغربی میگفت — مرا شناس که من مظهر خدای توام

میم ۲ - ردیف میم

ما سالها مقیم در یار بوده ایم — اندر حریم محرم اسرار بوده ایم
با یار خویش خرم و خندان بکام دل — بی زحمت و مشقت اغیار بوده ایم
اندر حرم مجاور و در کعبه معتکف — بی قطع راه وادی خونخوار بوده ایم
پیش از ظهور این قفس تنگ کائنات — با عندلیب گلشن دلدار بوده ایم
چندین هزار سال در اوج فضای قدس — بی پر و بال طایر طیار بوده ایم
والاتر از مظاهر اسمای ذات او — بالاتر از ظهور و اظهار بوده ایم

هم در وجود با همه او دار گشته ایم ، هم در ظهور با همه اطوار بوده ایم
هم نقطه کر اصل وجود دوایرا ، هم گرد نقطه وار بپرگار بوده ایم
بی ما و بی شما و کجا و کدام و کی ، بی چند و چون و اندک و بسیار بوده ایم
ما مغربی مغارب اسرار گشته ایم ، بی مغربی مشارق انوار بوده ایم

۳ - ردیف میم

میم

ما جام جهان نمای ذاتیم ، ما مظهر جمله صفاتیم
ما نسخهٔ نامه الهیم ، ما گنج طلسم کائناتیم
هم صورت واجب الوجودیم ، هم معنی و جان ممکناتیم
هرچند که مجمل دو کونیم ، تفصیل جمیع مجملاتیم
برتر ز مکان و در مکانیم ، بیرون ز جهات و در جهاتیم
ما حاوی جمله علومیم ، کشاف جمیع مشکلاتیم
بیمار و ضعیف را شفائیم ، محبوس و نحیف را نجاتیم
ای درد کشنده دوا جوی ، انگار که ما دوائیم
گو مرده بیا که روح بخشیم ، گو تشنه بیا که ما فراتیم
چون قطب ز جای خود نه جنبیم ، چون خرچ اگرچه بی ثباتیم
هم مغربی و مشرق شمس ، هم ظلمت و هم چشمه حیاتیم

۴ - ردیف میم

میم

هر سو که دویدیم همه سوی تو دیدیم ، هر جا که رسیدیم سر کوی تو دیدیم
هر قبله که بگزید دل از بهر عبادت ، آن قبله دل را خم ابروی تو دیدیم
هر سرو روان را که درین گلشن دهر است ، بر رسته بستان لب جوی تو دیدیم
از باد صبا بوی خوشت دوش شمیدیم ، با باد صبا قافله بوی تو دیدیم
روی همه خوبان جهان را بتماشا ، دیدیم و لی ز آئینه روی تو دیدیم
در دیده شهلای بتان همه عالم ، کردیم نظر نرگس جادوی تو دیدیم
تا مهر رخت بر همه ذرات بتابید ، ذرات جهان را به تک و پوی تو دیدیم
در ظاهر و در باطن به مجاز و حقیقت ، خلق دو جهان را همه رو سوی تو دیدیم

هر عاشق دیوانه که در حلقه گیتی است ... بر پای دلش سلسله موی تو دیدیم
سر حلقه رندان خرابات مغان را ... دل در شکن حلقه گیسوی تو دیدیم
از مغربی احوال سر پرسید که او را ... سودا زده طرهٔ هندوی تو دیدیم

۵ - ردیف میم — میم

از خانقه و صومعه و مدرسه رستیم ... در کوی مغان با می و معشوقه نشستیم
سجاده و تسبیح بیک سوی فگندیم ... در خدمت ترسابچه زنار ببستیم
در مصلیها خرقه ناموس دریدیم ... در میکده ها توبه سالوس شکستیم
از دانه تسبیح شمردن برهیدیم ... وز دام صلاح و ورع و زهد بجستیم
در کوی مغان مست شدیم از همه رستیم ... چون مست شدیم از همه هستی همه رستیم
ما مست خرابیم و طلبگار شرابیم ... با آنکه چو ما مست و خرابیست و خود مستیم
زین پس مطلب هیچ ز ما دانش و فرهنگ ... ای عاقل هشیار که ما عاشق و مستیم
المنة لله که از آن نقش پرستی ... رستیم بکلی و کنون باده پرستیم
تا مغربی از مجلس ما رخت بدر برد ... او بود حجاب ره ما رفت برستیم

۶ - ردیف میم — میم

تا مهر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم ... از جمله صفات از پی آن ذات گذشتیم
چون جمله جهان مظهر آیات وجودند ... اندر طلب از مظهر و آیات گذشتیم
با ما سخن از کشف و کرامات مگوئید ... چون ما ز سر کشف و کرامات گذشتیم
بسیار ز احوال و مقامات نه لافید ... با ما که ز احوال و مقامات گذشتیم
از خانقه و صومعه مدرسه رستیم ... از راه رسیدیم ز اوقات گذشتیم
وز مدرسه و درس مقالات برستیم ... وز شبهه تشکیک و سوالات گذشتیم
وز کعبه و بتخانه و زنار و چلیپا ... وز میکده و کوی خرابات گذشتیم
در خلوت تاریک ریاضات کشیدیم ... در واقعه از سمع سموات گذشتیم
دیدیم که اینها همگی خواب و خیال است ... مردانه ازین خواب خیالات گذشتیم
ای شیخ اگر جمله کمالات تو این است ... خوش باش کزین جمله کمالات گذشتیم
اینها به حقیقت همه آفات طریق اند ... المنة لله که ز آفات گذشتیم

در دو سرا ز شادی ز ما دور کن ای پیر   گر ز پیر و مرید و ارادات گذشتیم
ما ز پی نوری که بود مشرق انوار   از مغربی و کوکب و مشکات گذشتیم

میم

۷ - ردیف میم

بر دو عالم بادشاهی میکنم   گرچه از درویے گدائی میکنم
بندهٔ حقم خدا و ند جهان   بر جهان من که خدائی میکنم
من سما را چون زمین طی کرده ام   بر زمین اکنون سمائی میکنم
هر دو عالم را ز پس بگذاشتیم   تا که اکنون پیشوائی میکنم
دارم از وجهے بعالم اتصال   گرچه از عالم جدائی میکنم
زان پس از بیگانگی با کائنات   گاه گاهے آشنائی میکنم
خستگانرا نو شدا رو میدهم   بستگانرا درکشائی میکنم
لا تنظرن الی فقیر مفلس   چون به گنجت رهنمائی میکنم
مغربی مردهٔ افسرده را   روح بخش جان فزائی میکنم

۸ - ردیف میم

ما مست و خراب چشم یاریم   آشفتهٔ زلف آن نگاریم
از روی نگار همچو مویش   سودا زدگان و بیقراریم
چون چشم خوشش مدام مستیم   مانند لبش شراب خواریم
گرد سر کوی آن پریروے   پیوسته چو چرخ در مداریم
سرگشته او بسان چرخیم   آشفته او چو روزگاریم
تا دست ز کار و بار شستیم   با عشق چه مرد کار و باریم
تا ما بخودیم در حجابیم   از خویش بسے حجاب داریم
به زان نبود که خویشتن را   یک سر بیکار واگذاریم
در هستی دوست نیست گردیم   در هستی خویش پا و ناریم
چون خامه اگر ز سر برایم   سر از خط دوست برنداریم
ای ساقی از آن می که باقی است   پر ده قدح که در خماریم
تا مست ز خود رویم در خود   وز جیب عدم سری برآریم

در مهر سیم مغربی دار | ای دوست دمی که ذره دارم

میم
۹ - ردیف میم

گه از روی تو مجوبم گه از زلفت پریشانم | گزین در ظلمت کفرم وزان در نور ایمانم
نیم یک لحظه از سودای زلف و خال تو خالی | گهی شوریده‌انیم گهی سرگشته، آنم
حدیث کفر و دین پیشم مگو زیرا که مسکین | بجز رویش نمی بینم بجز مویش نمی خوانم
ز شوق موی او باشد اگر زنار در بند | بیاد روی او باشد اگر قبله بگردانم
توئی مطلوب و مقصودم توئی معبود و مسجودم | اگر در مسجد اقصی وگر در دیر رهبانم
ادب از من چه میجوئی چه می بینی که مستم | طریق از من چه می پرسی چو میدانی که حیرانم
الا ای ساقی باقی بیاور باده در ده | که من از خویشتن بیزارم دمی از خویشتن تا نم
من آن طاقت کجا دارم که پیمان نگهدارم | بیا ای ساقی و بشکن بیک پیمانه پیمانم
تو مهر مغربی سایه چنان کز تو پدید آید | که هم گم می شود در تو ثبات ای مهر تابانم

میم
۱۰ - ردیف میم

معنی حسن تو در صورت و جان می بینم | عکس رخسار تو در جام جهان می بینم
دفتر حسن بتان را بنظر می آرم | از تو در هر ورقی نام و نشان می بینم
غمزه‌ات را چو نظر می کنم از هر نظری | همه بر حسن رخ خود نگران می بینم
گرچه از دیدهٔ اغیار نهان می گردی | منت از دیدهٔ اغیار عیان می بینم
میکنم هر نفسی دیدهٔ از نور تو وام | تا بدان دیده ترا تا بتوان می بینم
خویشتن را چو منم سایه تو زان شب و روز | در پی ات بر صفت سایه دوان می بینم
گر هویدا شوی از فرط نهانی بر من | که ز افراط عنایت به بتان می بینم
تو یقینی و جهان جمله گمان من به یقین | مدتی شد که یقین را ز گمان می بینم
تو مرا مغربی از من بمن و در من بین | چند گوئی که ترا در دگران می بینم

میم
۱۱ - ردیف میم

ز چشم مست ساقی من خرابم | نه آخر بیخود از جام شرابم
از آن ساعت که دیدم تاب گیسو | چو مویش روز و شب در پیچ و تابم
ندارم هیچ آرامی و خوابی | که چشم او بود آرام و خوابم

گهی چون ناله ام از چرخ دولاب　　گهی از سرگشتگی چون آسیایم
بجای اشک خون می بارم از چشم　　نماند اندر جگر چون هیچ آبم
مرا عشقت چنان گم کرد از من　　که من خود را اگر جویم نیابم
مرا عشق تو فانی کرد از خود　　چو دید از خود بغایت در عذابم
چنان فانی شدم اکنون بعشقت　　که بے عشق تو چیزے در نیابم
کنون از مغربی رستم بکلے　　که از مشرق بر آمد آفتابم

۱۲ - ردیف میم　　میم

ما از میان خلق کناری گرفته ایم　　و اندر کنار خویش نگاری گرفته ایم
دامن نخست بر همه عالم فشانده ایم　　وانگه بصدق دامن یاری گرفته ایم
از بهر قوت و طعمه شاهین جان و دل　　از مرغزار قدس شکاری گرفته ایم
صد بار جسته ایم برون از حصار تن　　تا بهر جان خویش حصارے گرفته ایم
سرگشته گشته ایم چو پرکار سالها　　تا بر مثال نقطه قراری گرفته ایم
اندر میان گرد نبردی رسیده ایم　　مردی میان گرد و غبارے گرفته ایم
چندان پی سوار پیاده دویده ایم　　تا عاقبت عنان سوارے گرفته ایم
با آنکه هیچ کار نیاید ز مغربے　　او را بیاری از پے یارے گرفته ایم

۱۳ - ردیف میم　　میم

یار تا من هستم از خود باخبر نگذاردم　　تا زمن باقی بود رسم و اثر نگذاردم
تا زمن ما و منی را باز بستاند بکل　　تا فنا از داو زمن چیزے دگر نگذاردم
با وجود آنکه گشتم در رهش از خویشتن　　چون زمین و آسمان زیر و زبر نگذاردم
آتش عشق چو اندر رشته جانم فتاد　　تا نسوزاند چو شمع لسر بسر نگذاردم
گرچه من اندر هوایش بال و پر انداختم　　لیک امید است که او بی بال و پر نگذاردم
ور گهی گفتار و دیدارش یقین دانم که او　　یک زمان بے شمع و یکدم بی بصر نگذاردم
مردم چشم از آنم نام انسان کرده است　　چونکه من انسان غیبی ام از نظر نگذاردم
من گدائی او از آن گشتم لسان مغربی　　کو دگر همچو گدایان در بدر نگذاردم

میم

۱۴- ردیف میم

من کہ در صورت خوبان ہمہ او می بینم
تو مپندار کہ من روی نکو می بینم

نیست در دیدہ من ہیچ مقابل ہمہ اوست
تو قفا می نگری من ہمہ او می بینم

ہر کجا می نگرم دیدہ بدو می نگرد
ہر چہ می بینم از و جملہ بدو می بینم

تو زیک سوی نظر میکنی من از ہمہ سو
تو زیک سو و منش از ہمہ سو می بینم

می باقیست کہ از جام و سبو می نوشم
عکس ساقیست کہ در جام و سبو می بینم

گاہ با جملہ و گہہ جملہ از و میدانم
گاہ او جملہ و گاہ جملہ در او می بینم

بوی گلزار تو از باد صبا می شنوم
سرو بستان ترا بر لب جو می بینم

مغربی آنکہ تو اش می طلبی در خدمت
من عیان بر سر ہر کوچہ و کو می بینم

میم

۱۵- ردیف میم

منم کہ روی ترا بی نقاب می بینم
منم کہ بی شب و روز آفتاب می بینم

توئی کہ پردہ ز رخسار خود بر افگندی
کہ تا جمال ترا بی حجاب می بینم

بجیب شب کہ بہ بیداری آن توان دیدن
مگر نگر کہ من این را بخواب می بینم

منم کہ از سر دریای بی نہایت تو
مثال ہر دو جہان چون حباب می بینم

خیال جملہ جہان را بنور چشم یقین
بجیب بحر حقیقت سراب می بینم

ندانم از چہ سبب تشنہ ام چو من خود را
بذات و نعت و صفت عین آب می بینم

اگر شوند ز من مست عالمی چہ عجب
از آنکہ من ہمہ خود را شراب می بینم

مرا بہیچ کتابی مکن حوالہ دگر
کہ من حقیقت خود را کتاب می بینم

چہ بادہ خوردہ دل مغربی کہ من او را
بسان نرگس مست خراب می بینم

میم

۱۶- ردیف میم

ما از ازل معاجر و خمار آمدیم
دُردی کشان میکدہ یار آمدیم

خورشید بادہ بر سر ذرات ما بتافت
ما از فروغ بادہ پدیدار آمدیم

در خلوت عدم می مستی ز جام دوست
کردیم نوش و مست ببازار آمدیم

زنار زلف ساقی ما چون شدہ عیان
ہر یک کمر بہ بستہ بزنار آمدیم

ناگاہ حلقہ زد سر زلفش بگرد ما
ما در میان حلقہ گرفتار آمدیم

کاری بغیر عشق نداریم در جہان — عشق ہست کار ما کہ بدین کار آمدیم
بودیم یک وجود ولیکن گہ ظہور — بسیار از مظاہر بسیار آمدیم
از یار مغربی کہ سخن در ازل شنید — کہ جملہ زان حدیث بگفتار آمدیم

۱۷ - ردیف میم

سیم

دیدۂ دام کنم از تو بر دیت نگرم — زانکہ شایستہ دیدار تو گردد نظرم
چون ترا ہر نفسی جلوہ بحسن دگر ست — ہر نفس زان نگران شد تو بچشم دگرم
توئی از منظر خویشم نگران بر رخ خویش — کہ توئی مردمک دیدۂ نور بصرم
ہر کہ بی رسم و اثر گشت بکویش پی برد — من کہ بی رسم و اثر ناشدہ ام پی نبرم
تا ز من ہست اثر از تو نیابم اثری — کاشکی در دو جہان ہیچ نبودی اثرم
نتوانم بسر کوی تو کردن پرواز — تا ز اقبال تو حاصل نبود بال و پرم
بوی جان بخش تو ہمراہ نسیم سحر است — زان سبب مردۂ انفاس نسیم سحرم
یار ہنگام سحر بر دل من کرد گذر — گفت چون جلوہ کنان بر دل تو میگذرم
مغربی آئینہ دل ز غبار دو جہان — پاک بزدای کہ پیوستہ در دمی نگرم

۱۸ - ردیف میم

میم

صنما ہر نفسی در گذرت می بینیم — ہر دل و دیدہ و جان جلوہ گرت می بینیم
گرچہ صد بار کنی جلوہ مرا ہر نفسی — لیک ہر لحظہ بحسن دگرت می بینیم
گاہ از باد صبا بوی خوشت می بویم — گاہ ہمراہ نسیم سحرت می بینیم
گرچہ از منزل خود ہیچ برون می نائی — لیک پیوستہ چو مہ در سفرت می بینیم
بر سر دل و بر چرخ روان تابندہ — گاہ چون شمس و گہی در قمرت می بینیم
دایم از غایت پیدائی خود پنہائی — گرچہ تابندہ تر از ماہ و خورت می بینیم
ہم تو نور بصری گرچہ نہان از نظری — زانکہ در دیدہ چو نور بصرت می بینیم
غایب از دیدہ نۂ زانکہ بصد کسوت خوب — ہر زمانی گذران بر نظرت می بینیم
مغربی از فلک و از ملکی بالاتر — گرچہ دایم بلباس بشرت می بینیم

۱۹ - ردیف میم

میم

گہہ چو چنگم بزن و گاہ چو نے بنوازم — کہ بہر ساز کہ سازی تو مرا مے سازم

چون نہیم تا تو دمی در من بے جان نہ دمے — می نیاید بطرب ہیچ کس از آوازم
کبر و نازے کہ کنی بر من از آن مفتخرم — در میان ہمہ عشاق از آن می نازم
عاشقی بہ زمنت گو کہ بوے پردازی — دلبری بہ نہ ز تو گو کہ بوے پردازم
حسن مجموع بتان در نظرم می آید — چون نظر بر رخ زیبای تو می اندازم
چونکہ ہر لحظہ ز تو حسن دگر مے بلینم — با تو ہر لحظہ از آن عشق دگر می بازم
شاہباز تو بدم دست تو پروازم داد — باز بر دست تو آیم چو دہی پروازم
بلبل روضۂ بستان گلستان توام — ہم بگلزار تو آیم چو دہی پروازم
مغربی نقطہ آخر چو بہ اول پیوست — دیدم انجام من انجاکہ بود آغازم

میم

۲۰— ردیف میم

دلبرے دارم کہ در فرمان او باشد دلم — ہمچو گوئی در خم چوگان او باشد دلم
ہر زمان ہر جا کہ میخواہد دلم را می برد — زان سبب پیوستہ سرگردان او باشد دلم
ہیچ با خود می نیاید تا کجے باشد چنین — والہ و آشفتہ و حیران او باشد دلم
عرصہ عالم چو تنگ آید گہہ جولان او — لاجرم میدان گہہ جولان او باشد دلم
دل بہر نقشی کہ او خواہد بر آید ہر زمان — گاہ در گو ہر و گہہ کان او باشد دلم
لولوی مرجان او خواہی بحر دل طلب — زانکہ بحر لولو و مرجان او باشد دلم
بہر مہمانی دل خوان تجلی می نہد — ہر زمان از بہر آن مہمان او باشد دلم
چونکہ گرد موج زن دریای بی پایان او — ساحل دریای بی پایان او باشد دلم
مغربی از موج دساحل پیش ازین چندین مگو — زانکہ دایم قلزم و عمان او باشد دلم

نون

۱— ردیف نون

ای روے تو در حجاب کونین — بردار ز رخ نقاب کونین
حقست کہ بہر تو نہان است — وانگاہ عیان حباب کونین
با بحر وجود تو نشاید — پیدا شدن از سراب کونین
بر کن ز وجود مطلق خویش — از دوست دمی بیاب کونین
برقے بجہان ز مہر رو بیت — بشگافت ز ہم سحاب کونین
نے نے غلطم کہ ہست رویت — ظاہر تر از آفتاب کونین

محجوب دلم که مانده ام دور — از روی تو در حجاب کونین
سرچشمهٔ چشم من به کلی — پوشیده شد از سراب کونین
عمریست که تشنهٔ توام من — سیراب شده ز آب کونین
برتافت عنان جان و دل را — از جانب تو جناب کونین
خواهم که شوم خراب چشمت — تا کی باشم خراب کونین
زین پیش مدار بی قرارم — سرگشته در انقلاب کونین
از گردن مغربی به لطفت — بکشا گره طناب کونین

نون

۲ — ردیف نون

ای نهان در ذات پاکت ذات کون — وی عیان در روی تو مرآت کون
مدتی بی عدت و دور زمان — بود دایم با تو خوش اوقات کون
می گذشتی روز و شب بی روز و شب — بر مراد خویشتن ساعات کون
محو بودی هم بوصف و هم بذات — در همه حالات تو حالات کون
علم ذاتت اندران محو وجود — گاه کردی نفی و گه اثبات کون
بود ذات کون محتاج وجود — پس برآورد از کرم حاجات کون
عین ظلمت دید اعیان را همه — چون نگاهی کرد در غایات کون
ای گرفته حسنت آیات ظهور — شکل و وضع و صورت و هیأت کون
برده سلطان ظهورت ناگهان — سوی صحرا لشکر و رایات کون
از ظهور آفتاب روی تو — گشت ظاهر جمله ذرات کون
دی ز جیب موسی سر بر زده — رب ارنی گفته در طبقات کون
از فروغ نور مصباح رخت — کوکب دره شده مشکات کون
دیده اسرار صفات ذات او — مغربی در مصحف آیات کون

نوان

۳ — ردیف نون

ای تو مخفی در ظهور خویشتن — وی رخت پنهان بنور خویشتن
تا دو عالم بی دو عالم دایما — عشقبازی در حضور خویشتن
و از حقیقت هر دو عالم برده ام — در همه خواها ظهور خویشتن

مدتی با کس نکرد التفات
تا ز چندی در تماشاگاه ذات
در تماشای بهشت ذات خود
خود بخود دارد خود را باز خود
تا کند بر خود تجلی هم ز خود
چون شعوری یافت از غایات ذات
دیده در خود بحرهای بیکران
جمله کارستان خود در خود بدید
زان سبب در وی سروری شد پدید
عزم صحرا کرد ناگه زان سرور
آن بت عیار تا بی باد و مرور
بر سر مه بی خبر افتاده دید

حسن رویت از غرور خویشتن
جنت خود بود در خور خویشتن
بود حور او قصور خویشتن
بشنود از خود زبور خویشتن
موسی خود بود و طور خویشتن
گشت عاشق از شعور خویشتن
حیرت آورد از بحور خویشتن
در عجب ماند از امور خویشتن
منبسط گشت از سرور خویشتن
آن سلیمان با طیور خویشتن
عشق بازد دایما با خویشتن
مغربی را در عبور خویشتن

نون ۴ ــ ردیف نون

خود پرستی پیشه دارد روز و شب
جملگی در ذات او باشد زبان
یوسف حسنش چو آید در لباس
سر ز جیب هر دو عالم بر زند
چون لباس جان و تن در خود کشد
لشکر خود را چو در صحرا کشد
شور و غوغائی بر آید از جهان
در شب تیره بر آرد آفتاب
زلف رویش شور و آشوب افگند

هست خود او گهه صنم گاهی شمن
چون بوصف خود در آید در سخن
گرد او را هر دو عالم پیرهن
در خود آید از لباس جان و تن
پر ز خود بیند هزاران انجمن
پر شود عالم ز آشوب و فتن
چون سپاه حسنش آرد تاختن
روی او از زیر زلف پر شکن
در خطا و چین و بلغار و ختن

نون ۵ ــ ردیف نون

مظهر خورشید حسن او شود
تا بهر کویش حدیث خویش را

کودک و پیر و جوان و مرد و زن
بشنود گویا شود در هر دهن

عشق چون بیند جمال خویش را
در لباس و در نقاب و ما و من

غیرت آرد حسن را گوید که زود
جامهٔ اغیار برکن از بدن

حسن خود را از لباس آرد برون
باز در ذات خودش سازد وطن

کثرت کونین را در خود کشد
بحر وحدت چونکه گردد موج زن

کس نماند غیر ذات مغربی
نی زمین ماند در آن دم نی زمن

نون

۶- ردیف نون

ز چشم من چو توئی بر جمال خود نگران
چرا جمال تو از خود همی شود پنهان

چو حسن روی ترا کس ندید جز چشمت
پس از چه روی من خسته گشته‌ام حیران

اگر نه در خم چوگان زلف تست دلم
بگوی تا که چرا شد چو گوی سرگردان

مپوش روی ز چشمم مشو نهان از من
نمی سزد که نهان گردد از گدا سلطان

چو قرب و قدر بود ذره را بر خورشید
چه وسع و گنج بود قطره را بر عمان

ز قطره کی نشود بحر بیکران کم و بیش
ز ذره نه پذیرد کمال خور نقصان

اگر بغیر تو کردم نگاه در همه عمر
بیاد جرم و غرامت ز دیده‌ام بستان

چگونه غیر تو بیند کسیکه غیر تو نیست
بدان سبب که توئی عین جملهٔ اعیان

بیا و جلوه گری کن جمال یار نگر
ز قد و قامت این و ز چشم ابروی آن

کجاست دیده که خورشید روی او بیند
ز روی روشن ذرات کائنات عیان

هزار عشوه و دستان و کبر و ناز کند
بدان سبب که رباید ز مغربی دل و جان

نون

۷- ردیف نون

گو جذبهٔ که بازستاند مرا ز من
گو جرعهٔ که تا کندم فارغ از زمن

گو بادهٔ که تا بخورم بیخبر شوم
از خویشتن که سخت ملولم ز خویشتن

گو آن عزیز مصر ملاحت که تا دهد
یکدم خلاص یوسف جان را ز حبس تن

گو ساقی که داد می ناب در ازل
بودے مدام قفل منم زان لب و دهن

در حالت چنین که منم دردمند عشق
درمان درد من نبود غیر در دمن

ای ساقی که مستی ارباب دل از تست
از روی مرحمت نظری بر دلم فگن

چشمت بیک کرشمه تواند خلاص داد
چون من هزار خسته درون را ازین فتن

مشکن دل شکستہ ما را تو بیش ازین کو خود شکستہ است از آن زلف پرشکن
در حلق جان مغربی انداز زلف خویش او را بدست غبغب خویش بر آر از چہ ذقن

نون ۸ ۔ ردیف نون

دلی دارم کہ باشد جان جانان مدام آن دل بود ماوای جانان
دلی دارم چو آئینہ کہ دایم در و بینم رخ زیبای جانان
سویدائیست آن دل را کہ یکدم نباشد خالی از سودای جانان
دلم را نیست پروائی دل و جان کہ تا پرواست از پروای جانان
بسان کشتی اندر انقلاب است مدام از جنبش دریای جانان
درونی دارم از غوغای عالم شدہ خالی پر از غوغای جانان
سری دارم کہ دارد سرفرازی ز سر انداختن در پای جانان
دماغ جان ہمی دارد معطر نسیم زلف مشک آسای جانان
روان مغربی پر شور دارد لب شیرین شکر خای جانان

نون ۹ ۔ ردیف نون

گنجہای بی نہایت یافتم در گنج جان گنج جان را بین کہ چون شد کان گنج بیکران
جان من از عالم نام و نشان آمد برون بی نشان شد تا در آمد در جہان بی نشان
تا کہ آید در خراب آباد دل گنجی پدید تا خراب آباد دل شد سر بسر معمور از آن
ہر زمان آید بشہرستان دل از راہ عشق با متاع بی نہایت صد ہزاران کاروان
چونکہ شہرستان دل معمور شد در ہر نفس کاروانہا گرد از حق سوی شہرستان روان
دل نبردہ ہیچ رنجی بر سر گنجی رسید آمدش ناگہ بدست از غیب گنج بیکران
در شب تاریک من روزی پدید آید ز دل آفتابی آسمان جان بر آمد ناگہان
آفتاب بر زمین دل فرود آمد ز چرخ تا زمین را بگذرانید از ہزاران آسمان
تا تجلّی کرد مہر مشرقی بر مغربی مغربی را جملہ ذرات عالم شد عیان

نون ۱۰ ۔ ردیف نون

ای دوست بیا بر نظری ما نظری کن بر دیدۂ جان و دل شیدا نظری کن
اول ز رخ خویش مدد بخش جلائی و نگاہ بدان عین تجلی نظری کن

تا زنگ بود آئینہ را رخ نہ نماید ‌ ‌ زنگ از دل آن آئینہ بزدا نظری کن
از زنگ جہان چونکہ شوی پاک و مصفے ‌ ‌ بر آئینۂ پاک و مصفی نظری کن
از دیدۂ وامق کہ بود مظہر عشقت ‌ ‌ بر حسن خود اندر رخ عذرا نظری کن
ہر لحظہ بدل صورت زیبای گر بخشش ‌ ‌ وانگاہ دران صورت زیبا نظری کن
صحرا دلم ہست تماشاگہ حسنت ‌ ‌ بخرام بصحرا بتماشا نظرے کن
بر دیدۂ دل جلوہ کنان گرد یارم ‌ ‌ وز دیدۂ دل چہرۂ خود را نظرے کن
دل مظہر ذات ہمہ اسماست درو نیک ‌ ‌ بر چہرۂ ذات ہمہ اسما نظری کن
چون آئینۂ اسم و مسمای تو اند ‌ ‌ در آئینۂ اسم و مسمے نظری کن
بی آئینۂ زان سان کہ تو ہستی بحقیقت ‌ ‌ خود را بخود و آئینۂ بنما نظری کن
بحر یست دل مغربی پر از لؤلؤ و لالا ‌ ‌ بر بحر پر از لولو و لالا نظری کن

نون ١١ — ردیف نون

قطرۂ از قعر دریا دم مزن ‌ ‌ ذرّہ از مہر اعلے دم مزن
مرد امروزی ہم از امروز گوی ‌ ‌ از پری و دی و فردا دم مزن
چون نمیدانی زمین را ز آسمان ‌ ‌ پیش ازین از زیر و بالا دم مزن
در گذر از نفی و اثبات ای پسر ‌ ‌ ہیچ از الّا و از لا دم مزن
گر بگویندت کہ کن جان را ندا ‌ ‌ رو ندا کن جان خود را دم مزن
تا نمیدانی من و ما را کہ کیست ‌ ‌ باش خاموش از من و ما دم مزن
ہمچو آدم علم اسما را ز حق + ‌ ‌ تا نگیری ہیچ ز اسما دم مزن
چون اصول و فرع موسیقی نیست ‌ ‌ از تنا تر نا و تانا دم مزن
آنکہ عین جملہ اشیا گشتہ است ‌ ‌ مغربی را گفت ز اشیا دم مزن

نون ٢ — ردیف نون

ایدل اینجا کوی جانانست از جان دم مزن ‌ ‌ از دل و جان ہمان در پیش جانان دم مزن
گر تو دردے درد وای ہیچ از درمان مگو ‌ ‌ درد او را بہ ز درمان دان ز درمان دم مزن
کفر و ایمان را باہل کفر و ایمان کن رہا ‌ ‌ باش مستغرق در و از کفر و ایمان دم مزن
لب بدوز از گفتگو چون وقت گفت و گوی نیست ‌ ‌ جای حیرانی است در وے باش حیران دم مزن

چون یقین آمد رہا کن قصۂ شک و گمان ۔ چون عیان بنمود رخ دیگر ز برہان دم مزن
قصۂ کوران بہ پیش مردم بینا مگو ۔ پیش ازین در پیش بینایان ز کوران دم مزن
علم بی دینان رہا کن جہل را حکمت مخوان ۔ از خیالات و جنون و اہل یونان دم مزن
آب حیوان را گر انسانی بحیوان واگذار ۔ پیش دریای حباب از عین حیوان دم مزن
وصف ہجران نیست الا وصف حال عاشقان ۔ مغربی گر عاشقی از وصل و ہجران دم مزن

نون

۱۳ – ردیف نون

پیش قد و رویش از سرو گلستان دم مزن ۔ ور تماشای بہار و باغ و بستان دم مزن
گر بر زلفش بگذری وقت سحر باد صبا ۔ گر تو گردد خاطر زلفش پریشان دم مزن
چون دل دیوانہ در زنجیر زلف دلبر است ۔ حلقۂ زنجیر آن مجنون مجنبان دم مزن
ای دل گشتہ حیران بر زلف و رخش ۔ ہمچنان می باش سرگردان و حیران دم مزن
با لب میگون و روی خوب و زلف دلکشش ۔ از شراب و شاہد و شمع و شبستان دم مزن
جان ندارد قیمتی بسیار از جان دا مگو ۔ گرچہ جان در باختی در راہ جانان دم مزن
کفر و ایمان را بہ پیش زلف و رویش کن رہا ۔ پیش زلف و روی او از کفر و ایمان دم مزن
چونکہ با او بر نیاری بودن از وصلش مگو ۔ چونکہ بے او ہم نمی باشی ز ہجران دم مزن
وصف کفر زلف او در پیش روی او مکن ۔ ہیچ از آن کافر بہ پیش این مسلمان دم مزن
روی خوبان چونکہ حسن روی او را مظہر است ۔ پیش حسن روی او از روی خوبان دم مزن
ماہ تابان چونکہ ہست از مہر رویش تابشے ۔ مغربی در پیش مہر از ماہ تابان دم مزن

نون

۱۴ – ردیف نون

چہ ساقی ست کہ مست مدام اوست جہان ۔ چہ بادہ ہست ندانم کہ جام اوست جہان
چہ ماہی ہست کہ در شست کائنات افتاد ۔ چہ دانہ ایست چہ مرغی کہ دام اوست جہان
دلم رسیدہ بروزے کہ روز ہا شب اوست ۔ بدید چہرۂ صبحی کہ شام اوست جہان
ظہور دوست بعالم تمام افتاد است ۔ برای آنکہ ظہورے تمام اوست جہان
نظر ز سایہ عالم بدوز پس بنگر ۔ بنور آنکہ ظلال و ظلام اوست جہان
بیا بدیدۂ تحقیق و رنگ بشناس ۔ کہ کیست آنکہ بر خلق نام اوست جہان
ہر آنکہ توسن نفسش عنان کش او رام است ۔ یقین بدان بحقیقت کہ رام اوست جہان

جهان غلام کسی شد که او غلام وی است — ازآن سبب که غلام غلام اوست جهان

چه کامرانی و عیش که مغربی دارد — که هد تیست که دایم بکام اوست جهان

۱۵— ردیف نون
نون

بیا ز چهرهٔ خوبان جمال خود را بین — ز خط و خال و بتان خط و خال خود را بین

ز شکل و هیئت رخسار ابروی خوبان — ببدر خویش نظر کن هلال خود را بین

بیا بعزم تماشای کائنات نگر — ظهور صورت علم و خیال خود را بین

ز اعتدال قد سرو و هر پری رخسار — بقد خویش بگو کاعتدال خود را بین

دلم که هست ترا آئینه درو بنگر — اگرچه مثل نداری مثال خود را بین

بسوی دل نظری کن که حال او عجب است — ز حال طرفهٔ دل طرفه حال خود را بین

بگاه جلوه گری حسن کامل خود را — بگو به آئینهٔ دل کمال خود را بین

بفقر و فاقه و ذل تو ضعفش بنگر — غنا و عزت جاه و جلال خود را بین

بمغربی نظری کن ز راه لطف و کرم — نیازمندی لطف و کمال خود را بین

۱۶— ردیف نون
نون

گفتمش خواهم که بینم مر ترا ای نازنین — گفت اگر خواهی مرا بینی برو خود را ببین

گفتمش با تو نشستن آرزو دارم بسی — گفت اگر باشد ترا این آرزو با خود نشین

گفتمش بی پرده با تو گر سخن گویم رواست — گفت در پرده نشاید گفت با من بیش ازین

گفتمش از کفر و دین اندیشه دارم گفت رو — در جهان بانداز اندیشه از کفر و دین

گفتمش گوئی که آدم جمع کل عالم است — گفت جمع عالم است و جمع رب العالمین

گفتمش کان نقش گوئی بر مثال نقش کیست — گفت ظاهر شد بنقش خویشتن نقش آفرین

گفتمش با تو حدیثی گفت خواهم بیگمان — گفت هر چه آن بیگمان گوئی بود شک و یقین

گفتمش هم من توام هم جمله تو خندید و گفت — پرتوی کو من بود با دا هزاران آفرین

گفتمش کز آفتاب مغربی جویم نشان — گفت کز وی سایه باقی است در روی زمین

۱— ردیف واد
واد

ای همگین صفات من آئینهٔ صفات تو — نیست حیات من بجز شعبهٔ از حیات تو

جام جهان نمای من صورت نیست هر چه هست — جام جهان نمای تو جملهٔ ممکنات تو

شاه ولایت

گنج توئی طلسم من ذات توئی اسم من   حل شده از ظهور تو جمله مشکلات تو
با عدم و وجود خود خفته بدم سحر گهے   داد صلای بندگی حق علی الصلوٰة تو
زود ز خواب خواستم چونکه شنیدم آن ندا   عشق فگند در برم خلعتے از صفات تو
سوی وجود آمدم خوش بسجود آمدم   بود سجودگاه من مسجد کائنات تو
مسجد کائنات تو بود پر از جماعتے   جمله گرفت سر بسر صورت مبدعات تو
لوح وجود سر بسر پر ز نقوش حرف شد   گشت مفصلا عیان جمله مجملات تو
گشت جهان ز آب و گل نقش جهان جان و دل   گشت جهان و جان و دل نقش صفات و ذات تو
یوسف جان چو دور ماند از پدر وجود خود   کرد مقیدش بکل مصر تو و نبات تو
ای دل مستمند من صبر و ثبات پیشه کن   بو که رساندت بدو صبر تو و ثبات تو
در جهتی از آن جهت در جهتش طلب مکن   بے جهتش به بینی ار محو شود جهات تو
بود وجود مغربی لات منات او بود   نیست بتی چو بود تو در همه سومنات تو

واو

۲ ـ ردیف واو

هیچ کس بخویشتن ره نبرد بسوے او   بلک بپا آورد هر که رود بکوی او
پرتو مهر روے او تا نشود دلیل جان   جان نکند عزم گاه دیدن مهر روے او
دل کششے نمی کند هیچ بسوے او مرا   تا کششے نمی رسد سوے دلم ز سوے او
تا که شنیده ام که او دارد آرزوی من   می نرود ز خاطرم یک نفس آرزوی او
چون ز زبان ماست او هر نفسے بگفتگوی   پس همه گفتگوی ما باشد گفتگوی او
تا که ازو نشد طلب طالب او کسی نشد   اینهمه جست و جوی ما هست ز جستجوی او
هست دل همه جهان در سر زلف او نهان   هر که دلی طلب کند گو بطلب ز موی او
بسکه نشست روبروے با دل خود پذیر من   دل بگرفت جملگی عادت خلق و خوی او
قدر نبات یافت چوب از اثر مصاحبت   گل چو شود قرین گل گیرد رنگ و بوی او
مست و خراب او منم جام و شراب او منم   نیست بغیر از من کسی میکده و سبوے او
می ز سبوے او طلب آب ز جوی او طلب   بحر شود اگر کسی آب خورد ز جوی او
مغربی از شراب او گشت چنانکه هر سحر   تا به فلک نمی رسد نعره های هوی او

واو

ای کہ عمرے در پے آدمی دویدم سو بسو	ناگہانش یافتم با دل نشستہ روبرو
آخر الامرش بدیدم معتکف در کوی دل	گرچہ بسیارے دویدم در پی او کو بکو
دل گرفت آرام چون آرام دل در بر گرفت	جان چو جانانرا بدید آسود گشت از جستجو
ای کہ عمرے آرزوی وصل او بودت چرا	از پی آن آرزو نگذشتی از ہر آرزو
تا یکے سر چشمۂ خود را بگل انباشتن	جوی خود را پاک کن تا آید آب انجوی
آب حیوان در درون و نگہہ برای قطرۂ	ریختہ در پیش ہر نادان و دانا آب رو
مطرب آن مجلسے دف را منہ ہر جا گرد	طالب آن بادہ بشکن صراحی و سبو
ناظر آن منظری بردار از عالم نظر	عاشق آن شاہد بردوز چشم از غیر او
نیست بی او ہیچ تا بے روی آرزو برمتاب	بی دیت چون ہست آبی مست از آرزوی معشوق
دارم از دل سرفرازی کو زعالی ہمتے	در دو عالم جز لقدش سر بکس نارد فرو
مغربی چون آفتاب مشرقی در جیب نشست	باید اکنون سر بجیب خویشتن بردن فرو

واو

۴ — ردیف واو

صفت شکل و دہانش بزبان ہیچ مگو	بہ یقینش چو بدیدی بگمان ہیچ مگو
گر ترا ہیچ از آن ذوق دہان حاصل شد	بر پی ذوق از آن ذوق دہان ہیچ مگو
از میان خوش بکنار آئی بگیرش بکنار	چون گرفتی بکنارش ز میان ہیچ مگو
تو کہ بے نام و نشان ہیچ نگشتی در وے	یکے دیگر از نام و نشان ہیچ مگو
یار ہر لحظہ بہ شکل دگر آید بیرون	تو بہر شکل کہ بینیش از آن ہیچ مگو
حرفہاے کہ براوراق جہان مسطور اند	ہست آن جملہ خطِ دوست بخوانہا ہیچ مگو
آنکہ در کسوت ہر پیر و جوان ہست نہان	چون عیان گشت بر پیر و جوان ہیچ مگو
چون ترا خازن اسرار نہانی کردند	سر نگہدار ز اسرار نہان ہیچ مگو
مغربی آنچہ توان گفت بہر کس میگو	وانکہ گفتن بہمہ کس نتوان ہیچ مگو

۵ — ردیف واو

گاہ مائی و گاہ شمائی تو	می نگوئی چنین چرائی تو
ہر زمان کسوتے دگر پوشی	بلباس دگر برائی تو
ہیچ کس مر ترا نیاورد ہست	خود بخود آمدہ خدائی تو

گرچه بیگانگی کنی گهه و گاه / نه بیگانه که آشنای تو
وا نمیشت گر جهان نه لیکن / می ندانم که از کجای تو
جز تو کس نیست تا ترا بیند / گرچه برقع نمی‌گشای تو
زان کسی نیست که زان خودی / هیچ کس را نه گرای تو
رنگهای عجب برآمیزی / نقشهای عجب نمای تو
مغربی تو ترا نمیدانی / به حقیقت بدانکه مای تو

واو

۶ - ردیف واو

عشق من حسن ترا درخور اگر هست بگو / چون منت در دو جهان مظهر اگر هست بگو
مظهری نیست ترا بهتر ز دل و دیده ما / زین دل و دیده ترا بهتر اگر هست بگو
غیر سودای تو اندر سر من چیزی نیست / غیر سودای تو ام در سر اگر هست بگو
زیور حسن تو دایم نظر عشاق است / حسن را بهتر ازین زیور اگر هست بگو
بهتر از عشق من و حسن تو در عالم نیست / زین دو در جمله جهان بهتر اگر هست بگو
غیر تو در دو جهان هیچ کسی نیست دگر / غیر تو در دو جهان دیگر اگر هست بگو
لشکر حسن تو غارتگر جان و دل ماست / بجز از لشکر تو لشکر اگر هست بگو
کشور دل بتو دادیم توی حاکم او / حاکمی جز تو درین کشور اگر هست بگو
مغربی پرتو خورشید تو عالم بگرفت / آفتابی چو تو در خاور اگر هست بگو

واو

۷ - ردیف واو

ای یار کهن حکایت نو / از مغربی ضعیف بشنو
خورشید چو گشت طالع از دوست / بر ظلمت کائنات پرتو
آن سایه که نام اوست عالم / خورشید وجود راست پیرو
دور از پی او مباش یکدم / هر جا که رود تو نیز می رو
زان روی که نور گفت با او / تو در پی من همیشه می رو
از صورت من مباش غافل / زانسان که منم همیشه می رو
چون هست مراد می شنود لت / ای سایه من تو نیز بشنو
من خسرو کیقباد ملکم / تو سایه کیقباد خسرو

از خرمن تو ز هستی من — آید اگرت بچنگ یک جو
بینی بفروغ تابش او — برتر ز جهان کهنه و نو

۸ ـ ردیف واو

واو دلا بگو بکجا خوردهٔ شراب بگو — ز چشم مست که گشتی چنین خراب بگو
میان بادهٔ شوق نمی‌شوی تشنه — کجا شدی و چه دیدے نداشت آب بگو
چه حکمت است دلا در سوال روز الست — که بعد آمد بلی گفت در جواب بگو
جهان بشکل سراب است پیش آب وجود — بشکل آب چرا شد عیان سراب بگو
تو گاه بحری و گاهی حباب در دیده — گهے چو بحر چرائی گهے حباب بگو
ز انقلاب زمانه نمی‌شوی ساکن — علی الدوام چرائی در انقلاب بگو
چرا تو گشتی ز امواج بحر مضطرب — کدام باد فگندت در اضطراب بگو
بیا چو غیر تو کس نیست گر ترا بیند — چراست روی تو پیوسته در نقاب بگو
نگر که مغربی آمد حجاب مهر رخت — وگرنه کیست رخت را دگر حجاب بگو

ا ـ ردیف ھ

ھ آن مرغ بلند آشیانه — چون کرد هوای دام و دانه
پرواز گرفت و گشت ظاهر — از سایهٔ پر او زمانه
مرغی که دو کون سایهٔ اوست — در سایهٔ خویش کرد خانه
مرغ دل ما ز هر دو عالم — اندر پر او گرفت لانه
آن مرغ شگرف اندر عشقست — بے مثل مقدس و یگانه
او راست نعوت بی نهایت — او راست صفات بیکرانه
بحریست که هر زمان ز شورش — صد بحر دگر شود روانه
با خویش همیشه عشق بازد — با خویشتن است جاودانه
معشوقه و عشق عاشق آمد — آئینه روی و زلف و شانه
بر صورت خویش گشته عاشق — بر غیر نهاده صد بهانه
آوازهٔ خود شنید از خود — تهمت به نهاده بر چغانه
از نغمهٔ خویشتن شنیده — هر لحظه سرود عاشقانه

بر نغمۂ خود سماع کرده — بی مطرب و بی دف و ترانه
فی الجمله ز غیر نیست پیدا — هم نام و نشان و هم نشانه
ای مغربی ضعیف و ناچیز — بارے تو کئی درین میانه

۲- ردیف ه ه

آنکه خود را می نماید از رخ خوبان چو ماه — میکند از دیدهٔ عشاق در خوبان نگاه
وانکه حسنش را بود از روی هر مه در ظهور — هست عشقش را دل عشاق مسکین جلوه گاه
عشق از معشوق بر عاشق کند آغاز جور — تا که عاشق از جفائی او بعشق آرد پناه
چون وجود این بآنست و ظهور آن باین — این چه محو عشق گردد و آن شود بی این تباه
عشق کثرت بر نتابد پیش او باشد یکے — یوسف و گرگ و زلیخا و عزیز و چاه و جاه
هیچ نه نماید انجم در فروغ آفتاب — همچنان کز غایت نزدیکی خورشید و ماه
عشق چون خود کرد با خود آنچه کرد و میکند — پس نباشد عاشق و معشوق را جرم و گناه
خیمه بیرون زد پی اظهار خود سلطان عشق — تا کند بر عرصهٔ ملک جهان عرض و سپاه
کثرت از وحدت خود کرد پیدا ناگهان — تا که شد بر وحدت بی مثل اش کثرت گواه
باز بر کثرت برد موج محیط وحدتش — پاک شد از لوح هستی اسم و رسم ما سواه
مغربی خاشاک بود و موج او را در ربود — از سر ره زانکه بود از بود او ناپاک راه

۳- ردیف ه ه

لب ساقی مرا هم جام و هم نقل است و هم باده — مدامم از لب ساقی بود مجموع آماده
برای عکس رخسارش دلی دارم چو آئینه — که همچون بادهٔ جام است هم صافی و هم ساده
مرا مستی چو از ساقی بود بگذار تا باشد — سر قرابه ها بسته در میخانه بگشاده
نهان از خویش و بیگانه برون از دیر و بتخانه — لب ساقی می باقی مرا هم دم فرستاده
الا ای زاهد و عابد من و دیر و تو مسجد — مرا زنار می زیبد ترا تسبیح و سجاده
نداده دل بدلداری چه دانے رسم جانبازی — که راه و رسم جانبازی نداند غیر دلداده
ترا از لذت مستی کجا باشد خبر هرگز — قدم بیرون ز هشیاری بعمر خویش ننهاده
بتاب از شرق جانم الا ای مهر تابانم — برابر تخت دل بنشین الا ای شاه شهزاده
تو ئی چون مردم دیده از آن نامت بود انسان — ولی مانندهٔ اشکے ز چشم مردم افتاده

ترا در بندگی آزاده چون مغربی باید | که هر بندگی مردی ببابد سخت آزاده

۴ - ردیف ه

منم ز یار نگارین خود جدا مانده | بدرد هجر گرفتار و بی دوا مانده

نخست گوهر با قیمت و بها بوده | بخاک تیره فرو رفته بی بها مانده

فتاده دور ز جانان بارگاه ازل | اسیر چاه ابد گشته در بلا مانده

مقرب در درگاه کبریا بوده | بدست گبر گرفتار و در ریا مانده

بچار میخ طبیعت بدوخته محکم | به حبس شش جهت کون مبتلا مانده

هر آنکه دیده مرا گفته در چنین حالت | ببین ببین ز چه جا آمده کجا مانده

شب است در راه بیابان و من ز قافله دور | غریب و عاجز و مسکین ضعیف وا مانده

کجاست پرتو رویت که ره نما گردد | که نیست جانم از راه و رهنما مانده

شده ز دوری خورشید مغربی حقیر | بسان ذره سرگشته در هوا مانده

۵ - ردیف ه

ای در پس هر لباس و پرده | بر دیده و دیده جلوه کرده

خود را بلباس هر دو عالم | آورده بهر زمان و پرده

در دیده ما بجز یکی نیست | گر هست عدد هزار و درده

ما را ز شمرده گشت معلوم | آنکس که هست ناشمرده

ای بیضهٔ مرغ لامکانی | ای هم تو سپیده و هم تو زرده

گر مرغ شوی و باز گردی | آیی بدر از لباس و پرده

در جنبش و جوش و در خروش آی | تا کی باشی چنین فسرده

بشکافت کفن بیفکن این پوست | چون روح برآ ز جسم مرده

بگشا دو پر و بال بسپران پر | از گنبد چرخ سال خورده

هرگز نرسد کسی بمنزل | نا رفته طریق و نا سپرده

ای مغربی کی رسی به سیمرغ | بر قله قاف ره نبرده

۶ - ردیف ه

آن ماه مشتریست ببازار آمده | خود را ز دست خویش خریدار آمده

آن گل رخیست سوی گلستان در آمده ‌‌ وان بلبلیست جانب گلزار آمده

از قد و قامت همه خوبان دل ‌‌ آن سرو قامتیست برفتار آمده

پنهان ازین جهان سراپردهٔ نهان ‌‌ یاری است در لباس باغیار آمده

محبوب گشته است محب جمال خویش ‌‌ مطلوب خویش است طلبگار آمده

از روی اوست اینهمه سوی عیان شده ‌‌ در موی اوست اینهمه گفتار آمده

آن یک ز روی اوست به تسبیح مشتغل ‌‌ آن یک ز موی اوست بزنار آمده

عالم ز یک حدیث پر از گفتگو شده ‌‌ از نکتهٔ الست اینهمه گفتار آمده

رویش به پیش زلف مقر آمده ولیک ‌‌ زلفش به پیش روش بانکار آمده

یک باده بیش نیست در اقداح کائنات ‌‌ ز اقداح باده مختلف آثار آمده

عالم مثال علم و ظلال صفات اوست ‌‌ آدم ز جمله است نمودار آمده

این ترکی تنگ چشم که اقبال شد پدید ‌‌ آن یار تازی است پدیدار آمده

آن شاه شهرسیست که در روم قیصر است ‌‌ وان ماه رویست عرب وار آمده

یک ذات بیش نیست که است از صفات خویش ‌‌ گه در ظهور و گه در اظهار آمده

از ذات اوست اینهمه اسما عیان شده ‌‌ وز نور اوست اینهمه انوار آمده

اینجا چه جای وصف حلول است و اتحاد ‌‌ کین یک حقیقت است پدیدار آمده

هم اسم و رسم و وصف و نعت و صفت شده ‌‌ هم عین و غیر اندک و بسیار آمده

این نقشها که هست سراسر خیالیست ‌‌ اندر نظر چو صورت پندار آمده

این کثرتیست لیک ز وحدت عیان شده ‌‌ این وحدتیست لیک در اطوار آمده

تکرار نیست چونکه لباس است مختلف ‌‌ گرچه حقیقت است بتکرار آمده

این موجها ز بحر محیط حقیقت است ‌‌ وین جوشها ز قلزم و ذخار آمده

از موج او شده است عراقی و مغربی ‌‌ در جوش او سنائی و عطار آمده

ــ ردیف ه

مرا آن لعبت خندان تازه ‌‌ به تن هر دم فرستد جان تازه

بخشم جان تازه هر زمانے ‌‌ نماید چهرهٔ جانان تازه

دهد هر ساعتے طفل دلم را ‌‌ نگارے شیر از پستان تازه

ز دریای دل و جانم برآرد
دمادم لولوی مرجان تازه

هزاران لعل و مروارید ریزد
بخنده زان لب و دندان تازه

بروید مرا در جان و در دل
هزاران روضهٔ بستان تازه

نماید هر زمانی معجزهٔ نو
بیارد حجت و برهان تازه

چو مهمانی بیاید تازه از راه
برای او فرستد خوان تازه

ولیعهد خودش سازد دگربار
نویسد بهر او فرمان تازه

قدیمی عهد را سازد مجدد
کند تا مغربی پیمان تازه

۸ ــ ردیف ه ه

آنچه میدانم ازان یار بگویم یا نه
وانچه بنهفت ز اغیار بگویم یا نه

دارم اسرار بسی در دل و در جان مخفی
اندکی زان همه اسرار بگویم یا نه

گرچه از جملهٔ اطوار برون آمده ام
سخنی چند ز اطوار بگویم یا نه

سخنی چند کز آن یار نگفتم با کس
هست اجازت که درین بار بگویم یا نه

معنی حسن و گل و صورت عشق و بلبل
همه در گوش دل و خار بگویم یا نه

آنکه اقرار همی کرد چرا منکر شد
علت موجب انکار بگویم یا نه

وصف آنکس که درین کوچه این بازار است
بر سر کوچه و بازار بگویم یا نه

سبب آنکه یکی در همه عالم ظاهر
گشت و در کسوت بسیار بگویم یا نه

سر این نقطه که از هر نقشی دایره
می نماید نه بتکرار بگویم یا نه

کثرت دایره از وحدت نقطه پیدا
زچه گردید و را دوار بگویم یا نه

مغربی جمله به کردار به گفتی با ما
آنچه گفتی تو بگفتار بگویم یا نه

۱ ــ ردیف ی ی

ز چشم من چو تو ناظر بحسن خویشتنی
چرا نقاب ز رخسار بر نمی فکنی

من و تو چونکه یکی بود بعین چشم شهود
نهان ز من چه شوی چونکه من تو ام تو منی

چو رو بآئینهٔ کائنات آوردی
برای جلوه گری شد پدید یاد منی

نه ز خلوت و از انجمن دمی خالی
که هم بخلوت خویشی و هم به انجمنی

اگر بصورت غیری و گر بکسوت عین
بهر صفت که برآئی برای خویشتنی

ز روی ذات نه جانی و نه جهانی و نه تن — ولی ز روی صفت هم جهان و جان و تنی
ز روی لات و منات آنکه دل ربود که بود — من الذی تجلی لعابد الوثنی
ولا ز عالم کثرت بوحدت آور روی — که وحدتست وطن گر تو عازم وطنی
چو مغربی بخور از جام کائنات شراب — که پیش ساقی باقی بود شراب منی

ی ۲ - ردیف ی

چو تافت بر دل و بر جانم آفتاب تجلی — بسان ذره شدم در فروغ تاب تجلی
رهیدم از شب دیجور نقش و ظلمت هستی — ز عکس پرتو انوار آفتاب تجلی
ازین حدیث مرا گشت حادث از خرابات — طهارتی نتوان یافت جز بآب تجلی
چو شد خراب تجلی دلم عمارت یافت — خوشا عمارت آن دل که شد خراب تجلی
نقاب با من از پیش دیده ام برخاست — چو رخ نمود مرا یار ز آفتاب تجلی
ولا به مجلس رندان پاکباز درآ — ز دست ساقی باقی بخور شراب تجلی
شراب ناب تجلی رهاندت از خود — ولا مباش دمی بی شراب ناب تجلی
ز مغربی نتوان یافت هیچ نام و نشان — از آن زمان که نهان گشت در آفتاب تجلی

ی ۳ - ردیف ی

ز حلقه دوش بپرسید در دل یار معنوی — گفتم که کیست گفت که در باز کن توی
گفتم تو و من چگونه گفتا که ما یکیم — از بهر روی پوشش عیان گشته در دوی
ما و منی و او و توی شد حجاب تو — از خود بدین حجاب چه محجوب می شوی
خواهی من و ترا بشناسی چه ایم و کیست — بگذر ازین منی و این مائی و توی
بگذر ازین جهان که درین کهنه و نواست — و نگه به بین که کیست درین کهنه و نوی
نقش و نگار نقش و نگار هست بیگمان — مائی نهان شده است درین نقش مانوی
جز مطربی مدان که درین پرده خوش سراست — گر صد هزار نغمه و آواز بشنوی
ای مغربی تو سایهٔ خورشید مشرقی — زان سایه وار در پی خورشید میدوی
لی لی غلط که مهر سپهر حقیقتی — گرچه گهی چو ذره و گاهی چو پرتوی

ی ۴ - ردیف ی

آنچه تو جویای آنی گر شوی بی تو توئی — بر مثال سایهٔ خود در پی خود میدوی

تا تو غیری را تصور کرده جویای حق — کی توانی گشت یکجا با چنین شرک دوئی
دیده بکشا بارے اندر خود نظر کن گر کنی — در جمال وحدت خود شو چو حیران میشوی
عزلتی گر زانکه میگیری بگیر از خویشتن — منزوی گر میشوی باری ز خود شو منزوی
تا هر آن حاجت که خواهی هم زخود گردد روا — تا هر آن خبری که می پرسی هم از خود بشنوی
رهروان را راه بی پایان بپایان کے رسد — تا انبساط راه باره رو نگردد منطوی
رهبر و راه و راهرو انداز بی ره رو بهرو — چونکه میدانی حجاب است راه و رهروی
تا تو با خویشی گدائی بی نوائی مفلسی — تا تو بی خویشی قباد و کیقباد و خسروی
گرچه از خورشید تابان نیست برتو منفصل — مغربی تو تو خورشیدی و با خود پرتوی

ی

۵ — ردیف ی

سبو بشکن که آبی نه سبوئی — ز جو بگذر که دریائی نه جوئی
سفر کن از من و مائی که مائی — گذر کن از تو و اوئی که اوئی
چرا چون آس گرد خود نگردی — چو آب آشفته سرگردان چه جوئی
پشیمانی بود در هرزه گردی — پریشانی بود در سو بسوئی
تو باری از خود اندر خود سفر کن — بگرد عالم اندر چند پوئی
گرامی پرسی از خود وانه پرسی — گر او گم کرده آخر نه گوئی
زخود او را طلب هرگز نکردی — اگرچه از سالها در جستجوئی
کلاه فقر را بر سر نهادی — گر وقتیکه ترک سر بگوئی
کجا سر کوی او گردن توانی — که طفلی در پی چوگان گوئی
تو یکرو شو چو آئینه که طوطی — سیه رو گردد آخر از دوروئی
نصیب مغربی از خوان وصلش — نیابی تا که دست از خود نشوئی

ی

۶ — ردیف ی

پیش شیران دعوی شیری مکن چون روبهی — تا خوش است از زشت لاغر لاف حسن و فربهی
خوش نباشد با اسیران از امیری دم زدن — زشت باشد با گدائی لاف دعوی شهی
تو سلیمانی ولیکن دیو دارد خاتمت — یوسفی اما عزیزی مشو اندر چهی
دعوی ناکرده خود را از خودی خود بحق — خلق را دعوت بحق کردن بود از ابلهی

تو تهی از حق از آنی کز خودی و خود پری — پر ز حق آنگه شوی کز خویشتن گردی تهی
اولت از خویشتن باید بکلی دست شست — گر تو خواهان فقر راهستی بغایت مشتهی
ابتدائی نیست ره را پس تو چون مبتدی — انتهائی نیست حق را پس تو چون منتهی
طفل راهی رو طلب کن برره هستی محقق — تا زمام اختیار خود بدست او دهی
روز و شب در نور ارشادش همی رو راه را — تا قدم از ظلمت آباد خودی بیرون نهی
بعد ازان چون مغربی از راه و رهبر فارغ آ — ره رو و ره را بدور انداز اگر مرد رهی

۷ ـ ردیف ی ی

ای دیده بگو کز چه سبب مست و خرابی — وی دل تو چنین مست و خراب از چه شرابی
وی سینه بی کینه تو مجروح چرائی — سوزان جگری از چه چنین گشته کبابی
وی ماهی جان تشنه چرائی تو شب و روز — در آب نفس می زنی و غرق در آبی
ای چرخ چو یک نفس آرام نگیری — در چرخ چرائی چرا بی خور و خوابی
وی ماه شب افروز چرا آزاده و نزار — وی مهر [illegible] خرا در تب و تابی
آن آب کدام است که در وی تو بنجاری — و آن بحر چه بحر است که بر وی تو حبابی
ای یار چه در پرده نهان میشوی از خود — چون غیر توئی عین توئی و تو حجابی
چون ناظر رخسار تو جز دیده تو نیست — بر روی ز چه روی فرو بسته نقابی
بر مغربی گر زانکه عتابی کنی اید وست — در آئینه با عکس رخ خود بعتابی

۸ ـ ردیف ی ی

دارد نشان یارم هر دلبری و یاری — بینم جمال رویش از روی هر نگاری
جز روی او ندانم هر روی ماه روئی — جز خط او نخوانم از خط هر عذاری
عکسی از آن جمال است هر حسن هر جمالی — نقشی از آن نگار است هر نقش هر نگاری
او در دیار جانم بوده همیشه ساکن — من گشته از پی او سرگشته هر دیاری
چون یار در دل من دایم قرار دارد — پس از چه رو ندارد دل یک زمان قراری
چون دست بر فشاند من جان برو فشانم — نبود ز بهر جانان خوشتر ز جان نثاری
گر مغربی رها کن دل را بیادگارت — خوش باشدش بماند از دوست یادگاری
بر جویبار گیتی بخرام تا بروید — از شوق قامت تو هر سرو جویباری

گر خون من بریزی بر رہگذارم انداز	باشد که ناگہانت بر من فتد گذاری
روز شمار دانم کاندر شمار نہ آیم	من کیستم که آیم آنروز در شماری
جائیکه هر دو عالم از هیچ کمتر آید	من خود چه چیز باشم یا همچو من نزاری
روی ترا نیارم دیدن از آنکه باقی است	از رہ گذار عالم بر دیده ام غباری
باگلشن جمالش خاری است هر دو عالم	تو کی رسی به گلشن تا نگذری ز خاری
تا گشته ای ز هستی بر گنج ره نیابی	زان رو که هستی تو بر گنج اوست ماری
مگذار مغربی را کاندر میان در آید	تا او درین میانست از تست بر کناری

۹ - ردیف ی

تو نگاری بلطافت همگی جان و دلی	گرچه ساکن شده در مملکت آب و گلی
تو مگر باغ بهشتی که چنین مطبوعی	تو مگر فصل بهاری که چنین معتدلی
یارب این گل ز چه باغ است که چون رویش دید	گل بصد رنگ بر آید بر او از خجلی
چه نگاری چه گلی خوب بخوبی تو همست	[illegible] نگاری چه گلی
آن [illegible] که بباشد بد بس	چون نجوید بدلت زانکه تو جانرا بدلی
گسل ای [illegible] مکن از سر کوی تو مرا	من چه کردم که من دل شده را در گسلی
ای دل مسکین خود گرچه بقربت رفتی	لیک با یدوطن خویش ز خاطر نہلی
تو ز ما مگسل هیچ ز ما در دو جهان	سر پیوند که داری که ز ما می گسلی
مغربی دیده بدیدار تو روشن دارد	گرچه باور نکند فلسفی و معتزلی

۱۰ - ردیف ی

جنونی فوق غایات الجنونی	جنونی من حبیب ذو فنونی
به عشقت زان زهر مجنون فزونم	که در خوبی ز هر لیلی فزونی
برون از خویشتن عمریست جستم	نمی دانستمت کاندر درونی
نگارا دیده اندر جست و جویت	چه میگردد چو تو عین عیونی
الا ای غمزهٔ غماز دلبر	چنان پر مکر و دستان و فسونی
که اندر سحر و مکاری و افسون	ز حد و صف و اندازه برونی
دلا از چشم مستش حذر کن	که هم ترک است هم سرمست و خونی

دلا ور تست ساکن چون دلارام   چرا بی صبر و آرام و سکونے
ترا او در چند و چونی مغربی یافت   اگرچه برتر از چندی و چونے

ی

۱۱ ـ ردیف ی

مرا بخلوت جان دلبریست پنهانی   که هست جان و دلم در جمال او فانی
دران مقام که جانان جمال بنماید   بود مقام دل و جان فتاده حیرانی
سریر سلطنت ذات ایزدیست دلم   چنانکه عرش مجیدست عرش رحمانی
ترا چنانکه بحسن و جمال ثانی نیست   مرا بعشق تو هم نیست در جهان ثانی
کجا برم دل و جان را که در مقام بقا   تو هم دلی بحقیقت مرا و هم جانی
زمن تو جمله ربودی و جمله ام گشتی   چو جمله ام توئی اکنون مرا چه میخوانی
توئی مرا بدل و جان اگرچه دلدارے   توئی مرا عوض جان اگرچه جانانی
ز چشم من همه اکنون توئی که مے بینی   ز عقل من همه اکنون توئی که میدانی
ز مغربی مشنو بعد ازین اگر شنوی   ازو ندای انا الحق و قول سبحانی

ی

۲ ـ ردیف ی

چو نیست چشم دلت تا جمال او بینی   نگر بصورت خود تا مثال او بینی
ز آفتاب رخش گر بسایه خورسندے   نگر بجمله جهان تا ظلال او بینی
اگرچه جمله جهانست سایه اش لیکن   چو آفتاب برآید زوال او بینی
خیال بازی او بین که پردهٔ ز خیال   فگند بر رخ خود تا خیال او بینی
خطست و خال جهان تا بکی بدیدهٔ من   جمال او ز ره خط و خال او بینی
بجب آب زلال حباب وست سراب   جهان ازو بگذر تا زلال او بینی
به تنگنای جسد گرچه گشته محبوس   بیا به عرصهٔ دل تا مجال او بینی
چرا ز حال دل خویشتن شوی غافل   بسوے او نظری کن که حال او بینی
ز مغربی نظری دارم آن بدوست نگر   که تا بدیدهٔ کامل کمال او بینی

ی

۱۳ ـ ردیف ی

چه باده ایست که مست است می فروش ازوے   کسیکه خورد نیاید دگر بهوش ازوے
چه باده ایست که مست و خراب اوست همه   مدام در دل خمها بود بجوش ازوے

چہ بادہ الیست ندانم کہ می دہد ساقی
کہ بادہ مست و خراب است بادہ نوش از وے

چو بحر قطرہ زان می بخورد و شد سر مست
بجوش آمد و در جنبش و خروش از وے

چہ چہرہ بود کہ ہر سوئے چہرۂ بنمود
چہ نقش بود کہ برخاست این نقوش از وے

چہ مطرب است کہ گردون بچرخ می آید
چو ہر زمان رسدش نغمہ با گوش از وے

بیا بیا سخنے گو از آن صنم یار من
نمی سزد کہ شوی بیش من خموش از وے

بگوش ہوش کس امروز می نیارد گفت
دل آنچہ از شمع ردلیش شنید دوش از وے

چو مغربی است ترا خازن خزانۂ راز
دگر خزانۂ اسرار را مپوش از وے

۱۴ — ردیف ی　　ی

تو میخواہی کہ تا تنہا تو باشے
کسے دیگر نباشد تا تو باشے

از آن پنہان کنی ہر لحظہ ما را
ز چشم خلق ناپیدا تو باشے

چو بے ما نیستی یک لحظہ موجود
نمی شاید کہ تو بی ما تو باشے

اگر دریای ما را غرق کردے
چہ قطرہ بعد ازان دریا تو باشے

ازآن پس گر چو موج آئی بصحرا
حباب جملۂ صحرا تو باشے

ز جزوی گر بہ کلی باز گردے
چو کل در جملۂ اجزا تو باشے

دوئی اینجا نمی گنجد برون شو
کہ یا من باشم اینجا یا تو باشے

منم یکتای بے ہمتا تو خواہے
کہ تا یکتا و بے ہمتا تو باشے

بسان مغربی خود را رہا کن
بما بگذار خود را تا تو باشے

۱۵ — ردیف ی　　ی

تا تو اندر مراتب عددے
گہہ دہے گہہ ہزار و گاہ صدے

لب را قشر و قشر را لبے
جسم را روح و روح را جسدے

نیستی ہیچ خالی از کثرت
تا درین معرض و درین صددے

گاہ ابرے و گاہ بارانے
گاہ بحرے و گاہ برون ہر بحرے

بلبل نو بہار بستانے
گل رخ و ماہ روی و سرو قدے

خوبی روی ہر پری روئے
زیب بر زلف و خط و خال و خدے

بہ حقیقت ترا جہان و کدا است
گرچہ او را تو این زبان و کدے

گرچه در اسم و نعت بسیاری — لیک در ذات واحد و احدی
پیش ازین بود مغربی ازلی — مدتی شد که گشته است ابدی

ی

۱۶۔ ردیف ی

رخ دلدار را نقاب توئی — چهرۂ یار را حجاب توئی
بتو پوشیده است مهر رخش — ابر بر روی آفتاب توئی
شد یقینم که پیش چشم یقین — پردۂ شک و ارتیاب توئی
هر سر بحر بی نهایت تو — سر بر آورده چون حباب توئی
تو سرابی به پیش اهل نظر — گرچه دعوی کنی که آب توئی
تا تو هستی عتاب او باقیست — سبب و موجب عتاب توئی
گفتم ترا به هیچ حساب — باز دیدم که در حساب توئی
بر تو است این عذاب گوناگون — علت این همه عذاب توئی
آنکه ناخورده بادۂ ازلی — مست گردید و شد خراب توئی
مغربی این خطاب با کس نیست — آنکه با اوست این خطاب توئی

ی

۱۷۔ ردیف ی

درویش آن صنم بیگانه وش بگذشت از من چون پری — کردم سلامش لیکن او داده جواب سرسری
گفتم چرا بیگانۂ گفتا که تو دیوانۂ — من کیستم تو کیستی در خود چرا می ننگری
در جامۂ بیگانگان کرده زما خود را نهان — یعنی که من تو نیستم من دیگرم تو دیگری
من از کجا تو از کجا من پادشاهم تو گدا — تو عاری از سلطنت در فقر و فاقه من بری
صد چون ترا پیدا کنم هر لحظه و شیدا کنم — تو ذرۂ سرگشتۂ من آفتاب خاوری
من فرضم و تو سنتی من نورم و تو ظلمتی — خود ظلمتی را کی رسد با نور کردن همسری
گفتم که ای جان جهان وی عین پیدا و نهان — وی مایۂ سود و زیان وی امتاع و مشتری
تو اولی و آخری تو باطنی و ظاهری — تو قاصدی و مقصدی تو ناظری و منظری
من در و مرجان توام در بحر عمان توام — من گوهر کان توام تو کان ما را گوهری
من مظهر مرآت تو مرآت وجه ذات تو — نی نی غلط گفتم که تو هم خویشتن را مظهری
ای آفتاب مشرقی وی نور چشم مغربی — من سایۂ مهر توام تو مهر سایه گستری

ی

۱۸ — ردیف ی

چه باشد اگر زانکه تو گاه و گاهی | کنی سوی افتادگانت نگاهی
چه خوش باشد از آنکه چون من گدا را | نگاهی کند همچو تو بادشاهی
دلم زار بود است هندوی زلفت | بجز چشم ترکت ندارم گواهی
از آن روش دست تطاول دراز است | که دارد چو زلفی تو پشت و پناهی
کشیده است بر خطهٔ روم رویت | ز هندو حبش شاه خطت سپاهی
مدام است مائل بخال تو زلفت | سیاهی نخواهد بغیر از سیاهی
هلالی و بدری ز رخسار و ابرو | تو پیوسته داری و گردون بماهی
نگاهی بروئے تو کردم نهانی | جز اینم نه بود است دیگر گناهی
بود مغربی را ز اندوه هجران | غمی همچو کوہے و تنے همچو کاهی

ی

۱۹ — ردیف ی

ای حسن تو جلوه در آئینهٔ صورت و معنی | بر دیدهٔ ارباب نظر کرده تجلی
چشم تو شده بهر تماشای رخ خویش | از دیدهٔ مجنون نگران در رخ لیلی
در مملکت حسن چو غیر از تو کسی نیست | وقتیست که گوئی لمن الملک بدعوی
با چهرهٔ زیبای تو و قامت رعنا | هرگز نکند دل هوس سدره و طوبی
گر نور تجلی تو بر نار بتابد | دوزخ شود از پرتو آن جنت اعلی
از جنت و از نار بود فارغ و آزاد | آنکس که ندارد خبر از دنیی و عقبی
بر طور تو از نور تجلی تو بیهوش | افتاده هزارند بهر سوی چو موسی
روی تو عیان است ولیکن چه توان کرد | ادراک گرمی نکند دیدهٔ اعمی
در مکتب اد مغربی از نقش دو عالم | چون لوح فرو شست نوشتند الف لی

ی

۲۰ — ردیف ی

تو از ما ئی ولے ما را ندانی | ز دریائے ولی دریا ندانی
اگر دریا ندانی آن عجب نیست | عجب اینست که صحرا ندانی
بجان و تن ز بالائی و زیرے | ولیکن زیر و بالا را ندانی
تو اشیائی و اشیا جملگی تو | اگرچه هیچ اشیا را ندانی

همه اسما بتو هستند ظاهر	ظهور جمله اسما را ندانی
چرا غافل ز حق امهاتی	چه فرزندی که آبا را ندانی
نه آدم هم بغایت بی وقوفی	نه تنها آنکه حوا را ندانی
معمای جهان با تو چه گویم	چو تو سر معما را ندانی
الا اے مغربی عنقای مغرب	توئی با آنکه عنقا را ندانی

ی ۲۱ ـ ردیف ی

ای آفتاب رویت هر سو فگنده تابی	وی از فروغ مهرت هر ذره آفتابی
از کیست قد و رویت چون نیست غیر تو کس	هر لحظه در لباسی هر لمحه در نقابی
چون غیر تو کسی نیست اما همی نماید	چون پیش چشم تشنه در بادیه سرابی
ساقی و باده چون هست لا یکی لیس احد	در هر طرف فتاده مستی از شرابی
دست تو در گل ما مهر تو در دل ما	نوریست در ظلامی و گنجست در خرابی
چون کس نبود جز تو در عرصه دو عالم	گر زوی کنی سوالی او را دهی جوابی
در آئینه نظر کرد روی تو دید خود را	با خویشتن در آمد هر لحظه در عتابی
با عکس خویش میگفت هر ساعتی حدیثی	با نقش خویش میکرد هر لحظه خطابی
ای آفتاب تابان در مغربی نظر کن	گر زوی نیست عکسی زمهر تست تابی

ی ۲۲ ـ ردیف ی

منم مست از لب ساقی نه از مے	گر از آن لب بکشم جام پیاپے
من از گفتار مطرب در سماعم	نه از آواز چنگ و ناله و نے
بجان من زنده چون باشم چو جانم	ندارد زندگی یک لحظه بی مے
مرا هست آنچنان یارے که یکدم	نه با وی میتوان بودن نه بی وے
الا ای آفتاب سایه گستر	مگردان روی را از جانب مے
تو خورشیدی من سایه از آن رو	گهے لا شے شوم از تو گهے شے
زمانی در پیم آئی چو خورشید	زمانی آیمت چون سایه در پے
بسان سایه ام ای مهر تابان	گهے می گستری گه میکنی طے
بباید بے تو عالم مغربی را	که مجنون را غرض لیلی است از حی

ی

۲۳ - ردیف ی

ای هر نفسی یافته بر دل ز تو نوری ... از سر تو جان یافته هر لحظه سروری
در سینهٔ جان ز آتش رخسار تو سوزی ... در کام روان از لب شیرین تو سوری
هر ذرّه پی نور تجلّی تو طوریست ... آن نیست که خاص است ظهوری بظهوری
تا پرتو خورشید تو بر کون نتابد ... ذرات جهان را نبود هیچ ظهوری
در جنت دیدار و تماشای جمالت ... باشد ز قصور ار بود میل بحوری
سرمست چنان هست دل از بادهٔ عشقت ... کو را ز خود اندر دو جهان نیست شعوری
در خلوت پنهان دل از صحبت جانان ... بی علت عالم نتوان یافت حضوری
ای مغربی از ملک سلیمان چه زنی دم ... چون نیست ترا حوصله و قوت موری

ی

۲۴ - ردیف ی

صنما چرا نقاب از رخ خود نمی‌گشائی ... ز که رخ نهفته داری ز چه رو نمی‌نمائی
برخت کسی نگاهی چو نکرد غیر چشمت ... چه شوی نهان ز دیده چو تو عین دیده‌هائی
چو دل از منی و مائی بگذشت شد عیانتر ... که توئی توئی و اوئی که توئی منی و مائی
بهزار دیده خواهم که نظر کنم بروی‌ت ... بهزار کسوت ای جان چو تو هر زمان برائی
رخ اگر چنین نمائی همه وقت عاشقان را ... عجب ار نماند کس که کسی و از کجائی
تو اگرچه بس عیانی ز ره صفت ولیکن ... ز همه جهان نهانی به حجاب کبریائی
بشنو حدیث آنکس که بعشق گفت با تو ... بسرا ره قلندر سزد ار بمن نمائی
نشود کسی عراقی بحقایق عراقی ... نشود کسی ثنائی بمعارف ثنائی
بسر اگر هوای سر کوی دوست داری ... مگذار مغربی را مگزین از و جدائی

ی

۲۵ - ردیف ی

ای درخشان ز رخت مهر سپهر عالی ... سایه‌ات از ذرات مبادا خالی
ما چو ذره همه در سایهٔ خورشید توایم ... برمدار از سر ما سایه ز فارغ بالی
دلم از زلف تو پیوسته پریشان حالست ... گرچه جمع است درین حال پریشان حالی
گرچه با غالیه از زلف تو بوئی بودی ... غالباً غالیه را کس نخریدی غالی
هم تو ظاهر شده در مملکت تفصیلی ... هم تو مخفی شده در مرتبهٔ اجمالی

ہم توئی خوبی رخسار بتان مہوش ‌ ‌ ‌ ہم تو زیبایی زلف و قد و خط و خالی
قفس جسم کجا مانع پرواز شود ‌ ‌ ‌ طایر جان کسی را کہ تو پر و بالی
ای دلی کائینہ روی دل آرام توئی ‌ ‌ ‌ چونکہ با تست دلارام چرا می نالی
مغربی یار یقین روی نماید ہر دم ‌ ‌ ‌ بگمانی تو نگر دیدہ از آن می نالی

۲۶ — ردیف ی

ی

آنچہ جان یافت ز انفاس خوشت ہر نفسی ‌ ‌ ‌ چونکہ کس محرم آن نیست چگویم بر کسی
طعمہ باز بہ گنجشک نشاید دادن ‌ ‌ ‌ سر عنقا نتوان گفت بہ پیش مگسی
سر دریا بہ گہر گوی چہ گوئی با کف ‌ ‌ ‌ دُر چو بخشی بصدف بخش چہ بخشی بہ خسی
یا و از من چہ کنی قصہ دریاے محیط ‌ ‌ ‌ ایکہ ہرگز نہ شنیدی و نہ دیدی ارسی

۲۷ — ردیف ی

ی

دلا چرا تو چنین بیقرار و مضطربی ‌ ‌ ‌ چراست نام تو قلب از چہ روی منقلبی
بدست کیست عنانت کہ می کشد ہر سو ‌ ‌ ‌ کہ ہر نفس بدگر سوی و کوی منجذبی
گہی چو بحری و گاہی چو بر و گہہ ساحل ‌ ‌ ‌ گہی چو جنت و گاہی چو نار ملتہبی
گہی چو دیری و گاہی چو کعبۂ طایف ‌ ‌ ‌ گہی چو رند و خرابات گاہ محتسبی
بہر صفت کہ نماید جمال روی نگار ‌ ‌ ‌ برش بسجدہ درائی ز راہ منقربی
دلا بگو بدلارام از سر غیرت ‌ ‌ ‌ چو نیست ہیچ کسے غیرت از کہ محتجبی
کسی ز سایہ خود اجتناب می نکند ‌ ‌ ‌ منم چو سایہ ات از من چرا تو مجتنبی
شعاع مہر ہمہ آنچنانکہ منتسب است ‌ ‌ ‌ تو ہمچنان بدلارام خویش منتسبی
نقاب مہر رخت مغربی است در ہمہ حال ‌ ‌ ‌ بنور روے خود از چشم خویش منتغبی

۲۸ — ردیف ی

ی

ترا کہ دیدہ نباشد نظر چگونہ کنی ‌ ‌ ‌ بدین قدم کہ تو داری سفر چگونہ کنی
ترا کہ ہیچ ز احوال خود خبر نبود ‌ ‌ ‌ ز حال خود دگرے را خبر چگونہ کنی
بدر نکردی خود را ز خود دمی ہرگز ‌ ‌ ‌ چو خود نبود کسی را بدر چگونہ کنی
ترا کہ نیست خبر از جہان زیر و زبر ‌ ‌ ‌ ز زیر عزم جہان را زبر چگونہ کنی
نکردہ محو و فراموش نقش لوح خرد ‌ ‌ ‌ حدیث عشق ندانم ز بر چگونہ کنی

چو نیست هیچ وقوفت ز صنعت اکسیر	بپیش اهل صناعات زر چگونه کنی
نگشته کوکب ارضت سخرای سایل	ز مشتری و ز زهره قمر چگونه کنی
به مغربی چو رسی رو روان از آن بگذر	از آن نبرده نصیبی گذر چگونه کنی

ترجیع بند

آنچنانم ز جام عشق خراب	که ندانم سراب را ز شراب
مدتی شد که فارغ آمده ام	از امید نعیم و بیم عذاب
من نه منعم شناسم و نه نعیم	نه معذب شناسم و نه عذاب
هست یک رنگ نیک و بد پیشم	هست یکسان برم خطا و ثواب
چه خبر سایه را ز ظلمت و نور	چه اثر نیست ورا ز آتش و آب
ایکه حیران و مست و مدهوش است	چه خبر دارد از ثواب و عذاب
نیست هرگز نمی شود محجوب	نیست را نیست هیچ خوف عذاب
بی خبر را کسی نجست خبر	بی خرد را کسی نکرد عتاب
ادب از عقل عاقلان طلبند	کس ز دیوانگان نجست آداب
من که از زرع و نصیب بی خبرم	کس ز من چون طلب کند اعراب
من که در پیچ و تاب زلف ویم	نشود هیچ کس ز من در تاب
بستاند ز دست عقل عنان	عشق چون پا در آورد برکاب
عشق را عقل چون بدید و گفت	جان وقت الرحیل یا احباب
مثل من تاب او کجا آرد	الوداع الوداع یا اصحاب
تیغ در دست ترک سرمست است	الحذر و المنة یا اولوا الالباب
عشق را عقل ناورد در دام	نکند پشه شکار عقاب
پای سر سر نداشت هیچ عوض	صید عنقا نکرد هیچ ذباب
عشق چون سائبان بصحرا زد	از ازل تا ابد کشید طناب
عقل را عشق مادر است و پدر	عقل را عشق مرجع است و مآب
لوح بر دست عقل عشق نهاد	عشق فرمود تا نوشت کتاب
عقل از عشق شد کتاب مبین	عقل از و شد مقدم اصحاب

بگذر از عقل زان که عشق ترا
خود امام است مسجد و محراب

در عدد نیست جز یکی محسوب
که هزاران در آوری بحساب

وا بپا گرد خویش گردان است
از سر ذوق عشق چون دولاب

هست از شوق خویشتن گردان
هست از مهر خویشتن در تاب

گاه ظاهر شود گهی باطن -
میدود گرد خویشتن بشتاب

بر سر بحر بی نهایت عشق
دو جهان است بر مثال حباب

خیمهٔ آب چون رود بر باد
چه بود بعد ازان تو خود دریاب

اول و آخر و جهان عشق است
بلکه جز او نما بس است و سراب

نسبت عشق چونکه شد غالب
مضمحل گشت اندرو انساب

محو گردید عاشق و معشوق
عشق از رخ چو بر فگند نقاب

غیر سلطان عشق هیچ کسی
لمن الملک را نداد جواب

مدتی شده در جهان است
لحظه لحظه بگوشش هوش خطاب

که جز او نیست محض را وجود
به حقیقت کسی دگر موجود

۲ - ترجیع بند

بر سر کوی عشق بازاریست
واندرو هر کسی در و کاریست

هست در وی متاع گوناگون
هر متاعیش را خریداریست

بر سر چارسوی بازارش
متمکن نشسته عطاریست

قامت چابکش چه چالاک است
خال زنگی او چه عیاریست

شربت نوش او ازان نخشست
لب شیرین او شکرباریست

هر طرف ز آرزوی چشم خوشش
نگران او فتاده بیماریست

از شفاخانهٔ لب ساقیش
هر کسی را امید تیماریست

گشته از چشم مست او سرمست
در جهان هر کجا که هشیاریست

از پی گلستان روی ویست
هر کسی را که در قدم خاریست

زیر هر چین زلف او چینیست
زیر هر تار موش تاتاریست

گرد هر گرد نقطهٔ خالش
دل سرگشته همچو پرکاریست

غمزهٔ جان کشش چه غماز یست	طرهٔ هندویش چه طرار یست
هست شاگرد چشم خونخوارش	هر کجا در زمانه خونخوار یست
همه از مکر او پدید آمد	هر کجا نام مکر مکار یست
غم بگردش کجا تواند گشت	همچو او هر که را که غمخوار یست
روی او را بهر طرف روی است	هر طرف سوی روش نظار یست
میکنند بر وجود او اقرار	هستی هر کرا که انکار یست
گرچه منکر همی کنند انکار	نفس انکار منکر اقرار یست
آنچه تو دیدهٔ و می بینی	مثل دانهٔ که خروار یست
یا ز دیوان اوست یک دفتر	یا ز دفتر نوشته طومار یست
یا ز انبار علم او مشتی است	چونکه مشتی نمود انبار یست
سوی او میرود بدو و درو	هر کرا جنبشی و رفتار یست
از پی کیش زلف او بست است	در میان هر که را که زنار یست
رو بمحراب روی او دارد	در جهان هر کجا که دیندار یست
به حقیقت ورا پرستند است	هر کجا در جهان پرستار یست
یک سخنگوست صد هزاران رو	از پس هر زبان بگفتار یست
دو جهان از جمال او عکس است	عالم از روی او نمودار یست
گشته پیدا ز تاب رخسارش	هر کجا آفتاب رخسار یست
نیست جز او دگر کسی موجود	غیر او هر چه هست پندار یست
اینهمه کار و بار و گفت و شنود	جز یکی نیست گرچه بسیار یست
چشم بکشای تا عیان بینی	گر ترا دیدهٔ دیدار یست
که جز او نیست در سرای وجود	به حقیقت کسی دگر موجود

۳ - ترجیع بند

ای بخورشید حسن عالمگیر	کرده هر ذره را تو بدر منیر
جز در آئینهٔ دل انسان	روی خود را ندیده مثل و نظیر
نقش خود را نگاشته بر دل	شسته نقش جهان ز لوح ضمیر

کردہ بر لوح عالی ترکیب
هم بخود نفخ روح او کردہ
نام او کردہ آدم و حوا
گشت مجموعۂ همه عالم
نسخۂ حق ز راہ روح شدہ
او کتابست و عالمش آیات
در زوایای قلب منشعبش
اوست خورشید کائنات شعاع
کہ در او انتشاع غیر بود
در درونی کہ نیست عین و اثر
هر ولی را کہ وصف او خود نیست
زانکه با او جزا و محال بود
گر نکردی تو فهم این اسرار
با ز تو نیست باز این پرواز
پس فطیر تو خام و سوختہ است
خیز مردانہ پای و بکف آر
ورنه دست از طلب بکن کوتا
تا کہ ترکیب تو کند تحلیل
سحق و مخفی چنانکه باید کرد
تا کہ آبا و امهات بجسم
ز اتحادی کہ گردوت حاصل
پس ز تو منتسب شوند عیان
همه انسان ذرۂ ز ارواح
بشناسی کہ چون همی گردد
از چه رو عشق و عاشق و معشوق

صورت بر مثال خود تصویر
هم بخود کردہ طینتش تخمیر
در جهان از عبارت و تقریر
گشت آن سوی جهان کبیر
زان بعالم ز راه جسم کثیر
اوست آیات و عالمش تفسیر
همه عالم چو ذرہ الیست و حقیر
اوست دریا و کائنات غدیر
دل کہ سلطان عشق است سریر
نتوان کرد غیر را تقدیر
غیر دلدار خویش هیچ مگیر
زین لشد لبس سریر عین امیر
ورنه شد روشنت ازین تقریر
مرغ تو نیست مرغ این زنجیر
پس خمیر تو ماندہ است فطیر
تا بود گردوت فطیر خمیر
بطلب مرشدی حکیم خبیر
تا کند روغنت جدا از شیر
بکند تا تو اوستاد بصیر
متبرک شوند بی تقصیر
چون پذیرد زوال قال و سریر
چونکه هستی بنفس خویش اسیر
چون در اجسام میکند تاثیر
آنکه پیوستہ او دو سست کثیر
متحد می شوند بی تفسیر

آن ذلیل و حقیر هر دو یکیست … آن غنی از چه روست عین فقیر
پس سزد مر ترا اگر گوئی … بزبان فصیح بی تقصیر
که جز او نیست در سرای وجود … به حقیقت کسی دگر موجود

۴ ترجیع بند۔

عشق چندین حجاب ظلمت و نور … بر رخ آویخت شد از آن مستور
تا که عاشق بجهد و جد تمام … کند از روی عشق یک یک دور
پس بتدریج خود می اوگیرد … باید از هر چه غیر اوست نفور
چون بیاد آورمی بوقت شوق … باید از پرده های شوق عبور
بعد از آنش جمال بنماید … وحدت عشق بی نیاز غیور
پس ستاند ز دست اغیارش … کندش قرب عشق از همه دور
برهاند ز جور معشوقش … وصل عشق گاه کند مهجور
خرقه نیستیش در پوشد … چونکه گشت از لباس هستی دور
غرض از نام عاشق و معشوق … بل مراد از مجاز جهان دور
نیست الا جفا و غیبت او … نیست الا بر دوائین و ظهور
زانکه عشق وحید بی همتا است … پیشتر از جهان روز غرور
بود مستور در جهان قدیم … بود مسرور در سرای سرور
خود بخود بود طالب مطلوب … خود بخود بود ناظر و منظور
بود در نور او همه انوار … بود در بحر او جمیع بحور
حکم او را کسی نه بد محکوم … امر او را کسی نه بد مامور
لیک میخواست علم او معلوم … لیک میخواست قدرتش مقدور
نعمتش بود طالب شاکر … تا که منعم شود بدان مشکور
نظرے کرد بر جهان خراب … شد جهان خراب از و معمور
بدمی زنده کرد عالم را … نفخۂ عشق همچو صاحب صور
همه را نفخ عشق حاضر کرد … بر زمین ظهور و ارض نشور
خوش برانگیخت صور نفخۂ عشق … کلمات دو کون راز قبور

گشت داؤد عشق نغمه سرا	خواند در گوش کائنات زبور
شد سلیمان بسوی شهر سبا	برد با خویشتن وحوش و طیور
سوی ظلمت شتافت خضر روان	کرد موسی چنان عزیمت طور
شاه قیصر بسوے روم آمد	جانب چین روانه شد فغفور
همه عالم سپاه عشق گرفت	شد جهان زان سپاه بی سر و شور
گاه سلطان شد و گهی بنده	گاه استاد گشت گهی مزدور
گاه عارف شده گهی معرف	گاه ذاکر شد و گهی مذکور
چونکه خود را برنگ عالم دید	مستتر در تنوعات ستور
پردهٔ برفکند از رخ خویش	تا که شد در همه جهان مشهور
که جز او نیست در سرای وجود	به حقیقت کسی دگر موجود

۵- ترجیع بند

محرمی کو که تا بگویم راز	که حقیقت چگونه گشت مجاز
پیشتر از پردهٔ ظهور کون	عشق در پرده بود پرده نواز
راز خود را برای خود میگفت	خویشتن می شنید از خود راز
مستمع کس نبود تا شنود	زانکه او داشت قصه های دراز
همدم خویش بود مونس خود	چو مر او را کسے نه بد دمساز
کے شود صادر از کسے نبود	سخن خوب از سخن پرداز
مرغ خود بود آشیانهٔ خود	شاه خود بود شاه را شهباز
گل صد برگ حسن دوست نداشت	عندلیبے که تا نوازد ساز
بود سلطان حسن او دایم	مشکلے بر چهار بالش باز
ناز او را نیاز مے بایست	ناگزیر است ناز را ز نیاز
طاق ابروش سجده می طلبد	قامتش بود مستحق نماز
بوسه میخواست تا دهد لب او	غمزه اش خواست تا شود غماز
حسن معشوق عاشقی می جست	مری دل خواست دلبر طناز
زانکه در زدل اوست دیر اغز	زانکه در شور اوست دیر ساز

بگدائیست بادشہ پیدا بتشبیب سر بلند و فراز
کو نہ حاجی و شوق او باشد کس نگوید کہ ہیچ ہست حجاز
ورنہ محمود عشق او باشد کہ شناسد کہ بودہ است ایاز
حسن او گفت دیدۂ خود را نظرے بر جمال خویش انداز
جز کہ با سمع خویش راز مگو جز کہ با حسن خویش عشق مباز
ای ز تو برگ و ساز ناپیدا بے تو مارا نہ برگ ہست نہ ساز
چون نظر بر جمال خویش انداخت کرد بر حسن خویش عشق آغاز
زان نظر عشق و عاشق و معشوق گشت ہر یک ز غیر خود ممتاز
زان نظر گشت کائنات پدید زان نظر گشت چرخ و رنگ و ناز
گشت یک حرف صد ہزار کتاب داد یک صوت صد ہزار آواز
عشق خود بود ناظر و منظور کردم القصہ قصہ را ایجاز
در زمن باورت نمی آید چشم بکشا و تا بہ بینے باز
کہ جز او نیست در سرای وجود بہ حقیقت کسی دگر موجود

۶– ترجیع بند

آفتاب وجود کرد اشراق نور او سر بسر گرفت آفاق
سر فرو کرد پرتو خورشید در تنزل ز ہر دریچہ و طاق
مطلق آمد بجانب تقیید گشت تقیید عازم اطلاق
ہر کہ بد جفت ظلمت عدمے کرد نورش ز جفت ظلمت طاق
مدد رزق بر دوام آمد تا عدم را وجود شد رزاق
کاروان وجود گشت روان جانب چین و ہند و روم و عراق
مجتمع گشت با وجود عدم اجتماع قرین بوس و عناق
چہ عروس است آنکہ ہستی حق باشد او را گہی نکاح صداق
ہر کہ او زین نکاح شد آگاہ دو جہان را بکل بداد طلاق
پیش ما کائنات عہد نیست ہر کہ شد مطلع برین میثاق
می ہستی بکام عالم ریخت ساقی جان فزای سیمین ساق

چون همی هستیش بکام رسید	تلخی هستیش شد ز مذاق
جامهٔ ظلمت عدم بدرید	مست بیرون دوید سینه نطاق
درد او را شراب آتش شد درمان	زہر او را مدام شد تریاق
آمد ایام قرب و عہد وصال	رفت ہنگام بعد و ہجر و فراق
چونکه صحرا فروغ مہر گرفت	رو بہ صحرا ز خانقاه و رواق
نیست ایام خلوت و عزلت	نیست ہنگام انزوا در رواق
پای بر مرکب عزیمت آر	زانکه عزم درست گشت براق
بگذر از کرسی و ز عرش مجید	التفاتی مکن بسبع رواق
روی آور بعالم توحید	درگذر زین جہان شرک و نفاق
تا رسی زین جہان جور و جفا	بسرای پر از وفا و وفاق
اسم خود محو کن ازین طومار	رسم خود بر تراش زین اوراق
وصف او را بدان بخویش مضاف	نعت او را مکن بخود الحاق
هستی او را بود باستقلال	نیستی مر ترا باستحقاق
زانکه اندر جہان حکمت و علم	نام هستی برو کنند اطلاق
روز اخلاق خویش فانی شد	تا که حق مر ترا شود خلاق
دیدهٔ وام کن ز خالق خلق	تا ببینی بدیدهٔ خلاق
که جز او نیست در سرای وجود	به حقیقت کسی دگر موجود

۷ — ترجیع بند —

عشق بی کثرت و حدوث قدم	نظری کرد در وجود و عدم
هر دو را دیده منقطع ز اغیار	هر دو را دید متحد باهم
هر یکی زان دگر نه بیش و نه پس	هر یکی زان دگر نه پیش و نه کم
گشته هر یک دران دگر مدرج	بوده هر یک دران دگر مدغم
هر دو با یکدگر شده مربوط	هر دو با یکدگر شده محکم
عشق آمد میان هر دو نشست	تا کند هر دو را محرم
برزخی گشت جامع و فاصل	همچو خطی میان نور و ظلم

شد یکی قائل و یکے قابل — شد یکے ظاہر و یکے مبہم
کرد ظاہر وجوب از امکان — کرد پیدا حدوث راز قدم
بود امکان ز ہستی آبستن — بجہان داشت بار در اشکم
گشت زائیدہ عالم از امکان — بدمی ہمچو عیسی از مریم
نیست تنہا جہان شبیہ پدر — نسبتے دارد او با درہم
بلکہ از عشق شد جہان زادہ — بلکہ عشق است بسر عالم
چون شہ عشق عزم صحرا کرد — چتر بر داشت بر کشید علم
تاج بر سر نہاد و بست کمر — در بر افکند خلعت معلم
کرد آہنگ جلوت از خلوت — سوی صحرا شد از حریم حرم
چون روانہ شد از پے جولان — گشت با او روانہ خیل و حشم
بقدم زندہ کرد عالم را — چون ز خلوت برون نہاد قدم
شد جہان از جمال او زیبا — گشت عالم ز حسن او خرم
یافت خود را بکسوت حوا — دید خود را بصورت آدم
مقدسش بود بر جہان ہمچون — چون جہان شد پدید از ان اقدم
دار وانگشت دست دولت عشق — صد سلیمان نہفتہ در خاتم
ذرہ رو و صد ہزاران مہر — قطرہ رو و صد ہزاران یم
آدم از مہر اوست یک ذرہ — عالم از بحر اوست یک شبنم
رام قربان او و دو صد سرے — مست جام مدام او صد جم
بود عالم ز نیستی غمناک — عشق او را خلاص داد ز غم
بکرم دست بر جہان بگشود — بلکہ جز او نہ بد جہان و کرم
کہ شنیدہ است در جہان ہرگز — منعمی را کہ نقش اوست نعم
یا کہ دیدہ است باعث در کون — کہ بود مرسل و رسول و دم
چون یکے باشد از رہ تحقیق — حاجی و راہ و کعبہ و زمزم
قلم او برات کرد روان — گرچہ خود بود ہم برات و قلم
نام خود را نوشت برکف خود — چونکہ بر لوح بر کشید رقم

کردم القصه قصه را کوتاه / لب به بستم فرو کشیدم دم
بعد ازین گر ز من سخن شنوی / مشنو از من از آن سخن ور هم
گر نه من بلکه هر زبان از من / عشق میگوید آن سخن را هم
میرسد این صدا بگوش جهان / از پس پردهٔ نهان هر دم
که بجز او نیست در سرای وجود / به حقیقت کسی دگر موجود

۸ - ترجیع بند

عشق پیش از جهان کن فیکون / در سرای منزه از چه و چون
بود آزاد از حدوث و قدم / بود مستغنی از ظهور و بطون
پا نهاد از درون خلوت دل / بهر اظهار حسن خود بیرون
جلوه کرد بر مظاهر کون / تا برون راند بس رنگ درون
داد بر چشم خویشتن جلوه / حسن خود در لباس گوناگون
روی خود دید در هزاران رو / چون نظر کرد چشم او ز عیون
گاه وامق شده گهے عذرا / گاه لیلی شد و گهے مجنون
صفت آن یکی ظهور و بروز / صفت آن دگر خفا و کمون
نام او گشت عاشق و معشوق / چونکه شد بر جمال خود مفتون
وصف آن یک شده غنی و قوی / نام آن یک شده فقیر و زبون
در هر آئینه روی خود را دید / شاهد شنگ دلبر موزون
رنگهای عجیب تعبیهٔ او / عشق بے رنگ ساز بوقلمون
وصف معشوق را بعاشق داد / تا فرحناک شد دل مجنون
نقطه را کرد در الف ترکیب / داد پیوند کاف را با نون
چرخ را شوق را بچرخ آورد / نام او گشت ز آن سبب گردون
ساخت معجون از وجود و عدم / دو جهان ممتزج در آن معجون
جامع عز و ذل و فقر و غنی / شامل علم و جهل و عقل و جنون
بر جهان و جهانیان پاشید / در خزائن هر آنچه بد مخزون
بدر انداخت موج قلزم عشق / هر چه در قعر بحر بد مکنون

گشت موجود هر که بد معدوم / گشت دریا هر آنچه بد هامون
مدتی بود عقل دون همت / مانده دور از زخش بهمت دون
حسن دلدار چون تجلی کرد / هوش او گم شده و جنون افزون
چشم سرمست ساقی باقی / بهزاران فریب و مکر و فسون
قدح پر شراب و افیون کرد / عقل را داد و با شراب فنون
بند بگشاد و پرده ها بدرید / شد سراسیمه و الجنون فنون
مرد عشق چون هبایی شد / در ربودش ز رؤیت مادون
عین توحید دوست گشت عیان / تا به عین عیان بدید کنون
که جز او نیست در سرای وجود / بحقیقت کسی دگر موجود

۹- ترجیع بند-

پیش ازین کز جهان نبود نشان / عشق در عشق خویش بود نهان
بود در شین او جمیع شئون / بود در عین او همه اعیان
قاف او بود مسکن عنقا / بود عنقا بقاف او پنهان
کاف او بود مندرج در ذات / شان او بود مندمج در کان
شان کان چون قدم نهاد برون / گشت اسرار کان پدیدار شان
کرد سلطان عزیمت صحرا / شد روانه سپاه با سلطان
وحش و طیر و پری و دیو و بشر / با سلیمان شدند جمله روان
همه عالم سپاه او بگرفت / پر شد از لشکرش زمین و زمان
دمبدم کاروان روان میشد / سوی شهری وجود از امکان
از ره عدل پادشاه قدیم / گشت معمور خطه حدثان
بود با هستیش رفیق ابد / بود با حسن او قرین احسان
کرد از لازمان زمان پیدا / کرد از لامکان پدید مکان
سوی عالم چو تاختن آورد / عالم جسم گشت و عالم جان
چون بمیدان کائنات رسید / گوی وحدت فکند در میدان
گرد میدان کائنات بگشت / کرد در عرصهٔ جهان جولان

تام او شد جواهر و اعراض   نام او شد عناصر و امکان
کثرت خویش گشت وحدت خود   ملتمس خویش شد بدین و بدان
عقل کو دید عاقل و معقول   شد مقید بعلت و برهان
نظری سوی جام عالم کرد   عکس رخسار خویش دید عیان
گشت بر عکس روی خود واله   ماند بر نقش روی خود حیران
نام او گشت عاشق و معشوق   چونکه شد بر جمال خود نگران
کرد بر فرق حسن خویش نثار   هر جواهر که بودش اندر کان
شد ز رخسار قامتش پیدا   گل هر باغ و سرو هر بستان
خلعت کائنات در پوشید   کرد در خود نظر بچشم جهان
تا رسید از ره هزاران گوش   راز خود را ز صد هزار زبان
راز او را بسمع او میگفت   هر زبانے بصد هزار بیان
چونکه خود را بخود تمام نمود   نام خود کرد بعد از ان انسان
در نشد این بیان ترا روشن   ور برون نامدت یقین ز گمان
جام گیتی نمای را بطلب   تا ببینی ورا به عین عیان
که بجز او نیست در سرا وجود   بحقیقت کسی دگر موجود

۱۰- ترجیع بند-

ای تو مخفی شده ز پیدائی   وی نهان گشته از هویدائی
هیچ سوئی نه و هر سوئے   هیچ جائے نه و هر جائے
تا چه را شدی تماشا را   گشته ام از پئے تو صحرائے
هست امروز حسن بے مثلت   در خور دیدهٔ تماشائے
از پیت در بدر همے گردم   شده ام از پئے تو هر جائے
از چه ساکن نمی شود دل من   چونکه تو ساکن سویدائے
تا نشسته درون خانهٔ دل   زین سودات گشته سودائے
چون ز چشمم همی شوے پنهان   چونکه از چشم من تو پنهانے
غیر تو نیست کس ترا جویا   بحقیقت ترا تو جویائے

با تو یک دم نمی توانم بود   بی توام نیست هم شکیبائی
تاب دیدار تو ندارد کس   گرچه برقعه زروی بکشائی
من ندانم ترا دگر دانم   نه خود از من توئی که دانائی
کس نداند درون دریا را   مگر آنکس که هست دریائی
از تو یابد مزاق شیرینی   نی زحلوا و نی زحلوائی
بی لبت خود کجا تواند کرد   لب شیرین لبان شکرخائی
از خطت یافت باغ سرسبزی   وز قدت یافت سرو بالائی
هست بر روی تو جهان خالی   که رخت را زدست زیبائی
من چنانم ترا که می یابم   تو چنانی مرا که می یابی
نیستم غیر آنچه فرمودی   نکنم غیر آنچه فرمائی
هرچه در من دمی همان شنوی   که منم چون نئی تو چون نائی
کم و افزون شوم بتو نه بخود   اگرم کم کنی و افزائی
نه بدی دارم و نه نیکی هم   نه خودی دارم و نه خود رائی
من که باشم که تا ترا شایم   توئی آن کس که خویش را شائی
زان کسی نیستی تو زان خودی   هیچ کس را نهٔ و خود رائی
غیر تو نیست هیچ کس موجود   زان سبب بی شریک و همتائی
دو جهان همچو جسم و تو جانی   دو جهان اسم و تو مسمّائی
غیر و عینی و وحدت و کثرت   هم تو مجموع هم تو تنهائی
چون مرا از تو لا تعد اشیا   چون تو هستی جمله اشیائی
صفت و اسم غیر تو چون نیست   چون تو عین صفات اسمائی
هر زمان کسوت دگر پوشی   بلباس دگر برون آئی
گهه به بالای خویش راست کنی   کسوت آدمی و حوائی
هر نفس قد و قامت خود را   بلباس دگر بیارائی
لیلی و گاه گاه مجنونی   وامق و گاه گاه عذرائی
گاه عزیز و گاه مصر عزیز   گاه یوسف گهی زلیخائی

چون بیک حباب دلم شود ساکن / یار من چونکہ نیست یکجائے
باید از کائنات یکتا شد / از پئے وصل یار یکتائے
مغربی کی رہے ز مغرب خود / تا ز مشرق چو مہر بر نائے
او تو و اوست بی تو او وئے / او من و ماست بی من و مائے
جہد کن تا شوی بدو بینا / چونکہ یابی بدوست بینائے
پس بدانی یقین بشناسی / پس بہ بینی عیان و بنمائی
کہ بجز او نیست در سرای وجود / بحقیقت کسے دگر موجود

دیگر - ۱ - ترجیع بند

عالم کہ نمایش و سراب است / در بحر محیط حق حباب است
آن نقش حباب بر سر آب / از سر چو بر فت نقش آب است
حرفے ز کتاب اوست عالم / تا ظن نبری کہ او کتاب است
از صورت نقشہای امواج / پیوستہ محیط در حجاب است
رخسارۂ جانفزای جانان / از پرتو خویش در نقاب است
ما مست و خراب چشم یاریم / نہ مستی ما ازین شراب است
این بحر ز جنبشیکہ دارد / در جوش و خروش و اضطراب است
دل بر سر اوست ہمچو کشتی / پیوستہ از آن در انقلاب است
ما راست دل خراب لیکن / مستور درین دل خراب است
گنجیکہ طلسم اوست عالم / ذاتے کہ صفات اوست آدم

۲ - ترجیع بند

خورشید بر اوج آسمان شد / ذرات جہان ازو عیان شد
افگند ز نور خویش تابے / بر جان و جہان جہان و جان شد
سلطان ممالک دو عالم / با لشکر خویشتن روان شد
از شہر ولایت خود آمد / آن شاہ بدین جہان جہان شد
آن در یتیم گوہر پاک / سرمایۂ اصل بحر و کان شد
آنکس کہ بذات بی نشان بود / از روی صفات با نشان شد

باآنکه یگانه است دایم   دیدی که چسان یگان یگان شد
پیدا بوجود این و آن گشت   ظاهر بظهور این و آن شد
ظاهر تر ازین نمی توان بود   پیدا تر ازین نمیتوان شد
پوشید لباس جسم جان را   در کسوت جسم و جان نهان شد
گنجیکه طلسم اوست عالم   ذاتیکه صفات اوست آدم

۳ - ترجیع بند

گنجیست نهاده در درِ دل   دریست فتاده در گلِ دل
حسن ایست که گشته ایست ظاهر   در شکل خوش شمایلِ دل
آن مهر سپهر لایزال است   در برج روان و منزلِ دل
شد مملکتِ وجود معمور   از ظلِ ملیک و عادلِ دل
این داغ قوی مبارک افتاد   از بهر غلام مقبلِ دل
چون بحر حقیقت الحقایق   پیوسته به بحر کامل دل
بحریست کنون گم که هرگز   کس می نرسد بساحلِ دل
چون بود ز نقش غیر خالی   این مظهر پاک قابل دل
زان نقش نگار گشت پیدا   در آینهٔ مقابلِ دل
عمریست که گشته است مخفی   در سینهٔ جان واصلِ دل
گنجیکه طلسم اوست عالم   ذاتیکه صفات اوست آدم

۴ - ترجیع بند

ای مهر تو مهرِ خاتمِ جان   وی زندگی از تو در دم جان
بی تو نفسی نمی توان برد   ای همدم جسم و همدم جان
بر خانهٔ جسم و خلوت دل   میمون ز تو بود مقدم جان
دل شاد بروی تو چنانست   کورا نبود دمی غمِ جان
از بحر محیط تو نشینه   بر گلشن جسم شبنم جان
گنجیکه طلسم اوست عالم   ذاتیکه صفات اوست آدم

۵ — ترجیع بند

برخیز و بیا بعالم جان — برهان نفسی دل از غم جان
ای همدم نفس تو ده عمری — یک لحظه نبود همدم جان
ای از دم نفس سرد مرده — که زنده شوی تو از دم جان
گنجیست نهاده بر جواهر — مخفی به طلسم محکم جان
ره برد به گنج هر که دانست — اسرار و رموز مبهم جان
سلطان سرای هر دو عالم — پوشید لباس معلم جان
با لشکر خود سوی جهان شد — در کسوت خوب آدم جان
سلطانی خویش کرد پیدا — در عالم جسم و عالم جان
ای جان تو جان جان هر تن — وی جسم تو اسم اعظم جان
گنجیکه طلسم اوست عالم — ذاتیکه صفات اوست آدم

۶ — ترجیع بند

ای سایهٔ حضرت الٰهی — وی مایهٔ ملک پادشاهی
تو بادشهی جهان سپاهت — با آنکه تو فارغ از سپاهی
جائی که تراست کس ندارد — با آنکه تو مفتخر بجائی
شد صدر جهان ترا مسلم — زان رو که سرای پیشگاهی
از حدت آفتاب ذاتت — هر ذره همی دهد گواهی
عالم بتو روشن است چون تو — بر چرخ هلال و مهر و ماهی
ای مردم چشم هر دو عالم — وی نور سپید و سیاهی
تو ظاهر و باطنت نهان است — گنجی در دست هر چه خواهی
گنجی که طلسم اوست عالم — ذاتیکه صفات اوست آدم

۷ — ترجیع بند

ای هستی ذات تو نه از کی — در جنب کائنات لا شی
محو اند در آفتاب ذاتت — هم ظلمت و هم ظلال و همی
در راه تو موضع قدم نیست — زان سوی تو کس نمی برد پی

کس پای درین بساط ننهاد — تا کرد بساط کون را طے
یک رہ نگذشت دل بکویش — تا بے سر و پا نگشت صد پے
وقت است کہ آن بہار شادی — ما را برهاند از غم و دے
وقت است کہ ہر دل فسردہ — از گرمی مهر او کند خوے
ای ساقی باقی کہ هستی — هم ساقی و هم حریف و هم مے
عالم همه در سماع و رقص اند — از قول خوش تو بی دف و نے
عمریست کہ میرسد ندائے — از غیب بگوش جان پیاپے
کای مفلس بی نوای ناچیز — در تست نهفته بے تو و دے
گنجیکہ طلسم اوست عالم — ذاتیکہ صفات اوست آدم

رباعیات

نا بردہ بصبح در طلب شامی چند — ننهادہ برون ز خویشتن گامی چند
در کسوت خاص آمدہ عامی چند — بدنام کنندهٔ نکو نامی چند

۲ ـ رباعی

مردان همه در سماع و می پیدا نیست — مستان همه ظاهر اند و می پیدا نیست
صد قافله پیشتر درین رہ رفتند — این طرفه کہ هیچگونه پی پیدا نیست

۳ ـ رباعی

سر بخرابات مغان در نهم — در قدم پیر مغان سر نهم
در نظر پیر مغان می کشم — در کف او جام پیاپے کشم

۴ ـ رباعی

کس نیست کہ در کوی تو راهی نیست — بی هستی تو سنگ و گل و کاهی نیست
یک ذرہ ز ذرات جهان نتوان یافت — کاندر دل او ز مهر تو ماهی نیست

۵ ـ رباعی

پیش از پس و پیش کین و پس پیش نبود — دین ملت و دین و مذهب و کیش نبود
این ما و منی و این شمائی و تو — در حضرت او بجز یکے بیش نبود

۶ - رباعی

آن کیست که غیر تست آن کیست بگو ‌ او خود ز کجاست با خود او هست بگو
چون غیر ترا نیست حیائی به یقین ‌ آنکس که بجز تو بود چون نیست بگو

۷ - رباعی

تو هست خودی با همه هست بتو ‌ تو هست خودی با همه هست بتو
تا نسبت با بتو بود از همه روی ‌ دادیم از آن زبان همه دست بتو

۸ رباعی

چون دانستی که از کجا آمده ‌ یا کیست فرستاده چرا آمده
برخیز و قدم ورنه مردانه بکوش ‌ گر زانکه تو از بهر خدا آمده

۹ - رباعی

با تو نتوان گفت چرا آمده ‌ یا تو خود کئی و از کجا آمده
از بس که ببازی و هوس مشغولی ‌ گوئی که ببازی و هوا آمده

۱۰ - رباعی

از پیش خدا بهر خدا آمده ‌ نه از پی بازی و هوا آمده
در معرفت و عبادت ایزد کوش ‌ کز بهر همین درین سرا آمده

۱۱ - رباعی

هر چند که در ملک فنا آمده ‌ در ملک فنا از بی بقا آمده
اندر پی تحصیل بقا باید بود ‌ چون از پی تحصیل بقا آمده

۱۲ - رباعی

از عالم حق بدین سرا آمده ‌ بنگر ز کجا تا بکجا آمده
خالی نشوی یک نفس از علم و عمل ‌ گر زانکه بدانی که چرا آمده

۱۳ - رباعی

تو مظهر و مرآت خدا آمده ‌ آئینه روی کبریا آمده
تا ظن نبری که بهر بازی و هوس ‌ از حضرت بدین سرا آمده

۱۴- رباعی

بت گفت به بت‌پرست کای عابد ما / دانی ز چه روی گشته‌ای ساجد ما
بر ما بجمال خود تجلی کرده‌ست / آنکس که ز تست ناظر و شاهد ما

۱۵- رباعی

ای حسن تو در کل مظاهر ظاهر / وی چشم تو در جمله نظرها ناظر
از نور رخ و ظلمت زلف دایم / قومی همه مومنند و قومی کافر

۱۶- رباعی

از روی پری‌رخان چو در می‌نگرم / جز روی تو می نیاید اندر نظرم
هر لحظه ز هر پری رخی حسن رخت / بر دیده کند جلوه بوجهی دگرم

۱۷- رباعی

در جمله صوفیان معبود توئی / ساجد ز همه جهان مسجود توئی
زان روی که هر که عابدست معبود است / موجود بود ولیقین موجود توئی

۱۸- رباعی

ای گشته عیان روی از جام جهان / پیدا شده از نام خوشت نام جهان
پیدای جهان توئی و پنهان جهان / آغاز جهان توئی انجام جهان

۱۹- رباعی

بر چهرهٔ یار ما نقابست جهان / بر بحر وجود او حبابست جهان
در دیدهٔ تشنگان آب هستی / دریا دیه طلب سرابست جهان

۲۰- رباعی

ای مهر رخت مظهر ذرات دو کون / ذاتت بصفت معین ذرات دو کون
وی داده بنیستی جمالت هستی / وی کرده ز نفی عین اثبات دو کون

۲۱- رباعی

گه گاه بنقش خویش در پیچم من / بینم که چو رشته در پیچم من
گر دعوی آن کنم که من هیچ نیم / با آنکه چو باز بنگرم هیچم من

۲۲ رباعی

ای آنکه طریق عشقبازی سپری / باید که بکل ز خویشتن درگذری
تا باخبری ز خویشتن بی خبری / تا بیخبری ز خویشتن باخبری

۲۳ رباعی

در خانقه از بهر جهت می گوئے / در وی همه دگر از ین جهت میگوئے
تا در جهتی ز بی جهت بی خبرے / بگذر ز جهت چو بے جهت میجوئے

۲۴- رباعی

ای مهر رخ تو مهر گنجینهٔ دل / گنجیست نهان عشق در سینهٔ دل
جز عشق تو نیست یار دیرینهٔ جان / جز درد تو نیست یار دیرینهٔ دل

۲۵- رباعی

من مست و خراب می الست آمده ام / مدهوش ز بادهٔ الست آمده ام
تا ظن نبری که باز گردم هوشیار / هم مست روم از آنکه مست آمده ام

۲۶ رباعی

تا چند بروز ذکر افسرده کنم / تا کی صفت یار دل پژمرده کنم
ناکرده نماز را قضا کردم نیک / گر عمر بود قضای این کرده کنم

۲۷ رباعی

با آنکه دو کون سر بسر هستی اوست / انسان ز چه رو مغز گشت عالم پوست
زین است که او مردمک چشم گلست / یا زانکه بود آئینهٔ چهرهٔ دوست

۲۸- رباعی

آنکس که بدو می شنوم میگوییم / وآنکس که بدی هر طرفی می پوییم
هم اوست نه من که هر زبان میگوید / پیدا و نهان واو من اوییم

۲۹- رباعی

من شانهٔ زلف عنبرین بوی ویم / مشاطهٔ حسن روی دلجوی ویم
هم مردمک دیدهٔ جادوی ویم / هم جلوه که در آئینهٔ روی ویم

۳۰ رباعی

من دانهٔ خال زلف چون دام توام | من آئینهٔ روی دلارام توام
پیمانهٔ بادهٔ غم انجام توام | هم جام جهان نمائی هم جام توام

۳۱ - رباعی

تا من ز عدم شوق وجود آمده ام | از بهر شهید شهود آمده ام
تا من ز قیام و شهود آمده ام | در پیش رخ تو در سجود آمده ام

۳۲ - رباعی

گنجینهٔ طلسم دو عالم مائیم | ذاتیکه صفات اوست عالم مائیم
ای آنکه تو جوئی ز ما اسم اعظم | از ما بگذر که اسم اعظم مائیم

۳۳ - رباعی

از مستی بادهٔ گر فروشان بدمی | کی ساقی بزم دردنوشان بدمی
از خرقهٔ رنگ گر برون شدمی | کی واقف سر دردنوشان بدمی

۳۴ - رباعی

چون نخورم بادهٔ شوم سست زرو | نیست شوم باز شوم سست زرو
هر نغمه که از هزار دستان شنوی | آنرا بحقیقت ز گلستان شنوی

نوین فصل ادویت کی رای

حق جان جہان ہست جہان جلہ بدن + توحید ہمین ہست دگر ہاہمہ فن

سوال - وہ کیا شے ہے ۱ جسکا خلط و مادہ نہین ہے ۲ اوسکا اول و آخر و وسط نہین ہے ۳ ایسا نہین ہے جو کسی حس سے محسوس ہو اور دوسرے کو نشان دہی کرسکے ۴ وجود نہین - عدم نہین - ان دو کے درمیان بہی نہین ہے ۵ مرد نہین - عورت نہین - مخنث نہین ہے ۶ اوسکا طول - عرض - عمق نہین ہے ۷ شہوت - غضب - تمیز سے منزہ ہے ۸ اوسکا فاعل - مفعول - فعل نہین ہے ۹ دوست - دشمن - رشتہ دار کسی کا نہین ہے ۱۰ ظلمت ہے - نہ نور ہے - نہ دن ہے نہ رات ہے - نہ ایک ہے - نہ متعدد ہے ۱۱ نہ مکان ہے - نہ مکین ہے - نہ زمین ہے نہ آسمان ہے - نہ ترش ہے - نہ تلخ ہے - نہ صانع ہے - نہ مصنوع ہے - نہ بعنصر ہے ۱۲ جو کچھ کہو یا سمجھو نہین ہے +

جواب - حکما کے خیال مین یہہ کرہ ہیضاوی ہے کہ اوسکا نہ مادہ ہے نہ انت ہے - نہ یہہ صانع ہے نہ مصنوع ہے +

۲ - بودہ متیون کے خیال مین سُن ہے یا کرم ہے +

۳ - آتش پرستون کے خیال مین آگ ہے یا آفتاب +

۴ - موسائیون کے دل مین وہ آگ ہے جس نے موسی سے کلام کیا تہا +

۵ - عیسائیون کے عقیدہ مین وہ ہے جس سے عیسے شکم مریم مین ہوا ہے +

۶ - محمدیون کے یقین مین وہ ہے جو محمد کا دوست اور شیطان کا دشمن ہے اور اوس نے مسلمانون کے واسطے بہشت اور دیگر اقوام کے واسطے دوزخ بنایا ہے اور حورون اور غلمانون کو جمع کیا ہے اور شراب کو انہیں پاہے +

۷ - برہمنون کے بچن سے وہ ہے جو شیوالون مین مثل عمود کے استادہ ہے اور کبہی ساگر مین لچہمی و سرستی کے ہمراہ خوابیدہ ہو اور وہ ہی ہے جسکے سر مین بچہ دان ہے جس سے بہیک مانگنے اور ٹہگی کرنے والے اور گوسوتر اور

گوبر کھانے والے اور حجما نون اور چیلون سے لیلا اور بہوگ کرنے والے پیدا ہوئے اور وہ ہے جو بصورت گنگا وجمنا وغیرہ دریاؤن اور کوروچھتر وغیرہ تالابون اور کاشی وغیرہ شہرون اور پیپل وغیرہ درختون اور ہنومان وغیرہ بن چرون اور رام وکرشن وغیرہ انسانون کے ہین اور سلطنیون کے خیال مین دوسرون کے ملک و زن وزر - حرمت وحکومت و مذہب ہے اور کسبیون اور بھکیاریون اور ٹھگون اور چورون اور رہزنون کے خیال مین بیگانہ مال ہے - بزدلون اور بے وقوفون کے خیال مین بہشت و دوزخ و نجات وتناسخ کا دینے والا ہے عارفون کے خیال مین وہ ہے جس سے ہر جاندار کسی قسم کی حرکت کی قدرت رکھتا ہے - عاشقون کے خیال مین معشوق ہے اور عابدون کے خیال مین معبود ہے - الکھہ دہاری کے خیال مین الکھہ ہے یعنے انتہاے نظر انسانی وامکان قواے بشری سے اعلے تر ہے - جو اوسکے وجود کے ثبوت کو دلیل پیش کرتے ہین اونکو منکر رد کرتے ہین اور منکرون کے دانت قایل واجب الوجود توڑتے ہین اگر کوئی کہے غیر موجودات سے نہین ہے اور کسی سے خصوصیت رکھنے والا ہی نہین ہے - رحمان مین ہے - شیطان مین ہے - ستار مین ہے - ڈہولک مین ہے اگر ہر ذرہ سے باہر ہے اوسکا وجود وعدم برابر ہے ؏

فصل دہم الکھہ دہاری

فصل دہم

اسمین پچاس اوپنشد اور دیباچہ اور خاتمہ اور اوسکی فہرست ہی منجملہ پچاس اوپنشد کے ایک اوپنشد جو صفحہ ۲۴۵ مین ہے موسوم امرت لانگول موت کی بیامین اوسکو نامہ نگار رسالے باعتبار اپنی عقل کے نہین لکھا ہی مثل نقالون کی نقل کیا ہی کوئی اوسکی وجہہ مجھہ سے پوچھے ۔ اس انتخاب کے ۳۴۲ صفحہ ہین اور الکھہ پرکاش کے ۴۰۸ سب کو ملانے سے ۷۵۰ صفحہ ہوتے ہین اور قیمت اوسکی صہ روپیہ - اگر بغیر الکھہ پرکاش کے کوئی خریدے قیمت سے روپیہ - اگر معہ الکھہ پرکاش اور فوٹوگراف مصنف اور جلد چرمی چاہیے قیمت سے روپیہ اور محصول ڈاک فقط انتخاب کا ۴ر اور معہ الکھہ پرکاش کے ۷ر ۳ اور اب الکھہ پرکاش علیحدہ نہ ملیگی ؏ فقط

ڈیکو برجھیہ دو تیغیو ناستی
نمبر ۲

کلیات اگنہوتری کا دوسرا مقالہ
علم الٰہی

پہلا باب حکماء و علماء و عقلا کے خیال
و کلام
نیتی پرکاش کے رسالون اور دیگر تصنیفات
سے انتخاب
دوسری مرتبہ طبع ہوئی پانسو کاپی
مطبع
گل محمدی شہر لودیانہ اور دیگر مطبعون مین
بموجب حکم منشی کہنیالعل صاحب الکہدہاری
سنہ ۶۱۸



شبیہہ منشی کنہیا لعل الکھدہاری یہہ پیدا ہوا سمت ۱۸۶۶ ماہ
بہادوں کی نومین کو اور یہہ شبیہہ کھچی چیت سمت ۱۹۳۶ میں

ایکو برہمہ دوتیو ناستی
نمبر ۲

کلیات اکہرو دارکی کا دوسرا استقلال علم آلٰہی کا پہلا باب حسب راے علماے باعقل و علم معقول کے

فہرست فصول و ظہور وغیرہ

تنبیہہ

قیمت اس باب کی ۵ روپیہ اور صفحہ اس باب کی ۳۴۰ ہین اگر مجلد معہ فوٹوگراف مصنف کوئی خریدے قیمت ۶ روپیہ - اگر بغیر الکھہ پرکاش اور بغیر جلد اور تصویر کوئی چاہے قیمت ۳ روپیہ اور محصول ڈاک معہ الکھہ پرکاش ۷ ر اور بغیر اوسکے ۴ ر ❊

یہہ بہی واضح رہے کہ اب الکھہ پرکاش علیحدہ دستیاب نہوگی کہ جتنی تہین اسمین شامل ہوگئین - اور یہہ کل باب موحدون کے کام کا ہے مشرکون کے کام کا نہین ہے ❊ فقط

تحریر بتاریخ ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء بمقام لودیانہ

منشی کنہیا لعل الکھہ دہاری

ایکو برہمہ دوتیو ناستی

کلیات الکھہ دہاری کا دوسرا مقالہ علم الٰہی کی تعریف مین اسکے دو باب ہین

پہلا باب حسب رائے علماء با علم و عقل کے

پہلی فصل

موسومہ تمہید اسکے مضمون سے ظاہر ہوتا ہی کہ انتہائے نظر و امکان فہم سے یہہ علم برتر ہے

دفعہ ۱ - تمہید مبدء موجودات یا خالق کائنات یا ذات بحت کا علم نامہ نگار کو نہین ہوا - کہ وہ کون ہی - کہان ہی - کیا ہی - کیسی اُسکی صورت و سیرت ہی - کب سے ہے - کب تک رہیگا - جب یہہ بہی علم نہین اُسکی تعریف سے قاصر ہوا - اُسکی تعریف کتابون مین دیکھی اور کانون سے سنی لیکن کاتبون نے بغیر دیکھے اور سمجھے لکھی اور قاریون نے اَورون سے سُنکے کہا غرضکہ کسی کی تحریر یا تقریر درستی سے نہین ہوئی پس صداقت سے دور رہی حق یہہ ہی کہ اس باب مین خاموشی سچائی ہے اور زبان کشائی اور خامہ فرسائی جہالت و کذابی کو ثابت کرتا ہی - لیکن جیسا کہ علماء باعقل نے سمجھا ہے اِس باب مین لکھتا ہون - جہلا یا الہامی کا بیان دوسرے باب مین رقم ہے ❊

دفعہ ۲ - آدمی کے حسب قول حکماء ہند و یونان بلکہ ہر ولایت کے دس حواس ہین ایک آنکھہ یہہ جس شے کو دیکھتی ہی اُسکی تعریف یا مذمت بہ رسالت حس مشترک کے خیال سے کرتی ہی خیال حس متفکرہ کے حوالہ کرتا ہی جب وہم بہی وہان حاضر رہتا ہے - طمانیت ہو یا شک رہے - حافظہ کے حوالہ ہوتا ہے جس چیز کو آنکھہ نے کبہی نہین دیکھا اُسکی کیفیت آنکھہ بیان

نہین کرتی ہے۔ یہی حال کان وناک ولمس وزبان کا ہے۔ خلاصہ یہہ ہے کہ جس شے کا حواس ظاہری کو علم نہین ہوا حواس باطنی نے اُس مین دخل نہین۔ یا۔ جب کسی کا دوست یا دشمن مرجاتا ہے تب تک کان سے نہین سُنتا یا آنکھہ سے نہین دیکھتا ہے۔ حواس باطنی تصرف نہین کرتے ہین۔ جو شے چین مین پیدا ہوتی ہے اور ہندمین نہین ہوتی ہے اور ہندیون کو اُسکا علم نہین اُس کیطرف ہندیونکا خیال کبھی توجہ نہین کرتا ہے۔ اگر کسیکے گہر مین دفینہ ہو اور مالک مکان کو علم نہو کہودنے کا قصد نہو۔ خدا کو ہر شے نفس خلط و مادہ سے منزہ کہتا ہے۔ جسکا خلط و مادہ نہین ہے وہ حواس ظاہری یا باطنی کے اندر آنے نہین سکتا ہے۔ یہی سبب ہر کہ کسی عاقل یا جاہل نی اُسکی بواجبی تعریف نہین کی ہے۔ کیسیکو کسی حس سے وہ محسوس نہین ہوا ہے۔ حکما نے سچ کہا ہے کہ انتہائے نظر و امکان بشر سے باہر ہے۔ جُہلا نے مثل قصہ گل بکاولی و فسانہ عجایب و مثنوی حسن شہوت و غضب کی مغلوب ہو واسطے گمراہ کرنے خلق خدا کے جھوٹ کہا ہے اور کفر بکا ہے اور متوسط درجے کے انسانون نے اپنے دل کے خیالات کو بے شغلی کا شغل سمجہا ہے۔ خلاصہ علم الہی کا حیرت ہر اور حیرت ہی حق الیقین ہے +

دفعہ ۳۔ حکما دلایل سے ہر شے کی بہ نسبت نفی یا اثبات۔ رد یا قبول کرتے ہین۔ اور دلیل اسی پر موثر ہوتی ہے جو خلط و مادہ رکہتی ہے کہ حواس سے محسوس ہوتی ہے جب ذات بحت کو خلط و مادہ سے باہر فرض کیا۔ امکان بشر سے باہر ہوا۔ مذہب کے چلانیوالے علم معقول سے دور رہتے ہین اکثر جاہل و امی ہوتے ہین اپنے پانُون پوجانے اور خلق خدا کو گمراہ کر لوٹنے کو بے سر و پا باتون کو الہامی اور قال اللہ بتاتے ہین۔ کوئی اُنسے نہین پوچہتا ہے کہ تم خدا کی صورت دیکھنے اور دکہانیکو معترف بقصور ہو۔ خدا کا کلام کس عقل سے بتاتے ہو۔ جب تک زر اصل کی ڈگری نہو سود کی ڈگری نہین ہو سکتی ہے۔ اسیطرح سے جب تک متکلم کا حلیہ نہ ملے کلام کی صداقت ناممکن ہے +

دفعہ ۴۔ حق یہہ ہر کہ خدا۔ فرشتے۔ بہشت۔ دوزخ۔ حکمت۔ تناسخ۔ روز حساب قیامت۔ بعد مرگ کے سزا و جزا۔ پیدا ہونے سے پیشتر اور مرنیکے بعد کے حال سے

اسوقت تک کسی انسان کو علم نہین ہوا ہے اور آئندہ بھی جہل رہیگا۔ عقلا نے قیاس کو دوڑایا مگر مشس ہر پیچ کبوتر کی پرواز نہ کرسکا۔ جُہلا نے جو مغلوب شہوت و غضب کے تھے جیسی سُن وسوت سے جال بنائے الہامی و کراماتی دام سمجھا ہے۔ حق یہہ ہے۔

بیدل از بے نشان چہ گوید باز +

دفعہ ۵۔ متکلمین دو قسم کے ہوتے ہین ایک علم و عقل و دلیل سے کلام کرنیوالے کسی مقدمہ مین انکی عقل رسائی نہ کرے تعجب نہین ہے مگر انکا قول بیدلیل نہین ہوتا ہے اور جھوٹ و فریب سے پاک رہتا ہے ایسے اشخاص کے اقوال پر غور و فکر کرنا واجب ہے کہ بے لذت نہیں ہوتا ہے اور گمراہ نہین کرتا ہے۔ دوسرے الہام و کرامات و معجزات سے بات بنانیوالے انکی باتین جھوٹھہ اور سراپا جھوٹھہ ہوتی ہین اُنکے سُننے سے اگر آدمی گمراہ نہو تاہم اُسکا وقت ضایع ہو۔ جو کہے کہ غیر مجسم نے کوئی قول یا فعل کیا۔ یا غیر مجسم کو دیکھا۔ یا جسکا خلط و مادہ نہین اُسکا نام و نشان قرار دیا۔ یا جسکا مطلق حال معلوم نہو اُسکی خوشی یا ناخوشی کا کسی فعل کو قرار دیا اُسنے عقلا کے حضور مین اپنے تئیں جھوٹھا ثابت کر دیا گو کہ جُہلا نے اُسکو خدا کا مقرب سمجھہ لیا +

دفعہ ۶۔ نامہ نگار کو اس علم مین جہل مرکب نہین ہے مگر جہل بسیط و حیرت آجتک ہے جو کوئی مدعی معرفت یا عرفان کا ہو وہ جہل مرکب مین مبتلا ہے کہ کسی راست گو نے خدا شناسی کا دعوی نہین کیا ہے +

دفعہ ۷۔ واجب تھا کہ درباب علم الہی خامہ فرسائی نہ کرتا کہ خاموشی کافی ہے لیکن بیشتر احباب اس مقدمہ مین سوال کرتے ہین اُنکے دل کے بہلانیکو جو عقلا و جُہلا سے معلوم کیا وہ درباب مین لکھا۔ معترض نے کہا کہ اوتارون اور پیغمبرون نے جو مشتہر ہوئے اُنہون نے جو درباب علم الہی لکھا ہے اور جو طرز عبادت بیان کی ہے اور جن افعال سے خدا کی رضامندی اور ناخوشی بتائی گیا اُنہون نے بغیر دیکھے خدا کے اور بغیر سُنے اسکی زبان سے ظاہر کیا ہے۔ بجواب اسکے کہتا ہون کہ مجھے اس معاملہ مین جہل ہے

اَوْروں کے قول و فعل کا میں عالم نہیں ہوں اور نہ انکا ذمہ وار ہوں ۔ عقل کا کلمہ ہر متنفس کے سر میں ہے اور عقل کسوٹی جھوٹھہ و سچ کی پہچان کی ہے اپنے عقل سے دریافت کرلو +

دفعہ ۸ ۔ بیشمار مردم بہوت و چڑیل و جن و پری و دیو کے وجود پر اقرار رکھتے ہیں اور بہت کیمیا و پارس پتھر و سایہ ہما والوپ انجن و کام دین گلئے و کلپہ برچہ و سحر و کرامات کو حق جانتے ہیں اور مُردوں کو حاجت روا سمجھتے ہیں ۔ بہت دوسرے وطن و دوسری قوم کے مردم کو قتل و غارت کرنا یا دغابازی کرا اپنی امت میں ملا نا عمدہ فعل سمجھتے ہیں ۔ ہم حیرت کی دریا میں غوطے کہاتے ہیں کہ آجتک ہم کو حق و ناحق کی تمیز نہیں ہوئی +

دفعہ ۹ ۔ دوسرے کا جو قول و فعل ناگوار ہو وہ دوسرے سے نہ کرے ۔ علم الہی ہونا نہو کہ رویت حق و عبادت و ریاضت سی افضل ہے ۔ جسنے موجودات کو مثل اپنے سمجھا اُسنے اجزا کو کل بنالیا ۔ پس ابتدا سے انتہا کو پہونچ گیا +

تاریخ تحریر ستمبر ماہی ۱۸۶۹ء مقام پوریانہ

منشی [illegible]

الکھہ دھاری

دوسری فصل

موسوم منطق الطیر اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا غیر اور دو نہیں تصنیف حکیم
ابوسعید صاحب گوردی فلسفی

میگشاییم دفتر اسرار را — بشنو از من لحن موسیقار را
منطق الطیرے بگوییم مختصر — تا شوی از سرّ وحدت باخبر
واعظ آهنگ پای از منبر کشید — تا حدیث عشق از دفتر کشید
خیز وای مفتی ومی بیدار شو — در حدیثم واقف اسرار شو
نکته گوییم ز قول اهل راز — تا که از تقلید گردی بی نیاز
خیل مرغان انجمن یک چمن — اتفاقاً بود روزے انجمن
هر یکی با نغمه و ساز بود — با حریف خویش هم آواز بود
گفت با گل عندلیب نغمه سنج — میکشم از هجر تو هر سال رنج
تا بکی رنجور داری سر مرا — از وصالت دور داری مر مرا
چون بباغی سر کنم بی روی تو — یاد باغی تر کنم بے بوی تو
یکطرف قمری و یک سو فاخته — شور اندر بوستان انداخته
هر یکی با گفتنے در سوز و ساز — با حریف خویشتن میگفت راز
زانمیان مرغی بگفتا کای دریغ — آفتاب ماست دایم زیر میغ
بادشاه ما که در قاف اندر است — قاف تا قافش همه زیر پرست
او خداوند است ما چون بنده ایم — لاجرم در بندگی شرمنده ایم
نام او سیمرغ جایش کوه قاف — در وجود او ندارد کس خلاف
روزی او میخوریم و زنده ایم — در خجالت سر بزیر افگنده ایم
هو الجلال است و مقاش کبریاست — اما همه یک ور همه مرغان خداست
هستی عالم همه از هستی اوست — نشئه ما جوش یک هستی اوست

کردگار ست و خدائی اکبر ست
لامکانش سایهٔ زیر پر ست

عقل محو نقش پر و بال اوست
قرص ماه و مهر عکس خال اوست

عقل اول شد به کنه ذات او
در بساط معرفت شد مات او

این همه آیات یک افسون اوست
عقل کل دیوانه و مفتون اوست

از حریمش هر که رو گردان شود
بسکه زیر چرخ سرگردان شود

در حریم حضرتش حاضر شویم
تا بدان وجه الحسن ناظر شویم

مرغکی فرزانه با عقل جفت
چون شنید این راز را با یار گفت

کاین همه سودای خام ست و خیال
درگذر زاین خیالات محال

نیست آنجا مرغزار و لانهٔ
نیست آنجا رنگ آب و دانهٔ

نے در آنجا بوستان و نی گلے
نے در آنجا غلغلے از بلبلے

گر بدے آنجا مجال پر زدن
تا کنون مرغی در آنجا سر زدن

کار را با خود گرفتن مختصر
به که زیر بار بودن همچو خر

باز آمد مرغ اول در خروش
گفت با مرغ خرد کای تیز هوش

غافلی کانجا مقام عاشقی است
پختگان عقل خام عاشقی است

هر که با دردش نمیدارد هوس
بر وصالش کای بیاید دسترس

عشق آسان کی بود ای نور عین
عشق را با بوالهوس فرقیست بین

هر که با دلدار خود دارد سرے
این بباید جستنش از هر درے

الغرض با خویش همدستان شدند
در سراغ خسرو مرغان شدند

سی و یکے بودند آن یک باز ماند
در فراق یار هم آواز ماند

یک بیک پرواز کردند از چمن
فارغ از وسواس یاران وطن

سوئی اوج لامکان کردند روے
ذکر یا قدوس شان اندر گلوی

مشرق و مغرب همه طیران بدند
از مشقت گویا بریان بدند

عشق با صد غیرت آمد پیش شان
حیرت اندر حیرت آمد پیش شان

بعد چندین سال و ماه و روز و شب
بعد چندین محنت و رنج و تعب

عاقبت شان شد در آن وادی گذار
دل نزار و جان اسیر و تن فگار

کاف را دیدند کوهی بس عظیم — هر تنگا فنش کهف اصحاب الرقیم
هر یکی از غارهایش دوزخی — آتشش و دودش روان از شرخی
غارهایش با شیاطین پر ز جدل — صد هزاران دوزخش اندر بغل
زیر هر سنگش عفریت و دیو دون — اژدهاها در قعر چاهش سرنگون
وهم در راهش همی در واهمه — دیو در چاهش همی در دمدمه
کی تواند پر زدن آنجا عقاب — یا گزیدن لیث بهر خویش غاب
پست بینش قله اش تیر شهاب — بر تر آن اوج خفیفش ز آفتاب
الغرض گردند هر سو جستجو — پای تا سر نقطه نقطه مو بمو
قاف را گشتند سرتاسر بسی — نی در آن سیمرغ و نی ققنسی
بال و پر از هر یکی آویخته — ناخن و منقار از هم ریخته
یک طرف دیدند کوهی از بلور — روشن از نور صفایش کوه طور
سوی آن پرواز کردند از شتاب — دید هر یک نقش خود را چون در آب
عکس طوطی چون در آئینه فتاد — هر چه گفتی این جوابش آن بداد
هر یکی خود را در آن آئینه بدید — هر چه پرسیدی همان از وی شنید
گفت طوطی با رفیقانش سخن — غرقه ایم ایدون به بحر ما و من
هر چه میگوئیم همان گوید بمن — بوالعجب یکجان که دیده با دو تن
گر من اویم پس بگو من کیستم — اوست گر من کیست او من کیستم
چونکه در بحر تحیر پر زدند — خانهٔ اندیشه را بس در زدند
هاتفی از گوشهٔ وادیش ندا — بشنو از من کوه را باشد صدا
کانچه میگوئید ای خیل طیور — گفت افتادیم از سیمرغ دور
باز در گفتار آمد آن سروش — نیست گفتا مر شما را عقل و هوش
هر کی دیدست در این مرغزار — هیچ مرغی جز شما سیمرغ زار
هیئت مجموعهٔ خود بشمرید — غیر خود سیمرغ اینجا منگرید
در عدد سی مرغ بودند آن همه — از توهم جمله اندر دمدمه
چونکه گم گشتند بعد حرف لا — خویش را جستند بعد از حرف لا

سر وحدت این بود اے نکتہ دان | گر ہمی جوئی نشان از بی نشان

مولف ۔ حقیقت کو سمجھنے والے ہر زمانہ اور ہر مذہب اور ہر ولایت مین تھے ۔ اور ہین اور ہونگے ۔ مگر جس طرح سے آسمان پر آفتاب ایک نظر آتا ہے اور ستارے بیشمار ویسے عقل ہین اور عقل والے تھوڑے ✣

۱ ۔ جس نے منطق الطیر تصنیف شیخ فرید الدین صاحب متخلص عطار کو نہ دیکھا ہو وہ اسکے دیکھنے سے وہی نتیجہ پا سکتا ہے ۔ خلاصہ اسکا اسقدر ہے کہ گود مین بیٹا اور شہر مین ڈھنڈورا ہے

۲ ۔ جتنے انسانون نے خدا کو بتایا ایک نے صورت کو نہین دکھایا ۔ کہانسے دکھاتے اگر محسوس بتاتے تو خدائی سے معزول ہوتا ۔ جیسے عبد العزیز و مراد افندی سلطنت روم سے اور لہاراو ۔ دلیپ سنگھ واجد علی شاہ ہند سے معزول ہوئے ۔ اور جو محسوس نہین کچھہ چیز نہین کہ انتہا سے نظر انسان و امکان بشر سے اسکا علم باہر ہے ۔ پس معلوم ہوا کہ جنہون نے جو کچھہ کہا ہے جھوٹھے و مجاز تھے ۔ فرید الدین عطار نے منطق الطیر مین ثابت کیا جیسا کہ خدا ہے ۔ وہ بہت طول تھی سکو حکیم ابو سعید صاحب فلسفی نے مختصر کیا ۔ پس جو مذاہب کی حقیقت کو سمجھنا چاہے وہ چراغ حقیقت کو دیکھے ۔ اور جو خدا کو دیکھنا چاہے وہ اس منطق الطیر کو پڑھے اور بغور سمجھے ۔ اور جسنے جو تعریف خدا کی کی ہے سنے لوگونکو گمراہ کیا یا واسطے ہلاک کرنے جانوروں کے دام بچھایا ✣

تاریخ تحریر ۱۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء مقام لودیانہ

الکھہ دھاری

تیسری فصل

چراغ حقیقت اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معرفت الہی کسکو نہین ہوئی

جب ٹیڑا ٹیڑت ہے آئے اسکے ہوئی بڈی بار بر بہوجی کا ہی بسار رہی

تعریف صانع صنعت کی

کرون گر مین حمد خدا کا خیال — تو ہے یہہ حقیقت مین امر محال
کہ عاجز ہے ساری خلایق یہان — تو میری زبان کو یہہ قدرت کہان
میرے وہم کو کیا رسائی وہان — کہ جس جا یہ عاجز ہے کل کی زبان
نہ وحدت مین اُسکی مین کچھ سکون — نہ کثرت مین طاقت کہ مین کچھ کہون
جو ہو بند انڈے مین بچہ کوئی — سمجھ اسکو دنیا کی پھر کب ہوئی
وہ کیا حال دنیا بیان کر سکے — جو انڈے مین ایک بند بچہ رہے
جو ہو بند انڈے کی کچھ کیفیت — سمجھتا رہے اُسکی وہ ماہیت
وہ سمجھے کہ جو کچھ ہے سو ہے یہی — نہ سمجھے وہ کچھ طور عالم کبھی
کرو چشم انصاف سے جو خیال — تو ہے ساری خلقت کا ایسا ہی حال
زمین آسمان بھی ہے انڈے کی شکل — ذرا چاہیئے اس جگہہ فہم و عقل
زمین آسمان کے جو ہے درمیان — کرے زیر و بالا کا کیسے بیان
وہان کی وہ کیا کیفیت لکھہ سکے — زمین پر جو ہے آسمان کے تلے
کرے اسکے لکھنے کی کوئی ہوس — سراسر ہے دیوانگی اور بس
رسائی نہین اُس جگہہ وہم کو — نہین دخل وہان عقل اور فہم کو
غرض جسنے ایسا ارادہ کیا — پہر آخر کو اُس نے یہی ہے لکھا
کہ عاجز ہے اس جا بشر کی زبان — ہوئے سب مقر بر قصور بیان

سو مین ایک بندهٔ گنهگار هون
میری کیا هی طاقت که مین کچهه کهون
همه او کهون مین نه اُس کو کبهی
نه سب سے جدا اُس کو مین کهه سکون
کهون مین نه انسا نسے اسکو ملا
مگر ایک معقول هے گفتگو
که هے جو بنا آسمان بلند
بنا یا هے جیسا یهه فرش زمین
جو مهر درخشان هی روشن عیان
جو ظاهر هی یهه ماه تابان مین نور
جو تاریکیٔ شب کو زایل کرے
ستارے جو روشن هین یهه بیشمار
کرے جو کوئی اُس په فکر و خیال
که انکا بهی کوئی تو واضع هوا
جو دیکهو تم انسان کی صنعت کا حال
که ایک قطرهٔ آب ناپاک سے
ولادت کے هوتی هین جب دن قریب
که پهلے سے هو شیر پستان مین
جو پتهر مین یهه لعل پیدا کیا
وه موتی جو پیدا هوا سیپ مین
دیا عقل اور فهم انسان کو
کهانتک کهون اُسکی هین قدرتین
جو واضع سب ان صنعتون کا هوا
کیا جسنے سب انتظام جهان
رکهی هے هر ایک کو علیحده طریق

گناهون مین اپنے گرفتار هون
یهی سب سی بهتر که خاموش هون
همه زو کهون مین نه اُس کو کبهی
نه سب سے ملا اُس کو مین کچهه سکون
کهون مین نه حیوانسے اُسکو جدا
که اون سے نه منکر هو کوئی کبهو
که اُس پر نه پهونچے کبهی کچهه گزند
نهین اُسکے مانند گویا کهین
که هی جس سے روشن یهه سارا جهان
نهین کوئی صورت کا اسمین قصور
جو ظلمات کو روشنی سے بهرے
نهین اُنکی گنتی په کچهه انحصار
تو سب اُسکا معلوم هوتا هی حال
اور ان صنعتون کا جو صانع هوا
کرو اسکی سمجهه فهم و عقل و خیال
یهه سب شکل انسان شکم مین بنے
تو دیکهو ذرا ماجرائے عجیب
یه صانع کی ظاهر هین سب قدرتین
کوئی تو غرض اس کا واضع هوا
بهلا کس کو هم اس کا واضع کهین
کیا بس هین انسان کی حیوان کو
که ظاهر هین بس سر بسر صنعتین
میرے ذهن مین بس وهی هی خدا
خدا هی وهی صاف و ظاهر عیان
نهین اس سے منکر هے کوئی فریق

اُلوہیت اسکی کو قایل ہین سب / غرض اسکی وحدت پہ قایل ہین سب
کسے نے کہا اُسکو ہے لامکان / کسی نے کہا اُسکو ہے بے نشان
کسی نے کہا جو ہے سب ہے خدا / کسی نے کہا وہ ہے سب سے جدا
کسی نے کہا سب اُسی سے ہوا / غرض فہم موافق ہر ایک نے کہا
ہر ایک لایق فہم پویان ہوا / ہر ایک لایق وہم جویان ہوا
تمنا مین ناقوس زن ہے کوئی / کہین سجدہ مین سر فگن ہے کوئی
کوئی کوہ و صحرا مین حیران ہے / کوئی دشت و بر مین پریشان ہے
نہ پہونچا حقیقت کو کوئی ذرا / سمجھ کے موافق جھگڑتا گیا

پانچ اندھون نے ٹٹول کے ایک ہاتھی کی ماہیت کو جسطرح سے سمجھا

سناؤن مین ایک اسکی ایسی مثل / کہ آئی ہے وہ یاد یہان برمحل
کہ ایک جاپہ تہے پانچ اندہے رفیق / انہون مین تہا ایک دوسرے کا شفیق
بخوبی وہ رکہتے تہے آپسمین ربط / باہم مشورہ مین بہی تہا انکو ضبط
سبہی کام کرتے تہے کرکے صلاح / ہو نقصان اُس کام مین یا فلاح
مسافر غرض اک وہان آگیا / کہ ہاتھی بہی اک اُسکے ہمراہ تہا
وہ بیٹھے جو باہم ہو اُس روز سب / لگے کرنے باہم یہہ تقریر جب
کہ ہر چند پیدایشی اندہے ہوئے / مگر عقل سے سب سمجھتے رہے
پر سمجھے نہ ہم ماہیت فیل کی / کہ کسطرح ہے شکل اُس کی بنی
کرین سب نے باہم غرض قیل وقال / کہ ہاتھی کی معلوم کیجیئے مثال
یہہ بہتر کہ ہاتہون سے مس کیجیئے / کہ شکل اُسکی دریافت کر لیجیئے
ہوا مشورہ اُن کا آپسمین جب / پکڑ کر اُٹھے لکڑیان سب کے سب
چلے لکڑیون سے زمین کو ٹٹول / بدانست خود چشم باطن کو کھول
گئے تہے وہ جس جاپہ ہاتھی بندہا / وہ تھا اتفاقیہ بیٹھا ہوا
ٹٹولا اُسے ایک نے کان سے / نہ دیکھا کسی اور عنوان سے

چلا پائون کیطرف کو دوسرا ٹٹولا غرض پاؤن ہاتہی کا جب
بہت پائون پر ہاتہہ پہیرا کیا بدالنسبت خود وہ بہی واقف ہوا
گیا طرف ہاتہی کی پہر تیسرا تو وہ سونڈ پر ہاتہہ پہیرا کیا
غرض سونڈ کا حال معلوم کر چلا بے تکلف وہ پہر اپنے گہر
جو چوتہے نے ہاتہہ اپنا جا کر رکہا تو بس پشت پر ہاتہہ اُس کا پڑا
جو تہا پانچوان اُن مین اک عقلور رکہا اُسنے جا ہاتہہ دم فیل پر
غرض خوب ہاتہی کی دم کو ٹٹول چلا اپنے دل کی گرہ کو وہ کہول
جو تہے ایک جلسہ کے پانچون رفیق چلے ہوگئے فارغ وہ باہم شفیق
سمجہہ کر غرض ایک ایک جز کو چلے عقل پر اپنی وہ مست ہو
کسی نے کہا شکر ہے شک گیا کسی نے کہا خوب عقدہ کہلا
کسی نے کہا تہی یہہ دل مین گرہ کہ رہتا تہا یہہ فکر بہی گہ بہ گہ
سو بس ہم نے دیکہا جو ہاتہی کو آج تو اس فکر کا ہوگیا یہہ علاج
ہر اک حال مین اپنے مسرور تہا ہر اک فہم پہ اپنے مغرور تہا
مسافر جو وہ مالکِ فیل تہا غرض اپنی جانب روانہ ہوا

گفتگو پانچون اندہون کی فیل کی تعریف مین

ہوا دوسرے روز جب ذکرِ فیل لگے کرنے باہم وہ سب قال قیل
ٹٹولا تہا جسنے فقط کان سے نہ تہا اُور واقف کسی شان سے
لگا کہنے وہ یک بیک کرکے غور کہ ہاتہی کی تعریف سُنتے تہے اَور
جو دیکہا تو ہے جہاج کی وہ مثال ہوا اُس کا معلوم اب ہم کو حال
ٹٹولا تہا جس نے فقط پائون کو لگا کرنے پہلے سے یون گفتگو
میان ایک جلسے مین ہم تو تہے وہان ٹٹولی تہی ہمنے بہی ہاتہی کی شان
تو ہاتہی کی صورت تہی مثلِ ستون تیری فکر و دانش کو مین کیا کہون
جو گمراہ ہے فکرِ بیجا سے تو زیادہ نہ کر ہم سے بس گفتگو

جو نازان تہا بس تیسرا سو ڈہ پر
کہ تم دونون گمراہ بس ہوگئے
کہا تہی تو تہا صاف ہوش کل
جہگڑتا ہوا اس مین جو تہا اتہا
لگا کہنے تیسون کو للکار کر
یہہ ظاہر کی آنکھین تو رکہتے ہو گمرا
وہ ہاتہی تو بس تخت کی تہا مثال
رہی پانچوین کو نہ سُننے کی تاب
ہوا لیکے تلوار چارونکے گرد
کہ اے کافرو عقل تم کہو گئے
وہ ہاتہی تو رسی کی صورت کا تہا
ہوا کیا جو گمراہ تم ہوگئے
ہوئی جبکہ پانچون مین تکرار خوب
ہر ایک بات پر اپنے قایم رہا
ہر ایک سب کو باطل بتاتا تھا وہان
وے پانچون ہی پانچون طرف ہوگئے
وہ جاتا رہا اُن کا سب اتفاق
ہوا بر خلاف ایک کا دوسرا
جو پیرو تہے ہر ایک کی پیچہے لگے
غرض تہے مقلد وہ جس جس قدر
غرض حق کہا جسنے اپنا کہا
نہ کی منصفی پہر کسی نے وہان
پہر آیندہ شاخین نکلتی گئین
وہ مطلب کہان اور یہہ نفسانیت
نہ انصاف پر اُن مین کوئی رہا

یکایک لگا کہنے یون شور کر
ہمارے نہ جلسے کی قابل رہے
تمہاری بہی زایل ہوئی صاف عقل
کہ تہا پشت پر ہاتہہ جس کا پڑا
کہ تم سب دیوانے ہوئے سر بسر
پراندہے ہو باطن کی بہی صفا تم
گیا مین نے سب اُسکا معلوم حال
گہڑا ہو گیا وہ ز روئے عتاب
ہوا پر غضب اپنے یارونکے گرد
کہ گمراہ سب یک بیک ہوگئے
ہر ایک ہاتہہ تا دیر اُس پر رہا
الگ اپنی تقریر کرنے لگے
گیا فکر مین اپنے ہر ایک ڈوب
نہ قایل ہوا ایک سے دوسرا
بجز اپنی تقریر حق تہا کہان
حقیقت سی جاہل سبہی ہوگئے
ہوا ایک کا دوسرے سے نفاق
ہر ایک اپنے دین پر ہوا پیشوا
ہر ایک اپنے رہبر کے قایل ہوئے
چلے اپنے مرشد کی وہی راہ پر
سبہون کو وہ کافر سمجہتا رہا
سوا اپنے مرشد کی حق تہا کہان
نزاعون کی ہر دم ترقی ہو
رہی اُن مین ہرگز نہ انسانیت
ہر ایک اپنی جانب کو حق کہہ گیا

اندہون کی حالت دیکھنے سے مولف کا حال

غرض مجھکو آتی ہے اسجا ہنسی ۔ نہ کی ایک نے بھی وہان منصفی
کرون آگے کیا بس مین فکر و شعور ۔ کہ عاقل کو کافی اشارہ ہے بس
جو منصف سُنینگے تو سمجھینگے کچھہ ۔ جو جاہل سُنینگے تو جھگڑینگے کچھہ
سنو صاحبانِ مذاہب ذرا ۔ پر انصاف کرنا برائے خدا
مثل ہندو لایا ہے جو یہہ یہان ۔ سو ایسا ہی ہے مذہبونکا بیان
تمہارے جو ہین مجتہد سب کے سب ۔ وے سمجھا گئے ہین تمہین جو سبب
نہ سمجھا کوئی کل حالات کو ۔ بلکہ دیکھا ہر ایک ایک جزو کو
مقلد نہ رکھتے تھے ہوش و حواس ۔ کیا کچھہ کسی نے نہ ہرگز قیاس
جو سمجھا اُسے آپ سے عقلور ۔ ہوئے اُنکے پیچھے وے سب سربسر
یہ ہین عقل پر سب کے پتھر پڑے ۔ کہ ابتک اُسی پہ ہین قائم رہے
اُسیکو سمجھتے ہین حق لا کلام ۔ یہ دل مین سمایا ہے اک خبط خام
دیا چھوڑ مطلق ہے انصاف کو ۔ یہی کہتے ہین ہٹ کر و گفتگو
سو ہم ایسی باتونسے ناراض ہین ۔ بجز آفرین عقل پر کیا کہین

لال بُجھکڑ کی تعریف مین

مثل اسپر آئی ہے اک مجھکو یاد ۔ کہ منصف سُنینگے تو ہونگے شاد
کہ اک گانون اک جا پہ آباد تھا ۔ جو تھا حال مین اپنے وہان تباہ تھا
نہ تھا عقل سے وہان کوئی بہرہ ور ۔ سراسر وے جاہل تھے اور بے ہنر
اگرچہ وہ صورت کی انسان تھے ۔ بجز نطق و صورت وے حیوان تھے
نہ کرتے تھے ہرگز وے فہم و قیاس ۔ نہ تھی عقل اپنی ذرا اُن کے پاس
کوئی شخص اُس جا پہ مسرور تھا ۔ کہ لال اور بجھکڑ وہ مشہور تھا

سمجھتے تھے سب اُسکو ہشیار عام
تھے ورد سبکے سب اُسکی پیرو تمام

جو کچھ فہم مین اُن کے آتا نہ تھا
غرض پوچھتے تھے اُسی پاس جا

فقط لال تھا اُسکا مشہور نام
بجھکڑ لقب تھا بہر خاص و عام

کہ یعنی بتاتا تھا وہ اُن کی بوجھہ
کہ اَورون کو اتنی نہ آتی تھی سوجھہ

بہو کرتا تھا حل عقدہ اُن کے سب
سو آئے ہین اسوقت وہ اک عجب

ہاتھی کے نقش پا کو لال بجھکڑ نے تجویز کیا کہ ہرن چکی پاؤنسے باندہ اس راہ سی نکلا ہے

کرون عرض خدمت مین احباب کے
کہ ہاتھی کوئی راہ اُس گاؤن کے

گیا تھا کوئی شخص اُس راہ سے
مگر نقش پا فیل کے رہ گئے

جو دیکھا سبہون نے وہ جا نقش پا
تعجب نہایت دیہہ کو ہوا

نہ دیکھا تھا سبنے جو بس فیل کو
ہوئی مستعد قال اور قیل کو

جو حل ہونا مشکل تھا اسبات کا
تو پوچھا سبہون نی اُسی پاس جا

جو دیکھا غرض اُسنے وہ نقش پا
تو فوراً اُسی ہنس ہنس کے بتلا دیا

ہرن اپنے پاؤن سے چکی کو باندہ
گیا ہی وہ اس راہ سے کود پھاند

گیا ہے نکل وہ تو اس راہ سے
فقط نقش چکی کے یہہ رہ گئے

تشفی ہوئی اُس سے ہر ایک کو
ہوئی رفع اُن سب کی بس گفتگو

پس انصاف کیجئے ذرا اب یہان
کہ پائے ہرن کو یہہ طاقت کہان

جو وہ اعتقادون مین ہشیار تھا
تو بس سبنے تسلیم اُس کو کیا

کولہو کو لال بجھکڑ نی خدا کا سرمہ دانا بتایا اور اُسکے مریدون نے باور کیا

اسی طرح بھتمہ کا کولہو پڑا
نظر مین اُنہون کے کہین آگیا

تحیر کے عالم مین سب آگئے / اُسی پاس حیران ہوکر گئے
جو دیکھا غرض اُسنے کولہو کہا / کہا سب نے دانا خدا کا گرا
گیا شک اُنہون کے دلسے تمام / ہوئے اُسکے مشکور سب خاص و عام

جسطرح لال بجھکڑ کے قول کو اُسکے گاؤن کے آدمی تسلیم کرتے تہے
اسیطرح ہر قوم کے پیرو اپنے مذہب کے پیشواؤنکو تو انکو تسلیم کرتے ہین

اسی طرح ہر قوم کا پیشوا / جو ہوشیار تہا اُنہین بس بنگیا
لکھون مین اگر آگے اب صاف صاف / کہان ہی یقین جو کرین سب معاف
کرو آگے انصاف اب غور سے / کہ دیکھو ذرا یہہ مثل طور سے
کہ اُس گاؤن کے رہنے والونکو تم / کہوگے کہ تہی سبکے سب عقل گم
جو وے مانتے تہے خلاف قیاس / اُنہون کے یہہ تہی کیسے ہوش وحواس
بتاتا تہا اُن کو خلافِ خرد / نہ کرتے تہے اُسکو وے سب مسترد
اسی طرح مذہب کا ہر پیشوا / خلافِ خرد سب کو بتلا گیا
کیا سب نے ایسا ہی تسلیم بس / کہ ابتک ہے اُنکو اُسی کی ہوس
خلافِ قیاس اہل مذہب کی کام / کرون مین بیان پہر ہر خاص و عام
تو ہر اہل مذہب کو ہو ناگوار / اسی مین سمجہہ لیوینگے ہوشیار
نہین طول دینا ہے اس بات کا / ہمارا تو مطلب ہے بس دوسرا
کہ بینائی ہرگز کسیکو نہین / بہٹکتا ہے ایک کہین سو کہین

مولف کی رائے اس مقدمہ مین

نہین پانچون اندہونکو کچہہ سکون / نہ اُنکے مقلد کو مین کچہہ کہون
حقیقت مین اندہے بہی معذور ہین / مقلد بہی سب اُنکے مجبور ہین
ٹٹولا تہا اُن پانچون اندہون نے فیل / کہ بس راستا اُنسکی تہی قال وقیل

گر دیکھو ایک ایک جزو کو
لگے کل مین کرنے وہ سب گفتگو

سمجھ کر حقیقت کو ایک جزو کی
ہوا عقل کل کا ہر ایک مدعی

کہ ایک عضو کی بس سمجھ کر مثال
سمجھ بیٹھے بالکل وہ ہاتھی کا حال

سمجھ عضو کو فیل کی شکل کا
علیحدہ ہر ایک نے تصور کیا

غرض اس طرح حق پہ تھی گو سبھی
نہ صورت کو سمجھا کوئی فیل کی

گو سبنے ٹٹولا حقیقت مین فیل
نہین راست لیکن کسیکی دلیل

کہ وہ جیسے کرتے تھے صورت بیان
بھلا اُس سے ہاتھی کو نسبت کہان

مگر انتہائی مطالب ہے ایک
ہماری تو واقف سبھی ہین نیک

کہ سب کی غرض ہے اسی فیل سے
نہین ہرج کچھ قال اور قیل سے

کرون یہان سے اس ذکر کو اختتام
نہ اندھون سے مطلب نہ ہاتھی سے کام

مناجات

مین اپنے ہی عالم مین مجبور ہون
تحیر کی حالت مین معذور ہون

کدھر کو چلون اور جاؤن کدھر
کہ ہر ایک حق پر ہے اور بے خبر

کہ رستے بہت ہین چلون مین کدہر
پڑون کیسے مین راہ مقصود پر

نہ جبتک ہو تیری ہدایت ذرا
لگے کس طرح پھر کسیکا پتا

ہے تیری طرف کو میری اب نگاہ
بتا وے مجھے میرے مقصد کی راہ

کھڑا ہون سر راہ حیران مین
غرض ہون سراسر پریشان مین

دکھا دے مجھے ایسی اک راہ راست
کہ جس راہ ہو نہ پھر بازخواست

تیرے فضل سے مین ہون اُمیدوار
شتابی تو کر رحم پروردگار

کہ مقصد میرا تو ملا وے مجھے
مئے شوق الفت پلا وے مجھے

نہین وہم زنی کا ہے یارا مجھے
نہین پھر یہہ حیرت گوارا مجھے

تو ہادی ہے مین ہون ہدایت طلب
دکھا وے مجھے حق و باطل تو اب

نہین مجکو تیرے سوا اب پناہ
کہ حیران ہون یا کریم اللہ

وہ بینائی دی جس سے پہچان لون	بس اب حق و باطل کو مین جان لون
تو ہے ساری خلقت کا حاجت روا	یہہ حاجت روا کر میری ای خدا
مین لاچار عاجز ہون اب ای کریم	تیرے در پہ حاضر غفور الرحیم
گناہون کا اپنے نہین کچہہ شمار	مگر نام تیرا ہے آمرزگار
شب و روز مصروف غرق گناہ	میرا نفس ہے اے کریم اللہ
گرفتار ہون نفس کے اختیار	پر اُمید ہے تجھ سے پروردگار
کر اپنے کرم سے مجھے بخشدے	ہے تیرے کرم کا بھروسا مجھے
گناہون سے اپنے مین ہون شرمسار	رہا عمر بہر نفس کے اختیار
ہون اعمال زشت و زبون پر خجل	گناہون سے اپنے ہون بس منفعل
تیرے در پہ حاضر ہون پر انفعال	گناہونکا روشن ہے سب تجھپہ حال
نہین چھوڑتا مجکو نفس رجیم	پر ہے نام تیرا غفور الرحیم
مئے الفت اپنی پلادے مجھے	اب اس نفس بد سے چھوڑادے مجھے
ہے تجھسے بس اب آرزو یہہ میری	رہے مجھکو دایم محبت تیری
تیرے بادۂ شوق سے مست ہون	شراب محبت کو پیتا رہون
شب و روز تیری رہے دل کو یاد	نہو دوسری طرف کا کچہہ خیال
تو قادر ہے سب امر پر اے اِلٰہ	دکہادے مجھے اپنی جانب کی راہ
بھٹکنا یہ ہر طرف کا مجھسے دور	تو ہی کرنیوالا ہے رب الغفور
نہ خواہش ہو اب دوسرے کی مجھے	ہمیشہ رہے یاد تیری مجھے
نہ ہو دوسری طرف کا احتمال	رہے دل مین ہر دم تیرا ہی خیال
غرض یہہ کہ جبتک مین جیتا رہون	مئے شوق کو تیرے پیتا رہون
تیری یاد مین نکلے جب نکلے دم	نہو سر میرا دوسری طرف خم
تیرے در پہ حاضر رہون سرنگون	رہین دور افعال زشت و زبون
ہدایت کر اپنی طرف کی خدا	ہوا و ہوس سے مجھے کر جدا
جو ہو آرزو تو تیری آرزو	نہ ہو دوسرے کا تصور کبھو
تیرا نام ہر دم ہو ورد زبان	نہ آوے کبھی دوسرے کا گمان

الہی یہہ مطلب میرا ہو حصول — دعا کر یہہ اپنے کرم سے قبول
ہو آگئے تو خاموش اے دل فگار — رہو فضل کا اُسکے امیدوار
رہیگی جو تجکو تلاش دلی — تو یہہ جان لے آرزو بھی ملی
عجب کیا جو تیری دعا ہو قبول — تیری دل کا مقصد ہو دم میں حصول
بس اب آگے خاموش ہو اے زبان — نہ کر طول اس سے زیادہ بیان
چراغ حقیقت ہوا اس کا نام — بنام خدائے کریم اتمام

فقط

چوتھی فصل

الکھہ نرنگنی اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ موجود جو ہی وہ فانی ہے

۱- الکھہ کے لکھنے کو اُسکے شایقون نے اپنی طاقت دلی و دماغی سے تا مقدور سعی کی ہی جسکی جہانتک رسائی ہوئی اُسنے اپنے علم کو ظاہر کیا ہے الکھہ اگر لکھا جاتا تو اُسکا نام الکھہ نہوتا۔ اگر وہ کسیکو لکھا جاتا کوئی اُسکے لکھنے کا قصد نہ کرتا جو لکھی چیز کو لکھتے یا دکھاتے ہین وے گمراہ ہین اور آورونکو گمراہ کرتے ہین کہ آزمودہ را آزمودن جہل است۔ مین نہین کہتا کہ مین نے لکھا ہے مگر جسکا لکھا ہی اُسکو فانی سمجھا ہے اور یہی اَورون کو سمجھایا ہے۔ الکھہ کے لکھنے کو یہہ وظیفہ ہی۔ دست از طلب ندارم تا کام من برآید۔ یا تن رسد بجان یا جان ز تن برآید۔ جو کنون ضمیر آکر دہی دوست و دشمن کی نذر کرے +

۲- جو الکھہ ہے وہ بیدون اور شاسترون اور پورانون اور غیر مذہب والون کی کتابون مین نہین ہے اگر اُسکی روشنی ہے الکھہ کے دھاریون کے دلون مین ہی اور موحد ہر ملک و ہر مذہب کی کلام بالمعنی واحد ہین۔ بغور خیال کرو (در کنز و ہدایہ نتوان یافت خدا را۔ در مصحف دل بین کہ کتابی بہ ازین نیست) جب الکھہ کے لکھنے کو فقط داغ دماغ ہے کتابونکو واسطے نسخے آتشبازی کے یقین کرو۔ صرف و نحو۔ لغت و منطق کے بحث کرنیوالے انواع و اقسام کی فضیلت پا سکتے ہین۔ الکھہ کے لکھنے کو بمقابلہ الکھہ گرو دھاری والون کے طفل شیر خوار ہین بلکہ بچہ دان کے اندر +

۳- جب مقصود ذہنی و مطلوب قلبی قدیم کتابون مین نہین ہے جدید کتابون مین بہی داخل نہین ہی اور دجہ نہونیکی کتابون مین صاف ظاہر ہے کہ وہ غیر محسوس ہی۔ کتاب و کاتب و مکتوب و مضمون جو ہے وہ محسوس ہے۔ محسوس محسوس کو دیکھہ سکتا ہی

کو محسوس پا نہین سکتا ہے - جو محسوس کو معدوم کرے غیر محسوس ہو جاوی - خود بخود دور ہو جاوے جسکا متلاشی ہو وہ خود ہی ہو جاوے (جیسے گم شدہ کوئی گے جاوی - کرے گم آپکو تب اُسکو پاوے) ✤

۴ - ہر فن و ہنر کے سیکھنے و سکھانیکو ایک دستور العمل علیحدہ ہی - تماشبینی کیواسطے کوک شاستر ہے اور مباحثہ کو منطق اور محاسبہ کو علم عدد و بیمایش کو علم خط اور اسیطرح سے جنگ و صلح و عدالت و خراج ستانی و تجارت غرض جملہ افعال نیک و بد کی ایک آئین ہی - دو آدمیون کے جھگڑنے کو قانون و اسٹامپ ہی اور ہندوستانیون کے لوٹنے کو ستیہ نرائن کی کتھا اور آدر گرر پوران و دہرم بہاگوت اور ستیا بہاگوت ہی - ویسے ہی سالکان راہ حق کی غور و فکر کو بیدانت سنگیا ہی - یہہ کتاب سند نہین ہے اور اس کے مضامین الکھہ کی مورت بہی نہین ہین مگر اُس راہ کے مسافر کو یہہ راہنما ہے - اگرچہ کتاب فقط اُس جزو کو نشان دیتی ہے جسکو جزو لا یتجزا کہتے ہین - مگر جملہ خطوط جو اُس نقطہ مفروض سے کہچے ہین سب کی اجمالی تعریف کرتی ہے اگر یہہ مسافر کو منزل مقصود پر نہین پہنچا سکتی ہی کہ راہ مین رہزنون سے لُٹنا بہی نہین دیتی ہے - اگر یہہ کتاب معقول نہوتی اور نامعقول مصنف کی تصنیف ہوتی نامعقولون کیواسطے ردیات مین پنساری کی دوکان مین بیچتے اور نامعقول پنڈت اسکو سنایا کرتے ✤

(فقرہ دوم) دفعہ دوئیم - جو علم و عقل رکہتے ہین اور خیر خواہ خلایق ہین اور موحد ہین اور دنیا کو چند روزہ گذران جانتے ہین اور اس دار ناپایدار کو مزرعۂ آخرت سمجھتے ہین اور صریح و مرنجان کو دستور العمل انسانیت کا جانتے ہین اور معاونت اغنیاء کو عمدہ فعل قرار دیتے ہین اور اپنی یادگار آیندگان کیواسطے چھوڑنا چاہتے ہین اُنسے خطاب کرتا ہون مصنف بیدانت سنگیا کی اپنی تصنیف سی فقط یہہ مراد تہی کہ سنیاسی جب سنیاس دہارن کرے پر پہنچ یعنے گرہ بیٹھا وی اور اُسکی فروعات کو مثل ابر روان اور خواب پریشان اور چراغ سحری و سایہ دیوار و نقش بر آب و غنچہ و گل تصویر کی سمجھہ غیر محسوس سے ایسا شاغل ہو جاوے کہ خود غیر محسوس بنجاوے کہ جو محسوس ہی وہ فانی ہے غیر محسوس جاودانی ہے - یہہ

خیال اُسکا اعلی درجے کا ہے اُسکے ارادے کو ظاہر کرنیکو ادھیاروپ اور اپ باوہ کی معنے کو سمجہنا کافی ہے کہ جتنی بتفصیل بہ نمبر مختلف ہیں سب ادھیاروپ کی ہیں۔ اگر در خانہ کس است حرفے بس است۔ تمام دنیا کے مردم سنیاسی نہیں ہو سکتے ہیں اور سب سنیاسیون کو یہہ مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا ہے کہ جیسا لکہنا وکہنا آسان ہی ویسا عمل مین لانا محال ہے۔ مصنف الکھہ نرگنی کی خامہ فرسائی سے یہہ خواہش ہے کہ تمام جہان کے زن و مرد ومحنت اور امیر وغریب ودنیا دار اور تارک دنیا اگر علم وعقل کا اعلی مرتبہ پانے نہ سکین اوسط یا ادنی مرتبہ سے محروم نرہین اور منقولات کی دلیل کے دریا سے نکل معقول کے کنارے سے لگ جاوین۔ اور توہمات بیہودے کی جنگل مین بہٹکتے نرہین گیان نگری مین بس جاوین گیان جسکو ہو وہ نہایت خوش نصیب ہی۔ اگیانی سے گیانی بہی شریف ہی۔ صاحب حکومت کو بالضرور مشرف ہی۔ جو کسی کا محکوم نہو وہ بہی محکوم سے مشرف ہی۔ بیمار سے تندرست لاغر اندام بہی اچہا ہی۔ اور پرادہین سے سوتنتر عزت دار ہے جنکی توجہ مقصود کیطرف براجبی ہوتی ہے اور جنکا ارادہ قوی ولا تجم رہتا ہے وی اپنے دلی مقصود کو اسطرح سے حاصل کر لیتے ہین جیسے برہمانے برہمانڈ کو رچا کہ وجود موجودات کا شکلیں سے متقدمین نے لکہا ہے۔ تمام تحریر وتقریر فقط ایسے اشخاص کی ہدایت کو ہین جو حیرت کے دریا مین غوطے کہاتے ہین اور کنارے پر پہونچنے کو تدبیر کرنے سے عاجز ہین۔ جو مثل دریائی خلقت کی دریا سے باہر ہونے کو علت موت سمجہتی ہین ویسے جہل مرکب مین غوطے مارتے ہین حکماء یونان اُنکے علاج کیواسطے ریاضی طبعی کی تعلیم کو قاعدہ دیتے ہین۔ لیکن جسطرح سے ہم مذاہب کے موجدان کی اقوال سے منکر ہین حکما کے اس قول سے۔ کہ ہمنے کبہی مُردے کو زندہ ہوتے نہین دیکہا اور نہ تہہ مین جوک لگتے ❊

۲۔ اصل مصنف نے موجودات کرہ بیضادی کو ۴۵ انمبر مین دکہایا ہے اور نتیجہ بہی نکالا ہے کہ یہہ سب فانی ہین ہم انکی تعریف کچہہ زیادہ اس غرض سے کرتے ہین کہ جو ترک مطلق نہ کر سکین وے ناقص افعال سے اپنے تئین پاک کر سکین +

۔ عوام لفظی معنے سمجہہ کے گمراہ ہو جاتے ہین جیسے ادہیاروپ کی معنے ہین تمام کرہ بیضادی

اور اب بادہ کے معنے ہین محسوسات سی منزہ کون بشر ہے جو حین حیات کرہ بیضاوی
سے باہر ہو سکتا ہے جو فقیر یا سنیاسی گھر چھوڑ جنگل مین رہتا ہے اور طعام و شراب
وغیرہ بستہ ضروری کا پابند رہتا ہے وہ کسی طرح سے مدعی ہو سکتا ہے کہ مین اوپیا
روپ کے احاطہ سے باہر ہوا پا بادہ کے میدان مین مقیم ہوا کہ جنگل بھی اوپیا روپ کے
احاطہ مین ہے اور احتیاج طعام وغیرہ اُسکی فروعات ہین۔ پس جسنے صحرا اپنی اختیار
کی اُسنے شریف افعال سے نفرت کر رذیل فعلون کی طرف توجہ کی۔ اس تکرار سے
یہہ مطلب ہے کہ محسوسات کا دایرہ ایسا وسیع ہے کہ اس سے باہر کوئی محسوس ہو
نہین سکتا ہے۔ اس حالت مین فرض ہوا کہ حین حیات جملہ افعال حسب آئین عقل کی سلامت
روی سے کیا کرے اور دل سے اُن جملہ اشیا کو جو رنگ۔ روپ۔ رس۔ گند۔
شبد۔ سپرش سے متعلق ہین اور نام و نشان رکھتی والی ہین اُنکو فانی سمجھے۔ بہشت و
نکت بھی نام رکھتے ہین اور وصل و ہجر بھی ایک حالت ہین جب دل سے یہہ سب معدوم
و مردود ہو جاوین وہ اگر ہزار گوپیون کے حلقہ مین بیٹھا ہو یا تمام جہان کے معاملات
کا ناظر ہو پرم ہنس ہے اگر دل مین تجھہ بہم درجا ہے جنگل مین پنچ اگنی تپنے یا ڈنڈ و کمنڈل
لئے پھرنے یا برہنہ ہو پرم ہنس کہلاوے اُسکی مٹی خراب ہے۔ پرپنچ کے احاطہ سی جسم
باہر ہونے نہین سکتا کہ پرپنچ سے مرتب ہوا ہے پس جو جسم کو پرپنچ سے باہر کرنا چاہتا
ہے وہ مشق پریشان کرتا ہے۔ پرپنچ سے دل باہر ہو سکتا ہے کہ وہ پرپنچ سے نہین بنا ہے
پرپنچ کو دل نے بنایا ہے کہ بیدون نے دل کو برہما قرار دیا ہے اور ایک دلیل سی ثابت
بھی ہوتا ہے کہ جو چیز خدا کی خدائی مین نہین ہے دل اُسکو بنا لیتا ہے مثلاً بھوت۔ ہاؤ
کوئی چیز نہین ہے اور نہ انکو پرمیشر نے بنایا ہے یہہ دل کے سنکلپ سی پیدا ہوئے
ہین۔ واجب ہے کہ پرپنچ سے دل کو باہر کرو اور کایا کو معطل کشٹ ندو۔ غور کرو کہ
لفظی معنے اور مرادی معنے مین کیا تفاوت ہے۔ لغت کی کتاب کے پاس رکھنے والے
لفظی معنے آسانی سے کر سکتے ہین مخاطب کے کلام کو سمجھنا خالہ کا گھر نہین ہے۔ فقیر
کے کلام کو فقیر اور راجہ کی کلام کو راجہ معلوم کر سکتا ہے۔ ہولی مین بیشتر اشخاص
راجے اور جوگی کا سوانگ بھرتے ہین اور صورت بھی بنا لیتے ہین۔ دل و دماغ مسخرون
اور بھانڈون کا رکھتے ہین۔ لفظی معنے کرنیوالے ایسے مہاپرش ہوتے ہین جنہون

نے اندر کو اہلیہ زوجہ گوتم سے زنا کار قرار دیا اور لنکا کو سات سمندر کے پار رکھدیا اور راون کو گیارہ سر لگا دیے۔ اپنی جہالت کا سایہ اپنے معتقدون پر ڈال دیا اور شاعر کی شاعری اور رنگینی کلام و حسن بیان کو نہ سمجھہ عاقلون کو متقدمین کے کلام سے متنفر کر دیا جامی نے زلیخا مین لکھا ہے (میانش موئے بل ز موئے نیمے) کیا زلیخا کی کمر بال کے نصف تھی۔ کیا جامی جہوٹھا تہا۔ کیا جامی دہوکے باز تہا نہین نہین یہہ کلام اُسکا شاعرانہ تہا احمق سمجھتے ہین کہ یوسف حسن کے چار حصہ سے تین حصہ رکہتا تہا یہہ نہین سمجہتے ہین کہ اسوقت اُس شہر کے امرد غلامون مین چیدہ تہا ❊

۴- نامہ نگار کی تحریر پر عقل والا نکتہ چینی کرے مضایقہ نہین ہے کہ چاہئے اُستاد کا لبستہ حیف ہے اگر الو ہما کے آشیانے مین تصرف کرین اور گدہے شیر کا پوست پہنکر شیر ہونا تاہتہ کرین اور سگ دنیا تارک دین و دنیا کے روبرو استادہ ہون ❊

۵- نامہ نگار جیسے لا مذہب و تلخ مزاج ہے ویسے خود پسند بہی ہے اور ثبوت یہی ہے کہ کسی کے قول کو باور نہین کرتا ہے۔ ان تین علتون کے اجتماع سے لا پرواہی عیان ہے۔ پس جو ذہن خود بہتر سمجہتا ہے وہ لکہتا ہے۔ اپنی تحریر کے ناظرین کو یہی کہتا ہے کہ جو انکی راے مین بہتر معلوم ہو اُسکو ذہن مین رکہین اور ناپسند اور نامعقول کو جہان دیکہین وہین چہوڑ دین صحیح اور معتبر وہی کلام ہے جسکو ذہن قبول کرے۔ دوسرے کو معتبر سمجہے گے جو کسی قول کو معتبر سمجہتا ہے وہ مرد معقول نہین ہے۔ جن کی آبائی رسم بہیکہہ مانگنے اور عوام کو ٹہگنے اور بہیانک۔ روحک بادین بنا نیکی ہے انکا حق ہے کہ جو مثل انکے ہون اُنکی تحریر و تقریر پر اپنی فضیلت کو ثابت کرین ہماری تحریر پر نکتہ چینی کرنے سے بجز اُنکے بہتر ہو کہ ہماری جوتی کو اپنے سر پر رکہین تاکہ انکی نجات ہو ❊

۶- اس کتاب کی ۱۴۶ نمبر ہین اور بہت لفظ ایسے ہین کہ جنکے معنے اور فروعات مختلف

ہین مگر دو نمبرون مین لکھنے سے مغالطہ اور شبہ ہوتا ہے ایسے لفظون کو ایک نمبر مین لکھہ بدفعات علیحدہ اُنکی تعریف کی تاکہ ناظرین کو دقت نہو اور اسی مراد سے باعتبار حروف ہجی ترتیب فہرست کی *

۷- بیدانت مذہب نہین ہے علم معقول سے عمل کرنا بیدانتی ہونا ہے نادان ہین وہ جو زراعت - تجارت صنعت - خدمت کو ترک کرتے ہین اور گداگری کرتے ہین اور عیال و اطفال کو چھوڑتے ہین اور جنگل مین رہ حیوانات و نباتات و جمادات سے الفت پیدا کرتے ہین گیان دل و دماغ مین جگہہ کرتا ہے اور غور و فکر سے قوی ہوتا ہے - کایا کے کشٹ دینے اور بال و ناخن بڑہانے اور ڈنڈ و کمنڈل ہاتہہ مین رکھنے سے نہین ہوتا ہے *

۸- ہر شے کے تین درجے ہین - اعلیٰ - اوسط - ادنیٰ - اعلیٰ کو افراط اور ادنیٰ کو تفریط کہتے ہین - اوسط کو اعتدال کہتے ہین اور اسکو محمود سمجھتے ہین *

۹- بدکاری بیغیرتی - بزدلی - دوسرکی زیادتی کا تحمل - دوسرے سے التجا تفریط کی مدمین ہین - دوسریکو دبانا - دوسرے پر سختی کرنا افراط مین داخل ہے - محنت و مشقت سے زندگی کرنا اور عیال و اطفال کی امداد کرنا اور عمدہ خوراک و لباس رہنا اور علم معقول حاصل کرنا اور ناپائداری دنیا کو جاننا اور بھید موجودات کو خیال رکہنا اعتدال کی حفاظت کرنا ہی - پس سنیاس ڈنڈ و کمنڈل سے نہین بنتا ہے اور تخت و تاج سے نہین بگڑتا ہے - دل کی آزادی سے بنتا ہے اور دل کی گرفتاری سے بگڑتا ہے - یہہ خلاصہ جملہ بیدانت کا ہے - قیدی جیلخانہ مین رہتا ہے دل اوسکا عیال خانہ مین - حالانکہ دل جسم کے اندر سے باہر نہین جاتا ہے - اسی طرح سے چاہیئے کہ جسم کو دنیا مین قید رہنے دے اور دلکو پرمیشر سے لگا دے - بدمعاش جب جیلخانہ سے رہا ہوتا ہے دو چار روز ادہر اودہر ایسی حرکت کرتا ہے کہ جیلخانہ مین جاتا ہے - یہہ حالت اُن فقیرون کی ہے کہ کسی علت سے تیاگی ہو فقیر کی صورت بنا بیٹھتے ہین پہر لذت دنیا اون کو گہیرتی ہے مہنتائی اور سُدہائی کے مدعی ہو دنیادارون کی مایل ہوتے ہین *

۱۰- کسیکو ترک نہ کر کہ پنج تت کا تم جسم حیات ترک کرنے نہین سکتے ہو کہ پنج تت سے مرکب ہو اور تمام اجرام و اجسام بہی ان سے مرکب ہین - پس جو تم ہو وہی پر پنج ہے اور کسیکو

مت پکڑو کہ جو محسوس ہے وہ معدوم شدنی ہی اور تمہارا جسم بھی ویسا ہی ہے اگر کوئی زن و فرزند کو چھوڑ دے جبتک جسم کو نہ چھوڑے کامل تارک نہووے اور جبتک ترک مطلق نہ کرے کامل نہووے جب ترک مطلق محال ہے ترک جزویات خیال بے سود ہے۔ دانشمندون نے اُن چیزون کے ترک کو تاکید کی ہے جو باعث اذیت اغیار کے ہین جو فقر زن و فرزند کو ترک کرتا ہے وہ متعلقان کو تکلیف پہونچاتا ہے جو محنت و مشقت کو ترک کرتا ہے وہ محنت و مشقت کرنے والون کو زیر بار کرتا ہے۔ جو اپنی جان و جسم دل و دماغ کے فربہ کرنے یا اپنے متوسلون کے خوش کرنے کو غیرون پر ستم کرتا ہے وہ نیک افعالی کو ترک کرتا ہے حقیقت کو سوچنا حق سے واصل ہونا ہے پرپنچ حق سے جدا نہین ہی۔ حق جان جہانست جہان جملہ بدن۔ پرپنچ کے تماشے سے دل کو جدا کرنا یعنے جسمانی خیالات سے دل کو ہٹا روحانی کی طرف لگانا۔ توحید ہمین ست دگرہا ہمہ فن +

۱۱۔ ہمہ اوست کے لفظی معنے ہین کہ جو کچھ ہے وہی ہے۔ اس سمجھ والون نے عناصر و کواکبون اور اجرام و اجسام کو پوجنا روا کیا یہہ نہ سمجھا کہ جب ہمہ اوست ہی ہین ہی وہی ہون۔ ساجد و مسجود و سجدہ ایک ہی ہے۔ بعض نے اپنی تئین برہم سمجھا لیکن یہہ نہ سمجھا کہ اگر مین برہم ہون چوہڑہ چمار بھی برہم سے جدا نہین ہی۔ ہمہ اوست سی مراد یہہ ہی کہ جگت کو مساوی سمجھنا اپنے اور بیگانے مین تمیز و تفریق نہ کرنا یہہ نہین ہی کہ جورو کا کام بیٹی سے لینا +

۱۲۔ جاہلون نے منشاء کلام کو نہ سمجھ لفظی معنے کر گمراہی کو مثل ابر کے چھا دیا فقیری بالمعنی سنیاس ہے اور سنیاس کی شرط ہی طفولیت مین بیدون کا پڑھنا بعد حصول سارٹیفکٹ عقد کرنا۔ بعد جوان ہونے بیٹے کے گوشہ گزینی کر عوام کو تعلیم کرنا۔ چوتھے حصے عمر مین جب لیاقت علمی و عملی کمال کو پہونچے اور قوائے خیالی و افعالی سُست ہو جاوین تب سنیاس کو دھارن کرے اس شرط سی مکمل سنیاسی ایک نظر نہ آویگا جسنے اس شرط کو پورا نہ کیا ہوگا اگر اُسکی تحقیقات کرو دنیا کا چھٹا بدمعاش ثابت ہوگا۔ اپنی قوم کے مردم کو دوسری مذہب مین جانے دینا اور دوسرے مذہب کی آدمی کو اپنے مذہب مین نہ ملانا۔ اپنے دیس مین پردیسیون کو راج کرنے دینا اور دوسرون کے دیس مین راج یا تجارت یا نوکری

یا صنعت یا طالبعلمی نکمرنا۔ اَوروں کی جوتیاں کہانا اور اپنے تئین اَوروں کا غلام بنانا اور غیرونکو اپنا غلام نہ کرنا یہہ شرط سنیاس اور راج دہرم اور صبر کی نہین ہے مگر حماقت وجہالت کی ہے ✣

۱۳-جواہر کی قدر جوہری جانتا ہے اور چمڑے کی پرکہہ چمار کو ہوتی ہے اسیطرح جس کام کو جسنے کیا ہوتا ہے اُسکی قدر وہ جانتا ہے۔ جس شخص نے بجز کہنے (وہوتی ہین پوتہی ہین ورگلوزنار) اور بہیکہہ مانگنے اور وسہم بہاگوت سُنانے اور چیرہرن لیلا کرنے اور بین ومتہن کو شمار کر کے چمانون کی کہوٹی دسا بتانے اور مردون کا سرادہ کرانے اور نابالغ چہوکرون کا عقد کرا کے فیس لینے کبہی سلطنت وزراعت وتجارت وصنعت وخدمت کے اصول وفروع سے علم وعمل حاصل نہ کیا ہوا ور نہ معقولات کا علم پایا ہو نہ فقیری کی شرائط کو ادا کیا ہو اُس سے استصواب اُن معاملات کا جنسے اُنکی متعدد ولپنتت کو بہی خبر نہو بجز نادانی اور کچہہ نہین ہے۔ میدان جنگ کا مہورت کسی کمانڈر انچیف سے پوچہنا چاہئے اور انتظام سلطنت کا کسی منتظم ریاست سے۔ فقیری کا کسی آزاد سے۔ فقیرون کی شراب عشق الہی ہے اور فاجرون کی شراب گوڑ اور گوٹہلے کی ہے۔ خدا پرست دل کو گیان کے پانی سے دہوتے ہین اور ظاہر پرست جسم کو گنگا کے پانی سے پس غسل کے معنے دہوتے کے ہین۔ لیکن سمجہہ کا تفاوت ہے ✣

۱۴- ہندیون کی حالت آج نہایت خراب ہے کہ دین اور دنیا کے کسی اصول و فروع مین انکو فضیلت نہیں ہے دنیا مین یہہ غلام ہین اور عاقبت کی خیالات انکے محض بہینے ہین کوئی انکا رہبر نہین ہے۔ رہبر جو ہو گا اپنے مطلب کو مقدم سمجہیگا پس واجب ہے منطق الطیر کے قصے کا خلاصہ سمجہین۔ جو اسکے شروع مین ہے۔ پرندون نے سیمرغ کی تلاش کو کوشش کی۔ ہر چند جستجو کی پتا نہ پایا جب عاجز ہوئے اپنے تئین شمار کیا تیس ۳۰ مرغ شمار ہوئے پس معلوم کیا کہ ہم ہی سیمرغ ہین۔ مراد یہہ ہے کہ معقول مردم متفق ہو ہر جزو کل معاملات دینی و دنیوی کی اصلاح کرین۔ شخص واحد کی مجاریہ آئین کبہی مفید عام نہین ہوئی ہے کہ ہر شئے کی کشش اپنی طرف کو ہوتی ہے۔ انتظام دُنیا کا اختلاط سے متعدد اشیاء کے ہوا ہے۔ آگ جلاتی ہے۔ پانی سرد کرتا ہے۔ اجتماع سے عناصر کے اعتدال پیدا ہوتا ہے ✣

۱۵ - جسطرح دریا سے لہرین پیدا ہوتی ہین ویسے خیالات - لیکن زوایدباتون کو دوسرے موقع پر منحصر رکھہ مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون - ہر ایک نمبر کو ظہور اور جس نمبر مین ایک ہی لفظ کی متعدد نوع پر تعریف ہے ہر ایک کیواسطے دفعہ اور فروعات کیواسطے ضمن اور جہان فرع کی کوئی فرع ہے اُس کے واسطے فقرہ رقم ہوگا اور جو اپنی رائے سے رقم ہوگا اُسپر مولف کا نشان ہوگا اور جس لفظ کی معنے خاص مذہب ہنود سے متعلق ہونگے اُسپر لفظ برہمن رقم ہوگا +

۱۶ - ہر چند واجب تھا کہ باعتبار حروف تہجی جیسے کہ فہرست بنائی ہے ہر ایک فصل کو لکھتا - لیکن نامہ نگار کا دل جسوقت جسطرف متوجہ ہوتا ہے اُسی مضمون کے لکھنے کو قلم اُٹھاتا ہے اگر ترتیب پر خیال کرتا تمام عمر مین لکھہ نہ سکتا لہذا جو نمبر پیش نظر ہوا اُسی کے ظہور کو لکھا +

ظہور اول کرم یعنی افعال کی کیفیت مین

دفعہ اول - نمبر ۱۱ مین پانچ کرم اندری اور نمبر ۱۲ مین پانچون اندریون کے فعلون کا بیان ہے + دفعہ اول

ضمن ۱ - زبان اسکا فعل نطق رقم ہے - مولف - نطق کی مختلف نوع مین - ۱ مفید و مرغوب عام - ۲ مفید و مرغوب خاص - ۳ - مضر و مکروہ عام - ۴ - مضر و مکروہ خاص - ۵ فضول و لغو - ۶ - بظاہر بہتر اور حقیقت مین بدتر - ۷ - ظاہر مین سخت اور حقیقت مین مصلحت - دویم زبان ذایقہ کی تمیز کرنیوالی ہے - تلخ - ترش - شیرین - نمکین - کسیلی - پھیکی اشیا کو معلوم کرتی ہے اور اُس سے مزاج اشیا کا دریافت ہوتا ہے کہ یہہ ایک جزو طبابت کا ہے اور لذت کا - ناقص کلام اور ناجایز ذایقہ سے اسکو روکنا چاہئیے اور بہتر کلام سے خاموشی نہ چاہیے کہ انسان کو شرف نطق سے ہے اور تلخ طعام جایز کو شیرین طعام حرام سے بہتر سمجھنا چاہئیے + ض ۱

ضمن ۲ - ہاتھہ اسکا فعل پکڑنا رقم ہے - مولف - جسقدر کام راجے انتظام سلطنت کو اور سپہ سالار و سپاہ میدان جنگ مین اور دیوان و اہلکار و منشی و متصدی قلم سے ض ۲

اور مصور و نقاش و باجہ نواز و سوداگر و دستکار و مزدور ہاتھہ سی کرتی ہین اور مرد و عورت
انتظام خانہ داری و خوش گذرانی اور تفریح قلب کو کرتے ہین سب اسکی فروعات ہین ✤
ض ۳ ضمن ۳ - پانون اسکا فعل چلنا رقم ہے - مولف - سفر بحر و بر و کوہ و دشت بغرض
ملک گیری و ملک داری) اور حاصل کرنے علم عقل صنعت - اور معلوم کرنے قدرت
قادر اور تفریح قلب اور حاصل کرنے معاش سب کا تعلق اس اندری سے ہی ✤
ض ۴ ضمن ۴ - آلہ تناسل مرد و عورت اسکا فعل لذت رقم ہے - مولف - یہہ باعث تولید
و تناسل نوع انسان و حیوان ہے - حیوان باوجود جہالت و بے تمیزی کے اس فعل
کو بواجبی کرتے ہین اونکا نطفہ رایگان نہین جاتا ہے ہر ایک حرکت سی بچہ پیدا ہوتا
ہے اور لذت سی بہی محروم نہین رہتے ہین حالانکہ اونکو بجز بستہ ضروری اور کوئی مہم
متعلق دین و دنیا در پیش نہین رہتی ہے مگر افراط و تفریط پر مایل نہین ہوتے ہین
انسان کو دین و دنیا کے بیشمار کام ہر وقت گھیرے رہتی ہین اور حکما و عقلا و
مذہب والے انکو بعبارت مختلف ہدایت کرتے ہین باوجود این ہمہ انکا فعل اندک
لذت دیتا ہے اور زیادہ رنجیدہ کرتا ہے اور تولید تناسل اتفاقاً ہوتی ہے وہ بہی
جب منت مانتے ہین اور گنڈہ و تعویذ پہنتے ہین اور اطبا سے رجوع کرتے ہین یا
صاحب کرامات مہر کرتے ہین - بعض افراط پر مایل ہو تمام حواس ظاہری و باطنی
اور قوائے افعالی کو انکے افعال سے معطل کرتے ہین اور بغیر طلبی ملک الموت کی
جانب سی از خود اسکے حضور مین حاضر ہوتے ہین بعض بامید موہوم اسکی لذت
سے محروم رہتے ہین اور جو غرض خالق کی اسکے عطا کرنے سی ہے اسکی برخلاف
کرتے ہین یہہ سب سے بڑی خطا ہے ✤
ض ۵ ضمن ۵ - مقعد اسکا فعل ہے کثافت شکم کو خارج کرنا - مولف - اسکا فعل بجز دفع
کرنے فضلہ کے کہ جو جزو بدن نہین ہوا اور کچھہ نہین ہے اور ہنود کے دہرم شاستر ولن
سے اور کوئی ناقص فعل اسکا پایا ہی نہین جاتا ہے مگر شیطانیون نی اغلام کو رواج
دیا - اس سے زیادہ لکھنے کو کراہیت ہوتی ہے ✤
ض ۶ ضمن ۶ - اصل مصنف نی گیان اندریون اور انتہہ کرن اور گن کو فاعل افعال کا قرار
نہین دیا ہے - لیکن ہم خیال کرتے ہین کہ وے فقط ناظر حکمت نظر کیے نہین ہین

عامل حکمت عملی کے بہی ہین پس انکی افعال کو بہی گیارہ فقرہ مین لکہا ❊

ف ۱ فقرہ-۱- آنکہہ اسکا فعل ہے دیکہنا جو اجرام فلکی کے متعلق ثوابت و سیارہ و قطب و ابر و برق وغیرہ ہین اور اجسام ارضی کے ذیل مین جمادات- نباتات- حیوانات اور انسان ہین اور قدرتی و صنعی اشیا اور مکتوب ہین سب کو دیکہے اور جو کار آمد ہو اور جسکی ضرورت ہو اور جسکو آنکہہ پسند کرے اسکو کام مین لاوے اور رنگ برنگ کی اشیا کو دیکہہ اوسکے صانع کو یاد کرے- جیسی زبان کا کام ہے چکہنا ویسی آنکہہ کا کام ہے دیکہنا- زبان بغیر ہاتہہ کی لقمہ منہہ مین رکہنے نہین سکتی ہے ویسی بغیر آنکہہ کے بال و مکہی نظر نہین آتی ہے پس ہر ایک اندری اپنے فعل کو دوسری اندری کی محتاج ہی آنکہہ خوبصورت و بدصورت کو رد و قبول کرتی ہے- پس یہہ بہی کرم اندری ہے ❊

ف ۲ فقرہ-۲- کان اسکا فعل ہے سماعت کرنا جتنی آواز نطق اور باجون کی ہین سب کو یہہ سنکے رغبت و نفرت کرتا ہے اور نصایح اور غرض آلودہ باتون کو معلوم کرتا ہے اور ظالم و مظلوم کی بات کی غور کرنیکو معین ہوتا ہے اور دماغ کو رنج و راحت پہونچاتا ہے ❊

ف ۳ فقرہ-۳- ناک اسکا فعل ہے خوشبو و بدبو کو پہچاننا اور تنفس کا کرنا- جو باعث حیات ہے زندگی کے قیام کو یہہ ہی اور دماغ کو قوت یہہ دیتی ہی بدبو ہوا سے اسکو بچانا چاہیئے

ف ۴ فقرہ-۴- حس لامسہ سرد و گرم و سخت و نرم کو شناخت کرتی ہے اور بغیر دیکہنے اور سننے انسان و حیوان و سنگ و گل کو معلوم کرتی ہے اور مساس کی لذت دیتی ہی ❊

ف ۵ فقرہ-۵- من بمعنے دل اسکا فعل ہے خیال کرنا شہوت اس سے ہوتی ہے اور خوف یہہ کرتا ہی حتی جس جو فعل کرتی ہین اسکو اپنے فعل کی اطلاع دیتی ہین اور اسکی ترغیب سی اپنی حرکت کو آمادہ ہوتی ہین جیسے جنگ کے میدان مین طنبورچی کی حرکت سپاہی کو واسطے جنگ کی آمادہ کرتی ہے ویسے دل کی حرکت تمام جسم کو متحرک کرتی ہے- عاقبت کی نکوئی اور دنیا کی خرابی یا دونون کی خرابی یا بہلائی کا یہہ سبب ہی محسوسات مین یہہ گرویدہ رہتا ہے محسوسات کی دریا سے یہہ پار اترتا ہی گویا تمام اندریون کا یہہ رکن اعظم ہے ❊

فقرہ ۔ ٦ ۔ چیت اسکا فعل شک کرنا ہی دوست کو دشمن یہہ بناتا ہے اور دشمن پر دوستی ف ٦
کا گمان یہہ کراتا ہے سانپ کو رسی اور رسی کو سانپ کو یہہ کرتا ہے ۔ بہوت ۔
چڑیل جن ۔ پری اور وہمی خلقت سب اسکی فروعات ہین ۔ کواکب کی گردش سے
سعد و نحس اور شگون اچہے اور برے اس سے بنے ہین ✤

فقرہ ۔ ٧ ۔ بدہ بمعنے عقل و تمیز انسان کو اشرف المخلوقات کا خطاب اسنے دیا ہے اور ف ٧
محسوسات کی سمندر سے پار اتارنے کو یہہ کشتی و ناخدا ہے ۔ جبرئیل یہہ ہی اور
رہبر یہہ ہی ۔ عادل یہہ ہی ۔ حق و ناحق کو جدا کرنیوالا جیسے ہنس دودہ و پانی کو جدا
کرتا ہے یہہ ہی جسکے پاس یہہ ہی اگر دین و دنیا کی کوئی چیز نہو کچہہ ہرج نہوا اور جسکے
پاس یہہ نہوا اور دین و دنیا کی نعمت سب کچہہ ہوا ایسی ہو جیسے گدہے پر مقدس کتابین ✤

فقرہ ۔ ٨ ۔ اہنکار اسکا فعل ہے خودی جیسے ایک دیس یا ولایت کا ایک راجہ ہوتا ہی ف ٨
ویسے ہر جسم کا یہہ بادشاہ ہی ۔ نادانی سے غلام یہہ بنتا ہے اور دانائی سے بادشاہ
ہفت اقلیم بلکہ خدا یہہ بنجاتا ہے ۔ نیک نام یہہ کراتا ہے ۔ بدنامی کا بوجہہ یہہ سر
پر رکہتا ہے ۔ میدان جنگ مین بڑہ کے یہہ تلوار چلاتا ہے ۔ دشمن سے ڈر
کے بیٹہہ یہہ رہتا ہے ۔ غرض کرتا و اکرتا جو کچہہ محسوس و غیر محسوس ہی یہہ ہے
یہہ کیسا ہے اور کہان ہے کوئی جاننے نہین سکتا ہی مگر کچہہ ہے اور اسی کی
جسم و جان تابع ہے ✤

فقرہ ۔ ٩ ۔ رج اسکا فعل جذب منفعت ہی جس چیز کو چاہتا ہے اسکے حاصل کرنے کو ف ٩
سعی کرتا ہے اپنی شہوت رانی کیواسطے ہر قسم کے فعل کردنی و ناکردنی کرتا ہے ۔
برہم چرج و گرہست و بان پرست و سنیاس کو یہہ سکہاتا ہے ۔ اور محسوسات
کے تماشہ مین یہہ پہنساتا ہے راج یہہ دلاتا ہے اور بہیکہہ یہہ منگواتا ہے
بہڑوا بین یہہ بتاتا ہے غلام یہہ کہلاتا ہے فقیر یہہ بناتا ہے ۔ بادشاہ یہہ کردیتا
ہی ۔ اپاسنک و کرم کانڈی و جوگی و گیانی ۔ غرض کہ جو کچہہ کرنے سکتا ہے یہہ
کراتا ہے ✤

فقرہ ۔ ١٠ ۔ تم ۔ اسکا فعل ہے دفع مضرت ۔ ہر ایک دشمن سے یہہ بچاتا ہے اور ہر ایک ف ١٠
آفت سے یہہ محفوظ رکہتا ہے جیسی نیکی کو ممد ہوتا ہے بدی کو بہی ۔ کہ لڑانا اور

بیرحمی کرنا اور غیرون کو ستانا سب اسکا فعل ہے +

ف ۱۱ فقرہ - ۱۱ - ست - اسکا فعل ہے شہوت وغضب کو اپنے حکم مین رکہنا اس سے ناقص فعل کوئی نہیں ہوتا ہے - ہر متنفس کو مرد ہو یا عورت - غریب ہو یا امیر - خوش گذران رکہتا ہے اور اُسکے نام کو نیکی سے بعد اوسکے مرگ کی عام و خاص کو یاد رکہوا تا ہی اور اوہیا روپ کر پر پنچ سے باہر نکال اپ بادہ کی منزل مین یہہ بیٹہا تا ہی -

ض ۷ ضمن ۷ - ہر چند ہر ایک ناخن و بال اور جو جسم کے اندر اور اوپر ہے سب کرم اندری کے مشابہ ہی کہ کوئی بیکار نہین ہے - ہر ایک ایک فعل کا کرنیوالا ہے مگر جنکے نام رقم ہوئی یہہ رکن اعظم ہین جو شخص ہر ایک کا کام ہر ایک سے بواجبی لے دنیا مین جین حیات خوش گذران رہے اور جب جسم و جان مین تفرقہ ہو جاوے جیسے قبل پیدا ہونے کے غیر محسوس تہا بعد مرگ غیر محسوس ہو جاوے اور جملہ توہمات ماضی و مستقبل سے مستغنی بنجاوے +

دفعہ دوم

دفعہ دویم نمبر ۱۱ مین تین قسم کے فعل ہین

تنبیہہ تنبیہہ - ۱ - پن یعنے نیکی - ۲ - پاپ یعنی ناقص - ۳ - مسرت یعنی نیکی و بدی سے مشتمل اور نمبر ۶۹ مین پن کرم تین ہین اعلی - اوسط - ادنی اور نمبر ۷۴ مین بشرح ایضاً پاپ کرم تین ہین - نمبر ۱۳۳ مین مسرت کرم بشرح ایضاً تین ہین جملہ نہہ قسم کی تعریف ہے +

ض ۱ ضمن ۱ - اعلی مرتبہ کی نیک فعالی وہ ہے جسکا نفع خاص و عام کو پہونچے اور نیک افعال بہی اس سے محروم نرہے کہ خاص و عام سے یہہ اور اسکے مقرب جدا نہین ہین ایسی نیکی کوئی شخص زن - زمین - زر - خطاب - خلعت - دیکے پیدا کر نہین سکتا ہے مگر ہدایت معقول اور خلق و صاف دلی سے - کہ مصنف نیائی شاشتر اور ناصری مصنف اخلاق نے جو رقم کیا وہ کسیکو مضر نہوا اور جسنے اوسکو اُٹہایا وہ کامیاب ہوا - کسی کو اسکی کوشش سے نقصان نہوا +

ض ۲ ضمن ۲ - اوسط مرتبہ کی نیک فعالی ہے چاہ - پل - سرائے - مدرسہ - سڑک - دار الشفا وغیرہ کا بنانا کہ نقصان اس سے کسیکا نہین ہوتا ہے اور جسکو اُس سے تعلق ہوتا ہے

تعلق ہوتا ہے وہ نفع پاتا ہے ✤

ض ۳ ضمن ۳ - ادنی درجہ کی نیک فعالی ہے یتیم - اپاہج - پیر - بیمار مظلوم کی دستگیری
کرنا کہ یہہ اپنی حاجت کو اپنی قوت بازو سے سرانجام کر نہین سکتے ہین اور محتاج
معاون کے رہتے ہین ✤

ض ۴ ضمن ۴ - ادنی درجے کی بدفعلی ہے ایسے فعل کرنا جس سے اپنی جان و جسم آسایش
و امنیت و عزت مین خلل واقع ہوا اور اپنے متعلق اور رعایا کو تکلیف پہونچے جیسے
خودکشی - شراب نوشی - فضول خرچی - کاہلی - جاہلی - کثرت مباشرت - قماربازی اور
دریوزہ گری - فرو تنی وغیرہ حرکات و بازیچہ و لغو ✤

ض ۵ ضمن ۵ - اوسط درجہ کی بدفعلی ہے جس سے متعدد اشخاص کو مصیبت ہو جیسے زن -
زر کے واسطے یا غضب سے خون کرے یا چوری - ڈکیتی - رہزنی - ٹہگی -
خانہ جنگی اور جعلسازی - قلب سازی - حلف دروغی - رشوت خواری - یا بہکا -
پہسلا - بہکا - بیگانی عورت و بچہ کو قابو کرنا - یا خراب کرنا - کسیکی عبادت یا آسایش
کے مکان کو یا بہکا و پہسلا و لالچ دکہا کسی کو اُسکے آبائی مذہب سے نکالنا یا غلام یا
مرید بنانا یا خواجہ سرا کرنا - غرض کسی طرح سے ایک یا متعدد کو تکلیف دینا یا گمراہ کرنا یا
توہمات مین ڈالنا ✤

ض ۶ ضمن ۶ - اعلی درجہ کی بدفعلی ہے تعصب مذہب یا ملک گیری کے خیال سے بیشمار آدمیون
کے قتل کا باعث ہونا اور بیحساب مردم کو لونڈی و غلام بنانا اور خلایق کو لوٹنا اور
اُنکے گہر و عبادتخانون کو مسمار کرنا اور ننگ و ناموس مین خاص و عام کے رخنہ
ڈالنا اور ہر قسم کے ظلم کرنا اور اپنے ایسے افعال سے نکوئی آخرت کا بہروسہ رکہنا

ض ۷ ضمن ۷ - سمرت کرم یعنے نیکی و بدی سے مشامل ادنی درجے کے افعال ہین جیسے
بندر نچانا کہ ایک جانور کو تکلیف دیتا ہے اور رزیل فعل کرتا ہے مگر چند اطفال کو
خوش کرتا ہے یا افیونی و شرابی کو جو عادی اُسکا ہو گیا ہے اور افلاس سے نشہ
بہم پہنچانے نہین سکتا ہے اوس کو نشہ پلانا کہ معاونت بدفعلی کی ناقص فعل ہے
لیکن جو نشہ نہ پانے سے بیچین رہے اوسکی بے چینی دور کرنا اچہا فعل ہے ✤

ض ۸ ضمن ۸ - اوسط مرتبہ کا سمرت کرم ایسا ہے جیسے ایک مظلوم کی حمایت کر ایک

ظالم کو سزا دینا یا گرفتار کرا دینا کہ یہہ کام جج کا ہے عوام کا نہین ہے اس کی دست اندازی ایک کو نفع دوسریکو نقصان دیتی ہے ❊

ضمن ۹ - اعلی درجہ کا مسرت کرم ایسا ہے جیسے کوئی راجہ ایک راجہ کی حمایت کر دوسرے راجہ سے جنگ کرے کہ ایک گروہ کے آرام کو دوسرے گروہ کی تکلیف کا باعث ہوتا ہے - دنیا دارون کے اکثر فعل ایسے ہین کہ جس سے ایک قسم کا نفع ہوتا ہے دوسری قسم کا نقصان - ایک کو آسایش ہوتی ہے دوسرے کو تکلیف عدالت مین جج جو حکم لکھتا ہے اگر خیانت و رعایت وغیرہ سے پاک بھی ہو غلطی کا احتمال ہے - بیمار کو جو طبیب دوا دیتا ہے بدانست خود خطا نہ کرے پر خطا ہو جاتی ہے - سانپ و شیر کا مارنا بھی مسرت کرم مین داخل ہے جنہون نے دنیا داری کو اس خیال سے ترک کیا ہے کہ معاملات دنیا مین کوئی فعل ایسا کرنا ممکن نہین ہے کہ مشتمل نیکی و بدی سے نہو بہتر کیا ہے ❊ ض ۹

۱ - ایک حکایت یاد رکھنے کے لایق ہے - ایک زاہد کے پاس ایک چڑیا آئی اور بولی کہ باز مجھے شکار کیا چاہتا ہے تو مجھے پناہ دے جب اسنے چڑیا کو چھپا یا باز آیا اور بولا کہ میری شکار رفار ہو تیری بغل مین ہے اور مین چند روز سے بھوکھا ہون - زاہد نے بوزن جسہ چڑیا کے اپنی ایک ران کا گوشت کاٹ کی باز کو دیا اور چڑیا کو رہا کیا ❊

۲ - ایک زاہد جنگل مین بیٹھا تھا ایک شکاری کا ہرن اسکے آستانہ کے قریب ہو کی گذرا شکاری نے پوچھا کہ ہرن کسطرف کو گیا - زاہد نے جواب دیا کہ آنکھہ نے دیکھا ہے وہ نطق سے عاجز ہے - زبان نطق کر سکتی ہے اسنے دیکھا نہین ہے ❊

دفعہ سیوم نمبر ۱۵ مین تین قسم کے فعل رقم ہین ❊

ضمن ۱ - اگامی اسکے معنے ہین جو فی الحال فعل کری - نیک و بد فعل آدمی سے ہر وقت ہو سکتے ہین آدمی کو لازم ہے کہ ہر وقت خیال رکھے کہ اس سے بد فعلی نہو اور جہان تک ممکن ہو دل و زبان و ہر عضو سے نیک فعل کرے کہ عزت و آسایش و طمانیت نیک افعال سے ہوتی ہے اور بد فعل سے ہمیشہ دل ترسان و ہراسان رہتا ہی ❊ ض ۱

ض ۲ ضمن ۲- سن چت اسکے معنے ہین زمان گذشتہ کی جو نیک کام پہلے کیا ہے یا سلوک
کسی شخص سے۔ اسکو بہول جانا چاہئے اور جو خطا کسیکی کی ہے اُس سے معاف کرانا
چاہئے یہہ عمدہ صلاح ہے +

ض ۲ ضمن ۳- پرالبہد اسکے معنے ہین کہ ناگاہ اتفاقیہ کوئی فعل نیک یا بد ہو جاوے
یعنے بغیر ارادے کہ نشانہ دیوار پر لگاتا تہا اتفاقاً کسی انسان یا حیوان کے لگا۔
اس حالت مین شرمندہ ہونا چاہئے اور اُسکا معاوضہ کرنا چاہئے اگر کسی کے
واسطے نیکی ہوجاوے اُسپر احسان جتانا نہ چاہئیے +

ف ۱ فقرہ ۱- برہمن سن چت کی معنے اپنی طبیعت سی بناتے ہین جنمان جنم گذشتہ کی
نیک و بد فعلون کو۔ چونکہ لفظی معنے بہی جنم گذشتہ کی نہین ہین اور نہ عقل سے گذشتہ
نذہ کا حال معلوم ہوتا ہے لہذا ہم اسکو فضول قرار دیتے ہین +

دفعہ چہارم نمبر ۱۱۴- اسمین چہہ قسم کے کرم ہین +

دفعہ چہارم ض ۱ ضمن ۱- غسل- اس سے مراد طہارت ہی ہر ایک عضو و ہر ایک مسام و دانت و زبان
و ناخن و بال و جسم کو اور اندرون جسم کو کہ دل کو خیالات محسوسات سی اور شکم و مثانہ
کو کثافت سی علی ہذالقیاس ناک و کان و آنکھہ وغیرہ کو میل سے صاف کری کہ جیسا
اوسکا جسم ہے ویسا نظر آوے اور بول و براز وغیرہ خارج ہو جاوے اور دل مثل
آئینہ کی زنگ محسوسات سی پاک ہو جاوے جیسے جسم کو صاف کرے لباس و اسباب
و مکان کو۔ اور جیسا برائے خود کرے ویسا متعلقان سے کراوے کہ ہر شے کی
اصل حیثیت نظر آوے یہہ معنے غسل کے نہین ہین کہ دو لوٹے پانی کے بدن پر ڈال
لئے یا دریا یا تالاب مین دو غوطے لگا لئے جبتک جسم و لباس و مکان اپنی اصلی
صورت نہ دکہاوے اور چہونے اور سونگہنے اور دیکہنے سے اصلی حالت کو نہ جتاوی۔
چون بشوید پلید تر باشد +
ضمن ۲- سندہیا- برہمنون کے مذہب سی انکی نماز کے تین وقت صبح و دوپہر و شام
کے مقرر ہین جیسے مسلمانون کے پانچ وقت مقرر ہین چونکہ مصنف اصل کتاب کا برہمن
ہی اُسنے جو فرض اُنکی قوم پر تہا اُسکو ظاہر کیا ہر مذہب والے کو واجب ہی کہ ادنکی

مذہب سے جو وقت اُسکی نماز کا ہو وقت پر ادا کرے ✣

ض ۳ ضمن ۳۔ جپ۔ اسکے معنے ہین بولنا۔ لیکن مشہور معنی ہین تسبیح کرنا۔ یہہ بھی عوام مبتدی کیواسطے واجب ہے کہ اگر دل سے مالا پھیرے محسوسات کی خیال سے اوسکا دل معطل ہو روشنی قلب پیدا کرے ✣

ض ۴ ضمن ۴۔ ہوم۔ ایک نوع سے اسکا عمل برہمنون کے مذہب سے متعلق ہے کہ یہہ آگ و آفتاب وغیرہ کے مہربان ہونے کو یہہ فعل کرتے ہین وبہ نوع دیگر اسکے معنی جگ ہین یعنے دعوت عام۔ یہہ ہر متنفس جو صاحب مقدور و حوصلہ ہو کر سکتا ہے مگر برہمنون کی آئین سے جتنی قسم کے جگ ہین وے خون ریزی انسان و حیوانسے تعلق رکہتی ہین ہماری رائے مین جس فعل سے کسی جاندار کو تکلیف و اذیت ہو وہ جماعت کی خوشی کرنے کو ناجایز ہے کہ ہیزم در دیشان گرفتن بقہر و بہ دولتمندان دادن بہ مہر حرکت لغو بلکہ ناقص ہے ✣

ض ۵ ضمن ۵۔ پوجن۔ اسکے معنی ہین تعظیم کرنا برہمن اسکے معنی کرتے ہین خیالی دیوتاؤن کی یا بتون کی پوجا کرنا اور جہانجہ بجانا۔ ہم اسکے معنے سمجھتے ہین زندہ علما و فضلا و بزرگون کی تعظیم کرنا اور ہر ایک سے تخلق و ادب مبین آنا اور گذشتہ بزرگان کے نام کو بعزت یاد کرنا اور اونکی معقول نصایح کو حفظ کرنا ✣

ض ۶ ضمن ۶۔ مسافر کی خوراک و مکان اور خاطر سے امداد کرنا یہہ حکم بہت تاکید سے ہے اور اسی حکم کی تعمیل کیواسطے برہمنون کو زر و زمین و جنس کا دینا قرار پایا تہا جیسے فوج کا کام سپہ سالار کے ذمہ ہوا تھا ویسے مہمان نوازی کا کام فاضل و گوشہ گزین و نیک افعال برہمنون کی۔ افسوس کہ برہمن کبہی کوئی مسافر کو یہہ بہی نہین پوچہتا ہے کہ تو کون ہے اور کہانسے آیا ہے اور نہ کوئی اَور قوم کا۔ مسافر نوازی کو یہہ شرط نہین ہے کہ قوم کا شریف ہو یا فقیر ہو غرض یہہ ہے کہ کوئی ہو طعام و مکان کو محتاج ہو خلاصہ یہہ ہے کہ جو کسی چیز کا محتاج ہے اور اوسکی کوشش اوسکے سر انجام کو مکمل نہین ہے جو سکتا ہے اوسکی احتیاج کو رفع کرے اسوقت مین اکثر اشخاص نے بیحیائی اور بے غیرتی سے یہہ پیشہ قرار دیا ہے اسوجہ سے ہر ایک کی ہمت امداد کو پست ہو گئی ✣

دفعہ پنجم نمبر ۱۱۳ - اسمین چھہ قسم کے کرم ہین ✤

ض ۱ ضمن ۱ - نت کرم یعنے ہر روز انکا عمل چاہئے - مولف - اسکی دو نوع قرار دی ✤

نوع اول پہلی نوع - وے فعل جو خاص وعام کو اونکا عمل کرنا چاہئے - دویم جنکا تعلق ایک نوع کے انسانونسے ہو اور دوسری نوع کے انسانونسے ضرور نہین ہے ✤

ف ۱ فقرہ نوع ۱ - روز وشب کے ۲۴ گھنٹے ہوتے ہین گو کہ کبہی دن زیادہ گھنٹون کا ہوتا ہے اور کبہی رات - ہر ایک کام دینی و دنیوی وجسمانی وخانہ داری وسلطنت کیواسطے وقت کو تقسیم کرنا چاہئے اور اسکے پابند رہنا تاکہ صحت جسمانی مین خلل نہ آوے اور آسانی سے ہر ایک کام سرانجام پاوے اور جنکا اس سے تعلق ہو انکا اسکے انتظار مین وقت ضایع نہووے - تقسیم وقت کی اسطرح چاہئے - سونے کو چھہ گھنٹہ - طہارت اکل - شرب - ہواخواری - عبادت - خلوت کو چھہ گھنٹہ - معاش کے متعلق خدمات کے سرانجام کو چھہ گھنٹہ - دوستون - عزیزون - بزرگون کی ملاقات اور انتظام خانہ داری کو تین گھنٹہ - اور عورت کو مرد کے پاس اور مرد کو عورت کے پاس بیٹھنے کو تین گھنٹے - اور جب کام سے جلد فرصت ہو وہ مطالعہ کتاب و اخبار وتحریر مضامین جدید مین صرف کرے اگر کسی قسم کا کام زیادہ ہوا اور وقت معینہ مین تمام نہ ہوا اور اسکے ملتوی کرنے سے کوئی فساد یا نقصان ظاہر نہو دوسرے روز پر ملتوی کرے کہ جبتک حیات باقی ہے جیسے ہر روز ایسے ضروری کی حاجت ہر دنیاوی کام ہونگے ور پیش رہتی ہر کام ہونسے فرصت فقط موت دیتی ہے اور جس کام کا سرانجام فوراً چاہئے وہ نت کرم مین نہین ہے منت وغیرہ دوسری ضمن کی ذیل مین داخل ہے ✤

۲ - فقرہ - سر سے پانون تک اور پانؤنسے ناخن تک اور ناک - کان وآنکھہ وغیرہ جملہ کرم اندریون وگیان اندریون کو ہر روز ہر وقت صاف وپاک رکھنا چاہئے کہ میل کہین پر کسی اور دیکھنے والے کو میلا نظر نہ آوے کہ میلا رہنے سے عوارض مختلف پیدا ہوتی ہین اور طبیعت سست رہتی ہے اور دیکھنے والون کو کراہت ہوتی ہے اور خاص یا عام کی نظر مین حقیر ہو جاتا ہے اور بے تمیز معلوم ہوتا ہے - جب صاف وپاک رکھنا اپنے جسم کا شرط انسانیت کی ہوئی جتنے پیر وجوان وبچے وزن ومرد اسکے زیر حکم ہون

اُن کے جسم کے صاف رکھنے کو تاکید و سعی کرنا اسپر لازم و فرض ہوا۔ حیوانات جنکا یہہ
محافظ ہے اونکے اجسام کی صفائی کا خیال رکھنا اسپر فرض ہے۔ جب جو شخص اپنے اور اپنے
متعلقان اور اپنے وابستگان کی صفائی جسم کو ساعی رہے اوسکی تقلید اوسکے قریب
رہنے والے کریں اس ترکیب سے تمام ولایت کے اجسام صاف و خوبصورت و تندرست
ہیں کہ اس دنیا میں سب سے عمدہ یہہ صفت ہے کہ ہر ایک کی نظر میں عزیز نظر آوے جسم
کی پوترتا یہی ہے۔ جسم کے پاک کرنیکو سرد پانی یا گرم پانی۔ زیادہ پانی یا تھوڑے
پانی یا صابون یا بٹنے وغیرہ کی شرط نہیں ہے جس چیز سے جسطرح ممکن ہو اور میسر ہوسکے
صاف و پاک کرے اگر صفائی جسم میں زیادہ سعی کرنے سے کوئی عارضہ پیدا ہوتا ہو اوسکو
شرط ایمان نسمجھنا نہ چاہئے مصلحت کی یہہ شرط ہے جس سے نفع ایک نقصان دو نظر آتے
ہوں وہ نہ کرنا چاہئے۔ صفائی کی تعریف یہہ ہے کہ جو اصلی صورت جسم کی ہو۔ رنگ
بو۔ لمس۔ ذائقہ سے محسوس ہو۔ اگر سمندر میں غسل کرے اور جسم کی صفائی میں قصور
رہے تو ثواب میں داخل نہیں عذاب میں داخل ہے کیونکہ علت غائی صفائی ہے نہ غسل
آب جیحون میں۔ شرط دانشمندی کی ہے علت غائی پر نگاہ رکھنا۔ جسم کی صفائی سے
عزت و اعتبار دنیا میں ہوتا ہے عاقبت کی بہتری کو دل کی صفائی کام کرتی ہے کہ جسم
دنیا سے باہر نہیں جاتا ہے اور بعد مرگ ہمراہ نہیں جاتا ہے۔ فرض کیا اگر بعد مرگ جسم بھی ہمراہ جاتا ہو صاف
کرنا جسم اور ہر ایک عضو کا ہر روز اور شب و روز میں جب میلا ہو۔ شرط ہو آج کا
غسل کل کے کار آمد نہ ہوگا۔ ظاہر و عیان ہے کہ گرمی و برسات میں زیادہ پسینہ
نکلتا ہے اور جاڑہ میں کم۔ تمام جسم میں کثافت پسینہ سے ہوتی ہے جو ملک سرد
ہیں ان میں وہی حال ہوتا ہے جو جاڑے کے موسم سے مناسبت رکھتا ہے۔
اور گرم ملک میں بضد اسکے۔ پس ضرور نہیں ہے کہ جسطرح گرم ملک کے باشندے
ہر روز سرد پانی سے غسل کریں سرد ملک کے باشندے اُنکی تقلید کریں۔ علم اور
عقل کی ضرورت اسی واسطے ہے کہ وقت و موسم و حالت و موقع کے مناسب عمل
کریں۔ ہند کے بیشتر اشخاص کاتک و ماگھ کے مہینہ میں دو چار گھڑی شب باقی
رہے دریا پر غسل کو جاتے ہیں اونکے رہبروں کے ذہن میں اوسکا کچھ نفع
ہوگا ظاہرا حاصل اس کرم کا کچھ نظر نہیں آتا بلکہ قیاس میں بھی نہیں سماتا۔ ہم ہر روز

مرد و عورت - امیر و غریب اور پیر و جوان و اطفال شریف و رذیل عیسائی - محمدی
برہمنون - سراوگیون وغیرہ ہر مذہب کے جو ہند مین بستے ہین اور جو اونکے پیرو و پیشوا
ہین سب کو دیکھتے ہین - ہنود کو جسم کی شست و شو کیواسطے سعی و صرف کرتے دیکھتے ہین
کہ گنگا ساگر اور گنگا و کروچھیتر وغیرہ تیرتہونکو ہزارہا کوس کا سفر اختیار کر اور اپنی
حیثیت سے زیادہ خرچ کر غسل کو جاتے ہین اور بعض دن مین پانچ چہار مرتبہ
غسل کرتے ہین اور ایک وقت کے غسل سے بیمار و ناتوان بہی باز نہین رہتا ہے
اور جب رفع حاجت کرتے ہین مٹی سے ہاتہہ دہوتے ہین اور ہر ایک فعل کے بعد ہاتہہ
و پانؤن اور منہہ کا دہونا فرض سمجھتے ہین اور مسواک کرتے ہین - اور محمدی پانچ
وقت ضرور وضو کرتے ہین اور جب مستورات سے متصل ہوتے ہین یا احتلام ہوتا ہے
بغیر غسل صبر نہین کرتے ہین کہ ہندو و مسلمان غسل و شست و شوء اعضا کو اصول ایمان
سمجھتے ہین اور عیسائی صفائی جسم کو ایمان کی شروط مین داخل نہین کرتے ہین مگر
انسانیت کی شرط مین - لیکن جیسے بال و ناخن و ہاتہہ و پانؤن و تمام جسم عیسائی لڑکے
لڑکیون اور پیر و جوان مرد و عورتون کے نظر آتے ہین ہندو و مسلمان کے نہین
دکھائی دیتے ہین - بعض کہتے ہین کہ اونکے جسم سے بساندگی بو آتی جیسے عوام کی
زبان پر ہے - سر شٹھہ برس سے سنتا ہون لیکن انکی مجالست سے جیسا سنتا
ہون تمیز نہین کرتا ہون - بالفرض اگر قاریون کی رائے صحیح ہو تو شست و شو
کا قصور نہین ہے انکی خلقت کا قصور ہے اور وہ لا علاج ہے - بعض کہتے ہین
کہ یہہ صاحب حکومت و ثروت ہین - اپنے اپنے بچون اور متعلقون کے جسم کو
پاک و صاف رکہنے کو دولت و حکومت کی ضرورت نہین ہے - حق یہہ ہے کہ رسم کی
خوبی ہے کہ عیسائی مرد و عورت کو جو انکی جنس کا میلا دیکہتا ہے وہ عیب لگاتا ہے
اسواسطے وہ خود صاف رہتے ہین اور اپنے بچون کو صاف رکہتے ہین - اگر
کسی علت سے صاف رہنے نہین سکتے ہین دوست و آشنا کی ملاقات روا نہین
کرتے ہین - گوشہ مین رہتے ہین - ہنود کو کوئی اونکی جنس سے میلا رہنے سے
عیب نہین لگاتا ہے - مگر جو غسل کا پابند نہین رہتا ہے اوس پر طعن کرتے
ہین اسوجہ سے وہ غسل کو فرض سمجھتے ہین صفائی کا خیال نہین رکھتے ہین -

آدمی کو چاہئیے جس کام کو کرے پہلے معلوم کرے کہ اس کام کا کرنا انسان پر کسواسطے
فرض ہوا ہے اور اُسکے کرنے سے کیا نفع اور نہ کرنے سے کیا نقصان ہو سکتا
ہے جب یہہ تمیز کرے جیسا مصلحت ہو ویسا کرے کبھی خطا اوسمین نہو۔
جو شخص نیک و بد و نفع و نقصان کو تمیز نہ کر سکے اوسکا فعل اوسکو لذت نہ دیوے
پس حجامت کرنا اور رفع حاجت کرنا۔ زخم کو صاف کرنا۔ شانہ کرنا۔ ناک و دہن کو
صاف کرنا۔ مسواک کرنا۔ آنکہہ و کان وغیرہ کی کثافت کو دور کرنا سب اسکے
ذیل مین ہے ❊

۳۔ فقرہ۔ لباس کا بدن پر پہننا اسواسطے رسم ہوا ہے کہ سردی و گرمی جسم پر ف ۳
اثر نہ کرے اور گرد سے جسم محفوظ رہے اور ستر پوشی ہو کہ حیوانات کے جسم پر
بال ہین اور ستر پوشی کو دُم۔ انسان کے جسم پر یہہ دونون شے نہین ہین اور
جسکے روبرو جاوے وہ با تمیز سمجھے اور حیا و شرم کو ثابت کرے۔ دانشمندون
نے موسم و ملک کے مناسب لباس تجویز کیا ہے۔ اور شب خوابی اور جنگ کے میدان اور
دربار خاص و عام کا علیحدہ لباس قرار دیا ہے اور لباس کو شرط انسانیت یقین کیا
ہے۔ تمام جسم کا ڈہکنا بخلاف کہلا رکہنے کے بہتر معلوم ہوتا ہے۔ جسم کے برہنہ رکہنے
سے یا زیر لباس رکہنے سے عاقبت کا کچہہ سود و زیان معلوم نہین ہوتا ہے کہ
جسم جب دنیا کے احاطہ سے باہر نہین جاتا ہے اوسکا لباس اور متعلقات کسطرح
جا سکتا ہے پس باور کرنا چاہئیے کہ اس سے رنج یا راحت و عزت و بے عزتی
جو کچہہ ہوتی ہے اس دنیا مین۔ چاہئیے کہ جسطرح سے ہر روز جسم کو صاف کرے صاف
لباس کو زیب بدن کرے اور سر سے پائون تک ہر عضو کو ڈہکے جب جس عضو کے
کہولنے کی ضرورت ہو اوسکو کہولے۔ لباس فقط پانی مین دہونے سے صفائی
کا مرتبہ نہین پاتا ہے مگر جب اپنی صورت اصلی کو پاتا ہے یعنی جیسا اُسکا خلقی رنگ
ہے ویسا جب ہو جاوے معلوم کرو کہ وہ صاف ہے اگر اوسمین کچہہ کدورت رہی
وہ پاک نہین ہے گو گنگا جل سے سو مرتبہ غوطہ کہا کے باہر نکلا ہو۔ امیر وہ ہے جو
غریبون کی دستگیری کرے اور فقیر وہ ہے جو محسوسات دنیا کو ناچیز سمجہتا ہے۔
دنیادار وہ ہے جو سلامت روی سے گذر کرے کمخواب و زربفت کی پوشاک سے کچہہ

صحت جسمانی کو امداد نہیں ہوتی ہے اور لنگوٹی پہننے اور پس و پیش برہنہ رکھنے
سے خوشنودی خالق کی کوئی سند نہیں ہے میلا رہنا کسی قسم کی فضیلت کو
ثابت نہیں کرتی ہے۔ اگر کسی آدمی کا دل کسی ضرر کے غم سے ملول ہو اور لباس اسکا
صاف و پاک ہو تو غم کم ہو اور میلے لباس کے پہننے سے مردہ زندہ بھی ہو۔ فقیر
اگر ناداری اور سوال سے پرہیزگاری کے سبب ستر تن پوشی سے عاجز ہو یہہ
شاذ و نادر کا حکم رکھتا ہے۔ فی الحال جو پیش نظر ہے اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ
ایک لنگوٹی باندھ کر پس و پیش کا دکھانا اصول فقیری قرار پایا ہے اور دھوتی کا میلا
رکھنا ایمان کی شرط ٹھہرا ہے اور ماتم کی بساط پر میلی چادر سے جانا لازمہ غم
قرار پایا ہے اور نہایت باریک کپڑے پہننا کہ تمام جسم نظر آوے وضعداری
مین داخل ہوا ہے اور گوٹہ و پٹھہ یعنی نقرئی و طلائی لباس عبد بر کرنا نشان سرداری
ٹھہرا ہے حالانکہ یہہ جملہ قرارداد جہالت کی علامت ہین۔ عورت ہو یا مرد پیر
ہو یا جوان۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ فقیر ہو یا سلطان سب کو واجب ہی کہ جس قیمت کا کپڑا
وجوہا بہم پہونچ سکے تن پوش صاف و سفید پہنے۔ رنگین ہونا عیب نہیں ہی
مگر صورت اصلی سے متغیر ہونا کراہیت کی علامت ہی۔ ایک قطرہ شراب یا پیشاب
کے گرنے اور خشک ہونے سے کپڑہ ناپاک نہیں ہوتا ہے کہ ناپاکی بدبو۔ بدرنگی۔ بد
ذائقی و لمس کی کراہیت سے ہوتی ہے۔ اگر آب زمزم و گنگا جل سے دھویا ہو اور پسینہ
سے چپ چپاوے اور دیکھنے مین میلا نظر آوے اور بدبو اوسکی ناک کو نشان دیوے تو
ناپاک ہی۔ آدمی کے جسم کے اندر جتنی چیزین ہین سب مکروہ و متعفن لیکن جب تک جسم
سے خارج نہیں ہوتی ہین کوئی اونکو مکروہ نہیں ٹھہراتا ہے کیونکہ کوئی حس انکی
ناپاکی کی گواہ نہیں ہوتی ہے۔ موٹا و کم قیمت کا کپڑا پہننا عیب نہیں ہے کہ مقدور
وہمت جیسا ہو ویسا پہننا چاہیئے مگر میلا و پھٹا اور ایسا جس سے [illegible] ناپاک
ہو عیب ہی کہ بے تمیزی کو مخبر ہے غریب آدمی میلے کپڑے کو بدست خود [illegible]
اور پھٹے کو سینا اگر میلا و پھٹا نہ پہنے ۰

۴ فقرہ۔ مکان اور اسباب کو صاف اور قرینہ سے رکھے کہ جو دیکھے اونکو با تمیز
سمجھے انصاف سے تجویز کرو کہ جیسے با تمیز مرد و عورت و طفل و پیر جسم و لباس و مکان

وغیرہ سے یورپ کے لوگ صاف نظر آتے ہین ہندوستان کے ہندو و مسلمان مرد
و عورت نہین نظر آتے ہین بعض مردم جو ایسے معلوم ہوتے ہین وے پنڈتون اور
مولویون کی ہدایت و تقلید سے نہین انگریزون کی تقلید سے ۔ بلکہ برہمنون اور
مولویون کی ملامت کے تیرون کے نشانے ہین ۔ عیسائی وہ ہے جو عیسی ابن
مریم کو خدا کا بیٹا اور اپنا شفیع اور متی وغیرہ کی انجیلون کو خدا کا کلام سمجھے ۔ اور
محمدی وہ ہے جو محمد عربی کو خدا کا رسول اور قرآن کو خدا کا کلام اور اپنی نجات
کو جہاد سے یقین کرے ۔ اور برہمن داس وہ ہے جو برہمنونکو پرمیشر اور انکے
کلام کو آکاش بانی یقین کرے اور مندرون کی مورتون کو پوجے اور تیرتھونکو
پھرتا پھرے اور تن من ۔ دہن ۔ اور استری ذلک دان کرے ۔ اور برہمو وہ
ہے جو پرمیشر کو معبود اور اپنے تئین عابد سمجھے اور کسیکو شفیع اور متوسط نہ سمجھے ۔
اور ویدانتی وہ ہے جو پرمیشر کو اپنے مین اور اپنے تئین پرمیشر مین ملا سمجھے ۔ اور
ناستک وہ ہے جو خالق خلقت کے وجود کی ضرورت نہ سمجھے ۔ اور ہر پنتھہ کا پیرو وہ ہے
جو اوس پنتھہ کے سرگروہ کو مقدس سمجھے جیسے کبیر کے رام سنگہ کو سمجھتے ہین ۔ جوتی اور
لباس و مکان و اسباب انگریزی رکھنے سے عیسائی نہین ہوتا ہے اگلے جو لباس
ہند مین مروج تہا وہ ہنود کا نہ تہا مسلمانون کا تہا اوسکے استعمال سے کوئی مسلمان
نہوا جیسا اوسکے استعمال سے مسلمان نہوا انگریزی وضع کرنیسے کرسچین کسطرح ہو
سکتا ہے جنہون نے مسلمانون کی وضع اختیار کی یا عیسائیون کی یا برہمنون
کی کوئی لایق تعریف کے نہین ہے وے لایق تعریف کے ہو سکتے ہین جو کوشش کرکے
ہند کے باشندون کے مردون اور عورتون کے واسطے عمدہ وضع کی ایسی
پوشاک و مکان کی ترکیب نکالین جس سے سب ایک دیگر کے معاون نظر آوین
اور چست و چالاک و خوش وضع اور با شرم و حیا نظر آوین اور جو انکو دیکھے انکے
رعب سے دم بخود ہو جاوے ۞

۵ فقرہ ۔ ہند کے مردون مین بعض باتمیز بہی ہین جو جسم و لباس و مکان و اسباب ف ۵
کو درست رکہتے ہین لیکن مستورات مین ایک باتمیز نہین ہے کہ محض ناخواندہ
رسم کی رہتی سے بندہی ہین ۔ ناک و کان کو سوراخ کرکے خراب کرتی ہین ہاتہہ

وہ پانوں و گلو کو چوڑی و زیور سے گندہ و میلا رکھتی ہین اور ہندنیان برہنہ پانوں
رہنے کو شرطا ایمان سمجھتی ہین مگر اونکے پانون گدہی کے سم کی موافق سخت ہوجاتے ہین
ہین اور مسلمانیان بہی ایسی جوتے پہنتی ہین کہ اونکو پانون گھسیٹنا پڑتا ہے۔ ہندنیان
جب کپڑا پہنتی ہین اوس سے شکم کہلا رہتا ہے۔ مسلمانیان جالی کی محرم و کرتی
پہنتی ہین خلوت مین البتہ یہہ کپڑے شوہر کو زیادہ کہتے ہین مگر مجلس مین ایسے
کپڑے عزت کو خراب کرتے ہین اور میلی چادر کا رکہنا بہی ضروریات سے سمجہتی ہین
قصہ مختصر ہنود کی اشراف مستورات کا لباس و کلام و ادب ایسا خراب ہے کہ وضعدار
مرد کو دیکھنے سے نفرت ہوتی ہے اور کسبیون سے جو کچہہ باتمیز ہین رجوع کرنیکی ضرورت
ہوتی ہے جب طہارت و لطافت نہ ہوگی تک کے غسل سے کیا شرف ہو ❊

۶۔ فقرہ۔ طعام اچھا۔ ذائقہ دار۔ صاف و پاک مکان مین بیٹھہ کے کہانا چاہئے اور ف ۶
وقت معین پر کہ پیدا کرنا دولت کا اپنی حیات کی خوش گذرانی کو ہے جو خشک روٹی
پر ہر روز قناعت کرے اور شادی و غمی مین فضول خرچی وہ نادان ہے ❊

۷۔ فقرہ۔ دو وقت ضرور میدان کی ہوا کہانی چاہئے کہ روح کو تازگی ہو اور گل و عطر ف ۷
کا بہی استعمال چاہئے کہ یہہ بہی ایک غذا ہے ❊

۸۔ فقرہ۔ جو پیشہ یا خدمت ہو اوسکے وقت معینہ پر اوسکو سرانجام کرنا چاہئے کہ اگر ف ۸
اوسمین کاہلی ہوگی زندگی کے عیش کے اسباب مین تلخی ہو ❊

۹۔ فقرہ۔ بہائیون اور دوستون اور خوردون سے ایک وقت ملنا چاہئے تاکہ محبت ف ۹
زیادہ ہو اور دوسرے کا حال معلوم ہو ❊

۱۰۔ فقرہ۔ اطفال کی تربیت اور بزرگونکی خدمت ہر روز کرنی چاہئے ❊ ف ۱۰

۱۱۔ فقرہ۔ شریکدار کا حصہ اور قرضخواہ کا قرض اور حقدار کا حق اگر آج ادا کر سکو تو ف ۱۱
کل پر رکہنا نہ چاہئے کہ خدا جانے کل کیا صورت پیدا ہو ❊

۱۲۔ فقرہ۔ شراب نوشی۔ قمار بازی۔ تماشبینی سے ہر وقت ہر روز پرہیز کرنا چاہئے ف ۱۲
کہ جب انکی توجہ اسطرف ہوتی ہے پہر روکنا محال ہوجاتا ہے جہوٹ۔ فریب دغا
کبہی نہ کرنا چاہئے ❊

۱۳۔ فقرہ۔ ہر وقت خدا کو یاد رکہنا چاہئے اور اوسکی قدرت پر خیال کرنا اور اوسکی ف ۱۳

انعام کا شکر کرنا اور جیسا خود اسکے واسطے کرے ویسا مادر۔ پدر۔ اُستاد۔ ولی نعمت کیواسطے بہی عبادت ہی اور یہی جپ و تپ۔ تیرتہہ و برت دوسرا دوسترین ہی۔ جو بندگان خدا کو نہیں ستاتا ہی وہ خدا کو ناخوش نہیں کرتا ہے جو بندگان خدا کی امداد کرتا ہے وہ خدا کو خوش کرتا ہے جو ورتا کی حق تلفی کرتا ہے وہ جیتر ونکو دکہہ دیتا ہے جو ورتا کے حقوق سکے ادا مین قصور نہین کرتا ہے وہ اون کا سراددو ستراپن و گیا کرتا ہی ✣

ف ۱۴ | ۱۴۔ فقرہ۔ مذہب و قوم و پیشہ و ملک کی بہتری اور اپنی خوش گذرانیکا اور متعلقان کی خوش گذرانی کا ہر روز فکر کرنا چاہئے ✣

ف ۱۵ | ۱۵۔ فقرہ۔ اہلخانہ سے ہر روز وقت معین پر خوش خلقی اور اختلاط کرنا چاہئے ایک جور و سے زیادہ نہ کرنا چاہئے ✣

ف ۱۶ | ۱۶۔ فقرہ۔ خطا اور غلطی کبہی ہوئی ہو اوسکو یاد رکہنا چاہئے تاکہ آیندہ ویسی نہو ✣

ف ۱۷ | ۱۷۔ فقرہ۔ اپنا روزنامچہ ہر روز لکہنا یا لکہانا چاہئے تاکہ سب حال یاد رہے ✣

نوع دوم۔ فقرہ ۱۔ اطفال کو چاہئے کہ علاوہ صفائی جسم و لباس و کتاب و حرفت کاری کی اشیا کے سبق پڑہنا۔ آموختہ یاد کرنا اور واسطے آیندہ کے مطالعہ کرنا اور مطلب معنی پر غور کرنا اور عقد و شہوت رانی سے پرہیز کرنا اور زیادہ وقت کہیل مین کہونا اور بد وضع اطفال کی صحبت سے دور رہنا اور شوخی نہ کرنا روتے اور مچلنے اور دشنام دینے سے پرہیز کرنا اور ہر وقت طعام و شراب بیجا کی نہونا اور اوستاد کا ادب کرنا اور اوسکی نصیحت کو سُننا اور بجز تحصیل علم و ہنر اور کسیوجہ سے سفر نہ کرنا ✣

ف ۲ | ۲۔ راجہ کو چاہئے۔ ۱۔ فوج کی آئین کو سیکہنا اور اوسمین ایجاد کرنا اور سپاہ کی موجودات لینا اور بوڑہونکو پنشن دینا جوانون کو بہرتی کرنا اور سامان جنگ تیار رکہنا۔ ۲۔ اونکے مظلومونکی داد دہی کا دستور العمل بنانا اور انصاف کرنا اور عدالتیون کو تاکید رہنا کہ ظلم نہ کرین۔ ۳۔ گردنواح کے راجونسے اچہا بندوبست کرنا اور بخلق پیش آنا اور اونکے ارادہ سے باخبر رہنا۔ ۴۔ خراج و خزانہ کا ایسا بندوبست کرنا کہ ہر روز زیادہ ہو اور رعیت کو جبر معلوم نہو۔ ۵۔ تجارت کو جسطرح ممکن ہو رونق دینا اور تجارون پر مہربانی اور انصاف کرنا۔ ۶۔ صنعت علم۔ ہنر کو اپنی قلمرو مین مثل فرش کے بچہانا۔ ۷۔ اپاہجوان اور عاجزون کو گداگری کا محتاج ہونے نہ دینا۔ ۸۔ ہر وقت ہوشیار و

مستعد و تیار رہنا اور ریاضت و عبادت خلق خدا کی آسایش کو سمجہنا ✤
۳- فقرہ - زراعت کار کو اپنے کام کے متعلق اور تجار کو تجارت کیواسطے غرضکہ ہر پیشہ ور ف ۳
کو اپنے پیشہ کے متعلق وہ فعل کرنا جس سے اوسکے کام کا فروغ ہو اور اوسکی ایجاد
یادگار رہے ✤
۴- فقرہ - مستورات انتظام خانہ داری اور صفائی اپنے جسم ولباس واطفال کی ف ۴
اور طعام وشراب کا بندوبست اور تربیت اطفال جیسے کہ انگریزون کی رسم کرتی ہین اور
اپنے وقت کو گانے - بجانے - سینے - پرونے - تصویر بنانے مین صرف کرین ✤
۵ فقرہ - رسم ودیس ورواج کے مناسب ہر فعل کو کرین جس سے نیک نامی اور ف ۵
آسایش ہو ✤
ضمن دویم - ہمت کرم کے معنے ہین خاص کام جو درپیش ہو جیسے بادشاہون کو ض ۲
جنگ اور دنیاداروں کو شادی وغمی اور زمینداروں کو مالگذاری اور سفر اور کسی قسم
کی آفت سماوی وارضی جب جو ضرورت پیش آوے ہر کام کو چہوڑکے پہلے اوسکو
سرانجام کرے کہ ہر مذہب کی کتب سے ثابت ہے کہ جنگ کیوقت نماز - روزہ وغیرہ فرایض
سے بہم کو سرانجام کو مقدم سمجہے خلاصہ یہ ہے کہ ضروری کام مین سستی یا کاہلی
کرنے سے صدہا آفت درپیش ہوتی ہین غرض آسایش اپنی اور خلایق کی ہر کام
مین مقدم ہے جس فعل سے نقصان عظیم یا خفیف نظر آوے وہ نہ کرے ✤
۱- فقرہ - جماعت کی بہتری کیواسطے چندہ دینا اور خراج دینا اور جسم وجان سے ف ۱
مدد ہونا چاہئیے ✤
ضمن ۳ - پراچہت کے معنے ہین قصورات کا معاوضہ کرنا جو کچھہ اس سے کبھی ہوگئی ض ۳
ہون سب سے اعلےٰ یہ ہے کہ جو قصور اسنے کسی کا کیا ہو یا خلاف رسم ومذہب
کیا ہو اوس سے اپنے دل مین خجل ہو اور توبہ کرے اور دل سے عہد کرے کہ
پھر ایسی خطا نہ کرونگا اور جسکا قصور کیا ہو اوس سے معافی چاہے اور اوسکو
معاوضہ دیگے یا خوشامد کرکے یا کسی کو شفیع گردان کے اوس سے معاف چاہے ✤
ضمن ۴ - کام کسی مطلب کو حاصل کرنیکو کوئی کام کرے جیسے کوئی کل ایجاد کری گویا ض ۴
کسی ملک کو فتح کرنے کو یا کسی شے کو حاصل کرنیکو - پس چاہئیے کہ دل وجان سے

اوسطرف متوجہ ہو اگر ایک مرتبہ کی کوشش سے کامیابی نہو پست ہمت نہو جبتک
مراد حاصل نہو باز نرہے کہ بغیر ارادے مضبوط اور سعی فراوان کے کوئی مطلب
حاصل نہین ہوتا ہے اور ایسا علم و ہنر کے حاصل کرنیکو چاہیئے +

ضمن ۵ - نکھد کرم - یعنی ناقص افعال وے سب ہین جو قوانین حکام و شرع و رشاستر ض ۵
ہر مذہب والون نے ایک مطابق لکھے ہین جیسے چوری اور خون ہر مذہب والے
اسکو گناہ قرار دیتے ہین اسلیے باز رہے کہ بدفعلی سے حاکم سزا دیتا ہے - اقربا
احبا لعنت کرتے ہین بدنامی سے یادگار رہتا ہے اگر عاقبت مین سزا ہوتی
ہے بدکار کو ہوگی +

مولف - برہمنون نے نت کرم جہانجہ بجانا اور ہمرادہ وتیرین کرنا اور برہمنونکو کچھہ مولف
دینا اور نمت کرم دسہرہ ہولی کو برہمنون کو دینا اور براچہتہ کرم چاندراین برت
کرنا اور برہمنون کو نقد و جنس دینا اور کام کرم شجم اتیہ و اسکینہہ کیواسطے برہمنونکو کچھہ دینا
اور نکھد کرم برہمنون کی نندا کرنا سمجھایا ہے انکے معتقدون کو اوسی پہ یقین کرنا چاہیے +

۲ - تمام فعل جو آدمی کرتا ہے اور کرسکتا ہے تین قسم کے ہین ایک جس سے خاص و
عام کو نفع پہونچے یہہ محمود ہین - دویم جس سے کسیکو نفع نہو مگر نقصان بھی نہو وہ
متوسط ہین - سیوم جس سے نفع کم نقصان زیادہ ہو وہ ناقص ہین بے علم مرد و
عورت - راجہ اور پرجا تمیز کرنے نہین سکتا ہے کہ کون فعل کس حال کے مناسب
ہے - لہذا واجب ہے کہ علم حاصل کرے اور عقل سے تجویز کرے اور وہ فعل کرے
کہ بعد مرگ نیکنامی سے یادگار رہے +

۳ - کرم کے معنے ہین آدمی جو فعل کرسکتا ہے وہ کرم ہے اور ہر کرم کے کرنیکو عقل
علم - طاقت - دولت - مددگار چاہیئے - ہر متنفس اشیاے مذکورہ کو حاصل کرسکتا
ہے جو مضبوط ارادہ سے کامیابی کو کوشش کرے وہ اعلی سے اعلی مرتبہ والی کے
برابر بلکہ اوس سے افضل ہوسکتا ہے - حکما کہتے ہین کہ ہمارے فعل ہمکو بہشت و
دوزخ و اعراف مین پہونچاتے ہین پس ہمکو کیا ضرور ہے جو کسیکی پرستش کرین
تصدیق اسکی اس مصرعہ سے ہوتی ہے (زہند جامۂ ناپاک گازران برسنگ)
ای برادر نیک فعالی اختیار کرو اور بدفعلی سے باز رہو قاضی اگر نیاو نہ کریگا پرماتما ...

کو بھی نہ روکیگا - دیدہ و دانستہ بدعملی کرکے جو دان پن و سفارش سے امید کرتے ہین بر سر خطا ہین اور خدا اور شفیع کی فضیلت مین داغ لگاتے ہین کہ منصف کو ظالم تجویز کرتے ہین ❊

دفعہ ششم - پرالبہد کرم نمبر ۵ - یعنی اتفاق و قسمت اسکی تین ضمن ہین ❊

ضمن ۱ ضمن اول - اچھا پرالبہد یعنی ارادہ کی مطابق کامیابی ہو خلاصہ یہہ ہے کہ تقدیر یا تدبیر سے موافق ہونا - مثلاً غواص سمندر مین غوطہ مارے اور موتی ہاتھہ لگے ❊

ضمن ۲ ضمن دویم - برا چھا پرالبہد - دوسرے کے ارادے سے نفع یا نقصان ہو جیسے امیر شیر علیخان نے یعقوب خان کو ولیعہدی سے محروم کیا اور عبد اللہ جان کو وارث تاج و تخت کا کیا یا پادری اور مولوی زبردستی یا بہکا کے کسی ہندو کو اپنے مذہب مین ملاوے اور برہمن اور برادری کے اسکو پہر اپنے مذہب مین اگر واپس آنا چاہے نہ ملاوین - گویا ایک جماعت کی شرارت دوسری جماعت کی حماقت سے وہ اپنے حق سے محروم رہے ❊

ضمن ۳ ضمن سیوم - نرا نچھا پرالبہد - اتفاق سے نفع یا نقصان ہو جیسے آسمان سے بجلی گری - قحط ہووے - اتفاقاً کشتی ڈوب جاوے - مخالف ہوا وقت جنگ کی چلے کہ جیتی بازی ہار جاوے یا راہ چلتے دفینہ مل جاوے یا اتفاقاً کوئی کان جواہرات یا فلزات کی معلوم ہو جاوے یا جیسے بلی کی قسمت سے چھینکا ٹوٹ پڑے ❊

مولف سوالف - جملہ افعال نیک و بد تدبیر و تقدیر کے اسکے ذیل مین ہین آدمی کو غور سے فکر کرنا چاہیئے اور بدی سے بچنا اور نیکی کی طرف رجوع چاہیئے - اسی مین بہلائی دونون جہان کی ہے ❊

دفعہ ہفتم - نمبر ۱۲ - آسرم کرم چار ہین ❊

ضمن اول - برہم چرج مراد طالب علمی ہے - مولف - برہمنوں نے دسکی شرح مین گھر چہالا پہننا - بہیکھہ مانگنا - زمین پر سونا اور بہت باتین رقم کی ہین جو قوم کی خصوصیت

بہی اسمین قایم کی ہے ہماری راے مین مرد۔ عورت۔ شریف۔ رزیل ہر قوم کو
واسطے طالبعلمی چاہیئے کیونکہ بغیر علم کے آدمی کسی کام کا نہین ہوتا ہے (شعر بےسلیقہ
ہے ہر ایک کام مین عیب بہی کرنے کو ہنر چاہیئے) اگر کسی آدمی کا باپ بے مقدور
ہو اور اولاد کو تربیت کرنے کا خرچ ادا کرنے نہ سکے اوسکا لڑکا ان مدرسون
مین پڑہے جو خیراتی ہون اگر اونمین بہی پڑہنا میسر نہو بہیکھہ مانگ کی گذر کری
مگر تحصیل علم معقول اور ہنر سے باز نہ رہے اور جبتک سارٹیفکٹ لیاقت کا حاصل
نہ کرے عقد نہ کرے اور نہ کسیکی شادی۔ غمی اور رسومات مین شامل ہو وہ مثل
فقیر یا قیدی طالبعلمی کی حالت مین جہان کے معاملات سے جدا رہے۔ مرد کو
۲۲ سال کی عمر تک اور عورت کو ۱۶ سال کی عمر تک طالبعلمی فرض ہے۔ افسوس ہے
کہ اسوقت مین برہمن بہی اس فرض کو ادا نہین کرتے ہین بلکہ برہم چرج کے
دستور العمل سے واقف بہی نہین ہین جبتک تمام ولایت کی ہر قوم کے مرد و عورت
عالم و عاقل نہون ولایت کو عزت و فتح و فخر نہو کہ ولایت جماعت سے متعلق ہے نہ
فرد واحد سے۔ برہمن اگر خواندہ ہون اور موچی خواندہ نہون موچیون کی کام مین
جو صنعت و حکمت درکار ہے برہمن کسطرح کرینگا۔ یورپ مین ہر روز نت جدید
ہر قسم کے کام مین ایجاد صنعت ہوتی ہے یا دریون کی وہ ایجاد نہین ہین خواندہ
لوہارون اور چمارون کی ایجاد ہین۔ ہند مین جو کسی علم و ہنر کی ترقی نہین ہوتی
ہے سبب اسکا یہی ہے کہ ہر قسم کے آدمی جاہل ہین *

ض ۲ ضمن دویم۔ گرہست آشرم یعنے دنیاداری۔ جب آدمی استعداد علمی حاصل کری
اور اپنی معاش پیدا کرنے کو لایق ہو جاوے۔ ۲۲ برس کی عمر ہونیکے بعد ۱۶
برس کی عورت سے حسب رضامندی اپنے بزرگون کے عقد کرے اور سلامت
روی سے۔ راستی و دیانتداری سے جو پیشہ کرے کرتا رہے اور شرایط
دنیاداری یعنے برادری اور پیشہ و وطن کے مردم سے بطور مناسب گذر
کرے۔ کہاوے۔ پیوے۔ لباس پہنے۔ گاوے۔ بجاوے۔ ناچے۔ جتنے
کام عیش و خوشی کے ہین سب کرے مگر ایک فعل مین محو نہو جاوے نہ بخیلی کری
نہ فضولی خرچی خوش گذران رہے *

ض ۳ ضمن سیوم۔ جب پچاس برس سی عمر تجاوز کر جاوے اور اولاد جوان ہوجاوے تو اپنا خانہ داری
کے اولاد کے ذمہ کر خود گوشہ گزینی اختیار کرے اور خاص و عام کو تعلیم و تربیت کرتا
رہے اسکا نام بان پرست ہے +

ضمن چہارم۔ سنیاس جب چوتہا حصہ عمر کا شروع ہو اگر دل اوسکا دنیا سے بالکل متنفر
ہو سنیاس کی شرط ادا کرے یعنی دیس بدیس پہرتا رہے اور جب اوسکے پاس
اسباب معیشت کا نہو دریوزہ گری کر کے زندگی کرے۔ اگر ایسا نہ کرے تو خواہمخواہ
ضرور نہین ہے البتہ طالبعلمی اور دنیاداری ضرور ہے کہ بغیر علم کے حیوان رہتا
ہے اور بغیر دنیاداری کے مثل سنگ کی بے تمیز ہوتا ہے یہہ فقیر نہین ہے جو
محض جہالت سی کسی فقیر کے چیلے ہوگئے ہین اور نہ وے برہم چاری ہین
جو برہم چاریون کا لباس پہن بہیکہہ مانگتے پہرتے ہین نہ یہہ دنیادار ہین جو
ٹہگی و بدمعاشی سے شیخی مارتے پہرتے ہین +

دفعہ ہشتم

دفعہ ہشتم۔ نمبر ۲۳۔ برن چار ہین یعنے چار قسم کے افعال کرنیوالے +

ض ۱ ضمن اول۔ برہمن۔ اس فریق کا اصلی کام ہے خداوند عالم کی عبادت کرنا اور عوام کو
اوسکی توحید و ترکیب پرستش سمجہانا اور معقول و منقول علوم سے فضیلت حاصل
کرنا اور عوام کو فاضل بنانا اور جگ یعنی دعوت عام کرنا اور ہر قوم کو جگ کرنے کی
ترغیب دینا اور اوسمین امداد کرنا اور ہر ایک سے بطور چندہ دان لینا اور اپاہجون
اور طالبعلمون و مسافرون کو دان دینا اور شادی اور غمی اور بچون کی پیدائش
اور ہر روز کی رسم عبادت مین امداد کرنا۔ فقط ہند مین اس فریق کے مردم نہین
ہین عیسائیون کے فریق مین پادری اور پارسیون کے آخون۔ مسلمانون کے
مولوی ایسے کام کرتے ہین فقط ایک تفاوت ہوگیا ہے کہ عیسائیون اور محمدیون
کے یہان جو فضیلت حاصل کرتا ہے وہ ایسے کام کرتا ہے جاہل پادری اور
مولوی نہین ہوتا ہے۔ ہنود مین جو برہمنی کے شکم سے برآمد ہوتا ہے وہ مقدس
شمار ہوتا ہے۔ اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ہنود کے جملہ افعال دین و دنیا کے جہالت

سے پڑہہ ہو گئے اور خدا پرستی جاتی رہی بت پرستی مروج ہو گئی ٭

ض ۲ ضمن دویم - چہتری - اسکے کام مین ایک دیس یا ایک ولایت یعنے ایک حصہ زمین
کے غنیمون کو دفع کرنا اور باشندونکی ہر طرح سے حفاظت کرنا اور اونکی تعلیم
و تربیت و پرورش کو سعی کرنا غرضکہ جو کام گورنمنٹ انگلشیہ فوجی و مالی و ملکی اہلکارون
سے لیتی ہین اور یورپ کی سلاطین جو کرتے ہین اونکا تعلق اس گروہ سے ہے ہر
ولایت مین یہہ کام جو کر سکے جسکی ہمت ہو - جسکو لیاقت سر انجام اس خدمت کی ہو
وہ کرتا ہی ہند مین بہی ہمت والے ہر قوم نے راج و سپہ سالاری و وزارت وغیرہ جملہ
امورات چہتریون کے کئے اور کرتے ہین جیسے خدا شناسون اور خدا شناسی
کی راہ بتانیوالون کو علم و عقل درکار ہے ویسے چہتریون کو بہی درکار ہے کہ یورپ
کے سلاطین جو آج ہر ولایت کی جہادیون پر شرف نظر آتے ہین فقط علم کے سبب
سے کہ ہر روز نئے دستور قواعد بناتے ہین اور نئی وضع کے سلاحات تیار کرتی
ہین اور سام و دام - ڈنڈ - بہید جس آئین سے سکتے ہین ہر ایک کو مطیع کرتے ہین
ہنود کے جیسے برہمن نطفہ پر نازان ہین ویسے چہتری بہی ہین انہین وے بڑے
بہادر تہے جنہون نے مسلمانون کو ڈولے دیئے تہے برہمن کو فقط علم الہی کا کمال
درکار ہے - چہتری کو دین و دنیا کے علم و عمل مین چاند و سورج سے زیادہ روشن
ہونا چاہیئے جو آدمی جاہل ہے اور جس کو علم معقول نہین ہے وہ صورت کا آدمی
ہے مگر حیوان ہے کہ جسطرح حیوانات کو انسان شکار کرتے ہین ناخواندہ انسان
کو دانشمند غلام بناتے ہین ٭

ض ۳ ضمن سیوم - بیش وہ ہے جو تجارت و صنعت و حرفت و زراعت وغیرہ جملہ پیشیہ
کرے جنکا تعلق علم - طاقت - دولت سے ہے جیسے بنک کی دوکان اور نیل کی
کوٹھی اور چاہ کی کاشت کرنیوالے اور دیا سلائی اور کپڑے کی کل جاری کرنیوالی
انگریز مین یہہ لالہ بہیا جو اپنے تئین بیش بتاتے ہین نطفہ کے ضرور بیش ہونگے
مگر اونکے برن کے نہین ہین ٭

ض ۴ ضمن چہارم - سود روہ ہے جسکے سر مین علم نہین اور دل و بازو مین طاقت
نہین اور گہر مین زر نہین کہ اس حالت مین اوسکو ضرور ہے کہ دوسرے کی

کہنے پر چلے اور غیرون کے زیر حکم رہے اور جو اونکو کہانے کو دے اونکی مزدوری
و ناز برداری کرے اور ولایتیون مین بہی ایسے آدمی ضرور ہونگے ہند مین
لوگ کہتے ہین کہ ۲۴ کروڑ آدمی رہتے ہین ہماری دانست مین ۲۴ کروڑ
پاو بالا سود رہتے ہین۔ برہمن۔ چہتری۔ بیس۔ باعتبار نطفہ کے اونمین شامل
ہونگے باعتبار کرم ہونگے اگر کوئی ہو کیا عجب ہی کہ ۲۴ کروڑ کا مین نے امتحان
نہین لیا۔ جو علم رکہتا ہو اور دولت وطاقت سی محروم ہو یا دولت والا علم وطاقت
سے محروم ہو یا طاقت والا علم و دولت سے۔ وہ نیم وحشی یا ثلث وحشی ہے۔ حیوان
ہمیشہ وہی فعل کرتا ہے جو اوسکی پشت بہ پشت کے کرتے رہے انسان ہمیشہ
تقویم پارینہ کو بدستے رہے توڑے دار بندوق والے اونکا مقابلہ نکر سکینگے
جنکے پاس وہ بندوق نو ایجاد ہے جو پیچہے سے بہری جاتی ہے ع
علی ہذا القیاس جملہ امورات مین۔ جو سونے کو گہڑے گو وہ چمار ہو جو دیکہے وہ
کہے سونار۔ جو سونے کی قدر سے ناآشنا ہو اور اپنا نام سونار بتاوے تبوت
اوسکا سامع کی حماقت کرے فرض کرو وہ نطفہ سونار کا بالیقین ہو جب کام سونار
کا نہین وینا طالبان زر کے حضور مین وہ سونار نہین ہے۔ فعل کردنی اور ناکردنی
وے ہین جنکو ولایت وہر وقت کے حکماء تجویز کرین اور جنکا سود و زیان نظر آوے
وے نہین ہین جنکو ایک طریق کا مفید اور دوسرے طریق کا ناقص بتاوے ✣
فقرہ ۲۔ جیسے ہر آدمی کو روٹی و پانی کی ضرورت ہے ویسے عورت کو مرد کی اور
مرد کو عورت کی اور علم کیواسطے کمال کرنی عقل کی اور عقل کیواسطے سرانجام
مہمات دنیا و عقبی کی۔ اور طاقت کی کہ دشمن اور دوست ہر متنفس کے رہتے ہین۔
اور دولت کی کہ بغیر اوسکے انسان ہر مایحتاج کا سرانجام نہین ہوتا ہے پس ہر
متنفس کو چاہیئے کہ علم وطاقت و دولت کو حاصل کرے اور جو اعلے سے اعلے
مرتبہ دین اور دنیا کا ہو اپنے جوہر دماغی و دلی سے بہم پہونچاوے جو کسیکو کسی
فعل عمدہ سے روکے اور کہے کہ تو باعتبار نطفہ اس فعل کا مختار نہین ہے۔
اوسکا جواب دے کہ جو انسان کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے وہ جملہ امور کو جو انسان
پر فرض ہے مجاز ہے البتہ حیوان کے نطفہ سے جو پیدا ہوا ہو اوسپر اونکا عمل

ناجائز ہے۔ حیف ہے کہ طوطے کو پڑہایا جاوے اور عورت کو ناخواندہ رکھنا جائز
ہو۔ جسطرح گورنمنٹ انگلشیہ نہیں چاہتے ہین کہ ہندوستانی سلاحات کہین
اور آئین جنگ سے واقف ہوویں کہ اگر اونکو اسمین فضیلت ہو یہہ ہند مین
بکثرت ہین اور ہم بہ قلت مقابلہ کرین اور ہمکو مشکل ہو اوسی طرح برہمنون نے
ہم قوم کو تحصیل کرنے سے علوم کے روکا تہا۔ اور مردون نے عورتون پر
یہہ ستم برپا کیا تہا۔ عورتون کی جہالت نے مردونکو اور ہر قوم کی جہالت نے
برہمنونکو جاہل کر دیا۔ پہر انکی دین و دولت اور حکومت و عزت اور ناموس
کو کہو دیا۔ جسنے جماعت کو بے دست و پا کیا اُسنے اپنی بیخ کو اپنے ہاتہ سے اوکہاڑا۔
جب عقل کا چراغ روشن ہوگا کوئی برہمنون کے تابع نہ رہیگا ہر کوئی چاہتا ہے کہ
میری طاقت و حکومت و دولت تا ابد رہے۔ لیکن یہہ مثل مشہور ہے کہ کسی رجہ
نے وزیر سے کہا تہا (چہ خوش بودے اگر سلطنت را زوال نبودے) وزیر نے
جواب [illegible] کہ اگر سلطنت را زوال نبودے تو بکے رسیدا) *
فقرہ ۳۔ اگر ہند کی ہر قوم کے مرد و عورت بیدون کے پڑہنے سے نہ روکے جاتے ف۳
جو جہالت آج نظر آتی ہے کسطرح سے نظر آتی۔ غدر ۱۸۵۷ء کے پیشتر گورنمنٹ
انگلشیہ کو ولایت سے بہت گورے منگوانیکی ضرورت نہ تہی کہ تمام ہندوستانی اسکی
سپاہ تہی اب انکو ہندیون پر شک ہوگیا پس جتنے گورے ہند مین ہین اور جتنے
اور ولایت سے آسکتے ہین اونپر انکا بہروسہ ہے۔ جورو کو خسم پر اور خسم کو جورو کو اتنا
شک نہ چاہئے جو شخص ایک دو گہنٹہ کی ملاقات کو اوسے اوس سے بے تکلف ملنا
واجب نہیں ہے جس سے تمام عمر قطع کرنی ہے اوسپر شک کرنے سے اپنی اور
اوسکی زندگی تلخ کرنا ہے۔ جو جانور پنجرے مین قید رہیگا جب قابو پاویگا اڑ جائیگا
جو الفت سے رہیگا اگر کوئی اوسکو پکڑ کے لیجاوے جب موقع پاویگا نکل کر پہر کے
اپنے گہر کو آویگا *
فقرہ ۴۔ کرم و جوگ اور اُپاسنا کے بندہن کے پہنسے مکت نہیں پاتے ہین کیونکہ ف۴
محسوسات کی جنگل میں بہٹکتے رہتے ہین اور پہاڑون کی اونچائی۔ نیچائی سے حیران
رہتے ہین اور دریاؤن کی امواج سے ڈوبتے اور اچہلتے رہتے ہیں۔ مکت کا

دانائیان ہے گیان ہونے سے دو بدنا جاتی ہے جب ادویت ہو جاوے
دشمنی اور کنار دوستی بھی معدوم ہو جاتی ہے ایک صورت دوسرا آئینہ ہو جاتا
ہے نادان ہیں جو دین و دنیا کو دو سمجھتے ہیں عورت اور مرد دو نہیں ہیں ایک با دام
دو مغز ہیں اور رات اور دن کو ہر کوئی دو سمجھتا ہے یہہ کوئی نہیں سمجھتا ہے کہ بارہ
گھنٹے رات و بارہ گھنٹے دن ملنے سے ایک روز کہلاتا ہے آفتاب و دہوپ دو نہیں ہیں
اور جیو آتما اور پرم آتما فقط آتما ہے +

فقرہ۔ ۵۔ جو کچھہ اس فصل میں رقم ہوا اور آئندہ فصلوں میں رقم ہوگا سب کرمونکا رونا ہے۔ ف ۵
اوتم کرم اتفاق ہے۔ جہاڑو جو متعدد سیکھوں سے بندہتی ہے تمام گہر کی کثافت
کو بوہارتی ہے۔ جہاڑو جو پریشان ہو جاتی ہے وہ خود گہر کو گندہ کرتی ہے۔
اوتم کرم سعادت حیوان ناطق مطلق ہے کہ یہی خیرات و حسنات ہے۔ اوتم کرم سلامت
روی ہے کہ اس سے زندگی بعیش تمام ہوتی ہے +
اوتم کرم گیان کا حاصل کرنا ہے کہ جتنی سدہیان تمثیل ہیں سب اس سے سدہ ہوتی
ہیں جب تک ہند میں انکا وجود تہا ہند کو عزت تہی جب انکا وجود ہوگا عزت ہوگی۔
آج ان میں سے ایک نہیں ہے اسی وجہ سے عزت بہی نہیں ہے۔ برہمنوں کی
خیال میں ہر قوم کے مردم واس یعنے غلام ہیں اور مسلمانوں کے گمان میں ہندو
کافر اور عیسائیوں کی زبان پر ہندو نیم وحشی۔ ہمارے کاغذ کے سیاہ کرنے پر
غور کرو اور اپنی عزت پر رحم کرو +

دفعہ نہم میتہن۔ ۱۳۷ بمعنے مباشرت زن و مرد اسکے ۸ ضمن قرار دیئے ہیں + دفعہ نہم
ضمن اول۔ درشن۔ یعنی مرد عورت کو یا عورت مرد کو بنظر شہوت رانی دیکہے + ض ۱
ضمن دوم۔ سپرس۔ پکڑنا یا چہونا کسی عضو یا ہاتہہ وغیرہ کا + ض ۲
ضمن سیوم۔ کیلی۔ خوش طبعی و ٹہٹہہ بازی اور بے شرم و بے ادب گفتگو کرنا + ض ۳
ضمن چہارم۔ کیرتن۔ تعریف حسن و جسم و عمر وغیرہ کی کرنا باثبات خواہش مباشرت + ض ۴
ضمن پنجم۔ گوڈہ بہاشن۔ خلوت میں بیٹہنا اور سرگوشی کرنا و بے تکلفی جتانا + ض ۵
ضمن ششم۔ سنکلپ۔ ارادہ مباشرت ظاہر کرنا + ض ۶
ضمن ہفتم۔ ادہیاوسائے۔ اقدام مجامعت کرنا + ض ۷

ضمن ۸ ضمن ہشتم گریاپربرتی - مجامعت کرنا *
مولف مولف - برہمچاری یعنے طالب علم لڑکے - لڑکی کو - ۲ - سنیاسی یعنی تارک
دین و دنیا فقیر کو - ۳ - جب تک مرد ۲۲ سال کا نہو اور عورت ۱۶ سال کی - ۴ -
ہر شخص کو غیر کی منکوحہ و متصرفہ و مدخولہ و مقبوضہ سے - ۵ - جو مرد یا عورت راضی
نہو یا نشہ مین ہو یا مقید یا مجبور ہو یا بیمار ہو یا اور کسیطرح سے لایق اتصال
نہو حرکات ہشت نوع مذکورہ سے اجتناب چاہیئے کہ باعث نقصان و بدنامی
و فساد اور ہرج کا رہے اپنی منکوحہ سے دنیادار کو حرکات و دفعات مذکورہ سے
پرہیز کرنا جہالت و حماقت ہی البتہ متعدد مستورات سے التفات یا ایک عورت سے
روز و شب کا اختلاط باعث ہرج کار و تضیع اوقات کا ہے اور ضعف و حقارت و
بدنامی کا سبب ہوتا ہے - بعض اشخاص جو طفولیت یا جوانی مین بغیر ادائے
شرایط برہمچرج و گرہست اپنے تئین جتی اور فقیر بناتے ہین اور عقد سے پرہیز کرتے
ہین وے اپنے اقرار کو تمام عمر وفا کر نہین سکتے ہین اور شرم سے عہدنامہ کمی
عقد نہین کرتے ہین پس ناجایز عورت اور طفل سے بدفعلی کرتے ہین بعض متعدد
عقد کر یا ایک عورت پر فریفتہ ہو یا کسبیوسی ملتفت ہو یا خلاف فطرت پر عامل ہو
اپنی زندگی خراب کرتے ہین - آریا جسکو عوام ہند سمجھتے ہین اسکے باشندے
پیشتر اس آئین پر عمل کرتے تہے کہ یہہ ہدایت اونکی ہے آج جہالت و بے تمیزی
سے فقیر و امیر و شریف و رزیل و مرد و عورت ایک ادب سے عمل نہین کرتا ہے -
فقیر ہزار مین ایک نہوگا جو اعلام و زنا سے دور ہوگا گو نام کو جتی اور سنیاسی
ہوگا - سنیاسیون نے بدیا سندری و بام مارگی مذہب اس بدراہی کیواسطے
نکالا ہے اور جتیون اور بیراگیون نے چیلے اور چیلی اسی غرض سے کرنے روا
دیئے ہین اور دنیادار شریف و امیر و عزت دار وے کہلاتے ہین جو متعدد
جورو رکہتے ہین اور تماشبینی کرتے ہین اور چہوٹی عمر کی شادی اور بیوہ مستورات
کو عقد ثانی کی مزاحمت دینے بدکاری کو رونق دہی ہے - جیسے کہانا پینا - سونا - جاگنا وغیرہ
سنتہ ضروری ہین ویسے مباشرت مرد و زن بہی لازم و فرض ہے - روز و شب
بیل وغیرہ حیوانات دانے و چارے پر موتہہ ڈالتے ہین پس جو انسان روز و شب

شہوت رانی کیطرف مایل رہے وہ حیوانات سے زیادہ بے تمیز ہے - پیدایش انسان اور شہوانی کی زن و مرد کے اتصال سے وابستہ ہی اور جملہ لذات دنیا سے یہہ لذت زیادہ ہے جو اس سے پرہیز کرے وہ کم بخت ہی - افسوس ہے اونکے خیال پر جو لذات دنیا کو دنیا مین ترک کر عاقبت مین دنیاوی لذات کو چاہتے ہین اور منکوحہ کو چہوڑ جنگل مین گذر کر عاقبت مین حور و غلمان ملنے کا بہروسہ رکہتے ہین جس شخص کا عقد ہوگیا ہو اوسکو بین جنیات اپنی منکوحہ کے فقیر ہونا گناہ کبیرہ ہے اور جسکا عقد نہوا ہو اوسکو عقد سے پرہیز کرنا اپنے تئین زنا کار بنانا ہی اور کثرت توجہ مباشرت کی طرف کرنا اپنے تئین دین و دنیا سے کہونا ہے (خیر الامور اوسطہا) فقیری جو کیجیے تو دنیا کے ساتہہ - نہین خوب جانا اور خالی ہاتہہ - جتنے کرم ہین سب کر دی اور نا کر دنی ہین - انداز و موقع سے کرنا چاہئے بے عقلی سے کوئی فعل کرنا نہ چاہیئے اسوقت مین جتنے ہندو و مسلمان و عیسائی ہند مین نظر آتے ہین اونمین عیسائی شہوت رانی کی شرایط کو بہ نسبت ہندو و مسلمانون کے بواجبی ادا کرتے ہین - جوان عورت و مرد عقد کرتے ہین اور ایک دیگر کو پسند کرکے منعقد ہوتے ہین مان و باپ کے بیع و رہن و ہبہ سے معاف رہتے ہین ایک کو مرنے سے دوسرا بے حقیقت نہین رہتا ایک مرد ایک عورت سے گذر کرتے ہین اور مہمات دین و دنیا سے جب فارغ ہوتے ہین خلوت کرتے ہین اگر تماشبینی بہی کرتے ہین نہایت چہپاکے - تماشبینی کو سند شرافت نہین سمجہتے ہین اور جو بے اعتدالی کرتا ہے وہ بدنامی سے نکالا جاتا ہے یا اوسکے گہر دیگر لوگ آمد و رفت کم کرتے ہین جیسے آنکہہ کے اندہے کو سبز و سرخ نظر نہین آتا ہے ویسے ہی عقل کے اندہے کو حق و ناحق کی تمیز نہین ہوتی ہے جسکو علم طب مین اندک دخل ہو وہ معلوم کرسکتا ہی کہ جسطرح سے بیدون مین لکہا ہے اور انگریزونکی ولایت مین عملدرآمد ہے اوس طرح سے اولاد قوی دل کی مضبوط عمر طبعی کے پانیوالی ہوتی ہے اور جسطرح سے آج آریاورت مین عملدرآمد ہے اس طرح سے جو اولاد ہوتی ہے بجز غلامی اور کچہہ استعاق نہین رکہتی ہے - ہاتہہ کی کنگن

گوارسی کی درکار نہین ہے۔ زن و مرد کے اتصال کا ہی ایک علم ہے جسکی فروعات
کی کتاب کوک شاستر اور نائکا بہید اور تریا چلتر وغیرہ ہین اور یہہ سب علم طب سے
مرتب ہوئے ہین۔ وہ ہماری جنم پتر کی کیا مدہ ملا نہ سکتے ہین جو پیتر وادیست بزرین
کی کہتا بغل مین دبائے پہرتے ہین۔ کمیت گہوڑا وہ ہوتا ہے جسکی ٹانگیں گہٹنوں تک
سیاہ ہوتی ہین دسہرہ کے رنگ سے گہوڑا نہ کمیت ہوتا ہے اور نہ سرخ
نہ سبزہ۔ نہ سمند۔ نہ نقرہ۔ نہ مشکی۔ نہ سرنگ ✣

دفعہ دہم۔ نمبر ۱۴۳۔ نیم اسکے پانچ ضمن ہین ✣

ض ۱ ضمن اول۔ سوچ بمعنے طہارت اسکے ذیل مین طہارت جسمانی و روحانی و لباس و
مکان و جملہ اسباب و لوازمات سلطنت و جہانداری و دنیاداری و معاملات ہین
کہ ہر شئے کو ویسا رکہے جیسے اوسکی خلقت سے ہے ✣

ض ۲ ضمن ۲۔ سنتوکہہ بمعنے قناعت۔ عوام اسکے معنے سمجہتے ہین گوشہ عافیت مین بیٹہہ
کے دنیاداروں کے عنایتی ٹکڑوں پر قناعت کرے۔ مراد ی معنے اسکے ہین کہ
جو اپنا حق ہے اور جو اپنی محنت و خدمت کا صلہ ہے اوس پر قناعت کرے غیر کے حق
کو نہ تکے جیسے روسی رومیوں کے ملک کو تکتے ہین اگر قناعت کے معنے بے محنت کہانی
کے ہوتے عوام کو معاملات دنیا کے کرنے کو منع ہوتا جتنے احکام قدرتی ہین ہر ولایت
و ہر دیس کے اونکو تسلیم کرتے ہین پس عوام کے واسطے ہین خاص فقیروں کے واسطے
نہین دین ✣

ض ۳ ضمن سیوم۔ تپ بمعنے سختی و نرمی و گرمی و سردی کا متحمل ہونا یعنے زمانہ کی ناموافقت
سے بیقرار و بدحواس نہو جانا اور اضطراب کی حالت مین حقیر اور کمین پیشہ کو مایل
نہونا۔ راجے اگر تپ کرتے محمدیوں کو ڈولے ندیتے برہمن اگر تپسیشر سے ہوتے
دربدر بہیکہہ مانگتے اور بہٹکتے نہ پہرتے جو جنگل مین پنج اگنی تپ اپنے تئین تپسیشری
سمجہتے ہین وے جاہل اس لفظ کے معنے ہی نہین جانتے ہین پرمیشر کا جو حکم
ایک کو ہے وہی سب کو ہے کہ جیسے انکہا ایک کو دی ہے سب کو دی ہو اگر تمام

عالم تپ کرتا تپیشری کو ردی گون دیتا پس تپ بہی ہے اپنے مقدر پر شاکر رہنا یعنے جو اوسکا حصہ ہی۔ اور سختی کے وقت کو عقل سے ٹالنا۔ دشمن کے روبرو ہاتہہ نہ جوڑنا اور کمین سے ملتجی نہونا +

ضمن ۴ ضمن چہارم۔ سوادہیا۔ یعنی بیدون کے مضامین پر غور کرنا جس ملک مین بید جاری نہین ہین وہان کے مردم بیدون کے مضمون پر کس طرح سے غور کرسکتی ہین پس سمجہنا چاہیئے کہ جو معقول و منقول مکتوب ہی اونکو مطالعہ کرنا اور اون کے نخوائے کلام کو سمجہنا اور جو مفید۔ معقول ہو اوس پر عمل کرنا یعنے تعقل معقولات ہر وقت پیش نظر رکہنا +

ضمن ۵ ضمن پنجم۔ ایشر پرنی دہیان یعنے خدا کیطرف رجوعیت۔ یہہ ممکن نہین ہے کہ کوئی متنفس ہر وقت اپنے دل کو خدا کی طرف رکہے۔ جوگی بہی تب تک رکہہ سکتا ہے جب تک اوسکا حبس دم کارہے پس اسکے معنے سمجہنا چاہیئے کہ بجز خداوند عالم دوسرے سے نیکی و بدی کی توقع نہ کرنا اور کسیکو کارخانہ قدرت مین دخیل نہ سمجہنا اور ہر ذرہ مین اوسکے نور کو خیال کرنا اور جو کچہہ پیش آوے اوسکو منجانب اللہ سمجہنا +

دفعہ یازدہم ۱۱ دفعہ یازدہم نمبر ۱۴۶ یم۔ اسکی پانچ ضمن ہین +

ضمن ۱ ضمن اول۔ اہنسا یعنے جاندار کو بے جان نہ کرنا اور نہ ستانا۔ جو شخص کسی کو نہ ستاویگا اور کسیکی جان و مال کا طالب نہوگا اوسکی جان و مال کو دوسرا نہ چاہیگا۔ گناہ عاقبت اور قصور دنیا سب دوسرے کی ستانے سے ہوتے ہین جو اس حرکت سی باز رہے ہر آفت سی محفوظ رہے۔ راجہ جو گنہ گار کو قتل کرے وہ ہنسا مین شامل نہین ہے وہ اس مانند ہی کہ سڑی مچہلی کو تالاب سی باہر پہینک دیوے اور کثافت کو مکان سے نکالدینا۔ اپنی لذت و مصلحت دنیا اور عقبی کیواسطے جو انسان یا حیوان کو ستاتا ہی وہ ہنسا کرتا ہے جو عدالت کی تکمیل کو یا مصلحت عام کو ستاتا ہے وہ ہنسا نہین کرتا ہے اگر معترض کہے کہ جگ واسطے دیوتون

اور قربانی واسطے خدا کے کیجاتی ہے یہہ ہنسا مین داخل ہے یا اہنسا مین۔ بجواب
اوسکے کہتا ہون جگ و قربانی سے برائے خود نکوئی عاقبت مضمر ہے پس حرکت
ناجایز ہے۔ معترض۔ جس ملک مین غلہ پیدا نہین ہوتا ہے اور آدمی وہان رہتے
ہین اون کو حیوانات کا کھانا جایز ہے یا نہین۔ جواب۔ جہاز جب تباہ
ہوجاوے اور خوراک اُس مین نہ رہے تب ایک آدمی کو مار کے
تنو آدمیون کی جان کا بچانا ہی جایز ہے مگر یہہ ناانصافی ہے کہ گوری آدمیون
کے بچانے کو کالے آدمیون مین سے ایک کو مار کے کہانا۔ غرض انصاف اور
رحم چاہیئے خصوصًا اون لوگون کو جو فقیری اور ترک دنیا کے مدعی ہون جو ہمارے
ملک پر حملہ کرے۔ جو ہماری امنیت مین خلل ڈالے جو ہمارے زن۔ زمین۔ زر
و مذہب کو خراب کرنا اور تصرف کرنا چاہیئے اونکے مارنے اور عاجز کرنیکو
ہنسا سمجھنا نہ چاہیئے۔ جب احمد شاہ دُرّانی نے متھرا پر حملہ کیا تہا اگر متھرا کے
مردم دُرّانیون کا گوشت کہاتے ہم اوسکو مہاپرشاد سمجھتے کہ وے ظالم تھے مثل
احمد شاہ کے دوسرے کرستانے کو جو ہنسا کرے وہ گنہگار ہے۔ سنگدلی حاصل
کرنے کو حیوانات کا گوشت کہانا ضرور نہین ہے اور نہ سنگدلی حاصل کرنا عمدہ
صفت ہے۔ علم و عقل کو خدا نے گرگٹ کی خاصیت دی ہے کہ وقت پر رحم دل و
سنگدل ہوجاتا ہے اور جیسا جس سے واجب ہوتا ہے اوس سے وہ فعل کرتا ہے
ظالم کے جرم کا بدلہ کرنا سنگدلی نہین ہے کیونکہ اپنے نفس کے فربہ کرنے کو اوسکا
وہ فعل نہین ہے۔ بعض احباب فرماتے ہین کہ کنہیا لال گوشت کہانے کو منع کرتا
ہے وہ آریہ کے باشندون کی طاقت کو ضعیف کرنے کو سعی کرتا ہے۔ چاہیئے کہ گوشت
کہانے کی اجازت عام کو دے تا کہ ہر متنفس کا دل قوی ہووے۔ بجواب اوسکے
کہتا ہون کہ بکری وغیرہ عاجزون کے گوشت سے پرہیز کو ضرور لکھتا ہون کہ سینہ
کو حیوانات کا گورستان کرنا مجھے پسند نہین۔ لیکن مخالفان عقل اور مذہب و مصلحت
کے گوشت کہانے کو میری طرف سے بموجب مضمون سکندر نامہ کے اجازت ہے
(چنان میخور و زنگی خام را۔ کہ زنگی خورد مغز بادام را) قدیم حکما لکھتے ہین کہ جس عضو
کو کہاوے وہی عضو قوی ہووے پس اوس جانور کو کہانا چاہیئے جو زور آور ہو

مرغی۔ بکری کے گوشت کہانے سے تقویت کب ہوسکتی ہے +

ض ۲ ضمن دویم۔ ست۔ اسکے معنے ہین سچ بولنا لیکن ہم کہتے ہین کہ جہوٹہہ دفریب و
دغا۔ بہتان۔ جعل۔ قلب وغیرہ جسقدر بدفعلی ہین وے سب جہوٹہہ کے سالے و
سُسرے ہین اون سب سے دل وزبان اور ہرایک عضو کو بچاوے وہ ست کے مرتبہ
کو حاصل کرے۔ جو ست کو استعمال کرے وہ جملہ بدافعالی سے محفوظ رہے اور
نیک افعالی کا سردار ہوجاوے گویا یہہ کلید جملہ قفلون کی ہے۔ جو اسکا حامل ہوا وُ
کرہ بیضاوی کے جملہ سمندرون اور پہاڑون بلکہ دایرہ سے پار ہوگیا۔ خوش طبعی
اور مبالغہ شاعری جہوٹہہ مین داخل نہین ہے۔ احمق اگر مطلب کو نہ سمجہین سمجہنا
چاہیئے۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم۔ چشمہ آفتاب راچہ گناہ +

ض ۳ ضمن سیوم۔ استی۔ چوری نہ کرنا۔ اس سے مراد ہے کہ بیگانی شئے منقولہ و غیر منقولہ
کو چہپاکے۔ چہین کے۔ ٹہگ کے۔ فریب دیکے غرض ناواجب طور سے متصرف نہونا
حکما ایک ایسے لفظ کو رقم کیا کرتے ہین جو حاوی بیشمار الفاظ کا ہوتا ہے پس اس سے
مراد ہے کہ کسی عضو سے بیگانی چیز کو نہ لے +

ض ۴ ضمن چہارم۔ برہم چرج۔ اسکے معنے ہین طالب علمی اون شروط سے جو دہرم شاسترون
مین رقم ہے کہ عقد سے پرہیز رکہے اور تعلقات دنیا سے باز رہے اور تن آسانی
کا مایل نہو۔ ہم اس سے یہہ معنے ظاہر کرتے ہین کہ تادم واپسی علم کا متلاشی رہے
کہ علم کی حد نہین ہے۔ لقمان۔ افلاطون۔ کو بہی تمام موجودات کی حقیقت کا علم نہین
ہوا تہا اور زیادہ مایل لذات دنیا کا نہو۔ اور جو فقیری کرے وہ مثل برہم چاری کے
عامل ہووے ہماری تحریر فقط واسطے فقیرون اور جوگیون کے نہین ہے عام کے
واسطے ہے۔ پس افراط و تفریط کو منع ہے +

ض ۵ ضمن پنجم۔ اپوگرہ۔ دنیاداری کی شروط بواجبی ادا کرنا۔ ہم فقیری کو واہیات
جانتے ہین کہ فقیری سے ظاہرا کوئی نفع نظر نہین آتا ہے اگر مرنے کے بعد
کچہہ ہو فقط فقیر کو ہوگا دنیادار اگر دنیاداری کو بطور واجبی کرے ایک جماعت
قلیل یا کثیر کو سعادت دارین پہونچاوے +

مولف مولف۔ یم ونیم کو مصنفان شاسترون نے اشٹانگ جوگ کی دو حصہ قرار دیکر

ہین فی الحقیقت انکا پابند رہنا امیر و غریب و زن و مرد ہر مذہب و ہر ولایت کو مرحوم کو چاہئے - اور جوگی اگر یم و نیم کو تکمیل کرے اور چہہ حصہ جوگ کی ادسکو کرنا فضول ہین اگر ان دو حصون کی شروط کو پورا نہ کرے اور چہہ حصہ جوگ سے کچہہ حاصل نہین ہے - قدرتی امر و نہی وہی ہے جسکا عمل ہر متنفس پر واجب ہو - جسکا عمل ایک قوم یا ایک وطن یا ایک مذہب یا ایک جنس پر واجب اور دوسرے پر ناواجب وہ امر و نہی قدرتی نہین ہے کسی صانع کی صنعت ہو اگر عقل کے قریب ہو صانع اوسکا عاقل ہے اگر عقل سے بعید ہے اوستاد اوسکا ظالم یا مکار ہے +

دفعہ دوازدہم - نمبر ۲ - اجیوا اسکے معنی بے زبان اسکے چہہ ضمن ہین +

ض ۱ ضمن اول - اجیوا مصنف نخستین کی مراد یہہ ہے کہ فقیر کو چاہئے کہ مثل گنگ کسیکی مدح و مذمت نکرے و ذایقہ طعام و شراب پر خیال نرکہے لیکن ہر خاص و عام کو واجب ہے کہ چپورہ نہو جاوے اور مانند بہاٹون کی کسیکی تعریف اور مثل دشمنون کی کسیکی مذمت نہ کرے اور تہمت و عیب جوئی کی عادت نکرے مشفقانہ مدح و مذمت سے اگر آدمی پرہیز کرے باب نصیحت مسدود ہو جاوے - آدمی کو فضیلت نطق سے ہے اور حیوانات لذت طعام کے خواستگار نہین ہین انواع و اقسام کے طعام آدمیون نے آدمیونکی واسطے موضوع کئے ہین جو امکان ہوتے انسے اپنے تئین محروم کرے وہ کم بخت پہر کہان کہانے کو پاوے اور کس جگہہ کلام کرنیکو موقع پاوے کہ بعد مرگ کچہہ ہونا کسی معتبر مخبر سے ثابت نہین ہے - ناجایز طعام سے زبان کو روکے اور نالایق کلام نہ کرے جو بموقع کلام کرے اور جایز طعام سے زبان کو لذت دے اوسکو بے زبان تصور کرنا چاہئے - نادان ہین وے جو زبان کے موجود ہوتے اشارون سے بات کرتے ہین اور انواع و اقسام کے طعام حاضر ہوتے سب کو ملاکے کہاتے ہین - زبان کو عقل کے تابع رکہنا شرط انسانیت ہے +

ض ۲ ضمن دوم - مخنث کی مانند پیر و جوان و نابالغ مرد و عورت کو خیال کرے مراد یہہ ہے کہ ہر متنفس کو واجب ہے کہ بیگانی عورت کو اون آنکہون سے دیکہے جنسے مخنث دیکہتے

ہین یہہ مراد نہین ہے کہ قطع عضو کرکے مانند مخنثون کے اپنے تئین نامرادی ذہیر کہے یا عقد سی پرہیز کرے کہ اگر ایسا ہر متنفس کرے انتظام عالم خراب ہوجاوے زن ناجایز اور اغلام سے پرہیز چاہئے - اور مباشرت با زن خود بہی اندازسے کرنی چاہئے اور عورت کو مرد سے - جو بے سمجھے عقد سے پرہیز کرتے ہین وہ ناجایز حرکات سی ملزم ہوتے ہین ✣

ضمن سیوم - لوہے کے مانند بغیر ضرورت شستہ مشہورہ حرکت نہ کرے مراد ض ۳
یہہ ہی کہ حرکت لغو سے پرہیز کرے ✣

ضمن چہارم - اندہے کی مانند کسی طرف نہ دیکھے - مراد یہی ہے کہ بیگانی شے ض ۴
کو بنظر بد نہ تکے یہہ نہین کہ قدرت قدیر کے دیکھنے سے اپنے تئین اندہا بناوی شرط انسانیت ہی کہ انتہائے نظر تک دیکھے اور امکان البشر تک نیک فعالی کری دنیا مین بی عیب نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہی اور نہ ہوگا عیب بینی سے عیب گوئی کرتا ہے یہی صورت فساد پیدا ہوتی ہے ✣

ضمن پنجم - مثل بہرے کی زندگی کرے - جیسے کسیکے عیبونکو نہ تکے ویسے ض ۵
کسیکے عیب شکایت - مذمت نہ سنے - اکثر راجے اور سردار ہر ولایت کی بدمعاشون کی باتون کو سنکے دوستون کو دشمن بنالیتے ہین اور دشمنون کو دوست سمجھتے ہین اور نتیجہ برائے خود خراب دیکھتی ہین ✣

ضمن ششم - مثل خوابیدہ کے نیک و بد جہان سے بے پروا ہوجاوے کہ ض ۶
کوئی عضو اوسکا کوئی حرکت نکرے - غرض یہہ ہے کہ جملہ حواس ظاہری اور باطنی اور اعضائے افعالی اور شہوت و غضب کو تمیز کے تابع رکھے ورنہ حین حیات کسی عضو اور قوت کو اوسکی حرکت سی معطل رکہنا امکان سے بشر کے باہر ہے پس نادان ہے جو بعید از امکان کو امکان مین لانے کا قصد کرے ✣

دفعہ سیزدہم - نمبر ۱۳۶ - مون - یعنی خاموشی - اسکے سات ضمن ہین - چونکہ اسکی تعریف مثل تعریف اجیوا کے ہی مکرر رکہنا فضول سمجھا ✣ دفعہ سیزدہم

ظہور دوم طبیعت و صنعت کی تعریف

دفعہ اول۔ نیتر دہرم۔ نمبر ۱۴۴-۱۔ اسکی تین فرع ہین +

ض ۱ ضمن۔ ۱۔ اندہا ہونا۔ جو اندہا ہو وہ دیکہنے کو نیک و بد جہان کے مجبور ہے کہ آدمی کی صنعت خدا کی قدرت مین دخل دینے کو ناتوان ہے ایسے شخص سے جو خطا متعلقات بصارت مین ہو معذور و معاف ہے اور اسکا یہی کام ہے کہ بصارت کا کام دوسری حس یا دوسرے شخص سے لی +

ض ۲ ضمن ۲۔ منده یعنے کم نظر آنا کہ بعض کو دور سے نظر نہین آتا ہے بعض کو کسی علت سے ضعف بصارت ہوتا ہے ایسا شخص عینک و انجن وغیرہ سے علاج کر سکتا ہے +

ض ۳ ضمن ۳۔ پشت۔ یعنے بصارت آنکھون کو بواجبی رکہنے والا۔ ایسے شخص پر دو فرض ہین ایک انتہائے نظر تک موجودات عالم کو دیکہنا۔ دوئم بدفعلی کے ارادہ سے دنیا کی کسی چیز کو نہ دیکہنا +

ف ۲ فقرہ ۲۔ جیسے آنکھون کی تین صورت ہین اور تیسری صورت کے دو فرض ہین ویسے کان۔ ناک۔ زبان۔ تچا۔ نطق۔ ہاتہہ۔ پانو۔ آلہ تناسل۔ مقعد۔ من۔ چت۔ بدہ۔ اہنکار۔ رج۔ تم۔ ست۔ حافظہ۔ ناسکہ۔ ہاضمہ۔ وغیرہ جتنی قوت و جتنے عضو ہین سب کو اسی نوع سے سمجہنا چاہیئے کہ جو جس فعل کو عاجز ہو اوسکو مجبور و معاف سمجہنا چاہیئے جو کسی قدر طاقت رکہتا یا نقصان کو دفع کر سکتا ہو وہ کوشش کرے جو ہر طرح توانا ہو۔ معقول باتون کو عمل مین لاوے اور نامعقول سے پرہیز کرے اور سمجہے کہ نیتر دہرم کے ذیل مین ہر ایک عضو کے دہرم ہین +

دفعہ دوم۔ اری برگ۔ یعنی دشمنان نمبر ۰ مین چہہ ہین +

ض ۱ ضمن اول - کام مراد شہوت رانی سے ہے جو مرد و عورت کرتے ہین - آدمی جو اوس
دشمن کے بس مین پڑتا ہے بیماریون اور ناتوانی اور رنجیو نسے مرتا ہے اور مہمات
دنیا اور عقبیٰ سے غافل ہو آسایش و عزت و حکومت کو کھوتا ہے احمق اوسکو
دشمن سمجھہ اس سے کلی نفرت کرتے ہین عاقل اس کی کثرت کو دشمن قرار دیتے
ہین +

ض ۲ ضمن دویم - کرودہ - یعنی غضب - اگر اندازسے اور موقعہ سے ہو دفع مضرت کو یہہ
مخلوق ہوا ہے - بے موقع استعمال سے عزت و آسایش و انتظام دنیاداری اور جان
کو کھوتا ہے +

ض ۳ ضمن سیوم - لوبہہ - یعنی طمع - آدمی کو بے عزت و بے غیرت اور حقیر طمع کرتی کہ اکثر
حرکات چوری و رشوت وغیرہ لوبہہ کراتا ہے اور حق تلفی کو رہبری کرتا ہے +

ض ۴ ضمن چہارم - موہ - یعنے عشق - جو کسی آدمی یا کسی چیز سے بے حد الفت
کرتا ہے وہ تمام کاروبار دنیا سے کنارا کرتا ہے اور زندہ مثل مردہ کے ہو جاتا ہے - ہر
کام کو اندازسے کرنا محمود ہے - بے انداز روٹی کھانا بھی ہیضہ کو طلب کرتا ہے +

ض ۵ ضمن پنجم - مدہ - یعنی غرور - ہر چند ہر متنفس کا یہہ دشمن ہے مگر راجون اور سلطنت کا
یہہ سخت دشمن ہے جو سلطنت برباد ہوئی غرور سے اور جو برباد ہوگی غرور سے +

ض ۶ ضمن ششم - متسر - یعنی حسد اور تعصب - یہہ غرور کا بھی باوا ہے اور جب صاحب
حکومت و اختیار کے دماغ پر یہہ سوار ہوتا ہے خلق خدا کو مثل گاجر و مولی برخ کرتا
ہے اور اپنی جان بھی کھوتا ہے +

مولف مولف - عوام دشمن غیر کو قرار دیتے ہین حقیقت مین دشمن ہر متنفس کے اوسکے خیال
ہین جو ان حرکات سے پرہیز کرے کوئی اوسکا دشمن نہو پس یہی دشمن ہین - تواریخ ضمنیہ
اور اخبار حال کے دیکھنے سے ثابت ہو سکتا ہے کہ جو سلطنت یا گھر خراب ہوا ان
چھہ سے ایک اوسکا حریف ہوگا +

دفعہ سیوم دفعہ سیوم - ان ترگ مدہ نمبر ۱۵ - اسکی ضمن ہین اور بھیر مدہ نمبر ۱۴ +
اسکی آٹھہ ضمن ہین چونکہ ہر دو نمبر مین غرور کی انواع کا بیان ہے لہذا سولہ ضمن مین

رقم کیا +

ض ۱ ضمن اول- اپنی دولت کی زیادتی پر غرور کرنا حالانکہ ایک روز مین سب برباد ہو جاتی ہے +

ض ۲ ضمن دوم- ملک مُلک کا غرور کہ ایک ساعت مین چہن جاتی ہے +

ض ۳ ضمن سیوم- اپنی صنعت وحکمت کا غرور آج یورپ کے مردم کو ہے +

ض ۴ ضمن چہارم- اپنے چال وچلن وحکمت عملی پر ناز جیسے یورپ وامریکہ کے باشندون کو ہے +

ض ۵ ضمن پنجم- اپنی حکومت وسیاست وغضب کا غرور جیسے نادر کو تہا +

ض ۶ ضمن ششم- دوستی کا غرور کہ میرے بہت دوست ہین یا میرا فلانا مددگار ہے - حالانکہ (برُے وقت کا کون ہے جز خدا) +

ض ۷ ضمن ہفتم- بیوجہ غرور کہ کوئی ہمارا کیا کر سکتا ہے +

ض ۸ ضمن ہشتم- فوج وسامان کا غرور جیسے خشکی کے جنگ کو روسی وبحری کے جنگ کو انگلستانی رکہتے ہین +

ض ۹ ضمن نہم- خاندان کا غرور جیسا کہ برہمنون اور سیدون اور رتہراون اور امیرزادون کو ہند مین رہتا ہے +

ض ۱۰ ضمن دہم- خوبصورتی کا غرور کہ مین گورا ہون اور فلانا کالا +

ض ۱۱ ضمن یازدہم- جوانی کا غرور کہ مین پہلوان ہون یا زور آور ہون یا جوان ہون +

ض ۱۲ ضمن دوازدہم- جوبن کا غرور جیسا کہ کسبیون کو ہوتا ہے +

ض ۱۳ ضمن سیزدہم- علم کا غرور جیسا کہ مولویون- پنڈتون- پادریون کو ہوتا ہے یہہ نہین جانتے ہین کہ جنگل مین جب ایک دہقانی لوٹ لیتا ہے اونکی فضیلت ایک مدد نہین ہوتی ہے +

ض ۱۴ ضمن چہاردہم- عبادت کا غرور کہ مین اولٹا لٹکتا ہون یا حبس دم کرتا ہون یا پنج آگنی تپتا ہون حالانکہ یہہ سب واہیات بچون کے کہیل ہین +

ض ۱۵ ضمن پانزدہم وشانزدہم مین مطابق ضمن دوم وسیوم کے ہے نئی بات نہین ہے +

غرور کسی قسم کا ہونا ناجایز ہے کیونکہ موت وآفت ارضی وسماوی اور انقلاب زمانہ ایک ساعت مین حیثیت کو خراب کر دیتا ہے اور مغرور کو ہمیشہ نیچا دیکھنا پڑتا ہے اس واسطے اوس کو عقل والون اور مذہب والون نے منع کیا ہے ممنوع وہی فعل ہے جس کو ہر کوئی ناجایز سمجھے جیسے چوری اور رجون جسکو ایک قوم یا ایک مذہب یا ایک ولایت کا جایز دوسرا ناجایز کہے وہ غور طلب ہے ممکن ہے ایک ولایت یا ایک مذہب کیواسطے مفید ہو عام کیواسطے نہین +

۲- آدمی یہہ غرور کرے کہ فلانی صفت میں مجھے فضیلت ہے ناجایز ہے کیونکہ کارخانہ قدرت مین ایک سے ایک کو فضیلت ہے۔ راون کے استیصال کو رام اور کنس کے قتل کو کرشن اور فرعون کے مارنے کو موسیٰ باسباب ظاہری لایق نہ تھے لیکن غرور بھی بیکار و فضول نہین ہے شریف خاندانی کو کمینون کی حرکت کرتے کیوقت اپنی خاندان کا خیال ہوا جب ہے اور صاحب ملک و فوج کو بغیر مرے ہتھیار دیدینا اور غرور نہ کرنا حماقت ہے غرض یہہ ہے کہ بقائے نکونامی کیواسطے غرور محمد دلیری کا ہے موقع پر فعل کا جاننا علم اور عقل سے متعلق ہے۔ برہمنون کی نصایح نے ہنود کے ہر ہی ہر قسم مذکورہ کے غرور کو کہو دیا اسوجہ سے اونہون نے محمدیون کو خط غلامی لکھا اور دوے دیئے اور اپنے نام سے داس کو شامل کیا۔ ہماری راے نہین ہے کہ آدمی انانیت کو چھوڑے مگر جایز اور ناجایز کو تمیز کرے۔ ناجایز غرور رہے اور جایز غرور شجاعت ہے۔ دیکھو بھاگ بہری مین شجاعت کی فصل کو +

دفعہ چہارم پوری نمبر ۶۵- اسکی فرغ مین مراد یہہ ہے کہ جسم متحرک بھی بمنزلہ ایک اقلیم کے ہے اسکا انتظام آٹھہ قسم کی استپائی سے چلتا ہے جو سب کو قابو مین رکھکے وہ راج کرے (۱) گیان اندری (۲) کرم اندری (۳) انتہہ کرم (۴) پران (۵) بہوت (۶) کام (۷) کرم (۸) اگیان +

دفعہ پنجم- منتر نمبر ۱۳۲- معنی: وستی- اسکی چار ضمن ہین +

ض ۱ ضمن اول - بیتہری بمعنے برادری دوستی والفت کرنا ◆

ض ۲ ضمن دوم - کرپا - معنے مہربانی - لطف واحسان کرنا ◆

ض ۳ ضمن سیوم - دیکھہ کے خوش ہونا اور غنیمت جاننا ◆

ض ۴ ضمن چہارم - اوپکشا - معنی امید نیکی کی کرنا اور بہروسہ رکھنا ◆

مولف - دوستی ہونے کے سبب بار کہنا دل مین آٹھہ جز ہین - ۱ - علم مساوی ہونا - ۲ - عمر برابر ہونی - ۳ - مذہب ایک ہونا - ۴ - طعام - ۵ - معشر وبات - ۶ - پوشاک - ۷ - شوق اشغال وپیشہ مین موافق ہونا - ۸ - راستی معاملہ وکلام مین - وجہ ظاہر ہے کہ کمتر اور برترمین دوستی نہین ہوتی ہے اور جب کسیطرح کی مغایرت ہوتی ہے صورت نفاق ظاہر ہوتی ہے - دوستی کیواسطے یہہ قول عادی جملہ اقوال کا ہے - مرا بگذار ودست یار من گیر - دوستی سب کی غلط ہی مگر مادر کی اولاد سے اور بدرجہ ثانی بعض عورت کی شوہر سے - کمال افسوس ہے کہ ہند کے باشندے باخود اقسام مذکورہ سے کسی قسم سے موافق نہین ہین - عقلا کہتے ہین کہ اگر دس نوع مین موافق ہون اور ایک نوع مین ناموافق وہ صورت ہو کہ عورت ہمہ تن خوبصورت ہی مگر نکٹی یا عقیمہ یا بدمزاج ہے - وائے برحال ہمارے کہ ایک قسم کا اتفاق بھی نہین ہے - طرفہ یہہ کہ مولوی - پندت ایسے تعصب کی کیچڑ مین پہنسے ہین کہ نفاق کو زیادہ کرنا اپنی فضیلت و دینداری سمجھتے ہین جب تک ان کے سر ایسی نجاست سے صاف نہونگے یا جو ان کو معتبر سمجھتے ہین وے صاحب عقل نہونگے یا یہہ دنیا سے ہجرت نہ کرینگے ہندیون مین اتفاق نہوگا اور جب تک اتفاق نہوگا انکی سرکوبی اور گوشمالی کو ایک شخص غیر ضرور ہوگا جیسے پادری

دفعہ ششم - گن - معنے خاصیت وطبیعت نمبر ۱۲۳ - اسکی تعریف ۵ ، نمبر مین ہے - اسکی پانچ ضمن ہین ◆

ض ۱ ضمن اول - پرتہی - بمعنے خاک ومٹی وزمین اسکے پانچ جزو ہر ایک جسم مین ہین - ۱ - ہڈی - ۲ - گوشت - ۳ - چمڑہ - ۴ - رگ وعصب - ۵ - بال ◆

مولف - کوئی محسوس نہین ہے جو پنچ تت سے مرکب نہو - مصنف تختیین کی یہہ غرض ہے
کہ ہڈی وغیرہ مین مٹی کا جزو بہ نسبت آب و آتش وغیرہ کے زیادہ ہے +

ضمن دوم - جل یعنے پانی - اسکے پانچ جزو ہر ایک جسم مین ہین - ۱ - کف - ۲ - پیشاب - ضن ۲
۳ - پسینہ - ۴ - نطفہ - ۵ - خون +

ضمن سیوم - اگنی یعنے آگ - اسکے پانچ جزو ہین - ۱ - اشتہا یعنے بہوک - ۲ - پیاس ضن ۳
یعنے تشنگی - ۳ - خواب غفلت - ۴ - کاہلی - ۵ - صحبت یعنی جماع کی خواہش +

ضمن چہارم - پون یعنے ہوا - اسکے جزو پانچ ہین - ۱ - ڈرنا - ۲ - چلنا - ۳ - کشادہ ضن ۴
کرنا - ۴ - سکڑنا - ۵ - بیوگ یعنے مفارقت +

ضمن پنجم - اکاش یعنے خلا کے پانچ جزو ہین - ۱ - الفت - ۲ - نفرت - ۳ - خوف - ۴ - ضن ۵
شرم - ۵ - موہ یعنے رقت +

تنبیہ - خلا جب ہوا سے شامل ہوتی ہے وش اور آگ سے شامل ہونے سے پندرہ
اور پانی سے شامل ہوکے بیس و خاک سے شامل ہونے سے پچیس ہوتے ہین ان سب کو
میزان کرنے سے پچہتر محسوب ہوتے ہین +

مولف - جتنی چیزین جسم مین ہین اجسام اور اجرام کے سب کا وجود پنچ تت سے ہوا ہے
کسی شے مین کسی ایک عنصر کا وجود غالب ہے اور کسی مین دوسرے عنصر کا - علم طب بھی
اسکی تصدیق چاہیئے - انگریز کہتے ہین کہ فقط یہہ پانچ جزو بطور کل اور اصول کے نہین
ہین علاوہ انکے اور بہت شے ایسی ہین جنکی ابتدا اور انتہا نہین ہے قبول کیا ایسا
ہی ہو لیکن جس شے مین شبد - سپرس - روپ - رس - گند ہوگا وہ ان پانچ کی
شامل ہوگا اور جو ان پانچ سے شامل نہوگا وہ محسوس نہوگا +

۲ - آدمی کو سمجھنا چاہیئے کہ جب کہ ان پانچ سے مرکب ہے پس جو وہ ہے وہی عنصر ہین
یہہ جزو ہے وہ کل ہین ان عناصر سے کسی عنصر کی پوجا نہ چاہیئے کہ (جو زن لپیتان
خود بالہ خطوط نفس کے پابد) ہمکو پوجنا چاہیئے اوسکو جو ہمسے غیر ہو یہہ عناصر ہمسے
غیر نہین نہین ہین پھر انکا پوجنا ہمکو ضروری نہین ہے +

۳ - انہین عناصر سے ہمارا وجود بنا ہے اور انہین سے پرورش پاتا ہے اور انہین مین
آخر کو ملتا ہے پس جسم کے اول اور آخر اور اوسط مین عناصر ہین یہہ سمجھنا ان کا

پوجتا ہے ◆

۴۔ ہمکو چاہیئے کہ ہر ایک عنصر جو ہمارے جسم مین ہے اوسکو اپنی حد سے باہر جانے نہ دین اور ایک کو دوسرے پر غالب دو دوسرے سے مغلوب ہونے ندین یہی اسکی پوجا ہے ◆

(بحکم)

دفعہ ہفتم۔ گن۔ نمبر ۱۲۲۔ اسکی تین جزو ہین ◆

ض ۱ ضمن اول ست۔ اسکو یونانی تمیز کہتے ہین اور برہمن لشنو کو ستوگن روپ اور ست کا دیوتا بتاتے ہین ◆

ض ۲ ضمن دوم رج۔ اسکو یونانی شہوت کہتے ہین اور برہمن برہما کو رجوگن کا روپ سمجھتے ہین ◆

ضمن سیوم۔ تم۔ اسکو یونانی غضب کہتے ہین اور برہمن شیو اور تموگن کا روپ بتاتے ہین ◆

مولف۔ ان تینون صفات کی تعریف بہاگ بہری مین بہت خوبی سے رقم ہے اور پہلی فصل مین بہی کچھہ لکہی ہے اس موقع پر سمجھنا چاہیئے کہ انسان اور حیوان کم یا زیادہ یہہ تینون صفات رکہتا ہے جیسے جسم مین انسان کے پنچ تت ہین ویسے یہہ تینون گن بہی ہین برہما ایک صفت رکہتا ہے اور لشن ایک صفت اور رودر ایک صفت حضرت انسان تینون صفات سے مشرف ہے جب ہمارے دل و دماغ مین برہما۔ لشن۔ مہیش۔ موجود ہین ہمکو کیا ضرور ہے جو اونسے رجوع کرین۔ ان تینون دیوتاؤن کی پرستش یہہ ہے کہ شہوت و غضب و تمیز کو بموقع کام مین لاوین۔ بے موقع یعنے بے وقت ان کی پوجا نکرین۔ رج۔ تم سے دنیا کے کام کچھہ زیادہ سر انجام پاتے ہین اور ست سے دنیا اور عقبی کے ◆

دفعہ ہشتم شبد۔ نمبر ۱۰۳۔ دو قسم کے مذکور ہین۔ ۱۔ اکشر یعنے تت و جاودانی ۲۔ انکشر یعنے انت و فانی ◆

مولف - آواز کیواسطے شرط ہے خلا مین ہوا کا صدمہ ہونا بغیر ملنے دو شے کی صدا ہو نہین سکتی ہے - نشہ یعنی جاودان مفرد ہو سکتا ہے مرکب نہین ہو سکتا ہے پس ہم کسی آواز کو جاودان سمجھہ نہین سکتے ہین مگر یہہ کہہ سکتے ہین کہ ایک آواز قدرتی ہوتی ہے جیسے پہاڑ و گنبذ اور رعد کی - دویم صنعتی جیسے ستار سرونگی - اور سرولایت کی زبان سے حرفون اور اسموں اور لفظون اور نظم و نثر کی - یا اسکے کچہہ اور معنے ہونگے جسکے سمجہنے مین میرا اور سمجہانے مین سمجہانے والے کا قصور رہا یا اصل مصنف کی یہہ مراد ہوگی کہ معتقدیان مذاہب اپنے اپنے مذہب کی کوئی کوئی کتاب کو آواز غیبی یقین کرتے ہین مگر حکما کسی کتاب یا کلام کو خدائی نہین جانتے آدمیون کی بنائی ہر ایک کتاب کو بالتحقیق یقین کرتے ہین اگر کوئی کلام خدائی ہوتا جیسے اگ - پانی - ابر - دہوپ - موت - حیات ایک ہی ایک ہوتا - بنوع مختلف کلام - خیال افعال انسانون اور حیوانون کے ہوتے ہین - خدا نے ایک سورج بنایا جب سے دنیا ہے ایک ہی سورج ہوتا ہے اور نظر آتا ہے علی ہذا القیاس جملہ اشیاء قدرتی - ایک جورو کا کرنا یا متعدد جورو کرنا یا عورت سے اغلام کرنا یا بیوہ کا عقد ثانی کرنا یا نہ کرنا یا نابالغ چہوکری کا عقد کرنا یا جوان کا علی ہذا القیاس غیر قوم کو اپنی قوم مین ملانا یا اپنی قوم سے غیر قوم مین چلے جانے دینا یا چچا کی بیٹی کو حلال سمجہنا یا حرام سمجہنا یا خدا کو صاحب اولاد یقین کرنا یا ہا ہمہ یا بے ہمہ سمجہنا انسانون کی فطرت ہے - خدا نے بکری کے کہانے اور گائے اور سور کے نہ کہانے کو نہین کہا ہے اور نہ کدو کے کہانے اور بینگن کے نہ کہانے کو فرمایا ہے انسان کی خلقت مین شہوت غضب تمیز ہوئی انکے وسیلہ سے ہر قسم کے خیال - کلام - افعال کرتا ہے - پس جسکو رحمانی کلام سمجہو یا شیطانی حضرت انسان کے ہین علاوہ اسکے نیائے شاستر والے نے بہی شبد کی یہی تعریف کی ہے جو کہ مولف نے رقم کی اور عقل بہی قبول کرتی ہے اور ایک معنی اکثر کے یہہ بہی ہین جو حرفون سے بلایا جاوے جیسے رفتن - بردن - اکثر جو آواز ایسی ہو جیسے چکی یا حقہ کی +

دفعہ نہم۔ بہوت گرام۔ نمبر ۲۴۔ یعنے پیدایش ارضی کی اقسام چار ضمن میں رقم ہے ✣

ض ۱ ضمن اول۔ جڑائج۔ یعنے جیڑ سے جیسے انسان اور درند وچرند پیدا ہوتے ✣

ض ۲ ضمن دویم۔ انڈج۔ یعنے بیضہ سے جیسے پرند اور دریائی مچھلی وغیرہ کی پیدایش ہوتی ہے ✣

ض ۳ ضمن سیوم۔ اودبھج۔ جیسے نباتات تخم سے اور زمین سے پیدا ہوتی ہین ✣

ض ۴ ضمن چہارم۔ سویدج۔ بدن کے پسینہ سے جیسے جون پیدا ہوتی ہین ✣

مولف۔ انگریز کہتے ہین کہ ضمن چہارم کی پیدایش کا یقین نہین ہے جون بہی جفتی کرتی ہے اور اوسکے بیضے ہوتے ہین لیکن ہماری راے مصنف کی راے کی تائید کرتی ہے اور وجہ یہہ ہے کہ ابتداے پیدایش انسان اور حیوان۔ چرند۔ پرند سب غلط وماده کی آمیزش سے ہوئی ہے کہ جبتک جسکی ماں۔ باپ نہ تھے وے دوسری صورت سے پیدا ہوے تھے غلط وماده مثل میل کے ہے اور پسینہ اوسکا جوش جیسے میم کہ نہین کرم ✣

دویم برہمنون کا قول ہے کہ برہمن برہما کے سر سے اور چہتری بازو سے اور بیش ران سے اور سودر پاؤنسے پیدا ہوتے ہین۔ ان چارون کی پیدایش تخم بیضہ جیڑ سے نہین ہوئی اور بجز چار قسم کے پانچوین کوئی صورت مصنفان شاستر نے نہین لکہی پس یقین کرنے کے لایق ہے اور جملہ ولایت کے انسان وحیوان جیڑ وغیرہ سے پیدا ہوئے مگر برہمن اور جو اقوام انکے معتقد ہین اور اونکے قول کو برہان سمجہتے ہین وے سب پسینہ سے مثل جون کے پیدا ہوئے ہین۔ معترض کہے کہ یہہ غلط ہے جواب دیتا ہون۔ پانچوین قسم قایم کرو کہ تین قسم مختلف ہین یہہ حسب قول خود داخل ہو نہین سکتے ہین اگر یہہ راے تسلیم نہو اس دعوے کو رد کرنا چاہئے۔ پیدایش جملہ مخلوق انسان وحیوان کے نطفہ کسے ہی بزرگی اور خوردی افعال سے سوامی دیانند سرستی کہتے ہین کہ قدیم زمانے مین یہہ رسم تہی کہ جو کمین قوم کا فضیلت

حاصل کرتا تھا وہ برہمنون مین شامل ہوجاتا تھا اور جو شریف قوم کا رزیل پیشہ اختیار کرتا تھا وہ سودر مین شامل ہوتا تھا اور یہہ اس ولایت مین اب نہین ہے مگر اور ولایتون مین اسکا عملدرآمد ہے کہ جو علم۔ حکومت و دولت سے مشرف ہوجاتا ہے وہ نشست و برخاست وطعام و شراب۔ عقد عالی خاندانیون سے کرتا ہے اور جو ان نعمتون سے محروم ہوجاتا ہے وہ کمینون مین محسوب ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ تمام جہان مین افعالون کو شرف ہے اور اس ملک مین نطفہ کو جو شبہہ ہے کہ صحت نطفہ کی اوس عورت کے سواے دوسرے کو نہین ہوتی ہے جسکے شکم سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے صدہا ملاقاتی ہین کہ جو شاہی خاندان کے ہین مگر اب اونکی قدر کچھہ نہین ہے اور کمین خاندان کے ہین بسبب علم و عہدہ کے شریفون کے ہمراہ نشست و برخاست مین شامل ہوتے ہین جب وے ہمارے پاس آتے ہین کرسی پر برابر بیٹھتے ہین اور اُن کے بزرگ جب آتے ہین کھڑے رہتے ہین یا زمین پر بیٹھتے ہین اور شاہی خاندان والے سلام کے متوقع نہین رہتے ہین پس نطفہ بے اعتبار ہے افعال کو اعتبار ہے۔ سوامی دیانند سرستی کی مجھسا دہریہ بھی تعظیم کرتا ہے اور انگریز اور مسلمان بھی۔ اور جاہلونکو جو خاندان کا غرہ کرتے ہین اونکی عزت کتّے کی برابر بھی نہین کرتا ہون علی ہذا القیاس جو علم و عقل رکھتا ہے۔ سودر کے معنے ہین ناخواندہ نالایق +

دفعہ دہم۔ باشنا نمبر ۲۹۔ تین قسم کے رقم ہین +

ضمن اول۔ لوگ باشنا۔ جو تمنا کرتے ہین کہ دنیا مین عزت و آرام اور حکومت۔ نام ہو یا جنم آئندہ مین عمدہ گھر مین جنم ملے یا چندر لوگ و سورج لوگ وغیرہ مین بعد مرگ جگھہ ملے یا بیکنٹھہ یا پیتر لوگ مین وے اس مدمین ہین +
ضمن دوم۔ دیہہ باشنا جو جسم کی سلامتی اور تندرستی اور آسایش چاہتے ہین وے اس مد مین ہین +
ضمن سیوم۔ شاستر باشنا۔ جو علم و عقل یعنے گیان و گیان کے طالب ہین وے

ضمن اول - آورن شکتی یعنے ناظر اور منظور کو دو سمجھنا اور خالق مخلوق کو جدا جاننا +

ضمن دوئیم - بکھشیپ یعنی محسوسات کی طرف متوجہ ہونا +

دفعہ پانزدہم - سریر نمبر ۶۰ تین ہین ۱ - استھول ۲ سوکھشم ۳ کارن اسکی تفصیل کئی نمبر مین ہے +

ضمن اول - استھول سریر نمبر ۹ پانچ بھوت موسوم ہین ۱ مٹی ۲ پانی ۳ آگ ۴ ہوا ۵ خلا اسواسطے استھول کہلائے کہ ہر ایک مرکب ہے +

ضمن دوئیم - استھول سریر نمبر ۱۰ دو ہین ۱ سمشٹی یعنے جنکی پیدائیش رحم اور بیضہ اور پسینہ اور زمین سے ہے ۲ بشٹی متحرک جاندار یعنی انسان اور حیوان کی خلقت کہ اپنے ارادہ سے فعل کرتے ہین +

ضمن سیوم - استھول سریر نمبر ۱۱ - ۱۵ ہین ۱ ہڈی ۲ گوشت ۳ چمڑہ ۴ رگ ۵ چربی ۶ نطفہ ۷ خون ۸ آنسو ۹ پسینہ ۱۰ بول ۱۱ براز ۱۲ کف ۱۳ صفرا ۱۴ ناک کا میل ۱۵ بلغم کہ یہہ سب متعلق اسکے ہین +

ضمن چہارم - سکھشم سریر نمبر ۹۴ دو ہین +

۱ - سمشٹی جیسے جنگل یا تالاب - اگرچہ ہر ایک قطرہ اور ریزہ اسکا جدا ہے مگر ایک ہیئت مجموعی ہے +

۲ - بشٹے مراد وحدت سے ہے جیسے سمشٹی کی مراد کثرت سے اوس ہرن گریہ سمشٹی کی اور تیجس بشٹی کی اوپادہی ہے +

ضمن پنجم سکھشم بھوت نمبر ۹۵ پانچ ہین +

۱ - شبد سمجھنا چاہیے کہ استھول سریر مین بھی شبد لکھا ہے اور سکھشم مین بھی - تفاوت یہہ ہے کہ استھول دیگر تتون سے مرکب ہے اور سکھشم مفرد ہے ۲ سپرس ۳ روپ ۴ رس ۵ گندہ +

اسکے ذیل مین ہین ملکہ طالبان مکت بہی ✤

سولف - باشنا کے معنی ہین خواہش جو طالب کسی نعمت کا ہے وہ منزل مقصود سے دور ہے اور جو چیز محسوس ہے اون مین سے کسی چیز کا شایق ہو باشنا کے ولیدار دون میں ہے - جنکی خواہش عوام کے مصر و مگر وہ باتون کیواسطے ہو اوسنے ادسکی خواہش اچہی ہے جو اپنی بہلائی بغیر مضرت دوسرے کو چاہین - دنیا مین جو چلین حیات کی سلامتی و عزت اور نیکنامی کو چاہتے اوسکی وہ نادان ہے جو بعد مرگ کی کسی نعمت کو چاہے - آدمی وہ ہے جو باشنا کو بگیان کی آگ سے ہوم کرے اور باشنا کی کہال کر اگیان کی لاٹھی سے گری باشنا کی تیاگ کا نام مکت ہی جب تک باشنا رہے مکت نہین ہے - باشنا آدمی کو جہالت کی راہ بتاتی ہے اسکے تیاگ سے فضیلت ملتی ہے جب تک باشنا دور نہو جپ و تپ و تیرتہہ و برت اور تحصیل علم بے ثمر ہے جب یہہ معدوم ہو تب نہ دکھہ ہے اور نہ سکھہ ہے جو کچہہ ہے ست چت انند اودی ہے - آدمی کو چاہئے کہ پہلے تحصیل علوم کی باشنا کرے تاکہ تعقل معقولات کو توانا ہو پہر بد افعالی کو ترک کی - اور نیک افعالی کے حصول کی - تاکہ زندگی بعیش قطع ہو پہر باشنا کو طلاق دے جو ایسا کرے مرد کامل ہو جاوے ✤

دفعہ یازدہم - نمبر ۱۱ - تاپ تین قسم کے ہین ✤

ض ۱ ضمن اول - ادہیاتمک تاپ یعنے جو بیماری یا آفت اپنے جسم اور اپنے فعل سے ہو جیسی تپ - کہانسی - یا چوری اور رہزنی کی سزا ✤

ض ۲ ضمن دوم - ادہہوتک تاپ جو دوسرے کے سبب سے واقع ہو جیسے بعض دفعہ خون کی بیماری ایک کو دوسرے سے لگ جاتی ہے جیسی خارش یا کسی راجہ کی شکست ہونے سے غارتگری اور قتل عام ہو یا چور اور ڈکیت لوٹے اور مارے ✤

ض ۳ ضمن سیوم - ادہ دیوک تاپ یعنی سماوی آفت جیسی ہیضہ اور بجلی کا گرنا اور بہونچال

سے نقصان بچنا +

ضمن چہارم۔ آدمی کو چاہیئے کہ ہر ایک شے کی حقیقت کو جانے اور تا بمقدور اپنے اور اپنے متعلقان اور عوام کی حفاظت کرے +

دفعہ دوازدہم۔ اوستھا نمبر ۳۳ تین ہین ۱ جاگرت نمبر ۷۰ تین ہین ۲ سُپن نمبر ۸۲ تین ہین ۳ سکہپتی نمبر ۸۵ تین ہین جملہ ۹ کی تفصیل۔

ضمن اول جاگرت جاگرت یعنی موجودات کا حال صحیح معلوم کرنا +

ضمن دوم۔ جاگرت سُپن شک مین رہنا جیسے سیپ کین چاندی کا گمان کرنا

ضمن سیوم۔ جاگرت سکہپتی یعنے حقیقت کے علم سے عاجز رہنا +

ضمن چہارم۔ سپن جاگرت خواب مین جو کچھ معلوم ہو وہ صحیح ہو +

ضمن پنجم۔ سپن سپن خواب مین دوسرا خواب دیکھنا +

ضمن ششم۔ سپن سکہپتی خواب دیکھے مگر اوسکی حالت بیان نکر سکے +

ضمن ہفتم۔ سکہپتی جاگرت۔ نیند کی حالت مین جو آرام ہو اسکو ستوگنی برتی بہی کہتے ہین +

ضمن ہشتم۔ سکہپتی سپن۔ نیند کے آرام کو یاد کرنا اسکو رجوگنی برتی بہی کہتے ہین +

ضمن نہم۔ سکہپتی سکہپتی۔ سونے سے پتانا اسکو تموگنی برتی بہی کہتے ہین +

دفعہ سیزدہم۔ پاش۔ نمبر ۹۴ ہین ۸ ہین ۱ گھرنا یعنے نفرت کرنا کسی شے سے ۲۔ شنکا یعنے شک کرنا کسی شے مین ۳ بہے یعنے خوف کرنا کسی سے ۴ لجا یعنے شرم کرنا کسی کام کو کرتے ہوے ۵ جگپتا بد فعلی سے نفرت کرنا ۶ کل خاندان کا خیال ۷ سیل کسی قسم کی عادت ہو جانا ۸ ورہیہ۔ دولت کا خیال۔ یہہ آٹھہ قسم کے خیال بعض موقع مین مفید ہین اور بعض موقع مین نقصان دیتے ہین مثلاً بھیکھہ مانگنے سے شرمانا چاہیئے ناپاک و میلے کپڑے سے نفرت چاہیئے۔ دشمن سے ڈرنا نہین چاہیئے +

دفعہ چہاردہم۔ شکتی نمبر ۱۰۷ ہین دو ہین +

ضمن ششم - سکھشتم سریر نمبر ۹۶ یہہ ۱۶ ہین ۵ گیان اندری ۵ کرم اندری ضمنہ
۵ پران - ایک انتہ کرن +
بنوعدیگر - نمبر ۹۷ یعنی ۱۶ اندکورہ اور انتہ کرن کی ہمراہ بدہ کے ملانیکی ۱۷ ہوتے ہین
بنوعدیگر نمبر ۹۸ یعنے چت اور آہنکار کے ملانے سے ۱۹ ہوتے ہین +
بنوعدیگر نمبر ۹۹ یعنی پانچون جس کے ملانے سے ۲۴ ہوتے ہین +
بنوعدیگر نمبر ۱۰۰ یعنے پانچ تت اور تین سریر اور تین اوستہا اور ایک گیان
کے ملانے سے ۳۶ ہوتے ہین +
بنوعدیگر نمبر ۱۰۱ یعنے ۶ بہاد ۶ اورمی ۶ کوشک ۶ اری برگ
۳ جگت ۳ گن ۳ کرم ۵ بچین ۴ شنکلپ ۴ میتری - ۱۴ - ۱۴ استھان
دیوتا ملانے سے ۹۶ ہوتے ہین +
خلاصہ یہہ ہے جن چیزونسے تمیز نیک و بد کی ہوتی ہے اونکو سکھشتم سریر
قرار دیا ہے اور کمی بیشی نمبرونکا سبب یہہ ہے کہ ہر ایک رکہیشر کی رائے
مین اختلاف ہے +
ضمن ہفتم کارن نمبر ۱۰۸ تین ہین + ضمنہ
۱ - آرمبہ - جیسے مفردات سے مرکب ہوتا ہے یا مٹی کے ریزون سے ملکے
ایک برتن بنتا ہے یا بہت تاگون سے ایک رسا بنتا ہے یہہ رائے نیائے
شاستر یونکی ہے +
۲ - پرنام اسکو استحالہ کہتے ہین کہ ایک صورت سے دوسری صورت قبول
کرے جیسے دودہ سے دہی - یہہ سانگہہ شاستری کی رائے ہے +
۳ - یورت بیدانتی کہتے ہین کہ چیتن سے چیتن بنتا ہے لیکن ہم کہتے ہین کوئی
جاننے نہین سکتا ہے کہ کارن موجودات کا کون ہے گو کہ حکمانے ہیئت
مجموعی کو باور کیا ہے اگر ہم کہین کہ چیتن سے چیتن اور جڑ سے جڑ پیدا ہوتا
ہے صحیح نہین ہے اگر اسکے برخلاف کہین وہ بہی غلط ہے چیتن اور جڑ کی
بنیاد ایک ہے جس تخم سے برگ و شاخ بنے اوسی سے پہول و پہل +

دفعہ شانزدہم۔ بہاؤ بکار نمبر ۴۷۰ چھہ ہیں۔ ۱۔ نطفہ کا رحم مین داخل ہونا ۲ تولد ہونا ۳ جوان ہونا ۴ تبدیلی حالت ۵ ضعف ونکاہت ۶ مرنا ہر متنفس کو ضرور یہہ ہوتا ہے عقلمند جو بصورتی سے تمام کرتا ہے بشعور خرابی سے

دفعہ ہفدہم۔ اورمی ۲۲ چھہ ہین ۱ بیری ۲ موت ۳ بھوکھہ ۴ پیاس ۵ عمر ۶ الفت

دفعہ ہشدہم۔ کوشک نمبر ۱۸ چھہ ہین ۱ چرم ۲ گوشت ۳ خون ۴ چربی ۵ جھلی ۶ ہڈی

ظہور سیوم برہمنون کے مذہب سے متعلق

دفعہ اول۔ بید نمبر ۵۴۔ اسکے چار جزو ہین اور شاستر نمبر ۱۰۲۔ ۱۔ اسکے چھہ جزو ہین اور سوتر نمبر ۳۹۔ اسکے چھہ جزو ہین اور انگ نمبر ۱۸ چھہ ہین جملہ ۲۴ ضمن کی تعریف ایک جا ہے کہ ایک کا دوسرے سے تعلق ہے +

ضمن اول۔ بید۔ ۱۔ رکھہ۔ ۲۔ ججر۔ ۳۔ شام۔ ۴۔ اتھرب +

مولف۔ اور کتابون سے ثابت ہے کہ اصلی بید تا نمبر ۳ ہین چوتھا بید اون تین کا انتخاب ہے +

ضمن دوم۔ شاستر ۱ میمانسا ۲ پورب میمانسا ۳ اوتر میمانسا ۴ بیاکرن ۵ نیائے ۶ سانکھہ ۷ جوگ ان کتابون مین بطور معقول رد وقبول ہے

ضمن سیوم۔ سوتر۔ ۱۔ اسولاین ۲۔ اپس تھمب ۳۔ بودھاین ۴۔ ستیاباین ۵ شنکھاین ۶ بے کھانس

ضمن چہارم۔ انگ ۱۔ شکھشا یعنے راج نیت ۲ کلپ یعنی دستکاری ۳ بیاکرن یعنی صرف ونحو ۴ نروگت ۵ جوتش یعنی نجوم ۶ چھند یعنی نظم +

مولف۔ سوامی دیانند سرستی جو اسوقت بید ونکے فاضل اور مرد معقول ہین اپنی تصنیفات مین لکھتے ہین کہ قدیم چارون بید مذکورہ ہین اور اوسکے چار منتر سنگتا ہین اور ایکہزار ایکسو ستائیس شاخین رکھیشرونکی تصنیف ہین اور چھہ انگ مذکورہ ہین اور چار برہمن۔ ۱۔ ایتری ۲ ست پت ۳ سام ۴ گوپت ہین اور چار اوپ بید ہین۔ ۱۔ انتر بید یعنے طب ۲ دہنر بید یعنی جنگ کی آئین ۳ گندرپ بید یعنی علم موسیقی ۴ ارتھہ بید یعنے جملہ انتظام دنیا داری کی ترکیب اور چھہ شاستر مذکورہ اور دس اوپ نشد ہین اور

ہر ایک کی تحریر و تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ جتنی کتب مثل دہرم شاستر اور پوران وغیرہ
برہمنون کی مذہب کی مروج ہین سب اپنی تصنیف مین بیدونکا حوالہ دیتی ہین پس بنیاد
جملہ کتب بید ہین - اسوقت مین جو بید چہپے ہین اونمین کتب مذکورہ کی مضامین پائی
نہین جاتے ہین اسسے قیاس ہوتا ہے کہ جب برہمنونکے مذہب کا فروغ ہوا ہوگا انہون
نے جملہ قوانین حکمت نظری و عملی و دینی و دنیاوی کا ایک مجموعہ موسوم چار بید
بنایا ہوگا - متعدد کتب مین رقم ہے کہ بیدون کو بارہا اسر یعنی شیطان چورا لیگئے
اس سے مراد ہے کہ مخالف مذہب جو بودہ مذہب والے اور ایران وغیرہ کے ہنود تہے - وے جب غیر
غالب ہوئے اونہون نے انکی کتابونکو غارت کیا ہوگا سر یعنے فرشتے بہی آدمی ہین اور اسر یعنی
شیطان بہی آدمی ہین ہر مذہب و ہر ولایت کے مردم غیر مذہب غیر ولایت کے مردم کو شیطان کافر
و مشرک و خبیث و وحشی و حیوان و دیو و جن کہتے ہین یہی برہمنون کی آئین ہے جب
اصلی بید غارت ہوگئے ہر پیشہ و ہر فن کے مردم نے اپنی یادداشت اور متفرق اوراق
سے اپنے اپنے مطلب کے متعلق ایک ایک کتاب بنائی اب جو بید نظر آتے ہین اونمین مناجات
اور جگ وغیرہ کی ترکیب ہے - راج نیت - طب - موسیقی وغیرہ کی علیحدہ کتابین ہوگئین
جسمین وہ مجموعہ مرتب و مکمل یکجا ہوگا جملہ اصول طبعی و ریاضی و سلطنت کا اچہا دستور العمل
ہوگا - جب اصل کتاب کمیاب ہوئی کسی نے شرارت سے کسی نے حماقت و جہالت سے کچہہ کا کچہہ
لکہدیا - جب ہند مین بیدون اور سنسکرت کا علم نہ رہا معنی و مدعا کا سمجہنا بہی دشوار
ہوگیا - فی الحقیقت بید معقول و منقول کا ذخیرہ تہا اور مذہب ہمہ اوست اور ہمہ
از وست و سلطنت نوعیہ شخصیہ کا مجموعہ - اب جو کچہہ ہے پریشان ہے اور اوسکے
معنے اور مدعا کا سمجہنے والا نایاب کہ علم کو عمل اور عمل کو علم کی درکار ہے جن شخصون نے
تار برقی کی کیفیت کو نہین سنا اور نہین دیکہا اونکے رو برو جو اسکی تعریف کرے وہ مظہر
کو جہوٹہا بتاوے کیونکہ قیاس سے بعید اسکا فعل ہے اور جسنے اسکے فعل کو معلوم کیا
اور ترکیب کو نجانا وہ اسکو بے تکلف جادو یا کرامات کہے جو ترکیب کو جانے وہ اسمین
اختراع کرنیکو ہمت کرے علیٰ ہذا القیاس ریل - جہاز دخانی اور بلون اور ہر قسم کی
کل کیواسطے اب سمجہنا چاہیئے کہ یورپ والونکو چار سو سال کے اندر یہہ علم عقل اور
اطمینان اور ہمت ہوئی ہے جیسے یہہ صنعت کرتے ہین پہلے ہند و مصر و یونان و چین

ہین علم و عقل و طاقت تہی اور انکی سلطنت کو وسعت اور عرصہ تک قیام تہا اوس وقت کی صنعت جیسی رامیشر اور لنکا کے درمیان مین رام جی نے پل بنایا تہا اوس راجہ بہاگیرت نی پہاڑ سے سمندر تک گنگا کو روان کیا تہا۔ راجہ نل صد ہا کوس تہوڑے عرصہ مین رتہہ پر سوار ہو اپنے خسر کی ملک مین پہونچا تہا اور شکر اپنے لشکر اونکی مقتولونکو زندہ کرتا تہا اور ایسے تیر بہت راجے چلاتے تہے کہ ایک تیر کے ہزار دانے تیر ہو جاتے تہے اور اوڑن کہٹولے پر سوار ہو سیر کرتے تہی بعید از عقل معلوم ہوتی ہین اور احمق اونکو کرامات بتاتے ہین حقیقت مین علم طبعی و ریاضی کی قوت تہی۔ افسوس ہے کہ اب ہمکو بید ونکی حکمت سے کچہہ سود ملے ناممکن ہے کیونکہ ہزار ہا سال سے اوسکا علم جاتا رہا افظی معنی سے مدعا کا ملنا محال ہے یہہ لطف برہمنون کا ہی جنہونے ہر قوم کو بید ونکی علم سی محروم رکہا اور خود جاہل ہو گئے۔ برہمنونے اسکو اسہی غرض سے چہپایا تہا کہ عوام عجائبات صنعت و سلطنت سی واقف ہو ہمسری نکرین۔ اب جو مضمون بید ونکا مسموع ہوتا ہے اوسمین ایسا عمدہ خیال ایک نظر نہین آتا ہے جسپر غور کو کام مین لایا جاوے اب اس ملک کو باشندونکو یورپ کی آئین سلطنت و اصول ریاضی و طبعی سی کچہہ حاصل ہو سکتا ہی ہند کے قدیم کتب سی کچہہ حاصل ہوبا ورنہین ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ افسوس ہے اونکی خیال اور حالپہ جنہونے جاہل و بیوقوف مردونکے دستور العمل و رواہ و رسم کو علت و اسباب سعادت دارین سمجہہ رکہا ہی۔ پر انونکی کچہہ اصل نہین ہے یہہ بطور قصہ و کہانی کی ہین انکو یہہ اصول مذہب سمجہتے ہین خدا انکی آنکہون پر سے غفلت کا پردہ اوٹہا دے +

دفعہ دوئم۔ نمبر ۲۱ بیگوان یعنی صاحب قسمت اوسکو فرض کرتے ہین جسکو چہہ چیز کی حقیقت کا علم ہو۔ ۱۔ اوت پتی یعنی پیدا ہونیکا ۲ پرلے یعنی مرنیکا ۳ گتے یعنی جانیکا ۴۔ آگتے یعنی آنیکا ۵ بدیا یعنی علم کا ۶۔ اودیا یعنی جہل کا + پہیلی

مولف کہتا ہے پرمیشر کی حقیقت حال کسیکو معلوم نہین ہے جو کچہہ جانتا ہے وہ بہی تعریف کے لائق ہی +

دفعہ سیوم۔ پرلے نمبر ۶۱ معنے قیامت اسکے پانچ نوع ہین + پہیلی

ضمن اول نت پرلے۔ یعنی قیامت ہر روزہ مراد یہہ ہے کہ جب آدمی یا جانور مر جاتین

یا رات مین سوتا ہے حالت نیند مین دین و دنیا اور اوسکے بیم و رجا سے آزاد ہوتا ہے گویا اوس حالت مین نہ دین رہتا ہے اور نہ دنیا اور نہ خاندان نہ خدا نہ بندہ نہ زمین نہ آسمان گویا صورت قیامت یہی ہے +

ضمن دویم۔ اوانتر پرلے۔ لفظی معنے اوسط مراد ہی کہ طفولیت و جوانی و پیری جو جاتی ہے پھر نہین آتی ہے +

ضمن سیوم۔ دینک پرلے۔ حالت کی تبدیلی کہ کبھی آسودگی کبھی مفلسی کبھی تندرستی کبھی بیماری کبھی حاکمی کبھی محکومی۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین +

ضمن چہارم۔ برہم پرلی۔ اپنے اور اپنے خالق سے فراموشی۔ کہ جسکو یہہ علم نہین وہ مثل نابود کے ہے

ضمن پنجم۔ اننتک پرلے فنا ہونا کہ آپ مرے جگ پرلے ہے +

مولف کب دنیا کا وجود ہوا اور کب آدمی پیدا ہوا اور کب آدمی کو تمیز تحریر و تقریر ہوئی ثابت نہین ہو سکتا ہے کہ جب آدمی کو تمیز ہوئی اوسکے بعد کی کیفیت اگر کہین لکھی ہو معلوم ہو سکتی ہے پہلی کی حقیقت کا علم ناممکن ہے اور جیسے ابتدا کا حال مجہول ہے ویسا انتہا کا۔ کہ جب ہمکو معلوم نہین کہ کب مرینگے کب سلطنت تبدیل ہوگی کب مذہب بدلیگا۔ نادانی ہے قیامت کا حساب کرنا۔ اور عقل قبول نہین کرتی ہے کہ دنیا کا آدہ اور انت ہو مگر ہر متنفس کا آدہ و انت نظر آتا ہے پس قیامت کی یہی تعریف معقول ہے۔ برہمنون نے اوانتر کی تعریف لکھی ہی برہما کا تبدیل ہونا۔ اور برہم پرلے کی تعریف کی ہی کرہ بیضاوی کا معدوم ہو جانا۔ جیسا برہمنو نکا گمان ہی ویسے موسائی۔ عیسائی۔ محمدیونکا۔ مگر عقل کے خلاف ہی۔ اور وشن پوران کی ایک حکایت مین رقم ہے کہ ایک گیدڑ نے شکاری سے کہا کہ زنہار مجھے قتل نہ کرنا کہ قیامت برپا ہوگی۔ اور ظاہر ہے کہ جب جو مرتا ہے بحق اوسکے اوسہی روز قیامت ہوتی ہی۔ قیاس کرنا چاہئے جو آدمی آج مرے کل قیامت ہو اوسکو قیامت سے کیا رنج و راحت ہو

دفعہ چہارم۔ لوک نمبر ۲۹ ا سات ہین پاتال نمبر ۱ ہ سات ہین۔ ترلوکی نمبر ۱۳۱ تین ہین یعنے ۱۷ نمبر کی تعریف +

ضمن اول ۷ لوک۔ ۱۔ بہور۔ ۲۔ بہوی۔ ۳۔ سوے۔ ۴۔ مہے۔ ۵۔ جے۔ ۶۔ تپسے

۷- جتنے معلوم ہوتا ہے کہ سات ستارہ سیارہ سے کہ سبکے اوپر زحل اور سب سے
تلے قمر ہے یہہ اشارہ ہے اور اسی کو ۷ بہشت قرار دیا ہے اور اونکا تصور اونکی
پرستش کر بعد مرگ اونمین پہونچنا فضیلت سمجھا ہے - فرض کیا جیسا اونہون
نے سمجھا ویسا ہی ہو جیسے اس دنیا مین پیدا ہونا اور مرنا اور رنج و راحت
کا متحمل ہونا ہے ویسا ہی وہان ہوگا - پس نادانی ہے اوسکی تمنا کرنا ✤

ضمن دویم - ۷ پاتال ۱- تل - ۲- بتل - ۳- سوتل - ۴- تلاتل ۵- مہاتل ضمن ۲
۶- رساتل ۷- پاتال - اسکی حقیقت یہہ ممیز ہوتی ہے کہ انہون نے خیال
کیا جیسے سات درجے اوپر کو ہین ضرور ہے کہ تلے بھی ہون اور اوپر کو شرف
اور تلے کو حقارت ہو جیسے اونکو بہشت سمجھا انکو دوزخ - فی الحقیقت پاتال
کوئی شے نہین ہے - معترض کہتے کہ امریکہ پاتال ہے جو غور کرے اوسکے دل
سے یہہ وہم جاتا رہے کیونکہ امریکہ والون کو بھی چاند سورج اسی طرح نظر
آتے ہین جیسے اس دنیا کے باشندون کو - جیسے اس دیس کے سمجھتے ہین
کہ چاند وغیرہ ایک دیگر سے بلندی پر ہین ویسے وے - اگر ایک سوراخ اس دنیا سے
کیا جاوے امریکہ مین تمام ہو پس یہہ دنیا اور امریکہ بمنزلہ ایک قطر کے ہین ور معلق ہین اور
دو جسم نہین ہین ایک ہی جسم ہین جو ستارے ہمکو اوپر معلوم ہوتے ہین وہی اونکو بھی اوپر
کرو پاتال کچھہ چیز نہین اور نہ دوزخ اگر یہان کے مرد امریکہ مین پیدا ہون حقیر نہون بلکہ خلیق ہین
ہون اور یہان کے آدمیونکو وام راس کل گننے والے ہون ✤

ضمن سیوم - تری لوکی مراد ہے ۱- سرگ لوک اعلے - ۲- مانگہہ لوک اوسط - ۳- پاتال لوک یعنی ادنی - ناکہہ ضمن ۳
لوک بھی ہے جسمین آدمی آباد ہین - سرگ لوک عالم فضا سے اشارہ ہے اور پاتال واسطے مقابلہ بلندی
کے قرار دیا ہے - ہر چند ہر مذہب والون نے ایک دیگر کے قول کو رد کیا مگر بہشت و دوزخ کو
یقین کیا ہے اور نیکون کو بہشت و بدون کو دوزخ کا نشان دیا ہے لیکن کسی نے اوسکے وجود
کا ثبوت نہین دیا ہے جسنے پہلے مذہب جاری کیا ہے اوسنے اپنے قیاس سے بنایا اور جو
اوسکے بعد ہوئے اونہون نے نقل در نقل اونکو قایم رکھا ہے جو کوئی مکان کسی شکل کا ہوگا اوسکو مسمار ہونا
فرض ہوگا اور جو جسم ہوگا اوسکو فنا ہوگی اور جو مجسم کسی مکان مین ہوگا اوسکو رنج و راحت مستقل ہوگی
جملہ لوک سے نجات وہی کو گیان ہے اور جتنے رنج و راحت ہین سب حین حیات ہین

نہ رنج ہے اور نہ راحت جیسی پیدا ہونے سے پہلے کچھہ نہ تہا ویسا مرنیکے بعد کچھہ نہیں رہتا ہے

دفعہ پنجم - نمبر ۹۰ سنسار اسکے ۹ فرع مین +

۱ - گیان معنے علم	۲ - گیاتا معنے عالم
۳ - گیے معنے معلوم	۴ - بہوگ معنے فعل
۵ - بہوگتا معنے فعل کرنیوالا	۶ - بہوگیا معنے مفعول
۷ - کریا معنے کرنا	۸ - کرتا معنے فاعل
۹ - کرن معنے واسطے -	

مولف - اسسے مراد یہہ معلوم ہوتی ہے کہ دنیا مین جو چیزین ہین وہ تین صفت رکہتی ہین عیسائی تثلیث کی یہی معنی ہین دے غلطی سے کچھہ اور معنے کرتے ہین اصل سبکی فعل ہے +

دفعہ ششم - نمبر ۵ لنگ شتہان دیوتا دو اچار جون معنے دو نوع سے لکہے ہین +
ضمن اول - ایک کی راے ہے پانچ تت یعنے پنچ بہوت - ۲ - پانچ گیان اندری - ۳ - پانچ پران - ۴ - انتہہ کرن - ۵ - استہول سریر ایک - ۶ - تین کرم - ۷ - ادستہا - اس حساب سے ۲۴ ہوتے ہین اور یہہ سب اگیان کی ذیل مین ہین +
ضمن دویم - ۱ - دسا دسا - ۲ - پون ۴۹ - ۳ - پران ایک - ۴ - اسنی کار یعنے طبیب - ۵ - اگ - ۶ - اندر برہما - ۷ - اوپ اندر - ۸ - موت - ۹ - دکش یعنے برہما کا بیٹا - ۱۰ - چاندا - ۱۱ - البشنون - ۱۲ - مجوہا - ۱۳ - شیو - ۱۴ - شیتر گ یعنے جیو آتما - ۱۵ - الیشر +
مولف - مراد ان سے انتظام عالم کی ہے - واسطے یہہ جنے کے کوئی نہین کہ ان سب کا اثر جسم مین موجود ہے جیسے برہمارجوگن ہے شیوتموگن ہے +

دفعہ ہفتم - ۲۶ - راگ ۱۶ ہین - ۱ - محبت - ۲ - دشمنی - ۳ - شہوت زنان - ۴ - غصہ - ۵ - طمع - ۶ - الفت - ۷ - غرور - ۸ - حسد - ۹ - کینہ - ۱۰ - شتابیت - ۱۱ - مکر - ۱۲ - شیخی - ۱۳ - انانیت - ۱۴ - خواہش - ۱۵ - بہگتی یعنے محویت - ۱۶ - سہردھا

یعنے ارادہ ✤

مولف - یہہ بہی انسانی افعال و رخیال ہین انہین سے انتظام دنیا کا بنتا اور بگڑتا ہی ✤

دفعہ ہشتم - نمبر ۸۲ - سرگ لوک کے تاپ ۳ ہین ✤

ضمن اول - تاپ کے معنے ہین رنج - آدمی کو یہہ رنج ہوتا ہے کہ بہشت مین رہنے کے بعد پہر مجکو باعتبار آواگون اس دنیا مین آنا ہوگا ✤

مولف - سمجھنا چاہئے کہ دولت اور حکومت کے زوال کا خوف ✤

ضمن دویم - بہشت مین جو اپنے سے زیادہ مرتبہ رکہتے ہین اونکی نعمت پر حسد ✤

مولف اگر بہشت کوئی چیز ہے جسنے برہمن کو ایک استری دان کی ہوگی اور جس مسلمان نے ایک کافر کو مارا ہوگا اور جس پادری نے ایک آدمی کو کرسچین کیا ہوگا ادن سے اونکو زیادہ مرتبہ ملتا ہوگا جنہون نے زیادہ خیرات وجہا دمین کی ہوگی - کم رتبہ والے زیادہ مرتبہ والون کو دیکھہ کے جلتے ہونگے اس دنیا مین بہی یہی حال ہے ✤

ضمن سیوم - جب آدمی کو بہشت سے وہان کے کئے سے دنیا مین آنے کو نکالتے ہین اوس وقت کے رنج ✤

مولف - یہہ صورت بہی اس دنیا مین نظر آتی ہے کہ جب قیدی کو جیلخانہ کیطرف لیجاتے ہین یہی صورت ہوتی ہر ہر ایک مذہب والے نے دنیا کی حالتون کو دیکھہ کر عاقبت کی حالتونکو خیال کیا ہے - افسوس مثنوی حسن کے اس شعر کے معنے پر کسی نے خیال نہ کیا - طلسمات کے سارے دیوار و در - نہ یہان کے سے کوٹھے نہ یہان کے گھر ✤

دفعہ نہم - ۸۳ - تاپ ۲ قسم کے ہین ✤

ضمن اول - جسمانی کہ بیماری اور مفلسی وغیرہ سے ہو ✤

ضمن دویم - خیالی جو غرور حسد خوف وغیرہ سے ہو جیسے آج روم اور روس کو ہو رہا ہے ✤

دفعہ ۱ دفعہ دہم - نمبر ۱۷ - آنند - ۳ - قسم کا ہے ✣

ضمنہ ۱ ضمن اول کسی خاص سبب سے خوشی ہو یا جوگ سے ہو یا ملاقات سے ہو ✣

ضمنہ ۲ ضمن دویم علم عقل تعقل معقولات سے خوشی ہو ✣

ضمنہ ۳ ضمن سیوم خیالی خوشی ✣

مولف - فقط خوشی کے اقسام کو بیان کیا ہے ✣

دفعہ ۱۱ دفعہ یازدہم - نمبر ۱۲ - اوستھا ۶ ہین - ۱ - پنچ سالہ عمر - ۲ - دہ سالہ - ۳ - سولہ سالہ - ۴ - بیس سالہ - ۵ - تیس سالہ - ۶ - اوسکے بعد کی عمر ✣

دفعہ ۱۲ دفعہ دوازدہم - نمبر ۲۵ - اوستھا ۷ ہین ✣

ضمنہ ۱ ضمن اول - اگیان یعنے خداوند عالم سے ناواقفیت ✣

ضمنہ ۲ ضمن دویم - اورن یعنے حجاب رہے اور حجاب کے دور کرنے کو کوشش نہو ✣

ضمنہ ۳ ضمن سیوم - پریشان ہونا دل کا ✣

ضمنہ ۴ ضمن چہارم - نظر آنا شے مطلوب کا اور اوسکا حاصل نہونا ✣

ضمنہ ۵ ضمن پنجم - حاصل ہونے کو کوشش کرنا ✣

ضمنہ ۶ ضمن ششم - دنیا کی بے ثباتی دل پر ثابت ہونا ✣

ضمنہ ۷ ضمن ہفتم - برہم کا حاصل ہونا - یہہ سات منزل ہین اور ایک منزل کو دوسری منزل پر فوقیت ہے - طالب حق کو چاہئے کہ کوشش کامل کرے ✣

دفعہ ۱۳ دفعہ سیزدہم - نمبر ۲۶ - آہنکار دو ہین - ۱ - ساماں یعنے اندازے نفسانیت کرنا - ۲ - لشیش یعنے بے موقع غرور کرنا ✣

دفعہ ۱۴ دفعہ چہاردہم - نمبر ۲۷ - چیتن ۴ قسم کا ہے ✣

۱ - سد چیتن یعنے مایا سے جدا ہونا ✣ ۲ - جیو چیتن یعنے مایا سے ملا ہوا ✣

۳ - اودیا چیتن یعنے جہل سے ملا ہوا ✣ ۴ - پرما چیتن یعنے حواسون سے ملا ہوا ✣

۵ - پرمان جیتن خود ہستون سے ملا ہوا ۶ - پرمہ جیتن یعنے خودی سے غفلت
۷ - پہل جیتن یعنے حقیقت کا علم +

دفعہ پانزدہم - نمبر ۱۶ مین انتہ کرن ۴ ہین +
۱ - من - کسی قسم کا خیال کرنا اسکا فعل ہے - ۲ - چت شک کرنا کسی شے مین تاکہ اصلیت
معلوم کرے - ۳ - بدہ - تصدیق کرنا یقین سے اس کا فعل ہے - ۴ - اہنکار - خود
اس کا فعل ہے +
مولف - اسکی کچھہ تعریف پہلی فصل مین بہی ہے اور یونانیون نے حواس باطنی مین
من بدہ چت کی تعریف کی ہے اور اہنکار کی تعریف نفس ناطقہ مین +

دفعہ شانزدہم - نمبر ۳۵ مین بہرم ۶ قسم کا ہے +
۱ - اپنے خاندان کی فضیلت کا گمان کہ مین بادشاہی خاندان مین ہون یا کلین برہمن
ہون - ۲ - گوتر کا گمان کہ میرا گوتر افضل ہے - ۳ - قوم کا گمان - ۴ - برن کا گمان -
۵ - آسرم کا گمان - ۶ - نیکنامی کا گمان +
مولف - اصل مصنف نے اس موقع مین فقط ۶ قسم کا گمان قرار دیا ہے لیکن آدمیون
کو انواع اور اقسام کا غرور ہوتا ہے اور موت آنے سے سب خاک مین ملجاتا ہے -
اور جو غرور ہوتا ہے دولت اور حکومت سے ہوتا ہے

دفعہ ہفدہم - نمبر ۱۴ - ناڑی دس ہین اور نمبر ۱۴ ناڑی کے دیوتا بہی دس ہین
چونکہ ایک کا دوسرے سے تعلق ہے اسواسطے ایک جگہہ رقم کیا +
ضمن اول - ایڑا - اسکا تعلق چاند سے ہے اور دیوتا اسکا بشن ہے +
ضمن دویم - پنگلا سورج سے متعلق ہے دیوتا برہما +
ضمن سیوم سکھمنا - دونو کے درمیان رودر اسکا دیوتا ہے +
ضمن چہارم - گندہاری - دہنی آنکھہ مین رہتی ہے اندر اسکا دیوتا ہے +
ضمن پنجم - ہست جیوا بائین آنکھہ مین ہے برن اسکا دیوتا ہے +

ض ۶ ضمن ششم - پوکہا دہنے کان مین - بشن یعنے مہادیوا سکا دیوتا ہے +

ض ۷ ضمن ہفتم - پے یسنی - بائین کان مین برہما اسکا دیوتا ہے +

ض ۸ ضمن ہشتم - الکہوا - مقعد مین رہتی ہے اور زمین اسکا دیوتا ہے +

ض ۹ ضمن نہم - المبوسا - آلہ تناسل مین ہے اور سورج اسکا دیوتا ہے +

ض ۱۰ ضمن دہم - سنکہنی ناف مین رہتی ہے اور چاند اسکا دیوتا ہے +

مولف - یہہ رگون کا بیان ہے اور دیوتا اون کی حرکتون کو قرار دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ جن دیوتاؤن کو تم پوجتے ہو وہ تمہارے جسم کی ایک ایک رگ مین موجود ہین - حماقت ہر کو دین لڑکا شہر مین ڈہنڈہورا +

دفعہ ۱۸ دفعہ ہشتدہم - نمبر ۹۲ سنیاس ۴ ہین اور نمبر ۱۳۶ - ۷ مین حلیہ اکی کیفیت +

ض ۱ ضمن اول - کوٹیچر یعنے ایک مکان مین رہ کے عبادت کرے +

ض ۲ ضمن دوم - بہودکہہ - پانی کے قریب رہ کے عبادت کرے +

ض ۳ ضمن سیوم ہنس - تنہا رہ کے عبادت کرے +

ض ۴ ضمن چہارم - پرم ہنس تمام دنیا سے جدا +

ض ۵ ضمن پنجم - مون یعنے خاموشی اختیار کرے +

ض ۶ ضمن ششم - جوگ - آسن یعنے ایک آسن سے بیٹہا رہے +

ض ۷ ضمن ہفتم - پرایا نام کرنیوالا +

ض ۸ ضمن ہشتم - رنج وراحت کو مساوی سمجہنے والا +

ض ۹ ضمن نہم - خلوت مین بیٹہنے وال +

ض ۱۰ ضمن دہم - مستغنی +

ض ۱۱ ضمن یازدہم - سمتا - تمام آدمی جو چہوٹے بڑے ہون سب کو ایک نگاہ سے دیکہنے والا اور ایک سان سلوک کرنیوالا +

دفعہ ۱۹ دفعہ نوزدہم - نمبر ۴۶ پرم ہنس سنیاس ۲ - اور نمبر ۱۳ - بدوت سنیاس ۱ و ۲ اور برا نے نام جدا ہوا در حقیقت مین ڈوبین +

ضمن اول - بپ دکہا سنیاس یعنے طفولیت سے اوسکے دل مین ترک تعلقات اور رسومات ظاہری اکا ہو ❖

ضمن دوم - بدوت سنیاس - حسب آئین برہمچرج گرہست کرکے ڈنڈ - کمنڈل رکھہ کے سنیاسی بنا ہو ❖

دفعہ بستم - نمبر ۱۳۴ - مورتی تین ہین - ۱ - برہما - ۲ - بشن - ۳ - مہیش ❖
مولف - مراد یہہ ہے کہ تین صورت کے تمام فعل ہین - ۱ - پیدا کرنا - ۲ - حفاظت کرنا - ۳ - دفع کرنا - نادان ہین جو ایسا سمجھین کہ برہما بشن مہیش صورت رکہتے ہین ❖

دفعہ ۲۱ - نمبر ۱۳۵ - مورتی مدہ - ۸ ہین ❖
ضمن اول - پرتہی مدہ یعنے آتما تموگن سے شامل ہوکے لباس وغیرہ اشیا کی خواہش کراتی ہے ❖

ضمن دوم - دنیاوی خیالات کو ضروری سمجھنا ❖
ضمن سیوم - شہوت رانی کیطرف متوجہ ہونا ❖
ضمن چہارم - وہم اور حیرت مین مبتلا ہونا ❖
ضمن پنجم - سفر کا شوق ہونا ❖
ضمن ششم - سواری کیطرف متوجہ ہونا ❖
ضمن ہفتم - دشمن سے انتقام کا فکر کرنا ❖
ضمن ہشتم - غرور کرکے مثل اپنے دوسرے کو نہ سمجھنا ❖
مولف - تمام ہنود کو نمبر ۲ و ۳ و ۴ قسم کا مدہ اور جہان تک آدمیون سے زیادہ ہے اور برہمنون اور انگریزون کو نمبر ۸ کا زیادہ ہے اور انگریزون کو نمبر ۱ و ۵ و ۶ کا شوق زیادہ ہے اور مسلمانون کو اور عیسائیون کو نمبر ۷ کا ❖

دفعہ ۲۲ - نمبر ۱۲ - اسم بہاؤنا ۲ ہین ❖
ضمن ۱ - پرمان گت - برہم ضرور ایک ہے مگر اسکی تعریف کچھہ ہو نہین سکتی ❖

ضمن ۲ - پرمیہ گت - اگر برہم جگت سے جدا ہو پھر وہ فاعل کسطرح ہو سکتا ہے ✣
مولف - برہم کی تعریف اور اوسکے نفی و اثبات پر حکم جو کرے وہ نادان ہے ایسے
خاموشی فقط کافی ہے ✣

دفعہ ۲۳ - ۲ - نمبر ۳۰ - بپریت بہاؤنا ۲ ہین - ۱ - پرمان گت - ۲ - پرمیہ گت اور معنے اسکی
ہین اصل کے برخلاف گمان کرنا ✣
ضمن اول - پرمان گت یعنی مثلاً وید کی سمرتیان برہم کو ثابت کرتی ہین یا گرہون کو - یا خیال
کرنا کہ مین دنیا کے اندر ہون یا اس سے باہر اور برہم مجھمین ہے یا نہین اور اگر مین
فاعل فعلون کا ہون وہ برہم جو اکرتا ہے اوسے کسطرح پا سکون ✣
ضمن دویم - پرمیہ گت - اگر مین اکرتا ہون شاستر کرم کرنے کو کیون بتاتے ہین ✣
مولف - بید اور شاستر اور ہر مذہب کی کتاب والون کے کلام حقیقت کو پا نہین
سکتے ہین - اگر برہم کی حقیقت کے جاننے کا خیال بپریت بہاؤنا ہے جتنی ہدایتین سب
مایکی رچنا ہین - پرمیشر کی حقیقت جاننے کے خیال کو سفہ کہتے ہین ✣

دفعہ ۲۴ - ۲ - نمبر ۳۴ - بہومکا ۵ - نمبر ۴۴ بہومکا ۴ - اور نمبر ۱۲۹ اکیان بہومکا
ہین ✣
ضمن اول - کام - کرودہ - موہ - لوبھہ وغیرہ کے اشتغال مین محو رہنا جیسے
ہندوستانی رہتے ہین ✣
ضمن دویم - ۱ - باک برودہ یعنے خاموش رہنا - ۲ - نرمن یعنے خیالات کا دلسے
دور ہونا - ۳ - اہنکار رہت یعنے نفسانیت کا دل سے دور ہونا - ۴ - مہت رہت یعنے
خواب غفلت کی حالت ہو جانا ✣
ضمن سیوم - ۱ - اچھی خواہش کرنا - ۲ - فکر معقول کرنا - ۳ - دل کو قایم کرنا - ۴ -
ستوگن حاصل کرنا - ۵ - دنیا سے نفرت - ۶ - دنیا کو خالی سمجھنا - ۷ - برہم مین محو ہو جانا
مولف - بہومکا کے معنے مقام کے ہین جس مقام پر دنیادار امیر اور غریب اور فقیر رہتے
ہین اون مقامون کو نشان دیا ہے - اور جوگ بشسٹ مین گیان بہومکا اور اگیان

بھومکا کی تعریف بھی کی ہے مگر ہمکو افسوس ہے کہ ہند کے برہمنون اور فقیرون اور راجون اور اہلکارون اور ہر قسم کے آدمیون کو کسی بھومکا مین داخل کرین مگر وا اس بھومکا اور ایک نئی چھٹے بنائی کہ یہہ انکے رہنے کو اچھا استھان ہے ✣

دفعہ ۲۵- آتما نمبر ۲ مین تین ہین - ۱- گیان آتما - ۲- مہان آتما - ۳- سانت آتما لیکن ہم کچھہ زیادہ تعریف کرتے ہین ✣

۱- آتما مراد روح سے ہے اور اسکو نفس ناطقہ بھی کہتے ہین جسم مین جو سب سے بڑی چیز ہے اور جس سے اسکو عزت ہے وہ آتما ہے بعض کی رائے ہے کہ پتھرون مین آتما نہین ہے - درختون اور جانورون اور آدمیون مین ہے اور بعض کی رائے ہے کہ فقط آدمیون مین ہے اور کسی مین نہین ہے - ہم سمجھتے ہین کہ جو قطرہ پانی کا یا ذرہ خاک کا ہے آتما سے خالی کوئی نہین ہے بعض کہتے ہین کہ ہر متنفس کی آتما جدی ہے ہم کہتے ہین کہ جیسے تمام برہمانڈ کی مٹی ایک ہے اور پانی ایک ہے ویسے آتما بھی ایک ہے اور جیسے ہر ایک چاہ اور تالاب اور دریا کا مزاج جدا ہے ویسے آتما کا ہر ایک جسم مین مزاج جدا ہے

۲- گیان آتما کی یہہ تعریف ہے کہ جو خیال کلام فعل کرے عقل سے کرے ✣

۳- مہان آتما کی تعریف ہے کہ اگیان مطلق خیال و کلام و فعل مین نرہے ✣

۴- سانت آتما مراد ہے کہ گیان و اگیان بالکل اسکے دل سے محو ہو جاوے اگر پہلے نمبر کا ترجمہ علم الیقین و دوسرے نمبر کا عین الیقین و تیسرے نمبر کا حق الیقین کیا جاوے قریب الفہم ہے ✣

۵- جب تک آدمی نیکی و بدی کا قائل رہتا ہے جیو آتما کہلاتا ہے - جب بدی سے دور اور ہمہ تن نیکی کرتا ہے تب پرم آتما کا خطاب پاتا ہے جب نیکی و بدی کا خیال دل سے دور کرتا ہے اور فنا فی اللہ ہو جاتا ہے تب الفاظ اضافی جو جیو اور پرم مین محو ہو جاتے ہین جب تک آدمی پہلے اور دوسرے درجہ مین رہتا ہے ہر ایک جدا ہے جیسا کہ بعض کا قول ہے جب تیسرے درجہ مین صعود کرتا ہے یہہ قول صادق آتا ہے - ایک ہی نور جسکا سب جلوہ - موت اس تفرقہ کو حیوان و انسان و نیک و بد سے کھو دیتی ہے زندگی مین دل کے آرام کو بیم و رجا وہمی سے یہہ ہدایت ہے ✣

دفعہ ۲۶ - اگیان - نمبر ۱۴۴ - ۲ دہین - ۱ - ایستھٹی - ۲ - لبشٹی مصنف کی تحریر کا خلاصہ یہہ ہی کہ برہم سے جب مایا شامل ہوئی یعنے خدا سے جب ارادہ کیا کہ موجودات کا وجود ہو اوس حالت کا نام کارن سریر ہوا یہہ سمشٹی ہی یعنے اندک کثافت جب مایا غالب ہوئی اوس سے سکھشم اور استھول سریر ہوئے یعنے موجودات یہہ لبشٹی ہی - لیکن ہم کہنے اور یقین کرنے نہیں سکتے ہین کہ خدا اور اوسکا ارادہ اور اوسکی قدرت کیسی ہے کیونکہ اس کا علم انتہائے نظر اور امکان بشر سے برتر ہے ہمکو اپنی ہستی کا بوجھی علم نہیں اتماکی ہستی پر بحث کرنی کچھ نہ ہی بہتر - ہم کہتے ہین آدمی کو خیال محسوسات کی لذات کا کرنا سمشٹی اگیان ہے اور لذات محسوسات کو کلام و فعل کرنا بشٹی اگیان ہے ✤

دفعہ ۲۷ - جیواتما نمبر ۲ ح - ۱ - اسکی تین شرح ہیں - ۱ - بسو - ۲ - تیجس - ۳ - پراگیہ اصل مصنف کا قول ہے کہ جیواتما کارن وسکھشم و استھول سریر رکھتا ہے اس وجہ سے اسکی تین صفت ہوئین اور پرتاک اسکا الت اٹھان ہے اسکے معنے ہین جہوٹھ و جبر و نفسانیت سے منزہ - ست چت آنند روپ یعنی خدا اور اسکا ساکہی کوٹسٹ ہے کٹسٹ بمعنی اکثر یعنے جسکو فنا نہیں ہی اور آتما نہ حواس اور حواسون کی قوت رکہنے والا ہی اور نہ جسمانی ہے ہی اور ساکشی اوسکو کہتے ہین جو کل موجودات کو بغیر امداد غیر کے قایم رکہنے والا ہو اور کوٹسٹ کے معنے وہ سندان جس پر آہنگر آہن کو ضرب دیتے ہین کہ آہن کی صورت تبدیل ہوتی ہے سندان کی صورت مین تغیر نہیں ہوتا ہی - خلاصہ اس طول کلام کا یہہ ہی کہ جیواتما اور اتما فرضی دو ہین حقیقت مین دو نہین ہین اور محسوس کسی حس سے نہیں ہیتا - بسبب شامل ہونے مختلف پران و حواس اور اعضا اور اجسام کے مختلف افعال کا باعث ہی جیسے کہ ایک شخص کے متعدد قسم ہون مختلف پیشہ و خیال والون کی صحبت و تربیت سے مختلف فعل کرین اصلیت سب کی واحد ہے مصاحبت سے مختلف قسم کے مردم سے مختلف افعال کے باعث ہوئے ✤

[illegible] ستھول [illegible] سکھشم کارن سریر کا اہما [illegible] سکھشم اور استھول [illegible]

سے ملا ہوا ✣

۲- تیجس - سکھشم سریر کے ابھمان والا ✣

۳- بیراگ - کارن سریر کا ابھمان والا ✣

دفعہ ۲۸- ادھیاتم نمبر ۲ تین ہین ۱- ادھیاتم یعنی اپنے سے ۲- آدھبہوت غیر سے ۳- ادھیودیو غیب سے ✣

مولف - جو رنج و راحت ہوتا ہے ان تین قسم سے ہوتا ہے ✣

دفعہ ۲۹- انوبندہ نمبر ۹- ۴ ہین ۱- ابشے بمعنے غرض - ۲- پرجوجن بمعنے وجہ - ۳- سنبندھ یعنے نسبت - ۴- ادھکاری بمعنے مستحق ✣

مولف جتنے فعل ہین انہین چار قسم سے ہوتے ہین ✣

دفعہ ۳۰- ایشرج نمبر ۷- ۶ ہین ۱- پورن ایشرج - ۲- پورن پرسوارتھ - ۳- پورن جس - ۴- پورن لکھشمی - ۵- پورن گیان - ۶ پورن بیراگ ✣

مولف - جوان چھ صفت سے موسوم ہو اوسے بھگوان کہتے ہین ✣

دفعہ ۳۱- ایکھنا نمبر ۲۸- ۳ تین ہین - ۱- پتر یعنے اولاد اور گھر - ۲- بت بمعنے دولت وحشمت - ۳ لوک یعنی حکومت - دوست - شہرت - نیکنامی ✣

مولف تین قسم کا غرور ہوتا ہے ✣

دفعہ ۳۲- برتمان پرت بند نمبر ۳۲- چار ہین ✣

ضو۱ ۱- بشے یعنے محسوسات کی لذات مین مخمور رہنا ✣

ضو۲ ۲- پرگیا بند - ہرچند کوئی سمجھائے معنے اور مطلب سمجھ مین نہ آوے ✣

ض۳ ۳- کوترک - اصل کے برخلاف خیال کرنا اور سمجھنا ✣

ض۴ ۴- بپرجہ بدورا ہگرہ - اپنے علم طاقت پر غرور کرنا ✣

مولف - اس قسم کے خیال و افعال سے آدمی کمال نہین پاتا ہے ✣

دفعہ ۳۳ - برہم نمبر ۳۴ - ۳ ہین اور نمبر ۳۶ - ۵ ہین - جملہ ۸ کی تعریف ✤

۱ - بیراٹہہ - گرہ بھینادی برہمانڈ یعنے کُل موجودات ✤

۲ - ہرن گربہہ - اسکو سکہشم سہریرا ور گیان شکتی اور سوتر آتما بمعنے اوس تاگے کے جو مالا مین ہوتا ہے اور یہہ صورت شکل نہین رکھتا اور اسکو ابیاکرت بہی کہتے ہین ✤

۳ - ایشر جہل سے شامل اور حرکت دینے والا اور انترجامی کہتے ہین ✤

۴ جیو آتما یعنے پرمیشر اَور ہے اور جیو اَور ہے - اس شک کو اس دلیل سے دور کرنا چاہیئے کہ سورج کا عکس غیر نظر آتا ہے - مگر غیر نہین ہے ✤

۵ - آتما کرتا ہے اکرتا نہین ہے اس شک کو اس دلیل سے دور کرنا چاہیئے کہ بلّور کے ٹکڑے مین جو مختلف رنگ نظر آتا ہی اور مقناطیس جو آہن کو پکڑتا ہے ارادہ سے نہین اوسکی خاصیت یہی ہے ✤

۶ - آتما سکہشم کارن استہول سریر سے ملا ہوا ہے اور انکے اتفاق سے فعل کرتا ہی اس شک کو اس دلیل سے دور کرنا چاہیئے کہ سبوچہ کے اندر جو آسمان ہی اوسکو اوس سبوچہ سے کچھہ تعلق نہین ہے ✤

۷ - برہم فاعل عالم کا ہے پس وہ بہی لطیف نہین کثیف ہی - اس شک کو اس دلیل سے دور کرنا چاہیئے کہ جو رسی کو سانپ سمجھتے ہین غلطی ہے ✤

۸ - پرپنچ یعنے دنیا اپنے فاعل سے علیحدہ ہی - اس شک کو یون دور کرنا چاہیئے کہ سونے سے جو زیور بنتے ہین اونکے نام جدا ہوتے ہین مگر وہ سونا ہی ہے -

چو یک دانہ بریست آمد نمودار ✤ درخت و برگ بار و مغز تا پوست ✤ غلط نبود اگر گوئی کہ مجموع ✤ ہمان یک دانۂ اصلی خود اوست ✤

دفعہ ۳۴ - برہم بداوی نمبر ۳۷ - ۴ ہین - ۱ - برہم بت یعنے خدا شناس - ۲ - برہم برہری یعنے برہم شناسون مین معزز - ۳ - برہم برشٹ اوس سے زیادہ - ۴ - برہم اریشٹ یعنی خدا شناسی مین سب سے زیادہ مشرف ✤

ہیولف - فقیری کے ۴ درجے رکہے ہین جیسے طالب علمی کے ✤

دفعہ ۳۵ - بشتے نمبر ۳۸ - ۵ ہین +

۱ - شبد یعنی جو آواز سے تعلق رکھے جیسے راگ - خوشی غمی کی خبر اور تعریف اور مذمت

۲ - سپرس جو چھونے سے متعلق ہو جیسے سانپ کاٹے اور کسی معشوقہ کا ہاتھہ پکڑ دینا

۳ - روپ جیسے کسی شکل کو دیکھہ کے اُلفت اور نفرت ہو +

۴ - رس یعنے زبان کے ذائقہ سے اسکا تعلق ہو +

۵ - گندہ یعنے خوشبو اور بدبو سے متعلق +

مولف - یہہ پانچ قسم کے عزت اور ذلت دیتے ہین - اور یہہ حس ہین +

ظہور چہارم جوگ کے متعلق

تنبیہہ - مصنف بیدانت سنگتا نے جوگ کو بھی پربنچ کے ذیل مین لکھا ہی اور جو پربنچ کے اندر رہے وہ ناچیز و حقیر ہے - نامہ نگار اسکو ایک علم جانتا ہی اور اس سے چند کمال بھی پیدا ہوتے ہین اور دل کے قابو کرنے کو جبکا دل اوسکے اختیار مین نہو بہتر ہے مگر یہہ سخت مشکل ہے بغیر اوستاد تجربہ کار جو اس عمل کو کرتا ہے وہ سخت بیمار ہو جاتا ہے اور دنیادار جو گھربار رکھے اور کوئی کام دنیا کا کرے اوسکو اسکا عمل بالکل نہ چاہئے - ارادہ تہا کہ اسکو قلم انداز کرون لیکن اس خیال سے کہ کتاب کی تکمیل مین قصور معلوم ہوگا ایک نوع سے ترتیب کرکے لکھا جو اسکو دیکھہ کے عمل کریگا وہ پستا دیگا +

۲ - جوگ کا خلاصہ یہہ ہے کہ انتہہ کرن - گیان اندری - کرم اندری - پرانون کو بس مین رکھے کہ برخلاف عقل کوئی عضو و حواس نہ کرے اور عقل کے حاصل کرنے کو علم ہے جو علم و عقل حاصل کرے اور شہوت و غضب کو بھی تمیز کے تابع کرے وہ جوگ کا حاصل مطلب بغیر حبس دم حاصل کر سکتا ہے جبکو تمیز نہوا وسکو جوگ کی دیگر شرائط کی تکمیل سے بھی بجز جفاکشی نتیجہ نہ ملے پس واجب ہی کہ بعوض جوگ کے گیان کو پیدا کرے کہ گیان بیخ ہے اور جوگ فرع +

دفعہ اول جوگ نمبر ۱۷۔ اسکے ۸ ضمن ہین +

۱۔ یم ۔ اسکی تعریف پہلی فصل کی دفعہ پانزدہم مین ہے ۔ ۲۔ نیم ۔ اسکی تعریف پہلی فصل کی دفعہ دہم مین ہے ۔ ۳۔ آسن کئی قسم کے ۔ ۴۔ پرانایام ۔ ۵۔ پرتیاہار ۔ ۶۔ دہارنا ۔ ۷۔ دہیان ۔ ۸۔ سمادہی ۔ تین سے ۸ نمبر تک کی تفصیل جوگ نیشٹ اور الکھ پرکاش مین رقم ہوا اور یہہ ایک علیحدہ شاستر ہے ہم اس عمل کو فضول سمجہتے ہین ۔ اسواسطے زیادہ شرح نہین کرتے ہین +

دفعہ دویم ۔ نمبر ۵۲ پران ۵ ہین ۔ ۱۔ پران ۔ ۲۔ اپان ۔ ۳۔ بیان ۔ ۴۔ اودان ۔ ۵۔ سمان ۔ اور نمبر ۲۔ اوپ باد پانچ ہین ۔ ۱۔ ناگ ۔ ۲۔ کرم ۔ ۳۔ کرکل ۔ ۴۔ دیودت ۔ ۵۔ دہنجے +

دفعہ سیوم ۔ نمبر ۱۵ ۔ پران نگرہ تین ہین ۔ ۱۔ ریچک یعنی دم کو تلے کو چہوڑنا ۔ ۲۔ پورکہ یعنے دم کو اوپر کہینچنا ۔ ۳۔ کمہک یعنی دم کو روکنا +

دفعہ چہارم ۔ نمبر ۵۳ ۔ پرانون کے برن ۱۰ ہین ۔ ۱۔ پران نیلا چمکدار ۔ ۲۔ اپان سبز ۔ ۳۔ بیان سفید ۔ ۴۔ اودان بجلی کا رنگ ۔ ۵۔ سمان نیلا ۔ ۶۔ ناگ زرد ۔ ۷۔ کورم سفید ۔ ۸۔ کرکل سرمہ کا رنگ ۔ ۹۔ دیودت بلور کا رنگ ۔ ۱۰۔ دہنجے چمکدار نیلا +
مولف ۔ جسم مین جس جس موقع مین خلا ہے اور اوس مین ہوا بہری ہے اوس ہر ایک ہوا کا فعل علیحدہ ہے ۔ اس علم کے عامل کو علم طب مین پوری مداخلت ہونی چاہیئے +

دفعہ پنجم نمبر ۹۷ ۔ سادہن ۴ نوع کے ہین +
۱۔ نت وانت کی تمیز کرنا یعنے جاودانی اور فانی کو پہچاننا +
۲۔ اس لوک اور اوس لوک کی خواہشون کو ترک کرنا یعنے دنیا عقبی کو ناچیز جاننا +
۳۔ سم ۔ دم وغیرہ کا عمل کرنا یعنے حواسونکو ضبط کرنا +
۴۔ مکتی کی خواہش یعنے فنا فی اللہ ہونا +

مولف ـ جو اس آئین پر پہلے وہ کیون جبس دم کرے ✣

دفعہ ششم ـ نمبر ۸ ـ سمادہی چہہ ہین ـ ۱ ـ سم دل کو روکنا ـ ۲ ـ دم اندریون کو روکنا ۳ ـ نفرت محسوسات سے ـ ۴ ـ رنج و راحت ـ دوست و دشمن کو مساوی سمجہنا ـ ۵ ـ برہم گیان ـ ۶ ـ خواہش برہم ہین ✣

دفعہ ہفتم ـ ۱۷۲ ـ نگرہ دو ہین ✣

۱ ـ کرم نگرہ ـ آہستہ آہستہ جوگ کے ہر ایک کام کو ترتیب سے کرنا ✣

۲ ـ ہٹ نگرہ ـ زبردستی اور بے ترتیبی سے جو چاہا وہ کرنا ✣

دفعہ ہشتم ـ نمبر ۱۳۸ ـ ناد تین ہین ـ ۱ ـ بطور گونگے کے آواز ـ ۲ ـ غنہ آواز ـ ۳ ـ ایک حصہ آواز کا ✣

دفعہ نہم ـ نمبر ۳۹ ـ بگہن سمادی ۴ ہین ـ ۱ ـ دل کا کسی طرف متوجہ ہونا ـ ۲ ـ حواس کا منتشر رہنا ـ ۳ ـ دنیا کی لذات کی خواہش ہونا ـ ۴ ـ طعام ـ شراب کیطرف دل کا راغب ہونا ✣

مولف ـ جب آدمی کا دل مطلب کی طرف سے دوسری طرف رجوع کریگا سمادہ مین خلل آویگا اسواسطے دنیادار کو جوگ کرنا اور جوگی کو کسی اور طرف متوجہ ہونا نادرست ہے ✣

دفعہ دہم ـ سمادہی نمبر ۸۶ دو ہین اور سمادہی نمبر ۸۷ دو کے ۴ فرع ہین ✣

۱ ـ سم پرگیات سمادہی یعنے مراقبہ مین کچہہ خیالات محسوسات بہی باقی رہین اسکی دو قسم ہین اگر موجودات کا خیال رہے اسکا نام درسیان مد ہے ـ اگر ناد شبد مسموع ہو شبدان مد کہلاوے ✣

۲ ـ اسم پرگہات سمادہی ـ برہم مین محو ہوجانا اسکی بہی دو نوع ہین ـ ایک درشان مد یعنے کچہہ نظر نہ آوے ـ دوسرے شبدان مد یعنے کچہہ سماعت نہو ✣

مولف - خلاصہ یہہ ہیکہ دل کا تعلق محسوسات سے رہے ہنوز نقصان ہے اگر بالکل تعلق جاتا رہے یہی کمال ہے - جو لوگ اشٹ سدہی سکے طالب ہین یا مکت کے خواہان ہین وے کامل نہین ہین ناقص ہین کیونکہ اونکی نعمت کو زوال ہے +

ظہور پنجم - متفرقات یعنی جو کسی باب مین درج نہین ہوا

دفعہ اول نمبر ۶۲ - پرمان ۸ ہین اور نمبر ۶۳ پرمان چھہ ہین چونکہ ایک کا دوسرے سے رائے مین اختلاف ہے اس سبب سے دو نمبر مین رقم ہوئے + دفعہ

۱ - پرتچھ یعنی آنکھون سے دکھائی دے اور زبان سے ذائقہ معلوم ہو + ضمنہ ۱

۲ - انمان قیاس بے خطا جیسے جہان دھوان ہوگا وہان آگ ہوگی + ضمنہ ۲

۳ - اوپمان جیسے مشابہت تصویر کی یا نیل گائے کی گائے سے یا خچر کی گدہے سے ضمنہ ۳

۴ - شبد - متقدمین کے قول پر اعتماد جیسے مسلمانون کو قرآن پر اور برہمنون کو بیدون پر + ضمنہ ۴

۵ - اپ لبدہی جیسے یقین کرنا کہ آگ مین سردی نہین ہے یعنے ایک نفی سے اثبات کرنا + ضمنہ ۵

۶ - ارتہاپتی مثلاً کسی موٹے آدمی کو دیکھہ کے کوئی کہے کہ یہہ آدمی دن مین کہاتا نہین - چونکہ بغیر کہانے کے فربہی ہو نہین سکتی - قیاس مین آتا ہے رات کو کہاتا ہوگا یا چھپا کے کہاتا ہوگا + ضمنہ ۶

مولف - حقیقت مین پرمان ۲ دو ہین ایک پرتچھ - دوسرا انمان - اور جسقدر آئین لکھے ہین یا اور کتابون مین ہین سب انمان کے ذیل مین ہین - شبد پرمان نہین ہے کیونکہ عیسی کے شبد کو مسلمان اور محمد کے شبد کو عیسائی نہین مانتے ہین اور شبد پرمان یہی ہے کہ ہند مین ایک اکبر بادشاہ ہوا تھا فقط شبد سے ثابت ہوتا ہے آنکھہ سے نہین دیکھا پس یہہ انمان کے ذیل مین ہے +

دفعہ دویم نمبر ۷۷ - رس یعنے ذائقہ ۶ ہین - ۱ - شیرین جیسے نیشکر - ۲ - ترش جیسے دفعہ ۲

نیمو - ۳ - چرپرہ جیسے مرچ - ۴ - کڑوا جیسے نیب - ۵ - شور جیسے نمک - ۶ - بک بکا جیسے انار کا چھلکا +

مولف - ہر ایک شے کے رنگ و ذایقہ سے اوسکا مزاج معلوم ہوتا ہے اور ہماری رائے مین فقط ۴ قسم کے مزہ سے ایک قسم کا مزہ ہوتا ہے - انار کا چھلکا اور نیب ایک ہی نوع مین ہین اگر ایک نوع مین انکو نہ مانے - آم - املی - انار - ہر قسم کے پہول و پہل مین دوسرا مزہ ہے - مزہ کی پیدایش عنصر سے ہے - عنصر فقط چار ہین +

دفعہ سیوم - بہیّن نمبر ۴۲۶ - ۷ ہین +

۱ - تن بہیّن - آدمی کو خیال ہوتا کہ مین لاغر بیمار - کمزور - عاجز - واسان واس ہور کہہ برہمنون کا داس ہون +

۲ - سنو بہیّن - چوری - ڈکیتی - ٹہگی سے غیرون کی زر - زمین کو تکنا +

۳ - بسو بہیّن - مکان - باغ - تالاب - قلعہ وغیرہ بنانے اور پانے کی خواہش کرنا -

۴ - اوت ساے بہیّن - جورو - بچون - سکھیون - چیلون کی خواہش کرنا +

۵ - سیوگ بہیّن - ملکون کو لینا - لونڈی - غلام بنانا اور مذہب کا ڈہکوسلہ تمام -

۶ - راج بہیّن - یگانی سلطنت کے لینے کی خواہش کرنا +

۷ - دہن بہیّن - دولت اور اسباب کی تمنا کرنا +

مولف - جتنے جس مذہب کے پیرو پیمبر ہوئے اس چکر مین اپنے خچر کو دوڑاتے رہے +

دفعہ چہارم - بہرتی بند نمبر ۴۵ تین ہین +

۱ - یہوت - سامع متکلم کے کلام کو دوسرے خیال سے نہ سُنے +

۲ - برت مان - اپنے گناہون کے خیال مین رہے +

۳ - اگامی آیندہ کیواسطے خیال جیسے جڑ بہرت کو ہرنی کے بچہ کے رکھنے سے ہوا +

سے کوئی کام - ۳ - کام یعنے اپنے نفس کیواسطے - ۴ - موکھش یعنے نجات کے واسطے +

مولف - تمام دنیا کے آدمی جتنے کام کرتے ہین ان چار قسم سے متعلق ہیں +

دفعہ ششم - پرکرتی نمبر ۵۹ - ۸ ہین - ۱ - زمین - ۲ - پانی - ۳ - آگ - ۴ - ہوا ۵ - خلا - ۶ - دل - ۷ - عقل - ۸ - آہنکار +

مولف - غرض یہہ ہے کہ انسان اور حیوان کی سرشت مین یہہ آٹھہ جزو زیادہ مین

دفعہ ہفتم - پرگیا - نمبر ۶ - ۲ ہین - ۱ - استیتھہ یعنی قایم مزاج - ۲ - ستتھہ یعنے نمو مزاج +

مولف - آدمیون کی عقل دو قسم کی ہوا کرتی ہے +

دفعہ ہشتم - تاداتم - نمبر ۶۸ - یہہ تین ہین +

۱ - سہج یعنے آہنکار اور آتما کا اتصال +

۲ - کرمجہہ تاداتم یعنے آہنکار اور جسم کا اتصال +

۳ - بہرانتی یعنے آہنکار اور آتما کا اتصال - ان کا جدا ہونا جب تک علت دور نہو نہین ہوتا جیسے گھڑے مین سورج کا عکس نظر آویگا جب تک اوسمین پانی رہیگا جسم سے اور آتما کا اتصال تب شکست ہوتا ہے جب کرمون کا خیال دلی جاتا رہے اور آتما اور آہنکار کا میل تب ٹوٹتا ہے جب گیان ہوتا ہے اور جب برہم کا گیان ہوتا ہے تب کسی طرح کا بندھن نہین رہتا ہے جب تک اگیان رہتا ہے آہنکار رہتا ہے جب اگیان جاتا ہے بے حجاب برہم نظر آتا ہے

دفعہ نہم - جگتی نمبر ۶۹ - ۴ ہین - ۱ - توحید کی کتابون کا مطالعہ - ۲ - نیک آدمیون کی صحبت - ۳ - خواہشون کا دور کرنا - ۴ - پرانون کا ضبط کرنا

دفعہ دہم - دہاتھو - نمبر ۷۵ - ۷ ہیں - ۱ - رس یعنے کیلوس - ۲ - رود یعنے خون - ۳ - گوشت ۴ - چربی - ۵ - جہلی - ۶ - ہڈی - ۷ - نطفہ ✣

مولف - یہہ آدمیون اور حیوانون کے جسم کے اسباب ہیں ۔

دفعہ ۱۱ - روپ - نمبر ۷۸ - ۶ ہین - ۱ - سفید - ۲ - زرد - ۳ - ہرا - ۴ - سرخ - ۵ - کالا - ۶ - مجیٹھہ کا رنگ ✣

مولف - جتنے رنگ ہیں ان چھہ رنگ سے بنے ہین ✣

دفعہ ۱۲ - سپرس - نمبر ۸۱ - ۴ ہین - ۱ - سرد - ۲ - گرم - ۳ - نرم - ۴ - سخت ✣

مولف - قوت لامسہ سے یہی تمیز ہوتا ہے ✣

دفعہ ۱۳ - اسنکہیتی نمبر ۸۴ - ۳ ہین - ۱ - وہ حالت نیند کی جسمین کچھہ تمیز نرہے - ۲ - حالت غش کی جسمین کچھہ خبر نرہے - ۳ - حالت استغراق کی جس سے بیخبر ہو جاوے ✣

مولف - یہہ تینون حالت موت کی حالت کے برابر ہین - نیند کاہلی سے ہوتی ہے اور غش بیماری سے اور سماہی ریاضت سے - موت ایسے برے انسان اور حیوان کو دکھہ دیتی ہے ✣

دفعہ ۱۴ - سم بندہ - نمبر ۸۶ - ۳ ہین اور اس تین کو تگنا کرنے سے نو ہوتے ہین - ۱ - جیسے دو کی رائے کا اتفاق - ۲ - جیسے دو دل کا اتفاق - ۳ - دو جسم مین ایک ہونا - ۴ - فاعل اور فعل کا ایک ہونا - ۵ - فعل اور فعل کی لذت - ۶ - ایک کا دوسرے کے ہمراہ قایم ہونا - ۷ - دو لفظ کے ایک معنی ہونا - ۸ - صفت موصوف - ۹ - جیسے کان اور نشانہ ✣

دفعہ ۱۵ - سروَن نمبر ۱۲۵ - تین ہیں - ۱ - سردن - ۲ - منن - ۳ - نت ادہیاسن ✣

۱ - سردن سے شک دور ہوتا ہے - ۲ - منن سے اسم بھاؤنا دور ہوتی ہے - ۳ - نت ادہیاس سے بپریت بھاؤنا دور ہوتی ہے ✣

دفعہ ۱۶ - کال نمبر ۱۰۹ - تین ہین - ۱ - بہوت یعنے ماضی - ۲ - بہوشت یعنے مستقبل - ۳ - برتمان یعنے حال ✢ دفعہ ۱۶

دفعہ ۱۷ - کرن نمبر ۱۱۶ - تین ہین - ۱ - من معنے دل - ۲ - بچن یعنے کلام - ۳ - اندریان یعنے افعال اجسام ✢ دفعہ ۱۷

دفعہ ۱۸ - کوش - نمبر ۱۱۷ - ۵ ہین - ۱ - ان مئی کوش - ۲ - پران مئی کوش - ۳ - منومئی کوش دفعہ ۱۸
۴ - بگیان مئی کوش - ۵ - آنند مئی کوش ✢
مولف اسکی تعریف گیان ساگر مصنفہ ناظر گر دہاری لعل مین ہے مکرر لکھنا فضول ہے

دفعہ ۱۹ - کلیش نمبر ۱۱۹ - ۵ ہین - ۱ - اپنے جسم کی تکلیفات سے رنج - ۲ - غیرونکی تکلیفات سے رنج - ۳ - محبت کے سبب سے جو تکلیف ہو - ۴ - حسد سے جو رنج ہو - ۵ - غیرون کے واسطے آسایش پہونچانے مین جو رنج ہو ✢ دفعہ ۱۹
مولف - ہر ایک آدمی جسقدر رنج اوٹہاتا ہے سبب اوسکا ان پانچ قسمون سے کوئی ایک قسم کا ہوتا ہے ✢

دفعہ ۲۰ - کلیان نسریس نمبر ۱۲۰ - دو ہین - ۱ - تکلیفون سے دور ہونا - ۲ - راحت سے قریب ہونا ✢ دفعہ ۲۰

دفعہ ۲۱ - سنسے نمبر ۸۹ - دو ہین - ۱ - پرمان - ۲ - پرمے ✢ دفعہ ۲۱
۱ - پرمان بیدون سے برہم کو ثابت کرنا چاہئیے یا کرمون سے گیان حاصل کرنا چاہئیے یعنے علم و عمل مین کسکو فضیلت ہے ✢
۲ - پرمے - دنیا کو خدا نے بنایا ہے یا اوسکی قدرت یعنے مایا نے ✢

دفعہ ۲۲ - شبد پرورتی نمت - نمبر ۱۰۴ - ۴ ہین - ۱ - جاتی - ۲ - گن - ۳ - کریا - ۴ - یدرچہا شبد
ان چارون کو پرمیشر مین فرض کیا نہین جاتا ہے کیونکہ وہ چون و چرا سے منزہ ہے ✢

دفعہ ۲۳ - گندہ - ۱۲۴ - دو ہین - ۱ - سوگندہ - ۲ - درگندہ - یعنی خوشبو و بدبو +

دفعہ ۲۴ - گیاتری - نمبر ۱۲۵ - تین ہین - ۱ - گیاتا یعنی جاننے والا - ۲ - گیان یعنی علم - ۳ - گئی یعنی وہ شے جسکو کہ معلوم کیا +

دفعہ ۲۵ گیان نمبر ۱۲۶ - تین ہین +
گیان - یعنے ایک شے کی حقیقت کو بخوبی جاننا +
دو - ویراگ - ترک کرنا اون چیزون کو جنکو فانی اور ناقص سمجہا +
۳ - اپترتی - کسی چیز کی خواہش دل مین نرکہنا - اور ہر ایک خواہش سے دل کو دور کرنا +

دفعہ ۲۶ - گیان اندری نمبر ۱۲۷ - ۵ ہین - ۱ - قوت سامع - ۲ - قوت لمس - ۳ - قوت بصر - ۴ - قوت ذائقہ - ۵ - قوت شامہ +
مولف - انکو حواس ظاہری کہتے ہین اور انکی تعریف بہاگ بہری مین ہے +

دفعہ ۲۷ - لنگ نمبر ۱۳۰ - ۶ ہین +
۱ - ادپکرم - اول سے اول اور آخر سے آخر برہم کو جاننا اور جو سنسار نظر آتا ہے اسکو سواے اوسکے غیر نجاننا +
۲ - ابہیاس - اوستاد کے بتانے سے شک کا دور ہونا جیسے دس آدمی ایک دریا پار ہوں - ہر ایک آدمی غیرونکو گنے اور آپ کو نہ گنے پس نو گنے گا جب غیر اوان نشان دی دس ہونگے اور جب وہ اپنے تئین پچہانے گا دس ہون گے - منطق الطیر جو اس باب مین ہی جو اوسکو پڑہے وہ مزہ پاوے +
۳ - اپورتا - ہنوز شک دور نہین ہوا اور اوستاد سے پوچہے کیا اوپ نشد ونکو دیکہنے سے آتما ملے گی +
۴ - پہل - قبل اسکے کہ موت آوے انتہہ کرن اور گیان اندری سے برہم مین لین ہوجاوی یعنے موتو قبل انت موتو +

ضمن ۵ ۵- ارتھہ باد- سچ بر ہم کے جگت دل سے معدوم ہو جاوے ✣

ضمن ۶ ۶- اوپ ہتی- مٹی اور گھڑے کو دو نجاننا- کارج اور کارن کو ایک ہی جاننا ✣

دفعہ ۲۸ دفعہ ۲۸- ادھیاروپ نمبر ۴ برہم مین خواہش کا شامل ہونا اور بلندی سے پستی کی طرف رجوع کرنا اور وحدت سے کثرت کو مایل ہونا اور لطافت سے کثافت پیدا ہونا اوسکے لفظی معنے ہین ✣

مولف- ایسا خیال ہر ایک مذہب والے کا ہے لیکن ہم سمجھتے ہین کہ کوئی روز ایسی صورت نہین ہوئی تھی اور نہ کوئی روز بر عکس صورت واقع ہوگی کثافت اور لطافت جو آج ہے وہی کل تھی عوام نے کثافت اور لطافت پیدا کی ہے کیا ہڈی بغیر گوشت کے اور گوشت بغیر ہڈی کے جاندار کے جسم مین رہ سکتا ہے- اگر نہوتی رات دن کا نام دن نہوتا- جہان گل ہے خار ہے- جہان درد ہے وہان دوا ہے جو کچھ ہے دنیا میں سب انادی ہے ✣

دفعہ ۲۹ دفعہ ۲۹- پر پنچ نمبر ۴ ۵- ۲ ہین اور نمبر ۵۵- ۳ ہین جملہ ۵ ہین ✣

ضمن ۱ ۱- عام اور کلیات یعنی آسمان کرہ بیضاوی- عناصر- اجرام فلکی- اجسام ارضی اور جو کچھہ مثل کلیات کے ہین یہہ سب لشٹی پر پنچ ہین ✣

ضمن ۲ ۲- حواس- پران- اجسام جمادات- نباتات- حیوانات- انسان ✣

ضمن ۳ ۳- استھول سریر- ۴- سکہشتم- ۵- کارن سریر ✣

مولف- خلاصہ یہہ ہے کہ نمبر دو کے تین حصہ کیئے ہین اور تمام کرہ بیضاوی اور اوسکے متعلقات جو شبد- سپرس- روپ- رس- گندھ سے محسوس و مفہوم و موسوم ہین سب پر پنچ کے اندر ہین بہشت و دوزخ و حبس و نجات غرض کہ کوئی شے نہین جو اسکے اندر نہین- ان سب کا خیال دور ہو تب مرد کامل ہو ✣

دفعہ ۳۰ دفعہ ۳۰- اپتھہو نمبر ۱۴۵- تین ہین- ۱- اپتھو- ۲- سمروپ- ۳- کارج ✣

ضمن ۱ ۱- اپتھو کے معنے کارن- سمردن- منن- نت ادھیاسن- یعنی اس سے گیان ہوتا ہے ✣

۲- سروپ - جسم - حواس - پران وغیرہ سے اپنی تئین جدا جاننا جیسے گو اوپنے تئین مقنج سے جدا جانتا ہے جو کچہہ کرہ بیضاوی مین نظر آتا ہے یہہ سب مثل خاک و آب وان وعمر گذران فانی ہے یہہ گیان کا سروپ ہے ✤

۳- کارج - جڑ اور چیتن کی تمیز رہنا اور سب کو مساوی جاننا یہہ گیان کا کارج ہے اور ویراگ اور اُپرمتی کارن ہے اور ویراگ کا پہل ہے لذات محسوسات کو ناقص جاننا - اور جیسے قے کے چاٹنے سے نفرت ہوتی ہے ویسے تمام موجودات سے نفرت ہونا اور پھر دل کا اوس طرف مایل نہونا اور اُپرمتی کا پہل ہے حواس - پران چیت کو روکنا - اور جملہ خواہشات کو ترک کرنا یہہ کارج ہے - ان تینون فعل کے کرنے سے یہہ لوک جو سب سے اعلی مقام ہے عامل کی آنکہون مین جہاڑو کے تنکے کی برابر نظر آتا ہے اور کرہ بیضاوی ایک رائی کے دانہ کے موافق - گویا پرپنچ کا خیال دل سے جاتا رہتا ہے اور اوسکو یقین ہوتا ہے کہ مین برہم ہون ✤

سوال - مین برہم ہون - ایسا دعوی بام مارگی بھی کرتے ہین جو کتہ کی طرح قے کو چاٹتے ہین اور سور کیطرح سوریون سے مجمع عام مین واس لیلا کرتے ہین - شراب پیتے ہین مردار کہاتے ہین - اپنی جماعت کے سوا اپنے فعل کو مثل چور کے غیرون سے چہپاتے ہین اور عوام کے روبرو پارساؤن کی صورت بنا سری پنڈت جی - سری پرہنس جی بنجاتے ہین اور بد معاشی کرنے کو حلت کر جہوٹہا انا الحق کہتے ہین - خدا محسوس نہین ہے - پس جو شخص اپنے تئین غیر محسوس بناوے وہ انا الحق کہے جو کام و خر وغیرہ کے خیالات مین ڈوبا رہے اوسکو انا الحق کہنا شیطان کی اُمت مین نام لکہانا ہے - شیطان وہ نہین ہے جسکا نام لوگون نے شیطان رکہا ہے - شیطان وہ ہے جسکا ظاہر و باطن مختلف ہو اور جو نیک و بد سے بے تمیز ہے وہ حیوان ہے اور جو نیک و بد کی تمیز سے نیک کام کرتا ہے اور بدی سے بچتا ہے وہ حکمت والا انسان ہے جو محسوسات کو دل سے فنا کرتا ہے وہ اصل بحق ہے انا الحق کہے یا نہ کہے ✤

دفعہ ۳ - گیانی نمبر ۱۴۱۰۵ ہین اور گیانی کے معنے فضیلت ✤

۱- آتم گیانی - اسکو گیان بادی یعنے عقل والے مانتے ہین ✤ ---

۲- است گیانی- اسکو سن بادی قبول کرتے ہین ÷ ضمنہ ۲

۳- اگیانی اسکو سانکہہ وپربہاکر شاستر والے باور کرتے ہین ÷ ضمنہ ۳

۴- انیتہا گیانی- اسکو اٹ ہیشنک شاستر والے انتے ہین ÷ ضمنہ ۴

۵- انربچنی گیانی- اسکو بیدانتی مانتے ہین ÷ ضمنہ ۵

دفعہ ۳۲- نور تک ڈشٹانٹ نمبر ۱۲۹- ۵ ہین ÷ دفعہ ۳۲

۱- بہید بہرم نور تک ڈشٹانٹ یعنی صورت اور اوسکا سایہ یا عکس وہ نہین ہین ایک ہے ÷ ضمنہ ۱

۲- گرتر تو بہرم نور تک سٹانٹ یعنی جیسے بلور مین سرخی نظر آتی ہے وہ کچہہ نہین ÷ ضمنہ ۲

۳- سنگی بہرم نور تک ڈشٹانٹ یعنی گہت اکاش اور مہا اکاش ایک ہی ہے ÷ ضمنہ ۳

۴- بکار بہرم نور تک ڈشٹانٹ یعنی رسی کو سانپ سمجہنا ÷ ضمنہ ۴

۵- ست بہرم نور تک ڈشٹانٹ- سونا اور زیور دو نہین ہے ÷ ضمنہ ۵

دفعہ ۳۳- ڈشٹانٹ نمبر ۱۳۰- ۵ ہین ÷ دفعہ ۳۳

۱- جیسے سیپ مین چاندی ہونے کا شبہ ÷ ضمنہ ۱

۲- جیسے رسی مین سانپ کا شبہ ÷ ضمنہ ۲

۳- جیسے مینار کو آدمی تصور کرنا ÷ ضمنہ ۳

۴- آسمان کو نیلا سمجہنا ÷ ضمنہ ۴

۵- ریگ کو پانی سمجہنا- جو جگت کو برہم سے جدا سمجہتے ہین اونکو یہہ نصیحت ہے ÷ ضمنہ ۵

دفعہ ۳۴ سنکلپ نمبر ۱۹- ۴ ہین ÷ دفعہ ۳۴

۱- سنکلپ یعنی ارادہ- ۲- آدہ اوساے یعنی دل کو متوجہ کرنا- ۳- ابہمان یعنی نفسانیت ہے- ۴- اشدہان یعنی قبولیت یعنی ارادہ مستحکم ÷

دفعہ ۳۵- برت بندی- نمبر ۱۵ تین ہین ÷ دفعہ ۳۵

۱- بهوت پرت بندی یعنے وقت خیالات معقول کے پرانی رسمون کے خیال نے دل کو روکا ✣
۲- ورتمان پرت بندی یعنے حالت موجودہ مین کچهہ خلل واقع ہونا جو گیان کو مانع ہے
۳- اگامی پرت بندی یعنے وہ مرتبہ حاصل ہو کہ آیندہ گیان اور اگیان کچهہ نرہے

دفعہ ۳۶- پرت بندی نمبر ۵۷- ۳ ہین ✣
۱- سنسے یعنے شک - ۲- بهاؤنا واہی خیال ۳- بپرت بهاونا یعنے برعکس سمجهنا

ظہور ششم- اپ بادہ

اوپ بادہ کے معنے ہین آدمی کے دل سے محسوسات کا فانی ہونا اور محسوسات کے ذیل مین ہے جو کچهہ فصل اول کے پہلے نمبر سے پانچوین فصل کے اخیر نمبر تک الکهہ ترنگنی مین رقم ہوا یا کہتے ہیں کہ وہ گیا اور کرہ بیضاوی کے اندر و باہر ہے اور شبد- سپرس- روپ- رس- گند سے متعلق ہے اور حرف- اسم- فعل- نظم- نثر سے موزون ہے اس حساب سے اوپ بادہ بهی پرپنچ کے ذیل مین ہے- مین کہہ نہین سکتا کہ وہ کیا ہے جسکا اوپ بادہ سے اشارہ ہے کیونکہ الکهہ اور اشرہجنی ہے آدمی کو چاہئے کہ اپنے تئین ادهاردپ کی سمندر سے پار اتارے اور اپ بادہ کے تخت پر بیٹها سمجهے- اس سے زیادہ کلام کو گنجایش نہین ہے- مگر خاموشی کی رسائی ہے- خاموشی تب تک روا ہے جب تک اس مقام مین نہ پہونچے جب اس مقام پر پہونچے گویائی روا نہین ہے کہ ایک حرف کہنے سے جرم پیدا ہوتے ہین ✣

خاتمہ کتاب

صاحبان دانش کی خدمت مین دست بستہ گذارش ہے کہ مجکو یہہ دعوی نہین ہے

کہ صاحب علم ہون۔ ممکن ہے کہ صحت الفاظ و معنی مین غلطی ہو۔ اور اپنی عقل پر
بہی ناز نہین رکہتا ہون کہ مدعا سمجہتا ہون وہی حق ہے مگر عام کا خیر خواہ ہون اور
اور بندہ بیدرحم کہ جو کچہہ لکہتا ہون حسن ارادت سے۔ اصلاح ہر ایک کے
لکہے پر دوسرے نے کی ہے مین بہی کسی کی قلم کو نہین روکتا ہون۔ لیکن شیطانون
اور شیطان زادون سے کہتا ہون کہ تمہارا اوستاد معلم الملایک ہے مین اوسکا
بہی دادا گرو ہون اور جسطرح فرعون کو موسی اور کنس کو کشن ہوا تہا ایسے
ماموں جی اور اسکے میرے بیٹے کے ماموں جی تمہاری جوتی پیکر بلاک کرنیکو مین
کرشن ثانی ہون خبردار اگر کسی نے بیہودہ گوئی کی جسطرح سے مسلمان نماز کو
قضا کر سانپ کا سر کچلتے ہین خدا نے تمہارے واسطے مجکو بہی حکم دیا ہے تم اسکا
ہو ثبوت ظاہر ہے کہ تم نے معقولات کو چہپا رکہا ہے مین سر ہون کہ بید و بیدانت
سار کو بہوسن کے ہول ملیدہ کر دیا ہے +

۲- اس کتاب کے عالم عامل کو یہہ ضرور نہین کہ ترک تعلقات کرے اور موجودات
کو ادہیاروپ سمجہکر اوپ بادہ کی تمنا کرے تمنا کا تیاگ اوپ بادہ ہے جورو
و بچون کے تیاگ سے یہہ حاصل نہین ہوتا ہے اور معاملات دنیاداری کے چہوڑنے
سے اوپ بادہ کی منزل مین نہین پہونچتا ہے آدمی کو چاہیئے کہ حکما کی مانند عام
افعال دنیا کے الضاف سے بطور واجبی کرے اور دل سے سبکو ادہیاروپ
کی ذہن مین سمجہے بیٹا مرے یا باد ادل پر رنج نہووے +

۳- معترض نے کہا کہ ایک آدمی باپ اور بیٹے کا ماموں نہین ہو سکتا ہے
ج- جب بیٹا باپ- بیٹے کی مائی ہو سکتی ہے یہہ اعتراض قایم نہین رہ سکتا ہے
او شخص واحد پہ یہہ اشارہ نہین مگر ایک جنس پہ- پس سالے اور ماموں ایک
جنس کے ایک ہی قوم مین ہوسکتے ہین +

تحریر بتاریخ ۲۷ ستمبر
سنہ ۱۸۷۷ء مقام لودیانہ

منشی گنہیالعل الکہدہاری
منیجر مطبع نیت پرکاش سبہا

پہلے باب کی پانچوین فصل موحدون کے خیال

ظہور اول خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ

ہر متنفس جانتا ہے کہ ہر ایک کل کے متعدد جزو ہین جیسے مٹی کے جزو ہر ذرے خاک کے اور ہر قسم کے اجسام اور اجرام - اور پانی کے جزو ہر قطرہ آب کے اور ہوا کے جز محیط عالم کے اور متنفس جانداروں اور درختوں کی جڑ ہے جو پانی اوپر چوٹی کے جاتا ہے اوسکو ہوا کھینچتی ہے اور آگ بھی ہر چیز مین موجود ہے کہ اگر ایک کانٹے کو دوسرے کانٹے سے رگڑو آگ برآمد ہو اور اسمان خلا کا نام ہے یعنی پول جب تک پول نہو ہوا اوسمین داخل نہین ہو سکتی پس ہر ایک اجرام اجسام مین پول ہے - بینائی ایک کل ہے ہر ایک آنکھ مین اوسکا جزو ہے اسیطرح سمع شمہ لمس - ذایقہ ہر ایک کا ایک کل ہے اوسکا جزو ہر ایک اجسام متحرک مین ہے - اسیطرح جیسے حافظہ اور مدرکہ وغیرہ حواس باطنی کو خیال کرو کل انکا ایک ہے جزو انکے بیشمار ہین - زیادہ طول دینے کی کچھ ضرورت نہین جیسے ایک درخت یا ایک کل ہے بیشمار اسکے جزو ہین جیسے انواع و اقسام اجزا کے ایک ایک کل ہین ویسے جملہ کل کا ایک کل ہے اور اوسکا نام روح ہے اور ثبوت ظاہر ہے کہ روح کے بغیر آنکھ - کان - ناک سبھی ہیچ کارہ ہین اور روح سے خالی کوئی جرم یا جسم نہین ہے معترض کہیگا کہ روح فقط انسان حیوان نباتات مین ہے ہم کہتے ہین کہ جو صورت شکل سیرت رکھتا ہے ذرہ خاک ہو یا قطرہ آب - روح سے خالی کوئی نہین - جن درختون کی قلم لگتی ہے اونکی ہر ایک پوری مین جدی روح ہے اور جو گوشت کھانے والے ہین وہ حیوانون مین بھی روح نہین سمجھتے اور جو مذہب کا تعصب رکھتے ہین وے غیر مذہب والون مردون کی بھی روح کو خیال نہین کرتے اور جو اپنی عقل کو دخل نہین دیتے دوسرون کی عقل پر چلتے ہین وہ ہر متنفس کی علیحدہ روح مانتے ہین ہم اپنے قیاس سے کہتے ہین کہ جیسے ہر ذرہ خاک کا ایک عنصر خاک ہے ویسے

ہرایک روح کا ایک مبدء روح ہے اور روح کو ہرایک پر شرف ہے اس سے بڑہ کر کوئی شے متخیل نہین ہے پس جو مبدء روح ہے وہی خدا ہے اگر یہہ نہین یا خدا نہین یا آدمی کی عقل کو اس سے زیادہ پرواز کی رسائی نہین

ظہور دویم خدا کی بنائی کوئی کتاب نہین گنج حکمت کا حصہ اوّل صفحہ ۶۳

چیستان - جسنے بنایا حروف تہجی کو اوسنے بنایا لفظون کو جسنے بنایا لفظون کو اوسنے بنایا نظم و نثر کو جسنے بنایا نظم و نثر کو اوسنے بنایا آیت اور حدیث ہر مذہب کو جسنے بنایا آیت اور حدیث کو اوسنے بنایا امر و نہی کو اب غور کرنا چاہیئے کہ ہر ولائیت بلکہ ہر دیس کی زبان اور حروف اور لفظ اور عبارت مختلف ہے موجد اسکا بندہ ہے یا خدا دیکھو خود فردوسی مصنف شاہ نامہ کا قول ہے - منم کردہ ام رستم داستان - وگرنہ یلے بود در سیستان -

ظہور سیوم جزو کل کی تعریف گنج حکمت کا حصہ ہفتم صفحہ ۸۹ +

جسطرح سے برساتی پانی مین قطرہ مینہہ کا پڑنے سے بلبلہ پیدا ہوتا ہے اور وہ حرکت ہی کرتا ہے اور بعد تہوڑے عرصہ کے ٹوٹ جاتا ہے اسیطرح سے جملہ موجودات کا مادہ پیدائش ہے جس مادہ سے وہ آبلہ پیدا ہوا اوسی مادہ سے تمام عالم پیدا ہوتا ہے اور جہان سے وہ مادہ آیا وہین سے ہر کوئی آتا ہے اور جسطرح کہ وہ حرکت کرتا ہے اوسی طرح سے ہرایک حرکت کرتا ہے اور بعد ٹوٹنے کے جہان وہ جاتا ہے وہین ہر کوئی جاتا ہے اسی پانی سے وہ پیدا ہوتا ہے اور اسی پانی مین وہ ملجاتا ہے نہ کہین سے آتا ہے اور نہ کہین جاتا ہے عناصر کے استحال سے وہ صورت بنتی اور بگڑتی ہے - کیا اندہے ہین وے جو ہاتہہ کے کنگن کو دیکھہ نہین سکتے اور اوسکے دیکھنے کو آرسی کی تلاش کرتے ہین +

ظہور چہارم محسوس و غیر محسوس دو نہین گنج حکمت کا حصہ پنجم صفحہ ۱۱۳

محسوس کے واحد اور تثنیہ اور جمع اور جمع الجمع بلکہ تمام صیغہ تصریف کے صورت اور حروف اور معنی اور مدعا مین اختلاف ہے اور جسطرح سے ہر ایک لفظ کے مقابل بضد اوسکے ایک لفظ اور ہے جیسے آب کے ضد مین آتش اور خاک کے ضد مین باد اور نیکی کی ضد مین بدی اور رحمان کے ضد مین شیطان ویسے محسوس کے ضد مین کوئی لفظ نہین ہے۔ معترض اعتراض کریگا کہ غیر محسوس بضد محسوس کے ہے بجواب اوس کے کہتا ہون کہ غیر کا لفظ اضافی ہے حقیقت کو سوچو تب معلوم ہوگا کہ محسوس کثرت ہے اور بضد اوس کے جو متخیل ہو وہ وحدت ہے۔ کثرت مین کمی اور بیشی اور خوردی اور بزرگی اور دوستی و دشمنی اور ہوشیاری و نادانی اور فضیلت اور جہالت مین گوناگون اختلاف ہے بضد اوسکے جو کچھ ہے وہان ایک سے نہ رنگ اور نہ بو ہے۔ گلستان مین جا کے ہر اک گل کو دیکھا۔ نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے ✣

وجود کی شکلین مختلف ہین عدم کی صورت عدم ہے اور یہ کہنے نہین سکتا کہ ان دونو مین کون مقدم اور کون موخر ہے مگر یہ کہہ سکتا ہون کہ سایہ کے ہمراہ دہوپ ہے اور دہوپ کے ہمراہ سایہ ہے اگر نہوتا ایک نہوتا دوسرا اور نہ رہیگا دوسرا تو نہ رہیگا پہلا۔ اور مین مشرک نہین مگر دنیا خود مشرک ہے کہ بغیر دو چار کے دنیا نہین ہے۔ اگر بہشت۔ دوزخ مین دو چار قسم کی چیزین ہون تو وہ بہی دنیا مین شامل ہین جہان کچھ نہو وہ دنیا سے باہر ہے ✣

ظہور پنجم موجودات کی کیفیت

ہم خیال کرتے ہین کہ جیسے ایک تخم سے بیج و شاخ و برگ و پہول و پہل پیدا

ہوتے ہین اور ہر ایک شے مذکورہ بصورت و سیرت علیحدہ ہوتی ہے ویسے ایک شے سے وجود و عدم و حدوث و قدم و فنا و بقا و نیکی و بدی کا تعلق ہے - ظلمت و نور بظاہر دو ہین حقیقت مین دو نہین ہین - معترض کہے کہ اجتماع ضدین محال ہے - جواباً کہتا ہون کہ ہر جسم مین اربعہ عناصر جو ایک دیگر کے خلاف مین موجود ہین پس جسکو محال کہتے ہو وہ امکان ہے - فنا بظاہر ہر شے کو ہے کہ جو پانی آدمی یا جانور یا نباتات پیتا ہے وہ فنا ہوتا ہے لیکن وہ حسب آئین استحالہ پھر پانی بن جاتا ہے - جیسے سمندر و نمناک زمین سے بخارین پانی بنتا ہے اور پہاڑون و دریاؤن سے پانی روان ہو سمندر مین جاتا ہے یہہ دور تسلسل ابتدا اور انتہا نہین رکھتا ہے - ہم کہہ نہین سکتے ہین کہ علت و اسباب موجودات واحد ہے یا متعدد ہین یا جیسے متعدد عضو و جسم و جان ملکے ایک انسان یا حیوان موسوم ہوتا ہے - مگر بیشک کہتے ہین کہ ہر شے کو اپنی اصل سے وصل ہوتا ہے - پانی کہین سے جدا ہو آخر پانی سے جا ملتا ہے جب اس دعوی پر یقین ہو پانی موت سے آزاد ہے - پانی سے پیشاب یا خون وغیرہ بیشمار چیز بنتی ہین گویا پانی ہزارون قالب تبدیل کرتا ہے آخر پانی ہی ہوتا ہے - یہی صورت اور حالت آگ و ہوا و خاک و روح و خون و استخوان و بصر و سمع و شمہ و لمس و نطفہ وغیرہ کی ہے کہ کل ہر شے کا ایک ہے جو بصر ہر ایک آنکھہ انسان اور حیوان مین بوقت پیدا ہونے کے آتی ہے جب وہ زائل ہوتی ہے اپنے اصل سے ملتی ہے - اس خیال سے تناسخ یعنی استحالہ ہر شے کو ہے کہ ہمیشہ تغیر حالت کی ہوتی ہے مگر جیسے عوام نے سمجھا ہے کہ فلانا مر کے دوسرے قالب مین گیا یہہ غلط فہمی ہے کہ جو روح ایک جسم انسانی یا حیوانی یا نباتی وغیرہ سے جدا ہوتی ہے وہ اپنی اصل سے ملتی ہے جیسے مٹ اکاش جدا اکاش سے ملتا ہے جب وہ سراسیو ٹوٹ کر بنتا ہے جدا اکاش سے او سمین اکاش آتا ہے وہ اکاش جو شکستہ

سبوچہ سے جدا متصور ہتا دوسرے سبوچہ مین نہین جاتا ہے - سبوچہ کو موت ہے کہ ہمیشہ سبوچے ٹوٹتے ہین اور سبوچہ کو موت نہین ہے کہ سبوچے ہمیشہ رہین گے یعنی سبوچے کا کل نہین مریگا اور جو سبوچہ شکست ہوگا وہ اپنے کل سے ملیگا - جیسے اجتماع سے استخوان وگوشت وعصب ولنس وچربی وجہلی وچرم وبال وناخن ودانت وقوت بصر وسمع وشہوت وغضب ہم ایک آدمی ہین ویسے اجتماع سے عناصر وروح وہر قسم کی قوت وغیرہ جنکو مفردات کہتے ہین ایک غیر موسوم مفہوم ہے - جو جزو ہم مین ہین اوسی کل کے - ہم کو موت ہے پس باین اعتبار فنا سے وہ بری نہین اور کل کو فنا نہین ہے اور ہمکو وصل اوسہی کل سے ہے باین خیال ہمکو فنا نہین ہے - جو خیال کرتے ہین کہ روح ہر متنفس کی جدا ہے اور انسان کی روح یعنی نفس ناطقہ کو فنا نہین ہے نیک افعال کی روح بہشت مین بد کی روح دوزخ مین جاویگی یا حسب آئین تناسخ قالب بدلتی رہیگی یہہ قیاس مین نہین آتا ہے - روح کو جب فنا نہین ہے پس خدا کی برابر ہے - روح فقط قالب انسانی مین نہین ہے جملہ موجودات کے ہر ذرہ مین ہے - اگر گلاب کی ہر قلم مین جدا روح نہوتی اوسکی قلم سبز نہوتی - اگر روح فانی نہین ہے نباتات وحیوانات کی ارواح کو فنا سے بری سمجھنا چاہیئے - جب اپنی ارواح کو جاودان سمجھین دنیا کی طوالت سے بہشت ودوزخ کو ہزار ہا مرتبہ زیادہ وسیع سمجھنا چاہیئے اور وہان انتظام مثل دنیا کے کرنا چاہئے - یہہ طول عمل ہے - ہمارے خیال مذکورہ سے روح فنا سے مبرہ ہے مگر اس شرط سے کہ اپنی اصل سے ملجاتی ہے مرتی نہین ہے جسم سے جدا ہوتی ہے اور روح فانی ہے کہ بہ مثل جسمانی اشیا کے کوئی شی مجسم نہین ہے اجتماع سے چند اشیا کے ایک قوت ہے - عذاب وثواب ونیکی وبدی ہماری بنائی ہین ان کا تعلق حیات سے ہے قانون قدرت مین انکا کچھ اثر نہین ہے ÷

حرکت طبعی جیسے مقناطیس آہن کو پکڑتا ہے - ارادی جیسے متعصب

دوسرے مذہب والے سے کرتا ہے۔ صنعتی جیسے ڈھول سے آواز برآمد ہوتی ہے غور کرنے سے ہر قسم کی حرکت طبعی ہے۔ ناطق کی نطق اوسکی طبعیت وخلقت مین ہے کہ حیوان نطق کو توانا نہین ہوا۔ ڈھول مین جب عناصر جمع ہوتے ہین تب وہ بولتا ہے پس حرکت کی علت طبعیت ہے۔ ڈھول مین جو خلا ہوتا ہے اوسمین ہوا رہتی ہے تب وہ بجتا ہے جب ڈھول ٹوٹ جاتا ہے یا چرم پھٹ جاتا ہے وہ اپنی حرکت سے باز رہتا ہے۔ ڈھول مین جو ہوا ہوتی اور خلا ہوتا ہے وہ کہان سے آتا ہے جب وہ مرتب ہوتا ہے اور خراب ہونے سے وے کہان جاتے ہین۔ لاچار کہنا ہوگا کہ خلا سے خلا آتا ہے اور ہوا سے ہوا آتی ہے خرابی سے ہر ایک اپنی اصل سے ملتی ہے یہی صورت کل کی ہے پیدا ہونا چند اشیا کا جمع ہونا ہے اور مرنا اونکا پریشان ہونا ہے اور حرکت اونکی طبعی یا خلقی ہے یا تعلیمی پیدا ہونے سے پہلے کچھ نہ تھا اور مرنے سے کچھ نہین رہتا ہے جہان سے جدا ہوتا ہے اوسہی مین جا ملتا ہے پس سزا اور جزا بعد مرگ قریب قیاس نہین ہے بلکہ قانون قدرت سے دور ہے۔ سمراؤ کی آئین سے جاندار کا بیجان کرنا سخت گناہ ہے اور قاتل کے واسطے جہنم ہے۔ برہمنون کی آئین سے دیوتون کے واسطے قربانی انسان وگاؤ واسپ وغیرہ بہشت کی سڑک ہے اور محمد کی آئین سے علاوہ حیوانات کے مخالفان مذہب کا قتل خدا کی خوشنودی ہے۔ درندے سبب چرندون کو کھاتے ہین اونکی خلقت مین کھانا حیوانات کا قدرتی آئین سے ہے۔ ہنود مادری وپدری گوت مین عقد کرنا گناہ جانتے ہین محمدی وعیسائی چچا کی بیٹی کو بھی جورو بناتے ہین اور جملہ حیوانات مان وبہن وبیٹی کو عقد کرتے ہین۔ تعصب مذہب جب کسی مذہب کا مردم کرتا ہے ہر ایک مذہب کے اوسکو گنہگار کہتے ہین مگر تعصب مذہب سے ہر مذہب کے مردم دوسرے مذہب والونکو ستاتے ہین۔ بیگانی چیز کا چرانا وچھیننا وٹھگنا گنہ بتاتے ہین سلاطین اور ٹھگ وچور وڈکیت

درہزان ہر مذہب کے مردم نظر آتے ہین اور حیوان ہمیشہ بیگانہ کھیت کہاتی
ہین اور ہر ایک اپنے فعل کو اچھا جانتا ہے جیسے لوط کے اُمتی اغلام کرنے
اور کرانے کو حج اکبر سمجھتے ہین - حق یہہ ہے کہ عاقبت کی خبر کسی کو نہین ہوئی
ہر ایک زبردست یا مکار نے اپنی مصلحت کے مناسب ایک آئین
بنائی - سزا اور جزا انسانون کو اس ہی دنیا مین ہے اور اس ہی جنم
مین مرنے کے بعد کچھہ نہین اگر کچھہ ہو کسی کو خبر نہین - کسی نے خدا
کو نہین دیکھا اور اوسکی قدرت کو نہ بہشت و دوزخ و تناسخ کو - احمق
ہین یا ٹھگ ہین جو خدا کی قدرت کا بیان کرتے ہین یا اوسکی خوشی و ناخوشی
کی بات بتاتے ہین +

ظہور ششم خداوند عالم کی کیفیت

نمبر ۱ - سوآل - خدا کا مکان کتنی دور ہے جواب - اونہ نزدیک است و نہ دور العزیز +
غیر تو چیزے نباشد کن تمیز + دیدہ و گوش را فروش اینجا + بادہ معرفت بنوش
اینجا + تا کہ از دیدہ عین دیدہ شوی + فارغ از گفتہ از شنیدہ شوی + شرح ایضاً
نمبر ۲ - سوآل خدا سے لوگ کیون محبت کرتے ہین اور اوسکی بندگی سے کیا
حاصل ہوتا ہے جواب بہت اسواسطے محبت کرتے ہین کہ ہمین دوزخ مین نہ بھیجے
بہت اسواسطے بندگی کرتے ہین کہ دولت دیوے و تندرستی رکھے اولاد دے کسی سے
ہماری لڑائی ہو تو مدد دیگا عیاش لوگ چاہتے ہین کہ خدا بہت خوبصورت ہوگا اوسے
وصل حاصل کرینگے اور چند شخص پاک محبت کرتے ہین جانتے ہین کہ ہمارا مالک ہے اور اوسکی
پرستش کرنی ہمپر فرض ہے لیکن وہ لوگ کسی طور کے عیوض کی امید نہین رکھتے اور
عارف اسطرح سے محبت کرتے ہین آپسمین آنکھہ مچولی کھیلا کرتے ہین ایک چور بنتا ہے
اوسکی آنکھہ بند کرکے بہت سے لڑکے وہین مارتے ہین جو وہ کسی لڑکے کو پکڑ لیتا ہے
آپ وہین مارنے لگتا ہے اور جسکو پکڑ لیا وہ چور بنجاتا ہے اسطور سے جو خدا کو نہین جانتے
ہر وقت ڈرتے رہتے ہین اور جو خدا کو پہچان لیتا ہے وہ دین و دنیا مین بیخوف ہو جاتا ہے

ظہور ہفتم قول بابو گہنو مل صاحب ہیڈ کلارک جدید پارسل آفس الہ آباد

مجھ عقل سے گنج نے منجانب اللہ فرمایا - تا خود بکنی بہ معرفت شیرین کام - حاصل نشود کام تو از نقل کلام + حلوا حلوا اگر بگوئی صد سال - از گفتن حلوا نشود شیرین کام - ای بیخبر از معاینہ خود ہمچو کتاب - در جلد تو آیات الٰہی بہ حجاب + یعنے ز تو حق پدید و تو از آمیزشش - آگاہ نہ چو شیشہ از بوئی گلاب +

بعد تسلیمات کے چند سوال کئے اونکا جواب ملا +

نمبر ۱ - سوال - مجھے کیا کرنا چاہئے - ج - باید اول شاہ خود شناختن - بعد ازان با بندگی پرداختن + پیروی انبیا اینست و بس - مومنی اینست و دین اینست و بس +

نمبر ۲ - سوال - آپ سوائے بنیون کے دوسرے کے پاس نہین جاتے مجھ غریب کے پاس کسطرح تشریف لائے - جواب - انسان ہر یک محمد و موسیٰ است فرعون و ابو جہل از و بیخبر است + کوری و کری ہمہ از بیخبر است - عارف گوید ہمہ صاحب نظر است + گر خدا خواہی خدا جوئی بکن - ور نمی جوئی مخوان لفظ کہن + جو خدا کی راہ بتاوے وہی پیغمبر ہے جو شرک و تعصب مین پہنساوے وہی مشرک ہے - تیرا دل میرا گہر ہے - من نمیگویم انا الحق یار میگوید بگو +

نمبر ۳ - سوال - جیو آتما اور پرم آتما دو ہین یا ایک - جواب - روح در مرآت قالب خود ظہور وجہ اوست - این سخن کشناس کان ہم اول و ہم آخر است - نیست زیور اگر طلا نبود - حیف تا جنس آشنا نہ بود +

نمبر ۴ - س - عابد و معبود مین کیا فرق ہے - جواب - صبحہا کردم درین اندیشہ سخت تخم اول بود یا اول درخت + گر بگوئی تخم میباشد اگر - جز درخت تخم کے باشد مگر گر ہمین گوئی درخت اول بود - غیر تخم آخر درخت کے بود + این مثال عالم و ذات خدا است - لازم و ملزوم گر باشد روا است - پس چنین معلوم شد از فرقہا + پوے در توحید از قیدش بر آ + و بگو در خود چو بدیدیم ندیدیم جز او - چون پوست کہ غیر مغز خود نیست درد + عجب من شمس تبریزم کہ عاشق گشتہ ام

برخود - چو خود را خود نظر کردم ندیدم جز خدا در خود + یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سال طاعت باریا + ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا + گو نشیند با حضور
اولیا + در چھل چلہ آنچہ تو یابی + یک نظر خاص ہویدا یابی + او در نشان
پس بے نشان او بے نشان تو ہم نشان + پس برتر از وہم و گمان در ما
نشانِ بے نشان + ہم اول و آخر خود او ہم ظاہر و باطن خود او + مذکور ہم
ذاکر خود او بنگر چو چیز درمیان + ہم موج ہم دریا خود او کثرت نما یکتا خود او - ہم
بندہ ہم مولی خود او باغ و گل و ہم باغبان + در قید اطلاقِ خود او ہم بادہ و ساقی
او + فانی نما باقی خود او ہم جسم و جان جانان جان +

نمبر ۵ - آپکے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ سواے ایک دوسرا نہین ہے - ج - نمبر ۵
شک کیا ہے - مای و منی ماچو از کار او فتاد - این ہستی ما بگوش خار او فتاد
مارا ہمہ خود ساخت زما ہیچ نماند - مانند سگ کہ در نمکسار او فتاد +

نمبر ۶ - س - صرف خدا کا نام سنا ہے + اور کہتے ہین کہ وہ سب سے بڑا ہے
اور سب سے زیادہ مرتبہ والا ہے - لیکن یہہ خبر نہین کہ وہ کیا شے ہے اور کیسا ہے
آپ کچھہ فرماوین - جواب - چنان و چنین بود ہم ست و لیس - بود این نشان
بود ہم ست و لیس + چہ باشد زتو از تو تحقیق کن - ہمہ جسم و جان بود ہم ست و لیس
- ببین خود را در اندر خود ت اے دلی + ہمہ این و آن بود ہم ست و لیس + نہ از
شرقی نہ از غربی نہ از کانی نہ از طبعی - نہ از ہندی نہ از سندی نہ از رومی نہ از چینی
نہ از ملک عراقی و نہ از طرف خراسانی + نہ از خاکی نہ از بادی نہ از آبی نہ از آتش
- نہ از آدم نہ از حوا نہ از فردوس ارمانی + مکانت لامکان باشد نشانت بے نشان
باشد + نہ تن باشد نہ جان باشد کہ تو خود جان جانانی + ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر
ہو الباطن + بجز باہر و باطن ہو دگر چیزے چہ میخوانی + دوی از خود بدر کردمی زخود
در خود نظر کردی + یکے بینی یکے گوئی یکے خوانی یکے دانی +

نمبر ۷ - س - سنا ہے کہ پیغمبرون کو معراج ہوئی اسکا کیا حال ہے - جواب - نمبر ۷
بیوقوفون کے بہکانے کو یہہ ایک عقدہ ہے - حقیقت یہہ ہے کہ اونہون نے اپنے دل
کی سیر کی - جو جنس گھر مین موجود ہو کوئی باہر خریدنے نہین جاتا - دل خدا کا

گہر ہے اسمین کروڑون فرشتے موجود ہین پس اسکے سفر کے لئے ایک لمحہ بہت ہے ✣

نمبر ۸ - س - آپ فرماتے ہین کہ مذہب سب آدمی کے بنائے ہین اور قرآن مین جہاد کا حکم ہے اور محمد صاحب نے جہاد کیا اسکی کیا حقیقت ہے - جواب - بیشک خدا نے کوئی مذہب نہین بنایا سب آدمی کے بنائے ہین - جو کسی کا کہنا یعنے حکم نہین مانتا ہے وہ اوسکی جان کا خواہان ہوتا ہے - مذہب کے نام سے سب جان دینے کو موجود ہوتے ہین اپنا کام روپیہ سے نہین نکلتا دیکھو غدر مین کسی شخص نے یہہ افواہ کی تھی کہ کارتوس مین گاے اور سور کی چربی ہے اوسکے باعث سے لکہا: آدمیون کی جان گئی - اسی طور سے جس ملک سے محمد صاحب لڑنے چاہتے تھی - خدا کا نام فقط آدمی کو لڑاتے تھے - وہ جاہل لوگ جان اپنی دیتے تھے اور سمجھتے تھی کہ مرنے سے بہت [illegible] - خدا کبھی جہاد کا حکم نہین دیتا ہے جو فتحیاب ہوا وہ مالدار ہوا جو مارا گیا بہشت کی نعمتون کا متوقع ہوا ✣

نمبر ۹ - سوال - جب ہنود مین کوئی لڑکا پیدا ہوتا ہے یا کوئی آدمی مرتا ہے جسکے گھر مین مرے یا پیدا ہوئے - چند روز کے واسطے ناپاک ہوجاتے ہین اور پاک جب ہوتے ہین تب کسیقدر برہمن کہلاوین - تعجب ہے کہ جو لوگ ناپاک کے گھر کا مال کہاتے ہین وہ ناپاک کیونکر نہین ہوتے اور جسکے گھر کا مال کہاتے ہین وہ کیونکر پاک ہوتا ہے - ج - نہ کوئی ناپاک ہوتا ہے اور نہ کہلانے سے پاک ہوتا ہے اوستادون نے مال مارنے کو اور اپنا موتھہ میٹھا کرنے کو بیوقوفون کو سمجھا رکھا ہے کہ جس جگہہ پیدا ہو یا مرے وہ جگہہ جب برہمن بیٹھہ کر نہ کھاوین پاک ہوگی اور گھر والے بہی پاک ہونگے - دیکھو جب کسی برہمن کے گھر لڑکا پیدا ہوتا ہے یا مرتا ہی وہ سواے اپنے رشتہ دارون کے اور کسی دوسرے کو نہین کھلاتے - یہہ سمجھو کہ ناپاک کے گھر کا مال ناپاک کھاکر کسطور پر وہ پاک ہوسکتا ہے ✣

نمبر ۱۲ - سوال - خدا کو بیچون و چرا کہتے ہین پھر بڑی بڑی کتابین خدا نے کسطرح لکہین - جواب - ای بھائی کسی گندہی سے عطر خریدو - اگرچہ سڑا ہوا تیل ہو

وہ یہہ بیان کرتا ہے کہ یہہ عطر دکہن سے لایا ہون - لکھنو کا بنا ہوا ہے - لاہور مین خرید اتہا کوئی کاریگر کسی چیز کو بنا کر بیش قیمت اوسکو بغیر دہو کہہ بیچ نہین سکتا بیان کرتا ہے کہ جناب یہہ خاص لنڈن کی بنی ہوئی ہے اور ملکہ نے اپنے واسطے بنوائی تہی - اسیطور سے کتابین تیار ہوئین جیسا کہ مین تم سے کلام کر رہا ہون نا مزد خدا کی طرف سے ہوئین تاکہ لوگ اوسکا یقین کرین اور یارون کو حلوا - مانڈہ اچھی طرح سے ملے ؛

نمبر ۱۳ نمبر ۱۳ - س - بعد مرنے کے روح کو اس جہان کا حال جو کچھہ کہ اس وجود پر گذرتا ہے کچھہ یاد رہیگا - ج - انواع رنگ صورت گر بینی اندرون - آئینہ ہر چہ دید فراموش میکند ؛

نمبر ۱۴ نمبر ۱۴ - س - پرستش کیا چیز ہے - ج - عبادت چیست ترک عادت ای دوست + بیادِ دوستی گم شو ہمہ اوست ؛

نمبر ۱۵ نمبر ۱۵ - س - کسکی عبادت کرین - ج - ہمسایہ و ہم نشین و ہم رہ ہمہ اوست در دلق گدا و در اطلس شاہ ہمہ اوست + در انجمن و فرق نہان خانہ جمع - باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست ؛

نمبر ۱۶ نمبر ۱۶ - س - خدا کو کہتے ہین کہ ظاہر بھی ہی اور باطن بھی ہے - ملا ہے اور الگ بھی ہے - ایک جگہہ دو ضد کا جمع ہونا غیر ممکن ہے - خدا کو کسی نے دیکھا بھی ہی یا کیسا ہے جواب - در صورت تن عیان بود او + در معائنہ جان نہان بود او + تن ز جان و جان ز تن مستور نیست + لیک جان را دیدن او دستور نیست + تن ز جان جنبد نمی بینی تو جان - لیکن از جنبیدن تن جان بدان ؛

نمبر ۱۷ ۱۷ - س - آپکے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو کسی نے نہین دیکھا پھر کسطور سے جانئے کہ خدا ہے - ج - جیسے جان دکھائی نہین دیتی ہے ویسے خدا بھی نظر نہین آتا ہے لیکن بدن کی حرکت کرنے سے معلوم ہوتی ہے کہ بدن مین جان ہے اگر جان نہو تو بدن حرکت نکرے - اسیطور سے اگرچہ خدا ظاہر آنکھون سے دکھائی نہین دیتا لیکن اوسکے انتظام جہان سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی اس انتظام کا کرنیوالا ہے وقت پر جاڑا ہوتا ہے - وقت پر گرمی ہوتی ہے - وقت پر مینہہ برستا ہے

وقت معینہ پر آفتاب نکلتا ہے اور غروب ہوتا ہے - تمام ستارے گردش کرتے ہین علی ہذا القیاس ؁

۱۸ - س - خدا کو جہان کے پیدا کرنے سے کیا فایدہ ہوا - ج - تم جو دیوالی کو ہزارون چراغ جلاتے ہو اس سے کیا فایدہ ہوتا ہے - جیسے تم تماشا دیکہنے کے واسطے بہت سی روشنی کرتے ہو - کھانڈ کے کہلونے بناتے ہو اور کہا جاتے ہو - صرف دل کے خوش کرنے کے واسطے یہہ عمل کرتے ہین خدا نے بھی تماشہ دیکہنے کے واسطے جہان کو پیدا کیا ایک چراغ سے ہزار چراغ کی روشنی اچھی معلوم ہوتی ہے ؁

۱۹ - س - بعض کہتے ہین کہ نیکی خدا کی طرف سے ہے اور بدی شیطان کی طرف سے ہے - کیا یہہ راست ہے - کیا اس جہان کے دو بادشاہ ہین خدا و شیطان - ج - نای ما ہمہ او و ما ہمہ نے - نے چگوید اگر بگوید وے - بانسری بجانے والے کی مرضی ہے چاہے جیسے راگ گاوے - بدی و نیکی دونون خدا کی طرف سے ہین - شیطان کوئی شے نہین - لوگون نے اپنے بچاؤ کے واسطے اوسکو بدنام کر رکھا ہے ؁

۲۰ - س - سُنا ہے کہ جو لوگ بہشت مین جاوینگے ہر ایک کو ستر حورین ملینگی - کیا وہان بھی عشق کا بازار گرم ہوگا - کیا خدا مانند بھڑ وُن کے دیکھکر خوش ہوگا لیکن افسوس ہے کہ یہہ نہین لکھا کہ جو عورت بہشت مین جائینگی اونکو کسقدر دیو ملینگے - جواب - بادۂ گلگون اگر نوشی شریعت را اسلام - مہوشے گر دربرت آید طریقت را دعا ؁ نہ کوئی حور ملیگی نہ کوئی دیو ملیگا - لڑکون کے پہوسلانے کے واسطے لالچ دوزخ اور بہشت دیا ہے جیسے کسی لڑکے کو بخار ہووے اور اوسکو کڑوی دوا پلانی منظور ہو یہہ کہتے ہین کہ بعد پینے کے تمکو شیرینی دیوینگے - بخار مین لڈو کون دیتا ہے ؁

۲۱ - سوال - ہندو لوگ سرادہ کرتے ہین مسلمان فاتحہ دلواتے ہین انگریز لوگ اپنے مردون کے نام کچھ پادری صاحب کو دیتے ہین یہہ بات میری سمجھہ مین ابتک نہین آئی کہ مردون کو زندہ کا کھایا ہوا کسطور پر پہونچتا ہے - ج - بہت سہل بات ہے - تم اپنے گھر مین کسیکو کھلاؤ - اور تم اوس روز نہ کھاؤ - اگر تمہارا

ہفتم

پیٹ بہرجاوے خواہش بہوکہ کی نہوجاننا چاہیئے کہ ضرور سچ ہے مُردون کو
بہی پہونچتا ہوگا اگر تمکو یہہ کہہ لگے تمہارا شکم پرُنہو تو جانو کہ یہہ بالکل فریب ہے کیونکہ
تم اسقدر نزدیک بیٹھے ہو بہوکہ تو جو مُردے بے ہٹکانے ہین یعنے جنکی سکونت
کسیکو نہین معلوم کہ اونہون نے بعد مرنے چٹھی نہین لکہی کہ فلانی جگہہ ہین تو اونکو
کسطور پر پہونچیگا ؛

۲۲ - س - عیسائی لوگ عیسے کو خدا کا بیٹا مشہور کرتے ہین کیا خدا بہی آدمی نمبر ۲۲
کی طرح سے صحبت بازی کرتا ہے - ج - عیسائی کہتے ہین لیکن
فرق ہے وہ جسوقت نماز پڑہتے ہین اور دعا مانگتے ہین سب کہتے ہین کہ ای
باپ جو آسمان مین ہے ہمین فلانی چیز دے - جبکہ تحقیق ہے سب عیسائی اوسکو
اپنا باپ کہتے ہین اگر عیسے کو فرزند بیان کیا تعجب ہے خدا بزرگ برتر ہے
وہ لوگ لفظ باپ کا بطور تعظیم کے کہتے ہین ؛

۲۳ - س - کرشن چند ورام چند کو ہندو اوتار بیان کرتے ہین لیکن اونکو اور نمبر ۲۳
آدمیون کی مواقف لڑائی کرنا پڑا - یہہ طاقت نہ تہی کہ اپنے دشمن کو گہر بیٹھے
مار دیتے - ج - اوتار کے معنے ہین اوترا ہوا - لوگ خیال کرتے ہین کہ وہ آسمان
سے اوترے تہے - تم بہی اپنے مان کے پیٹ سے اوترے ہو جیسا تم لڑتے
ہو ویسا وہ بہی لڑتے تہے - خدا کا کام نہین ہے کسی سے لڑنا - کیونکہ وہ سرب
شکت مان ہے اپنے حکم سے سب کام کرسکتا ہے - جس شخص کو ہاتہی کو مار ڈالنے
کی طاقت ہے - نادانی ہے جو ایک چیونٹی کے مارنے سے اوسکی بہادری
ظاہر کرین وہ لایق تعریف کے نہین ہے خدا جو چاہے سو کرے - کیا ایک
آدمی کو مار ڈالنے سے اوسکی بہادری ظاہر ہوتی ہے ؛

۲۴ - سوال - خدا سے محبت کرنے کو کچھ ذات کی پیشہ کی - عہدہ کی خصوصیت نمبر ۲۴
ہے یا نہین - ج - ہر کہ غایب بذات شد ذات ہست - کہ نہ آنجا نفی نہ
اثبات ہست ؛ ذات پانت پوچھے نہین کوئی - کو رتی بہن تلنگا ہوئے -
جو خدا سے محبت کرے وہی خدا کا عزیز ہے کوئی ذات ہو ؛

۲۵ - سوال - خدا نے جو اس دنیا کو بنایا مصالح کہان سے لایا اور جب قیامت نمبر ۲۵

ہوگی تب اوسکو کون سی جگہہ رکہیگا - ج - خدا کو مصالحہ کی ضرورت نہ تہی - مکڑی کو دیکہو جسوقت وہ جالا پورتی ہے کچہہ اوسکو مصالحہ کی ضرورت نہین ہوتی اپنے پیٹ سے نکالتی ہے - خدا کو کوئی جگہہ جہان کے رہنے کو تلاش کرنی نہین پڑیگی جیسے مکڑی اپنے جالے کو آپ ہی بنتی ہے +

۲۶ - س - سنتے ہین کہ خدا سے محبت کرکے انسان بہی خدا ہو جاتا ہے - ج - سچ ہے کچہہ جائے تعجب نہین ہے - ایک جانور بہرنگی ہے دوسرے جانور کو شکل اپنے بنا لیتا ہے اور اوس جانور کو ہر کوئی بہرنگی جانتا ہے +

- سوال - کونسا مذہب اختیار کرون - جواب - گر وصال یار خواہی تو باخاص و عام - با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام + اور ہمکو کچہہ مذہب کی درکار نہین ہے + ہر کس کہ بود زجان گریزان - با جسم رسد چہ نسبت آن +

ظہور ہشتم

دفعہ ۱ نمبر ۱ - توحید - موحد کا دل غایب اور حاضر اور متکلم کو ضمیر اور ماضی اور مستقبل اور حال کو مصدر اور بہشت اور دوزخ اور اعراف کو وہم اور وجود اور عدم کو اسم فرضی اور مکروہ اور مرغوب مساوی - اور اعداد متعدد کو عدد اور اشکال مختلف کو شکل اور عبد اور معبود کو جزو تصریف اور ہندو - مسلمان وغیرہ کو بازیچہ اطفال اور ہر طرح کی تفریق اور تقسیم وغیرہ کو کار بیکاران اور رحمان و شیطان کو وزن شاعران سمجہتا ہے - مشرک ہے جو ایک کو دو سمجہتا ہے کہ عورت اور مرد دو نہین ہین اور دہوپ اور آفتاب جدا نہین ہے اور جسم اور سایہ ایک ہی ہے - البتہ علم اور جہل دو ہین - عالم آرام مین ہین اور جاہل عذاب مین - اور عالم مرد ہین اور جاہل عورت - اور عالم دن ہین اور جاہل رات اور عالم خدا ہین اور جاہل جدا - نامہ نگار نے دونون نقطون کو دور کیا پس خدا ہے جسکے کچہہ معنی نہین کہ نہ اسکو حیات ہے اور نہ موت +

دفعہ ۲ نمبر ۲ - توکل از صفحہ ۸۲ دفتر چہارم مثنوی مولوی روم +

کسی بادشاہ نے اپنے وزیر کے سر کاٹنے کا قصد کیا - ایک مصاحب نے دلیری کرکے بادشاہ کے آتش غضب کو آب نصیحت سے سرد کیا - وزیر اوس مصاحب سے کمال ناخوشی ظاہر کی - حاضرین دربار نے وزیر کو ملامت کرکے کہا کہ اے حق ناشناس اس مصاحب نے تیری جان کو بچایا تو بجاے شکر سخت کہتا ہے +
گفت بہر شاہ بند و بست جان + او چرا آمد شفیع اندر میان + من نخواہم رحمتے جز رحم شاہ - من نخواہم غیر آن شہ را پناہ + غیر شہ را بہر آن لا کردہ ام + کہ بسوی شہ تو لا کردہ ام + گر ببرد او بقہر خود سرم + شاہ بخشد شصت جان دیگرم + کار من سر بازی و زر بخشی است - کار شاہنشاہ من سر بخشی است فخر آن سر کہ کف شاہش برد - ننگ آن سر کو بغیرے سر برد +
نتیجہ - جو خدا پر توکل کرتا ہے وہ کسی سے شفاعت کا محتاج نہین ہوتا +

دفعہ ۳ نمبر ۳ - معدن گیان - خدا نے پیدا کیا عناصر اور اجرام فلکی اور اجسام ارضی اور اولیا اور انبیا اور ہر قسم کے نامور اور ہر نوع کے عجائبات کو - عقل اور نقل سے سب کو فنا ہے وہی ایک ہے جسکی ابتدا یا انتہا نہین ہے اور جاودان مفہوم اور منقول ہے - اندر مینہہ برسا سکتا ہو تو ہو مگر کسی شے کے گرم کرنے کو توانا نہین ہے - اور سورج زراعت پکانے سکتا ہے مگر بارور کرنے نہین سکتا ہے اسیطرح کل کواکب اور موکلات کا مرتبہ قیاس کیا چاہیے - پیغمبر اور اوتار اپنی اُمتون کو بخشانے کا اقرار کرتے ہین عوام کی بخشائش کو اونکا قصد بھی نہین ہے وہ خدا جس نے ان سب کو پیدا کیا اور بعضون کو فنا کیا اور باقی کو نیست و نابود کریگا سب پر مساوی ناظر ہے اور جسکو جو طاقت ہے یا تھی اوسکی مرضی سے ہے اور ایک چیز دیکھتے ہین - وہ کل کا خانساماں ہے اور وہ سکتا ہے کہ مجھ کو آفتاب کا مرتبہ بخشے اور زحل کو بلی بناوے - ہر ایک دیوتا کے خوش کرنے کو طول طویل شرط ہین اُسکے خوش کرنے کو اندک صفائی قلب مطلوب ہے - عجب نادان ہے وہ جو جواہرات کی کھان پر بیٹھکے کانچ کے ٹکڑے بینتا ہے اور شاہنشاہ کا مصاحب ہوکے خاکروبون کی خوشامد کرتا ہے اور قارون کا گنج اپنے پاس رکھکے کوڑی اور پیسون کی خاطر ڈہول اور جوتی

کہاتا ہے اور پری کی بغل سے بہاگ کدہی پر عشق جماتا ہی اور گہر بیٹھے ہوے سانپ
کو نہ پوج بنبی پوجنے کو جاتا ہے - وہ احمقون کا سرتاج ہے جو خدا کو بہول کے
یا دور سمجہہ کے بہیرون یا اینٹ پتھر کے مکانون یا درختون یا حیوانون یا زندہ اور
مردے انسانون یا عناصر یا کواکب یا موکلون کو پوجتا ہے یا اون سے امید
بہتری کی رکہتا ہے - جسطرح خزانچی بغیر حکم خزانہ کے روپیہ نہین دیتا ہے
اور کسیبی بغیر لینے خرچی کے متوجہ نہین ہوتی ہے اوسیطرح جنکی مہربانی کے عوام
خواستگار ہین جو بے بغیر لینے بکری اور کٹوانے زبان اور سر اور لڑانے اپنی
قوم کے مخالفان سے خوشش نہین ہوتے ہین اور جیسے کسی کی مہربانی سے زردادن
و دردسر خریدن ہوتا ہے ویسے نتیجہ اسکا کچھہ نہین بلکہ دنیا نہایت آفت اور فساد
سے تمام ہوتی ہے وہ کچھہ کسی سے نہین چاہتا ہے بلکہ جس چیز کی جسکو ضرورت
ہوتی ہے موجود کر دیتا ہے - ہندو ہر قوم کے مردم کو ناپاک سمجھتے ہین اور برہمن
ہر قوم کے ہنود کو حقیر خیال کرتے ہین اور محمدی ہر قوم کے مردم کے قتل کو سعادت
دارین سمجھتے ہین اور چار یاری امامیون کو اور امامی چار یاریون کو شبیہہ کفار قرار دیتے
ہین اور عیسائی ہر قوم کے مردم کو عیسائی کرنے کا مقصد رکھتے ہین اور جو ان سے
انحراف کرتا ہے اوسکو پوشیدہ مار مارتے ہین اور ایسے ہی ہر ایک مذہب کا مردم
دوسرے مذہب والے سے سواے بدی نیکی کرنے کا قصد نہین رکھتا ہے
- دیکھو میرے پیارے خدا کو کہ نہ وہ کسی کے مانند ہے اور نہ کوئی اوسکا مثال
ہے اور مکان اور زمان اور صورت اور شکل اور پستی اور بلندی سے جدا ہے
اور کوئی شے نہین جسمین اوسکا جلوہ نہین ہے وہ سب سے جدا اس مانند ہی جیسے
تخم سے درخت اور پوست - شاخ - برگ - پہول - پہلی اور پہل کا گودا
اور پہل کا چہلکا - اور سب سے ملا اس صورت سے ہے کہ تخم کے اندر ہے جو
کچھہ نمودار ہوا ہے - وہ آپ کچھہ نہین کہاتا ہے اور تمام مخلوق کو غذا دیتا ہے
اور تمام خلق جب سوتی ہے سب کی پاسبانی وہ کرتا ہے اور جسطرح کیکر
اور ستیاناسی کو پالتا ہے ویسے انگور اور ناسپاتی کو اور سانپ اور بچہو جسکو
بعضے موذی کہتے ہین اور گاے اور بیل جسکو بعضے ماتا اور پتا بولتے ہین اور

برہمنون اور پادریون اور سیدون اور مولویون اور جنکو یہہ حقیر سمجھتے ہین اور چور اور ڈکیت اور مخالفان مذہب جنکا زندہ رہنا حاکم وقت نہین چاہتے ہین ایک نظر سے دیکھتا ہے - ای یارو زن - زمین - زر اور تمام عضو اور تمام حواس جا ہو جسکو دو مستحق کو یا غیر مستحق کو مگر اپنا دل سواے میرے دلدار کے دوسرے کو ندو - جو کبھی خداتعالے نے دو وقت مین دو طرح کے حکم صادر کئے اونکو یہہ حکایت سنادو +

حکایت - ایک مکار مفلس نے کسی مالدار بخیل سے کہا کہ کل شب کو آپکے والد بزرگوار نے خواب مین صورت دکھا کر فرمایا کہ کل تم میرے فرزند دل بند کے پاس جانا اور کہنا کہ سو روپیہ پیغامبر کو دو بخیل نے کہا کہ والد صاحب نے فرمایا کہ فلانا مکار مفلسی سے کوئی حیلہ بنا کچھہ تم سے طلب کریگا تم ہرگز بیجا صرف روا نکرنا - مکار نے کہا کہ آپکے والد سخت حرامزادے ہین اور مرنے کے بعد بہی اپنی حرکت سے باز نہین رہتے ہین مجھہ سے کچھہ کہتے ہین اور بعضد اوسکے تم سے کہتے ہین +

اس نامہ کے مضمون کو دیکھہ کے بعضے معترض ہونگے کہ نویسندہ اس نامہ کا دوئیت مت ہے واسطے اونکے دل کے شک کے کہونے کے لکھتا ہون +

باعتبار جزویت کل کی تعریف کرتا ہون اور بہ سیرت کلیت اجزاے کو ہدایت کرتا ہون میرے خاندان کے مردم مجھے کرشچن کہتے ہین اور جہان کے مردم مجھے دہریہ بولتے ہین - تھوڑے مجھے موحد کہتے ہین - مین کہتا ہون کہ مجھے کوئی نہین پہچانتا ہے اپنے گمان سے اپنا دل سیاہ کرتے ہین - مین اپنی حقیقت کو کیا ظاہر کرون کہ مین ضمیر متکلم ہون اور جنکی طرف مین خطاب کرتا ہون وے ضمیر مخاطب اور جسکی تعریف کرتا ہون وہ ضمیر غایب پس تینون برابر ہین اور جسطرح اوسکا نام خدا اور تمہارا نام عباداللہ ہے - میرا نام ہے -

من رند و خراباتی سودا زدہ ایم - پشت پا بر سر این دولت دنیا زدہ ایم

اللہ بس باقی ہوس +

دفعہ ۴ نمبر ۴ - آئینہ وحدت - حقیقت کسی چیز کی نہین معلوم ہوتی ہے جب تک توجہہ کامل اوسکی ماہیت کے ادراک کو نہو اور اوس شے کا ہر جانب اور ہر پہلو

(حکایت)

(از حصہ اول گنج حکمت صفحہ ۴۸ نمبر ۴)

لوح دل پر مرتسم ہو - بغیر توجہ کامل کے سننا اور دیکھنا کسی شے کا کچھ نتیجہ نہین دیتا ہے اسواسطے لازم ہے کہ جس چیز کو دیکھے اوسکی حقیقت پر غور کرے جب اب عمل ہو وحدت مین کثرت اور کثرت مین وحدت مانند آفتاب درخشان کے نظر آوے - جو اس طرح سے وحدت سے کثرت اور کثرت مین وحدت کا متلاشی ہو وہ وحدت واحد کا ناظر ہوجاوے - جو وحدت واحد مطلق کا ناظر ہوجاوے وہ اپنے تئین واحد مطلق سے جدا نہ جانیگا - جو اپنے تئین غیر نہ جانیگا وہ غیر کو بھی غیر نہ جانیگا جب جو کل کو واحد جانیگا وہ موحد ہوگا - جب تک کل کو ایک اور ایک کو کل نہ جانے موبفہ سے چاہے موحد ہوجاوے دل سے موحد نہین ہے - جب دل سے موحد ہوجاوے بیم و رجا دنیا اور عقبے اور الفت اور نفرت اور دوستی اور دشمنی عام اور خاص کی اور لذت اور کراہیت محسوسات کی اور شادی اور غمی تعلقات کی مساوی نظر آوی جب اس منزل مین مقیم ہوجاوے واسطے بسر حیات اور گذران روزگار کے زراعت - تجارت - صنعت - خدمت راستی و سلامت روی سے جو مناسب وقت اور حال کے ہو گذران کرے - جب وقت موت کا آوے جیسے تبدیلی لباس اور مکان اپنی خوشی سے کرتے ہین کرے - ہر شخص کو چاہیے کہ ہر وقت فکر کر کے دل سے اور دوستون سے اور خدا سے اس مرتبہ کے حاصل کرنے کو سعی کرے اور گذشتگان کی تحریر سے تصدیق کرے - جو ایسے عمل کرے وہ رنج اور تردد سے محفوظ رہے کہ جو بھوکھا نہ سویا اوس نے طعام لذیذ پایا اور جو بیمار نہوا اوس نے تمام اسباب معیشت پایا جو کسی بلا مین یا خوف نہوا وہ بہشت مین مقیم ہوا اور جو باہمہ اور بے ہمہ رہا وہ خدا سے وصل ہوا جو بدنام نہوا وہ نیکنام رہا - جو لبحی نہوا وہ بادشاہ ہوا جو مطمئن رہا وہ شجاع ہوا - جو حقیقت اپنی اور موجودات سے واقف ہوا وہ حکیم ہوا جو خوش گذران رہا وہ صاحب عفت ہوا - جو اعتدال کا محافظ ہوا وہ عادل ہوا - جو تلخ اور ترش زمانہ کو سہیگا وہ فقیر ہوا +

دفعہ ۵ نمبر ۵ - الہام - جو غور کرے وہ ہر شے مین کثرت اور وحدت مین کثرت

انتصار اول لیکھ الکھ ممبر ۲

پاوے جیسے لفظ بدی مین وحدت اور کثرت کو دکھاتا ہون - بدی ایک لفظ ہے
ہر ولایت کی زبان مین اسکا نام علیحدہ ہے پس باعتبار لفظی متعدد ہے
باعتبار معنے بھی متعدد ہے - حکمت کے خلاف - مذہب کے خلاف - آئین
سلطنت کے خلاف - رسم ورواج ملک کے خلاف - رسم ورواج خاندان
کے خلاف - زمان - مکان اور مصلحت کے خلاف - بنوعدیگر متعدد ہے -
دل سے زبان سے ہر ایک عضو سے بنوعدیگر متعدد ہے خود کرے - دوسرے
سے کرائے - دوسرے کے کہنے سے کرے - بنوعدیگر متعدد ہے - جان کا
زیان کرنا - زخمی کرنا - جسم کو تکلیف دینا - دل کو دوکھانا - زن - زمین
- زر کا نقصان دینا - عزت اور امنیت مین مخل ہونا - مذہب مین رخنہ ڈالنا
اور دیکھو تعزیرات ہند - اگر بدی کے ہر ایک جزو کا بیان کیا جاوے اوسکے
لکھنے کو ہزار ورق کی کتاب بھی کافی نہو - فکر سے معلوم ہوگا کہ یہہ کثرت
اوسکے اندر کہان تھی اور کیونکر اوس سے برآمد ہوئی اگر متوجہہ تلاش کا ہو
سہل معلوم ہوسکتا ہے کہ تخم کے اندر تمام درخت کا سامان ہے اور
درخت کے اندر تخم کا - اسیطرح سے لفظ بدی کے اندر تمام جہان کی
برائیان ہین اور جو ہر قسم کی بدفعلی ہے بدی سے متعلق ہے جب اسکی وحدت
اور کثرت سمجھہ مین آوے تب نیکی کی وحدت وکثرت پر خیال کرے - پھر
فانی کی وحدت وکثرت پر غور کرے جب اوسکو سمجھہ لیوے - تب جاودانی کی
وحدت وکثرت کو دیکھے - اسیطرح سے محسوس پھر غیر محسوس کو دیکھے
اور محسوسات کے اندر عناصر اور کواکب یعنے اجرام فلکی اور اجسام ارضی کو
تصور کرے جب دل وحدت اندر کثرت اور کثرت اندر وحدت کے تمیز کو قادر
ہووے خدا کی وحدت اندر کثرت اور کثرت اندر وحدت تصدیق ہووے
جب تصدیق ہووے دیدار خدا نظر آوے یہہ معنے علم الیقین و حق الیقین
و عین الیقین کے ہین ؎

دفعہ ۶ نمبر ۶ - الہام :- آئینہ ایک سادی چیز ہے کہ اوسمین کوئی نقش ونگار نہین ہے از حصہ اول گنج حکمت ص ۱۹۸ نمبر ۶
باانہمہ اوسمین بے شمار اشکال ایک وقت مین اور مختلف اوقات مین نظر آتے ہین

اور جس چیز کو اوسکے مقابل کرو وہ اوسمین دیکھہ لو سر مو تفاوت نہوگا - پس دیکھو کہ
واحد ہے کثیر نما جیسی جسکی صورت ہوتی ہے ویسی ہی آئینہ مین نظر آتی ہے آئینہ
کسیکی صورت کو برخلاف صورت کے ظاہر نہین کرتا ہے پس یقین کرو کہ یہہ
عادل حقیقی ہے - اگر کوئی آئینہ کو سو مرتبہ تکلیف دے اور اوسکے روبرو موہنہ
بنا وے اور آنکہین مٹکا ئے اور اونگلی نچاوے اور برہنہ ہو حرکات ناشائستہ
کرے کسی سے ناخوش نہو پس بیشک وہ متحمل اور بردبار اور حلیم ہے - آئینہ کے
سو ٹکڑے کرے اپنی خو اور عادت کو جو سب کے واسطے نیک ہے نہین چہوڑتا ہے
اور جیسی جسکی صورت ہے ویسی ہی اوسکو بتا دیتا ہے پس یقین کرو کہ یہہ
قایم بالذات ہے - آسمان کے ستارے دور اور دریا کی چیز کو یہہ دیکہتا ہے اور
کمزور آنکہون کے واسطے عینک بنتا ہے اسکی مدد سے گرد اور ہوا یا کیواڑ
مکان مین داخل ہونے نہین پاتی ہے پس باور کرو کہ یہہ اوبکاری اور سخی
ہے - دل اور آئینہ ایک ہے زنگ آلودہ آئینہ لایق پہوڑنے کے ہے
جو دل میلا ہو خوب ہے اگر خاک کے اندر ہو اگر صاف ہو جہان آئینہ کے رسائی ہو
وہان اسکی رسائی ہو کہ آئینہ مقابل کی شئے کو دیکہتا ہے یہہ اپنی ذات کو بہی دیکھہ
سکتا ہے ❊

نمبر ۷ - رمز - دنیا کے انتظام کو عقل خدا کا رسول ہے اور عقبے کے انتظام کو عشق دفعہ ۷
اورون کی شفاعت کو ایک ایک رسول ہے میرے واسطے خدا نے دو رسول
بہیجے ہین اورون کے رسول مجسم ہوے میرے رسول غیر مجسم - اورون کے
رسول آئے اور چلے گئے میرے رسول ازل سے ابد تک حاضر اور ناظر ہین -
اورون کے رسول اپنے دین کے جاری کرنے کو جہاد کرتے رہے میرے رسول
صلح کل کی ہدایت کرتے ہین اورون کے رسولون کی ایک ایک کتاب ہے میرے
رسول کہتے ہین (برگ درختان سبز در نظر ہوشیار - ہر ورق دفتر یست
معرفت کردگار - اس قول کو سنکر معترض نے اعتراض کیا کہ عشق بغیر دیکہے
صورت یا مورت کے پیدا نہین ہوتا ہے اور غیر محسوس کی صورت یا مورت بن
نہین سکتی ہے پس عشق کا پیدا ہونا غیر محسوس پر محال ہے - بجواب

اوسکے گویا ہون کہ جسطرح سے مصور محسوسات کی تصویر کہینچتا ہے اوسیطرح
سے عقل بعد تکسیب علم غیر محسوس کی تصویر بنانے کو توانا ہوتی ہے +
دفعہ ۸ نمبر ۸ - پند - جسطرح سے حاجتمند طفل اپنی مان سے درخواست کرتا ہے اور
شاگرد اوستاد سے اور مرید پیر سے اور نوکر آقا سے اور مفلس مالدار سے اور رعیت
راجا سے اور فریادی قاضی سے اور عورت شوہر سے اوسیطرح سے بندہ خدا
سے مانگتا ہے - جسطرح سے چور مسافر کی گٹھری کو اور شکاری چرند اور
پرند کو اور بے ایمان بیگانی زن اور زمین اور زر کو تکتا ہے ویسے ملک الموت جاندار انسان
کی جان کو - سرادگیون کو سکہہ یا دوکہہ پچہلے جنم کے دوکہہ دیتے ہین اور ہر قسم کے
ہنود کو برہمنون سے بچن - اور نبیون کی امت کو سوکہہ اونکے پیغمبرون کی ہدایت سے
اور دوکہہ شیطان کے بہکاوٹ سے ہوتا ہے - فقیر کو سوکہہ اور دوکہہ کا دینے والا
انکا بنانے والا معلوم ہوتا ہے - دنیا دار دنیا کی لذات کو اور دیندار عقبے کی نعمتون
کو بہتر سمجہتے ہین - نامہ نگار دونون کو بدتر جانتا ہے - کیونکہ دنیا دار دنیا کی لذتون کو
مرنے سے چہوڑتے ہین اور دیندار عقبے کی لذتون کو دنیا مین دوکہہ اوٹہا کے مرنے
کے بعد تکتے ہین قصہ مختصر دے گنج کو رنج کے ساتہہ جانتے ہین ہم رنج اور راحت کو
شاعرون کی شاعری مانتے ہین - وہ خدا جو مکہ مین اونٹ کا گوشت کہاتا ہے اوسکو
متہرا مین دودہ کے پیڑے کہاتے مین نے دیکہا ہے اور وہ خدا جسکو عوام بلندی پر
بیٹہا گمان کرتے ہین مین نے اوسکو اپنے دل مین گل در گل پایا ہے اور وہ خدا جو اورون
کے پاس درمیانیون کی معرفت نامہ و پیغام بہیجتا ہے وہ میری باتون کو بہی سنتا ہے
دفعہ ۹ نمبر ۹ - تصویر - مصور نے جس طرح سے نوع بنوع مختلف تصویرات بنائین تصویرون
نے مصور کی شبیہہ کو بطور دیگر کہینچا +
- بادک کہتے ہین کہ نطفہ جو شکم مین پرورش پاتا ہے اور حیوان جو جوان یا پیر ہوتا ہے
اور تخم جو زمین مین اوگتا اور پہلتا اور پہولتا ہے بالارادہ نہین ہے بالخاصیت ہے
- ارادت ازلی والے کہتے ہین کہ بنانے والا صورتون کا ضرور بے صورت ہے
کہ صورت مٹنے والی چیز ہے اور بنانے والے کو امٹ یقین کرنا چاہئے اور موجود
ہونا صورتون کا بغیر مصور کے محال ماننا چاہئے +

عیسائی نیکنام اور دلاورون کی یادگار بناتے ہین جیسے جنرل لونی اختر صاحب
کی یادگار کلکتہ مین بنائی اور ہندو دیوتا جگناتھ کا مندر بہی اسیطرح سے بنایا تہا
اور نامور راجون کی چہتری بہی اسیطرح بناتے ہین اور محمدی تعزیہ جو بناتے ہین
موحد کی غرض اس سے یہی تہی اور ہر کوئی خالق کل مخلوقات کی شکل کو بنوع دیگر
تصور کرتا ہے ایسی صحیح تصویر کوئی نہین کہینچتا ہے جس پر کسیکو شک نرہے
اور ہر ایک کو یقین آجاوے - مبارک ہو عام کو جنہون نے اپنے مصور کی تصویر کو
کہینچا ہے دیکہو اور یقین کرو کہ اوسکی صورت عین شک ہے پس جو کچہہ سب سے
افضل ہے وہ شک ہے اور دوڑنے والے کی انتہا منزل شک ہے - اس قول کا
یقین کرنا حق الیقین ہے - میرا قول سچ نہوتا اگر بید اور انجیل اور قرآن مین مصور
کی تصویر اون کتابون کا بنانے والا کہینچتا یا کسی عاقل کی دلیل ایک صورت صحیح
بناتی جب کسی نے عام کی تسلی نہ کی شک نے میری تسلی کی - صنما باغم عشق
تو چہ تدبیر کنیم ❊

دفعہ ۱ نمبر ۱ - ثبوت توحید - حواس ظاہری اور باطنی محسوسات کو حس کرتی ہین مگر
غیر محسوس کے حس کرنے کو بہی توانا ہے کہ جو اشیائے مثل چکی اور مکان اور قلعہ اور
توپ اور جہاز پال اور جہاز دخانی آدمی نے ایجاد کئے یہہ موجود نہ تہے - معترض
اعتراض نکرے لہذا پہلے سے جواب لکہتا ہون کہ اگرچہ دو محسوس سے تیسرا محسوس بنایا ہے
مگر غیر محسوس کو حس مین لایا ہے - پس غور کرو کہ غیر محسوس معہ ۲۰ ہئین ہے
بلکہ موجود ہے فقط علم سے باہر ہے - غیر محسوس کہ نہ محسوسون سے حس کرنا ضرور
نہین ہے بلکہ ناممکن ہے کیونکہ نہ کسی شئے کو حس کر سکے نہین سکتا ہے مگر محسوس
اور غیر محسوس کو - حس کو صاحب حس توانا ہے پس مختار ہے کہ بعوض دو محسوس
ہزارون محسوس سے ایک غیر محسوس کو حس مین لاوے کہ جسنے چکی کو ایجاد کیا فقط
پتہر کا علم اوسکو نہ تہا - سنگتراشی - نجاری - آہنگری - زراعت کاری اور
نان پزی وغیرہ بہت علمون سے عالم ہوگا ❊
جسکا ذہن ایجاد کو رجوع ہوگا وہ غیر محسوس کو دیکہیگا - جو غیرون کی نقل کریگا وہ تعالی
سکا انعام پاویگا - آنکہین محسوسات کو دیکہتی ہین ہون کو بند کرنے سے جو نظر آتا ہے

وہ غیر محسوس نظر آتا ہے - آنکھون کو بند کرو اور دیکھہ لو - کان جہات کی آواز سنتے ہین انکے بند کرنے سے جو آواز مسموع ہے وہ غیر محسوس ہے - دل محسوسات کا خیال کرتا ہے دل کو محسوسات کے خیال سے روکو جو کچھہ خود بخود بلا ارادہ خیال مین آوے وہ غیر محسوس ہے - عوام غیر محسوس کو ایسی عجیب شکل اور صورت سے دیکھنا چاہتے ہین - جیسے راون کی راماین مین تعریف لکھی ہے اسیوجہہ سے جو کچھہ انکی نظر مین آتا ہے اوسپر انکا دل قایم نہین ہوتا ہے - غیر محسوس کی صورت دیکھنا چاہے کہ برہمنڈ ہی کو دیکھے اور اوسکی اندر کی موجودات کو اوسکا سر سے پانو تک جسکو جو چاہے قیاس کرلے اور جو اوسکو بے صورت دیکھنا چاہے محسوسات سے دل کو روک کے حسب شرح بالا جو نظر آوے اوسی دیکھہ خاموش ہو رہے

ظہور نہم

ا - ایک باغ مین دو درخت کھٹہ اور رنگترہ کے فرض کرو کہ ہر ایک قیمت و ذایقہ و رنگ مین جدا ہین جیسے جیو آتما اور برہم آتما دو ہین ؛ زر رسالہ ... ۱۲۸

۲ - رنگترے کی ڈالی کاٹ کھٹہ سے باندہو یعنے پیوند کرو جب تک پیوند صحیح نہو جاوے دیکھنے والا کہیگا کہ کھٹہ پر رنگترہ کا پیوند چڑہایا ہے یا دونون ڈالین پہلین ایک درخت سے دو صورت نظر آوینگی جیسے جیو آتما اور برہم آتما کی ؛

۳ - کھٹہ کی ڈالی کٹ جاوے اور رنگترہ زور پاکے پہولے اور پہلے کہ بجز رنگترہ اور کچھہ نہ ہے دیکھنے والا اوسکو رنگترہ کہیگا جسکے پہلے دونام رکھتا تھا کھٹہ اور رنگترہ - جب دوئی دور ہوئی رنگترہ یعنے وحدت [illegible] گیا - ایک ایک کسی دوسرے سے عشق کرتا ہے درمیانی کو چاہتا ہے اور عشق درمیان ہوتا ہے کہ ملاقات کا باعث ہو - جب تک دونون کا دل ایکدیگر سے اتفاق نہین کرتا ہے ایک عاشق دوسرا معشوق کہلاتا ہے اور عشق درمیانی - جب دونون کا وصل ہو جاتا ہے - عشق و عاشق و معشوق کا حرف معدوم ہو جاتا ہے جیسے یہ دو مثل ہین ویسے بہید و ابہید و بہید ابہید تین مذہب ہین مبتدی کو ابہید کا سمجھنا مشکل ہے اور منتہی کو بہید پر نظر کرنا کافی ہے

دسوان ظہور کرشن نگری کی کمیٹی

ایک نے کہا کیا سبب ہے کہ ہند کے ہندو بیدون - شاسترون کے احکام کو غور نہین کرتے ہین جنہین بت پرستی کو منع ہے - اور نہ اون پورانون پر یقین لاتے ہین - جو مثل بشن پوران و اکادش و اسکندھ بھاگوت کے ہین اور نہ عقل کو دخل دیتے ہین کہ خدا پرستی بت پرستی سے بہتر ہے - نہ عاقلون کی نصایح کو سنتے ہین اور بت پرستی مین محو ہین کیا انکے سر مین وہ جگہہ نہین ہے جہان عقل رہتی ہے -

دوسرے نے جواب دیا کہ یہہ مثل گاے - بھینس کے ہین انکے چرانے والے گوالے چھوکرے پرواہ نہین کرتے کہ جس جنگل مین ہم انکو چرانے کو لیجاتے ہین وہان شیر و پلنگ کا خوف ہے اور قصاب گھات لگائے ہین - اپنے آرام کو سوچتے ہین پس اوسطرف ہانکتے ہین - جہان آپ درخت پر چڑھ بانسری بجاتے ہین - جو انہین سے مارا جاتا ہے یا چوری جاتا ہے مال دہنی کا +

تیسرے نے کہا خوفناک جنگل مین مدام گاے - بھینس پر آفت نہین آتی ہے - گاہ گاہ چروائے بھی ہلاک ہوتے ہین اگر تمہاری راے درست ہوتی وے ڈرتے -

چوتھے نے کہا اول نادان چھوکرون کے سر مین سمایا ہے کہ اواگون بار بار ہوتا ہے اور مرنا اور پیدا ہونا ہمیشہ رہتا ہے اگر مر گئے پھر جنم لے لینگے +

پانچوین نے کہا اس تقریر سے کیا حاصل ہے وہ راہ بیان کرو کہ مویشی ہر آفت سے امن پاوے

چھٹے نے کہا - جب تک یہہ جاہل گوالے چھوکرے انکے چروائے و پاسبان رہینگے تب تک انکی خیر نہین ہے +

ساتوین نے کہا اگر گاے - بھینس کی سلامتی مقصود ہے یہہ گوالے موقوف کیے جاوین اور وے گوالے مقرر ہوون جو سارٹیفکٹ خدا پرستی کے علم و عقل - عمل کا حاصل کرین

آٹھوین نے کھڑے ہو کے تال بجا ناچنا شروع کیا اور کہا جلسہ برخاست کرو - عجب عالم ہے مستی کا ہاہاہا اہو ہو ہو +

گیارہوان ظہور انتخاب مصباح الہدایا ولی رام

رباعی	رستن از خویش چیست با خود بستن	با خود بستن چیست از خود وارستن
	اصلی کار تو چیست گویم از اصل	اصلی کار ت باصل خود پیوستن
رباعی	موجود یکے ست گفتنی می باید	با این گفتن شگفتگی مے باید
	عالم ہمہ اوست محض گفتن نبود	این گفتن را گفتنی مے باید
رباعی	از حق جز حق چگوید از حق	از حق جز حق چہ روید از حق
	جز حق چہ بعالم ظہور مے آید	جز از حق از حق چہ جز حق شاید
رباعی	در موج و حیات جلوہ گر آب بود	آب ست کہ در پیچ ہمہ پر آب بود
	آب ست کہ بحر و بر و دریا گویند	دریاب شعور ست کہ زین باب بود
رباعی	دو عالم چیست نقش صورت او ست	چہ جائے نقش و صورت بلکہ خود او ست
	ہر آن جوئی کہ از دریا جدا ہست	چو از دریا ست آن دریا ست نہ جو ست
رباعی	دانست کہ از وجہ صفات ست عیان	در صورت عالم آمدہ جلوہ کنان
	موجود جز و نیست چہ پیدا چہ نہان	حرف ست کہ گویند ز وصل و ہجران
رباعی	سالک ز راہ چشم دل بینا شد	در چشم دلش حقیقتے پیدا شد
	دانست کہ من قطرہ آن دریایم	دانستہ ہمان چشم زدن دریا شد
رباعی	تا لستہ قید دینی و دنیائے	اندر رہ توحید چسان مے آئی
	تا بستگی وہم و اضافات ترا	در وحدت حرف کے بود یکتائی
رباعی	در گم شدن خویش چو لبستے کمرے	گم کرد چسان گر تو نماند اثرے
	آن راہ ز من مپرس اگر مرد رہی	در خود گم شو جز تو نماند دگرے
رباعی	چون فاعل و مفعول جز او نیست دگر	پس دوزخ و جنت بہ کہ باشد بنگر
	ہر گاہ ہمہ اوست پس کہ مومن کہ جہود	این ہم ہمہ وہم است چہ جنت چہ سقر
رباعی	این ہستی تو ہستی ہست دگر است	این ہستی تو ہستی ہست دگر ست
	سر اگر بیان بفکر در کش	گین وست تو آستین وست دگر است
مثنوی	چیزی کہ درون بود ہمہ بیرون است	ہو الظاہر ہو الباطن سر این سخن است

مثنوی

یعنی همه واجب الوجود است — امکان و وهم در نمود هست
این عالم ظاهر و نهانی — حق میدانم دگر تو دانی
هیچ دانی که ما کییم و شما — سایه آفتاب نور خدا
سایه آفتاب تابش اوست — تابش مهر اوست عین ضیا
سایه و آفتاب یک جزواند — هست او واحد و کثیر نما
نظر از عین ممکنات بشو — تا که سایه نمایدت یکتا +
شئ واحد نگر که چون گردید — عین هستی و جمله اشیا
هست یک عین اینهمه اعیان — یک مسما و این همه اسما
کثرت نفس و موج گوناگون — نیست الا ز جنبش دریا ؛

ظہور دوازدہم

عقل کل کا اوپدیش ـ عقل کے غور و فکر سے علم الٰہی فقط اسقدر ہے کہ وجود واجب الوجود کو اپنے دل مین قایم کرے اور اوسکو موجودات کا صانع اور جاودان اور ساوی سمجھے ـ اور کل مخلوق سے برابر جانے اور اوسکے غضب سے ڈرے اور اوسکے فضل سے بھروسہ رکھے +

معترض حجت کرسکتا ہے کہ وجود بغیر اجتماع عناصر کے ہو نہین سکتا ہے اور وجود کو بننا اور بگڑنا بھی شرط ہے ـ جب اوسکا وجود فرض کیا جاوے اوسمین اور بت مین کیا تمیز رہے ـ بجواب اوسکے کہتا ہون کہ جتنے بت ہین عناصری ہوتے ہین اوسکی شکل شبد ـ سپرس ـ روپ ـ رس ـ گند سے منزہ بناوے +

معترض ـ جو ان پنج تت کے اندر ہے اوسبھی کی ماہیت کے ادراک کو عقل تواناہی جو شی اس سے علاوہ ہو اوسکی حقیقت کے سمجھنے کو عقل کی رسائی نہین ہے ـ پھر ہم کیسی شکل بناوین ـ ج ـ تکو چاہیے کہ اپنی شکل حیرت کی بنالو ـ اور حیرت کی صورت اجتماع سے دو ضد کی ہوتی ہے اور دونون ضد اس موقعہ پر عیان ہین کہ نہ موجودات مین انگشت نما ہو سکتا ہے اور نہ اس سے باہر قیاس کیا جاتا ہے

جو کرہ بیضاوی کے اندر ہے - سب کا جزو تمہارے اندر ہے اور تم کیا تھے اور کیا ہو گے تمیز سے باہر ہے جب اسکی حقیقت پر فکر کرو تمہارے دل مین اوسکی اصلی صورت نمایان ہو جاوے کہ جو ہے تم مین ہے اور جو تم مین نہین ہے کہین نہین ہے ✝

معترض - تم کہتے ہو کہ اوسکو صانع موجودات کا سمجھو اور اپنے تئین اوس سے جدا نہ جانو - ہم سے ایک چوہا بھی پیدا نہین ہو سکتا ہے - ج - ڈہولکی اور ڈہول کی آواز مین تفاوت ہے - حقیقت مین وے دو نہین ہین اور ندی اور نالے و تالاب کے فعل مختلف ہین حقیقت مین پانی ہین - جو کہتا ہے کہ زید مانند شیر کے ہے اوسکی غرض یہہ نہین ہے کہ مثل شیر کے زید کے دم - ناخن - دانت ہین مگر یہہ کہ زید مانند شیر کے بہادر ہے کہ جملہ حیوانات خورد و کلان اوس سے خوف کرتے ہین ✝

معترض - اوسکو جاودان کہتے ہو - ہم مین ہمیشگی کی کیا علامت ہے - ج - تمہارا جسم عناصری ہے یہہ عنصر قدیم ہین - پانی اگر دوخان و بخار بنے یا استحالہ سے کوئی اور صورت قبول کرے آخر پانی ہو جاویگا اور بوتا اور حرکت کرتا جاودان پر شاہد ہے

معترض - کل مخلوقات سے کسطرح برابر متصور ہو جب ایک کو فقیر دوسرے کو امیر اور ایک کو خر دوسرے کو خاوند دیکھتے ہین - ج - پیدایش و مرگ و بیم و رجا و رنج و راحت سب کو مساوی ہے جیلخانہ کے قیدی ہنستے بھی ہین - اور سلاطین وسیع ملک کے روتے بھی ہین - دریا مین جو گرتا ہے ڈوبتا ہے - آگ مین جو پڑتا ہے جلتا ہے - سوانگ گھر مین سب ایک قسم کا سوانگ نہین بناتے ہین مگر جو کسی قسم کا سوانگ بنتا ہے وہ نقلیا کہلاتا ہے ✝

معترض - تم کہتے ہو کہ اوسکے غضب سے ڈرو - اور اوسکے فضل سے بھروسا رکھو جب وہ ہم مین موجود ہے پھر بیم و رجا کیسا - ج - جیسے تیرے دل و دماغ اور جگر اور تمام جسم مین ہے ویسے ہر ایک جاندار کے - پس موجودات سے نیک سلوک کرو کہ تم سے وہ نیکی کرے اور کسی پر غضب نکرو کہ تمپر غضب کرے ✝

۲ - جسم و جان تا مدت معینہ درست و برجا رہین اسکے واسطے کہانا - پینا - سونا جاگنا - رفع حاجت، اور مباشرت - لباس - مکان وغیرہ کی ضرورت ہے اسکا

ہدایت نامہ علم طب و اخلاق ہے - علم آلہی سے اسکا تعلق کچھہ نہین ہے - ہر شے کے استعمال کو احکام طب پر غور کرنا چاہئے - جسکے استعمال سے عارضہ یا موت پیدا ہو اوس سے پرہیز چاہئے - جس سے ضرر کچھہ نہو اور نفع یا مزہ کچھہ ہو اور بسیر ہونا اوسکا بغیر آزار دینے دوسرے کے ممکن ہو اوسکو روا کرنا چاہئے مگر علم طب ایسا مشکل ہے کہ طبیب مثل عنقا کے نایاب ہین جو خود کسقدر طبیعات سے واقف ہو اور ہر ایک نباتات و جمادات و حیوانات ناطق و مطلق کے مزاج سے علم رکہی وہ طبیب کو تمیز کر سکے یہہ جو طبیب و حکیم و بید و ڈاکٹر مشہور ہین یہہ فقط بازینگ - آلو بخارہ لکہنا جانتے ہین +

۳ - ایکدیگر سے معاملہ کرے اور دوستی و الفت حاصل کرے اسکی قانون ترکیب منزلی ہے کہ کسطرح گہر بناوے اور کسطرح معاش پیدا کرے اور کس نوع سے پدر - مادر - برادر سے گذر کرے اور مردون سے کیا کرے اور زندون سے کسطرح پیش آوے - اسکا تعلق نہ علم آلہی سے ہے نہ علم طب سے - اصل اصول اس قانون کا فقط اتنا ہے (آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند) اور اعتدال کی حفاظت +

۴ - سیاست مدنی کا وجود فقط اسوجہہ سے ہوا کہ مختلف خیال - کلام - افعال جاہل و زبردست و مغلوب شہوت و غضب ایکدیگر کا ملک و ملک زر - زمین - زن کو چہیننے - ٹہگنے - چورانے لگے اور لڑنے اور مرنے و مارنے کو مستعد ہوئے پس یہہ قانون مرتب ہوئی کہ کسیکو کوئی ستانے نہ پاوے اور ہر ایک اپنے حق پر قایم رہے +

۵ - علم ریاضی - طبعی ان چار عنصرون مذکورہ کی تائید کو قایم ہوئے کہ جو ان دو علوم سے جاہل رہتا ہے وہ اون چار فن کی تجدید و ترمیم - تنسیخ - توضیح کو توانا نہین ہوتا ہے - ایک نوع سے وے چار جڑ اور یہہ دو فرع ہین اور بنوع دیگر یہہ دو جڑ اور وے چار فرع ہین غرضکہ ایکدیگر سے لازم و ملزوم ہین جو انکو جانے وہ انسان ہے بلکہ رحمان - جو انسے جاہل ہے وہ حیوان ہے بلکہ شیطان - معترض - جملہ اصول و فروع حکمت نظری و عملی کے ان پانچ نمبر مین داخل ہوئے

بموجب دہرم شاستروں اور بیدون اور پورانون - برہمنون اور موسائی و عیسائی و محمدی وغیرہ موجدان مذاہب یہہ جملہ ابواب بموجب کتب سماوی و ارضی مذہب مین داخل ہین - اور ناقل یعنے مذہب والے عاقلون کو کافر و ناسک بتاتے ہین اور بموجب حکم خدا ایک شے کو حلال دوسری کو حرام قرار دیتے ہین - کوئی خدا پتھر اور پتیل کا بناتا ہے - کوئی خدا کا بیٹا و باپ قرار دیتا ہے - کوئی خدا کا ایک گھر تعمیر کرتا ہے - غرضکہ عاقلون کے اقوال سے مذاہب والون کے افعال بضد ہین کسکی طرف رجوع کرون اور کسکے قول کو باور کرون - ج - بے وقوف کے واسطے گدہا اور گھوڑا برابر ہے کہ اوسکو حسن و قبح کی تمیز نہین ہے - بکری کو آدم و گرگ سب ہی کھاتے ہین اور غریب کی جورو کو ہر کوئی بھابی پکارتا ہے اور چمار کو ہر دلیس کا بیگار مین پکڑتا ہے جسکا سر عقل سے پُر ہوتا ہے وے دوسرے کے کہنے کو نہین سنتے ہین اپنے دل سے ایجاد کرتے ہین جیسے جہاز دودخانی اور ریل و تار برقی بنا ہے ✤

معترض - ان دو مین سچے کون ہین اور جھوٹھے کون ہین - ج - جنکے احکام ایکدیگر سے مخالف ہین اور جنکے احکام اپنے نفس کے فربہ کرنے اور اپنے پانو پوجانے اور اپنی فضیلت ثابت کرنے اور خلق خدا کے ستانے اور قتل کرنے اور دم دینے کو ہین اور بے وجہہ ہین اور اوسکی زبانی ہین جسکے زبان - مکان کچھہ نہین ہے - وے جھوٹھے معلوم ہوتے ہین واللہ اعلم بالصواب - کہ جو معقول نہین اور دلیل سے ثابت نہین اور قیاس مین آتا نہین اوسکو کوئی عاقل سچ کہہ نہین سکتا ہے اور احمقون کے آگے بین بجانا اپنا وقت کھونا ہے اور اندہے کے آگے رونا اپنے دیدے پھوڑنا ہے ✤

معترض - مجھے معلوم ہوا کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی یعنے اسکی ابتدا نہین اور جب تک دنیا رہیگی یعنے اسکا انجام نہین تب تک عقل کا جھنڈا ابھرا تا رہیگا اور ناقل عاقلون کی خوشہ چینی کر ظلم سے اپنا جھنڈا استادہ کرینگے اور کرتے رہے مگر انجام ہر ایک کا یہہ ہوگا جیسے کہ آتش پرستون اور یہودیون کا ہوا - پہلے میرا ارادہ تہا کہ آبائی مذہب کو ترک کر کوئی اور مذہب پسند کرون اب معلوم ہوا (کالی بھلی نہ سپت

موحدان مذہب نے صورت آرائی کر کے ظاہر کیا ہے کہ گمراہون کو ہم راہ دکہاتے ہین اور عجایب پرستون کو خدا پرست بناتے ہین حقیقت مین اونہون نے قتل خلایق کا اور آزار دہی مخلوق کا ٹہیکہ لیا ہے جیسے بوچڑخانہ کا ٹہیکہ محمد شفیع کو چہاونی انبالہ مین ملا تہا ✣

ظہور سیزدہم

عوام کہتے ہین کہ خدا سے ڈرو - مین کہتا ہون کہ خدا کی شکل ڈراونی نہین ہے پس اوس سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے بد کامون سے کیون نہین ڈرتے چاہیے کہ دل اور زبان اور کسی عضو سے وہ حرکت مت کرو جس سے خدا کی مخلوق خدا کی حضور مین تمہارے اوپر استغاثہ کرے ✣

یقین کرو کہ جس آدمی پر اکثر مستغاثی ہوتے ہین اوسکا مہربان حاکم بہی اوس سے خفا ہو جاتا ہے اور بجاے مہر کے قہر کرتا ہے پس وہ بندوبست چاہیے کہ کوئی فریادی نہو اگر ہو تو اوسکا دعوے جہوٹھا ہو ✣

ہر کوئی جانتا ہے کہ جو دو بہائیون کو یا باپ - بیٹا یا آقا اور نوکر یا ہمسایہ اور شریکون کو لڑاتا ہے اور اونکے اتفاق کو کہوتا ہے وہ غرض گو یا بد ذات ہوتا ہے کوئی مرد آدمی دو کو لڑاتا نہین ہے بلکہ جہان تک اوس سے ممکن ہوتا ہے دونون مین اتفاق پیدا کراتا ہے - عجب حرامزادہ ہے وہ جو خدا کے بندون کو لڑاوے - غور کرو جو اہلکار اپنے آقا کے دو لڑکون کو لڑاتا ہے دونون کو دو طرح کے مضمون سمجہاتا ہے اور غرض اوسکی بہتری اپنے آقا یا آقا کی اولاد یا عوام کی نہین ہے مگر اپنے مطلب کی - پس ایسے اشارہ سے میرے دل کے مدعا کو سمجہہ لو ✣

ظہور چہاردہم

جس کام کا نشان اور خیال اور گمان کچہہ نہین ہے وہ عدم سے براہ نہانخانہ شکم مادر سے موجود ہوتا ہے اور جس کا وجود ہر طرح سے ثابت ہوتا ہے اور بہت سے

نام ونشان بگواہی گواہان ثابت کرتا ہے وہ بذریعہ دستخوان ملک الموت کی نسبت اور معدوم ہوتا ہے اس تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وجود اور عدم کی بازیگری کو وجود اور عدم کے سواے کوئی تیسری چیز بہی ہے (از براے آنکہ تا نشناسد اورا غیر او - می نہد ہر دم براے خویشتن نام دگر) اس شعر کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر اس شعر کا واسطے دریافت کرنے اصلی نام اپنے مفہوم کے متحیر تہا اور اپنے مفہوم کے خود بعادت بر مرتبہ حق الیقین کا رکہتا تہا +

معترض اعتراض کریگا کہ اجتماع ضدین کا محال ہے یقین بضد حیرت اور حیرت بضد یقین کے ہے اوسکے شک سے رفع کرنے کو کہتا ہون کہ درمیان ان دونون کے ایک تیسری چیز ہے جسکا نام اسم اور حرف اور جملہ اور عبارت اور نظم اور نثر بنانے والون نے نہین بتایا +

ظہور پانزدہم

ہر مذہب کا پیرو کہتا ہے کہ خداوند عالم ہر جگہہ موجود ہے اور یہہ کوئی نہین کہتا ہے کہ خدا یہان نہین ہے وہان ہے - چنانچہ شاستر ون سے ثابت ہے کہ پرمیشر سرو گت ہے اور اسلامیہ کتب سے عیان ہے کہ ذات بحت کل اشیاء مین محیط ہے اسیطرح ہر مذہب والون کے قول کو خیال کرین پس اوسکے وصل یا دیدار کو فقط گیان بمعنے عقل و تمیز درکار ہے اور سفارش کی خوشامد کی حاجت نہین ہے - البتہ اندہون کو جنکی دونون آنکہین ظاہری اور دونون آنکہین باطنی پہوٹی ہین اور کوئی حس حواس خمسہ مین سے قوی نہین ہے اوسکو لاٹہی یا دوسرے شخص آنکہہ والے کی درکار ہے +

ہر مذہب کی کتب سے ثابت ہے کہ خالق خلقت کا ہر ایک کے عمل کا اوسکو بدلا دیگا اور یہہ قیاس سے بعید نہین ہے کیونکہ عدالت مقتضی ہے کہ جو جیسا کرے ویسا عوض پاوے اور کسی مذہب کا کوئی یہہ بہی نہین کہتا ہے کہ بدکاری کرنے والون کو خدا بخشیگا اور نیک کارون کو سزا دیگا کیونکہ جو ایسا کہے وہ خدا پر ظلم کا الزام لگاوے پس یقین کرنا چاہیئے کہ وہ منصف انصاف والا ہے اور ایسا نہین ہے کہ کسی سے رشوت لیکے چالاک اہلکار کی چالاکی سے بہول کے یا کسی دوبعق

و آشنا وغیرہ کی سعی و سفارش سے یا بے پروائی سے یا بے تمیزی سے یا کثرت کار سے یا ماسکبار کی حد پوری ہونے کی غرض سے ناحق کرے پس کس و ناکس کی خوشامد اور خدمتگاری سے نیک افعالی اشرف اور اکبر ہے ✝

ایک انگلستانی صاحب عالی مرتبہ نے ایک ہندوستانی رئیس کے اہلکار سے کسی وقت اور کسی ملک مین کہا تہا کہ تم لوگ ہم لوگون کے پاس حاضر باشی اور فرمان برداری اور خوشامد جسطرح تم سکتے ہو اور ہم خوش ہو سکتے ہین پیش آتے ہو - اور ضرور جسکی رضاجوئی کرتے ہو وہ تم پر مہربان بہی ہوجاتا ہے لیکن حسب آئین گورمنٹ انگلشیہ کوئی افسر ایک عہدہ پر ہمیشہ رہنے نہین سکتا ہے جب وہ تبدیل ہوتا ہے تمکو دوسرے کے ہمراہ قدیم آئین سے تالیف قلب کی ضرورت ہوتی ہے اس صورت سے ہمیشہ یکسان کامیابی نہین ہوتی ہے کہ سب حکام کا مزاج مساوی نہین ہوتا ہے پس تمکو نصیحت کرتا ہون کہ تم اپنے چال و چلن کو درست رکہو اور علم اور عقل سے کام کرو اور حسب آئین سلطنت انتظام کرو - اگر افسر نامہربان بہی ہوگا تمہارا کچہہ نقصان کر نہ سکیگا (زنند جامہ ناپاک گازران بر سنگ) اور جو فعل تمہارے درست ہونگے اگر ایک افسر پردہ پوشی کریگا - دوسرے یا تیسرے درجہ کے افسر کی آنکہہ پڑیگی پس سمجہنا چاہئے کہ پاک رہ بیباک رہ ہمت والے سے بعید ہے کہ آزادی خداداد کو چہوڑ غلامی کا طوق اپنی گردن مین ڈالے - جیسے بے وقوف جنگلی ہاتہی گرفتار کرنے والون کے پہنکے رسون کو اپنی سونڈ سے اپنی گردن مین ڈال لیتا ہے اور پست ہمت کو ممکن نہین کہ آزادی اوسکے نصیب مین ہو کہ پالتو کبوتر کو ایک کبوتر باز اپنے پنجرے سے تب رہا کریگا جب دوسرا کبوتر باز اپنے پنجرے کی کہڑکی کہول لیگا ✝

نیک افعالی عمدہ چیز ہے کہ اسکی مذمت کسی پیشوا اور کسی پیرو نے نہین کی اور حکما نے اسکے کرنے کو حد سے زیادہ تاکید کی . اور مشرکون اور منکرون نے بہی اسکو تسلیم کیا - پس اسکے ثبوت مین کیا شک رہا جسکو جہان کے مردون اور زندون کی عقل نے باور کیا ✝

ہر مذہب کے پیشوا کے احکام کو ایک گروہ تصدیق اور دوسرا تکذیب کرتا ہے

ظہور شانزدہم

نیک افعالی کو مخالفان مذہب بہی اقرار کرتے ہین اور عقل بہی قبول کرتی ہے اور یہہ علم معقول سے میسر ہوتی ہے ÷

ظہور شانزدہم

نیچ حکمت حصہ سوم ص ۴۶

اس مصرعہ کے معنے ایک نے دوسرے سے پوچھے - من پیر خدا ایم خدا مرشد ماست جوابدیا کہ مین خدا کا پیر اسوجہہ سے ہون کہ تمام دنیا مظہر حق ہے یعنے دہوپ اور آفتاب دو نہین ہین ہر ایک کو راہ نیک بتاتا ہون پس مین خدا کا پیر ہون اور تمام دنیا سے کہ اہل دنیا شعاع ایک ہی آفتاب کے ہین اور ایک ہی خلط و مادہ سے مرکب ہوئے ہین اور ایک ہی نفس ناطقہ ہین اون سے نیک و بد کی تمیز مین نے پائی ہے - اس سبب سے میرا پیر خدا ہے اور دلیل سے ظاہر ہے کہ گیان اندری اور کرم اندری اور انتہہ کرن چودہ ۱۴ ہین یہہ سب دل کے فروعات ہین جب دل کا ذکر کیا جاوے اون چودہ ۱۴ کی تفصیل کرنا طوالت کلام ہے اور ظاہر ہے کہ جب کسی راجہ کی دعوت کیجاوے اوسکے ملازمان کو نیوتہ دینا ضرور نہین کہ وے خود ہمراہ آوینگے جیسے رہیہہ جلو مادر مین آتا ہے - احمق ہین وے جو شاعر اس شعر کو کافر کہتے ہین ÷

ظہور ہفدہم ۱۷

حصہ اول گنج حکمت صفحہ ۱۷۰

الہام - جو خدا کو برحق جانے وہ متوکل ہووے کیونکہ جب خدا کو فاعل ہر فعل کا سمجہا اور نیک و بد کا ذمہ دار اوسکو قرار دیا تب دوست کی دوستی کا شکر اور دشمن کی دشمنی کی شکایت ناحق ہوئی اور مرغوب اور مکروہ کا وجود اوس سے ہوا خدا مختار اور بندہ مجبور ہوگیا مجبور کو مختار سے رجوع لانا چاہئے نہ مجبور کو مجبور سے کیا احمق ہے وہ جو اپنی مشکلکشائی گنڈہ اور تعویذ سے چاہتا ہے کہ گنڈہ اور تعویذ محتاج لکہنے اور بنانے پیر اور فقیر کا رہتا ہے اور پیر و فقیر محتاج اپنی گذران کو دولتمند اور مالدار کا رہتا ہے اسیطرح سے ایکدیگر کا محتاج ہوتا ہے پس محتاج اوسکا ہو جو محتاج کسی کا نہو اوسکا محتاج نہو جو ایک چیز دے سکے اور دوسری

چیز کو کہے کہ یہہ میرے پاس نہین دوسرے سے طلب کر - جو مالک کل موجودات کا ہے اوس سے بہی التجا کرنا فضول ہے +

عرض حاجت در حریم حضرتت محتاج نیست + حال کس مخفے نباشد از ضیایی رائے تو
گوش داد و چشم داد و لب بداد + آن ہمہ داد آنچہ مے بایست داد

- عوام اپنی مہمات کا سرانجام علت اور اسباب سے یقین کرتے ہین - متوکل کو سواے مولا دوسرے سے نیک یا بد کا خیال کرنا حرام ہے -

نادانون کو اپنی مراد کے برآنے کو ہزارون اسباب کے اوپر نگاہ رہتی ہے متوکل کو سواے ایک دوسرے پر نگاہ کرنا نہ چاہیے - اگر متوکل کی خواہش کے خلاف کوئی کام ہووے یہہ نہ سمجھے کہ اگر مین فلانی تدبیر کرتا محروم نرہتا بلکہ سمجھے کہ تردد کرنے والون کی تمام آرزو پوری نہین ہوتی ہین جو کچھہ ہوا یہی مقدر تہا

ایک متوکل کو عاجز سمجھہ کسی توانا نے کہا کہ تجھے کیا چاہیے اوس نے جواب دیا کہ جوکل کی حاجت روائی کے لایق ہے اوسے معلوم ہے -

ایک مفلس کو منشی مٹھن لعل سررشتہ دار فوجداری ضلع سہارنپور نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ بطور نذر یا قرض کچھہ تمہاری تواضع کرون اوس نے جواب دیا کہ اگر دینے والا دینا نہین چاہتا ہے تمہارا دینا کافی نہین ہوسکتا ہے اور جب اپنی قرضدار سے وصول کی امید نرہیگی آپ سے قرض لونگا مگر ایسا لفظ زبان سے نہ نکالنا -

تحقیق متوکل پر تمام موجودات کی مخالفت موثر نہین ہوتی ہے کیونکہ کل کے مالک پر اوسکی نگاہ رہتی ہے اور بذریعہ قوت مقناطیسی اوسکی نگاہ کوشش کرتی ہے - ہزار دشمن ار مکنند قصد ہلاک - گرم تو دوستی از دشمنان ندارم باک

- ایک متوکل سے پوچھا کہ تجھے کون کہانے کو دیتا ہے اوس نے جواب دیا کہ تو کہلانے والے سے پوچھہ کہ تو کہان سے کہلاتا ہے -

ایک نے ایک ریاضت کرنے والے سے کہا کہ تیرا تمام وقت عبادت مین صرف ہوتا ہے تجھے کہانے کو کون دیتا ہے اس نے جواب دیا کہ میرے دہن مین جو ۳۲ دانت کی چکی ہے جس نے اسکو بنایا ہے وہ غلہ پیسنے کو بہیجدیتا ہی

اوسکے پسینے سے مین سیر ہوجاتا ہون ✢
متوکل اگر متشکی ہو نہایت خراب ہو کیونکہ توکل کے سبب سے اسباب رسمی معدوم ہون اور شک توکل کو کہو دے - جو متوکل ہوگا موحد ہوگا اور جو موحد ہوگا وہ متوکل ہوگا کیونکہ یہہ دونون ایک کو چاہتے ہین - موحد چار نوع کے ہوتے ہین ✢

۱ - زبان سے کہتے ہین کہ خدا ایک ہے انکا اقرار توحید پر ایسا ہی جیسے عوام کہتے ہین ایک جانور کو آنکہہ پہوڑا - اگر کوئی اون سے پوچھے کہ تمنے کبہی اوسکو کسی شخص کی آنکہہ پہوڑتے دیکہا ہے جواب دین کہ تمام عالم کہتا ہے ہمنے بہی کہا یہہ مثل پوست بالائے پوست اخروٹ کے ہین جو دیکہنے مین اچہا مگر کسی کام کا نہین ہے ✢

۲ - مقلد یعنے اپنے خاندان اور مذہب والون کے قول کو باور کرکے کہتے ہین کہ خدا ایک ہے اگر کوئی اُس سے پوچھے کہ اگر خدا ایک ہے اور اوسکی بنائے تمام موجودات ہے پہر تم کیون اپنی قوم کو عزیز رکہتے ہو اور ہر قوم کو تباہ اور ناچیز جانتے ہو فقط یہہ جواب دینگے کہ ہمارے مذہب کی کتاب سے ہر قوم کو ذلیل کرنا درست ہے - یہہ مثل پوست اخروٹ کے ہین کہ جہان ہیزم خشک میسر ہو انکو جلا دے مگر وہان بہی شر سے باز نرہینگے دُخان ہو آنکہون کو پہوڑینگے ✢

۳ - حجتی یعنے دلیل اور برہان سے اقرار توحید کا کرتے ہین - آلہ صورت یقین بصورتست - عقل در دستش مثال آلتست ✢ گفتی کہ زجسم و جان برونم - اللہ تو بگو درین میان کیست ✢ یہہ مثل مغز اخروٹ کے لذیذ ہین اور انکی خدمت کو دے ہین اور مثل پوست اور بالائے پوست ہین - یہہ شریف ہین وے رذیل ہین یہہ انسان ہین وے حیوان ہین - وے دونون گاہے مونث اور گاہے مخنث ہین یہہ مذکر ہے جو دونون کی حاجت روائی کرے ✢

۴ - آنکہون سے دیکہہ کے خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہین - اس مضمون کا سمجہنا بہی آسان نہین ہے کہ مشکل کا مقام ہے اور محال کا امکان ہے ✢
دیکہے اپنے جسم کو کہ اسمین کیا اور کہان ہون اگرچہ پاویگا گیان اندری

اور کرم اندری اور انتہہ کرن کو یعنے حواس ظاہری اور باطنی اور قوا افعالی کو - نفس ناطقہ اور نفس حیوانی اور نفس نباتی کو اوسکے مقامات یعنے دل اور دماغ اور جگر کو - اور پرانون کو یعنے قوت ناسکہ - ہاضمہ وغیرہ کو - اوستخوانون کو جو سخت اور نرم بصورت مختلف کثرت سے ہین - عضوؤن کو جو تمام جسم کے اندر متعدد ہین - رگون کو جو بے شمار ہین - خون و گوشت و چربی و جہلی اور چرم و ناخن و دانت اور چرک گوش و بینی و بول و سرگین اور موے سر و موے زہار کہ اگر ہر ایک کے اعداد کو حساب کرے میزان لگانی مشکل ہووے - لیکن (مین) کو مشکل سے پاویگا جب کہین مین کا پتہ نہ لگیگا تب کہیگا کہ اس ہیئت مجموعی کا تا وقتیکہ اتصال جسم اور جان کا ہے مین ہون ✣

نامہ نگار کہتا ہے کہ نطفہ اور رحم کے خون سے ایک صورت و عادت مختلف سے مرکب ہوئی ہے اور امداد سے عناصر اور کواکب اور جمادات اور نباتات اور حیوانات مطلق و ناطق پرورش پاتی ہے اور چند روز بعد کسی علت جسمی اور ارضی یا سماوی سے معدوم ہو جاتی ہے اور ہر وقت صورت اور سیرت مین تغیر و تبدل رہتا ہے اور اسکے ہر ایک عضو خورد و کلان کا مختلف نام ہے - (مین) بجز ہیئت مجموعی اور کچھہ نہین ہے - جب یہہ مضمون ذہن مین آجاوے پہر دیکہئے کہ جیسے وحدت مین کی کثرت مین اعضاے جسم کی ہے ویسے مین کثرت مین اعضاے جسم کے محجوب ہے - جسم مین مین کچھہ نہین ہے کہ کسی عضو کا نام مین نہین ہے - جو کچھہ ہے مین ہے جسم کچھہ نہین ہے کہ بغیر مین کے لایق جلانے یا دفن کرنے کے ہے وحدت کو کثرت مین اور کثرت کو وحدت مین دیکہہ - چون آئینہ بدست من و من در آئینہ - دریا درون کشتی کشتی درون دریا ✣ ہیچ میدانی چہ چیزے چیستی و کیستی - وہم کن در دل کہ آیا ہستی و یا نیستی ✣ آنکہ مے داند علیم و آنکہ مے بیند بصیر - و آنکہ مے شنود سمیع و خود بگو تو کیستی ✣ جب بوجہہ احسن اپنے تئین دیکہہ سکے اور معلوم کر سکے کہ مین واحد کثیر نما ہون اور وحدت کثرت سے اور کثرت وحدت سے مثل دہوپ و آفتاب کے ایکدیگر سے جدا نہین ہے اور فقط واسطے سمجھنے اور سمجہانے کے متعدد ہین ورنہ اوستخوان مین تو ن

- گوشت مین ہون - پوست مین ہون - بول مین ہون - سرگین مین ہون - موسوم باسم ہاے متعدد مین ہون - جو کچھہ یہہ ہیئت مجموعی ہے وہ مین ہون - میرے سواے کوئی نہین ہے جو کچھہ ہاتھہ - پانو وغیرہ ہین یہہ مجھہ سے جدا نہین ہین - پھر دیکھہ - اس کرہ بیضاوی اور اسکے اندر کی موجودات کو ؟ پھر تجھے اختیار ہے کہ اپنے قیاس کے موافق اجرام فلکی اور اجسام ارضی سے جسکو دل مین آوے اوسکا سر اور ہاتھہ اور پانو اور پیٹ اور پیٹھہ تصور کر لے تو بھی سمیع ہے کہ دونون کانون سے سنتا ہے وہ بھی سمیع ہے کہ اوسکی قوت سامع سے ہر ایک کے کان کو قوت سمع ملی ہے - علی ہذا القیاس تو اور وہ اور مین بصیر ہین بمعنے دیکھنے والے اسیطرح تو دونہ نام عربی اور بھنہر نام ہندی کو ملا لے -

تو اولاد کو پیدا کرتا ہے اور تیرا دل اقسام خیالات کو - اور مین مضامین مختلف کو پیدا کرتا ہون اور وہ تمام مخلوق کو - وہ کُل ہے اور مین اور تو جزو ہین - وہ آفریدگار بمعنے برہما گبرا ہے - مین اور تو صغرا ہین پھر دیکھہ مین اور تو اور وہ اور یہہ ضمایر بیانی ہین اور صغرا اور کبرا الفاظ اعتباری اور نسبتی دراصل جو کچھہ ہے ایک ہے -

گر شود آتش دو رنگ از اختلاف سنگہا + مین اپنا پیٹ پالتا ہون اور تو اپنے خاندان کو پالتا ہے وہ یا یہہ تمام موجودات کو - پس برتبہ پروردگاری جسکو بشن کہتے ہین - سب باعتبار ضمایر متعدد ہین حقیقت مین متعدد نہین ایک ہے + مین غلہ کو کھاتا ہون تو حیوانات اور نباتات اور جمادات کو یہہ نباتات اور جمادات کو - وہ اجرام فلکی اور اجسام ارضی کی موجودات کو پس سب جبار اور قہار بمعنے رودر ہین - اب دیکھہ جسطرح تو نے بے شمار اور بے حساب بال اور رگ وغیرہ اجزا اپنے جسم کو دیکھہ کے مین کہا اوسیطرح کُل موجودات کو فراہم کر کے اوسکو جو اوسوقت میری آنکھہ کے روبرو حاضر ہے کہو - بے حجابانہ درآ از در کاشانہ ما - کہ بجز درد تو کس نیست درین خانہ ما - جب تیری آنکھون کے نزدیک آوے بعجلت تمام اوسکو یہہ منتر پڑھہ کے آنکھون مین رکھہ لے - پھر آنکھون کو بند کر لے اور نہ کسی سے کچھہ کہہ اور نہ کسی کی بات سن - آؤ پیارے تین بین پلک ڈھانپ تو ہے لون - نا دیکھون مین اور کو نا تو ہے دیکھن دون - اوسوقت اگر کوئی بدمعاش

تجہے ستاوے اور حجت کرے تو کہہ (گر ہمنے دل صنم کو دیا پہر کسیکو کیا - اسلام چہوڑ کفر لیا پہر کسیکو کیا) یہہ عینک جو مین نے بنائی اندہون کی آنکہون کو بہی روشن کرسکتی ہے - یہہ آبحیات جو اس کتاب مین ہے سکندر کو کب بہم پہونچا خضر کو بہی میسر نہین ہوا - سبیل ہے کوئی پیاسا نہ جاوے - نطفہ آدم سے جو پیدا ہوئے مرگئے یا زندہ ہین یا آیندہ پیدا ہونگے دوستون پر دشمنون کی جان اور مال کو نثار کرتے رہے فقیر کے پاس جو حاضر ہے خاص اور عام کی نذر ہے جسکا جی چاہے مجہے دوست کہے یا دشمن میرے دل سے میرا نہ کوئی دوست ہے نہ دشمن اگر ہے تو ہے یا وہ ہے یا یہہ ہے یا مین ہے یا ہے یا نہین ہے یا ہست اور نیست کے اندر ہے - مین دشمن جان ڈہونڈہ کے اپنا جو نکالا - یہہ حضرت دل سلمہ اللہ تعالے - نامہ نگار نے ان اوراق کو دس ہزار پیپے برانڈی شراب کے اندر غوطے مارکے سیاہ کیا ہے اور معلوم نہین کہ حالت مدہوشی مین قلم نے کاغذ پر کیا نقش کیا ہے اگر کسی ہوشیار کے دل مین برعکس نقش ہووے اپنے دل کو دہوکے پاک کرے (پاک شو پاک نظر باز بر آن پاک انداز) جمع - تفریق - ضرب - قسمت - تضعیف - تنصیف - جذر - مجذور - کسور - صحیح کے جاننے کو علم حساب کا جاننا شرط ہے - ایک جنس سے یہہ اعداد بصورت - بسیرت مختلف موضوع ہوئے اوسکو بغل مین دبا لے بہاگنا سہل ہے - آفرین کسبیون و خانگیون پر جو ہزارون کا دل رکہتی ہین یہہ لونڈی خصم کو بہی لات مار اپنے ہاتہہ سے اپنی حرص مٹاتی ہے -

مرد کو عورت کا ملتجی ہونا پڑتا ہے اور عورت کو مرد سے - شکر خدا کا کہ مجہے مخنث کیا - آدمی بظاہر مختار ہے کہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے مگر فی الحقیقت مجبور ہے کیونکہ جو چاہتا ہے نہین پاتا ہے اگر مختار ہوتا جو چاہتا وہ پاتا -

آدمی اگر چاہے دم لے چاہے نہ لے اس صورت سے مختار ہو سکتا ہے لیکن طبعی عادت دم کشی کی ہے اگر دم کشی نکرے مرجاوے لیس مجبور ہے ؎ جو حرکت کرتا ہے نیک ہو یا بد عقل کی ہدایت سے کرتا ہے عقل علم سے ہدایت پاتی ہے اور علم تجربہ سے بناہے اور تجربہ گذشتگان کی حالتون سے بناہے گذشتگان کی حالتونکا وہی حال ہے

۴/ مراد از عدد

اور یہہ سلسلہ ختم ہو نہین سکتا ہی اور خطا ہونے سے کسی کا دامن پکڑنے نہین سکتا ہے - گذشتگان نے بہی اپنے علم اور عقل سے کبہی رنج کبہی راحت کو پایا - پس مختار کوئی نہین ہوا مثل میرے سب مجبور رہے -

جو پیدا ہو اگر وہ نہ مرتا پیدایش مخلوق کی واسطے آیندہ کے مسدود ہوتی یا اونکے رہنے کو جگہہ نہ ملتی - پس موجود کو معدوم ہونا ضرور ہوا تاکہ سلسلہ آمد و شد کا جاری رہے - پیدایش کا سبب لذت مباشرت نر اور مادہ ہے اور موت کا سبب ضعف اور ناتوانی - پیدا ہونا کسی ثواب اور مرنا کسی عذاب سے نہین ہے اگر کل کا ارادہ ایک ہوتا فعل بہی ایک ہوتا پس اشکال نوع بنوع کا وجود نہوتا - وجود اشکال گوناگون سبب ارادہ گوناگون کا ہے اور وجود ارادہ مختلف سبب وجود اشکال مختلف کا ہوا ہے - اگر ایسا نہوتا بادشاہ کا بیٹا بادشاہ رہتا اور غلام کا بیٹا غلام رہتا پس شکستہ حال فراخی سے مایوس ہو خودکشی کرتا اب دنیا بامید قایم ہے - عقلمند انسانون نے واسطے انتظام سلطنت کے دین اور آئین کو بنایا جسنے اونکی راے کے موافق کیا وہ مورد عنایت ہوا - جسنے برخلاف کیا وہ سزایاب ہوا - راحت اور رنج خیالی ہین دیکہو ستیاناسی اور گلاب کے پہول کو - وہ مکروہ اور یہہ مرغوب ہے - زمین - پانی - ہوا - آگ - خلا - مینہہ - برق - کواکب کی نظر دونون پر مساوی ہے - صانع صنعت نے دونون کو کسی مصلحت سے بنایا پس دونون پر مساوی نگاہ کی - متوکل خدا پر اسطرح نگاہ رکہے جیسے طفل شیرخوار اپنی مان پر رکہتا ہے کہ بجز اپنی مان کے غیر سے التفات نہین کرتا ہے - یا مثل اوس موکل کے جو لایق اور معتمد وکیل پر اپنی مہمات کے سرانجام کو بہروسا کرتا ہے اور وکیل کو قایم مقام ذات خود قرار دیتا ہے وہ متوکل نہین ہے جو رکابی مین رکہے ہوئے طعام کو بغیر ہاتہہ لگائے موہنہہ پر پہونچنا چاہے - وہ بیوقوف نہین جانتا ہے کہ اسکو ہاتہہ اسیواسطے ملے ہین کہ رکابی سے لقمہ اوٹہاوے اور موہنہہ مین رکہے اور دانتون سے چباوے اور حلق مین پہونچاوے - اگر ہاتہہ کٹے ہون مثل حیوانات کے گردن جہکا رکابی سے کہانا کہاوے - جب کوئی ترکیب رکابی سے دہن مین پہونچانے کی نکرسکے

یقین کرے کہ سبب کوئی سبب رکابی سے لقمہ دہن مین پہونچنے کی کردیگا۔ القصہ مثل عوام کے ہر فعل کو جو تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست مدنی کے موافق ہوں کرے اور فاعل اوس فعل کا اور مسبب اوسکے اسباب کا خدا کو جانے متوکل کو توکل واسطے اوس شے کے درکار ہے جو موجود نہو اور مقصود ہو نہ واسطے اوسکے جو موجود ہو۔

بہشت کی تمنا اور اوسکی لذت کا خیال اور دوزخ کا خوف اور اوس سے کراہیت نہو جیسے ایک فعل کا نتیجہ آرام ہے ویسے ایک فعل کا نتیجہ تکلیف ہے اور جیسے ایک گہر تنگ ہے دوسرا فراخ ہے۔

فعل کا سبب ارادہ اور اسکا سبب عقل اور عقل کا سبب علم ہے اور علم کا معلم عالم الغیب ہے۔ عالم الغیب نے گلاب اور ستیاناسی ایک ہی ترکیب سے پیدا کر پرورش کیا اور جسطرح بہشت کو بنایا دوزخ کو بنایا۔ تنگ مکان کی رہنے والے بہی بن آئی موت نہین مرتے ہین اور فراخ مکان کے سکونت کرنے والے بہی موت کے چنگل سے رہا نہین ہوتے ہین جسکو دوزخ مین جگہہ ملے وہ شکر کرے کہ اوسکے رہنے کو ایک جگہہ عطا ہوئی کہ الکھہ اور اوسکے دہار رہنے والے کا کوئی مکان بہی نہین ہے۔ اگر دوزخ کو ناپسند کرے فقیر سے لامکان لے اور دوزخ اوسکی عوض دے۔

کسب توکل کو نہین توڑتا ہے مگر کسب پر بہروسہ کرنا توکل کو توڑتا ہے کہ کسب کے چہوڑنے سے متوکل نہین ہوتا ہے بلکہ بے ادب ہوجاتا ہے کہ مخدوم کی خدمت کو چہوڑ خادم ہو مخدوم سے خدمت کرانا چاہتا ہے۔

بہوکہ کے وقت طعام سیر نہو صبر کرے جب خشک ملے اوسپر قناعت کرے۔ بدراہی سے اسکا علاج نکرے یہی توکل ہے۔ اگر کوئی توکل پر تکیہ کرکے زراعت۔ تجارت۔ صنعت۔ خدمت سے ہاتہہ روکے اور انتظام تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست مدنی چہوڑدے عالم کے منتظم کو نعوذ باللہ بیکار انتظام کرنا پڑے یا ابتر ہوجاوے۔ انتظام مہمات دنیا کا مثل ملازم کے کرے اور اپنے افعال کے سود و زیان کا مالک کل عالم کو جانے اور جو امر خوب اور مکروہ معلوم ہو

اور تلخ اور شیرین آگے آوے اوسکو مثل کریلے اور شکر قند کے کہا جاوے - زیادہ کہان تک لکہون - گوش بند و چشم بند و لب بہ بند - گر نہ بینی ذات حق بر ما بخند ✤ فقط

اٹہارہوان ظہور گورو چیلہ

ا - س - چ - کافر کون ہے - ج - گ - جو سواے اوسکے دوسرے کو سجدہ کرے یا بر آرندہ حاجات سمجہے یا ممد قرار دے جسکی یہہ تعریف ہے کہ پیدا نہین ہوا خلط و مادہ سے نہ رحم مادر سے - نہ نطفہ پدر سے نہ تخم سے نہ عناصر کے کسی عنصر سے نہ اوسکی ابتدا ہے اور نہ انتہا - نہ شکل ہے نہ صورت نہ ظلمت ہے نہ نور ہے نہ وہ کسی کا دوست ہے اور نہ دشمن - نہ کسی کا باپ ہے اور نہ بیٹا نہ اوسکے زبان ہے جو کلام کرے نہ کان ہین کہ مخبر کی جہوٹہی باتون کو سنے نہ اوسکے پاس ہرکارہ ہے جو کسی سے کچہہ کہلا بہیجے - نہ اوسکا کوئی مکان ہے جہان اوسکی ملاقات کرنے والا جاوے یا اوسکا کوئی اوسکے پاس جا بیٹہے اور سب سے ایسا ہے جیسے خلا ہر شئے سے اور آفتاب دہوپ سے اور طبیعت اور صفات ہر شئے سے - لیکن مذاہب کے موجد اور اونکے پیچہلگ کافر اوسکو کہتے ہین جو اونکی پیروی نکرے اور اونسے مقابلہ یا مباحثہ کرے یا اونکو جہوٹہا سمجہے - جیسے پریم سنگہ بقال ساکن لودیانہ نے منشی کنہیا لعل الکہہ دہاری کو ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ع کو کافر کہا - حکایت یہہ ہے جیسے کہ پریم سنگہ ایک بوڑہا جاہل نرا بہگت ہے کہ پہر رات سے بیدار ہو اوتارون اور دیوتون کے بہجن گایا کرتا ہے اور جسطرح سب ہندو میلی دہوتی رکہتے ہین یہہ بہی رکہتا ہے اور جاہل برہمنون کو خدا کا مقرب سمجہتا ہے اور گوگا کے پوجاری چوہڑون کو اور ننگا ہے کے بہرائیون کو مخدوم و مقدس جانتا ہے اوسکا کوئی مقدمہ عدالت ضلع مین درپیش تہا ایک گواہ اوسکا اوس سے باغی ہو گیا تہا جیسے مسٹر عبد الرحمن خان اب مسلمانون سے فرنٹ ہو گئے - اس نے ننگا ہے داسلے مروے کی قبر اور ہڈیون اور خاک کی

از رسالہ سنہ ۱۸۷۵ع ص ۶۰۶

درخواست کی تہی کہ اے سخی سرور سلطان تو خدا سے زیادہ طاقت والا ہے
اور تو پنجاب کے ڈہور ڈنگرون کا خدا ہے جیسے توریت کے مصنف نے لکہا ہے
ای بنی اسرائیلیون کے خدا تیرے سوائے دوسرا کوئی نہ تہا اور نہ ہے اور نہوگا
جو میرے گواہ کو بھی میرے گواہی دینے کو مستعد کردے اگر تو میرے گواہ سے
مفید مطلب گواہی دلاوے ایک روپیہ چار آنہ کی مٹہائی تیری نذر کرون
جیسے بقر عید کو مسلمان مکہ والے کو بکرے و مینڈھے و بیل و شتر کہلاتے
ہین اور برہمنون کی امت والے دیبی کو بہینسے اور بکرے کا خون چکہاتے ہین
اور آگ اور آفتاب کو نرمید و گئومید و اسومید جگ کر اونکے کبابون سے
خوش کرتے ہین اور کانسی و پیتل و چوب و پتہر کے مورتون کو ناپاک کرکے بہوگ
لگاتے ہین اور عیسائی پادریون کو واسطے عیسائی بنانے ہر قوم کے مردم کو
نقد و جنس اور بطور مناسب مدد دیتے ہین کہ مردے کے گذرے صاحب
نے نگاہ سے آکے گواہ کے دل مین تصرف کیا جیسے شیخ سدو ہندوستان
کی بعض ہنود کی مستورات پر دخل یا واو کرتے ہین پس گواہ نے میری مرضی
کے مطابق شہادت دی اونکی کارسازی کی عوض مین مٹہائی لایا ہون تم بہی
اسمین سے تہوڑی سے لو *

الکھہ دہاری نے کہا کہ بموجب گرڑپوران کے جو تمہارے دادا گرو کا رچا ہے جو
شخص مرتا ہے جب تک اوسکی کریا و گیا نہین ہوتی ہے وہ بہوت بنا رہتا ہے
اسیہی وجہہ سے ۱۳ روز تک جبکا کوئی مرجاتا ہے اوسکے گہر کا کوئی کہانا نہین
کہاتا ہے کہ اوسکے گہر مین بہوت گہوسا رہتا ہے جب برہمن نقد و جنس لیکے
اور متوفی کے نام کا طعام کہا ہضم کر خارج کرتے ہین تب وہ مردہ سیر ہو
دوسرے قالب مین جاتا ہے یا بیکنٹہ مین وہان کے باشندون کی خدمتگارون
مین بہرتی ہوتا ہے جیسے امتحان کے بعد اہلکار بہرتی ہوتے ہین نگاہ سے والے
کا کریا کرم بموجب گرڑپوران کے نہین ہوا۔ پس وہ ہنوز بریت کی شکل
وصورت و حالت مین ہے۔ بہوت کا جہوٹہا یعنے پرشاد یا تبرک کہانا پاپ ہے
تم نکلو میرے گہر سے اور دور کرو میری آنکہون کے روبرو سے اوس مٹہائی کو

جو پریت کی جہوٹہی ہے اوس نے کہا کہ محلہ کے تمام برہمنون اور کہتریون اور
بنیون اور ہر قوم کے ہنود نے اس پرشاد کو پوتر سمجہہ کے کہایا اور تمام پنجاب
کے ہندو خصوصاً دیہات کے جٹ سلطانی مذہب یعنے نگاہے والے کی
امت کہلاتے ہین اور سب اوسکے پس خوردہ کو اسطرح سے کہاتے ہین
جیسے مرغی کرم کو - تمہارے انکار اور تکرار سے مجہے ثابت ہوا جسمین ابتک شک
تہا کہ تو دیانہ بلکہ تمام جہان کے حتی کہ تمام کرہ بیضاوی کے ماضی و مستقبل و حال کے
انسان و حیوان و جن و پری و فرشتے و درخت و پتہر کہتے ہین کہ کنہیا لعل کافر ہے
کہ نہ خدا کے اوتارون کو مانتا ہے اور نہ خدا کے بہائی و بیٹون کو اور نہ خدا کے
دوست اور دشمنون کو اور نہ مُردے و تیرتہون و غازیون و شہیدون کو -
نہ بہوت - چڈیل - جن - پری - دیو کو - تمنے اس پرشاد کے لینے سے انکار
کیا - تمہارا کافر ہونا بخوبی ثابت ہو گیا - کنہیا لعل نے ہنس کے کہا کیا بجز ایک
خدا دوسرے کو سر جہکانا یا حاجت روا سمجہنا درست ہے اوس نے جواب دیا
کہ خدا نے خود اپنے فرشتون کو حکم دیا تہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب فرشتون
نے سجدہ کیا اس وجہہ سے اپنے عہدون پر بحال رہے - شیطان نے جو
سب فرشتون کا اوستاد یعنے گورو و مرشد تہا اوس نے کہا کہ مین تیرے سوائے
دوسرے کو سر نہ جہکاؤنگا - خدا نے اوسپر لعنت کہی کہ تمام پیغمبرون کی امت
والے اور اونکی زعم سے نکیل بند ہے و ہندو شیطان پر لعنت کرتے ہین اور
آدم کی اولاد مین جو جو چالیس سیر سے ہوئے سب عناصرون اور گوگون اور
جمادات و نباتات و حیوانات و مُردے آدمیون کو پوجتے اور پوجاتے رہے ہین
اور جو خدا پرست مثل منصور و سرمد و شمس تبریز یا مانند مجنون کے انا لیلیٰ کہتے
رہے ہین وے سب گردن مارے گئے ہین اور کافر کہلائے ہین پس جو
نگاہے کو نہ پوجے وہی کافر ہے +
کنہیا لعل نے کہا کہ اگر اوس مُردے کی خاک کے پوجنے سے تو تمام جہان کے مردم
وغیرہ سے مجہے دیندار کہلادے اور کفر کے خطاب سے آزاد کرادے - مین
اوس مُردے کی خوشامد کرون کہ غرضمند غرض کے پورا ہونے کو گدہے کو بہی

باپ کہتے ہین اور بے پرواہ کہتی ہین (سر برہنہ نیستم دارم کلاہ چار ترک - ترک دنیا ترک عقبے ترک ہولے ترک ترک) - اوسنے جواب دیا کہ عیسائی تمکو کافر کہنا تب ترک کرین جب تم خدا کے اکلوتے بیٹے عیسے پر اپنے گناہون کے بخشانے کا بہروسہ کرو - اور مسلمان تمکو ایماندار تب کہین جب محمد صاحب کے دین کی بڑہانے کو ہر قوم کے مردم کو قتل و عاجز کرو یا اونکے نواسون کے قتل ہونے کے غم مین سر و چہاتی پیٹ رویا کرو - اور میلی دہوتی اور بہیکہہ مانگنے والے اور جاہل رہنے والے برہمن تب تمکو دہرم آتما کہین جب تم مثل کمیٹی کے ممبرون کے کہ وے حاکم کی رائے پرست بچن کہتے ہین برہمنون کے بچن کو ست کہو - گوگا کے معتقد اور ننگا ہے کہ بہرائیون سے مین تمکو ایماندار کہلا دون اگر جمعرات کو بہرائیون کو کچہہ غلہ یا کوڑی - پیسہ دیدیا کرو -

کنہیا لعل نے کہا کہ ایک قوم کے ایماندار کہین اور متعدد قوم کے کافر کہین - کفر کا داغ پیشانی سے نہین جاتا ہے جیسے معشوق کے رخسار پر خال رہتا ہے رہتا ہے - وہ ترکیب بتا جس سے کوئی کافر نہ کہے - اوس نے جواب دیا کہ مین ناخواندہ ہون اسوجہہ سے زیادہ بات بنانا نہین جانتا ہون لیکن اسقدر کہہ سکتا ہون کہ مجہے اگر پچاس کافر کہتے ہین دس دیندار بہی کہتے ہین تمکو ہر مذہب و ہر ملک و ہر قوم کا کافر کہتا ہے -

کنہیا لعل نے کہا کہ تیرا حاجت روا جو ننگا ہے والا ہے اوس سے کہہ کہ اگر تو ہر قوم سے کنہیا لعل کو کافر کہلانا چہوڑ دے جسطرح مین نے سوا روپیہ کا پرشاد بانٹا اوس سے سوا سو بلکہ سوا ہزار کا بڑا کہانا کرا دون - اوس نے جواب دیا کہ وہابی و خواندہ سنی اور امامیہ بہی ننگا ہے کو ناچیز سمجہتے ہین اور عیسائی اونکو کسطرح کی برابر بہی خیال نہین کرتے ہین سراوگی اور خواندہ ہندو بہی اوس سے نفرت کرتے ہین جو مجہہ سے پہلے بانس چہارشنبہ ندار دہین دے اوس کے پوجاری ہین جب وہ بیچارہ اپنے تئین کل موجودات کا مسجود بنانے نہین سکتا ہے تمکو مخلوق کی زبان سے دیندار کسطرح کہلانے سکے ؟

کنہیا لعل نے کہا کہ اے بسیا کہہ بندن والے رات کے وقت شکار کرنے والے

۱۸
ظہور

و اگر دن مین مثل اندہون کے ٹہوکر کہانے والے تو نے ناحق اوس مُردے پیر کو
اٹکی روپیہ چار آنہ دیا اگر تو مجہے دس آنہ دیتا تیرا اگر ایک گواہ تجہہ سے باغی ہوگیا
تہا مین دس گواہ اوس سے زیادہ خبیث مہیا کر دیتا اور خود منبر کے مقابل کہڑا
ہو جس قسم کے حلف سے حاکم کو اطمینان ہوتا تیرے مفید گواہی دیتا -
بہرکیف - بہرحال - بہرصورت - بہرسیرت تیرے مردے تمام پیرون سے
مین زندہ پیر شرف ہون کہ جہوٹہ - سچ - حق - ناحق کہنے کو توانا ہون کسی
مردے کو یہہ قدرت نہین کہ میرے کلام لا کلام کو رد کرے - زندہ پیرون سے
مین مقابلہ کرنے نہین سکتا ہون کہ جیسے خدا کا کوئی نہین میرا بہی کوئی خویش و
اقربا و بہائی و بیٹا و دوست و آشنا نہین ہے اور مُردون کی کیا طاقت ہے
کہ میرے حضور مین حاضر رہ سکین - یقین کرو کہ سیانون سے بہوت بہاگتے
ہین اور دیوانون کی مستورات بلکہ خود اونپر رومی مصطگی اور افیون سے زین
بنا کے سواری کرتے ہین - نکلجاؤ ہمارے گہر سے اور پکڑ کر ایسی ناپاک چیز لیکے
میرے گہر نہ آؤ -

فی الحقیقت کفر وجہالت و ظلمت ناواقفیت عالم اور عالمیان کی حقیقت سے
اشارہ ہے جسکو علم معقول نہین ہے اور جسکا دل حقیقت کے ادراک سے عاجز
ہے اور جسکی توجہہ ادراک کو نہین ہے اور جو دوسرے کے قول پر چلتا ہے اور
اپنی عقل کو دخل نہین دیتا ہے وہ کافر ہے جسطرح ہر متنفس اپنے مخالف کو اقسام
کے مکروہ الفاظ سے خطاب کرتا ہے یہہ بہی ایک اسم ہے - کفر کافر را و دین
دیندار را - ذرۂ درد دل عطار را +

ہر ایک عقلمند کہتا ہے کہ جو محسوس ہے وہ فانی ہے غور کرکے سمجہو جب ہر ایک شی کو
فنا ہے کفر و ایمان کس کہیت کی مولی ہے - ای بہائیو بعض گوشت خوار کہتے
ہین کہ توری و کدو و لعنت بہر دو - ذرا اس لعنت کے معنے پر بہی غور کرو اور یہہ
کہنا بطور جدید مین نے نکو سنائی ہے تکیہ بیت کرو - اگر مفت ندو عاقبت
کے اقرار کا تمسک لکہالو - وہ در دنیا نہین مگر صد در عاقبت - اور اس کلام
بس کرو (آنچہ کفر ست بہ خلقان بر ما آن دین ست - تلخ ذرنش و ہمہ عالم

برماشیرین سہت) ؟

۲ - سوال - ج - سفارش وحمایت کسکی موثر ہوسکتی ہے - جواب - گو - اگر مین کہون حضرت عیسے کی - جو خدا کے اکلوتے بیٹے ہین اور تمام عیسائی جو عقل کے پتلے ہین تصدیق کرتے ہین - آنحضرت کو دار پر چڑہے کل ۱۸۷۵ سال ہوئے - دنیا اگر قدیم نہین ہے حسب قول پیغمبرون کی امت والون کے دس ہزار سال سے ضرور ہے جو مردے حضرت عیسے سے پہلے گل درگل ہوئے اور جنہون نے عیسے کا نام آجتک نہین سنا کہ بہت ملک ایسے ہین جہان ہنوز پادریصاحبون کا دخل نہین اور وہان اونکی زبان نہین چلتی اور ایک وقت ضرور ایسا بہی ہونیوالا ہوگا کہ جیسے آج یہودی و آتش پرست کوڑی کے تین تین ہین یہہ کوڑی کے بارہ ہوجاوینگے - اور حضرت صاحب اون لوگون کی سفارش کرینگے اگر کہین گے جو اونکو خدا کا بیٹا کہتے ہین - یونی ٹیرین کی بہی حضرت سفارش نکرینگے کہ وے اونکو پیغمبر کے درجے مین سمجہتے ہین خدا کا بیٹا نہین سمجہتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر اونکو بیٹا کہا جاوے خدا پر تعزیرات ہند کی دہ دفعہ قایم ہو جو تصرف مال غیر کے واسطے رقم ہے اور یہودیون اور مسلمانون وہنود وغیرہ کی سفارش نہین کرینگے اگر ہر قوم کی سفارش کے ذمہ دار ہوتے پادری لوگ ہر قوم کو دم جہانسے دیتے گلی و کوچہ مین نہ پہرتے پس انکی سفارش کل مخلوق کے واسطے نہین ہوسکتی ہے اگر ہو فقط عیسائیون کے واسطے - اور اسمین بہی یہہ شک ہے رومن کیتہلک کی سفارش کرینگے یا پروٹسٹنٹون کی - محمد صاحب اور موسی صاحب و زردشت صاحب و رام سنگہ کوکا صاحب کی سفارش کو بہی اسیہی دستور سے حساب کرنا چاہئے اور برہمن ایسا اقرار بہی نہین کرتے ہین کہ ہم شفاعت کرینگے جس سے مال لیتے ہین اوسکو کہدیتے ہین کہ جنم آئندہ مین تمکو صد گونہ ملیگا - یہہ بہی نہین بتاتے کہ کس مہاجن کی دوکان یا کس بنک یا خزانہ سے ملیگا اس حالت مین جو ایسے شفاعت کرنے والون کے بہروسے رہے وہ احمق ہے - کوئی نہین کہتا ہے کہ مین جہوٹہا ہون اور

خلانا ہمیا ہے ہر کوئی اپنی سچائی جتاتا ہے اور اوسکے مرید پرگو گو آ کرتے ہین اور یہہ
بہی خیال کرو کہ وے جو دعویدار شفاعت کے ہوئے جب مخالفون کے جنگل
مین پہنسے اپنے تئین رہا نکر سکے حالانکہ تب زندہ تھے اب مرنے کے بعد اورون کی
شفاعت کرین عقل قبول نہین کرتی ہے وہ شفیع جو اول روز سے آخر روز تک اور
مشرق سے مغرب و شمال سے جنوب تک و ہر مذہب کے مردم کو مساوی ہے
وہ نیک افعالی ہے - مذہب والے کہتے ہین کہ جو ہمارے مذہب کا پیرو نہوگا
وہ جہنم مین جاویگا اور جو ہمارے مذہب کو قبول نہین کرتا ہے اوسکو شیطان
بہکاتا ہے - یہہ بہی جہوٹھہ و فریب ہے - سزا کا دلانے والا - شفاعت سے
محروم رکہنے والا نہ کوئی مذہب ہے اور نہ شیطان ہے مگر بد فعلی ہے - مذہب
والون کی باتون کو بغیر تصدیق نہین کرتے ہین مگر اونکے پیرو یا اونکی بنائی کتابین
میرے کلام کا ثبوت تمہارا غور و فکر ہی کر سکتا ہے کہ جو چوری کرتا ہے وہ ہر ملک
و ہر مذہب کی عدالت مین ملزم ٹھہرتا ہے اور چور کے واسطے ہر مذہب و ہر سلطنت
نے دوزخ کو بہی نشان دیتے ہین جیسے چوری ویسے خون و رہزنی و ٹہگی و بدمعاشگی
و بدعہدی غرضکہ جنکو ہر ولایت کے مردم جرم بتاتے ہین وے ہین - جو بدافعالی
سے بچے کسی مذہب مین اور کسی ملک مین رہے نہ یہان سزا پاویگا نہ اور کہین اور
جگہہ پر - نہ زندگی مین اور نہ بعد مرنے کے اگر چوری اور ہر قسم کی بدکاری کو کسی
مذہب کا اپنی کتاب سے روا کہتا معلوم ہوتا کہ اوس مذہب کا پیشوا بہت اچہا ہی
جو بدمعاشون کا ٹہاٹہ لگا رہے - حالانکہ ٹہانگ دارون کو بدمعاشون کی برابر
سزا ہوتی ہے اگر بدمعاشون کی کوئی سفارش کریگا کیا خدا ایسا احمق ہے جو اوسکو
بہی سزا ندیگا اور جب بدمعاشون کو اوسکی سفارش موثر ہوگی اوسکی غلامی سے
کیا حاصل ہے وہ بہی ایک آدمی تہا جو سفارش کا مدعی ہوا جیسا وہ تہا ویسے تم بہی
ہو - کیا رام سنگہ سے وہ قیدی اچہا نہین ہے جسکی کبہی برس دو برس کی میعاد
ہوئی ہو کہ یہہ جسم میعادی ہوا اور کیا رام سنگہ اوس سے اچہا نہین ہے جو قتل ہوا
- تم خلق آزاری چہوڑدو اور سلامت روی اختیار کرو - پہر یقین کرو کہ دوزخ
اگر ہوگا تمہارے واسطے نہین بدمعاشون کو ہے جیسے جیلخانہ گنہگارون کو -

اور معاونت اغیار کی اختیار کرو اور مفید عام باتونکا خیال رکھو اور حب
الوطنی کو فرض سمجھو جو ایسا کرتے ہین اونکی یہان عزت ہوتی ہے اور مذہب والے
بہی یہی کہتے ہین کہ نیکی کن و بدر یا انداز - پس ضرور بہشت ملیگا - مین مذہب
والون کے برخلاف نہین کہتا ہون فقط اسقدر تفاوت ہے کہ وے چاہتے
ہین کہ تم اونکے غلام بنے رہو اور جو دوسرے کے ہو اوس سے نمک حرامی کراوس
جز خواہون مین داخل ہو - اور مین کہتا ہون کہ غلام جیسا عمرو کا ویسا زید کا
لعنت کرو غلامی پر - آزاد ہو ہر ایک دام دار کے جال سے - دارین کی سعادت
کے واسطے نیک افعال کرو اور بدفعلی کو چھوڑو - بدافعال کو اگر خدا کسی کے
دم جہالت سے مین سزا نہ دے خدا پر جرم بے وقوفی یا خاطر داری یا رشوت گیری کا
قایم ہو جاوے اور اگر نیک افعال کو خدا سزا دے ظالم کہلاوے پس یقین کرو
خدا عادل اور ہمہ دان ہے اور ہر ایک سے مساوی ہے - پیغام بر دیسے
تم تشریف ہو کہ ڈاک کے ہرکارے ہین اور عدالتون کے وکیل سب تمہاری خدمت
کو ہین اور تمہارا دیا کہاتے ہین اور ہر کوئی جانتا ہے جو وکیل اور موکل مین تفاوت
ہے تم سردار ہو اور پیغامبر تمہارے خدمت کرنیوالے - عجب احمق ہے
وہ سردار جو وکیل کی خوشامد کرے پس یہی سچا شفیع ہے اور جسکو اس تقریر
پر شک ہو وہ حکما کی کتاب کو دیکھے اور عقل والون سے دریافت کرے جاہل
اور بدمعاش فقط پیغمبرون اور اوتارون کو حاجت روا نہین سمجھتے ہین شیخ سدو
اور مینا چمار اور کلوا ہیر کی جوتیون کو بہی سر پر دہرے ہین - تو کسی ایسے شخص کی
مات نہ سن - جو رسم کی رسی سے بندہا ہو یا جاہل عورت ہو یا منقولات کے بار
سے لدا ہو - تو وہی ہے جو جگت کے بنانے والا ہے پس تو بادشاہ ہے اور
سب تیرے غلام ہین کہ ایاز جو محمود کا غلام تہا اور عبد جو حمدو کا غلام تہا ہر ایک
غلام تہا - تو اپنے تئین اسداللہ سمجھہ کلب حسین مت گمان کر جو جاہل اور مکزور اور
مفلس ہے وہ غلام ہے تو ایسا نہین ہے - اندہا دستگیر کا محتاج رہتا ہے تو مثل اندر
کے ہزار آنکھون والا ہے اور مثل برہما کے چار سر والا اور مثل بشن کے چار ہاتھ
والا اور مثل شیو کے تینون لوگ کا مالک ہے - خوف گنہ گار کو ہوتا ہے اور سزا سے

بچنے کو حمایتی تلاش کرتا ہے تو گناہ کرکو تو وال تیرا کچھہ کر نہین سکیگا پھر تجھے سفارش سے
کی کیا ضرورت ہوگی - ساون مل حاکم ملتان کسی کی خاطر و مروت نہین کرتا تھا
حتے کہ اپنے بیٹے کو آپ قصاص کیا تھا کیا خدا اوسکی برابر بھی نہین ہے - جو
سفارشی کی باتین سنیگا اگر خدا بغیر سفارشی کے ظلم کرنے والا ہے موقوف کرو
ایسے خدا کو خدائی سے کہ خدا واسطے انصاف کے ہے نہ ظلم کے - ایمیرے
پیارے بہائیو جو تمہین آزادی کی راہ بتاتا ہے وُہی تمہارا دوست ہی اور جو
تمکو غلام بنانا یا رکہنا چاہتا ہے وہی شیطان ہے جسپر محمدی پانچ وقت لعنت
کرتے ہین ✣

۳ - سوال - ج - ایک منشی صاحب رئیس و وکیل عدالت شاہ آباد آرہ صوبہ بہار جو بتاریخ ۲۸ اکتوبر لودہانہ مین تشریف رکہتے تہے انہون نے بر سبیل تذکرہ فرمایا کہ جب سے ہند کے مردم نے گوشت کے کہانے کو ترک کیا اور ولائتیون کے مردم کے غلام بن گئے - تم اون کی رائے سے اتفاق کرتے ہو یا کچھہ حجت کر سکتے ہو - جواب - کہ ہند مین برہمن مثل پنج در اور پنج گور بہت قسم کے ہین - کشمیری - سارست - قنوجیہ - بنگالی وغیرہ بہت قسم کے گوشت خوار ہین - گور وغیرہ دو چار قسم کے برہمنون نے گوشت کا کہانا چھوڑ دیا ہی اور چہتری وکہتری سب ہی گوشت خوار ہین - بنییں البتہ غلہ خور ہین اور کائیتہہ اور بہت قسم کے مردم گوشت خوار ہین غرض کہ سو ہندو مین پاچگو گوشت خوار نہونگے انکا پیشہ دوکانداری کار ہا جنکا پیشہ شمشیر رانی کا رہا یعنے چہتری وے سور کا گوشت بہی کہاتے ہین جسکو بعض قوم کے بہت زور آور سمجھہ کے نہین کہاتے ہین - اور انہون کبہی گوشت کہانا ترک نہین کیا لیکن اونہون نے پر سرام اور شنکراچارج اور ایرانیون اور تورانیون اور کابلیون کی جفت برداری اختیار کی بلکہ وُہ ذلت قبول کی جسکو بار بار لکہنے سے شرم آتی ہے کہ یہ ہنود مسلمان نکو ڈولے دیے - اگر گوشت خوار جوانمردی کرتے اور گاہ خور نامردی کرتے منشی صاحب موصوف کی رائے سے اتفاق کرتا جب گوشت خوارون نے بجاے گوشت کے چرم کو کہایا

میرا اونکی رائے سے اتفاق نہین ہے — البتہ اتنا کہہ سکتا ہون
کہ گوشت خوار درندگاہ خور چرندون کو کہا جاتے ہین اور تکلیف
دیتے ہین اور وے بجز صبر کچھہ علاج کر نہین سکتے ہین اور بہتیون کو ہر قوم کے
دباتے و دہمکاتے ہین گویا کہ جائے چرند جانورون کے درندانسانونکے شکار ہوتے
ہین — اصلی سبب ہندؤنکی نالایقی کا گوشت سے پرہیز کرنا نہین ہے اول
جہالت ہے جو برہمنون کی کرپا سے انکے سر مین سمائی — دویم کثرت مناکحت
و عیاشی و شہوت رانی ہے کہ مباشرت زنان کو ہر لشٹ نے سری کرشن کو
مہاراج کی سنت سمجھا — سیوم غرور خاندان ہے کہ مثل سگ کے دربدر بہیکھہ
مانگتے پہرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم برہمن ہین اور مسلمانون کو ڈورے دیکھکے
اور رن سے بہاگ گئے اور ہتہیار ہاتہہ سے ڈال کے کہتے ہین کہ ہم چہتری ہین
چہارم قیود مذہبی ہے کہ جہاز پر نہ چڑہین اور اٹک سے پار نجاوین اور چوکے
باہر روٹی نہ کہاوین اور منجمون سے بغیر پوچھے مرے بہی نہین +
پنجم — مذہبون اور رسومات کے برخلاف کہ (ایک گہر مین دو مثاکو سل کہان
سے کہو — خسم پوجے دیوتا بہوت پوجنی جوئی) اگر ہر متنفس علم و ہنر مندرجہ
کتب حکمت نظری و عملی سیکہے اور اوسکے مطابق بعد تجربہ عمل کرے اور ایک
عورت سارے خاندانکے واسطے کافی سمجھے اور نطفہ پدر و رحم مادر سے جوہر ذاتی کو
شریف جانین اور نامعقول قیود مذہبی پر لعنت کرین اور اتفاق جماعت سے ایک
وضع ایک رسم قرار دین اور غیرت کو جان سے زیادہ سمجھین گوشت کہاوین یا نہ
کہاوین کسیکے غلام نرہین — اگر یہ پانچ نہون گوشت کہانے سے اسطرح مارے
جاوین جیسے بہیڑیے کنجڑون کے ہاتہہ سے بطمع دو آنہ انعام مارے جاتے ہین
اسوقت مین جو گوشت کہاتے ہین اور شراب پیتے ہین وے بہادری نہین
کرتے ہین — مثل واجد علیشاہ پانو مین گہونگرو باندہ انیس الدولہ کو ناچ دکہاتے ہین
بہاؤ بتاتے ہین اور ہندوستان کو نالایقی کی تمام جہان مین بذریعہ انگریزی اخبارون
کے مشہور کراتے ہین — اگر ان پنجبن کے سایہ سے ہندوستانی کامیاب
ہونگے ہم سرکلر جاری کردینگے کہ ہندوستانیونکو فقط جانورونکا گوشت کہانا روا نہین

ظہور ۱۹

آدمی کا گوشت بہی کہا وین کہ ہماری غرض فقط اتنی ہے کہ ہندوستانی صاحب علم و دولت و طاقت ہو جاوین اور کسیکے غلام نرہین اور کوئی اُنکو غلام یا چیلہ یا پیرو نہ کہے بر کوئی ہر ایک متنفس ہند کو خداوند عالم و عالمیان کہے اگر یہہ مطلب میرا ہڈیان کہانے سے بہی بر آمد ہو مجہے قبول ہے ❖

نقل کتب حصہ دوم صفحہ ۸۷

ظہور اونیسوان خیال

جو افعال کے ارتکاب کو اپنے تئین قادر سمجہے وہ جرم کے پاداش کا خوف کرے اور نیکی کے بدلہ کا متوقع رہے ❖

۲- جو منعم سے منعم کے لیاقت کے موافق انعام پاوے وشکر انعام کا کرے -

۳- جو دالی نعمت کو بیوقوف تصور کرے وہ خوشامد اور تملق کرے ❖

۴- جو سبب الاسباب کو ناتوان و عاجز سمجہے وہ اپنی ہمت کو پست کرے ❖

۵- جسکو اپنے حال سے خبر نہو اُس سے عرض حال کرنا چاہئے ❖

۶- جس شے کو ثبات و قیام ہو اُسکے ملنے کی تمنا ہو ❖

۷- جو اپنی خو- عادت کے خلاف کرے اُس سے شکایت کرو -

۸- ملتجی اوس سے ہو جو کسی سے ملتجی نہو -

۹- غنیمت جانو آج کو کہ کل کی خبر نہین ہے ❖

۱۰- جو خدا کو کل عالم کا اور بکل عالم کو خدا کا سمجہے وہ دیندار ہے ❖

۱۱- جو بہشت مین حور و غلمان کے ملنی کی توقع رکہتا ہے وہ شہوت پرست ہے

۱۲- جو انگور و ناسپاتی کو چاہتا ہے وہ چٹورا ہے ❖

۱۳- جو دوزخ کی مصیبتون سے ڈرتا ہے وہ رضا پر راضی نہین ہے ❖

۱۴- حکومت کرنے والا تظلم سے اور اطاعت کرنے والا الزام سے بری رہے یہہ محال ہے ❖

۱۵- زبردست زیردست پر ہمیشہ ظلم کرتا ہے اور کمزور اور کم عقل کو ہمیشہ زورآور اور عقلمند کو جور سہنا پڑتا ہے ❖

۱۶ - ہرکوئی چاہتا ہے کہ خاص و عام میرا دین قبول کرین ؛

۱۷ - جیسے نطفہ پدر و خون حیض مادر کا بچہ کی رنگ و شکل و قوا مین اثر ہوتا ہے ویسے صحبت کا اثر ادمیکے خیال و افعال مین ہوتا ہے ؛

۱۸ - جیسے فلزات اور حجریات مین قوت مقناطیسی کا اثر نمایان ہے حیوانات ناطق و مطلق مین بہی ہے ؛

۱۹ جیسے اجرام فلکی اور اجسام ارضی عناصر سے مرکب ہوئے ویسے سلطنت کو علم و عقل و تہذیب اخلاق و ترکیب منزلی و سیاست مدنی درکار ہے ؛

۲۰ - جو ہر نیک و بد کے ظاہری سبب کو غور سے سمجہے اور مسبب کے قدرت کو بواجبی سمجہے ؛

بیسوان ظہور ست چت انند اودیتی

جو جس سے پیدا ہوتا ہے وہ اوسکو اپنا باپ بتاتا ہے اور جسکو جو کوئی مثل فرزند کے پالتا اور تربیت کرتا ہے وہ بہی اوسی کو بیٹا کہتا ہے اور یہہ باپ - کیونکہ وہ نہین جانتا ہے کہ اوسکے مادر و پدر کون اور کہان تھے - یہہ جگت جو انتہاے نظر کے اندر اور امکان نظر بشر سے باہر ہے اور اسکے اندر اجرام ثوابت - سیارہ - قطب اور عناصر اور اجسام جمادات - نباتات - حیوانات مطلق و ناطق ہین نیک ہین یا بد - شریف ہین یا رزیل موحد ہین یا مشرک یہہ سب اوس ایک سے موجود ہوئے جسکا ثانی کوئی نہین اور اوسکے خیال و افعال مین کسی کو مداخلت اور نہ اوسکی حقیقت سے کسی کو واقفیت پس وہی سب کا باپ ہے خصوصیت کسی کی نہین - جیسا میرا ویسا تیرا - جیسا تیرا ویسا اسکا - جیسا اسکا ویسا اوسکا - جبرئیل اوس سے پیدا ہوا اور شیطان بہی دوسرے سے نہین ہوا - خیال اوس سے متولد ہوئے اور کلام اوس سے جنمے - اور افعال اوس سے موجود ہوئے وہ ہر ایک مبدہ کا مبدہ اور ہر ایک شے موجودہ و مذکورہ کا تخم ہے موجودات اوسمین اسطرح ہین جسطرح تخم مین شاخ

برگ - پہول - پہل ⁂

۲ - وہی بے نظیر و بے تمثیل سب کی مان ہے کہ جسطرح سے مادر بچون کو پالتی ہے اور اپنے شکم سے اسطرح نکالتی ہے جیسے مکڑی مکہی پکڑنے کا جال - اور بچون کی نیک اور بد حرکات سے ملول نہین ہوتی ہے ویسے وہ بہی عام کی ہے فقیر اوسکے شکم سے برآمد ہوئے اور امیر اوسکے پیٹ سے - کہ اوس سے پہلے نہ تہا اور نہ بچہ دان اور نہ تخم تھا - نہ زمین - نہ قادر تہا - نہ قدرت - نہ فاعل تہا نہ فعل - نہ مفعول - جو تھا وہی ایک تہا جب پہلے دوسرا کوئی جسم و عقل و نفس نہ تہا اب جو ہے وہی ست چت انند اودیتی ہے وہ امر ہے یہہ بہی امر - جیسے بولنے مین بعض لفظ تانیث بعض مذکر ہین کہ لوگ بولتے ہین روٹی کہائی - اور پانی پیا ویسے اسم دیو اور دیبی ہے - روٹی کے پستان اور کوئی علامت زنانہ نہین ہے - اور نہ پانی کے نشان مردانہ - روٹی و پانی دو نہین کہ بغیر انکے حیات انسان نہین پس وہی دیبی اور وہی دیوتا ہے اور وہی مان اور وہی باپ ہے - عوام بالقوہ کو نہین دیکہتے ہین بالفعل پر نظر رکہتے ہین - محسوسات غیر محسوس سے پیدا ہوئے - غیر محسوس کو محسوس کا علم ہے محسوس کو غیر محسوس کا علم جب تک نہین ہو نہین سکتا تب تک غیر محسوس نہو - تحریر و تقریر مین مادر - پدر حقیقی دو ہوئے مجاز مین دو بلکہ زیادہ ہو سکتے ہین - حقیقت مین دوئی کا وجود بہی نہین ہے ⁂

۳ - جنکے گیان اندری - کرم اندری - انتہہ کرن اور پران ہین اونکو اونکی فعل کا تربیت کرنے والا اوستاد وہی ست چت انند اودیتی ہے کہ عقل وہی ہے اگر کوئی اور موسوم اس نام سے ہوا اوس سے غیر نہوا - عقل کل وہ ہے اور عقل جزو وہ ہے - لقمان کی عقل اور گدہے کی عقل وہی عقل ہے پس ہر نیک و بد کا گورو ہے - درندون کو درندی اور پرندون کو پرندی مین نے نہین سکہائی اور نہ تو نے نہ اس نے نہ اوس نے - کوئی کہے جبرئیل یا عقل کل یا ہرن گربہہ نے - غلط ہے شیطان کو شیطنت کس نے سکہائی ہے کہ وہ خود - معلم الملکوت ہے - حسب قول بعض اشخاص ہے میری آنکھون مین نہ شیطان ہے

نہ رحمان - نہ گورو نہ چیلہ یہہ سب دنت کہتا ہے اور گورکہہ دہندا فقط ایک سبت چت انند اودیتی ہے جب دوسرا نہین جو پیر ہے وہی مرید ہے جیسے کسی کا قول ہے

من پیر خدا ایم و خدا مرشد ماست ؎

۴ - عقل کا جسم سے ایسا واسطہ ہے جیسا آفتاب کا دہوپ سے - برا ے نام قرص آفتاب اور روشنی اندر ہے اگر دہوپ نہین آفتاب نہین - اگر آفتاب نہین دہوپ نہین - پس جسم اور علت اور اسباب جسم اور آلات جسم اوسی کمہار کے جسم کل سے ہین جیسے بازیگر کی ایک دیگچی سے رنگ برنگ کے طعام برآمد ہوتے ہین نادان سمجہتے ہین کہ جسم یعنے جسمین طول - عرض - عمق ہے یا رنگ و بو وغیرہ سے کچہہ ہے وہ نطفہ پدر و رحم مادر سے بنا ہے - رحم و نطفہ غذا سے - غذا نباتات وغیرہ سے - اور وہ عناصر سے موجود ہوتا ہے اور اونہین فنا ہوتا اور اون سے پرورش پاتا ہے لیکن عناصر اوسی کے جسم ہین پس میرا جسم اور ست چت انند اودیتی کا جسم ایک ہے اور وہی کمہار اس جسم کا اور وہی توڑنے والا جسم کا - جیسے اوس سے عناصر جدا نہین ویسے مجہہ سے اور ہر ایک سے ملے ہین - پس دوئی کو دور کرو اور کہو ایک ست چت انند اودیتی ہے اور وہ مین ہون ؎

۵ - پران بغیر نہ عقل نہ جسم کہ جب یہہ نہین کچہہ نہین بموجب قول اوس گیدڑ کے جسکا ذکر کشن پوران کی ایک حکایت مندرجہ رسالہ ۱۸۷۴ء کے ہے کہ ای راجہ مجہے ہلاک نکرنا کہ میرے مرنے سے جگت بلکہ جگدیس ہلاک ہو جاویگا - اور وجہہ ظاہر ہے کہ پران کے ہمراہ جملہ ادعاے زن - زمین - زر - مذہب و عزت و حکومت و امید بہشت و خوف دوزخ و شوق وصل و غم ہجر و عبد و عبادت و معبود و فاعل و فعل و مفعول ہین جب پران نہین کچہہ نہین - پران بغیر جسم و عقل کے و عقل بغیر پران و جسم کے اور جسم بغیر پران و عقل کے جیسا کتہ گہر کا نہ گہاٹ کا - ہمارے سر برگو عوام استہول و شکہشم دکارن کہتے ہین اور ہماری بدہ کو الپ بدہ اور ہمارے پران کو جیوآتما - وے مورکہہ ہین - ایک ہی پران ہے جیسے روشنی یا تاریکی ایک ہے اور ایک ہی جسم ہے جیسے بحر

دکھ و درو سکھ و بہور ایک ہی زمین ہے اور ایک ہی عقل ہے کہ نیک و بد کی عقل کل ایک ہی براے نام رج - ست - تم - برہما - بشن - مہیش - شہوت - غضب و تمیز تین ہین - جب ایک دوسرے سے لازم و ملزوم ہے دو ہین نہ تین جو کچھہ ہے ایک ہے - آہنگر کی تپک سے جو ریزے آہن کے سرخ ہو اوڑتے ہین وے بجز آہن اور نہین - پس جسمین جسم یا نفس یا عقل یا تینون ہین وہی محسوس ہے اور جو محسوس ہے وہی عقل کل و نفس کل و جسم کل ہے گو کہ ناقص آئینہ مین بڑا جسم چہوٹا نظر آوے وے تین نہین کہ ایک بغیر دوسرے سکے نہین پس جو وہ ہے وہ ہم ہین جیسے بے سر نامہ مین فریدالدین عطار نے اور بشن پوران مین جملہ رکھیشرون نے کہا - من خدایم من خدایم من خدا - فارغم از کبر و کینہ از ہوا ✣

۶ - دشمنی پیدا ہونے کا سبب یہہ ہے کہ جو خواہش ہمارے نفس کی ہی دوسرا بخلاف اوسکے کرتا یا کہتا یا سمجھتا ہے ہمارا نفس اوسکو ناروا سمجھتا ہی پس دشمن ہمارا ہمارا نفس ہے کہ نہین سمجھتا ہے کہ جگت کا نفس واحد ہے اگر دوئیتا نہ ہے دشمنی نہ ہے اور ہمارا نفس ست چت انند ادویتی کا نفس ہے پس بہروپیہ کی مانند دوسرا روپ بدل ہمارے خلاف کرتا ہے وہی ست چت انند ادویتی ہے

۷ - جگر کہو یا دگر - دوست کہو یا دشمن ساجد کہو یا مسجود - گورو کہو یا چیلہ - باپ کہو یا بیٹا جورو کہو یا خصم نوکر کہو یا آقا - غرض کہ بت و بت پرست و خدا و خداپرست جو کچھہ ہے ایک ہے پس مین اور تو اور یہہ اور وہ اور بہشت و دوزخ و حبس و نجات دو نہین ایک ست چت انند ادویتی ہے اوسکو نمسکار کرتا ہون اور وہ مجھکو ✣

۸ - اگر ہم اوسکی تعریف نکرتے کون اوسکو جانتا اور جو وہ ہمکو پیدا نکرتا انتظام دنیا کون کرتا ✣ او در دل من ہست و دل من بدست او - چون آئینہ بدست من و من در آئینہ ام ✣

۹ - ادویت گیان فقط سمجھنے کو ہے - سمجھنے اور سمجھانے کو دوئت مت ہی پس وحدہ لاشریک کو سجدہ کرتا ہون اور کہتا ہون تو ہے رب میرا مین ہون بندہ تیرا

میرا تیرا سوا دوسرا نہین ہے گو کہ تیرے مثل میرے بیشمار ہوئے اور ہین اور ہونگے - جتنی صفات تیری ست رودی اوپنشد مین ہین یا ہر مذہب کے موحدون نے تیری صفات لکھی ہے اون سے زیادہ ہین اور جتنے جرایم اور عیوب سے میرے واقف مجھے ملزم یا متہم کرتے ہین میرے گناہ اون سے بھی بہت ہین - لالچی و شہوت پرست ہین جو بہشت کو چاہتے ہین اور نامرد ہین جو دوزخ سے ڈرتے ہین اور قانون سے ناواقف و جاہل ہین جو روز حساب سے گھبراتے ہین اور جاہ جو ہین جو مکت کو اعلے عہدہ سمجھہ مانگتے ہین اور صورت پرست ہین جو تیرے دیدار کی تمنا کرتے ہین میرے اور تیرے حساب مین جو فرق تھا وہ جاتا رہا - زیادہ کیا کہون کہ زبان کو طاقت گویائی نہین ہے اور لذت حد و حساب سے زیادہ ہو گیا ؏

۱۰ - مخمور بادہ اور دیوانہ اور حواس باختہ کو جو بیری سے ہو کوئی سزا نہین ہے پس مجھہ مین یہہ تینون صفت موجود ہین ثبوت کی درکار نہین کہ از مذہب مین گبر و مسلمان گلہ دارد - اختتام کلام تب ہوتا جب مجنون کا بیان اوس شتر بان سے جو لیلے کے گھر کو جاتا تھا ختم ہوتا - باور کرو کہ مین ختم ہونگا میرا وقایع ختم نہو گا (کسکو دکھلاؤن آبلے دل کے - زخم تارے ہوئے ہین چھل چھل کے) الراقم الکھہ دھاری ؏

۲۱
ظہور اکیسوان ست چت انند ادویتی
بنوع دیگر

غیر محسوس سے محسوس موجود ہوئے جملہ محسوس دو صفت سے موصوف ہوئے ایک نیک دویم ناقص - نیک وے جو معقول ہین اور اپنے و جملہ موجودات کے تنفس کو مدد دینے والے ہین اور راحت کی پہونچانے والے اور عقل کے زیادہ کرنے والے اور بد وے ہین جنسے بضد نیک کے ظاہر ہو بدی کر بدلے دوزخ و نیکی کے بدلے بہشت و غیر محسوس سے مکت کا تعلق ہی - جو بد افعالی و بد کلامی و بد خیالی کو اختیار کرے وہ دہشت ناک دوزخ مین رہے یا جانے کو

از رسالہ ... ۱۷۹۶

یقین کرے کہ جہالت یا شہوت یا غضب سے جو غذا مین برخلاف طب کرتا ہے اور گذران مین بخلاف سلامت روی اور معاملات مین مخالف آئین سلطنت وہ بیمار ہوتا ہے یا جلد مرتا ہے یا مفلس و قرضدار ہوتا ہے یا بدنام ہوتا ہے یا جیلخانہ و تازیانہ کا سزاوار ہوتا ہے اور وہم سے اوسکا دل آزاد نہین ہوتا ہے اور مرنے کے بعد دوزخ کی آگ سے ڈرتا جاتا ہے اسکے ترک کرنے سے دوزخ کی آگ اوسپر اثر نہین کرتی ہے کسی مذہب یا کسی ملت کا ہو۔ عارضہ تب ہی پیدا ہوتا ہے جب اعتدال مین فرق آتا ہے کم وزنی سے بقال ناخوش ہوتا ہی زیادہ دینے سے دیوالہ نکالتا ہے (ز نند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ) +

علم معقول اور عمل معاونت اغیار مثل لقمان اور بکرماجیت نامور کرتا ہے اور مسجود خلایق بناتا ہے اور دولتمند کرتا ہے جس سے جملہ اسباب عیش میسر ہوتے ہین اور دشمن در نہین آتے یہہ بہشت دنیا ہے اور عاقبت کا بہشت بھی اگر ہی ایسے اشخاص کو مذہب کے سبب سے بہشت نہین ملتا ہی کہ تعصب مذہب فساد و حسد و بغض کو سکھاتا ہے جو ذیل مین بدکاری ہے محسوسات کے متعلق بھی دو مقام ہین اسکے سواے کوئی اور نہین ہے۔

بدی اور نیکی و بیم درجا و دنیا و عقبے کی لذات کا خیال و اسباب و کلام جو پنچ تت سے مرکب ہے اس سے دل کو ہٹاوے پس محسوس معدوم ہوجاوے جب محسوس نرہے غیر محسوس ہوجاوے جیسے محسوس محسوس مین شامل ہوتا ہے کہ جسم کی مٹی مٹی مین و پانی جسم کا پانی مین وہ غیر محسوس اوس غیر محسوس مین ملجاوے یہی مکت ہی +

مذہب والے کچہہ کہین راحت بغیر رنج کے اور رنج بغیر راحت نہین ہے کہ زمستان کے بعد گرما اور گرما کے بعد برسات۔ دن کے بعد رات۔ رات کے بعد دن ہوتا ہی دوزخ مین اگر ہمہ تن رنج ہوگا روح کا زندہ رہنا ناممکن ہوگا اور بہشت مین کچہہ رنج نہوگا شادی مرگ ہوگی۔ علاوہ برین جن جہادیون نے بہت آدمیون کو قتل کیا اور جن نیکبختون نے بہت آدمیون کو عاجز کر یا دم دے دینا مین ملایا اور جن آدمیون نے برہمنون کو زیادہ دان دیا اونکو بہشت مین عمدہ مقام ملیگا

جو کم درجے مین رہینگے اونکے دل کو حسد کی آگ لگے گی اور انتہا ہے افعال ظالمون کی نہین ہے کہ ایک سے ایک زیادہ ظالم ہوا ہے پس حسد سے ایک بری نرسنگا یہہ سب واہیات خیالات محسوسات کے ہین بگیان کی شرط یہہ ہے کہ سرب تیاگ کرے یہی سرب انند اودیتی ہے جسکے ہاتھہ مین زخم نہ ہا وہ محتاج جراح کا نہ رہا جسنے موجودات کے خیالات وبیم ورجا کو ترک کیا اوسکو پرم آتما سے کیا احتیاج رہی جو کسی کا محتاج نہین وہی پرم آتما ہے اور پرم آتما سے واصل ✠ پرم آتما کوئی شے نہین جسنے ترک محسوسات کیا مثل آہن کے مقناطیس سے چپک جاوے پرم آتما سروگ بیاپک ہے گیان ہونے سے وہ حالت ہوتی ہے کہ سونیوالا جب جاگتا ہے تمام موجودات کو دیکھتا ہے جب سوتا ہے سب سے بے خبر ہو جاتا ہے بگیان سے غیر محسوس کو دیکھتا ہے اور گیان سے محسوسات کی عمدہ اشیا سے کو اور اگیان سے ناپاک خیال و کلام - افعال کرتا ہے یہہ خلاصہ جملہ بید و شاستر و سمرتی و پوران و تمام جہان کی معقولات کا ہے اگیانیون کے سمجھانے کو ہزارون کتابین ہین اور اپنے مذہب کے بڑھانے اور دنیا کی مردم کو لڑانے کو اور غیرون کا مال مفت کھانے کو جھوٹھی کہانیان و روایت بعید از عقل خلاف از قیاس بشمار ہین - خدا غیر محسوس ہے اوسی سبب سے جاودان ہے اور سب محسوس ہین اس سبب سے فانی ہے جو فانی سے الفت کریگا فنا ہوگا جو جاودان سے رجوع کریگا جاودان ہوگا - یہہ مبارکباد برائے سال آئندہ و سال رونده کے ہے - الراقم الکھ دہاری ✠

ظہور بائیسوان ۲۲ حیات جاودان

حیات جاودان موت ہے - سمندر کا پار ہونا سمندر مین غرق ہونا ہے آسمان کے غایت کو دیکھنا آسمان کا تصور کرنا ہے - لیلی کا پانا مجنون کو مشکل ہوا لیکن اوسکے تصور مین مرنا امکان ہوا - دل کی تسلی محال ہے مگر دل کو تلاش سے معطل کرنا آسان ہے ✠

گنج حکمت حصہ چہارم ص ۹۰

گنج حکمت حصہ۲ صفحہ ۹۰۲

ظہور تیئیسوان ۲۳ رومی کی مثنوی

رومی کی مثنوی دل کی تاریکی کے دور کرنے کو آفتاب ہی - گر نہ بیند بروز شپرہ چشم - چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ❊

۲ - بالیقین لکھتا ہون کہ لکہنے والا اسکا موحد تہا اور دل سے کچھہ تعلق کسیکے ہمراہ نہین رکھتا تہا ❊

۳ - بعضے موقع مین جو اس نے کسیکی پاسداری کی محض مصلحت وقت کی تہی کہ اوس کے وقت مین جیسے کہ آج ہند مین ہے نہ تہی ❊

۴ - اس کی عبارت کا مطلب پابند شرع کا سمجھہ نہین سکتا ہی کہ حلوا خوردن را روئے باید جو شرح اسکی کسی نے مفید مذہب محمدی کے لکھی ہو اوس کو محض باطل سمجھو اور اسکے معنے اپنے دل سے پیدا کرو اگر واحد کا خیال دلمین رکھتے ہو ❊

موحد تین نوع کے ہوتے ہین ❊

اول - صوفی یہہ اپنے مذہب کے زندان مین اطفال کی مانند باپ اور مان کے تابع رہتے ہین ❊

دویم ملامتی یہہ مثل جوانون کے ظاہر اور مانند پیرون کی باطن رکھتے ہین ❊

سیوم - قلندر یہہ شبیہہ مُردون کی ہوجاتے ہین ❊

جو تیسرے درجہ مین پہونچتا ہی وہ تحریر اور تقریر کے لایق نہین رہتا ہی جیسے کہ مُردہ بےحس اور حرکت ہوتا ہے ❊

پہلے اور دوسرے درجہ مین تحریر اور تقریر کو توانا رہتا ہی باانہمہ جو دوسرے منزل کا مقیم ہوتا ہی بسبب کثرت استغنا کے کلام نہین کرتا ہی پس گفتگو کے واسطے پہلا ہی مرتبہ ہے ❊

اسکا کلام ایسے وقت کا ہی کہ پہلی منزل کوچ کر دوسری منزل کے درمیان مین تہا - نامہ نگار کی تحریر کا یہہ منشاء نہین ہے کہ مصنف اسکا راہ مین بھٹکتا رہا اور منزل مقصود سے دور رہا مگر یہہ کہ دوسری اور تیسری منزل مین جب جو پہونچتا ہی حسب قول رومی صاحب کی کلمہ اور کلام سے معطل ہوجاتا ہی - دیکھو فرماتے ہین -

دفتر سیوم مین فنا و بقا درویش کو۔ (گفت قایل درجہان درویش نیست
ور بود درویش او درویش نیست ✦ چون زبانہ شمع پیش آفتاب
نیست باشد ہست باشد در حساب) درویش مانند شمع کے ہی اور کمال
اسکا آفتاب جب آفتاب طلوع ہوتا ہے شمع بیکار ہو جاتی ہے کہ شمع
کی روشنی آفتاب مین اور آفتاب کا سایہ شمع پر موثر ہوتا ہے۔ سبوچہ کا
پانی جب تک سبوچہ مین رہتا ہے نیل اوسکو سیاہ کر سکتا ہی اور نیل کی
سیاہی کو یہہ دہو سکتا ہے جب سمندر مین اولٹ جاوے سبوچہ کا
پانی بے نام اور بے نشان ہو جاتا ہے پہر جو کچہہ فعل ہو سمندر کے نامزد ہوتا ہے ✦
خلاصہ یہہ ہے کہ جب تک درویشی کا لقب رکہتا ہے درویش نہین ہے جب
درویش ہو جاتا ہے بے نام اور بے نشان کے نام اور نشان مین
ملجاتا ہے۔ رومی سے جو جبریل نے کہا یہہ سچ ہے (ما برون را ننگریم و
قال را۔ ما درون را بنگریم و حال را) دیکہو دفتر سیوم مین موسی کا قصہ

ظہور چوبیسوان ہندی چینی [۲۴]

ایک چینی نے ایک ہندی سے پوچھا کہ تم کبہی کسی پر عاشق بہی ہوئی ہو
کہ تمہارے کلام مستانہ ہین اوس نے جوابدیا کہ جبکہ تمام جہان عاشق ہے
وہ مجہپر عاشق ہے پہر مین کیا دیوانہ ہون جو کسی پر عشق کرون ✦
۲ - س - تم کون نشہ کہاتے ہو کہ واہی تباہی بکا کرتے ہو - ج - وہ
نشہ نہین کہاتا جو مثل کرایہ کے ٹٹو کے منزل پر پہونچا کے اپنے گہر چلا جاتا ہے
مگر وہ نشہ کہایا ہے جو روز ازل سے ابد تک نہین اوترتا اور خمار اوسکے بعد
نہین ہوتا ہے ✦
۳ - س - تمکو خوف خدا اور شرم دنیا کچہہ ہے - ج - خدا ہو نہین اور
مین بچا نہین - پہر کسو جہہ سے خدا سے ڈرتا اور دنیا مین کسکو شرم یا غیرت
ہے جو مین کرتا اپنے مزے اور اپنے مطلب کو جو شخص جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی

اور عقیدہ ایک بنا لیتا ہے ✝

۴۔ س ۔ ہند کے باشندون مین کوئی ایسا ہے جو بے گناہ ہو ۔ ج ۔ انجیل مین لکھا ہی کہ دنیا مین کوئی آدمی نہین جو گناہ سے بری ہو جو حضرت عیسے کی شفاعت کا بھروسہ کرے اوسکو عاقبت مین نجات ملیگی دنیا مین اوس کی کیا حالت رہیگی مجھے یاد نہین کسی پادری صاحب سے دریافت کرلو ۔ البتہ اتنا کہہ سکتا ہون کہ پادری لوگ دعا کرینگے کہ جسطرح ممکن ہو کپورتھلہ کا رئیس ہرنام سنگہ ہو ✝

۵۔ س ۔ تمکو کچھہ تمنا ہے ۔ ج ۔ خوف دوزخ نہین ۔ خواہش بہشت نہین افسوس ہجر نہین ۔ شوق وصل نہین ۔ حبس ۔ نجات ۔ مکت ۔ بندہن کو بازیچہ اطفال سمجھتا ہون پھر تمنا کیا بیگن کی بورانی کی کرتا ✝

۶۔ س ۔ لوگ تم سے ناراض کیون ہین ۔ ج ۔ اون سے دریافت کرو کہ تمہارا اس نے کیا نقصان کیا ہی (حسود راچہ کنم کوز خود برنج درست) ✝

۷۔ س ۔ جسطرح سے تمام ہندی مردہ پرست ہین اور درختون و پتھرون اور جانورون اور جاہلون کو پوجتے ہین تم کیون نہین پوجتے ۔ ج ۔ وے سب مین عقل نہین رکھتے ہین اورون کے کہنے پر چلتے ہین مین نے عقل کل کو عقل کا درس دیا ہے وے خالی ہین مین اکا سیج ہون ✝

۸۔ س ۔ اسہی سبب سے وے تمہارے دشمن ہین ۔ ج ۔ عیسائی دوست تب ہون جب مین عیسائی دین قبول کرون اور مسلمان محبت تب کرین جب مسلمان ہو جاؤن اور ہندو تب راضی ہون جب میلی دہوتی والے برہمنون کو برآرندہ حاجات سمجھون اگر یہہ سب ایک ہوتے انکی خاطر کرتا ۔ اسما لمتین ڈومون کی طرح کس کس گھر بدہائی کہتا پھرون ✝

۹۔ س ۔ سب سے ظاہرداری رکھو ۔ دل مین اپنی سمجھہ کے موافق کام کرو ۔ ج ۔ لعنت ہی اوسپر جسکا دل اور ۔ زبان اور ہو ۔ جو دنیا کو ٹھگنا اور لوٹنا چاہتے ہین وے پارسا صورت بنا شیطنت کرتے ہین ۔ ہم دین و دنیا کو طلاق دے چکے ہین پھر دو دن کی زندگی کے واسطے کسطرح ایسا عمل ہو ✝

ظہور پچیسوان ۲۵ اسم اعظم

ایک دوست نے دریافت کیا کہ خداوند عالم کا اسم اعظم کون ہی بجواب اوسکے کہتا ہون - اسم موسوم کو کہتا ہے اور یہہ فرض کی ہوئی ایک چیز ہے خصوصیت موسوم سے اسم کو کچھہ نہین ہے اگر ہوتی تلی کا تلی ہی نام ہوتا - حالانکہ انگریزی مین اوسکو کیٹ اور فارسی مین اوسکو گربہ کہتے ہین پس ثابت ہی کہ اوس شکل کو جیسے تین ولایت کی مردم نے تین نام سے اشارہ کیا ویسے ہر دیس کے بہت نامون سے پس کوئی نام واسطے بلی کے خاص نہین ہے ؛

دنیا مین ہزارون نام ہین ہر کوئی اپنی پسند کے موافق اپنے بیٹے کا نام رکھتا ہے جسطرح سے ہر ایک نے خدا کا ایک نام رکھا ہے ؛

سب کوئی کہتا ہی کہ خدا بے نام و نشان اور بے مکان اور سب سے نیارا اور سب سے ملا ہے پھر کیا شک ہے یقین کرو جو نام تمکو پسند ہو اوس نام سے اوسکو پکارو (تو برای وصل کردن آمدی - نہ برائے فصل کردن آمدی) اس قصہ کو دیکھو ؛

کھوتا مل تب ہی مخاطب ہوگا جب اوسکو کھوتا مل کہکر پکاروگے کیونکہ اوس نے اپنے نام کو اپنے باپ سے کھوتا مل سنا اور پایا ہے وہ خدا جس نے شبد اور روپ اور رس اور گندہ اور سپرس کو پیدا کیا ہے جسکا جسطرح سے جی چاہے اور جسطرح سے جو اوسکو جس چیز مین تلاش کرے پاویگا کیونکہ ہر چیز مین موجود ہے ؛

معترض اعتراض کریگا کہ نامہ نگار بت پرستی کو عیب لگاتا ہی اور اس تحریر اور تقریر سے وہ روا ہوتی ہے - بجواب اوسکے کہتا ہون کہ جو حقیقت کو سمجھے اوسکو کچھہ ممانعت کسی فعل کی نہین ہے اور جو حقیقت کو نہین سمجھتا ہی وہ صورت کو دیکھتا ہے اور حقیقت کو غور نہین کرتا ہے پس معیوب معلوم ہوتا ہے ؛

از رسالہ سنہ ۱۸۷۵ ص ۱۱۰

ظہور ۲۶ چھبیسوان اولٹی سمجھ

ہر متنفس کہتا ہے کہ آفتاب و دہوپ - جسم و جان - بندہ و خدا - روز و
شب - ظلمت و نور - دین و دنیا - عورت و مرد - دوست و دشمن -
اوستاد و شاگرد - خورد و بزرگ - نیکی و بدی دو ہین - جواری جب کوڑی کو
اوچھالتے ہین کبھی چت ہوتی ہے کبھی پٹ - پس غور کرکے سمجھو کہ ایک ہی
کوڑی ہے جو چت اور پٹ ہوتی ہے - جب سے دنیا کا وجود معلوم ہوا
کبھی مسموع نہوا ہوگا کہ آفتاب ہو اور دہوپ نہو - جب دیکھا ہوگا آفتاب کو
دیکھا ہوگا دہوپ کو - جسم نے بغیر جان کے اور جان نے بغیر جسم کے
کوئی فعل نہ کیا ہوگا اور نہ کوئی بات کہی ہوگی - بندہ خدا کو اور خدا بندہ کو تکتا ہی
جیسے لیلی مجنون کو اور مجنون لیلی کو - رات کے بغیر دن اور دن کے بغیر
رات نہین رہتی ہے - ظلمت نور سے اور نور ظلمت سے وابستہ ہی کہ ایک کے بغیر
دوسرا تمیز نہین ہوتا ہے دین کا کوئی کام نہین جسکا تعلق دنیا سے نہین ہے
مرد بغیر عورت اور عورت بغیر مرد بیکار ہے دوست کبھی دشمن ہوجاتا ہے
کبھی دشمن دوست ہوجاتا ہے پس ایک شخص دو فعل کرتا ہے اوستاد بیوقوفون
کو شاگرد کرتا ہے اور دانشمندون کا شاگرد ہوتا ہے جو آج خورد کھلاتا ہے
وہ کل بزرگ ہوتا ہے - ایک قوم کے مردم کہتے ہین کہ دوسری قوم کو ستانا گناہ
ہے - دوسری قوم کے کہتے ہین کہ ہر قوم کو ستانا اور قتل کرنا ثواب ہے پس
دوئی کہان ثابت ہوئی (ایک ہے نور جسکا سب جلوہ) ✢

ظہور ۲۷ ستائیسوان عشق کی تعریف

از نکمت حصہ سیوم ص ۲۳

عشق کے معنے ہین حد سے متوجہ ہونا کسی چیز پر کہ سواے اوس چیز کے
دوسری چیز کا خیال دل مین نہ رہے اور یہہ تعلیم اور تلقین سے نہین ہوتا ہے
مانند علم لدنی کے خود بخود ہوجاتا ہے ✢

مستورات پر عشق شہوت جوانی سے اور اسباب دنیاوی پر حرص اور ہوس نفس حیوانی سے اور استیصال پر کسی کے نفس شیطانی سے ہوتا ہے ✝

خداوند عالم کی قدرت کے دیکہنے کا اور جزویت سے کلیت کا مرتبہ ملنے کا عقل اور تمیز سے ہوتا ہے - محسوسات کی لذت کی تحصیل کو جو عشق ہوتا ہی اوسکی نتیجہ مین جو حاصل ہوتا ہے وہ یہی محسوس ہوتا ہے اور جو محسوس ہی وہ معدوم شدنی ہے ✝

کیا خوش قسمت ہی وہ جو غیر محسوس پر عاشق ہووے اور غلبہ عشق سے فاعل اور مفعول اور فعل مین تمیز کو کہووے ✝

۲۸
ظہور اٹھائیسوان مجبور

دفعہ ۱ - جن پھلون کو کبہی کھایا ہی اونکا ذایقہ معلوم ہے اور منجملہ اون پھلون کے جنکا ذایقہ اچھا معلوم ہوا اونکو مکرر کھانے کو دل چاہتا ہے اور مکروہ سے دل متنفر ہے اور جن پہلون کو دیکہا یا سنا ہے اونکے ذایقہ کے دریافت کرنے کو بہی دل کی خواہش ہے لیکن جس پھل کو کسی حس سے نہین پہچانا اوس پھل سے کچہہ الفت یا نفرت نہین ہی یا آنکہ یقیناً معلوم ہے کہ ہزارون پہل اس دنیا مین ہین جن سے نامہ نگار کو علم نہین ہے ✝

دفعہ ۲ - کانون سے دو قسم کے کلام سنے ہین ایک قدرتی جیسے کہ آواز رعد - دوسرا صنعی اور یہہ کئی قسم کی ہین ایک عاقلون کی - دوسری ناقلون کی - جن کلامون کو سنا کسی کلام کے سننے کو مکرر قصد ہوا اور کسی کلام کے سننے سے کانون کو بند کیا اور اسمین کچہہ شک نہین کہ اس دنیا مین بہت کلام ہر ایک دیس کی زبان مین ہین کہ جنکا علم نہین ہوا اون سے نہ نفرت ہے نہ رغبت - اگر وہ کلام کان تک پہونچین ضرور اون سے نفرت یا رغبت ہو ✝

دفعہ ۳ - آنکہین اجسام ارضی اور اجرام فلکی کے دیکہنے کو طاقت رکہتی ہین باوجود اس قوت کی جن چیزون کو دیکہہ سکتی ہی اونکے رنگ اور ریشہ کو پہچاننے نہین سکتی

اور جو تحریر ہر ملک کی کتابون مین ہے اوسکے دیکھنے سی بھی عاجز ہین اور جس چیز کو
ان آنکھون نے دیکھا ہی اوہنین کی خوبی اور زشتی پر یہہ آنکھین حکم کرتی ہین حالانکہ
جن کو ان آنکھون نے نہین دیکھا اونین بہی خوبی اور زشتی ہوگی ✣

دفعہ ۴ - ہزارون پہول ہین جنکی بو اچھی معلوم ہوتی ہے اور لاکھون کی بو بد اور
بعضے ایسے پہول ہین کہ جنکی بو کو ایک اچھا اور دوسرا برا کہتا ہے اور اسمین کچھہ شک
نہین کہ جتنے گل اس ایک دنیا مین ہین سب کی صورت کا دیکھنا اور اونکی بو کا سونگھنا
مجھے یا اور کو امکان نہین ہوا ہے جن پہولون کو نہین سونگھا عجب نہین کہ اون پہولون
مین کسی پہول کی بو ان پہولون سے جنکا تجربہ کیا زیادہ مرغوب اور مکروہ ہو ✣

دفعہ ۵ - جن چیزون کو لمس کیا ہی کسی چیز کو ملایم اور کسی چیز کو سخت سمجھتا ہون
مگر بہت چیزین ایسی ہین کہ جنکو دیکھنا بھی میسر نہین ہوا اور اونکا چھونا بہت
مشکل تھا پس کسطرح سے اونکی لاغری اور فربہی پر حکم جاری کرون ✣

دفعہ ۶ - حس مشترک ظاہری حواس کا بیان حواس باطنی کو اور باطنی کا بیان
ظاہری کو پہونچاتی ہے اگرچہ منجملہ دس کے ایک یہہ بہی ہے لیکن نو کے سوال و جواب کو
یہہ ایک وکیل ہی جس چیز کا علم اون نو کو نہین اسکو بہی نہین ہے ✣

دفعہ ۷ - حافظہ خزانچی ہی آٹھہ حواسون کی علم کا اور کچھہ طاقت اسکو نہین ہے ✣

دفعہ ۸ - قوت واہمہ اوہنین چیزون مین اپنی شک کو کم و بیش کرتی ہے جو حواس
ظاہری سے پاتی ہے یا قوت متخیلہ سی - البتہ ایک طاقت اسمین ہی کہ جسطرح سی چھبیس ۲۶
حرفون سے لاکھون لغت بنے اور تھوڑے مخرجون سے بہت حرف بنے یہہ بھی
کر سکتا ہی چنانچہ بہوت - چڑیل کو ان نے بنایا ہی جیسے تمام دنیا کو خدا نے بنایا ہے

دفعہ ۹ - تخیل اور تمیز کو بہ نسبت اورون کی زیادہ شرف ہی کہ تخیل دیکھی اور ان دیکھی
کو بنا لیتا ہی پس یہہ سکتا ہی کہ جو چیز محسوسات سے باہر ہے اوسکے پکڑنے کو ہاتھہ
بڑہاوے اور تمیز اسکی امداد کو اپنی فوج ہمراہ کرے پس اس دس مین یہہ دو
بزرگ ہین ✣

دفعہ ۱۰ - ہند کے عاقل کہتے ہین کہ انیک کوٹ برہمانڈ ہین اور جو لوگ نیک کار ہین
جب اس مرت لوگ سی جدا ہوتے ہین چندر لوگ یا سورج لوگ وغیرہ مین اپنی خیال

یا افعال کے مطابق جاتے ہین ؟

دفعہ ۱۱ - یورپ کے عاقل کہتے ہین کہ ہیئت کو جاننے والے بیان کرتے ہین کہ بعضے کواکب کے قطر زمین کی برابر اور بعضے زمین سے زیادہ تر ہین - عقل قبول نہین کرتی ہے کہ یہہ آباد اور وے ویران ہون پس ضرور ہے کہ اون مین بہی کسی قسم کی خلقت ہو ؟

دفعہ ۱۲ - محمدیون کی قول کا ایک طرح سے اعتبار نہین ہو سکتا ہی کہ انکے پاس کوئی دلیل عقلی نہین ہے اور عقل کے درخت کی کاٹنے کو یہہ تیز کلہاڑی ہین اور دوسری طرح ہر ایک کے قول سے انکے قول کو شرف ہی اور اپنی راے کو بیان کرتے ہین اور یہہ خدا کا حکم جبرئیل کی معرفت عربی زبان مین آسمان سے اوتار کر زمین پر لاے ہین - اور اس جھگڑے سے اسوقت کچھہ غرض نہین کہ اس قوم کے مردم اورون سے سن سنا کر بات بناتے ہین یا جسطرح جیسے مُردون سے سنتے رہے ہین موجودون کو اونچے پر بیٹھہ کے اُمّ السیف اور اُمّ الاسلام سناتے ہین لیکن یہہ بہی کہتے ہین کہ یہہ کرہ بیضاوی ایک شتر کے سو صندوق سے یہہ ایک صندوق مین ہے اور بیشمار شتر ایسے صندوقون کی جوڑی سے لدے ہین ؟

دفعہ ۱۳ - ہماری اتنی بڑی عقل ہے جس چیز کو حواس ظاہری اور باطنی سی تا لو کیا ہی یا اوسکے کونہ کو پکڑا ہی اوسکے نیک و بد پر حکم کرتے ہین اور جو مقدمہ ہمارے محکمہ مین درپیش ہوتا ہی بالیقین جاننے نہین سکتے کہ مدعی جھوٹھا ہی یا مدعا علیہ - لعنت بہیج - تیمار خان نبکے ڈگری یا ڈسمس کا حکم لکھتی ہین اور خوب جانتے ہین کہ ہماری غلطی پر جو واقف ہین وہ ہنستے ہین اور بیخوف کہتے ہین کہ لقمان اور افلاطون وغیرہ جنکو لوگ بہت بڑا حکیم جانتے ہین اپنے وقت مین یہہ بہت بڑے نہ تھے جسطرح لارڈ ٹاڈ صاحب اور نیپیر صاحب اور ارجن اور رستم جنگ بہادر ہوئے اوسیطرح سے یہہ لوگ اپنے وقت مین ایک یا دو صفت کے وسیلہ سے حکیم ہو گئے اور سیمنیہ تلوار چمکا کر یا ملایم بات بنا کر جاہلون مین عالم بنگئے - کیا کرون اور کس سے مدد مانگون اسحالتین

جن چیزون کا حاصل ہونا امکان مین بشر کی ہے اون چیزون کے علم سے جملہ مخلوق اور مین محروم رہا وہ چیز جوان سی باہر ہے کیونکر ہاتھ آوے اور بغیر بغل مین دبائے اوس معشوق کے رات کو نیند کیونکر آوے +

دفعہ ۱۴ - جسکے اختیار مین میری حاجت روائی ہو وہ بہوت ہو یا دیوتا محسوس ہو یا غیر محسوس اوس سے میری یہی حاجت ہی +

دفعہ ۱۵ - اگر کوئی حاجت روا ہی میری اس حاجت کو وہ روا کرے اور اگر اوسکو طاقت نہین ہے خوش رہو آباد رہو +

نیازمند رخصت ہوتا ہے اگر مجھپر کوئی ہنسے اوسکی نادانی ہے کہ مین مجبور ہون اور جو مجبور ہے وہ معذور ہے +

ظہور اونتیسوان ۲۹ عاقل وناقل

ہر ایک عاقل اور ناقل اور موجد اور پیرو محسوسات کے دایرہ مین حواس ظاہری اور باطنی اور قوائے افعالی سے گہومتے ہین +

جو مشکل اور غیر معروف اور عجیب شئی کو دکہاتا یا قابو مین لاتا ہے وہ حکیم اور دانشمند یا شجاع یا صاحب کمال یا دیوتا یا ولی یا پیغمبر یا اوتار کہلاتا ہی جسکو کمیاب چیز پر قابض دیکہتے ہین اوس پر حسد کرتے ہین یا مثل اوسکے چاہتے ہین اور جسکو رسمی اور معمولی اشیاء سے محروم پاتے ہین اوسپر افسوس کرتے ہین جن چیزون کو ڈراونی سنتے یا دیکہتے ہین اونسے ڈرتے ہین اور جو چیزین سہاونی ہین اونکے ملنے کو حتی الامکان سعی کرتے ہین +

القصہ محسوسات کے گرداب سے کسی کا دل باہر نہین نکلتا ہی +

افسوس آتا ہی کہ محسوس مرغوب ہی یا مکروہ اور سخت ہی یا نرم سبکو فنا ہی جو قایم بالذات ہی وہ غیر محسوس ہے +

ای دل دیوانے تو خود سمجھہ اور غیرون کو سمجہا (در زمین دیگران خانہ مکن + کار خود کن کار بیگانہ مکن) فقط

ص ۹۸ شانتی چکر حصہ ہفتم

ظہور ۳۳ تیسوان فرض

اس لفظ کے معنے ہین تعین کرنا یا اندازہ کرنا - اندازہ جو کسی مذہب کے پیشوا نے کیا وہ خدا کی طرف سے اوسکے معتقدون نے سمجھا - حق یہہ ہے کہ خدا ہمارا اندازہ کیا ہوا ہے ورنہ خدا کا کہین پتہ نہین ہے - جھوٹھے ہین جو کہتے ہین کہ فلانا فرض ہمپر خدا نے کیا ہی - جو فرض ہوا ہے ٹھگون نے مسافرون پر کیا ہے یا منتظمون نے انتظام کو +

۱ - حساب پہلے کچہہ نہ تہا - محاسبون نے ایک عدد فرض کیا - اور ایک سے تا نہہ عدد بنائے پھر اونپر ایک نقطہ رکھا - ان دس سے بیشمار عدد حساب کئے اور دستور ضرب و قسمت وغیرہ کے بنائے اگر حساب کے مجموعہ کو کوئی جمع کرنا چاہے کئی شتر کے بار کے لایق ہو اور جتنے قاعدہ قایم ہوئے انپر اختتام نہین ہے ہر روز نئے دستور حساب کے بنتے ہین - تمام حساب کی بنیاد ایک عدد ہے اور وہ فرضی ہے اور ہماری مراد واسطے ثابت کرنے اسہی بات کے ہی +

۲ - علم خط کی بنیاد ایک نقطہ مفروض ہے نقطون کے اجتماع سے خط اور اضلاع اور دایرے بنے اونسے اشکال مختلف - اشکال فقط یہہ نہین ہین جو اقلیدس مین ہین ہر ایک پہل - پہول - برگ - کوہ - دریا ایک شکل دکھاتی ہے - اقلیدس ہر ایک شکل کے دیکھنے اور دکھانے کو اصول ہین - شکلین موجودات کی حساب سے بھی زیادہ ہین - غور کرو اوسکی اصل ایک نقطہ ہے اور وہ ہمارا فرضی ہے +

۳ - موسیقی کی بنیاد آواز ہے اوسکی کمی - بیشی مراتب کا نام سُر فرض کیا - سات سُر کو کم و بیش - پس و پیش کرکے بیشمار راگ بنائے - غور کرو جو کچھہ ہر ولایت و ہر زبان مین بنوع مختلف ہے ایک فرضی آواز کے سوائے کیا ہے +

۴ - حروف کی بنیاد الف ہے اور الف کا وجود نمبر ا و ۲ و ۳ سے ہوا - ایک الف سے جتنے حروف ہر ولایت کی زبان مین ہین حسب خیال اشخاص مختلف کے بنے ہین حروف سے اسم - فعل بنے - اسمون سے موسوم اور لفظون سے معنی فرض ہوئے کُتہ کو ایک نے ڈاگ - دوسرے نے سوان - تیسرے نے کلب - چوتھے نے

سنگ - پانچوین نے گوکر - علے ہذا القیاس ہر ایک نے اوسی ہی ایک شکل کو بنام دیگر فرض کیا - اگر کنہ کا کوئی نام ذاتی یا صفاتی ہوتا تغیر اوسمین نہوتا یہی حالت الفاظ اور اوسکے معنون کی ہے - انہین اسم و فعل - حروف سے جو ہمارے مفروض ہین ہر قسم کے نظم اور نثر جنکو برہما یعنے آفریدگار نے بنام چار بید اور خدا نے بنام توریت - انجیل - قرآن کے بنایا - یا اور آدمیون نے بنایا بنے ہین - خدا بہی انسے بنا اور برہما بہی انسے بنا ہے - سو جو تمام نام اور صفت ان شکلون سے ہین اور یہہ شکل ہماری فرض کی ہوئی ہین قدرتی نہین ہین - اگر قدرتی ہوتین حیوان مطلق بہی انکے قایل ہوتے - آدمی فقط تحریر و تقریر کرتے ہین کہ آدمی سے انکا وجود ہوا ہے - البتہ آدمی مین یہہ طاقت صنعت کی قدرتی ہے - جیسے حیوانات و نباتات مین قدرت نے یہہ طاقت نہین دی ہے ہر متنفس مین اس طاقت کو کم و بیش کیا ہے - کمی - بیشی طاقت صنعت سے انواع و اقسام کے مذہب اور بنوع مختلف دستور العمل بنے ہین - فی الحقیقت یہہ سب فرضی ہین قدرتی نہین ہین نادان ہین جو قدرت اور صنعت کو تمیز کر نہین سکتے ہین ؛

۵ - خدا کو کسی نے دیکہا نہین ہے اور نہ دیکہنے والے سے سنا ہے - جب آدمیون نے دیکہا کہ بغیر تخم کے درخت اور بغیر نطفے کے انسان اور حیوان نہین ہوتا ہے اس قیاس پر صنعت کے واسطے صانع کو فرض کیا - قیاس سب آدمیون کا مساوی نہین ہوتا ہے اسوجہہ سے خدا کی تعریف بنوع مختلف ہوگئی - حیوانات کو قدرت نے یہہ طاقت نہین دی تہی - اونہون کو خدا کی ذات و صفات کی تحقیقات کا فکر نہین ہوا ؛

۶ - قدرت اور صنعت بہی فقط ہمارے مفروض ذہنی ہین اور قدرت ہمنے اوسکو فرض کیا ہے جسکی بناوٹ کی حقیقت انسان کو ثابت نہین ہوئی جیسے ہم نہین جانتے ہین کہ آسمان کیا شی ہے اور کسطرح سے بنا ہے - کہان تک اسکی وسعت ہے اور صنعت ہمنے اوسکا نام رکہا ہے - جنکی حقیقت پر کچہہ ہمکو علم ہے - جیسے ہم سکتے ہین قلم سے بعض قسم کے درخت کو سرسبز کرنا باور کرو جتنے مذہب اور دستور العمل پہلے تہے یا اب ہین یا آیندہ ہونگے سب انسان کے بناوٹی ہین

قدرت نے کسی کو نہین بنایا ہی ٭

۷ - سمندر جو لا پیدا کنار ہے اسکی اصل ایک قطرہ پانی کا ہے متعدد قطرات کے اجتماع سے یہہ بحر اعظم پیدا ہوا ہے - یہہ پانی کا قطرہ ابر سے بنا ہے - ابر بخار سے اور بخار مٹی اور ہوا اور آگ سے - طول تقریر کو مختصر کرتا ہون - استحالہ سے ایک صورت کے دوسری صورت بنی ہے جس جرم یا جسم کی حقیقت پر نظر کرو اوسکی بنیاد ذرہ خاک - قطرہ پانی اور شرر آگ سے خفیف ہے اور مثل آسمان کی غیر محسوس ہے - ہم جاننے کی طاقت نہین رکھتے ہین کہ کس ترکیب سے یہہ صورت ہوئی - اس لئے ہمنے اسکا نام قدرت رکھا ہی - قدرت کی تعریف آجتک کسی کو معلوم نہین ہوئی - اسوجہہ سے ہم گمان کرتے ہین کہ آیندہ بہی کسی کو معلوم نہوگی جیسے قدرتی مقدمات مین ہم دخل در معقولات کرتے پہلے بہی کرتے رہے آیندہ بہی ایسا عمل ہوگا - جیسے ہم حیرت کے دریا مین غوطے کہاتے ہین سب ہی کہاتے رہے آیندہ بہی کوئی پار نہ اوتریگا ٭

۸ - دنیا کی ابتدا اور انتہا کو کوئی کہتا ہی کہ ابتدا ہی اور انتہا ہوگی - کوئی اس رای کے برخلاف رائے دیتا ہی حقیقت ہر شی کے دیکھنے اور سننے وغیرہ سے تمیز ہوتی ہے - یہہ مرتبہ انسان کو حاصل نہین ہوا پس یہہ بہی قیاسی و فرضی دعوی ہے جب دنیا کا وجود ہوا آدمی کسی غیر موقعہ پر کھڑا ہوکے دیکھتا جیسے ہم بندر کا تماشہ دیکھتے ہین اوسکا قول لایق اعتبار کے ہوتا - اگر ہم برہما کو بہی دنیا کی ابتدا کا موجد فرض کرین اوس نے بہی کنول کے پھول پر جو کرہ آب پر تہا اپنے تئین بیٹھا دیکھا اوس کنول کی اور اوس پانی کی اور وہ پانی جس سطح پر تہا اوسکے حال سے ناواقف تہا وہ کسطرح کہہ سکتا ہی کہ اوسکی ابتدا کب سے ہوئی اور کسطرح سے ہوئی - حالانکہ برہما کی جو تعریف رقم ہے یہہ بہی برہمنون کی صنعت ہی - پیغمبرون کے امتی کہتے ہین کہ آدم بہشت سے نکالا گیا اس قول کو باور کرنے سے بہی دنیا کی ابتدا معلوم نہین ہوگی کہ جب وہ نکالا گیا باغ اور بہشت موجود تہا - علاوہ اسکے کوئی کتاب آدم کی تصنیف مشہور نہین ہے - موسے جس سے پیغمبرون کی بنیاد قایم ہوئی لکہتا ہے کہ خدا کی روح پانی پر تیرتی تہی ۔ موسے نے یہہ نہین لکہا کہ اوس نے کس کتاب مین

ایسا لکھا دیکھا - قطع نظر اس حجت سے پانی وجود اوسوقت بہی تھا - ابتدا کی تعریف
ہم ایسی چاہتے ہین - جب کچہہ نہ تھا جب اسکی ابتدا کسی کے قول سے ثابت نہین
ہوتی ہے انتہا کی تعریف کرنا ناحق دروغگوئی سے ملزم ہونا ہے - حق یہہ ہے کہ اسکی
ابتدا اور انتہا ہے یا نہین ہے ادراک اوسکا امکان بشر سے باہر ہے - آدمی کو لازم ہے
دیکھے کو دیکھا اور سنے کو سنا - قیاسی کو قیاسی کہے - وہ آدمی اچھا نہین ہے جو کسی غرض
سے جھوٹھ بولے ؛

۹ - بہشت کی بنیاد آرام پر اور دوزخ کی رنج پر اور تناسخ کی سرگردانی پر کسی نے رکھی
سلطان سلطنت نے نیک افعالی اور بدافعالی پر بدل دی - موجدان مذاہب نے
بہشت کی بنیاد اپنے مذہب کی فرمان برداری پر اور دوزخ کی بغاوت پر - اصل
مکان سے اوکھاڑ کے رکھ لی - بہشت و دوزخ سے کوئی آیا نہین ہے نہ یہان سے
جانے والا واپس آیا ہے - نہ یہہ کوئی بتاتا ہے کہ وہ کہان ہے - کواکب کی کیفیت بانکہ
بہت دور ہین اور بعض چہوٹے - بعض بڑے ہین دوربین وغیرہ آلات سے
کچہہ معلوم ہو جاتی ہے - بہشت و دوزخ کا پتہ کہین کوئی نہین بتاتا ہے - جو کہتے
ہین کہ ہم خدا ہین یا خدا سے کلام کرتے ہین وے بہی اپنی تصنیفات مین بے سروپا
واہیات کہتے ہین - اگر لوگ کہین کہ ہم قیاس کرتے ہین کہ بہشت و دوزخ ہوگا
مضایقہ نہین - جیسے اور قیاس شک و یقین کے درمیان ہین یہہ بہی سہی -
دہوکے بازی ہے جو بہشت و دوزخ کو نشان دیتے ہین جس سے خود جاہل ہین

۱۰ - شیطان کے وجود کو جسنے قایم کیا فقط اس خیال سے کہ ہر شے کی ضد ہے
جیسے روشنی کی ضد تاریکی - دن کی ضد رات - پانی کی ضد آگ - نیکی کی ضد
بدی ہے - نیکی کا کرنے والا خدا بدی نہین کر سکتا پس بدی کے خالق کا نام
شیطان ہونا چاہئے - جو غور کرے وہ آسانی سے سمجہہ لے کہ نیکی اور بدی ہماری
بنائی اور ہماری فرضی ہین - قدرتی نہین ہین - دوئم مخنث یعنی خنثہ کو دیکھو
مرد بہی وہ ہے عورت بہی وہ ہے : دونون صفت سے موصوف ہے اور
دونون صفت سے منزہ ہے - کمال غلطی ہے جو اپنے خیالی اور فرضی اور
قیاسی باتون کو قدرتی ظاہر کرین ؛

۱۱ - قدرت کو صاحبان علم مصدر قرار دیکے اسکی تصریف کر اسکا اسم فاعل قادر بناتے ہین ہم اسکو ایک اسم فرضی سمجھتے ہین جسکی ماہیت کی ادراک سی اپنی تئین جاہل جانتے ہین ہرچند مثل حیوانات کی اسکی ماہیت کے ادراک سے قاصر نہین ہین اور کل سی کسی جزو کی واقف بہی ہین مگر وہ علم جہل کی شبیہہ ہے پس ہمارا یہی حق ہے کہ قدرت کی ماہیت کی جاننے کا شوق رکہین اور حسب عقلا ماضی و حال کی اوس سے جو عمدہ معلوم ہو اوسکو اپنا دستور العمل بناوین - جو اس مضمون کو دیدہ انصاف سے دیکہے وہ کبہی جہوٹھہ نہ بولے جو اشیا جو ظاہر ہین اونکی حالت ہمیشہ مساوی ہے جو محجوب ہین اونکا انکشا ہے +

۱۲ - امر و نہی جسقدر مکتوبون مین ہین آدمیون کے مجاریہ ہین - بعض نے خودرائی سے کئے ہین - بعض نے مشورت سے ایک جماعت کی - بعض نے تجربہ کرکے لکھے ہین - بعض نے اپنی غور و فکر سے - بعض نے مصلحت عام کا خیال کیا ہی - خدا کا یا حکیم کا یا پیشوا کا قول اسواسطے قرار دیا ہی کہ لوگون کے دل پر اثر کرے اور یقین پیدا کرے تاکہ بدافعالی سے باز رہین - جو مخل امنیت عوام کی ہون اور ایسے فعل کرین جو سبب معاونت یکدیگر کے ہون - اور متقدمین کا ایسا جہوٹھہ جہوٹھہ مین داخل نہین ہے کہ بچون کو ڈرانا - پہوسلانا اونہین کی بہتری کے واسطے ہوتا ہے لیکن غرضمندون نے اونہین کی پیروی کر اپنے مطلب کے حاصل کرنے کو ظالمانہ ہدایت کو احکام آلہی بتا دیا اوس سے مصلحت جاتی رہی اور ہر ایک نے جب ایسا کیا شر و فساد پیدا ہوگیا +

۱۳ - تہذیب اخلاق - ترکیب منزلی - سیاست مدنی سب ہی مصلحت عام کی ہین مصلحت وہ ہی جسکا اثر سب پر مساوی ہے - چونکہ تمام آدمیون کے دل پر قدرت نے مساوی اثر نہین کیا جو باعث آزار اورون کے ہوئے اونکے ڈرانے اور دہمکانے اور اونکو اونکی حرکات سے باز رکھنے کو سزا قرار دی تاکہ ایک کو سزا آپ دیکہہ کے اور بدکار ڈرین اور جو باعث امداد اورون کے ہوئے اونکے واسطے خیر تجویز کی تاکہ اور اونکی پیروی کرین اسکا نام قانون قرار پایا - ہر مذہب کی - ہر ایک سلطان کی - ہر ایک حکیم کی کتاب مین جو امر و نہی ہے اسی مطلب کو دکہاتی ہے اسکے سوائے کوئی مطلب نہین ہے اور یہہ واجبی ہے +

۱۴- زبردست ظالم بادشاہون اور ہوشیار- چالاک بدمعاشون نے بیوقوفون اور کمزورون کو دہمکا- پہسلا کے ایسے دستور العمل بنائے کہ جنکا نتیجہ عوام کو بہتر نہوا- مگر اونکو یا اونکے گورو کو- ایسے نامنصفانہ امرونہی کے واسطے معقول دلیل کو دیکھنا دشوار تہا اونہون نے ویسی ناحق باتون کو خدا کا قول یا الہام قرار دیا اور اپنے تئین کسی قسم کا خدا کا واسطہ دار بنایا اور جسطرح سے قلب ساز کہوٹے روپیون مین اچہے روپئے ملا کے بیچتے ہین حکما کے چند قول کو اوسمین شامل کر دیا - اور جسطرح سے لالچی کیمیا سازون کے دم مین آتے ہین اونکے دم مین آگئے اور جسطرح رہزنون کے خوف سے مال کو جان پر اپنی نثار کرتے ہین اون سے ڈر گئے +

۱۵- دوشالہ کی تمنا اور کمبل سے نفرت اوسکو ہوتی ہی جو ہمیشہ دوشالہ اوڑہتا رہا ہو- جو کمبل مین پلا ہوتا ہے اور اوسیہی کو غنیمت سمجہتا ہے - اس تحریر سے مراد یہہ ہے کہ جسکی دو چار پشت ویسے نامعقول قانون کی عادی ہو گئی اوس نے اوسیہی کو روا سمجہا اور جب ہر مذہب والون سے ویسے احکام کو خدا کے احکام سنا باور کیا کہ خدا کی ایسے احکام جاری ہوتے ہین- جنہون کو حق و ناحق کی تمیز ہوئی مگر طاقت رہائی کی نہوئی - اوہون نے ناچار اوسیہی قانون پر عمل کیا +

۱۶- قدرت نے بہوکھہ- پیاس - سردی - گرمی - خواب - بیداری - خواہش مباشرت - الفت - نفرت - ہم درجہ انسان و حیوان کو مساوی دی ہے موت اور زندگی سب کی واسطے قرار دی ہے - بارش کوہ - دریا اور ہر قسم کی زمین پر مساوی ہوتی ہے - ہر جنس کے واسطے جو آئین قدرت نے بنائی ہے مساوی اوسکا عمل ہے - حکما اور عقلا کی ہدایت بہی بشبہہ قانون قدرت کی ہے - کسی حکیم نے یہہ نہین کہا کہ دولتمند ایک آثار طعام کہاوے اور مفلس نیم آثار - مگر یہہ کہا ہے کہ ہر متنفس جسقدر اشتہا کو باقی رکہہ کے طعام کہاونے - یہہ حکم بدمعاش و نیک معاش کو مساوی ہے - جو حکم زن - مرد - یگانہ - بیگانہ کو برابر ہو - اگر نامناسب بہی ہو شرارت سے نہین - غلط فہمی سے ہی - حاکم اوسکا معذور ہے کہ اصلاح کو عاجز تہا - جب جنکو اوسکے ترمیم کی عقل ہو مرمت کرے دنیا کا یہہ انتظام قدیم سے رہا کہ ہر شے کی صورت وقت بوقت تبدیل ہو کبہی

کہین پہلے سے بہتر کہین بدتر ہوگئی اور ایسا ہی ہمیشہ ہوگا - ہر متنفس کے سر مین عقل اسہی واسطے قدرت نے بھری ہی کہ غور و فکر سے غلطی کو نکالے - جتنے حکما کی نصایح کو بغور دیکھا کسی مین ایسا نہین پایا کہ ایک بشر کو بہتر دوسرے کو بصبند ہو - جو سزا ایک چور کو وہی دوسرے کو - باینہمہ کہ حکما کا قول - فعل - خیال قدرت کے شبیہہ ہے کسی دانشمند نے اونکے دستور العمل و ہدایت نامہ کو کلام اللہ نہین کہا اور نہ اونہون نے براے خود کچہہ خصوصیت ظاہر کی - نہ اپنے قول کو الہامی کہا - ہماری راے مین مناسب تہا کہ وے اپنے قول کو خدا کا کلام کہتے تاکہ ضعیف العقل اوسکی فضیلت کو یقین کر بدفعلی سے بچتے - لیکن - راستبازون کو پسند نہین ہوتا ہی کہ اپنے دل کو کذب کے داغ سے سیاہ کرین ✝

۱۷ - الہامی اور خدائی کلام اور افعال پر غور کرو ✝

۱ - برہمن گناہ کرے سزا سے معاف رہی - برہمن بچہ ہر قوم کے پیر نود سالہ کی باپ کی برابر متصور ہو - برہمن ہر قوم کی لڑکی لینے کو مجاز ہو اور کسی قوم کا اوسکی لڑکی لینے کو توانا نہو - جب قوم کے گہر شادی ہو یا غمی - کوئی کسی قوم کا کچہہ خطا کرے کسی قوم کے گہر کوئی آفت سماوی یا ارضی ہو - برہمن کو نقد و جنس دے اور برہمن سے کسیطرح سے کبہی نقد یا جنس نہ لے -

باون نام برہمن نے راجہ بل کو ہلاک کیا اور فریب سے اوسکے ملک کو لے لیا وہ اوتار ہوگیا یعنے خدا مجسم - اور بسوامتر نے راجہ ہری چند کا ملک فریب سے لیا اور اتنا رنجیدہ کیا کہ بن آئی موت مرگیا - وہ رکہیشر یعنے خدا کا مقرب ٹہرا - اور پرسرام نام برہمن نے راجہ سہسر باہو کو اور بیشمار چہتریون کو بیگناہ قتل کیا اسوجہہ سے وہ بہی مجسم خدا ہوگیا - کیا یہہ الہامی یا خدائی احکام ہین - ایسے ظالمانہ احکام محمود غزنی نے واسطے ایاز کے بہی جاری نہین کئے تہے جسپر وہ اتنا عاشق تہا - جتنا تاج الملوک بکاولی پر ✝

۲ - موسے نے توریت مین خدا کی طرف سے ایسے ظالمانہ اور مکارانہ احکام ظاہر کئے ہین کہ تو فلانے کا ملک چہین لے - فلانی قوم کو قتل کر - فلانے کے زن - بچون کو غلام بنا اور اونپر متصرف ہو - کیا اوس کتاب پر یقین کرنے والے خدا کو گرگ کی

برابر سمجھتے ہین یا چنگیز خان ہلاکو کی مانند ❊

۳ - محمد کو خدا نے کہا کہ تو ہر قوم کے آدمیون سے کہہ کہ اسلام قبول کرین یا جزیہ دین - اگر اس حکم کو نہ سنین انکو قتل کر اور اونکے گہر بار کو لوٹ اور اونکے زن - بچون کو لونڈی - غلام بنا اگر خدا کے ایسے ہی احکام ہین خدا سے رہزن اور ڈکیت اچھے

۴ - عیسے نے سلطان کی رعایا کے بعض آدمیون سے کہا کہ تم سلطان کو خراج مت دو اور مین خدا کا بیٹا ہون - مین واسطے صلح کرانے کے نہین آیا ہون بلکہ تلوار چلانے کو آیا ہون اور باپ کو بیٹے سے اور بہو کو ساس سے جدا کرانے آیا ہون کیا یہی علامتین اوس خدا کی ہین جسکو ہر قوم کے کہتے ہین کہ نہ اوسکے جسم ہے نہ اوسکا مکان ہے اور رحیم اور کریم اور عادل ہے - نہ اوسکی مان ہے - نہ جورو - اوسکا باپ بیٹا ہو ❊

۵ - جتنی کتابین خدائی کہلاتی ہین سب ان اسم - فعل - حرف سے لکھی ہین جنکو آدمیون نے بنایا - تعجب ہے انکی سمجھ پر جو ذرا غور نہین کرتے اور غرضگویون کی کلام کو خدا کا کلام سمجھتے ہین جیسے احکام مذہبی کتب مین ہین نادان بچے اور دیوانے - اور متوالے بھی نہین کرتے ہین - خدا جسکے ہزارون صفاتی نام ہین کیا ایسے کلامون کو اوسکا کلام سمجھین - ہان جب ہمارے سر سے عقل جاتی رہے اور مثل پتھر کے بے حس و حرکت ہو جاوین ضرور خدا کا کلام سمجھین ❊

۱۸ - خدا کا انصاف دیکھو - مرد ایک جورو کے جیتے ہوے چاہے جتنی جورو ین کرے - عورت نامرد خسم کی بھی اپنے خسم کے حین حیات دوسرا خسم کرنے نپاوے مرد مسلمان جو غیر قوم کے آدمیون کو قتل کرے - مسلمان کرے - لوٹے وہ بہشت مین بہتر حور ۷۲ غلمان پاوے اور مسلمانی کسبی ہندو یا عیسائی کو اپنے ناز و نیاز سے مسلمان کرے اوسکے واسطے بہشت مین ایک سنڈے مرد کا بہی اقرار نہو - ایسی عدالت خدا نے عرب مین کی - مرد کے مرنے سے عورت کی ستی ہونے کو اور مرد کی مرتے ہی عورت کو رانڈ رہنے کو دیوبانی مین خدا نے فرماوی اور عورت کی مرنے یا ناپسند ہونے سے مرد چاہے جتنی عورتین کرلے - ایسے عادل خدا سے ہماری گورنمنٹ انگلشیہ اچھی ہے کہ جب تک ڈاکٹر صاحب گواہی نہین دیتے کہ یہہ آدمی تلی کے مرض سے مرا ہے قاتل کی بندوق سے نہین مرا

تب تک وہ مقدمہ کو خارج نہین کرتے ؛

۱۹ - خداکے متوسلون کے معجزے دیکھو - خدا کے خاص بیٹے نے پانی کو شراب کردیا اگر ایسا کیا شراب فروشون پر کتنا ظلم ہوا - خدا کے عزیزون سے ہماری رفیق اچھے ہین جنہون نے تار لگایا - ریل بنائی - فوٹوگراف لگایا جسکو شک ہو دیکھ لے - خدا کے دوست محمد صاحب نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے - دیکھو ہمارے دوستون فوراً جوڑ دیا نہین جہان مین اندہیرا ہوجاتا ؛

خدا نے ایک گوالہ کا قالب قبول کر گوردہن کی پہاڑ کو اوٹھا لیا کہ دنیا کا ترازو ہلنے لگا اور بہونچال ہونے لگا میرے دوست گردہاری لعل نے گیان ساگر کو بنایا کہ ہنود کا سیماب دل قرار پاگیا - تمام معجزات بہانمتی کے تماشے ہین یا علم طبعی کی نسخے ہین -

۲۰ - حکما نے جو کیا یا کہا دنیا کی انتظام کو اور اعتدال کے قیام کو - پیشوایان مذاہب نے جو کیا یا کہا اپنے پوجانے اور خلق کے بہکانے اور ایکدیگر کے لڑانے کو - میرے کلام پر یقین نکرو ہر ایک کے پندنامون کو دیکھ کے اپنی عقل سے تجویز کرلو ؛

۲۱ - جو آدمی متلون مزاج ہوتا ہی اوسکا کوئی اعتبار نہین کرتا ہی وہ خدا جس نے اپنے فرزند اور دوستون اور وکیلون اور فرشتون کی ذریعہ سے متضادہ احکام جاری کئے نادان ہی جو اوسکا اعتبار کرے ؛

۲۲ - اگر بغیر فرض کرنے ایک خدا کے تمہارا دل قرار نہین پاتا ہی جو ہر ذرہ خاک اور ہر قطرۂ آب مین چمکتا ہی اور تمہارے دل مین بہی وہی تمہاری حیات کا باعث ہے اوسیہی کو فرض کرو تاکہ تمکو دوسرے کی تلاش نرہے اور تیرتھ اور حج کا فکر کرنا نہ پڑے اگر رہبر اور پیشوا کے بغیر کارروائی مشکل ہے - عقل جو تمہارے سر مین ہی یہہ سب سے اچہا پیشوا ہی - اگر کتاب کی ضرورت ہو اپنے دل کے صفحہ پر لکہا دیکھو کہ تمہارا دل دوسرون سے کیا چاہتا ہے اوسی مطابق دوسرون سے کرو - خوب غور سے سمجھو کہ جلیبا ہر نفس اپنی جسم وجان کو چاہتا ہی اوسکا باپ - برادر - پسر - پیر - مرید - دوست نہین چاہتا ہی بلکہ ہر شخص اپنی مطلب کو عوام کی مصلحت سے مقدم سمجہتا ہی - خدا اگر غیر کو فرض کروگے وہ تم سے عبادت کا خواستگار ہوگا - کتاب جس پر تم ایمان لاؤگے اوسمین خلاف عقل بعید از قیاس لکہا ہوگا - جسکو تم پیشوا کروگے وہ تمکو اپنی مذہب کی ترویج کو

جنگ و جہاد - مکر و فریب کرنے کو سکھاویگا - اور ہدایت کریگا کہ تن - من - دہن زن - زمین - زر ہماری نذر کرو - جب تمہاری جملہ مہمات کے سرانجام کو تمہارے حواس ظاہری اور باطنی اور اعضای افعالی مثل ہاتھہ - پانو موجود ہین - نالایقی ہے کہ مانند گوبر خور برہمنون کے مُردون سے امداد کے محتاج ہو اور ردّی تقویم سے سعادت طالع کو دریافت کرو - شمس تبریز میرا گواہ ہے (حیف باشد کہ شود تابع فرمان کسے - آن کسی را کہ بود قدرت سلطان بودن) +

۲۳ - ہر مذہب کی پیشوا کی کتاب اور ہر سلطنت کی بادشاہ کی آئین کو دیکھو - رسوم استامپ کو کیا تاکید ہی اور اجراے ڈگری کو کیا شرط ہے - تمکو از خود معلوم ہوجاویگا اگر غور کروگے +

۲۴ - نادان ہین جو ایک کاتب کی کتاب کو دیکھتے ہین اور دوسری کی کتاب سے نفرت کرتے ہین - ای یار روپیل جیسی کالی ویسی سفید - دیکھو بہار دانش مین بادشاہ ختن کے قصہ کو +

۲۵ - جو شے محسوس نہین ہوتی ہے جیسے ہما اور پارس پتھر تمہارے فرض کئے ہین - عقل سے یا جہالت سی - حکمت سی یا شہوت و غضب و ظلم سے - قدرت نے تم پر وہی فرض کیا جو بہاگ بہری مین بموجب اقوال حکماے متقدمین رقم ہے اور جتنی فرض زبردستون اور دہوکہ بازون نے تمپر کئے ہین وے سب عقبے کا دہوکہ دے تمکو دنیا سے کہوتے ہین +

۲۶ - تمنے سنا ہوگا اس مسئلہ کو - کہ کیا نادان ہی جو گود کا چہوڑ پیٹ کے کی آس کری اسکے معنے ہین کہ دنیا کے فرایض کو ادا نکر موت کے بعد کا خیال کرے - زمان سابقہ مین جو برخلاف عوام کے کلام کرتے تھے مثل سرمد و منصور قتل کئے جاتے تھے وے اشارہ اور کنایہ سے حقیقت حال بتاتے تھے - کنہیا لعل وکٹوریہ قیصرہ ہند کے عہد مین بیخوف لکھتا ہے کہ اس سلطنت مین آزادی ہے اور اپنی جان سے ہاتہہ دہو پای برکاب ہے +

۲۷ - ہر مذہب کے مجتہد ہر گلی - کوچہ مین مثل پادریون کے منادی کرتے اور مانند برہمنون کے بہیکھہ مانگتے - پترہ دسم بہاگوت سناتے - مُردون کا سرادہ کراتے

اور مُلانے ام السیف ام الاسلام پکارتے پہرتے ہین - انسے پوچہو کہ خدا کہان ہے
اور اوسکو تم نے یا تمہارے پیشوانے دیکہا ہی - اور بہشت و دوزخ کہان ہے اونکو
تمہارا کوئی دیکہہ کے یہان آیا ہے اور تمہاری کتاب کو جب خدانے لکہا یا بہیجا
اوسوقت کوئی شخص حاضر تہا اور الہام یعنے پس پردہ کی آواز سے تمنے کسطرح
سے یقین کیا کہ خدا کہتا ہے یا خدا کے انتظام کو برہم کرنے والا - اور خدا نے
دنیا کو مدت سے بنایا - بعد عرصہ دراز کے اس کتاب کو بہیجا - اسکا سبب کیا
یہہ ہے کہ وہ متوالا پڑا تہا اور خدانے جو نئی کتابون سے پچہلی کتابون کو منسوخ کیا
کیا پہلے اوسکو عقل نہ تہی یا وہ مضمون اوسکے ذہن مین نہین آیا تہا جسکو اب سکہہ کے
لکہا - کسی سے جواب معقول نپاؤگے کیونکہ جب دعوے معقول ہو جواب معقول ہو
اور تماشا دیکہو کہ ہر ایک دوسرے کی کتاب کو عیب لگاتا ہے اور الہامی نہین
بتاتا ہی یہی دلیل ہے کہ جو ہے چالاکون کی صنعت ہی - خدا نے آسمان اور
کواکب اور ابر - باران - موسم اور انواع موجودات کو ہزارون سال مین تبدیل نہین
کیا اوسکی مخلوقات مین جو ہر ایک سیارہ مین ہی یہہ دنیا جسپر ہم شیطان کی اوستاد
بنے اکڑتے ہین ایسی ہے جیسے اونٹ کی موہنہ مین زیرہ - اور ارضی مخلوقات مین
انسان کی خلقت ایسی کم ہے جیسے بہیڑ کے دُم کے تلے کے بال - اونکے واسطے
ہر روز خامہ فرسائی کرتا ہی جیسے کنہیا لعل ہندیون کے واسطے اور پادری ہنود کو
عیسائی کرنے کے واسطے - کیا اوسکو عاقل کی عقل قبول کرنے سکتی ہے - محض
جہوٹھ بالکل جہوٹھ - خدا کے پاس سیاہی اور قلم اور کاغذ بہی نہین ہے اگر ہوتا
موسے کو پتہرون پر دس حکم لکہہ کے ندیتا اور محمد کے پاس زبانی حکم کہلا نہ بہیجتا اور
برہمنون کے جدامجد مسمے برہما جسنے ملک برہما کو آباد کیا یہہ وہ ملک ہے جہان
رام سنگہ کوکا بہیجا گیا - آسمان سے چلا کے اکاش بانی نکرتا - جیسے الکہہ دہاری رسالہ
جاری کرتا ہے لکہہ کے بہیجتا بلکہ چہاپہ کرا کے ہر متنفس کی پاس بہیجدیتا جیسے ٹکس
یا چندہ کا اشتہار ہوجاتا ہے پس باور کرو کہ رستم کو رستم فردوسی نے بنایا
زر کی طمع سے ؟

۲۸ - جسطرح سے حیوانات کی مادر - پدر اپنے بچون کو ہوشیار کردیتے ہین دیسے

قدرت نے تمکو حواس و قواے دیے ہین جیسے جوان حیوان بغیر امداد مادر۔ پدر اپنی سعی و کوشش سے اپنی زندگی کا اسباب مہیا کرسکتے ہین تم اپنے علم و عقل سے دین اور دنیا کا انتظام کرو۔ حیوان سے زیادہ حقیر ہے جو پیشوا اور پیغمبر کا محتاج رہے

۲۹ - جب آدمی کو خبر نہین کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے اور پیشوا اور اولیا کہان ہین اور اونپر کیا گذرتا ہے - نادان ہی جو اون سے امداد کا بہروسہ کرے آدمی کو چاہئے کہ جب تک زندہ رہے زندون سے کہے کہ اچھی نوکری دلادو یا دو اور خوبصورت عورت لادو یا بلادو اور کسی کمزور۔ بیوقوف - نادان - غافل کا ملک لڑکے یا حکمت عملی کرکے ہماری سلطنت مین ملادو - جب مرے جبن مُردے کو مُردون مین سے حاجت روا سمجھے اوس سے حاجت روائی کی درخواست کرے جو زندہ مُردہ سے لجاجت کرتا ہے باور کرو اوسکی عقل مری ہے ❊

۳۰ - سوتے کو جاگتا جگاتا ہی اندہے کو آنکہہ والا راہ دکہاتا ہے بچے کو جوان پالتا ہی مفلس کی مالدار مدد کرتا ہے - کمزور کی زور آور حمایت کرتا ہے اگیانی کو گیانی گیان دیتا ہے - مُردہ کو زندہ جلاتا یا گاڑتا ہے - کمزور کو زور آور دباتا ہے - برعکس اسکے کبھی واقع نہین ہوتا ہی - کیا نادان ہین وے جو مُردون سے اون چیزون کو چاہتے ہین جنکو زندون سے پانا محال سمجھتے ہین آدمی کو چاہئے گوشت قصاب کی دوکان سے تلاش کرے - ہیرا وگی - جوہری کتے پاس سے نہین ملیگا ❊

۳۱ - جن لوگون کو آدمی اپنا پیمبر - اوتار - پیشوا - دیوتا سمجھتے ہین اونکی پیدائش اور زندگی اور موت کے حال کو دیکہین جیسا ہر ایک کا حال ہے ویسا اونکا تہا اور معجزات اونکے ایسے تھے جیسے فتوحات روس کو پادری اور فتوحات روم کو محمدی اخبار نویس لکھتے ہین اور بھاٹ - مراسی جسکے دروازہ پر جاتے ہین پانے سے تعریف نہ پانے سے مذمت کرتے ہین - علاوہ اسکے کسیکے پیشوا نے خدا کا چہرہ نہین لکھا جیسے بخشی فوج کے لکھا کرتے ہین اور نہ کسی نے حلیہ لکھا جیسے انتقالی قیدیون کا صاحب ضلع لکھتے ہین اور نہ کسی نے خدا کا حکم نامہ خدا کی مُہر و دستخط سے لکھا دکھایا جیسے چپراسی عدالت کا حکمنامہ بنام ناظر کے لکھا دکھاتے ہین اگر حسب خیال عوام کے خدائی انتظام مانند انتظام دنیا کے ہے ان شرائط کا مکمل ہونا ضرور تھا - اگر

خدائی انتظام کی صورت علیحدہ ہی جسکا علم نہین یہہ سب دہوکہے بازی ہی - ہر ایک پیشوا نے لکہا ہی - ہم نہین جانتے حق کو اور اوسکی حقیقت کو - پس نادان ہین جو اونکے قول پر اعتبار کرتے ہین اور اونکے شاگردون کی بنائی کتاب کو حق سمجھتے ہین

۳۲ - ہر قوم کا ہر ایک مرد وزن بہشت کی تمنا کرتا ہی جیسے بوالہوس کیمیا اور سنگ پارس - سایہ ہما کے فکر مین سرگردان رہتے ہین اور دوزخ سے ڈرتے ہین جیسے نادان بہوت - چڑیل - جن - پری سے ڈرتے ہین اور اس بیم و رجا سی جاہلون اور آدمیون اور دہوکہے بازون سی رجوع کرتے ہین یہہ نہین سمجھتے کہ وہ بہشت و دوزخ کہان ہے اور کسنے اوسکو دیکہا ہی اور دنیا اور آسمان کے نقشون مین کس نے کہان داخل کیا ہی - حق یہہ ہی کہ وہ کہین نہین جیسے اور کہانیون کے واقعات ہین یہہ بہی ہین جیسے احمق سمجھتے ہین کہ طوطے نے - گیدڑ نے - سانپ نے - بندر نے باتین کہین ویسے بہولے آدمی ان باتون پر یقین کرتے ہین - کسی حکیم نے ان کتابون پر گواہی دی ہے اگر کہو نہین پس جاہلون کی بات کو جاہل مانتے ہین جو جاہل ہے وہ حیوان کی برابر ہی - جیسے حیوان آدمیون کے کہانے اور بوجہ لادنے اور خوشکار کرنے کو ہی ویسے جاہل ہوشیارون کی خدمت کو +

۳۳ - کوئی راجہ نہین چاہتا ہی کہ دوسرا راجہ مثل اوسکی فوج - سامان - خزانہ مین اوسکی برابر ہو اوسکی یہی خواہش رہتی ہے کہ جس ترکیب سے ہو میرا غلام بنا رہی مقابلہ کے لایق نہو جب مناسب ہو اوسکی ملک کو ضبط کرلون اور تمام دنیا مین میرا ہی راج ہو جاوی بلکہ اندر کی بادشاہت بہی چہین لون اور مہاجن نہین چاہتا ہے کہ جو زمیندار اوسکا مقروض ہے وہ سبکدوش ہو جاوے مگر یہہ خواہش رکہتا ہی کہ اوسکی زمین میرے ہاتہہ بیع ہو جاوے اور وہ میرا غلام ہو کے رہی اور کسبی چاہتی ہے کہ اوسکا آشنا تن - من - دہن مجھے حوالہ کرے اور مثل پروانہ کے میری محبت کی آگ مین جلتا رہی اور کامروپ دیس کی جادوگر جسکو مینڈہا بناتے ہین نہین چاہتے ہین کہ وہ پہر آدمی ہووے اور ٹہگ نہین چاہتی ہین کہ مسافر ہماری پہانسی سے نکلجاوے اور شکاری نہین چاہتا ہی کہ اوسکا شکار فرار ہو جاوے یا اوڑ جاوے اور ملک الموت نہین چاہتا ہی کہ جو پیدا ہو اوسکے چنگل سے بچ جاوے اور اہلکار نہین چاہتا ہے

کہ اوسکا سردار دوسرے سے ملتفت ہوجاوے ویسے مذہب کے ڈہکوسلہ باز بہی
پکارتے ہین کہ تمام دنیامین ہمارا مذہب ہوجاویگا اور اسہی فکر مین راتدن رہتے
ہین - دہمکاتے ہین - ڈراتے ہین - پہوسلاتے ہین جہوٹھے عہدنامے پیش کرتے
ہین اور الکہہ دہاری چاہتا ہے کہ جیسے قدرت نے آدمی کو آزاد پیدا کیا اور موت
اکیلے آدمی کو لیجاتی ہے - آدمی اس دنیا مین آزادانہ زندگی کرے ✤

۳۴ - آزاد کے معنے یہہ نہین ہین کہ جنگل مین مثل بہائیم کے گذر کرے اور دوسرے
کی امداد سے کنارہ کرے مگر عاقبت کے بیم ورجا کو دل سے دہووے اور دنیا
مین خوش گذران رہے - کسی سے دبے نہین اور نہ کسیکو دباوے کہ یہہ دنیا آدمی
کے واسطے چندروزہ ہے نہ کسی کے ساتہہ پیدا ہوئی ہے اور نہ کسی کے ہمراہ
چلیگی - کل مجنون تہا آج ہم ہین - کل پیشوا تہا آج ہم ہین - اگرچہ ہمکو دعوے ہی
کہ ہم کا ہمپر جسم ہے لیکن دنیا کہتی ہے (درین ورطہ کشتی فروشد ہزار -
کہ پیدا نشد تختہ برکنار) ✤

۳۵ - جیسے عالم جبر ومقابلہ کے واسطے حساب کے لاکو فرض کرتے ہین ویسے مذہب
والے عقبے کے اصول وفروع - ہم بہی عقبے کو لا فرض کرتے ہین ✤

ظہور اکتیسوان مذہب ۳۱

ہر مذہب کے موجد وجود موجودات کو خدا کے ارادہ سے بتاتے ہین اور جو
فرمان آلہی کو بجا لاتا ہے اوسکو بہشت اور نافرمان کو دوزخ دیتے ہین اگر اسبات پر
یقین کیا جاوے خدا شہوت اور غضب سے بری نہین رہتا ہی اور ظاہر ہے
کوئی فعل کسیکا بے غرض نہین ہوتا ہے جب خدا کو صاحب غرض قرار دیا جاوے
اوس سے اوس انسان کو فضیلت ہو جو دین اور دنیا کو ناچیز سمجہتا ہے ✤
۲ - جب موجودات کا وجود خدا کے ارادہ سے ہوا جیسا اوس نے چاہا ویسا
اوس نے ہر ایک کی سرشت کو کیا پہر انسان سزا اور جزا کا مستحق کیونکر ہوا ✤
۳ - ایک مذہب کے مردم کہتے ہین کہ خدا کا فعل بالارادہ نہین ہے بالعادت ہی

اگر ایسا ہو اوسکو نیکی - بدی انسان سے کچہہ پرواہ نہین ہے جیسے حیوانات کی نیکی و بدی سے کچہہ محاسبہ نہین ہے +

۴ - ایک مذہب کے مردم کہتے ہین کہ وجود موجودات کی ابتدا و انتہا نہین ہے خود بخود ہے اگر یہہ صورت ہو خدا کی کچہہ ضرورت نہین ہے بہر کیف کچہہ ہو جسکا علم امکان بشر سے برتر ہے موت کے بعد سزا اور جزا - بہشت و دوزخ کا ٹہکانا کچہہ نہین آدمی نے ثوابت اور سیارہ اور قطب کو پہچانا ہے جو لاکہون کوس بعید ہین اور انتظام شمسی اوس سے وابستہ ہی بہشت اور دوزخ کو کسی نے نشان نہین دیا کہ یہہ کہان ہین حورون کے آگے ہین یا علماؤن کے پیچہے - کیا نادان ہین وے آدمی جو ایسی نابود چیزون پر یقین رکہتے ہین اور انتظام دنیاوی کو جسکا تعلق حیات سے ہے ناچیز سمجہہ موت کے بعد کے فکر مین سرگردان رہتے ہین ہم کہتے ہین کہ دنیا مین سلامت روی اختیار کرو - نہ کسی سے دبو نہ کسیکو دباؤ اور اسکا نام اعراف رکہو اور اسکی حفاظت تا بمرگ کرو - مرنے سے جہان جاؤ گے وہان ویسا انتظام ہوگا جیسا پیدا ہونے سے یہان بندوبست ہوا تہا جس شے کا پتہ نہین اور پیشتر کسیکو پتا ملا نہین اوسکے واسطے سرگردانی اور حیرانی و نادانی ہی

۵ - خدا کا فرمان ہر مذہب والا پیش کرتا ہے مگر ثبوت تب ہو جب خدا کا حلیہ اور مکان کی نشاندہی ہو حسب قول پیغمبرون کے شیطان آدمی کو بہکانی والا ہے کیا عجب ہی کہ اوسکی شیطنت ہو بلکہ جو بعید از قیاس اور انصاف ہی اوسمین کچہہ شک بہی نہین ہے کہ جیسا ہمنے سمجہا ویسا ہی ہو +

سرنج حکمت
حصہ پنجم
صفحہ ۲۰۹

۳۲
ظہور بتیسوان جہل کا دشمن +

بودہ کے مذہب والے کسیکی ابتدا اور انتہا کو قایم نہین کرتے ہین اور برہمنون کے مذہب والے اور عیسائی اور محمدی ابتدا اور انتہا کے قایل ہین مگر برہمن کہتے ہین کہ بعد قیامت کے پہر انتظام عالم کا ہوگا اور یہی سلسلہ مرعی رہیگا اور عیسائی اور محمدی بہشت اور دوزخ کو بہر کے چپ بیٹہہ رہتے ہین گواہ

کسی کے پاس نہین ہے اور دستاویز کسی کے پاس نہین ہے اور جس دستاویز کو
ایک دکہاتا ہے دوسرا اوسکو جعلی بتاتا ہے مگر جو بیگانی عقل کی رسّی سے بند ہے
رہتے ہین وہ کسی ایک کے قول کو باور کرتے ہین اور جو اپنی عقل کے پرون کو
ہلا سکتے ہین وے ہر طرف کو پرواز کرتے ہین ؁

نامہ نگار سمجھتا ہے کہ اگر ابتدا قایم کیجاوے پس جس روز کو ابتدا قرار دیا جاوے
اوس سے پہلے بہی کسی چیز کا ہونا قرار دینا چاہئے اور جس روز کو انتہا کہنا چاہئے
اوسکے بعد بہی کسی صورت کو رکہنا چاہئے ایسا کوئی جایز نہین کریگا اور اگر کریگا
دور تسلسل پیدا ہوگا ؁

وجود کی ضد عدم اور حدوث کی ضد قدم اور جوہر کی ضد عرض اور دنیا کی ضد عقبے
اور روشنی کی ضد تاریکی اور حیات کی ضد موت اور نیکی کی ضد بدی اور محسوس
کی ضد غیر محسوس - ہر شئے کی ایک ضد ہے نیکی کا وجود بغیر بدی کے اور بدی کا
وجود بغیر نیکی کے ہو نہین سکتا ہی اور اسیطرح سے ہر ایک ضد کا حال ہی ؁

پس یقین کرنا چاہئے کہ محسوس اور غیر محسوس مثل پانی اور مکہن کے دودہ مین ہین و
تخم مین درخت اور درخت مین تخم جس طور سے ہے اوسطرح سے وجود مین
عدم اور حدوث مین قدم ہے (یہہ وہ جامہ ہے کہ جسکا نہین سید ہا اولٹا) ؁

ہمکو کیا ضرورت ہے اوس چیز کی تلاش جو چیز کسی کو نہ ملی پس ہمارے واسطے
بس ہے کہ نیک نیتی سے اس زندگی کو تمام کرین جو ہوا وہ دیکہا اور جو ہوگا وہ دیکہ
لیوینگے - جس روز ہم دنیا مین موجود ہوئے اوسی روز انتظام عالم کا ہوا - اور
جس روز مرینگے اوسی روز انتظام عالم کا برہم ہو جاویگا - آج جو ہم موجود ہین
ہمارے پاس عقل اور جہل اور تونگری اور افلاس اور مرغوب اور مکروہ اور خادم اور
مخدوم اور بہیانک اور روحاپ اور حادث اور قدم سب موجود ہین - بقا ہم ہین -
اور فنا ہم ہین - بندہ ہم ہین اور خدا بہی ہین اور آج حادث ہین جب اس زندان سے
رہا ہونگے قدم ہونگے اسیطرح سے آج محسوس ہین کل غیر محسوس ہونگے ؁

۲ - دریا مین کشتی اور کشتی مین دریا جسطور سے ہے اوسیطرح سے محسوسات
مین خدا اور غیر محسوس مین بندہ ہے اور غیر محسوس مین جسطرح سے پانی اور مکہن

دوده مین ہے خدا مین بنده اور بنده مین خدا ہے +
یہہ مقدمہ نہایت مشکل ہے اچہی سمجہہ والون کے سمجہہ مین نہین آتا ہے جب سمجہہ مین نہین آتا ہے پہر زبان اور قلم سے کیونکر ادا ہو اور عبارت اور مثال مین کیونکر درج ہو اگر کسیکی سمجہہ مین آیا خاموش ہوا جسنے کچہہ لکہا ہزار معترض کے تیرون کا نشانہ ہوا - نامہ نگار نے اس عبارت کو واسطے سمجہانے غیرون کے نہین لکہا کہ غیرون کو وہ سمجہاتا ہون جسکو آپ خوب سمجہتا ہون اس دریا مین آپ خود غوطے کہاتا ہون جسطرح سے ڈوبتا گہاس کو پکڑتا ہی اوس طرح سے یہہ بات مین بتاتا ہون +

۳۳ ظہور تیتیسوان اکرتا

خداوند عالم کوئی کام نہین کرتا ہی لیکن کوئی کام بغیر اوسکی مرضی کے نہین ہوتا ہے اس اجتماع ضدین کا نتیجہ یہہ ہے کہ جو کچہہ اوسکا مقصود ہوتا ہے وہی خواہش متنفس کے دل مین پیدا ہوتی ہے ہر کوئی اپنی خواہش کے موافق تدبیر کرتا ہی اور جیسا خدا کو منظور ہوتا ہے ویسا اوسکے فعل کا نتیجہ ہوتا ہے کوئی اپنے خیال یا افعال کے نتیجہ مین نیکنام ہوتا ہے اور کوئی بدنام +
یقین کرو عزت اور ذلت ہر ایک کو بظاہر اوسکے خیال یا افعال سے ہوتی ہے حقیقت مین خدا کی مرضی سے جسطرح سے گورنمنٹ انگلشیہ نے ایشیا اور بنگال اور ہند اور پنجاب اور بمبئی اور مدراس اور اوده اور ناگپور اور لنکا اور برہما مین آئین سلطنت مختلف بنائی اوسیطرح سے اوس نے اختلاف مذاہب مین کیا - اور جسطرح سے گورنمنٹ انگلشیہ نے کرنیل وڈ صاحب کو واسطے تالیف قلوب رنجیت سنگہ والی لاہور کے اور جنگ کے وقت میجر براڈ فٹ صاحب کو انبالہ کا پولیٹکل اجنٹ کیا اوسیطرح سے ہر وقت کے مناسب پیغمبر ہوئے - ہند مین اکبر کو اوس نے بہیجا اور نادر شاہ بہی اوسکا بہیجا آیا خداوند عالم نے ہر ایک کو ایک کام کے واسطے متعین کیا پس جسنے جو فعل کیا اوسنے اوسکے

ارادہ کو پورا کیا ✤
نامہ نگار کی تحریر اور تقریر اگر کسیکو ناپسند ہو ملزم اسکا نہین ہون اور پسند کرنے والا میری تعریف کرے احمق ہے ✤
سنہ ۱۸۳۰ء مین رام موہن راے کلکتہ مین مثل حکیم یار کہیشر کے بانی مذہب برہم سماج کا ہوا - اور سنہ ۱۸۶۵ء مین رام سنگہ کوکا لودہیانہ مین قایم مقام ایک پیغمبر کے بنا نامہ نگار کو کسی دفتر کے ملازمان مین چہرہ لکہانا منظور نہوا کہ ایسے ہی ردو دیگرے ہمی آید ✤

۳۴
ظہور چونتیسوان الہام

جس نے شیر کو مادر کی پستان مین بچہ کے پیدا ہونے سے پیشتر موجود کیا ہے اوس نے نقارہ پر چوٹ مارکر باواز بلند کہا ہی کہ مین ہون تیرے مایحتاج کا مہیا کرنے والا - جس نے آئین زراعت اور تجارت اور صنعت اور خدمت کو رواج دیا ہے اوس نے اشتہار دیا ہے کہ تیری ضروریات کے مہمات کے سرانجام کو بہہ ہین خانسامان - جسکے حواس ظاہری اور باطنی کو احکام مذکورہ پر یقین ہوگا وہ حرص اور طمع اور ہوس کے دام مین نہ پہنسیگا اور جو جہل اور گمراہی سے پہنس جاویگا وہ صبر اور قناعت کی مدد سے رہا ہو جاویگا ✤
جیسے جسم کے ضعیف اور ناتوان کرنے کو تپ اور اسہال وغیرہ امراض ہین ویسے قوت روحی کے زوال اور نقصان کو حرص اور ہوس اور طمع وغیرہ ہین اور جیسے واسطے حفاظت جسم کے علم طب ہے ویسے واسطے صحت نفس کے تہذیب اخلاق ہے اور جیسے واسطے دور کرنے تپ کے کونین اور گلو جنکا مزہ نہایت تلخ ہے ہین ویسے طمع اور حرص کے اخراج کو صبر جسکی صورت صبر کی ہے اور قناعت جو برخلاف ہوس کے ہے ہین ✤
طمع اور حرص کی رزیلت اور صبر اور قناعت کی فضیلت فقط نامہ نگار نہین لکہتا ہی ہر ولایت کے حکما متقدمین و متاخرین نے بہی لکہی ہے ✤

گنج حکمت حصہ اول صفحہ ۱۵۱

اطفال جنکو علم اور تجربہ ہنوز نہین ہوا ہے اونکی تعلیم اور تلقین کو چند روایت اور حکایت رقم کرتا ہون تاکہ اونکو ندامت اور پشیمانی اوٹھانی نہ پڑے اور اونکی عزت اور حرمت پر داغ حقارت اور رقاقت کا نہ لگے ✣

آدمی دوسرے آدمی کے دل مین اوسوقت حقیر ہوتا ہے جب یہہ التجا کرتا ہے اور کچھہ مانگتا ہے (آنکہ شیران را کند روباہ مزاج - احتیاج ست احتیاج است احتیاج) پس صاحب علم اور عقل کو واجب ہے کہ جب تک دم مین دم رہے دست تمنا کو کسیکے روبرو دراز نکرے اور نہ بیگانے مال کو ہاتھہ لگاوے -

آدمی نان خشک کے کھانے سے ہلاک نہین ہوتا ہے کہ اشتہا مین نان خشک اوس سے افضل ہے جو شیر اور برنج کھاوے اور موٹا کپڑا پہننے والا چور اور بھکیاری باریک کپڑا پہننے والے سی زیادہ حقیر نہین ہوتا ہے - وہ بادشاہ جسکے زیر حکم ہفت اقلیم ہے مگر ہنوز احتیاج زن اور زمین اور زر کی اس دنیا یا آنے والی دنیا مین رکھتا ہے اوس سے وہ مفلس جسکے دل سے احتیاج دور ہوئی اور صبر اور قناعت نصیب ہوئی اشرف اور افضل ہے کہ وہ رات دن تگ و دو مین رنج کھاتا ہے یہہ ٹانگ پسار خاطر جمع ہو آرام کرتا ہے -

حیوانات مطلق کو حیوانات ناطق حقیر سمجھتے ہین حیف کہ وے ہم جنس کے محتاج طعام و شراب اور لباس اور مکان کو نہین ہوتے اور یہہ قلتبانی اور دیوسی اور نقالی اور گداگری اور باد فروشی کرے ✣

ہند کے حکما کے قول کا خلاصہ ہے کہ اگر ممکن ہو باپ سے بھی التجا نکرے - عرب کے مجتہد کہتے ہین کہ آدمی کی سرشت حرص اور طمع سے ہے اور اسکا علاج خاک گور سے ہوتا ہے -

نامہ نگار کہتا ہے کہ خاک گور حرص اور طمع کو ضرور مٹاویگی مگر حسرت اور خواری کو نشان دیتی رہیگی ✣

۲ - روایت - کلکتہ مین نامہ نگار بحالت افلاس ایک مالدار جوہری کے ہمراہ ایک حویلی کرایہ کی مین رہتا تھا - جوہری گرما کی موسم مین وقت شب کے کوٹھری کا در اندر سے بند کر سوتا تھا اور سخت تکلیف اوٹھاتا تھا کہ اوسکا مال کوئی چوری نکرے اور

ز صفحہ ۱۵۵ ... سرچ حکمت ...

مین بالاخانہ پر بآرام تمام بے خوف اور خطر بسر کرتا تہا - جوہری گاہ بگاہ کہتا کہ تو مفلس ہے اسوجہہ سے دروازہ کی احتیاط نہین کرتا ہی - مین کہتا تھا کہ یہہ دولت جو تجھے تکلیف دیتی ہی اس سے میری مفلسی بہتر ہے کہ جمع کرنا دولت کا واسطے آسایش جسم اور جان کے ہے نہ کہونا آسایش کا واسطے فراہمی دولت کے -

آسودہ زیر چرخ نہین آشنائے حرص ✤

۳- دو آدمی یکدیگر پر مثل مجنون اور فرہاد ہو رہے تہے اور ایکدیگر کو لیلے اور شیرین سے زیادہ عزیز رکہتے تہے اتفاقاً سفر پیش آیا راہ مین ایک گنج نظر پڑا جسکے اوٹھانے کو باربرداری مطلوب تہی بصلاح باہم ایک مال کا محافظ رہا دوسرا بازار کو واسطے لانے کہانے اور باربرداری کے گیا - حرص اور حسد اور طمع نے دونون کے دل کو سیاہ کردیا اور دوستی کو دشمنی سے تبدیل کیا - محافظ مال نے تجویز کیا کہ جب وہ واپس آوے فوراً تلوار سے سر کو تن سے جدا کرون اور کل مال کا مالک ہون پس تلوار برہنہ کرکے ہاتھہ مین لیے منتظر وقت کا رہا - دوسرے نے اوسی خیال سے طعام مین زہر کو ملایا جب وہ کہانا اور باربرداری لیکر قریب پہونچا اوسکا کام تمام ہوا پھر یہہ وہ کھانا کہا مر گیا ✤ وہ گنج جسکی خاطر یہہ نفاق یارون مین ہوا اور محبت کے نام کو داغ لگایا اور دنیا اور عقبے کو کہویا کسیکے ہمراہ نہوئی (دولت دنیا کہ تمنا کند - باکہ وفا کرد کہ با ما کند)

۴- ایک شکاری نے ایک چڑی کو پکڑ کباب کرنے کا قصد کیا چڑی نے کہا کہ اگر تو میری جان بخشے مین تجھے تین نصیحت ایسی کرون جس سے تمام عمر تیری آرام سے بسر ہو - پس بعد تصدیق قول اور قرار کے شکاری نے چڑی کو رہا کیا چڑی نے درخت پر بیٹھہ کے کہا کہ -

۱- جو چیز ہاتھہ سے جاتی رہے اوسکا افسوس نکرنا کیونکہ بجز رنج کچہہ حاصل نہوگا

۲- طمع مین مبتلا ہوکے محال طلبی نکرنا کہ محال امکان مین نہین آتا ہے -

۳- میرے شکم مین دو جواہر دو سلطنت کی قیمت کے تھے اگر تو مجھے ہلاک کرکے کہاتا ایک ذائقہ پاتا اور تمام عمر عیش سے بسر کرتا - تو نے غلط کیا کہ مجھے زندہ رہا کیا - شکاری افسوس کرنے لگا تب چڑی نے سمجھایا کہ اے نادان حیوان ابھی تجھے مین نے سمجھایا تھا کہ (گئی چیز پھر ہاتھہ آتی نہین) پھر تو کیون

گنج حکمت حصہ اول ص ۱۵۶

گنج حکمت حصہ اول ص ۱۵۷

افسوس کرتا ہے کیا اب مین تیرے دام مین پہنس سکتی ہون جب یہہ نہین ہوسکتا ہی تیرا افسوس تجہی کیا سود دیتا ہی۔ تو سخت نادان ہے جو یقین کرتا ہی کہ میرے شکم مین دو جواہر بیش قیمت ہونگے غور کر میرے تمام جسہ پر یہہ خیال کر کہ جواہر معدنی اشیا ہین یا حیوانی۔ تجہے تیری طمع نے بے تمیز کر دیا پہر ایسی حرکت نکرنا۔ ہزارون کیمیا کی تلاش مین سرگردان رہتے ہین وے بجز حسرت کیا ہمراہ لیجاتے ہین کوئی کیمیا کا متلاشی کسی ملک مین صاحب مال اور ملک نہین ہوا ہے۔ لاکہون حور اور غلمان کی طمع سے غیر مذہب کے مردم کو ہلاک کرتے اور اونکے ہاتہہ سے ہلاک ہوتے ہین وے بجز کہونے عیش اور آرام اپنے اور غیرون کے کیا پاتے ہین ✠

شراب شرابی کو دو چار گہنٹہ بیہوش رکہتی ہی طمع اور حرص تمام عمر ہوش مین آنے نہین دیتی ہے۔ شرابی شراب کی سفارش سے اپنے گناہون کی سزا سے بری ہو جاتا ہے طامع طمع کی مخبری سے سزا۔ قید۔ جرمانہ۔ پہانسی اور لعنت پاتا ہے (بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند۔ در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند)۔

زر ناجایز کا طامع سانپ کی مانند ہے ✠

اسباب اور لباس ناجایز کا خواستگار عورت اور مخنث کی مانند ہے ✠

زن ناجایز کا طلبگار سور کی برابر ہے ✠

زمین ناحق کا طلبگار سگ اور شغال کے مشابہ ہے ✠

لذات فانی کا لالچی حیوانات کی برابر ہے ✠

علم اور عمل کا طالب انسان کی برابر ہے ✠

عرفان کا طالب فرشتون کی برابر ہے ✠

طمع کا تارک خداوند عالم اور عالمیان کی برابر ہے کہ مستغنی بجز خالق خلقت اور کوئی نہین تھا اور نہ ہے اور نہو گا ✠

۵- جسکے پاس آج کی روزی ہو کل کی روزی کے فکر مین آج کے عیش کو تلخ نکرے کیا معلوم کہ کل روزی کا محتاج ہوگا یا رات کو سرد ہو جاویگا اگر کل ہوگا اور روزی کا محتاج ہوگا رازق انسان و حیوان بے شک روزی پہونچا دیگا اگر اتفاقاً فاقہ

کرنا پڑے جو رنج فاقہ کشی کا ہے کل اوٹھانا آج کی عیش کل کے فکر مین کہونا نہایت غلط فہمی ہے (بے مگس ہرگز نماند عنکبوت - رزق را روزی رسان پر می دہد) -

ایک مجرم کو جب قصاص گاہ کو لیچلے وہ راگ گانے اور ناچنے لگا ہمراہیون کین سے ایک نے پوچھا کہ یہہ وقت کیا خوشی کا ہے اوس نے جوابدیا کہ چند نفس باقی ہین اگر انکو خوشی سے تمام نکرون اور غم مین رایگان کہوؤن پہر وقت خوشی کرنے کو کب پاؤنگا ✤

قناعت اور صبر رزق کو کم نہین کرتا ہے مگر ذلت اور رسوائی اور دون ہمتی کو ✤ حرص اور طمع رزق کو زیادہ نہین کرتا ہے مگر نالایقی اور خواری اور بیحیائی کو ✤ جتنا جسکے نصیب مین لکھا ہے جب تک وہ تمام اور کمال حاصل نکریگا ملک الموت کے چنگل مین پڑنے نپاویگا ✤

طمع سے زیادہ ناپسند کوئی فعل نہین ہے کیونکہ اس سے مذلت اور رسوائی حاصل ہوتی ہے طامع طمع سے کس و ناکس کی خوشامد کرتا ہے اور اوسکے خوش کرنے کو جہوٹی باتین بناتا ہے اور اوسکی سخت کلامی اور ناجایز حرکات کا تحمل کرتا ہے اور اوسکی نظر مین حقیر ہوجاتا ہے - فی الحقیقت وہ غلام نہین ہے جنکو جنگ مین اسیر کیا یا اوسکے مان اور باپ سے خرید کیا کیونکہ وہ مظلوم ستم رسیدہ اور آفت زدہ ہے مگر یہہ جو محتاج کسی کا کسی شے کے واسطے ہوتا ہے خواہ وہ اوسکی حاجت کو روا کرے یا نکرے - جب طامع مایوس ہوتا ہے شکایت کرتا ہے اور جہوٹے الزام منعم پر لگاتا ہے اور ناحق دشمن ہوجاتا ہے - چاہئے کہ نعمت موجودہ پر قناعت کرے اور سلامت روی اختیار کرے اور اپنے کسب و پیشہ سے بقدر احتیاج سرانجام کرے - تنگی اور فراخی معاش سے ملول اور مسرور نہووے کہ ہروقت زمانہ موافق نہین رہتا ہے اور سب کے واسطے مساوی سامان ہونا دنیا کی رسم نہین ہے ✤

پیری سے تمام عضو ضعیف ہوجاتے ہین مگر حرص ضعیف نہین ہوتی بلکہ مرتبہ شباب کا باقی ہے پس اسکو ضعیف کرنا چاہئے کہ یہہ دشمن دین اور ایمان ہے جو مال موجودہ پر قانع ہوتا ہے وہی شاکر ہوتا ہے ✤

جو دوست و دشمن کو عدالت مین مساوی جانتا ہے وہی عادل ہوتا ہے +

جو خود کسی سے سوال نکرے اور سائلون کے سوال کو رد نکرے وہی مستغنی کہلاتا ہی - تونگر وہی ہی جسکو قناعت ہے اور نان خشک سے گذران کر سکتا ہے وہ کم کسی سے محتاج ہوتا ہے اور جو جاہ و حشم کو چاہتا ہے وہ لجاجت کر بے شرم ہو جاتا ہے تمام عیبون کو طمع سکھاتی ہے +

باپ جو بیٹے کو بکوشش تمام پرورش کرتا ہی اوسکے مرنے کے آرزو بیٹے کے دل مین طمع ڈالتی ہی +

شوہر اپنی بی بی کو پردہ مین بٹھا خود کسبیون سے دل لگاتا ہی اور بی بی سے توقع پارسائی کرتا ہے - ظالم خدا کے بندون سے بدی کرتا ہے اور خدا سے نکوئی عاقبت چاہتا ہے - دولت دل کو آرام نہین دیتی ہے کہ پیدا کرنے اور حفاظت سے رکھنے مین ہر وقت دل متوجہ رہتا ہے اور چور اور ڈکیت وغیرہ سے ہر وقت خوف کرتا ہے اور وقت مرگ جدائی دولت کی حسرت ہمراہ لیجاتا ہے +

ایک کا قول ہے لالچی اور حریص سے زیادہ کوئی متحمل صعوبت کا نہین ہوتا ہے - قانع سے زیادہ کوئی خوش نہین رہتا ہے +

- حاسد سے زیادہ کوئی لغو حرکت نہین کرتا ہے +

- قلندر سے زیادہ کوئی صاف دل نہین ہوتا ہے +

عالم بے عمل سے زیادہ کوئی خجل نہین ہوتا ہے +

قول ہے - دشمنی مین انصاف کو ہاتھ سے ندے میانہ روی اختیار کرے - خدا کے غضب سے ہمیشہ ڈرے +

طمع ہر قسم کی خواری کی باربردار - بناتی ہے اور آخرت کے عذاب مین ڈالتی ہے اور صبر برعکس اسکے کرتا ہے +

اگر صبر اور قناعت کے سبب سے رنج ہو تو بھی اوس رنج سے بہتر ہے جو طمع اور حرص کے سبب سے ہو +

اپنے سے کم رتبہ کے مردم کو دیکھ تا کہ اپنے تئین دولتمند سمجھے اور سعادت پاوے اعلے مرتبہ والے کو نہ دیکھ کہ حرص اور حسد پیدا کر ذلت حاصل کرے +

حکمت وشجاعت وعفت وعدالت کے اصول اور فروع کے عالم اور عامل کو جو زیادہ رتبہ رکہتا ہو اوسکو دیکھے تاکہ مثل اوسکے ہوجاوے ✝

مال اور اسباب اپنے سے کم مرتبہ کا دیکھے تب معلوم ہو کہ مین اوس سے عمدہ گذران ہون - پس سمجھے کہ یہی خلاصہ کیمیاے سعادت ہے ✝

۳۵
ظہور پینتیسوان پنڈت سبھہ جنتک کا راگ

از رسالہ ۱۸۷۵ء ص ۶۴۷

۱ - اے حکمت کو اپنی قدرت کاملہ سے بنانے والے اور سنسار کے مردم کو علم وعقل کے دینے والے ہند کے مردم کے سر مین عقل کو جگہہ دے کہ تیرے سواے اور کو نہ پوجین اور نہ اور سے منت مانگین - نہ اور کو شفیع گردانین اور ہر کام کو تیرا بہروسہ رکھین کہ چاند - سورج وغیرہ جتنے کواکب وعناصر معزز ہین فعل مختار نہین ہین جسطرح سے تو نے اونکو گہمایا ہے گہومتے ہین اونکے افعال سے کسی کا نفع ہو یا نقصان وے مجبور ہین مختار فقط تو ہے جب وے اپنی گردش اور حرکت کو مختار نہین ہین اون سے الفت اور نفرت اکارتھہ ہے - گیانی پُرش انکو نوع بنوع سے سمجھاتے ہین کہ ایک پرمیشر کے سواے کوئی دوسرا عنصر اور ستارہ اور گھڑا اور آن گھڑا پہاڑ اور پتھر چھوٹا اور بڑا درخت اور پرند وچرند و درند جانور جیتا اور مرا آدمی کچھہ کرنے نہین سکتا ہے - زندہ آدمی سے کچھہ ہو بھی سکتا ہے مردہ آدمی استنجا کے کلوخ سے بھی ناقص ہے لیکن یہہ اگیانی مہا تو بھی بہکیاریون کی باتون کو دل سے کان لگاتے ہین اور جو بے غرض نصیحت کرتا ہے اوسکو گمراہ سمجھتے ہین - انکی آنکھون کو کھولدے اور انکے کانون کا میل نکالدے اور انکے دل مین عقل کا چراغ روشن کردے ✝

۲ - اے مقلب القلوب ہندیون کے قلب با خود منافق ہوگئے ہین کہ جسطرح سے کتے اور مرغے لڑتے ہین یہہ اپنی جنس سے لڑا کرتے ہین جب تک افلاس اور ناتوانی سے اپاہج نہین ہوتے ہین عف عف کیا کرتے ہین اور غیر جنس کے قدمون مین سر جیسے بکری قصاب اور گرگ کے رکھتی ہے یہہ رکھتے ہین ✝

ہم جنس کے خاندان وغیرہ کو ٹٹولتے ہین کہ اسکی ماد ربیاہتا تہی یا نکاحتا اور
باپ اوسکا شرعی تھا یا خود پسندی کا - اور سکے پشت کا عالم یا حاکم یا مالدار ہے
اسکا مذہب کیا ہے وطن اسکا کہان ہے اور مزاج کیسا ہے اور چال وچلن
بہیڑ کی موافق ہے یا نہین کہ بہیڑ جب ایک جاہ مین گرتی ہے سب اوسکے پیچھے
جہنم کو جاتی ہین - اور کل یہہ مفلس یا چھوٹے درجے پر تھا یا بڑے گہر کا ٹھیکرا ہے
اور اوسکے چھوٹے عیب کو جو رائی کے دانہ کے برابر ہوتا ہی اوسکو ہمالہ پہاڑ کی برابر
سمجھتے ہین - اور غیر جنس کا گرگ جب نظر پڑتا ہی اوسکو نرسنگھہ اور گدہے کو سیتلا جی
کا باہن اور بیل کو مہادیو کا گھوڑا اور روباہ کو ناردجی کا اوتار اور شنکر اچارج کو
شیو کا اوتار اور پرسرام کو بشن کا اوتار کہتے ہین اور ایسے گیت گاتے ہین
(کہانا بہے مغل ہم جانی - رادہا بہی ہے مغلانی) تو انکے دل مین سے جہالت
اور حماقت اور پست ہمتی اور غلط فہمی کو نکال - جسطرح سے برہمنون نے ۳۵
قوم کے سر سے علم اور عقل کو اور مسلمانون نے ہمت اور غیرت کو اور کسبیون نے
دولت اور نیک خیالی اور کلامی اور افعالی کو ۳۶ قوم کے سر اور سینہ اور جگر سے
نکالدیا - تو جب مہربان ہوتا ہے آدمی کو علم اور طاقت اور دولت دیکے
دوجاتی کہلواتا ہے اور جب تو خفا ہوتا ہے سودر کہلا دیتا ہے اور مقہورون
کے خیال - کلام - افعال کو کمینون کے سے کرا دیتا ہے اب تو مہربان ہوجا
اور اونکے قصور کو معاف کر - تو انکا باپ ہی اور یہہ تیرے بیٹا و بیٹی ہین تو انکا
شوہر ہے یہہ تیرے حور و غلمان ہین - تو انکا مالک ہے یہہ تیرے کنیز و غلام ہین
تو انکا سپہ سالار ہے یہہ تیرے جہادی - غازی - شہید ہین اگر تو ہماری درخواست
کو منظور کریگا تجھے سوم کا رس پلا دینگے جیسا بیدون مین رقم ہے - تما کو پلاوینگے
جیسا امریکہ کے قدیم باشندے اپنی حاجت روائی کے وقت اپنے دیوتاؤن کو
پلایا کرتے تھے اور تجھے قمریون اور کبوترون کے بچون کا خون پلاوینگے جیسا کہ
موسے نے اخبار کی کتاب کے پہلے باب مین لکھا ہے اور جسطرح سے پادری
تیرے بیٹے کی امت کے زیادہ کرنے کو غیر مذہب والون کو طرح طرح کے نرم و گرم
کلام سنایا کرتے ہین تیری خاطر ہم کرینگے اور جسطرح سے محمدی تیرے دشمنون کو

قتل و غارت کرتے ہین یعنے دوسرے خدا کے بندون کو ہم بہی ایسا کرینگے - اگر تو ہماری درخواست کو منظور نکریگا جسطرح یونانی اور ہند کے پہاڑیون کا دستور ہے کہ جب اونکا دیوتا اونکی درخواست کے مطابق عمل نہین کرتا ہے تب اوسکو سزا دیتے ہین لاچار ہم بھی ایسا کرینگے تو ہم سے خفا نہونا کہ یہہ ہم سے ہٹھا کرتا ہے غور کرکے سمجھہ جب میرا بجز تیرے دوسرا کوئی نہ تہا - نہ ہے - نہ ہوگا پھر بجز تیرے کس سے بات کرون جو بات ہمارے خلاف مطلب کی ہوتی ہے ہم نہین کہین گے کہ شیطان نے کی - کہ جو کچھہ نیک اور بد کرتا ہے وہ تو ہی ہے دوسرا کوئی نہین ہے ٭

۳ - ای حکیم حکمت نظری و عملی ہند کے امیر و غریب حقیر - دنیا دار - عورت اور مرد برہما کے سر سے پیدا ہونے والے اور برہما کے پانو سے برآمد ہونے والے سب کے سب جاہل مطلق چون حیوان مطلق کے ہو گئے ہین یہہ نہین جانتے ہین کہ علم کے کیا معنے ہین برہمن انکے سر مین اسطرح سمائے ہین جیسے شیخ سدو بیوقوف مرد و عورتون کے ہر ایک اندام نہانی و عیانی مین - اور اونہون نے انکے دل کو ایسا سیاہ کیا ہے جیسا حاکم عدالت تشہیر ہونے والے مجرم کا موہنہ کالا کرتا ہے اور انکے سر کو عقل سے اسطرح خالی کیا ہی جیسے حجام گوشہ کشکول کو کرتا ہے اور انکو بہوت - چڑیل - جن - پری اور جماجنم کی آواگون اور دوزخ کے تکالیف اور کواکب کی بدنظری اور اپنی بددعا سے ایسا ڈرایا ہے جیسا سانپ کبوتر کو ڈراتا ہی اور انکے زن - زمین زر پر وہ اثر کرتے ہین جو آگ خشک ہیزم پر کرتی ہے - برہمنون نے پہلے پرسرام د شنکراچارج کا روپ دہر ہندیون کا ستیاناس کیا جب خود کسی لایق نرہے جیسے برہمن اون گایون کو جو بنئے - کہتری انکو پن کرکے دیتے ہین اونکو قصاب کے ہاتہہ فروخت کرتے ہین - مسلمانون کے حوالہ کردیا - اونہون نے انکو کافر کہہ جو نکرنا تھا انسے کیا - بزرگون کا قول ہے - ہر روز پہلے یوم سے بدتر ہوتا ہے اور ہر کہ آمد بر آن مزید کرد - غرضکہ جاہل ابن جاہل ہر ایک ہوگیا - کوئی نہین جانتا ہے - خلق کس جانور کا نام ہے - مکاری - زمانہ سازی - ظاہرداری اور دہوکہہ دینے کو

خلق قرار دیا - دنیا داری - دغابازی - جعلسازی - جہل - فریب کا نام دہرا ہے
جیسے برہمن ۳۵ قوم کے بچون کا نام ڈڈومل - کہوتامل - ٹوڈامل - چھجومل -
گہسٹیامل رکہدیتے ہین اور اونسے مہادیوجی کا لنگ پوجواتے ہین - برہمنون
نے انکو جاہل بنا ایسا نالایق کردیا ہے کہ اون مُردے مسلمانون سے بھلائی کی
توقع کرتے ہین جو ہنود کے اوپر ظلم کرتے مارے گئے اور شہید کہلائے اور
ہنود کے بزرگون کو قتل کر غازی بن بیٹھے اور ہنود کے بزرگون کو مرم جہالت سے دیتے
پیر صاحب وولی صاحب وکراماتی صاحب ہوگئے اور بمصیبت تمام دلیس برد
مین مارے گئے اور مردون کو بدالنست خود طعام بنام نہاد سرادہ وغیرہ کے
پہونچا یقین کرتے ہین حالانکہ دونون آنکھون سے دیکھتے ہین کہ برہمن اوسی
مال کو ڈکارتے اور زہر مار کرتے ہین اور بکریون کو قتل کرتے ہین اور یقین کرتے
ہین کہ دیبی خوش ہوگی یہہ احمق نہین جانتے کہ دیو حق سبحانہ تعالے کو کہتے ہین
اور دیبی اوسکی طاقت - قدرت کو کہتے ہین - دیو جیسے آفتاب - دیبی جیسے
دہوپ - دیو جیسے آگ دیبی جیسے آگ کی روشنی یا حرارت - دیو دریا ہے
دیبی وہ طاقت جس سے تموج ہوتا ہے - قادر دیو اور قدرت دیبی ہے نہ کالی
ہے نہ پیلی - نہ ڈراونی ہے نہ لوبھاونی - جیسا خدا ویسی اوسکی قدرت -
کیا یہہ عقل کی بات ہے مگر خدا یا اوسکی قدرت اوسکے بکرے کو جو قتل کریگا اوس سے
خوش ہوگا - دیکھو تعزیرات ہند - جو کسیکے جانور کو ہلاک کرتا ہے اوسکو کیا سزا
ہوتی ہے - برہمن خود نکر اورون سے قتل کراتے ہین کہ گناہ اونپر ہو اور قیمت
اونکی خرچ ہو اور گوشت کہا اونکی مستورات پر سواری کرین کہ تن - من - دہن
ہر قوم کے وارث برہمن ہین - برہمنون نے جو ظلم کئے ہین بیان سے شرم
آتی ہے کہ اگر برہما کی عمر ملے اور روز و شب بجز تحریر اور کچھہ کام نکرے - تب
اسکی شرح ہو (برہمن بچن پرمان تلیا کی مٹی کو گنگا ریج کرمان) اور عمل انکا بجز
اسکے اور نہین ہے کہ جسطرح بندر والے بندرون کو اور ریچھہ والے ریچھہ کو نچاتے
ہین - ناخواندہ برہمن انکو نچاوین اور یہہ ناچین - جب برہمن کہین کہ لالہ جی آج
رات آج سوموای ماوس ہے کچھہ پن کرو اسکا عوض تمکو جنم آیندہ مین ہزار گونہ

ملیگا - یہہ ہئے کے اندہے ہرگز نہین سمجھتے کہ ماوس اور پورن ماسی اور سنکرات
وغیرہ جتنی تاریخ ہین انگریزی ہین یا ہجری یا شمسی یا قمری ہفتہ کے جتنے یوم ہین
اونمین تبدیل ہوا کرتی ہین - دوشنبہ کو کوئی تاریخ ہونے سے وہ دن یا رات بڑا
یا چھوٹا سیاہ یا سفید نہین ہوتا ہے جیسے ماوس سہ شنبہ و چہارشنبہ کو - ویسے
دوشنبہ کو - اور کس بھڑوے نے جنم آیندہ یا بیکنٹھ مین ماوس کے پون کا
معاوضہ پایا ہے جسکے بہروسہ ایک ٹہگ کو ہم اپنی بچون کا حق دیتے ہین بی تکلف
استری دان بہی کردیتے ہین اور اوسکے معاوضہ کی ایسی امید رکھتے ہین جیسی
درشنی ہنڈوی کے روپیون کی غرض بمنت کرم سب اسہی نظیر کے موافق ہین
جو مثل ہولی و دسہرہ و سلونون و بسنت و اکادشی و پورن ماشی وغیرہ ہین
اور اوس روز برہمن ۳۵ قوم کو احمق بنا لوٹتے ہین - برس کے ۳۶۰ یوم اور
مہینے کی ۳۰ یوم اور ہفتہ کے ۷ یوم خدا کی راہ پر محتاج اور عاجز کی مدد امداد کو سب
مساوی ہین اگر کوئی منگل یا بدہ والی ماوس کو کسی اندہے یا لنگڑے یا کسی قسم
کے اپاہج یا لاچار کو اوسپر رحم کرکے کچھہ دے یا کسی مفید عام کام کے واسطے کچھہ
کوشش کرے کیا خدا کہیگا کہ تو نے سوموا ری ماوس کو کیون نہ کیا - یا ان
ٹھگون کو اوس روز کوئی بے وقوف کچھہ دے یہہ کہین کہ لالہ اٹوپرشاد آج ندو
سوموا ری ماوس کو آنے دو فوراً اسطرح اوٹھا لینگے جیسی کسبی کشنی کے
مال اور اسباب کو - جو اوسکے نظر پڑتا ہے یا جو ہتھہ آسکتا ہے پس سوموا ری
ماوس کے نانی کا کیا واسطہ ہے - مُردون کے نجات کا ایسا دہوکہ دیا ہے
اور احمقون نے مان لیا ہے کہ سرادہ و ترپن و گیا و کرم کے بھانے سے جسکا
کوئی مرتا ہے جایداد کو یہہ ڈکیت و لوٹیرے لوٹ لیتے ہین جیسے عدالت کے
جھگڑالون کو اسٹامپ - وکیل - راشی عملہ لوٹتے ہین - کوئی اتنا نہین سوچتا ہے
کہ کوئی نہین جانتا ہے کہ جو پیدا ہوتا ہے وہ کہان سے آتا ہے اور جو مرتا ہے وہ
کہان جاتا ہے اور پیدا ہونے والا جب تک پیدا نہین ہوتا ہے تو لدخانہ مین
کیا کہاتا ہے اور جو مرتا ہے وہ مُردہ خانہ مین کیا کہاتا ہے اور کبھی کسی کو مُردہ
کھانا کھاتے اور پانی پیتے اور سجادان کے پلنگ پر سوتے نظر نہین آیا جو کچھہ

گدہا پرشاد دیتے ہین مفت کے مال مارنے والے برہمن لیجاتے ہین طرفہ یہہ ہے کہ
جو مُردون کے کارج مین بہت کچہہ ناخواندہ برہمنون کو دیتے ہین وے وارثون اور
قرضخواہون کی حق تلفی کو ہوشیار وکیل تلاش کرتے ہین اور تا بمقدور حقدار کو محروم
رکھتے ہین عقل باور نہین کرتی حق تلفی وارث یا قرضخواہ کے جرم سے بری کرنے کو
مفت خورے جہل مرکب کے مرکب برہمن روک لینگے کیونکہ جب مسلمانون نے
ہندیون پر حملے کئے برہمن خوانده اور ناخوانده بہنگ پینے والے اور گواکہب کی
کہوٹی وسا بتانے والے اور میلی دہوتی پہننے والے اور ست نراین کی کتہا کے
حیلہ سے چندہ ڈلوانے والے اور پرسیجرن منتر کرنے والے سب ہی موجود تھے کسی سے
نہو سکا کہ مسلمانون کے ایک بال کو بہی گندہ کرتے جب یہہ مسلمانون کی آفات
سے بچا نہ سکے بلکہ احمقانہ مشورت سے انکو اونکا غلام بنا دیا نرک سے کسطرح
بچاوینگے اور بیکنٹہ مین کسطرح پہونچاوینگے اور جب چند لیشت سے بہیکہہ مانگ کے
گذارہ کرتے ہین جنم آیندہ مین دینے کو کہان سے لاوینگے اور دوسرے کو دلانا
انکی ہفتاد نے نہین سکہایا کہ ہر ایک سے کہتے ہین کہ پاتر کو دو کو پاتر کو ندو اور
پاتر میلی دہوتی والے جاہل برہمن کو قرار دیتے ہین پہر ممکن نہین کہ کسی غیر سے
اپنے ججمانون کو کچہہ دلاوین بلکہ اگر کوئی کچہہ انکے ججمانون کو وہان دے اور یہہ دیکہہ
پاوین کسیطرح کی بہیانک وروچک بات بنا اون جاہلون سے مانگ لیوینگے
- شادی کی ان نالایقون کے - بزرگون نے وے دستور العمل بنائے ہین
جسنے ہند کی اصالت و عزت اور دولت کو غارت کر دیا اور احمقون نے اوسکو
سعادت دارین کا وسیلہ سمجہہ لیا جیسے مہادیو کی پوجا کو نابالغ چہوکریان ان جاہلون
کی رای سے رانڈ ہو مصیبت سے زندگی قطع کرتے ہین اور حرام کمراتی اور
اسقاط حمل کرتی ہین اور اسکا ثواب برہمنون کو دیتی ہین اور جوان مستورات
بوڑہے مردون سے منعقد ہو شوہر کی چہاتی پر مونگ دلتی ہین اور حاصل اوسکا
برہمنون کو دیتی ہین اور بہت عورت بعد عقد بہ بہانہ سوگ ڈوبنے شوہر کے
گھر جانے نہین پاتی ہین اور شوہر کا کام ہمسایون سے لیتی ہین اور بہت
بجہت نہ ملنے کلین خاندان بے شوہر رہ برہمنون کو اسپر باد دیتی ہین

اور بہت ناپسند شوہر سے منعقد ہو حرام کرتی ہین اور کنیز اور قیدی کی برابر
زندگی کرتی ہین اور شادی مین بیہودہ خرچ کروا کر گہرون کو تباہ و برباد کرا دیتے
ہین جسطرح بلی ایک چہٹانگ دودہ پینے کی خاطر دس بارہ سیر دودہ کی ہانڈی
کو الٹا دیتی ہے - دولہا دولہن کا ایجاب و قبول اور اونکے بزرگون کی منظوری
شادی کو کافی ہے - جتنی واہیات رسوم ہین خانہ بربادی کو ہین خانہ آبادی
کو ایک نہین - اگر چہتری و کہتری و بنیس و کایتہ شاستری کا علم رکہتے اور
دہرم شاستر والون کے مافی الضمیر کو سمجہتے ایک حرکت نالایق نکرتے اور بہوت
- پریت - چڑیل - ڈاین - ماتان سے انکو ایسا ڈرایا ہے جیسا محمد صاحب
نے مسلمانون کو شیطان سے کہ نماز پیچہے پڑتے ہین پہلے اوسکی آفت سے
بچنے کو دعا مانگتے ہین - ہم ہی انسان ہین اور زمانہ دیدہ ہین - آجتک ہمنے کبہی
نہ بہوت وغیرہ کو دیکہا اور نہ شیطان کو ہماری بارگاہ مین آنے کی قدرت ہوئی
کیمیا - لسی کرن - کایا کلپ - اشٹ سدہی کا ایسا جہانسا دیا ہے کہ کوئی آدمی
اس وہم سے محفوظ نہین ہے - کرشن لیلا نے ہر مرد و عورت کو چہنال و چہنلا
بنا دیا اور سٹہ و قمار مین ہر شخص کو پہنسا دیا - دنیا داری کی شرط دغا فریب
- جہوٹہ - جعل - رشوت - خیانت کو جتا دیا - اور راج نیت رعیت اور
اہلکارون کو لوٹنا اور سفارشی کے حق مین مقدمہ کو فیصل کرنا اور میدان جنگ سے
بہاگنا اور خط غلامی لکہنا اور ڈولے دینے اور جاہل مطلق رہنا اور ملازمین
کی تنخواہ برسون ندینا اور نلا دان کا مہورت ٹلنے ندینا - بہیکہ مانگنا اور راس دہاری
بن اپنے لونڈون کو نچانا اختیار کیا - غرض کہ برہمن گورو اور ۳۵ قوم کے چال چلن حکمت
نظری اور عملی کے جتنے کام بقدر ہین سب مین ایک سے ایک مشرف ہوگئی ہین
ای خدا انہون نے کیا تیری گدہی چورائی ہے کیا تیرے سوا دوسرے
خدا سے سازش کی ہے جو تو انسے ایسا خفا ہو گیا کہ ہر روز انکا پہلے روز سے
خراب حال ہوتا جاتا ہے - جا نے دے در گذر کر اپنی بڑہائی پر نگاہ کر -
از خوردان خطا از بزرگان امید عفو و عطا - میری خاطر انکے قصور معاف کر
اگر تو میری خاطر کریگا جسطرح شیخ صنعا نے ایک ترسا بچی کی خوک بانی کی تہی

مین تیری سنگ باری کردنگا اگر یہہ قصہ تجہے معلوم ہو منطق الطیر کو دیکہہ لے - اوس
حکایت کا اول شعر یہہ ہے (شیخ صنعا پیر عہد خویش بود - در طریقت ہر چہ
گویم بیش بود) تو ہند کے ہر متنفس کو مرد ہین یا عورت امیر ہین یا غریب -
فقیر ہین یا دنیا دار - حکمت نظری و عملی کے ہر ایک اصول اور اصول کے اصول
اور فروع اور فروع کے فروع ہین فرد لاثانی بنا دے - ہندیون کی آنکہون مین پٹی
جو برہمنون اور مسلمانون نے باندہی تہی اوسکو گورنمنٹ انگلشیہ نے کہولدی ہے
اور جو دہول چشمان مین ڈالی تہی وہ اونہون نے دہو دی ہے لیکن وہ معجون طلا
جس سے دماغ کو تقویت ہو اور وہ سرمہ جس سے آنکہون کو روشنی ہو اور
وہ عینک جس سے دور کی چیز نظر آوے انگلستانیون کے پاس بہی نہین ہے جسکو
کالے آدمیون کو بخشین نہ وہ چابی جس سے ہتکڑی ہاتہہ سے کہولین - تیرے
پاس ڈاکٹری کے دو بکس ہین ایک بکس سے ادویات کو افریقہ - ایشیا کے
انسانون کو بہیجتا ہی اور دوسرے سے یورپ - امریکہ کو - ایشیا - افریقہ
کی بکس کی دوا برہمنون کو اور یورپ و امریکہ والے کی ہند کے ۳۵ قوم کے مردم
کے واسطے تار برقی پر لاد کے بہیجدے +

معترض نے کہا کہ تو دعوے صلح کل کا کرتا ہے برہمنون اور ۳۵ قوم کے واسطے
مختلف دوا چاہتا ہے اور ہند کے مسلمانون اور عیسائیون کے واسطے کچہہ بہی
نہین - ج - بیماری سوداوی - صفراوی - بلغمی وغیرہ کو جدا جدا دوا ہین -
مختلف مرض کے مریض کو مختلف دوا دینے سے طبیب کی طبابت کے کمال مین
نقصان نہین آتا ہے اور جو بیمار نہو اوسکو دوا دینا طبیب پر فرض نہین ہے - القصہ
قبولیت درخواست کی تب ثابت ہو کہ جب ہند کے سب آدمی موحد ہوجاوین
مردہ پرستی چہوڑدین اور مثل شیر و شکر کے ایک دل ہوجاوین ایکدیگر سے بغض
حسد - کینہ نرکہین اور علم - عمل معقول ہر مرد و عورت کو ایسا ہو کہ لقمان و افلاطون
سبق پڑہنے کو آدین اور ریل - تار - بلون - جملہ کلون کے کارخانہ سے جو
آج یورپ - امریکہ مین جاری ہین عمدہ بنادین اور وے انسے سیکہنا چاہین
اور آسمان کے فرشتے انکو سجدہ کرین جیسے اونہون نے آدم کو کیا تہا اور فرشتون کے

معلم یعنے جناب معلم الملایک صاحب مثل مشت زن کے کہین کہ جا ے اوستاد خالی است

۳۶
ظہور چہتیسوان حیرت

گنج حکمت حصہ سیوم ص ۶۶۲

ای نجم الشیر تیری جگونگی کا علم امکان بشر سے برتر ہے کہ اگر تجھے کرتا کہوے تو رج اور تم سے مرکب ہوتا ہے اور جو اکرتا کہوے چیتن سے جڑ متخیل ہوتا ہے جب ایک گن تیرے واسطے قرار دیا جاتا ہے کئی اوگن اوسکے ہمراہ ہوتے ہین ✝

سچ ہے کہ گن اور اوگن فرضی اور خیالی ہین لیکن انسان کے دل پر ایسے جمے ہین کہ اپنی جگہہ سے بال کی برابر نہین سرکتے ہین ✝

افسوس مجھے خدا کی حقیقت سے پہلے اپنی ماہیت کا جاننا ضرور تہا کہ کون ہون اور کسطرح سے بنا ہون اور کیون اس دنیا مین آیا ہون اور کیا کرتا ہون اور کیا کرنا واجب تھا اور آخر کیا ہوگا اور کیا کرتا ہے ✝

کیا یہہ ہیئت مجموعی عکس تیری مورت کا ہے یا جزو تیری صورت کا ہے یا تیرے ارادہ سے ہوا ہے ✝

ان تینون حالت مین جو عیب انپر عاید ہووے وہ انپر نہین تجہپر ہے اور اطلاق دوئی کا ناحق ہے اگر خود بخود اسکا نمود ہے مجھہ مین اور تجھہ مین کیا فرق ہے ان چار صورت کے سواے اور کوئی صورت بنتی نہین ہے اور ان صورتون سے یکتائی عیان ہے ✝

شپرہ دن مین گہونسلہ سے باہر نہین نکلتی ہے اسوجہہ سے آفتاب کا وجود باطل نہین ہوتا ہے اور نہ اسکی خوبی مین زوال آتا ہے ✝

گدہا ایک من بوجھہ اوٹھاتا ہے اور شتر سات من اور جہاز پر یا ریل پر ہزارون من بوجھہ لدتا ہے اسیطرح فکر ہر متنفس کا اپنی لیاقت کی برابر دوڑتا ہے ✝

جو شبد اور سپرس اور روپ اور رس اور گندہ رکھتا ہے وہ وہم اور قیاس مین آتا ہے پس جس چیز پر شک ہو وہ یقین کے اندر آنا ممکن ہے اور جو ان سے باہر ہے وہ شک اور یقین سے بھی باہر ہے ✝

خدا نام رکھتا ہے پس شبد کی ذیل مین ہی جسمین اوسکو شک ہی وہ یقین پیدا ہونے کی تدبیر کرے بیشک حقیقت پر علم ہوگا ؛

مجھے اون چیزون کی تلاش نہین ہے جو اون پانچون تت کے ذیل مین ہین کیونکہ یہہ سب فانی ہین مین اوسکی تلاش مین ہون جو وہم اور گمان سے بھی باہر ہے ای موکل ادراک کل کے میری عقل کو پرواز کر اور اون پرون کو جسقدر قوت تیرے امکان مین ہو وہ دیدے کہ پردارون سے بلند تر پرواز کرون اور مانند کمزور پرندون کے تھک کے گر نہ پڑون ؛

۳۷ ظہور سینتیسوان قدرت

خدا کی مرضی سے پیدا ہوا وہ جسکو بعضون نے نطفہ حرام بتایا یا نطفہ حلال یا خوبصورت اور نیک سرشت یا بضد اسکے اور اوسی کے ارادہ سے ذلیل شریف اور شریف ذلیل ہوئے اور اوسیکے حکم سے فنا ہوئے خواہ مرض الموت سے مرے خواہ آفت ناگہانی سے - تمیز اور تفریق نیک اور بد اور اصل اور بد اصل بناوٹی ہی لیکن کسیکو معلوم نہین ہوا اور نہوگا کہ اس حرکت سی حرکت کرنے والے کا کیا مقصود ہے - مجھہ سے زیادہ مقرب اور کوئی نہین ہے اور مجھے اوسکی قدرت پر علم نہین ہے - پس جھوٹھا ہے وہ جو پیدائش سے پہلے اور مرنے کے بعد کی بات بتاتا ہی

؛ ظہور ۳۸ اٹھتیسوان پرمیشر کی مہان مین دس سوال و جواب جوگ بشسٹ کے اوتپت پرکرن مین ؛

۱ - س - وہ لطیف شی کیا ہی جسمین تمام کرہ بیضاوی مثل حباب کے ہی - ج - پرم آتما ہے کہ اوسکی قدرت لا انتہا ہے اور کمال لطافت سے اوسکا دیکھنا گیان اندری و کرم اندری دانہہ کرن سے ناممکن ہے اور جیسے یہہ کرہ بیضاوی ہے اوسکی قدرت سے لاکھون مثل اسکے بنتے اور بگڑتے ہین ؛

۲ - س - وہ کون ہے جو اکاس ہی اور اکاس نہین - ج - پرم آتما ہے

کہ مثل آسمان کے محیط اور ہر شے کے اندر ہے اور آسمان علم و عقل سے معرا بلکہ
کچھہ شے نہین ہے وہ علم و عقل و جملہ موجودات و توہمات کا صاحب ہے ؏

س ۳ ۳ - س - وہ کیا ہے جو کچھہ ہے اور کچھہ نہین ہے - ج - پرم آتما ہے کہ ہستی
بحت سے اور کچھہ نہین ہے کہ اشارہ حسی سے اعلے تر ہے ؏

س ۴ ۴ - س - وہ کون ہے جو متحرک ہے اور متحرک نہین ہے - ج - پرم آتما ہے
کیونکہ جس منزل پر ہم جاتے ہین اوسکو وہان پاتے ہین پس وہ وہان چل کے
پہونچتا ہے - جس منزل پر پہلے ہم نے دیکہا وہان اب نہ رہتا متحرک معلوم
ہوتا چونکہ وہان بہی موجود ہے پس ثابت ہے کہ متحرک نہین ہے ؏

س ۵ ۵ - س وہ کون ہی جسکے مکان ہی اور لامکان ہی - ج - پرم آتما ہے ہر شی مین
موجود ہے پس صاحب مکان ہی اور اوسکی گنجائش کہین نہین ہے پس
لامکان ہے ؏

س ۶ ۶ - س پتہر کی مانند کون ہے - ج - پرم آتما ہے جیسا اول روز تھا ویسا ہی ہے
اور مدام رہیگا اوسمین کوئی حرکت اور نقطہ مؤثر نہین ہوتا ہے اور سرور اور
ملال کو اوسمین گنجائش نہین ہے ؏

س ۷ ۷ - س - وہ کون ہے جو ہوا مین تصویر بناتا ہے - ج - پرم آتما ہے کہ خلا مین
ہوا بہری ہے اور ہوا مین گوناگون اشکال بناتا ہے ؏

س ۸ ۸ - س - وہ کون ہی جو تمام عالم مین اسطرح ہی جیسے تخم مین درخت - ج -
پرم آتما ہے کہ تمام اوسکی تصویر مین ہے ؏

س ۹ ۹ - س - وہ کون ہے جو کچھہ ہے اور کچھہ نہین - ج - پرم آتما ہی کثرت موجودات
کا ایک کل یا مبدا ہے اور کوئی نظیر یا تشبیہ اوسکی نہین ہے اور محسوسات سے
تمیز نہین ہوتا ہے کہ جسکی صورت بیان ہو ؏

س ۱۰ ۱۰ - س - وہ کون ہی جو دویم اور دویم نہین ہے - ج - پرم آتما ہے کہ ہر متنفس
اوسکو اپنے سے غیر سمجھہ اوسکی عبادت کرتا ہے پس غیر ہے اور حقیقت مین
جو کچھہ تھا یا ہے یا ہوگا وہی ہے دوسرا نہ تہا نہ ہے نہ ہوگا پس دویم نہین ہے

ظہور انتالیسوان ۳۹ شمس عالم کی سوال جواب طلب

۱ - ہر ولایت کے عقلا اور ہر مذہب کے پیشوا وہر دلیس کے فرمان فرما کے احکام سے ظاہر ہے کہ جسکی عمر ۱۶ سال سے کم ہے اوسکی گواہی اور اقرار اور قول اور حکم نامعتبر ہے اور بعض نے بجائے ۱۶ برس ۲۱ برس کی میعاد مقرر کی ہے اسکا سبب کیا ہے اگر یہہ ہدایت فقط پیشوایان مذاہب کی ہوتی حکما کی ہوتی حکم ربی تصور کر دخل در معقولات نکرتا چونکہ ہزارون سال گذشتہ کے حکما کی یہی راے ہے وجہہ دریافت طلب ہی +

۲ - اگر تصور کیا جاوے کہ بعد ۱۶ سال کے رجلیت ہوتی ہے مخنث کو تمام عمر مین رجلیت نہین ہوتی ہے اور بعض کی اس عمر سے پہلے اولاد ہو جاتی ہے رجلیت کو شہادت وغیرہ سے کیا مناسبت ہی +

۳ - اگر قیاس کیا جاوے کہ میعاد معینہ تک آدمی علم معقول ومنقول پڑہتا ہی اور اس ہدایت سے پیشتر ..... لیاقت کا نہین پاتا ہے جنکے خاندان مین حاصل کرنا علم کا حرام ہوا اور لیاقت پیدا کرنا مقصدی ومنشی کا کام متخیل ہوا اونکے واسطے یہہ شرط کیون ہوئی +

۴ - اگر گمان کیا جاوے کہ میعاد معینہ تک آدمی سفر وملاقات اشخاص سے تجربہ حاصل کر لیتا ہے جو گہر سے باہر نکلنے نہین پاتے اور سواے چند اشخاص غیر سے بات کرنے کو قدرت نہین رکہتے وے کسطرح تجربہ حاصل کر سکتے ہین

۵ - خیال کیا جاوے کہ آدمی اوس عمر تک خدا اور خدا کے مخلوق کی حقیقت کو معلوم کر لیتا ہے کہ والدین اور اقربا اصول مذہب سے آگاہ کر دیتے ہین اور اونکی تقلید کر پختہ ہو جاتا ہے جنکے بزرگ جہل مرکب سے مخمر ہین اور خدا کے سواے اورون کو حاجت روا سمجہتے ہین اور بدافعالی کو شرط ایمان اور لازمہ دنیاداری قرار دیتے ہین وے کسطرح میعاد معینہ سے کمال پیدا کر سکتے ہین +

۶ - اگر یقین کیا جاوے کہ وہ عمر خام کے پختہ ہونے کی ہے جیسے درخت جب اگر سکی اپنی حد کو پہونچتا ہے اور بیل جب تک لادنے کے لایق نہین ہوتا ہی

بچھڑا کہلاتا ہے ویسے تاوقتیکہ آدمی میعاد مقرری کو نہین پاتا بچہ کہلاتا ہے
اور جیسے عمر مذکورہ سے پیشتر کا بچہ کہلاتا ہے شصت سالہ بوڑھا کہلاتا اور مصلوب
الحواس مقصور ہوے اعتماد ہوجاتا ہے یہہ بھی دلیل کافی نہین ہے کیونکہ کل کے
واسطے ایسا نہین ہوتا ہے - بعض دس بارہ برس کے ہوشیار ہوجاتے ہین
اور بعض کا ہشتاد سالہ عمر ہونے سے ہوش و حواس برجا رہتا ہے اگر حد
نابالغی ۱۶ یا ۲۱ سال فرض ہو اقرار ایجاب و قبول جوکہ تمام عمر کو ایک ہی عہدنامہ
ہے نابالغی مین کیون جائز ہوا اور جسطرح سے مختار یا ولی کے ذریعہ یہہ اقرار معتبر
ہوا گواہی ولی کی معرفت کیون منظور نہوئی کہ گواہ کی گواہی سے ایک شخص کو
کسی قسم کا نقصان تھوڑا ہوتا ہے عقد ناپسند کے سبب سو برس دو کی
خرابی ہوتی ہے اور اولاد کی اصالت مین شبہہ پڑتا ہے +
۲ - کیا سبب ہے کہ پیدا ہونے سے پیشتر اور مرنے کے بعد کا حال کسی مذہب س ۲
کے پیشوا نے ایسا نہین لکھا جسپر خاص و عام کو یقین ہوتا +
۳ - جن کتابون کو آسمانی یقین کیا اونمین اختلاف احکام کا کیون ہوا اگر کوئی کہے س ۳
وقت اور ملک کے موافق احکام جاری کئے جب خدا کے بندے کشف و کرامات
سے شدنی پر خیال رکھتے ہین کیا خدا کو شدنی پر علم مشکل تھا اور مصلحت ولایت پر
اگر خدا کی نگاہ تھی وہ مذہب ہفت اقلیم کے آدمیون کو کیون روا تصور کیا +
۴ - اجسام ارضی کی کیفیت ہر ولایت کے حکما نے لکھی اور اجرام فلکی کے بعد س ۴
اور طول اور عرض اور قطر کو کسقدر بیان کیا بہشت و دوزخ کا نشان کیون نہین
دیا اور جو کسیقدر اوسکی تعریف کسی مذہب والے نے کی - وہ دو کتاب سے
موافق کیون موافق نہوئی +
۵ - جب ایک خدا کل موجودات کا خالق ہے اوس نے بعض کو اپنا دشمن اور س ۵
نافرمان اور بعض کو دوست اور فرمان بردار کیون بنایا +
۶ - دنیا مین مختلف مذہب ہین اور ہر مذہب کا پیرو اپنے مذہب کو حق کہتا ہے س ۶
وہ دلیل جس سے کوئی مذہب سچا نظر آوے جیسے آئینہ مین مونہہ
کونسا ہے +

۷- سراوگی برہمنون کی امت والون سے اور ۵۴ قوم کے برہمنون سے اور تمام ہندو مسلمانون سے اور سب ہند کے باشندے انگریزون سے اور ہند کی مستورات مردون سے کیون مغلوب ہوئے کیا انکے خلط و مادہ مین تفاوت ہے یا انکا دوسرا خدا ہے یا انکی عقل مین کمی و بیشی ہی یا کسی کی تلوار تیز ہے یا کسی کے پاس دولت زیادہ ہے یا کوئی اور سبب ہے +

۸- جب دو دشمن میدان مین جنگ کرتے ہین ہر ایک اپنے مقتول و مجروح کا غم و افسوس کرتا ہے اور اپنے کو بہشت نصیب بتاتا ہی اور مخالف کے مرے اور مجروح ہونے کی خوشی اور اوسکے متوفی کو جہنم داخل کہتا ہی +

کیا جہنم اور بہشت طرفین کے جدا ہین اگر وے ایک ہی ہین اونکو اوپر کسطرح اختیار رہا

۹- اگر جنگ کرنے والون کا حق بہشت ہی- جو شر و فساد سے پرہیز کرتے ہین وے بہشت مین کسطرح جا سکین گے +

۱۰- اگر نطفہ سے آدمی کو فضلیت ہی جو شریف قوم کی اصلی مذہب کو ترک کر دوسرا مذہب اختیار کر لیتے ہین اونکی شرافت کیون باطل ہو جاتی ہے اور اگر علمیت سے شرف ہے جو علم و عمل مین فایق ہی اوسکو شریف کیون نہین سمجھتے ہین +

۱۱- اگر مرد بغیر دو چار عورت کے زندہ رہ نہین سکتا ہے عورت بغیر دو چار مرد کے کس طرح زندگی کر سکتی ہی +

۱۲- جب ہر مذہب کا پیرو دوسرے مذہب کے پیرو کو کافر سمجھتا ہی کفر سے آزاد کون رہا +

۱۳- جب رسم کو شرعی اصول پر فوقیت ہوئی مذہبی احکام کی عزت کیا رہی +

۱۴- عقل وہ ہے جسکا ثبوت قیاس و معاینہ اور دستاویزات ہر ولایت سے ہو- اور نقل وہ ہے جسکا ثبوت قایل کا قول ہے اور ثبوت کوئی نہین بلکہ بعید از قیاس ہے دونون مین شرف کسکو ہے +

۱۵- جب نوک دار چار دانت رکھنے والے گوشت کے کھانے کو مجاز ہوئے درندے اسوقت بیکس بہیڑ و بکری کو کہاوین کس دلیل سے واجب القتل متصور ہوئے +

ظہور پچالیسوان طالب علمون کا مباحثہ

۱ - سوال - ظلمت و نور کی تعریف کرو - ج - نور وہ ہے جو حواس ظاہری و باطنی یا گیان اندری و انتہہ کرن سے دکہائی دیتا ہے یا محسوس ہوتا ہے اگرچہ لا انتہا ہے کہ جزو و کل اسکا کسی حکیم کو معلوم نہین ہوا تاہم قرین قیاس ہے کہ اجرام فلکی کے بعد و قطر کو عقلا نے معلوم کیا اور اجسام ارضی کی موجودات کو دیکہتا ہی اور عالم و جاہل و انسان و حیوان کو نظر آتا ہے یعنے بو و سمع و لمس و بصر و ذائقہ و قیاس سے اور جو محسوس ہے وہ مجسم ہے اور جو مجسم ہی وہ معدوم شدنی ہے - ظلمت کیا ہے اور کتنا بڑا ہے اور کیا اوسکا گن ہی اوسکی حقیقت کو کسی نے نہین جانا اور اوسکی انتہا کو درکنار ابتدا کو بھی کوئی کہتے نہین سکتا ہے اور جو چمکتا ہے وہ محدود اور مصنوع ہے اور معدوم ہوگا اور جب معدوم ہوگا ظلمت مین ملیگا پس نور ظلمت سے نکلا اور اوسی مین سماویگا - سب سے زیادہ نورانی آفتاب کی ہے اور آفتاب کو آتش پرستون نے خدا سمجھا اور چین کے مردم نے لاوزی کو جو اونکا مقدس ہے آفتاب سے پیدا ہوا قرار دیا اور اتوار آفتاب کا دن ہے عیسائی اسکو متبرک سمجھتے ہین اسکا بہی کوئی سبب ہوگا یہہ آفتاب تمام دنیا کو روشن نہین کرتا ہے قطب کے قریب اندہیرا رہتا ہے علاوہ برآن فرض کرو کہ آفتاب معدوم ہوجاوے - پس ظلمت کے سوا کچھ نہو اور موسی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے خدا کی پانی پر تیراتی تھی اوس نے کہا کہ اوجالا ہو کہ روشنی ہوگئی - اس سے بہی ثابت ہے کہ روشنی سے پہلے پانی اور خدا اور اندہیرا تھا اور مسلمان بہی اجرام و اجسام کو خدا کی قدرت سے بنا قرار دیتے ہین اور ہندو بہی - لیکن کسی کے قول سے ثابت نہین ہوتا ہے کہ اندہیرے کو کسنے بنایا ہے بلکہ یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ حسب قول مذہب والون کے قیامت ہوگی اور زمین و آسمان سب نیست ہونگے تب اندہیرا رہیگا اگرچہ بعض روشنی کو واجب التعظیم سمجھتے ہین اور بعض ظلمت کو پر حق یہہ ہے کہ ظلمت و نور ہمزاد ہین و روح و عقل و عناصر آمر ہین اور تحریر لقط مستعد ہین - جیسے کوئی کہے کہ زید کی آنکہین اور ناک و کان و ہاتھ - مگر وہ

اوسے

زید ہے مرنا اور جینا اور پیدا ہونا اجرام فلکی اور اجسام ارضی کو ہے اسکو نہین
ہے اور یہہ معتقد نہین اگر ہے یہی سب کی مان ہے کہ سب اس سے نکلے اور یہی
باپ ہی کہ اس سے پیدا ہوے دوست - دشمن - موت - حیات اول و آخر
یہی ہے دیوتا اور پیغمبر اور نامور سب ظلمت سے نکل روشن ہوئے اور روشنی
سے نکل ظلمت سے ملے اور اسی عناصر سے بنے اور عناصر سے گذر کرتے رہے
اور انہین مین ملے عقل - جہل - انصاف - ظلم - شہوت - غضب ان تین
کا جزو ہے اور حرکت کرنے والی روح ہی - ہنوز مین ابجد خوان ہون کسی مذہب
اور ملت کی کتاب کو نہین دیکھا اور نہ حکما کے دلایل سے واقف ہوا میری سمجھ مین
خطا ہو معاف کرنا اور آپ کو ظلمت کا کچھ پتہ ملے ظاہر کرنا - بعض ظلمت کو کفر اور
اگیان - اور نور کو عقل و ایمان بلکہ خدا کہتے ہین - میرے میانجی کا قول ہے -
آنچہ کفر ہست بہ خلقان بر ما آن دین ہست - تلخ و ترش و ہمہ عالم بر ما شیرین است
۲ - سوال - تم سوائے خدا دوسرے کو کیون نہین مانتے ہو کہ ہر ولایت کے
مردم کسی ایک پیغمبر کے معتقد ہین اور ہند کے ہر ایک شہر کے باشندے بہوت -
چڑیل - جن و پری کو سجدہ کرتے ہین اور تیرے خاندان کے بھی ایسا کرتے رہے
ہین تجھے کسنے گمراہ کیا + ج - جتنے نامور ہوئے جنکو عوام خدا کا رشتہ دار
یا خدا کا دوست یا اوسکا مقرب یا اوسکا بھیجا یا اوس سے جا ملا سمجھتے ہین سب نے
مان کے رحم مین پرورش پا اوسی راہ سے نکلے جس راہ سے انسان و حیوان سب
نکلتے ہین اور مان کا دودھ پیتے رہے اور جسطرح ہر ایک کے بچے کھیلتے ہین وے
کھیلتے رہے جب ہوشیار ہوئے اپنے علم و طاقت یا دولت سے واجب التعظیم ہو گئے
چند روز شیخی جتا خاک مین ملگئے - دشمنون سے کینہ رکھتے رہے ڈرتے رہے -
بھاگتے رہے - لڑتے رہے - دوستون کی تعریف و خاطر کرتے رہے جیسا
اونہون نے کیا ویسا اب بھی کرتے ہین اور جیسے اونہون نے معجزات دکھائے
... - تار برقی و کل بنانے والے و بھانمتی اور بازیگر معجزہ دکھاتے ہین -
... ت بھی بہت ایسے زبردست ہین کہ مجھے قتل کر سکتے ہین اور گھر لوٹ سکتے ہین
... ہربانی کرین کسی ملک کا راجہ بنا دین - منجم و ساحر و کیمیا ساز جیسے پچھلے زمانہ مین

تھے - اس زمانہ مین موجود ہین اور جتنے زود فہم ہین وے سب علم لُدنی رکھتے ہین اور بہت مجہہ سے بھی محتاج ہین جو مجھہ سے کسیطرح کی نسبتی فضیلت رکھتے ہین اونکی خدمت و خوشامد کرتا ہون اور جو مجھہ سے کمزور ہین جیسا سکتا ہون اونکی مدد کرتا ہون غرض کہ جو زندہ پیر یا ولی یا پیغمبر ہین سبکو مین مانتا ہون جنکے وقت مین وے زندہ تھے اونکا ماننا اونپر حق تھا مُردون کے واسطے زندون پر فرض ہے کہ دعا کرین جو ظلم اور بدفعلی اونہون نے کی اوس سے خدا درگذر کرے - یہہ حق نہین ہے کہ جو خود لڑائی مین مارے گئے اونکی خاک سے کہی کہ میری مدد کرو -

دویم - خدا کی قدرت سے موجود ہوئے اور اوسکی قدرت سے معدوم ہوئے اب جو موجود ہین اور زندہ ہین وے بھی خدا کے بھیجے ہوئے ہین انکو مانتا ہون وہ خدا جس نے مُردون کو یا زندون کو عزت دی ہے وہ مجھے بھی عزت دیسکتا ہی اگر وے اور کے بنائے ہوتے اِس خدا کے بنائے نہوتے یا اس خدا کے سوا کوئی اور خدا ہوتا یا خدا نے قسم کھائی ہوتی کہ مین اور کو بزرگی ندونگا یا اوسکا بھیجا ایک ہی پیغمبر یا دیوتا یا پیر مختتم ہوتا تو بھی اوسکا ماننا مجھہ پر فرض ہوتا حالانکہ اب رام سنگہ نیا پیغمبر زندہ ہے - ہر شہر کا جدا پیر و ہر ولایت کا جدا پیغمبر ہے اگر مین جس شہر مین پیدا ہوا اوسی شہر مین مرنے کو حاضر رہتا یا جس مذہب کے مردم مین پرورش پاتا اوسی مذہب کے مردم سے بسر کرتا پس اونکا معتقد رہتا مین ہر ملک کا پھرنے والا ہر مذہب کے آدمیون سے ملنے والا ہون - ایک کا معتقد ہو اورون سے مخالفت کرون عقل سے بعید ہے - وہ خدا جسکو مین مانتا ہون اوسے منکر مردون اور زندون کے پوجنے والا کوئی نہین اور وہ سب کچھ دیسکتا ہے اور کرسکتا ہے اور نہ وہ پیدا ہوا اور نہ وہ مریگا پس با ہمہ صفت وہ موصوف ہی - حیف ہی جو تم پوچھتے ہو کہ سوا ے خدا دوسرے کو کیون نہین پوجتے اور خلق کی پیروی تب کرتا جب مین دیکھتا کہ کوئی کسیکے جسمی رنج کو تقسیم کرلیتا ہی حالانکہ جسپر جو گذرتی ہے وہی جانتا ہے پس تمکو بہتر ہے کہ سوا ے ایک سے خدا دوسرے کو رائی کے دانہ برابر نہ سمجھو آگے تمکو اختیار ہے میرے پاس فی ایک دو ورقی کتاب ہی تمہارے پاس کئے گدہون کا بوجھہ +

سوال ۳

۳ - سوال - شیطان کی حقیقت تمہارے دل مین کیا ہے جس سے تمام پیشواؤن
کے پیرو ڈرتے ہین بلکہ پیشوا ہی ڈرتے رہے کہ اونکی تقلید اونکے پیروؤن نے کی
- جواب - دوابہ گنگا وجمنا کے سمجھتے ہین کہ اونکی حاجتون کو شیخ سدو پوری کرتا ہے
اسیطرح ملتانی بہاوالحق سے امید رکھتے ہین غرضکہ ہر کوئی کسی مردہ کی قبر سے
یا مردہ کی ہڈی سے یا دیوتاؤن - پیغمبرون - اوتارون سے بعضے بہوت چڑیل
- جن - پری سے ڈرتے ہین یا اوس سے امید رکھتے ہین اگر سوائے خدا کے
کوئی دوسرا نیکی وبدی کا کرنے والا ہے دینداروں کو بہکانے والا شیطان ہے
اور بہلے مانسون کو جنکے گلے مین بڑے دانون کی مالا ہے اور اونکے ہاتھون پر
چوڑے چوڑے تلک اونکی اولاد اور مراد دینے والے وے بہوت ہین اور
سب برحق ہین اور خدا کچھ نہین کیونکہ خدا کا نہ کوئی مکان نہ نشان نہ نام اور
اون سب کے مکان موجود ہین اور اگر خدا برحق ہے جیسے بچون کے واسطے ہاؤ
ویسے بیوقوفون کے واسطے شیطان ہے - آدمی چوری - زنا - ڈکیتی
خون اور ہر قسم کی بدفعلی اپنی نفس کے واسطے کرتا ہے - شیطان کو اوسمین کچھ
حصہ نہین دیتا بلکہ اسکو دشنام دیتا ہے - شیطان کی جوتی کو کیا غرض ہے
جو اونکو بہکا کے دولتمند و صاحب حکومت بنا دے جو مفلس اور آزاد اور بے پروا
اور سوائے خدا دوسرے کو سجدہ کرنے والے نہین ہین اونکو البتہ شیطان نے
بہکایا ہے کہ جیسے اوسنے سوائے خدا دوسرے کو سجدہ نہین کیا یہہ نہین کرے
اور ظاہر ہے کہ آدمی وہی شے دیتا ہے جو اوسکے پاس ہوتی ہے اور وہی سکہاتا
ہے جو اوسکا علم وعمل ہوتا ہے ممکن نہین کہ شیطان لوگون کو سوائے خدا اور کی
پرستش سکہاتا اور جب سب کو معلوم ہے کہ شیطان نے سوائے خدا زندہ
آدم کو سجدہ نہ کیا کیا بیوقوف ہے وہ جو اوسکے یا کسی کے سکہانے سے
مردہ آدم یا جانور کو سجدہ کرے - سرمد صوفیون کا پیشوا تھا اوسکا قول ہے
رو رہروی ز شیطان آموز + یک قبلہ گزین م سجدہ با غیر مکن ٭ مینے اپنی سمجھہ کے
موافق عرض کیا آپ اپنی سمجھہ کے موافق سمجھ لین ٭

سوال ۴

۴ - سوال - یورپ کے آدمی دو جورو گھر مین نہین رکھتے ایک کے مرنے سے

دوسری کرتے ہین اور جیسے عورت کے مرنے سے شوہر دوسری جورو کرتا ہے
ویسے عورت دوسرا شوہر کرتی ہے - ہند اور مسلمانون کے ولایت مین ایک ایک
مرد سو سو جورو کرنے کو مختار ہے اور عورت خصم کے مرنے سے بہی دوسرا شوہر کر نہین
سکتی - کیا یہہ انصاف ہی یا اس فعل سے خدا راضی ہے یا اس بندوبست
سے اولاد لایق و دلاور پیدا ہوتی ہے یا گہر کا انتظام اچھی طرح رہتا ہے اسکا
کیا سبب ہے ظاہر کرو - ج - یورپ و امریکہ مین سلطنت نوعیہ ہے - امریکہ مین
کوئی بادشاہ ہی نہین ہے - پریزیڈنٹ کا حاکم رعیت اور رعیت کا حاکم پریزیڈنٹ
ہے غرضکہ وقت اور کچہری کے محکمہ مین حاکم بڑے ہین ورنہ جیسا چوہڑا ویسا پریزیڈنٹ
اور جیسے مرد ویسے عورت پھر کسکا مقدور ہے جو نا انصافی یا خود مطلبی کرے وہان
اگر کسی کا مرد دوسری جورو کرے وہ اوسکے سامنے چار خصم کرے جیسا کہ گیان
پوران کا باک ہے (ستینے کیتی رام جبنی + مین نے کیتا رام جنا +
یورپ مین انگلستان کی سلطنت مین پادشاہ یا کوئن ہوس آف کامنس کے
تابع ہے یا ہوس آف لارڈ کے - مقدور نہین کوئی کام بغیر اونکے حکم کے کر سکے
ایک آدمی خوشامد یا لالچ یا بیوقوفی سے ناحق کہہ سکتا ہی جس جماعت مین صدہا ہزارہا
عاقل و عالم معقول و منقول کے ہون وہان ظلم کی بات کون کہہ سکتا ہی - اور جتنی
سلطنتین یورپ کے ہین اونمین بہی بادشاہ ایسا خود مختار نہین جو چاہے سو کرے
اور بے وقوف بہی نہین جو شہوت و غضب کے مغلوب ہو ظلم کرے - جہان
مسلمانون اور ہندؤن کی سلطنت ہی وہان رعایا اور کمزور پر بالکل نگاہ نہین -
سلطنت کا خراج اپنی عیش کو یا زبردستون کر ملازمون کے نذر کو یا اونکے ملازمون کے
غبن کو - اور نقل مشہور ہے جیسا راجہ ویسا پرجا - جب راجہ سو سو جورو کرین -
پرجا کو دو چار کرنے کو کون کس موںھ سے منع کرے زبردست کمزور کو ستاتے ہین
جیسے شیر بکری کو کھاتا ہی اور جب لاہور مین سکہون کا راج تھا مسلمانون کو بانگ دینے کو
منع تھا اور جب مسلمانون کا راج تھا ہندؤن کی مورتون کو توڑا یا جاتا تھا ویسی غریب
عورتون پر مردونکا ظلم ہی اس ظلم سے جو پیدا ہوتے ہین گیدڑ ہوتے ہین اور مہمات سلطنت
و تجارت و صنعت و خدمت سے بے نصیب رہتے ہین دنیا مین غلام و خانہ زاد کہلاتے ہین

اور مرنے سے بهوت بنتے هین +

ظهور الکتاب السواں لالہ رام جیداس کے سوال و جواب

۱- سوال پهلا - خدا نے دنیا کیون پیدا کی اور پیدا کرنے سے اوسکی کیا مراد تهی بذریعه کسی الهام یا آواز غیبی کے کسی پیغمبر یا اوتار کو یهه بات ظاهر هوئی هو نشان دیوین که اکثر اوتار اور پیغمبر مثل خدا کے گردانے جاتے هین - ج - مشهور هی که مجنون سے کسی نے پوچها تها که بعد مرنے فلانے کے اوسکی جانشینی اوسکے بهائی کا حق هے یا بیٹے کا اوسنے جواب دیا تها که اون دونے کسی کا حق نهین صرف لیلی کا - اسیطرح جیسے هر ایک اوتار اور پیغمبر اور اونکی سٹرکون پر چلنے والے راے دیتے هین که پادری صاحب حواریون کی بنائی کتابون سے دفعات کو دکهاتے هین اور مسلمان صاحب سے کهتے هین که نه پیدا هوتا محمد نه پیدا هوتا زمین و آسمان - مصرجی فرماتے هین که گئو اور برهمن کے پالنے کو یهه سنسار بنا هی اور حکما اپنی لیاقت کے موافق راے لکهتے هین - حقیقت یهه هے که آدمی پنج تت سے بنا هے اسکی ذهن کی رسائی پنج تت کی حقیقت کے جاننے کو بهی قاصر هی چه جاے اسکے که پنج تت کو بنانے والے کے اراده کو جانے +

۲- آدمی کی عقل اتنی ضعیف هی که دوسرے آدمی کے دل کی بات کو جان نهین سکتا - خدا کی دل کی بات جاننا بچون کا کهیل هے

۳- مین نهین کهتا که کوئی کلام خدا کا یا الهام هے لیکن جن لوگون نے جس کتاب کو اپنی پیشوا کی زبان سے سنا اور اوسکو کلام الهی قرار دیا اسکے معنے کو اوسی قوم کے مختلف فرقون نے بطور دیگر سمجها که هنود کے مختلف فرقه بیشمار هین اور مسلمانون کے تهتر ۷۳ اور فرنگیون کے دس بارہ ۱۲ هر ایک مضمون کے مختلف معنی کرتے هین حالانکه وه کلام ربانی نهین انسانی هین اوس کلام کے اصلی مدعا جاننے کو یهه لوگ عاجز هین - خدائی اراده کو جو بتاوے عجب هے وه سچا مصور هو +

سوال دوسرا - جو لوگ کسی مذهب کے قایل نهین مگر گناه نهین کرتے هین اور حیوان جو نیک و بد کو نهین جانتے اور پاگل وغیره بهشت مین جاوینگے که نهین اور بهشت مین آرام سب کو مساوی هے یا زیاده - ج - ایک شخص ایک بنیه کا قرضدار تها بنیه اپنی مقروض کو رسد دینے کو منکر هو مقروض کهتا تها که رسد کو وزن مین کم نهین دیتا اس مثل سی یهه غرض هی که بهشت اور دوزخ کو

کسی عاقل اور ناقل نے نشان نہین دیا کہ وہ کہان ہی جب اصل مکان کا پتہ نہین اور رہبر اوسکی نشان
نہین دیتی گویا یہہ آنکھون کے اندھے ہین پھر وہان جانے اور نہ جانے کا بیان کیا ہو کسی ایک
پیشوا نے اپنے خیال سی بہشت و دوزخ کو بنایا اورون نے اوسیکو اپنی کتاب مین نقل کرلیا اور
اپنے اُمتیون کو بہشت کا اور مخالفون کو دوزخ کا قبالہ لکھدیا - پیدا ہونے سے پیشتر اور مرنے
کے بعد انسان اور حیوان وغیرہ کا ایک ہی حال ہی اور وہ کسیکو معلوم نہین میری دعوی کی دو گواہ ہین
نمبر ۱ - تو نیکی کن و من نہ بد کردہ ام - کہ بدرا حوالہ بجز دکردہ ام +
نمبر ۲ - بہشت ایک باغ ہی دوزخ بھی ایک شرعی دہڑ کا ہی - دیگر - جب آیا دیہہ کا انت -
جیسے گدہا ویسی ہی سنت + جکلو اس رای پر تکرار ہو وہ بہشت و دوزخ کو دکھادے -
سوال بتیسرا - بدی کس جگہہ سی پیدا ہوی قبل از پیدائش مخلوق تہی یا نہین اور بدی کرنے س ۳
کی طاقت خدا نے ہر ایک جاندار کو دی ہی یا نہین اور خدا کو نیکی پسند ہی یا بدی اور خدا
زبردست اور حاوی ہر ایک روح پر ہے یا نہین - ج - مخلوق کی پیدائش سے پیشتر
کیا تہا جو کہے وہ جہوٹھا ہے نیکی اور بدی مخلوق کے ساتھہ پیدا ہوئی ہے اور نیکی و بدی
وہان کچھہ نہین - آدمی کی بنائی ہی مسلمانون کے نزدیک جو غیر مذہب والون کو قتل نکرے
یا عاجز نکرے وہ بدکار اور کرنے والا نیک کار - اور عیسائیون کے نزدیک عیسی پر
ایمان لانا نیک کاری اور سب بدکاری ہے اور برہمنون کے نزدیک برہمنون کو ماننا
اور پتھرون کو پوجنا نیک کاری ہی حالانکہ یہہ سب بدخیالی ہی - دراصل نیک کاری دوسرے کو
ہر طرح راحت پہونچانا اور رنج ندینا - اور بدکاری بضد اسکے ہی جو حکماء نے بنائی ہی خدا نے
دونون کو آدمی و حیوان کی سرشت مین ڈالا اگر اوسکے سوا کوئی اور خالق ہوتا بدکاری
کا خالق اوسکو کہا جاتا - اگر خدا کو بدکاری منظور نہوتی آدمی و حیوان کی سرشت مین وہ
مادہ نڈالتا پس جو کچھہ ہوا یا ہوتا ہے یا ہوگا سب خدا کو پسند ہی اور اوسی کی پسند کی
موافق ہوا ہے - کوتاہ عقل کہتے ہین کہ نیکی خدا کی طرف سے ہے اور بدی شیطان
کی طرف سے - یہہ نہین سمجھی کہ اگر شیطان بدی کا خالق ہے خدا کی برابر ہے کہ
مدمقابل ہے - نہین جو کچھہ ہے ایک ہی تخم سے ہے +

فصل ششم انتخاب بے سر نامہ فریدالدین عطار

من بغیر تو نہ بینم در جہان
قادرا پروردگارا جاودان

من ترا دانم ترا دانم ترا
خود ترا کی غیر باشد ای خدا

چون بجز تو نیست در ہر دو جہان
لاجرم غیرے نباشد در میان

اولین و آخرین واے احد
ظاہری و باطنی و بعید د

اینجہان و آنجہان اندر نہان
آشکارا و نہان اندر عیان

ہم عیان و ہم نہان پیدا توئی
ہم درون گنبد اخضر توئی

در ازل باشی و بودی ہمچنان
تا ابد باشی و ہستی جاودان

ای ز تو پیدا شدہ کون و مکان
ای ز تو پنہان شدہ جان و جہان

ہست این اسرار از جائے دگر
سرّ این را کی شناسد کور و کر

راہ مردان راہ توحید آمدہ است
منزلت تجرید و تفرید آمدہ است

من نہ عطارم تو عطارم مبین
در رہ حق مرد اسرارم بہ بین

من خدایم من خدایم من خدا
فارغم از کبر و کینہ و ز ہوا

گر سرت باید بترک سر بگو
در سرت باید بترک سر بجو

محو شد اجزای من کلی منم
فارغم از خوف از شادی و غم

گنج پنہانم درین جسم آمدہ
سر اعیانم درین اسم آمدہ

من وجود خویش را فانی کنم
و ز بقائی حق بحق باقی کنم

من باسرار آورم این جسم را
پس بگفتار آورم این اسم را

من برای راہ تحقیق آمدم
لاجرم در عین تصدیق آمدم

من برای جملہ عالم آمدم
لاجرم در نفس آدم آمدم

من برای راہ عشاق آمدم
لاجرم در راہ مشتاق آمدم

من برای کل اشیا آمدم
لاجرم از جملہ پیدا آمدم

چشم خود در راہ حق در باختم
سرّ معنی را بجان بشناختم

اولین و آخرین من بودہ ام
ظاہری و باطنی من بودہ ام

جمله مردان در فنائے ره شدند
در بقای حق بحق آگه شدند

جسم و جان و دین و دل در باختم
تا کمال راه را دریافتم

زهد را و علم را و قال و قیل
جمله را انداختم در آب نیل

دیده ها از غیر او بر دوختند
غیر حق را اندرین ره سوختند

ای ز تو چرخ فلک گردان شده
صد هزاران دل ز تو حیران شده

ای ز وصلت غرق توحید آمده
لاجرم در عین تجرید آمده

من توام تو من خدایا هم توئی
محو گشتم در تو گم گشته دوئی

دری بود و نبود او را دوی
هم منی بر خیز و اینجا هم توئی

من بوصلت عارفان مطلق شدم
عارفی رفته تمامی حق شدم

صد هزاران عارفان در گفتگوی
اندرین ره لوح دل در شست و شوی

نقشها را جمله در آتش بسوز
بعد از ان شمع وصالش بر فروز

چون نماند نقشها اندر میان
آن زمان نقاش را بینی عیان

چون ترا باشد کمال دین حق
خویش را هرگز نه بینی جز بحق

جملگی اعضای تو اے بی خبر
ذات کلی این جهان را سر بسر

عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم
از تو شد آن اسم در عالم علم

جوهر جان و هوس گم کرده
باسگی و جاهلے خو کرده

گر شوی آگه بجان خویشتن
ترک گیری این حدیث ما و من

ای وصالت طالبان در جستجوی
اندرین ره آمده در گفتگوی

جمله را یک بین ای مرد خدا
تا نه بینی هرگز این رشته دوتا

گر تو راه عشق را مایل شوی
یک ره و یک خانه و یک دل شوی

ننگری در هیچ سوای مرد کار
دایما در عشق باشی بیقرار

عشق جانان جوهر جان آمده است
لاجرم از خلق پنهان آمده است

هست پیدا لیک پنهان از شما
کے بود خفاش را با آن ضیا

این جهان و آن جهان با هم بهم
بگذر از راه گمان و از یقین

عشق با عشاق دارا آمیخته
روح او در خاکدان آویخته

گفتم ای آرام جان عاشقان / هم تو ئی درمان درد بیدلان
ای وصالت عارفان بشناختند / مرکب معنی درین ره تاختند
ای وصالت شمس را دریافته / نور او بر جمله عالم تافته
ای وصالت رهنمای سالکان / ای وصالت در گشای طالبان
ای وصالت سوز مشتاقان شده / ای وصالت وصل عشاقان شده
ای وصالت صدق صدیق آمده / ای وصالت عین تحقیق آمده
ای وصالت ترک تجرید آمده / ای وصالت گنج توحید آمده
ای وصالت اولین و آخرین / ای وصالت ظاهر و باطنین
ای وصالت همچو من دریافته / لاجرم در عشق جانرا باخته
ای وصالت کرد در زندان مرا / ای وصالت گشت در هجران مرا
گر تو غیر حق نه بینی در جهان / بر تو روشن گردد اسرار نهان
بار دیگر سالک حق حق شدم / سالکی رفته مسلم حق شدم
ای برادر غیر حق خود نیست کس / اهل معنی را همین یک حرف بس
چونکه اندر راه حق یک بین شوی / از وجود خویشتن فانی شوی
گر ز جسم و جان شوی کلی بدر / آن زمان یابی ز اسرارش خبر
عقل را زین گفته سودا می کند / عشق هردم حق پیغامی کند
ای برادر در کمال خویش باش / در ره توحید حق بی کیش باش
بگذر از کبر و نفاق و کیش و دین / تا رسی در قرب رب العالمین
خود پریشان اندرین ره گمرهند / وز طریق عشق را آگه نیند
نفس انسان سد راه حق شده / عاشقانرا راهش از صدق شده
عشق را بگزین نفسی را بسوز / تا شب تاریک گردد بر تو روز
نفس را بت دان و بت را بر شکن / تا رسی در بارگاه ذوالمنن
نفس را اینجا حجاب راه دان / این سخن را از دل آگاه دان
این نه تقلید است نه راه هواست / راه تحقیق است و راه باصفاست
در ره توحید جان ایثار کن / دیده را در باز و روئی باز کن

در جلال حق جمالِ حق ببین ... در صفات ذات رب العالمین
من نمودارم برای جمله تان ... در سرایم سرّ حق را من عیان
خرقهٔ ناموس را پوشیدهٔ ... ونگهی سالوس را کوشیدهٔ
بت پرستی میکند در زیر دلق ... عینائی خویش را صوفی بخلق
تو سلوکِ راه از خود کردهٔ ... لاجرم در صد هزاران پردهٔ
دامگاهِ کردهٔ این خرقه را ... می فریبی هر زمان اینفرقه را
در خودی خود گرفتار آمدی ... لاجرم در عین پندار آمدی
راه تجرید و فنا را راه نیست ... این سخن کم کورِ گان را راه نیست
رو که در تقلید ماندی مبتلا ... سرِّ توحید از کجا و تو کجا
رو که در تقلید ماندی خوار و زار ... بعد ازین این خود پرستان را گذار
تو نمیدانی که من هستم چنین ... بی هوا مائیم در روی زمین
آن زمان تو عشق را مایل شوی ... عشق حق را عاشق و صادق شوی
گر ترا از عشق خود باشد خبر ... مرتدے باشی درین ره پر خطر
هرچه جز حق است ز لوح دل تراش ... بگذری از خلق جمله حق شناس
آنچنان خواهم که کلی گم شوی ... تا ز نسل آدم مردم شوی
ورنه همچون زاهدان کور و کر ... چون ز هستی خودت باشد خبر
بحر معنی بے نهایت آمده است ... لاشک بحید غایت آمده است
یافتم یک قطره زان بحر صفا ... زان بر آرم هر زمان موجها
راه توحیدِ عیانے داشتم ... گنج اسرار نهانے داشتم
راه حق را صادق عشق آمدم ... حق چو حق است حق مطلق آمدم
ای دریغا بے نوایانِ یقین ... راه بر فتند ما بماندم اینچنین
ای دریغا عارفان با وفا ... شان بر فتند ما بماندم از قفا
ای دریغا صوفیان با صفا ... شان بر فتند ما بماندیم مبتلا
ای دریغا عمر رفته وصل نے ... ای دریغا فرع رفته اصل نے
ای دریغا در خودی واماندهام ... لاجرم در صد بلا درماندهام

فصل ہفتم وقایع منصور منصوراوین ترکیب مین بہید سے آبہید کے

عشق ایک آسیب ہے آشوب زا / عشق ہے ایک فتنۂ رنج و بلا
عشق ایک عاشق کش بیباک ہے / عشق ایک سنگین دل سفاک ہے
عشق سے ہی عاشقونکا دل کباب / عشق ہے ایک آفت خانہ خراب
عشق ہے شیر نیستان بلا / عشق ہے گرداب بحر جان گزا
عشق ایک دریای ناپیدا کنار / اسکی ہر ایک موج ہی خنجر کی دہار
عشق ہے ایک وادی کرب و بلا / عشق ایک ویرانہ ہے وحشت فزا
عشق ہے وہ چاہ جو اسمین گرا / پہر نہین لگتا کبہی اوسکا پتا
عشق ہے ایک آتش جانسوز آہ / عشق ہے ایک ناوک دلدوز آہ
عشق نے جس دل مین آ کر گھر کیا / بیشک اوسکو خانمان سے کھو دیا
زخم سے اسکے کوئی ہے سینہ چاک / آگ سے اسکے کوئی ہوتا ہے خاک
ہی عدو یہہ جسم کا بے شبہ و شک / کر کے زخمی پہر چھڑکتا ہے نمک
ڈالتا ہے ایک کی اوپر یہ برق / ایک کو کرتا ہے یہہ دریا مین غرق
عاشق بیچارہ کا دشمن ہے صاف / خون اسکا یہہ نہین کرتا معاف
دار پر دیتا کسی کو ہے چڑہا / ہے کسی کا تیغ سے سر کاٹتا
سیکہا ہے القصہ اسنے خوب ڈہنگ / ہر جگہہ اس کا جدا ہی طور و رنگ
کور ہو جاتا ہے عاشق سر بسر / عیب دلبر کو سمجہتا ہے ہنر
عشق کا ہوتا ہے جب طاری اثر / غیر دلبر کچھہ نہین آتا نظر
عشق کے آثار ہین ای باوفا / سچ کہا ہے جس کسی نے یہ کہا
عاشقی را شش نشان باشد بسر / آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر
گر ترا پرسند سہ دیگر کدام / کم خور و کم گفتن و خفتن حرام
عشق ہے جس طبع مین کرتا ہی گھر / سو کہہ کر وہ جی سے جاتا ہی گذر
پر نہین معشوق سے ہوتا جدا / جیتے مرتے وہ اوسی کا ہو رہا
بلکہ جو عاشق ہے وہ انجام کار / خود ہوا معشوق کا معشوق یار

جب مجازی عشق کا ہے یہہ ثمر ۔۔۔ کیون حقیقی کا نہو بہتر ثمر
عشق حق مین جو کوئی انسان کرے ۔۔۔ کسطرح خالق نہ قدر اوسکی کرے
حق تو یہہ ہے جسکو ہے عشق خدا ۔۔۔ زندہ جاوید ہے گو مر گیا
عاشق اللہ ہے ظل خدا ۔۔۔ ذات سی سایہ نہین ہوتا جدا
عاشق و معشوق ہون جب ایک ہی ۔۔۔ دو سمجھنا [illegible] ہے تب ابہی
جب دوئی کا دل سے پردہ اوٹھہ گیا ۔۔۔ تب انا الحق بھی کہا تو جرم کیا
نام حق کا حق نے جب آپ ہی لیا ۔۔۔ قتل پہر منصور کو ناحق کیا
کہتے ہین منصور تہا ایک پاکباز ۔۔۔ واقف اسرار خدائے بے نیاز
دل سراسر نور تہا اوس ماہ کا ۔۔۔ عاشق صادق تہا وہ اللہ کا
علم ظاہر مین وہ تہا گو بے مثال ۔۔۔ علم باطن مین بھی تہا اوسکو کمال
عارف کامل تہا وہ کان وفا ۔۔۔ باحیا تہا بامروت باصفا
نور عرفان اوسکے رخ سے تہا عیان ۔۔۔ تہا مگر وہ بزم شمع عارفان
گوہر دریای علم و عقل تہا ۔۔۔ آفتاب آسمان نقل تہا
آگے ہر ایک نے سبق اوس سے لیا ۔۔۔ اوسکے آگے سب نے زانو تہ کیا
پیشوائی خلق تہا وہ پاکباز ۔۔۔ اوسکی خدمت مین تہا ہر ایک کو نیاز
الغرض ہر علم مین مشہور تہا ۔۔۔ خلق مین مشہور ہی منصور تہا
دل مین اوسکے بسکہ تہا جذب الہ ۔۔۔ سالک اوس سے آگی تہا گم کردہ راہ
عاشق اوسکے عشق پر دیوانہ تہا ۔۔۔ صادق اوسکے صدق پر پروانہ تہا
جتنے تہے اوس عصر مین مردان دین ۔۔۔ رکہتے تہے اوسکے فضایل پر یقین
مست جام عشق گو مدت سی تہا ۔۔۔ پر نہ کہولا اوسنے راز دل ربا
سال اوسکو اسطرح گذرے پچاس ۔۔۔ بات کا اپنے رہا ہر لحظہ پاس
جوش دل سے ایک دن بے اختیار ۔۔۔ کہہ اوٹہا لفظ انا الحق مرد کار
سنتے ہی یہہ نعرہ حیرت فزا ۔۔۔ ہر جگہہ بغداد مین چرچا ہوا
جنکو تہا اخلاص اوسکی ذات سے ۔۔۔ منع وہ کرنے لگے اوس بات سے
خوش نہین منصور یہہ تیری ادا ۔۔۔ خلق کو دشمن تو اپنا مت بنا

ورنہ ہین جو تابع شرع احمدی	قتل پر آمادہ ہونگے باخودی
بس کہ بحر عشق مین وہ غرق تھا	آشنا تھا کب کسی کے پند کا
جو بظاہر تھی متعصب دین درست	قتل پر باندھی کمر اون سب نے چست
عالمون سے جاکے استفتا کیا	حق مین تم منصور کے کہتے ہو کیا
تین سو ستر تھے وہان عالم دلیل	ملکے سب نے کی بہم یہہ قال و قیل
ہای اس منصور کو یہہ کیا ہوا	دین احمد چھوڑ کر کافر ہوا
گر نہ اس حرکت سے وہ باز آویگا	بیشک اپنی جان سے وہ جاویگا
پہر تو سب نے کرکے باہم مشورا	حال جو کچھہ تھا خلیفہ سے کہا
بعد اسکے پھر کئی یہہ التماس	ہے اگر کچھہ شرع کا حضرت کو پاس
قتل مین اسکی نہ کچھہ تاخیر کر	شرع تا قایم رہے ای داد گر
بات یہہ سنکر خلیفہ چپ رہا	عالمون سے کچھہ نہ پاسخ مین کہا
کیونکہ تھا اس رمز سے وہ آشنا	دلمین اوسکے انس تھا منصور کا
کرکے اپنی دلمین خوض و فکر و غور	قید مین منصور کو بھیجا بالفور
وصل کی ہے تیری مجھکو آرزو	جلد بر لا آرزو میری کو تو
وصل تیرا مونس و غمخوار ہے	تیری ہی وصلت مجھے درکار ہے
تیری ہی وصلت کا ہون امیدوار	جلد مل جا مجھسے ای پروردگار
تیری ہی وصلت کا دیوانہ ہون مین	وصل پر تیری ہی پروانہ ہون مین
اپنی ہی وصلت کی دے نعمت مجھے	سب طرف سے دل تو میرا پھیر دے
وصل اپنا میرے حق مین کر نصیب	تو ہے محبوب اور کر مجھکو حبیب
وصل کا تیرے ہو جب سے ہے خیال	کچھہ نہین بہاتا مجھے ای ذوالجلال
وصل مین اب ہو رہی ہے دیر کیا	درمیان سے جلد دے پردہ اوٹھا
وصل بن اب میری طاقت طاق ہی	وصل کا ہر لحظہ دل مشتاق ہے
آپ طالب آپ ہی مطلوب ہون	خود حبیب اور آپ ہی محبوب ہون
آپ ذرہ آپ ہی نیر ہون مین	آپ قطرہ آپ ہی دریا ہون مین
جو فنا ہوکر ملا دلبر سے جا	درمیان ہے پھر دوئی کا ذکر کیا

ہی اوسی کی ذات کا ہر جا ظہور
اوس سی خالی ہی نہین دیوار و در
درمیان سی اوٹھہ گیا جسدم حجاب
ایک ہی جب ہوگئی ای نیک نام
پس یہہ کہکر نعرہ مارا آہ کا
آکے عالم بہی ہوی پاس اوسکے جمع
شیخ شبلی دیکھکر اُس ڈہب کی قید
اور زندان کا کہا سب ماجرا
پہونچا جب زندان مین شیخ باخدا
شیخ سی منصور نے اوسدم کہا
کہکے پہر یہہ اندرون کو رخ کیا
چہوڑ یہہ منصور اپنا طمطراق
عاشقی مین خوش نہین اُس ڈہب کی چال
اپنے عالم پر تو دیوانہ ہوا
تجکو کب کہنا انا الحق ہی روا
تونے ظاہر پر مجہے کافر کہا
بت پرستی مین سدا رہتا ہی تو
تو روش اپنی سمجھتا ہی صواب
تو جو ہے اپنی خودی مین مبتلا
جو عقیدت ہی تجہے تقلید سے
عالمون نی دیکھکر یہہ ماجرا
پر نہ اوس شیخ نی فتوا لکھا
دیکھکر یہہ شیخ کا مفتی نے طور
یون کہا سلطان سے ای عالیجناب
کیونکہ درویشون کا ہے وہ پیشوا

جس جگہہ دیکھو وہین ہی اوسکا نور
سب مین وہ کیا شجر ہی کیا وہ حجر
پہر دوئی کا اوس جگہہ ہی کیا حساب
پہر من و تو کا وہان کیا ہی مقام
جوش مین آکر انا الحق کہہ اوٹھا
ہوتی ہین پروانہ جیسے گرد شمع
مضطرب ہوکر گئی پیش جنید
بی تامل شیخ یہہ سنکر چلا
باگروہ مخلصان بے ریا
دم کی مہلت کیجئی مجکو عطا
شیخ نی منصور سی تب یون کہا
اب بہی باز آ از رہ کفر و نفاق
شرع مین زنہار تو رخنہ نڈال
عاشقی کے رہ سے بیگانہ ہوا
عقل گر ہووی تو اب بہی رہ پڑا
حال باطن کا نہ جانا مطلقا
اور صوفی آپ کو کہتا ہے تو
کیون نہووی درمیان لاکہو حجاب
اس سبب سی ہی یہہ نخوت برملا
پہر تجہے نسبت ہی کیا توحید سے
شیخ سے پہر جاکی استفتا کیا
کچھہ نہ بولے مونہہ سی پروہ لگا
دلمین اپنے خوب کرکے فکر و غور
شیخ سی فتوا بہی لینا ہی صواب
وہ نہ لکہیگا تو ہے دہشت کی بات

غلام رسول

شاہ کو بھی آئی یہہ حجت پسند — بھیجا محضر پیش شیخ ارجمند
پڑہ کے محضر شیخ روئی زار زار — کچھہ نہ لکھا اوسکے اوپر زینہار
یون ہی آیا الغرض محضر چہہ بار — شیخ نی ہر بار کی لکھنے سے عار
بار ہفتم تنگ جب اونکو کیا — کرکے جامہ فقر کا تن سے جدا
پہر پہنکر عالمون کا سب لباس — اوسپہ لکھا شرع کا پہر کرکے پاس
حکم ظاہر پر اگر درکار ہے — تو بلاشک وہ سزای دار ہے
پاکے یہہ فتوا کیا شور و فغان — بازخواہ خون ہوئے اوسکی بجان
حال فتوا کا جو شبلی نے سنا — یون کہا منصور سے ای باوفا
راز حق کو کرکے تونے آشکار — کی گوارا اپنے حق مین آپ دار
اب بہی جو اس راز کو مخفی کرے — کون ہے پہر جو تجہے آزار دے
سنکے یہہ منصور بولا ای رفیق — ہو رہا ہون غرق دریائے عمیق
محو ہون دلدار پر مین سر بسر — بند و آزادی سے مجکو کیا خطر
غم نہین تکلیف و ایذا کا مجہے — کچھہ نہین آزار کی پروا مجہے
مین نہین منصور ہون ای باوفا — مین تو اوسکے رنگ مین ہون ملگیا
نام کو ہر چند مین منصور ہون — پر نہین یک لحظہ حق سے دور ہون
گنج پنہان ہے میرے اس جسم مین — سر خالق ہے نہان اس اسم مین
راز جو توحید کا ہے مہربان — جلد ہوگا عاشقون پر وہ عیان
کرکے خالی آپ کو ای باوفا — جلد تر لیتا ہون مین نقد بقا
دار پر لاتا ہون اپنے جسم کو — یون کرونگا روشن اپنے نام کو
عشق بازی مین جو ہوگا پختہ کار — عشق کا حال اوسپہ ہوگا آشکار
ہون فقط مخصوص مین اس کام پہ — جان دونگا یار کے مین نام پر
مین چہپانے کو نہین پیدا ہوا — پہر چہپاؤن کس طرح سے شبلیا
گفتگو منصور سے جو کچھہ ہوئی — عالمون سے سب وہ شبلی نے کہی
الغرض وہ روز جب آخر ہوا — اور پردہ رات کا بہی اوٹھہ گیا
صبحدم آیا وہ شیخ نامدار — یون کہا منصور سے ای باوقار

بہید حق کا کس لئے تونے کہا | جس سے یہہ نااہل کرتے ہین جفا
کیون انا الحق کہکے تو رسوا ہوا | کون جانے اسکا مطلب جز خدا
گنج کو رکہتے ہین پوشیدہ مدام | کر دیا تونے مگر یہہ گنج تمام
بادہ تونے پی پنجاہ سال | ایسی بیہوشی کا تہا اثر نہ حال
اب سبب کیا ہی کہ تو بیہوش ہے | اسقدر کیون ہای تجکو جوش ہے
یون کہا منصور نی ای پیر سبز | حال سے میرے ہی جو تجکو خبر
یعنے خود واقف ہی تو ای ہوشیار | بحر معنی کا ہی ناپیدا کنار
اور یہہ بحر صفا اے مہربان | مارتا ہی اپنی موجین ہر زمان
مجکو بہی اوس بحر سی قطرہ ملا | ہون اسی سے مین بہی موجین زن رہتا
بہید جو توحید کا تہا کہل گیا | کہدو اب دین دار پر مجکو چڑہا
آپ سی گر عالم استفتا کرین | لی تامل آپ بہی فتوا لکہین
شیخ بولا جو کہا ہمنے سنا | واقعی کہنا تمہارا ہے بجا
پر مین فتوی کسطرح لکہون بتا | دیکہتا ہون خود مین آثار خدا
تب کہا منصور نے ای نیک پے | لکہدو قابل قتل کے منصور ہے
باہر آیا جب کہ وہ شیخ کبیر | آئی اوسکے پاس ایک جمع کثیر
کہکے سب منصور کا یہہ ماجرا | شیخ سی بہی آکے پوچہا بر ملا
یون کہا تب شیخ نی ای مردمان | قتل سے منصور ہے خوش شادمان
حال باطن سے خدا آگاہ ہے | پر بظاہر قتل کی ایک راہ ہے
یہہ سخن جب عالمون نے سن لیا | دار کو فی الفور قایم کر دیا
اور لائی اوسجگہہ منصور کو | ایک تماشا تہا قریب و دور کو
کیا رقم ہو ماجرا اوس روز کا | ہر طرف شور قیامت تہا بپا
ہر جگہہ تہا لاکہون انسان کا ہجوم | شہر مین یہہ مچ گئی ہر سمت دہوم
آج عاشق کا ہی روز امتحان | آج کرتا ہے فدا وہ اپنی جان
آج ہے معشوق سے عاشق قرین | ہجر کا ہے آج روز آخرین
آج ہی معشوق کا ہی روز دید | آج ہی کی روز ہے عاشق کو عید

مہربان معشوق ہے عاشق پر آج ۔ ہوتا ہی بے شبہ وصل دلبر آج
ہوتا ہی اکدم مین عاشق کامیاب ۔ درمیان سی آج اوٹھتا ہی حجاب
ہوچکا معشوق کا اب دور ناز ۔ آج سی عاشق کا ہی دور نیاز
تیغ وگردن مین جو تہا تسی قفل ۔ آج اون دونونکا ہے بی شبہ وصل
کٹ گئی شکر خدا فرقت کی رات ۔ درد وغم سی آج ہوتی ہے نجات
آج پہونچا مرہم وصل نگار ۔ آج بہہ ہوتا ہی زخم دل فگار
وصل دلبر آج ہوتا ہی نصیب ۔ سرخ رو ہوتا ہی عاشق عنقریب
الغرض وہان جمع تہی خلق خدا ۔ جسکے سونہہ مین جو کچھہ آیا وہ کہا
تہا کھڑا منصور وہان ایسا دلیر ۔ لاکہون عیشون مین ہو جیسی ایک شیر
شاد تہا ایک ذرہ اوسکو غم نہ تہا ۔ خوف شبنم سے بہلا دریا کو کیا
سنگ جس کا جسم پر اوسکے لگا ۔ جان کر وہ پہول اوسکو ہنس اٹہا
اور شبلی نے جو مارا ایک پہول ۔ ہوگیا وہ اوسکے صدمہ سی ملول
جس نے پوچھا اوس سے احوال عجب ۔ یہہ بتایا اوسنے ایذا کا سبب
ہین جو راہ عاشقی سے بیخبر ۔ ظلم سے اونکی نہین ہی کچھہ ضرر
اور یہہ ہے میرے دلبر کا حبیب ۔ یعنی رہے رشتہ مین یہہ میرا رقیب
میری اور اوسکی نہ تب کچھہ اوٹ ہو ۔ گل کے اسکی کیون نہ دلکو چوٹ ہو
سنکے شبلی یہہ کلام رنج زا ۔ وجد مین آیا انا الحق کہہ اوٹھا
عالمون نے دیکھکر یہہ طور و رنگ ۔ یون کہا جلاد سی کیا ہی درنگ
رحم اسکے حال پر مطلق نہ کہا ۔ بند سی تو بند کر اسکے جدا
کہینچکر جلاد جب خنجر چلا ۔ سر دیا منصور نے اپنا جھکا
اور کی جلاد سے یہہ التجا ۔ جلد میرے سر کو تن سے کر جدا
سرد کردے جلد تر فرقت کی آگ ۔ وصل کی اب لگ رہی ہے دلکو لاگ
ہاتہہ کاٹا سنکے یہہ جلاد نے ۔ شکر خالق کا کیا اوس شاد نے
ہاتہہ سی اوسکی لہو جسدم بہا ۔ بولا ہر قطرہ انا الحق کی صدا
پہر کہا شبلی نے ای دانا گہر ۔ عشق کے معنی سے دی مجھکو خبر

بولا معنی عشق کے ای مہربان
قتل کرنا پہر جلانا ہے عیان

الغرض یہہ کہکے رسی تہام کر
بے تامل چڑہ گیا خود دار پر

لیکے پہانسی دفعۃً وہ مر گیا
عاشقون مین نام اپنا کر گیا

کہتے ہین جب سر کٹا اوس پاک کا
تب بہی دی اوسنے اناالحق کی صدا

پہر تو اوسکی بوٹی بوٹی کی جدا
عالمون نے جو نکرنا تہا کیا

پہر جلایا اوسکے جسم پاک کو
یون دیا برباد اوسکی خاک کو

پہر دیا اوس خاک کو پانی مین ڈال
یون دکہایا عشق نے اپنا کمال

عاشقون کا کچہہ جدا انداز ہے
عشق کا ہے طرفہ سوز و ساز ہے

حق تو یہہ ہے عشق ہے مردان کا کام
عشق نامردان سے خود رکہتا ہی عار

جان و مال و آبرو جو اپنی دے
پہر نہ کیون معشوق قدر اوسکی کرے

دے اگر سر اوسکی رہ مین بے خطر
پہر تو اوسکو پا گیا تو سر بسر

ہی اگر منظور تجکو سروری
سروری بے سر دئے کسکو ملی

خود پرستی مین نہین ملتا خدا
حق پرستی پر تو اپنا دل لگا

حق پرستی وہ جو خود کو بہول جا
کچہہ نظر غیر از خدا تجکو نہ آ

جب کریگا دل ترک ما و من
تب ملیگا تجکو ربِّ ذوالمنن

عشق ناپیدا نہین ای بے خبر
پر تجہے بیشک نہین آتا نظر

عشق ہے بینا کو مثل آفتاب
دیدۂ خفاش پر ہین صد حجاب

دیکہہ تو منصور کو ای باوفا
کیسا کامل حق پرستی مین ہوا

عاشقون سے کچہہ نہین یہ دور ہے
تو اگر سر دے تو ہی منصور ہے

حق مین ملکر وہ اناالحق کہہ اوٹہا
تو خدا سے ملکے لے نام خدا

وہ اناالحق کہکے ہے مشہور عام
کہکے تو حق عشق کر اپنا تمام

اوسنے اپنا جی گنوایا چڑہ کی دار
تو اگر ہوشیار ہے نفس اپنا مار

فصل ہشتم کلام مغربی

ہرچند ادویت مت کی مخبر بہاگوت کا گیارہوان اسکند اور منوسمرتی کی بارہوین ادہیا اور وے جملہ کتب جنکو عوام متعلق اوپاشنا و کرم و جوگ کے سمجھتے ہین اور بیدون کی پاس اوپ نشد - اور بشن پوران و جوگ بشسٹ و کرشن گیتا معلم ہین + مثنوی رومی - و دیوان شمس تبریز و بےسرنامہ فریدالدین عطار و مثنوی منصور فارس والون کی استاد ہین + مغربی کا دیوان گواہ ہے کہ وحدانیت کی قایل ہرولایت کی بالفاظ مختلف و زبان ہرولایت بیک معنی متکلم ہین +

نامہ نگار کو اس سرور کائنات و مفخر موجودات کی کلام سے ابتدای ۱۸۳۰ء الفت ہے کہ پہلے اسکو بمقام چاٹگام دیکہا تہا اور ۱۸۳۷ء مین اسکی ایک نقل بہ تلاش تمام پائی تھی تا سنہ ۱۸۵۰ وہ غمگسار تہا - اتفاقاً جنون نے جوش کیا کہ ہمراہ دیگر اثاث البیت کے وہ بہی جدا ہوگیا + اوسوقت تک چھاپہ خانہ اپنے تحت و اختیار مین نہین رکہتا تہا جب چھاپہ خانہ جاری کیا اس برگزیدہ عالم و عالمیان کے کلام کا مشتاق رہا - جیسے دیگر اشیای دنیادی کی وقت بوقت تلاش کرتا ہے + نامہ نگار مثل مگس کے شہد کی تلاش نہین کرتا ہے مگر مثل بگلہ کے بجاے خود قایم رہتا ہے کہ مچہلی خود بخود چونچ کے تلی آوے - بضرورت علاج چشمان اہل خانہ وارد سہارنپور ہوا اور لالہ گردہاری لعل صاحب سابق ناظر ضلع سے بہ سبب تعارف سابقہ کہ ابتداے ۱۸۵۸ء نادیدہ عنایت فرماہین ملاقی ہوا - یہہ صاحب ادویت مت مین لاثانی ہین اور مصنف گیان ساگر کے - بر سبیل تذکرہ معلوم ہوا کہ انکے کتب خانہ مین یہہ در بے بہا موجود ہے جیسے عاشق معشوق کے پانے سے خوش ہوتے ہین ویسے نامہ نگار اسکے پانیسے مسرور ہوا معلوم نہین یہ تمام ہے یا ناتمام اور جو شعر ناتمام ہے یا جسکے معنی بسبب کمی لفظ کے سمجہہ مین نہ آئے اونکو ترک کر طبع کرتا ہون - یقین ہے کہ جو صاحب بسبب ہندی الفاظ و اصطلاحات الکھہ پرکاش و الکھہ امواج کے اوسکے مدعا و معنی کے سمجھنے سے اسکے حسن کے قدردان نہونگے اور فارسی نظم و نثر کے سمجھنے کو توانا ہین

اس تحفہ کو جو پیش ہوگا بدل قبول فرماوینگے - اور جن کے سر جہل سے خالی
ہین اور عقل کے دخل کو روزن رکھتے ہین وے معلوم کرینگے - موحد ہر زبان
وہر ولایت کے ایک ہی مطلب کو بعبارت مختلف بیان کرتے ہین اور جو خدا
کو واحد سمجھتے ہین وے یکدیگر سے ایسی نسبت رکھتی ہین جیسی شیر کو شکر سی ہے
اور جنکے گلے مین تعصب کا پٹہ پڑا ہے وے ایک دیگر سے اس طرح جھگڑتے
ہین جیسے ڈاک کلب سے + سبب ظاہر ہے کہ موحد ہر ذرہ خاک مین اور اشیا
یا درس شئی کو دیکھتے ہین جو باعث انتظام عالم ہے پس بنظر احدیت مخالفت
نہین کرتے ہین - اور جو انسانون کے بنائے مذہب کی پابند رہتے ہین وے
ایک دیگر کو ایسا سمجھتے ہین جیسے گرگ بھیڑیون کو - اور فتحمند بادشاہ ملک
مفتوحہ کے رعیت کو - اور زاغ - بوم کو - برہمنون اور اونکی امتیون نے بتخانہ
کا در بند کر رکھا ہے کہ جب کوئی مسلمان یا عیسائی انکے بتہون سے پیشانی رگڑنے
کا قصد کرتا ہے یہہ قبول نہین کرتے ہین - نامہ نگارنے در کو شادہ رکھا ہے
کہ جسکا دل عقل پاوے وہ شرک کو چھوڑ توحید کو اختیار کرے - اور جسطرح
مسلمان وعیسائی اپنی امت کی بڑہانے کو ملیٹری اور پولیٹیکل آئین پر کام کرتے
ہین اوسکو بھی روا نہین سمجھا - کہ وے غرضمند ہین کہ غریب تھی امیری کی خواہش
رکھتی ہین - خدا کے فضل سے نامہ نگارنے گھرہوک تماشا دیکھا ہے - معترض نے کہا
کہ اونکی امتی بادشاہ اور وزیر اور فخر التجار ہین یہہ بھی کیون ویسا کرتے ہین بجواب
اوسکے کہتا ہون کہ گاڑی اور چھکڑے لیک پر چلتے ہین + الف

نمبر۱ - ردیف الف

خورشید رخت چو گشت پیدا — ذرات دو کون شد ہویدا
مہر رخ تو چو سایہ انداخت — زان سایہ پدید گشت اشیا
ہر ذرہ ز نور مہر رویت — خورشید صفت شد آشکارا
دریای وجود موج زن شد — موجی بفگند سوے صحرا
آن موج فرو شد و برآمد + — در صورت و کسوت دل آرا
بر رست بنفشہ معانی — چون خط خوش عذار رعنا

بشگفت شقایق حقایق
بنمود هزار سرو بالا

این جمله چه بود عین آن موج
آن موج چه بود عین دریا

هر جزو که هست عین کل هست
پس کل باشد سراسر اجزا

اجزا چه بود مظاهر کل
اشیا چه بود ظلال اسما

اسما چه بود ظهور خورشید
خورشید جمال ذات والا

صحرا چه بود زمین امکان
کان است کتاب حقتعالی

ای مغربی این حدیث بگذار
سر دو جهان مکن هویدا

الف

۲- ردیف الف

بیاور ساقی آن جام صفا را
دمی از مارهای بخش ما را

خدارا گر توانی کرد کارے
بکن کارے بکن کاری خدارا

چو چشم خویشتن سرمست گردان
دل و عقل و روان و دیدها را

جهان پر قلب و پر قلاب گردید
بیا بر قلبها زن کیمیا را

توانی ساختن از ما شمائی
اگر میلی بود از ما شما را

گدا سلطان شود گر زانکه سلطان
نشاند بر سریر خود گدا را

نگارا دل پر از نقش و نگار است
ببر نقش و نگار از دل نگارا

بیا از نقش گیتی پاک گردان
مر این آئینهٔ گیتی نما را

چو از نقش جمالش پاک کردی
بنقش روی خود رویش بیارا

بر آ بر آسمان دل چو خورشید
ز کوکب پاک کن لوح سما را

بیا بر مغربی انداز تابے
ثباتی مهر گردان این سها را

الف

۳- ردیف الف

ای جمله جهان ز رخ جان بخش تو پیدا
وی روی تو در آئینهٔ کون هویدا

تا شاهد حسن تو در آئینه نظر کرد
عکس رخ خود دید و بشد واله و شیدا

هر لحظه رخت داد جمال رخ خود را
بر دیدهٔ خود جلوه بصد کسوت زیبا

از دیدهٔ عشاق برون کرد نگاهی
تا حسن خود از روی بتان کرد تماشا

رویت ز پی جلوه گری آئینه ساخت جست
این آئینه را نام نهاد آدم و حوا

حسن رخ خود را بهمه رو دی در دو دید ... زان روی ما شد آن آئینه جمله اشیا
چون ناظر و منظور توی غیر تو کس نیست ... پس از چه سبب گشت پدید این همه غوغا
ای حسن تعین بر دیدهٔ خود کرد تجلی ... در دیدهٔ خود دید عیان چهرهٔ خود را
ای مغربی آفاق پر از ولوله گرد ... سلطان جمالش چو زنا خیمه بصحرا

الف ۴ - ردیف الف

ای بلبل جان چونی اندر قفس تنها ... تا چند درین تنها مانی تو تن تنها
ای بلبل خوش الحان زان گلشن و زان بستان ... چون بود که افتادی ناگاه بگلخن ها
گوئی که فراموشت گردید درین گلخن ... آن روضه و آن گلشن و آن سنبل و سوسنها
بشکن قفس تن را بس تن تن تن گویان ... از خرابه و گلخن بخرام بگلشن ها
مرغان هم آوازت مجموع ازین گلخن ... پر دیده بدان گلشن بگرفته نشیمن ها
در بلبلهٔ دام و دد ماوا نتوان کردن ... زین جای مخوف ای جان رو جانب مامن ها
باری چو نمی یابی بیرون از این قالب ... بر منظرهٔ اش بنشین بگشا ره روزن ها
ای طایر افلاکی در دام تن خاکی ... از بهر دو سه دانه وا مانده ز خرمن ها
ای مغربی مسکین اینجا چه شوی ساکن ... کانجاست برای تو پرداخته مسکن ها

الف ۵ - ردیف الف

ورای مطلب هر طالب است مطلب ما ... برون ز مشرب هر شارب است مشرب ما
بکام جان کسی هیچ جرعه نرسد ... از آن شراب که پیوسته میکشد لب ما
سپهر کوکب ما سپهر هاست برون ... که هست ذات مقدس سپهر کوکب ما
بتا ستند لبسی اسب دل ولی نرسید ... روان هیچ سواری بگرد مرکب ما
هنوز روز و شب و کائنات هیچ نبود ... که روز ما رخ او بود و زلف او شب ما
کسی که جان بجهان داد عشق او بخرید ... وقوف یافت ز سود و زیان مکتب ما
ز راه و یا رب ما آن کسی خبر دارد ... که سوختست چو ما ز آه ناله یا رب ما
تو دین و مذهب اگیر در اصول و فروع ... که دین و مذهب حق هست دین و مذهب ما
نشست لوح دل از نقش کائنات بشوی ... چو مغربی است اگر هست عزم مکتب ما

الف ۶ ردیف الف

هیچ دانی که ما کئیم و شما … سایهٔ آفتاب نور خدا
سایه آفتاب تابش اوست … تابش مهر نیست غیر ضیا
نیست خورشید از شعاع بعید … نیست سایه ز آفتاب جدا
سایه و آفتاب یک چیز اند … هست او واحد کثیر نما
چون یکی بود سایه و خورشید … یارب این کثرت از چه شد پیدا
نظر از عین ممکنات بدوز … تا که سایه نماندت یکتا
بگذر از سایه زانکه خورشید است … آنچه تو سایه خوانیش هر جا
شیء واحد نگر که چون گردید … عین هستی جمله اشیا
هست یک عین این همه اعیان … یک مسمی و این همه اسما
ذات و جهست و اسم و نعت و صفت … عقل و نفس است طبع و شکل و هبا
جمله نقش تعینات وی اند … هرچه هستند در زمین و سما
بهزاران هزار شکل عجیب … می نماید بخویشتن خود را
هست اندر جهان کهنه و نو … آخرین نامش آدم و حوا
گاه مجنون بود گهی لیلی … گاه وامق بود گهی عذرا
کثرت نقش موج گوناگون … نیست الا ز جنبش دریا
آنچه امواج خوانیش بحریست … گشت ظاهر بکسوت من و ما
نقش این موج بحر بی پایان … مغربی و سنائی است و سنا

الف

۷ - ردیف الف

بیا بر چشم عاشق کن تجلی روی زیبا را … که جز وامق نداند کس کمال حسن عذرا را
بصحرای دل عاشق بیا جلوه کنان بگذر … بروی عالم آرایت بیارا روی صحرا را
دمی از خلوت وحدت تماشا را بصحرا شو … نظر بر ناظران افگن ببین اهل تماشا را
دماغ جان اهل دل ببوی خود معطر کن … ز روی خویشتن نوری ببخش هر دم چشم بینا را
الا ای یوسف مصری ملاحت تا بکی داری … حزین یعقوب بیدل را غم جان زلیخا را
تو جلوا کرده پنهان نگس تا گشته سرگردان … اگر جوشش کس نخواهی بصحرا آر جلوا را
الا ای ترک یغمائی بیا جان را به یغما بر … نه دل ترک تو خواهد کرد نه تو ترک یغما را

جهان پر شور از آن دارد لب شیرین ترکس من
که ترکان دوست میدارند دایم شور و غوغا را

سخن با مرد صحرائی الا ای مغربی کم گوی
که صحرائی نمیداند زبان اهل دریا را

الف

۸ — ردیف الف

ز روی ذات برافگن نقاب اسما را
نهان به اسم مکن چهرهٔ مسمّا را

نقاب برفگن از روی و عزم صحرا کن
ز کنج خلوت وحدت دمی تماشا را

اگرچه پرتو انوار ذات محو کند
چو این نقاب برافتد جمیع اسما را

اگرچه ما و منی نیز جز توئی تو نیست
ز ما و من بستان یکزمان من و ما را

اگرچه سایهٔ عنقای مغرب است جهان
ولیک سایه حجاب آمده است عنقا را

نقوش کثرت امواج ظاهر دریا
حجاب وحدت باطن شده است دریا را

فروغ چهرهٔ عذرا نهان همی دارد
ز چشم وامق بیدل عذار عذرا را

نمی سزد که نهان کردی از اولی الابصار
که نور دیده توئی چشمهای بینا را

ز مغربی چو توئی ناظر رخ زیباست
نهان از و مکن ای دوست روی زیبا را

الف

۹ — ردیف الف

بیا در بحر با اشور ما کن این من و ما را
که تا دریا نگردی تو ندانی عین دریا را

گرت موجی از آن صحرا بدین دریا نشد روزی
حیات تو غرق گرداند که ناری یاد صحرا را

اگر امواج دریا را بجز دریا همی دانی
یقین دانم که نتوانی مسمّا دیدن اسما را

هنوز از فرقه فرقی بردن از زمرهٔ جمعی
اگر از یکدیگر فرقی کنم اسم و مسما را

چو واحد کردی اعدادت نماید بر سر وحدت
چو فردائی یکی بینی پری ردی و فردا را

چه دانی زیر بالای زمین و آسمان چون تو
ندیدی منظر در خود بساط زیر و بالا را

چو هستی نسخهٔ جانان فرو شو در خود و آنگه
ز نهانی و پیدائی توان نهان و پیدا را

الا ای مغربی عنقای مغرب را اگر خواهی
برون از مشرق و مغرب بباید جست عنقا را

الف

۱۰ — ردیف الف

چه مهر بود که بسرشت یار در گل ما
چه گنج بود که بنهاد یار در دل ما

بدست خویشتن چهل صبح باغبان ازل
ندید تخم گلی تا نکشت در گل ما

چه ماه بود که از آسمان فرود آمد
نشست خوش مکن برج و منزل ما

ملک که بود که او فتاد در چه بابل — چه سحرهاست درین قعر چاه بابل ها
چه موجها که بپا پے ہمی رسد ہر دم — ز جوش و جنبش دریای و بساحل ها
هزار نقش بیک لحظه می پذیرد دل — ببین چه نقش پذیر است قابل قابل ها
بهر گره که وی از زلف خویشتن بگشاید — ازو گشاده شود صد هزار مشکل ما
اگر ز حضرت او آرزوے مقبول نیست — بیاد سهندوی آن شو که هست مقبل ها
چو مغربے نظر از نقش کائنات بدوز — اگر کمال طلب میکنی ز کامل ما

۱ — ردیف بے — بے

چو تافت بر دل من پرتو جمال حبیب — بدید دیده جان حسن بر کمال حبیب
چه التفات بذات کائنات کند — کسیکه یافت دمی لذت وصال حبیب
بدام و دانه عالم کجا فرود آید — دل که گشت گرفتار زلف و خال حبیب
حبیب را نتوان یافت در دو کون مثال — اگرچه هر دو جهان هست بر مثال حبیب
بدان صفت دل و جان از حبیب بر سید است — که از حبیب ندارم نظر بحال حبیب
چه احتیاج بود دیده را بجستن برون — چو بر درون متجلی شود جمال حبیب
خیال ملک دو عالم نیاورد بخیال — سری که نیست دمی خالی از خیال حبیب
درون من نه چنان از حبیب مملو شد — که گر حبیب در آید بود محال حبیب
ز مشرق دلت ای مغربی چو کرد طلوع — هزار بدر بر فت از نظر هلال حبیب

۲ — ردیف بے — بے

مرا که لعل لب ساقی هست و جام شراب — از آن چو نرگس مستت توام مدام خراب
مرا که زمزمه قول دوست در گوش است — چه حاجت است بآواز عود و چنگ و رباب
بدین صفت که منم مست ساقی باقی — عجب که باز شناسم شراب از شراب
بدین صفت اگرم در حسابگاه آرند — عجب بود که بگیرد کسی مرا بحساب
کسیکه بے خبر از لذت الم باشد — نه از نعیم بود آگهیش و نه ز عذاب
خطاب گر نه کنی با من این عجب نبود — که سایه را نکند هیچ آفتاب خطاب
فتاد بر رخ دلبر ابدا لع مسعود — نخست بار که بختم گشود دیده ز خواب
چو با وجود تو من هیچ نیستم از هیچ — به هیچ وجه مگردان رخ و مشو در تاب

مجوز مغربی آداب در طریقت عشق … کہ کس بجست ز مستان و عاشقان آداب

بے

۳ـ ردیف بے

ای کردہ تجلی رخت از چہرۂ ہر خوب … وی حسن و جمال ہمہ خوبان بتو منسوب

ہر صفحہ رخسارۂ ہر ماہ پری روے … حرفی دو سہ از دفتر حسنت شدہ مکتوب

محبوب ز ہر روی بجز روی تو بنود … خود نیست بہر وجہ بجز روی تو محبوب

بر عکس رخت چشم زلیخا نگران شد … در آئینۂ روی خوش یوسف یعقوب

در شاہد و مشہود توئی ناظر و منظور … در عاشق و معشوق توئی طالب و مطلوب

در بتکدہ ہا غیر ترا می نہ پرستند … آنکس کہ کند سجدہ بر سنگ و گل و چوب

جاروب غمت کرد مرا خانۂ دل پاک … وین خانہ کنون ست بکام دل جاروب

زان زلف پراگندہ زان غمزہ فتان … برگشت جہان سر بسر از فتنۂ آشوب

محبوب نباشد رخت از مغربی ای دوست … گو خود بخود ہست از رخ زیبای تو محجوب

تے

۱ـ ردیف تے

ای صفات بیکران تو طلسم گنج ذات … گنج ذاتت گشتہ مخفی در طلسمات صفات

ہست عالم سر بسر نقش طلسم گنج تو … از طلسم و نقش ہرگز حل نگردد مشکلات

ای صفات نقش بند کارگاہ ہر دو کون … سایۂ نور صفات تست نقش کائنات

ظل نقش کائنات از نور تو دارد ظہور … گرچہ باشد انبساط او ز عین ممکنات

نور رویت سایۂ خود را ندارد اختیار … زان سبب ہرگز نباشد یک زمان او را ثبات

سایۂ را چیز گوید ہر زمانے نور را … ای بتو ظاہر شدہ ما ہمچو تو ظاہر بذات

سایہ ہستی می نماید لیک اندر اصل نیست … نیست را از ہست گر بشناختی یابی نجات

کی خورد خضر دلت از آبحیوان شربتی … تا تو ظلمت را تصور کردۂ آب حیات

ای دل سرگشتۂ حیران بسان مغربی … بی جہت را گر ہمیجوا ہی گذر کن از جہات

تے

۲ـ ردیف تے

اے روی تو مہر و کون ذرات … ذات تو برون ز نفی و اثبات

ذرات کجا رسند در مہر … ذرات کجا و مہر ہیہات

اسما و صفات و کون ہر یک … در ذات تو محو بود بالذات

نہ اسم و نہ نعت بود آنجا — نہ شکل و نہ رسم و وضع ہیہات
چون داشت ظہور در مظاہر — اسمای صفات را کمالات
موجود شدند بہر این کار — ارضین و عناصر و سماوات
مسطور و معین و مبیّن — شد بر ورق وجود آیات
از روی نگار واز قوابل — دیدیم عیان گہہ محاذات
یک معنی و صد ہزار صورت — یک صورت و صد ہزار مرات
مصباح رخ ترا نگارا — کونین زجاجہ ہست مشکات
مہر تو بہ مغربی عیان شد — با آنکہ عیان از وست ذرات

۳ - ردیف تے

ای صفاتت حجاب چہرۂ ذات — ذات پاکت ظہور بخش صفات
آفتاب رخت چو تابان شد — منہزم شد ز نور او ظلمات
لب تو بر دہان مردہ دمید — نفسی زان نفس بیافت حیات
جانہا در خروش و جوش آید — پیش مہر رخ تو چون ذرات
عالمی را کہ نفی بود و عدم — لب جان پرور تو کرد اثبات
جنبش از تست جملہ عالم را — ورنہ دارد عدم سکون و ثبات
از چہ شد عالمی فقیر و غنی — گر نکردی برون ز گنج زکات
وآنچہ از آدمش ہمی خوانند — نسخۂ عالم است مظہر ذات
مغربی آنچہ عالمش خوانند — عکس رخسار تست در مرآت

۴ - ردیف تے

ای کائنات ذات ترا مظہر صفات — وی پیش اہل دیدہ صفات تو عین ذات
تا روی دل فریب تو آہنگ جلوہ کرد — شد جلوہ گاہ روی تو مجموع کائنات
تا آفتاب حسن جمالت ظہور کرد — ظاہر شدند جملہ ذرات ممکنات
از لب بکلم ابر فیض تو بارید بر عدم — سر بر زد از زمین عدم چشمۂ حیات
خاک عدم نگر کہ ز آثار یک نظر — شد مورد دو تجلی و ارضیات
ز اصنام سومنات چو حسن تو جلوہ کرد — شد بت پرست عابد اصنام سومنات

لات و منات را ز سر شوق سجدہ کرد — کافر چو دید حسن ترا از منات و لات
ای چرخ را بچرخ در آوردہ عشق تو — از شوق تست جملہ افلاک دایرات
ای طفل لطف ایزد بیچون کہ چون توئی — ہرگز ندیدہ دیدۂ آباد امہات
ای مخزن خزاین وی خازن امین — وی مشکل دو عالم و حلال مشکلات
ای مرکز مدار وجود محیط جود — وی ہمچو قطب ثابت چون چرخ بر ثبات
یا اشمل المظاہر یا اکمل الظہور — یا برزخ البرازخ یا جامع السمات
یا اجمل المحالی یا املح الملاح — یا الطف اللطائف یا نکتۃ النکات
گر سوی تو سلام فرستم توئی سلام — گر بر تو من صلوۃ فرستم توئی صلوۃ
کس چون دہد ترا بتو آخر مرا بگو — ای تو ترا مزکی و ای تو ترا زکات
ہم درد و ہم دوای ہم حزن و ہم فرح — ہم اسم و ہم مسمی ہم ذات و ہم صفات
ہم گنج ہم طلسمی و ہم جسم و ہم روان — ہم قفل ہم کلیدی ہم حبس ہم نجات
ہم مغربی و مغرب ہم مشرقی و مہر — ہم عرش و فرش عنصر افلاک ہم جہات

۵ - ردیف تے

ای از دو جہان نہان عیان کیست — ای عین عیان پس این نہان کیست
آنکس کہ بصد ہزار صورت — ہر لحظہ ہمین شود عیان کیست
آنکس کہ بصد ہزار جلوہ — بنمود جمال ہر زمان کیست
گوئی کہ نہانم از دو عالم — پیدا شدہ در یگان یگان کیست
گفتی کہ ہمیشہ من خموشم — گویا شدہ پس بہر زبان کیست
گفتی کہ ز جسم و جان برونم — پوشیدہ لباس جسم و جان کیست
گفتی کہ نہ اینم و نہ آنم — پس آنکہ ہمین بود و ہمان کیست
اے آنکہ گرفتہ کرانہ — باللہ تو بگو درین میان کیست
آن کس کہ ہمے کند تجلے — از حسن و جمال دلبران کیست
آن کس کہ نمود حسن خود را — آشوب فگندہ در جہان کیست
اے آنکہ تو ماندہ در گمانے — ناکردہ یقین کہ این گمان کیست
در دیدۂ مغربی نہان شو — در دیدۂ او ببین عیان کیست

ستے

۶ - ردیف تے

در هزاران جام گوناگون شرابی بیش نیست / گرچه انجم بی شمارند آفتابی بیش نیست
گرچه برخیزد ز آب بحر موجی بی شمار / کثرت اندر موج باشد لیکن آبی بیش نیست
چون خطابی کرد با خود گشت پیدا کائنات / علت ایجاد عالم بس خطابی بیش نیست
یک سخن پرسید از خود در جهان جان و دل / جمله ارواح را زآن زو جوابی بیش نیست
گرچه بسیاری در معنی کتب مسطور شد / جمله را خواندیم حرفی از کتابی بیش نیست
ای که عالم را وجود آبروئی می نهی / در بیابان عدم عالم سرابی بیش نیست
چیست عالم ای که می پرسی نشان و نام او / بر محیط هستی مطلق حبابی بیش نیست
ای که هستی تو آمد روی دلبر را نقاب / بر فکن از روی دلبر چون نقابی بیش نیست
مغربی آمد حجاب راه جان مغربی / در گذر از وی چه شد آخر حجابی بیش نیست

تے

۷ - ردیف تے

چون یکی اصل جمله عدد است / جنبش جمله سوی اصل خود است
چون ز یک جز یکی نشد صادر / پس یکی بیش نیست آنچه صد است
نیک و بد خوب و زشت و کهنه و نو / نی و نو نی کهن نه نیک و بد است
ورنه بیرون ز عالم عدد است / در جهان است کاندرو عدد است
ابد اندر سرای او ازل است / ازل اندر جهان ما ابد است
هست هستی بسان دریائی / که مر او را همیشه جزر و مد است
باطن بحر جملگی آب است / ظاهر بحر جملگی ابد است
ظاهرش را همیشه از باطن / جنبش و حول و قوت و مدد است
باطنش بیحد است و وصف کران / ظاهرش را کران و وصف و حد است
مغربی هر که غرق این دریاست / وارهیده ز دانش و خرد است

تے

۸ - ردیف تے

دو عالم چیست نقش صورت دوست / چه جائی نقش صورت بلکه خود اوست
هر آن جوئی که از دریا جدا شد / چو از دریاست آن دریا نه جو است

چو یک دانه برست آید پدیدار — درخت و برگ و بار و مغز با پوست
غلط نبود اگر گوئی که مجموع — همان یک دانهٔ اصلی خود اوست
ز صد آئینه یک رو مقابل — اگرچه صد نماید لیک یکروست
هر آن نقشی که می بینی از آن روی — چو او نقاش آن نقشست آنیکوست
تو این چشمی و ابروئی که بینی — یقین میدان که این آن چشم و ابروست
نظر کن باز در خوبان نظر کن — بایشان بین عیان حسن رخ دوست
چو خوبان مظهر حسن نگارند — در ایشان مغربی حیران از آن روست

تے

۹ - ردیف تے

مهر سرگشته که آفتاب کجاست — آب هر سو دوان که آب کجاست
خواب و شم ز دیده می پرسید — کای جهان بین بگو که خواب کجاست
مست پرسان که مست را دیدی — یارب آن بیخود و خراب کجاست
باده در میکده همی گردد — گرد مجلس که گو شراب کجاست
یار خود بی نقاب می گردد — که مر آن یار بی نقاب کجاست
همه سرگشته مضطرب احوال — دستهٔ گو ز اضطراب کجاست
چند پرسی که خود کلید خودی — کیست مفتاح و فتح باب کجاست
همه در پردهٔ خویش را جویان — عارفی خسته از حجاب کجاست
مغربی چون تو مهر مشرقی است — چند پرسی که آفتاب کجاست

تے

۱۰ - ردیف تے

ساقی باقی که جانم مست اوست — بادهٔ درد او دکان بی رنگ و بوست
بی دهن جان بادهٔ را درکشید — کو منزه از خم و جام و سبوست
نور می در جان و دل کارگر — نا ردی در استخوان و مغز و پوست
دیدم از هستی و مستی را قفا — عالمی را بی قفا دیدم که روست
چون حجاب ما و من شد مرتفع — هر دو عالم را بکل دیدم که اوست
مهر بود آنرا که ذره خواندمی — بحر بود آنرا که میگفتم که جوست
زشت و نیکو می نمود اما نه بود — هر که را می گفتمی زشت و نیکوست

هر که را دشمن همی پنداشتم | آخر الامرش بدیدم بود دوست
مغربی چون اختلافی هیچ نیست | روز بان در کشش چه جای گفتگوست

تے

۱۱ - ردیف تے

چنان مستم چنان مستم چنان مست | که نه پا دانم از سر نه سر از دست
بجز آن کس که مست از جام اویم | ندانم در جهان هرگز کسی هست
بکلی خواهم از خود گشت بیخود | اگر باده دهد ساقی ازین دست
دلم عهدی که بسته بود با کون | چه شد سرمست زان مجموع می گشت
خرد بیرون شد انجا کو در آمد | روان برخاست از پیشش چو بنشست
بود یکسان بر من مست و هشیار | هر آنکو نیست زینسان نیست سرمست
کسی کو جز یکی هرگز ندانست | چه می داند که پنجه چیست یا شست
ز بالا و ز پستی در گذشتیم | کنون پیشیم نه بالا و نه پست
مجو در نه رواق و چار طاقش | کسی کز جنبش شش سوی جهان رست
فرو ماند مگر در قاب و قوسین | چو تیر دل جدا از قبضه شست
وگر در شرق و مغرب نگنجد | چو ذات مغربی از مغربی رست

تے

۱۲ - ردیف تے

آنچه مطلوب دل و جانست یا جا و دل است | لیکن از مطلوب خود جان بیخبر دل غافل است
منزل جانان بجان و دل همی جوید دلم | غافل از جانان که او اندرون جان منزل است
در میان آب و گل سازد وطن آنجان و دل | منزلش گرچه دل او نقطه آب و گل است
هر کسی داند با خود این چنین گنجی نهان | لیک هر کس از خود در خود طلسم مشکل است
ما همه دریا و دریا عین ما بوده ولے | مائی ما در میان ما و دریا حائل است
چشم دریا بین کسی دارد که در وی غرق شد | ورنه نقش موج بیند هر که او بر ساحل است
هست کامل در دو عالم آنکه دریا عین اوست | عین دریا هر که شد میدان که مرد کامل است
جمله عالم نیست الا سایهٔ ملک وجود | روی از عالم بگردان زانکه ظل زائل است
سایه بر خورشید مگزین گر تو مرد عاقلے | سایه بر خورشید نگزیند کسی کو عاقل است
نیست راه شان انکه باشد بر صراط مستقیم | میل کردن سوی چیزی را که هر دم زایل است

چون بدانستی کہ حق ہستی و باطل نیستی — راه حق را گیر و بگذر از هر آنچه باطل است
نقطهٔ توحید و عین جمع دریای وجود — حاصل است آنرا که بر خط عدم مایل است
چیست دانی در میان جان و جانان مغربی — برزخ جامع خط موهوم حرف فاصل است

تے

۱۳ - ردیف تے

دلی که آینهٔ روی شاهد ذات است — برون ز عالم نفی و جهان اثبات است
مجو که بر ورق کائنات نتوان یافت — علامت و اثر آنکه بی علامات است
کسی که در دو جهانش نه ذات است و نه اسم — وجود یافتنش نوعی از محالات است
کسی مجست و بجوید ز لوح هر دو جهان — نشان و نام کسی را که محو بالذات است
مرا که عادت راه و رسوم نیست پدید — چه داند آنکه مراد از رسوم و عادات است
مقام آنکه نباشد مقیم هیچ مقام — ورای منزلت و مرتبت و مقامات است
طریق آنکه ندارد به هیچ راه روی — نه سوی کوی خرابات نه مناجات است
زهی کسیکه ز سر پای کرده است مدام — براه میکده و کعبه خرابات است
کسیکه هیچ ندارد ز نار و نور خبر — ورا نه بیم و نه امید نار و جنات است
کجا بوجد و بحالات سر فرود آرد — کسیکه حالت او فوق جمله حالات است
وجود مغربی اندر فضای همت او — چو پیش پرتو انوار مهر ذرات است

تے

۱۴ - ردیف تے

بیار ساقی از آن می که هست عین حیات — بده بخضر دلم وا رهانش از ظلمات
از آن شراب که جان و دلم از و یابند — ز قید جسم خلاص و ز بند نفس نجات
از آن شراب که ریحان و روح ارواح است — از آن شراب که بخشد حیات بعد ممات
می که جان به تن مرده در دمد بوئش — می که زندگی یابد از و عظام رفات
بیا و بر دل و بر جان مردهٔ ما ریز — ببین سرایت ارواح روح در اموات
چه خوش بود که ترا بی جهت توان دیدن — اگرچه روی تو پیداست در جمیع جهات
بیا و جلوه کنان در گذر بمنظر دل — که منظری به از و نیست در گه جلوات
بیا که خلوت دل از برای تو خالی است — از آن که میل تو پیوسته هست با خلوات
نظر بسوی دل مغربی کن ای دلبر — ببین که روی چه خوش مینماید از مرآت

تے

۱۵ - ردیف تے

دل غرقهٔ انوار جمالی و جلالی است — بر وی نظر از جانب بر سوی عالی است
دل منظر عالی و نظرگاه رفیع است — یار است که او ناظر این منظر عالی است
خالی است حوالی حریم دل از اغیار — اغیار کجا واقف این بوم و حوالی است
جز نقش رخ دوست در آن دل نتوان یافت — کان آینه از نقش جهان صافی و خالی است
در عالم او هیچ شب و روز نباشد — گو برتر ازین عالم و ایام و لیالی است
دری که از آن جمله جهان گشت پدیدار — آن در گرانمایه ازین بحر لآلی است
دانی بجز عشق درین خطه نباشد — عشق است که در خطهٔ دل حاکم و والی است
عالم بخط دوست کتابی است ولیکن — مخفی است از آنکس که نه او قاری عالی است
کس را خبری مغربی از عالم دل نیست — چون عالم دل ز اهل دو عالم متعالی است

تے

۱۶ - ردیف تے

هیچکس را اینچنین یاری که ما راست نیست — کس ازین باده که ما سرمستیم او سرمست نیست
قامتش را نیست میلی جانب افتادگان — گو بلند است و جهان گو را نظر بر پست نیست
هست پابست سر زلفش دل ما در جهان — ورنه چیزی دل و در جهان پابست نیست
هیچکس را دل ز دام زلف او بیرون نجست — آنکه بتواند دلی از دام زلفش جست نیست
زلف او دیگر میکند تاراج دلها باک نیست — هرچه او خواهد کند بر وی کسی را دست نیست
گر مرا در دست بودی جان نثارش کردمی — چون کنم چیزی نثارش جان مرا در دست نیست
باید اندر عشق او از خود بکل وارسته — کانکه اندر عشق کل از خویشتن وارسته نیست
از پی پیوند او از خویشتن باید برید — بی بریدن ایچ کس هرگز بدو پیوسته نیست
هستی گر مغربی را هست آن هستی اوست — مغربی را اینکه از خود هیچ هستی هست نیست

تے

۱۷ - ردیف تے

با تو هست آن یار دایم در تو یکدم دور نیست — گرچه تو مهجوری از وی او ز تو مهجور نیست
دیده بگشا تا به بینی آفتاب روی او — کافتاب روی او از دیده ها مستور نیست
لیک روی نیش را بنور روی او دیدن توان — گرچه مانع دیده را از دیدنش جز نور نیست
جنت ارباب دل رخسار جانان دیدن است — در چنین جنت که گفتم زنجبیل و حور نیست

گر ترا دیدار او باید برابر طور دل | حاجت رفتن چو موسی سوی کوه طور نیست
تو کتابی در تو مسطور است علم هر چه هست | چیست آنکو در کتاب لوح تو مسطور نیست
کور آن باشد که او بینا به نقش خود نشد | کانکه او بینا به نقش خویشتن شد کور نیست
تا صد منصور میگوید انا الحق المبین | بشنو از ناصر که این گفتار از منصور نیست
مغربی را یار شمس مغربی خواند بنام | اگرچه شمس مغربی اندر جهان مشهور نیست

۱۸ ۔ ردیف تے

هیچ میدانی که عالم از کجاست | یا ظهور نقش آدم از کجاست
یا حروف اسم اعظم در عدد | چند باشد یا خود اعظم از کجاست
گنج ذاتش طلسم محکم است | این طلسم گنج محکم از کجاست
آن دمی کز وی مسیحی مرده را | زنده گرداند آن دم از کجاست
آنچه ایفا کرد جبل آنچه بود | اصل عیسی چیست مریم از کجاست
خاتم ملک سلیمانی ز چیست | حکم تسخیرات خاتم از کجاست
چیست اصل فکرهای مختلف | این خیالات دمادم از کجاست
آن یکی اندوه و آن هر چه چیست | وین یکی پیوسته خرم از کجاست
گاه شادی گاه غمگینی و لے | می ندانی شادی و غم از کجاست
این که باشد مرد دانا در جهان | که عروسی گاه ماتم از کجاست
مغربی گو تا که میدانی بگو | این یکی بیش آن یکی کم از کجاست

۱۹ ۔ ردیف تے

ای که او دیدهٔ جان و دل نور بصر است | هر کجا می نگرم صورت او در نظر است
خبر از دوست بدان که ندانند خبر است | ورنه آنجا که عیانست چه جای خبر است
پی بدو برد کسی کز پی او دور افتاد | اثر از دوست کسی یافت که او بی اثر است
راه بی پا و سر است تو نتوانی رفت | بنشین خواجه ترا چون هوس پا و سر است
رو ازین روزن آنجا نه برابر سر بام | تا ببینی که در خانه بر بام و در است
تو بدین چشم کجا چهره معنی بینی | چشم صورت دگر و چشم معانی دگر است
نقش حرفی که در و زیر و زبر می بینی | در کتابیست که آنجا همه زیر و زبر است

ورنہ بیرون ز کتاب و زبر و زیر جہان
همہ بی زیر و زبر دیدن و گفتن زبر است

مغربی علم تر و خشک ز دل بر می خوان
دل کتابیست کہ او جامع ہر خشک و تر است

۲۰ - ردیف تے

حسن روی ہر پری روی حسن روی او است
ای حسن دلبری ہر سو روان از جوی او است

کعبۂ اہل نظر رخسار جان بخش وی است
قبلۂ ارباب دل طاق خم ابروی او است

ہر کسی گر چہ بسوی روی می آرد دلی
در حقیقت روی خلق جملہ عالم سوی او است

مسکن و ماوای جانہا زلف مشکینش بود
مجمع مجموع دلہا حلقۂ گیسوی او است

تا نبود از وی طلب او را کسی طالب نشد
جستجوئی گر بود ما را ز جست و جوی او است

آنکہ از چشم پریرویان بصد افسون گری
دل ز مردم می رباید غمزۂ جادوی او است

دست رومی رخش از زنگی خطش تو لیست
ترک چشمش در پناہ طرۂ ہندوی او است

ہیچ کوی نیست خالی زان پریرو در جہان
دل بہر کوی کہ می آید فرود آن کوی او است

مغربی را میکند میلی بگلشن کاندرو
ہر چہ را رنگی و بوئی ہست رنگ و بوی او است

۲۱ - ردیف تے

بیدل و دلدار نتوانم نشست
بی جمال یار نتوانم نشست

صحبت یارم چو می آید بدست
پیش با اغیار نتوانم نشست

بر امید وعدۂ دیدار گل
پیش ازین با خار نتوانم نشست

بلبل آسا در گلستان رخش
یکدم از گفتار نتوانم نشست

یار را آمد ببازار ظہور
گفت بی بازار نتوانم نشست

زانکہ در خلوت سرای خویشتن
بی اولی الابصار نتوانم نشست

چون ہزاران کار دارم ہر نفس
یک زمان بیکار نتوانم نشست

بر فگندم پردہ از رخسار خویش
پردہ بر رخسار نتوانم نشست

مغربی را گفت بنگر در رخم
زانکہ بی نظار نتوانم نشست

۲۲ - ردیف تے

چون رخت را ہر زمان حسن و جمال دیگر است
لاجرم با تو مرا ہر دم خیال دیگر است

آنکہ ہر ساعت جمالی می نماید روی تو
پیش ارباب کمالات این کمال دیگر است

بر بیاض روی ہر دلبر برای دلبری
از سواد خط و خالت خط و خالی دیگر است

باوجود آنکه حسن او برون است از خیال
در و باغ ہر یکی از وی خیالی دیگر است

سوی او ہرگز ببال و پر خود نتوان پرید
ہم ببال او توان کان پر و بالی دیگر است

ہیچکس گرچہ حال نیست خالی در جہان
لیکن این حال که ما را ہست حالی دیگر است

گوش دل بگشود تا بتوانی شنیدن این مقال
زانکه ہر سمع سزاوار مقالی دیگر است

گرچہ عالم سر بسر نقش خیال روی اوست
لیکن او را ہر زمان در دل مثالی دیگر است

مغربی را در نظر پیوستہ زان ابروی او
ہر طرف بدری و ہر سوی ہلالی دیگر است

۲۳- ردیف تے

اسجد لغر است بر خلق بر ما دین است
تلخ و ترش ہمه عالم بر ما شیرین است

چشم حق بجز از حق نتواند دیدن
باطل اندر نظر مردم باطل بین است

گل توحید نروید ز زمینی که درو
خار شرک و حسد و کبر و ریا و کین است

مسکن دوست ز جان مطلبید ہم گفتا
مسکن یار اگر ہست دل مسکین است

مرد را نظر از بہشت است نگار
ار قصور است که او ناظر حور العین است

نیست در جنت ارباب حقیقت جز حق
جنت اہل حقیقت بحقیقت این است

گرچه با آن بت چینی نظری داری لیک
آنچه منظور تو آمد شبیه رنگین است

نظرت ہیچ بدان نقش نگار چینی
زانکه چشم تو بر آن نقش و نگار چین است

مغربی ار تو نیکو تن تو در حجله صور
نیست محجوب که او در صفت تمکین است

۲۴- ردیف تے

اگر ز روی بر اندازد او نقاب صفات
دو کون سوخته گردد ز آب پرتو ذات

بپیش تاب تجلی ذات محو شود
چنان که ہست عیان گشته از فروغ صفات

ز پیش پرتو خورشید سایه بگریزد
چنان که از بر نور یقین بشک ظلمات

مجوز کون ثباتی که نور پرتو او
کسی را نتوان یافت پیش او ثبات

ولا نقاب برافگن ز روی او مپرس
از انکه سوخته گردی ز آتش شبہات

بنور روی تو کان نار نور انوار است
بخاک کوی تو کان آتش است و انجبات

ازین ہلاک میندیش باش مردانه
که این ہلاک بود موجب خلاص و نجات

اگر تو محو نگردی کجا شوی مثبت — بہ ہیچ خویش طلب گر طلب کنی اثبات
بہ مغربی است نہان آفتاب حسیارش — اگرچہ ہست عیان از فروغ او ذرات

تے

۲۵ — ردیف تے

از دہانش سخن جز اثری نتوان یافت — وز میانش بمیان خبر کمری نتوان یافت
گفتمش چون قمری گفت بگو چون قمرم — چونکہ بر سرو روانی قمری نتوان یافت
گفتمش ماہ و خوری گفت کہ بر چرخ برین — سرو قد زہرہ جبین ماہ خوری نتوان یافت
چون پری یافتم از سرو قدش گفت خرد — این خلافی ہست کہ از سرو پری نتوان یافت
از سر زلف وی اخبار دلم پرسیدند — گفت از آن گم شدۂ ما خبری نتوان یافت
تا شدہ ہمچو نسیم سحری بی سر و پا — سحرے بر سر کویش گذری نتوان یافت
نیست خالی نقش روی تو از جلوہ گری — ہمچو رویت بجہان جلوہ گری نتوان یافت
گفتہ بودی تو کہ بر یاد گرے بگزیدی — چون گزینم کہ بجز از تو دگری نتوان یافت
بہر تیر غم عشقت سپری می جستم — گفت جانم کہ بہ از من سپرے نتوان یافت
در خم زلف چو چوگان تو گوئی دل ما — ہمچو گو نیست کز و پا و سرے نتوان یافت
مغربی تا شدہ چون آئینہ صافی و لطیف — سوی خود ہیچ ز خوبان اثرے نتوان یافت

تے

۲۶ — ردیف تے

نہان بہ پرتو خویش ہست آفتاب رخت — ازانکہ مانع ادراک اوست تاب رخت
رخت ز پرتو خود در نقاب می باشد — عجب بود کہ بود غیر ازین نقاب رخت
حجاب روی تو گر ہست نیست جز تابش — وگرنہ چیست دگر تا بود حجاب رخت
بغیر چشم تو در روی تو نکرد نگاہ — از آن کہ دیدۂ کس را نبود تاب رخت
نوشتہ اند بر اوراق چہرۂ خوبان — بخط خویش دو سہ آیات از کتاب رخت
بآب روی تو سوگند می خورد جانم — کہ دل بر آتش سوزندہ ہست ز آب رخت
دلا ہمیشہ رخت منقلب نہ جانب ماست — بسوی ہیچ کسی نیست انقلاب رخت
چگونہ روے بغیر حجاب تا آرے — از آن کہ بس متعالی بود حجاب رخت
بسی بمشرق و مغرب طلوع کرد و غروب — کہ تا بمغربی ظاہر شد آفتاب رخت

تے

۲۷ — ردیف تے

آنچه جانت بدل باز نمی یارم گفت ... بکسی رفری ازان باز نمی یارم گفت

مطرب عشق درین پرده مرا سازی زد ... که بکس هیچ ازین ساز نمی یارم گفت

گفت با من سخن عشق باآواز بلند ... آنچه او گفت باآواز نمی یارم گفت

چون ندارد دل او حوصله کنجشکی ... مرترا زان سخن باز نمی یارم گفت

ای که او را پر پرواز نباشد هرگز ... پر او از پر پرواز نمی یارم گفت

زیر لب خنده کنان عشوه زنان با دل من ... آنچه گفت آن بت طناز نمی یارم گفت

لذت لعل لبت جام غم انجام ترا ... بر پی ذوق ز آغاز نمی یارم گفت

شرح آن طرهٔ طرار نمی یارم داد ... سحر آن غمزهٔ غماز نمی یارم گفت

مغربی با دل دمساز چو دمساز نه ... با تو سر دل دمساز نمی یارم گفت

۲۸ - ردیف تے

ز آسمان غیب دل ایزد اخوانم فرست ... پس برای خوردن خوان تو مهمانم فرست

از برای شکر نعمتهای بی پایان تو ... نعمت بی منتها و حسن پایانم فرست

چون نسیم پیدا و جانم هست پنهان دائما ... قوت و قوتی پی پیدا و پنهانم فرست

تا نگر موجی کشد بازم ز ساحل در محیط ... هر زمان صد موج چون دریای عمانم فرست

نیست ما را هر گدائی چون سزای بندگی ... چون فرستی بندگی را شاه سلطانم فرست

ای خدا چون کد خدایم ساختی بی کد و جهد ... آنچه دانی کد خدا را باید آن آنم فرست

چونکه در ملک غنا و فقر شاهم کرده ... هر زمان تاج و خراج از پیش شاهانم فرست

از زبان مغربی با غیر ملک و دین بگو ... گر نه بر خود گو سفند و گندم و نانم فرست

۲۹ - ردیف تے

بر آب حیات تو جهان همچو حباب است ... او نیز چه بر باد شود بر سرش آب است

از مهر تو یک تاب جهان گرد پدیدار ... ذرات جهان جمله عیان گشته ز تاب است

حرفیست جهان از ورق دفتر علمت ... هر چند که او خود لب خویش کتاب است

زان دیده کما هی نتواند رخ او دید ... که آویخته بر روی وی از نور نقاب است

از تشنگی او را که تو پنداشته بودی ... دریا دیده از دور که آبی است سراب است

بیدار شو از خواب که این جمله خیالات ... اندر نظر مردم بیدار چو خواب است

از جانب او نیست حجابی بحقیقت — از جانب ما باشد اگر زانکه حجاب است
ساقی همه باده ز یک خم دهد اما — در مجلس او هر یک مستی ز شراب است
تنها نبود مغربی از نرگس او مست — در هر طرف از نرگس او مست خراب است

۳۰ ۔ ردیف تے

صفا و روشنی کاندرون خانهٔ ماست — زعکس چهرهٔ آن دلبر یگانهٔ ماست
خرد چو بیخبر از کائنات افتاد است — خراب جرعهٔ آن بادهٔ شبانهٔ ماست
ز زلف و خال بتان باش بر حذر دایم — که زلف و خال بتان دام ما و دانهٔ ماست
تو از نشانهٔ ما غافلی و بی خبری — وگرنه هرچه تو بینی همه نشانهٔ ماست
بیک بهانه جهان را پدید آوردیم — جهان پدید شده از پی بهانهٔ ماست
جهان و هرچه درو هست سر بسر موجیست — زجوش و جنبش دریای بیکرانهٔ ماست
بجز فسانهٔ ما هیچکس نمی گوید — تو هرچه می شنوی در جهان فسانهٔ ماست
خروش و ولوله و گفتگوی شور جهان — صدا و نغمه و آوازه ترانهٔ ماست
اگر زمان نبوت گذشت و دور رسل — ولی ظهور ولایت درین زمانهٔ ماست
کلید مخزن اسرار مغربی دارد — چو مغربی است که او خازن خزانهٔ ماست

۳۱ ۔ ردیف تے

چو بادهٔ چشم تو خورده است دل خراب چراست — چو خال نیست بر آتش جگر کباب چراست
ز پیچ زلف تو در تاب رفت مهر غریب — چو دست تابش و پیت از و حجاب چراست
چو نیست عهد شکن غیر زلف پر شکنت — بگو که با دل مسکینت این عتاب چراست
چو نیست غیر تو از خود چه میشوی پنهان — چو ناظر تو توئی بر رخت نقاب چراست
ز من هر آنچه تو گوئی همان همی شنوی — چو من صدای تو ام با منت خطاب چراست
اگر نه در خم چوگان تست گوئی دلم — ز چیست منقلب آخر در انقلاب چراست
ز باد پرس که در باز کیست آشفته — ز بحر پرس که کشتی در اضطراب چراست
بما هر آنچه تو دادی و ما همان خوردیم — ز باده هیچ نخوردیم سر بسر حساب چراست
کتاب مغربی چون نسخه کتاب تست — از و مپرس که این حرف در کتاب چراست

۳۲ ۔ ردیف تے

بامن است آنکس که بودم طالب او بامن است
هم تنم را جان شیرین است هم جانرا تن است

از برای او همیکردم کنار از ما و من
باز دیدم آخر الامرش که با ما و من است

آنکه می پنداشتم اغیار بود آن یار بود
وانچه گلخن می نمود اکنون بدیدم گلشن است

از صفای چهرهٔ او خلوت دل ما صفا است
وز فروغ نور رویش خانهٔ دل روشن است

همچنان کو در دل مسکین ما دارد وطن
زلف مشکینش دل مسکین ما را مسکن است

در شب تاریک مویش نور رویش رهنما است
کاروان جان و دل را گرچه چشمش رهزن است

سر برآورد از گریبان جهان چون آفتاب
یوسف حسنش از و کور جهان پیراهن است

دست در دامان وصل او زدم لیکن چو نیک
دیده بگشودم بدیدم دست او در دامن است

چون نتابد آفتاب شرقی در مغربی
زانکه او را در درون دل هزاران روزن است

تے

۳۳ - ردیف تے

ای که او در هر لباسی شد عیان پیدا کیست
وانکه هست از جمله عالم او نهان پیدا کیست

وانکه آمد چون بصحرای جهان وقت ظهور
گرد در هر خلعتی از جسم و جان پیدا کیست

وانکه از بهر تماشا آید از خلوت برون
تا همه عالم بدیدنش عیان پیدا کیست

وانکه در عالم علم شد از پی نام و نشان
بعد از آن کو بود بی نام و نشان پیدا کیست

وانکه بهر خود باسم و رسم عالم شد پدید
تا که اکنونش همیخوانی جهان پیدا کیست

چیست آنکه گر زیر و بالای جهان وارسته ایم
زیر و بالا در زمین و آسمان پیدا کیست

نیست پنهان پیش چشم اهل بینش زانکه او
گشت ظاهر در لباس انس و جان پیدا کیست

کی لباس او تواند کرد پنهان زانکه او
کو هزاران جامه پوشد هر زمان پیدا کیست

شکل پیری و جوانی روی پوشی بیش نیست
مختفی در پیر و پیدا در جوان پیدا کیست

ای که با او میتوان گفتن ازین گونه سخن
نیست پنهان در میان ما و تا پیدا کیست

ای که تو [illegible] ازان
بعد ازان هر چه که میخوانی بخوان پیدا کیست

تے

۳۴ - ردیف

سحرهای غمزهٔ جادوی او بی انتها ست
عشوه های طرهٔ هندوی او بی انتها ست

دل شد اندر پیچ و تاب حلقهٔ گیسوش گم
پیچ و تاب حلقهٔ گیسوی او بی انتها ست

هر ستمگر تشنهٔ [illegible] کجا افتاده است
بالمدامی [illegible] و سوال [illegible] بی انتها [illegible]

هر کسی را هست راهی سوی او در هر نفس / راه‌ها در هر نفس زان سوی بی انتهاست
بهر هر دل هر طرف محراب دیگر می‌نهد / ابروش زان قبلهٔ ابروی بی انتهاست
ره بکویش هر که برد از وی برون نامد دگر / چون برون آید دگر چون کوی او بی انتهاست
طاقت نیروی بازویش کجا دارد دلم / زانکه دل بی طاقت و نیروی او بی انتهاست
مغربی را گوی دل اندر خم چوگان اوست / عرصهٔ میدان برای گوی او بی انتهاست

تے

۳۵ — ردیف تے

ریخت خونم کاین شراب من است / سوخت جانم که این کباب من است
چونکه چشمش خراب و مستم دید / گفت کاین بیخود خراب من است
آنکه در بوتهٔ غمم بگداخت / گفت در زیر لب که آب من است
چون در آن آب روی خود را دید / گفت کاین عکس آفتاب من است
کرد با عکس روی خویش خطاب / یعنی این مظهر خطاب من است
گفت با تو عتاب‌ها دارم / گر ترا طاقت عتاب من است
آنچه پرسید از و جواب شنید / گفت سایل که این جواب من است
من ز فرط عیان نیم پنهان / پرتو ذات من حجاب من است
مهر رویش بمغربی میگفت / تابش روی آفتاب من است

تے

۳۶ — ردیف تے

آنکس که دید در طلب او مسافر است / عمریست تاکه در دل و جانم مجاور است
آنکس که دید حسن بتان حسن روی اوست / بر حسن روی خویش زهر دیده ناظر است
دل را بسحر غمزهٔ خوبان همی برد / آن غمزه را نگر که زهر غمزه ساحر است
از چشم او مپرس که ترکیست جنگجو + / از زلف او مگوی که هندوی کافر است
گفتم که ذاکرم مگر آن دوست را بخود / خود راست گر زبان من آن دوست ذاکر است
غایب مباش یکنفس از دوست زانکه دوست / در غیبت و حضور تو پیوسته حاضر است
حسن وی است آنکه مر او را نه اول است / عشق وی است آنکه مر او را نه آخر است
گر در فنون عشوه گری ما بهست یار / [illegible] در فنون عشوه گری سخت ماهر است
در شب تاریک مویش نور رویش رهنماست / کاروان جان و دل را گرچه چشمش رهزن است

تے

۳۸ - ردیف تے

این جوشش که از میکده برخاست چه جوشست
این جوش مگر از خم آن باده فروشست

این دیده ندانم که چرا مست و خرابست
وین عقل ندانم که چرا رفته ز هوشست

دل باده کجا خورد ندانم شب دوشین
کو بیخود و مست و خراب از شب دوشست

آن کیست که در گوش دل آهسته سخن گفت
وان کیست که اندر پس آن پرده بگوشست

ای هدهد جان ره بسلیمان نتوان برد
بر درگهه او بس که طیور دد و وحوشست

در گوش فلک از مه نو حلقه که انداخت
این چرخ ندانم که چرا حلقه بدوشست

این مهره مهر از چه برین چرخ روانست
بر اطلس گردون ز کواکب چه نقوشست

ساکن نشود بحر دل مغربی از جوشش
یا رب ز چه بادیست که در جنبش و جوشست

جیم

۱ - ردیف ج

چو بحر نامتناهیست دایما مواج
حجاب وحدت دریاست کثرت امواج

جهان و هرچه درو هست جنبش دریاست
ز قعر بحر بساحل همی کند اخراج

دلم که ساحل دریای بی‌نهایت اوست
بود مدام بامواج بحر او محتاج

علاج درد دلم غیر موج دریا نیست
چه طرفه درد که موجش بود در آن علاج

کسیکه موج بصحرا کشیدش از دریا
وقوف یافت ز سر حقیقت معراج

بهر کسی نرسد زین محیط در و گهر
یکی بخس رسد از وی یکی بگوهر و تاج

ازین محیط که عالم بجیب اوست سراب
مراست عذب فرات و مراست ملح اجاج

براول طبعم اگر آب مختلف باشد
ز اختلاف محالست ز انحراف مزاج

هر آنچه مغربی از کائنات حاصل کرد
بکرد بحر محیطش بیک زمان تاراج

ح

۱ - ردیف ح

سحرگهی که مؤذن خالق الاصباح
صلای زنده دلان میزند بخوان صلاح

تو روی بخانهٔ خمار عاشقان آور
برای راحت روحت طلب کن از وی راح

کلید فتح دل اهل دل بدست تو نیست
کشایشی طلب از وی که عنده المفتاح

از آن شراب که از دل برون برد احزان
وزان شراب که در جان در آورد افراح

از آن می که بدو زنده است جان مسیح
وزان می که در اشباح در دمد ارواح

نجات هر دو جهان را از آن شراب طلب
به پیش پرتو آن می چراغ فکر و خرد
بهر که ساقی ازین باده داد رست از خود
بیا و بر دل و بر جان مغربی می ریز

که اوست در دو جهان موجب نجات النجاح
چو پیش ضو صباحست و کوکب مصباح
هر آنکه رست ز خود یافت در دو کون فلاح
میی که هیچ ملوث نمی شود ز اقداح

دال

۱- ردیف دال

از جنبش بحر قدم برخاست موج بیعدد
از موج بحر بیکران صحرا و دریا شد یکی
اندر سرای لم یزل باشد ابد عین ازل
اندر جهان پر عدد واحد احد نبود ولی
اندر یکی صد بین نهان صد را یکی بین در عیان
لیکن جهان جسم و جان گرچه شد از دریا عیان
من بر مثال ماهیم افتاده از دریا برون
وقت است که آن خورشید دان ماه از آن تابید
دان آفتاب مشرقی سر بر زند از مغربی

و ز موج دریای ازل برگشت صحرای ابد
صحرا الیقین دریا شود چون یابد از دریا مدد
سر در هم آرد دایره از پیش بر خیزد عدد
در خطه ملک صمد واحد بود عین احد
از صد یکی گفتم بدان صد از یکی و یک از صد
بر روی بحر بیکران باشد چو بر دریا زبد
باشد که موجی در رسد بازم بدریا در کشد
از برج دل طالع شود و ز اندرون سر بر زند
گر مغربی را آئینه پنهان نباشد در نمد

دال

۲- ردیف دال

بیرون و دید یار ز خلوت گه شهود
اسرار خویش را بهزاران زبان بگفت
در یا نگاه کرد هزاران هزار یافت
در هر که بنگرید در و غیر خود ندید
یک نکته گفت یار و لیکن بسی شنید
خود را بخود نمود بخود باز جلوه کرد
از دست هستی همه عالم خلاص یافت
کس در جهان نماند که از وی مایه برد
با آنکه شد غنی همه عالم ز گنج او
چون مغربی هر آنکه بران گنج راه یافت

خود را بشکل جمله جهان خود بخود نمود
گفتار خویش را بهمه گوشها شنود
در خود نگاه کرد همه جز یکی نبود
چون جمله را برنگ خود آورد در وجود
یک دانه کشت کرد و لیکن بسی درود
لیکن نبود هیچ نمودی ازین نمود
تا یار بر جهان در گنج نهان گشود
آن مایه بود مایه اصل و زیان و سود
یک جو از و نکاست نه در وی جوی فزود
بگشود بر جهان در گنج غنا و جود

دال

۳ - ردیف دال

هر زمان خورشید دار از مشرقی سر بر کند / ماه مهر افزاش هر دم جلوهٔ دیگر کند
از برای آنکه تا نشناسد او را هر کسی / قامت زیباش هر دم کسوت دیگر کند
صورت او هر زمانی معنی دیگر دهد / صنعتیش هر لحظه از هر صورتی سر بر کند
ابر فیضش چون ببارد بر زمین ممکنات / آن زمین را آسمانی پر ز ماه و خور کند
چون بتابد آفتاب حسن او بر کائنات / نور او از روزن هر خانه سر بر کند
هر که از جان شد غلام آستان درگهش / حضرتش او را برفعت شاه صد کشور کند
در مظاهر تا شود ظاهر جمال روی او / هر کسی را از برای روی خود مظهر کند
مغربی گر سر بفرمانش در آرد بنده وار / لطفش او را بر همه گردن کشان سرور کند

دال

۴ - ردیف دال

بتم با هر سری هر سو سر و کار دگر دارد / غمش با هر دلی سودا و بازاری دگر دارد
جمال حسن آن دلبر ز هر معشوق هر عاشق / نگاه جلوه نظاره و دیداری دگر دارد
اگرچه دیدهٔ گلزار روی او مشو قانع / که روی او بجز این گلعذار گلزاری دگر دارد
اگر او دیده دادت که دیدارش ببین و دیدهٔ / طلب کن دیدهٔ دیگر که دیداری دگر دارد
اگر در ساعتی صد بار رخسارش کند جلوه / همی بینی مشو قانع که رخساری دگر دارد
چو گفتاری بدان گوشی که او بخشید نشنودی / برو گوش دگر بستان که گفتاری دگر دارد
مگو در شهر و بازارش خریدارش منم از جان / که در هر شهر و بازارش خریداری دگر دارد
تو تنها نیستی بیمار چشم شوخ آن دلبر / که چشمش چون تو در هر گوشه بیماری دگر دارد
نه تنها مغربی باشد گرفتار سر زلفش / که زلف او بهر موئی گرفتاری دگر دارد

دال

۵ - ردیف دال

ناگه خورشید من از شرق جان پیدا شد / از فروغش همه ذرات جهان پیدا شد
ناگه از چهرهٔ خود پرده برانداخت نقاب / ناگه از کون و مکان نام و نشان پیدا شد
بود از کون و مکان نام و نشان ناپیدا / از صفائی رخ او کون و مکان پیدا شد
تا بگفتار درآمد لب شیرین بتم ✝ / در جهان ولوله و شور و فغان پیدا شد
بود خاموش بگفتار درآمد عالم ✝ / بحدیثی که بتم را ز زبان پیدا شد

برلب جوی جهان تا که خرامان بگذشت | از هوای قد او سرو روان پیدا شد
کفر و دین از اثر زلف و رخش گشت پدید | در جهان تا که از آن سود و زیان پیدا شد
از رضا و سخط او گشت عیان لطف و غضب | زان یکی دوزخ و زین حور جنان پیدا شد
گرچه ذرات جهان گشت عیان از مهرش | مهرش از جمله ذرات جهان پیدا شد
یارب آن روی چه مهریست که از پرتو او | هرچه در کتم عدم بود نهان پیدا شد
در فروغ رخ خورشید وشش از سر مهر | مغربی ذره صفت رقص کنان پیدا شد

دال

۶ — ردیف دال

پا ز حد خویشتن بیرون نمی باید نهاد | گر نهادی پیش ازین اکنون نمی باید نهاد
فعل ناموزون خود موزون نمی باید شمرد | قول ناموزون خود موزون نمی باید نهاد
حد هر چیزی چو دانستی و نعت و وصف او | زانچه هست او را کم و افزون نمی باید نهاد
عاشقانرا جز رسوم خلق رسمی دیگر است | بهر ایشان رسم دیگرگون نمی باید نهاد
دل بدام زلف دلداران نمی باید فکند | پای در زنجیر چون مجنون نمی باید نهاد
چنگ دل در زلف مهرویان نمی باید زدن | دست را بر مار پر افسون نمی باید نهاد
چون شناور نیستی بر گرد بر جیحون مگرد | بی شناسائی پای در جیحون نمی باید نهاد
حسن و عشق دوست از لیلی و مجنون ظاهر است | تهمتی بر لیلی و مجنون نمی باید نهاد
یار گه چون است و گه بیچون و گه بیچون و چون | چون و بیچون را بهم بیچون نمی باید نهاد
آنچه گردون است گردانیده گردون بدان | فعل و گردش را برین گردون نمی باید نهاد
مغربی اسرار بحر بیکران را پیش ازین | از زبان موج بر هامون نمی باید نهاد

دال

۷ — ردیف دال

نشان و نام مرا روزگار کی داند | صفات و ذات مرا غیر یار کی داند
کسیکه هستی خود را بحق بشناند | دگر کسش بجز از کردگار کی داند
مرا که گم شده ام در تو کس کجا یابد | که بحر غرق ترا بر کنار کی داند
مرا که نور نیم اهل نور کی بیند | مرا که نار نیم اهل نار کی داند
چو من ز هر دو جهان رخت خویش برچیدم | برون ز محشر اهل شمار کی داند
مرا که نیست شدم در تو هست بشناسد | مرا که مست شدم هوشیار کی داند

به پیش آنکه یکی دید صد هزار بگو / ندیده غیر یکی صد هزار کی داند
کسیکه اسیر دل و جان عقل نفس بود / مرا که رسته ام از هر چهار کی داند
بمغربی خبری کز حصار کون رسید / کسیکه هست اسیری حصار کی داند

دال

۸ - ردیف دال

دل ما هر نفسی مشرب دیگر دارد / راه و رسم دگر و مذهب دیگر دارد
میکشد هر نفسی جام دگر از لب یار / بهر هر جام کشیدن لب دیگر دارد
نیست دل در دو نفس طالب یک مطلب خاص / هر زمان او طلب و مطلب دیگر دارد
شاهد او چو ازین خال و غبغب بمن / خال و خط دگر و غبغب دیگر دارد
هر زمان جان دگر از لب جانان رسدش / بهر هر جان که رسد قالب دیگر دارد
در جهان دل ما مهر درخشان دگر است / عرش و فرش و فلک و کوکب دیگر دارد
بجز این روز که بینی بودش روز دگر / بجز این شب که تو داری شب دیگر دارد
دل سواری است که در گاه توجه کردن / جانب هر طرف مرکب دیگر دارد
لوح محفوظ دل مغربی از مکتب دوست / گشت مسطور که دل مکتب دیگر دارد

دال

۹ - ردیف دال

دل همه دیده شد و دیده همه دل گردید / تا مراد دل و دیده همه حاصل گردید
به امیدی که از آن بحر رسد موج بدل / سالها ساکن آن لجه و ساحل گردید
منزلی بهر دل و دیدهٔ ما هیچ نیافت / ماه من گرچه بسی گرد منازل گردید
دل که دیوانهٔ زنجیر سر زلف تو بود / هم بزنجیر سر زلف تو عاقل گردید
عاقبت یافت در آن زلف سلاسل آرام / سالها گرچه در آن بند سلاسل گردید
پرده بردار ز رخ تا که همه حل گردد / هر چه بر من ز سر زلف تو مشکل گردید
مکر و دستان و فریب و جهل پیر خرد / پیش نیرنگ و فسونهای تو باطل گردید
گر دلم آئینهٔ کامل رخسار تو نیست / عکس رخسار رخت از چه قابل گردید
روی ما روی تو آورد از آن مقبل شد / هم ز اقبال رخ تست که قابل گردید
هر که از کامل ما یافت نظر کامل شد / مغربی از نظر اوست که کامل گردید

دل

۱۰ — ردیف دال

دلی بدستم آمد که بود یار ببرد — کدام دل که نه آن یار غمگسار ببرد
به نیم غمزه روان چون منی هزار ربود — بیک کرشمه دل همچو من هزار ببرد
بیادگار دلی داشتم ز حضرت دوست — ندانم از چه سبب دوست یادگار ببرد
هزار نقش برانگیخت آن نگار ظریف — که تا به نقش دل از دستم آن نگار ببرد
دلم که آئینهٔ روی اوست داشت غبار — صفائی چهرهٔ او از دلم غبار ببرد
چو در میان در آمد خرد کنار گرفت — چو در کنار در آمد دل از کنار ببرد
اگرچه درد دل مسکین من قرار گرفت — ولیکن از دل مسکین من قرار ببرد
بهوش بودم و با اختیار در همه کار — ز من بعشوه گری هوش و اختیار ببرد
کنون نه جان و نه دل دارم و نه عقل و نه هوش — چه عقل و هوش دل و جان که هر چهار ببرد
نشان و نام من از روزگار یار مجوی — که دوست نام و نشانم ز روزگار ببرد
چو آمد او بمیان رفت مغربی ز میان — چو او بکار در آمد مرا ز کار ببرد

دال

۱۱ — ردیف دال

از جنبش این دریا هر موج که برخیزد — بر وادی جان آید بر ساحل دل ریزد
دل را همه جان سازد جان را همه دل آنگه — جان و دل و جانان را با یکدگر آمیزد
جان و دل و جانان را از یکدگر آن لحظه — فرقی نتوان کردن تمییز چه برخیزد
چو بادشه وحدت بگرفت ولایت را — آن ملک بدو کثرت بگذارد و بگریزد
جائیکه یقین آمد شک را چه محل باشد — ظلمت بجا ماند با نور که بستیزد
سکان صحاری را سیراب کند هر دم — از فیض خود این دریا ابری که برانگیزد
از گلشن جان و دل در حال فرو شوید — گردی که برو گه گه غربال هوا میریزد
ای مرد بیابانی بگریز ازین ساحل — زان پیش که در دامن تو موج در آویزد
چون مغربی پردل پروردهٔ این بحر است — از بحر نیندیشد وز موج نپرهیزد

دال

۱۲ — ردیف دال

جانم از پرتو روی تو چنان میگردد — که دل از آتش و از آب روان میگردد
هر چه پیداست نهان می شود از دیدهٔ جان — چون بر آن دیده جمال تو عیان میگردد

هرکه از تو اثر نام و نشان می یابد | از خود او بی اثر و نام و نشان میگردد
چون تو جان و جهان جمله نهان گشت ولی | آنچه جان طالب آنست عیان میگردد
دل چه گوییست که اندر خم چوگان وی است | روز و شب بی سر و پا از پی آن میگردد
حسن مجموع بتان در نظرم می آید | چونکه بر روی تو چشمم نگران میگردد
بر تنم گر بلطافت نظری می فکنید | از لطافت تن من جمله چو جان میگردد
گرچه پیداست رخ دوست چو خورشید ولی | هم ز پیدائی خود باز نهان میگردد
ایکه او معتکف جان و دل و مغربی است | مغربی در طلبش گرد جهان میگردد

دل

۱۴۳ - ردیف دال

مرا بفقر و فنا افتخار می باشد | ز نام و ننگ غنا ننگ و عار می باشد
مدام باده توحید مخمورم زان رو | که این شراب مرا خوشگوار می باشد
مزاج هرکس ازین باده تر نمی ماند | ولی مزاج مرا سازگار می باشد
میان آنکه تو اشش در کنار میطلبی | علی الدوام مرا در کنار می باشد
دلی که هست دلارام را در و آرام | مدام از چه سبب بیقرار می باشد
بگرد مرکز توحید میکند دوران | دلم که همچو فلک بیمدار می باشد
صفائی چهره او در کجا تواند دید | دلی که دیده او پر غبار می باشد
دلی است آئینه آن چهره را دل صافی | چگونه چهره نماید که تار می باشد
بیاز چشم و دل مغربی بیار نگر | از آنکه چشم و دلش چشم یار می باشد

دال

۱۴۴ - ردیف دال

بهشت هر لحظه از کوی نماید | هلال اشاره ابروی نماید
سحر ز جیب پری روی برآرد | رخ از روی پریروی نماید
بهر سو زان کنم هردم توجه | که رویت هردم از سوئی نماید
پریشان زان شوم هردم که زلفت | دلم را ره بیک سوئی نماید
بموئی صد هزاران دل ببندد | اگر زلفت سر موئی نماید
مرا اندر خم چوگان زلفت | جهان و جان و دل گوئی نماید
خیال قامت است هر طرف چشم | چو سروی بر لب جوئی نماید

زخالت غارت ترکانہ آید ۔۔۔ اگرچہ ہمچو ہندو ئے نماید
بچشم مغربی از غمزۂ تست ۔۔۔ ہر آن سحری کہ جادوئے نماید

دال

۱۵ ـ ردیف دال

رخت ہر دم جمالے می نماید ۔۔۔ ز حسن خود مثالے می نماید
مرا طاؤس جنت ہر زمانے ۔۔۔ ز تو پرّے و بالی می نماید
جمالت را کمالاتے ہست لیکن ۔۔۔ از آن ہر دم کمالی می نماید
تجلی مے کند ہر لحظہ ہر دل ۔۔۔ دلم را طرفہ حالی می نماید
گہے بر چرخ دل مانند بدر است ۔۔۔ گہی ہمچون ہلالی می نماید
مرا ہر ذرّہ از ذرات عالم ۔۔۔ بتو راہ وصالی می نماید
جہان بر عارضت چون خط و خالست ۔۔۔ از آن چون خط و خالی می نماید
ز خط و خال بگذر کان خیال است ۔۔۔ بچشم و جان خیالی می نماید
بچشم مغربی غیر محال است ۔۔۔ کسی گوید محالی می نماید

دال

۱۶ ـ ردیف دال

بی نقاب آن جمال نتوان دید ۔۔۔ و ز رخش جز مثال نتوان دید
روی او را بزلف و خال توان ۔۔۔ دید بے زلف و خال نتوان دید
بخیال از و شدم قانع ۔۔۔ کہ از و جز خیال نتوان دید
خود کمال و جمال ز ویش را ۔۔۔ بے حجاب جمال نتوان دید
ذات مخفی است در صفات کمال ۔۔۔ بے صفات کمال نتوان دید
آفتابیست در ظلال نہان ۔۔۔ رو بغیر از ظلال نتوان دید
ہمہ گرد سراب می گردند ۔۔۔ چونکہ آب زلال نتوان دید
مغربی ہیچ چیز از عنقا ۔۔۔ بجز از پر و بال نتوان دید

دال

۱۷ ـ ردیف دال

رخت گرچہ چو خورشید فلک مشہور می باشد ۔۔۔ ولی ہم در فروغ خویشتن مستور می باشد
نقابی نیست رویت را بجز نور رخت دایم ۔۔۔ نقابی گر بود مہر رخت را نور می باشد
بما نزدیک و نزدیکست و زما دور و دور آن رخ ۔۔۔ کہ از افراط نزدیکی بغایت دور می باشد

جہان خورشید اگر بگرفت ز وشبی نصیب بر آنکہ ‌‌ کہ چون خفاش از خورشید دیدن کور میباشد
بہ ہجر خویشتن باید طلب کردن وصال او ‌‌ کہ مرد وصل او دایم ز خود مہجور می باشد
قصور و حور و غلمان را مپندارم ولی دانم ‌‌ من آنکس را کہ غلمان و قصور و حور می باشد
کتاب جامع و فاضل ز ابرو کردہ ام حاصل ‌‌ کہ رطب و یابس عالم درو مسطور می باشد
در اسراری کہ میگویم از دستور می خواہم ‌‌ مراد از گفتن اسرار از دستور می باشد
ز جام نرگس مست و لب میگون او ساقی ‌‌ روان مغربی گہہ مست و گہہ مخمور می باشد

۱۸ — ردیف دال

چون عکس رخ دوست در آئینہ عیان شد ‌‌ بر عکس رخ خویش نگارم نگران شد
شیرین لب او تا کہ بگفتار در آمد ‌‌ عالم ہمہ پر ولولہ و شور و فغان شد
چون عزم تماشاء جہان کرد ز خلوت ‌‌ آمد بہ تماشاء جہان جملہ جہان شد
ہر نقش کہ میخواست بران نقش بر آمد ‌‌ پوشیدہ ہمان نقش بدان نقش عیان شد
ہم کثرت خود گشت و در و وحدت خود دید ‌‌ ہم عین ہمی آمد و ہم عین ہمان شد
جائی ہمہ رسم آمد و جای ہمگی اسم ‌‌ جائی ہمہ جسم آمد و جائی ہمہ جان شد
بر جوی جہان سرو روانش گذری کرد ‌‌ صد سرو روان بر لب ہر جوی روان شد
ہم پردہ برانداخت ز رخ کردہ تجلی ‌‌ ہم پردۂ خود گشت پس پردہ نہان شد
ای مغربی آن یار کہ بی نام و نشان بود ‌‌ از پردہ برون آمد و با نام و نشان شد

۱۹ — ردیف دال

گوہرے از موج بحر بیکران آمد پدید ‌‌ ہر چہ ہست و بود می باید در آن آمد پدید
گوہرے دیگر برون انداخت موجی از محیط ‌‌ کز شعاعش معنی ہر دو جہان آمد پدید
باز موجی از محیط انداخت بیرون گوہرے ‌‌ کز صفائی او جہان و جسم و جان آمد پدید
چونکہ موج و گوہر و دریا پیاپے شد روان ‌‌ در جہان از موج گوہر بحر و کان آمد پدید
سر بحر بیکران از موج بر صحرا نہاد ‌‌ گنج مخفی آشکارا شد نہان آمد پدید
آنکہ می جستی نشان بی نشان رحمت یکش ‌‌ چون نشان بے نشان از بی نشان آمد پدید
آنکہ دایم از جہان و ما و من کردی کنار ‌‌ عاقبت با ما و من خوش در جہان آمد پدید
صد ہزاران گوہر اسرار در معرفت ‌‌ در جہان از موج بحر بیکران آمد پدید

از برای آنکه نشناسد او را غیر او — موج دریا در لباس انس و جان آمد پدید
از زبان مغربی خود بحر میگوید سخن — مغربی را بحر ناگاه از زبان آمد پدید

دال

۲۰ — ردیف دال

دلی که بارخ و زلف تو همنشین باشد — مجرد از غم و شادی و کفر و دین باشد
بود ز کفر ز اسلام بے خبر آن دل — که زلف و روی تو اش روز و شب قرین باشد
خرد ز بهر تفاخر ز خرمن آن کس — که خوشه چین تو بود هست خوشه چین باشد
کجا بملک و سلیمان و خاتمش نگرم — مرا که مملکت فقر در نگین باشد
کجا ز لذت دیدار او خبر دارے — ترا که میل به شیر و به انگبین باشد
مرا که جنت دیدار در درون دل است — چه التفات بجنات و حور و عین باشد
بدوز دیده ز غیر الٰهی یقین بنگر — به عین کی نگرد هر که غیر بین باشد
به پیش دیدهٔ ما غیر و عین هر دو یکی است — نظر چنین کند آنکس که عین بین باشد
بیا و دیدهٔ از مغربے توام بستان — به بین که هر که بگفت اینچنین چنین باشد

دال

۲۱ — ردیف دال

می حدیثے از لب ساقی روایت میکند — یاد از مستی چشمش حکایت میکند
از حدیثی مستی چشمش دلم سیراب شد — قصهٔ مستان نگر تا چون سرایت میکند
در بدایت داشت جانم مستی از جام الست — در نهایت داشت میل آن بدایت میکند
دست زلفش گشت در تاراج ملک جان و دل از — این تطاول بین که در شهر و ولایت میکند
شکرها دارد دلم از لعل شکر بار او — گرچه از زلف پریشانش شکایت میکند
خاطر شوریدگان زلف او را غمزه اش — گاه برهم میزند گاهے رعایت میکند
چشم مست دلنوازش بین که در مستی [illegible] — جانب دل را رعایت تا چه غایت میکند
این کفایت بین که پیش خدمت جانان بصدق — هر که یکدل می برد صد جان کفایت میکند
هر کسی دارند از بهر حمایت حامے — مغربی را چشم مستش حمایت میکند

دال

۲۱ — ردیف دال

شاه بتان ماه رخان عرب رسید — با قامت چو نخل و لب چون رطب رسید
لب بر لبم نهاد و روان گفت عاقبت — جانت بلب رسید چو جانت بلب رسید

چون جان تازہ یافت لبم از لبان او — ای دل بیا کہ موسم عیش و طرب رسید
محبوب را نگر کہ چہ عاشق نواز شد — مطلوب را نگر کہ بگاہ طلب رسید
این سلطنت ز فقر و فنا گشت حاصلم — وین ملک نیمروز مرا نیم شب رسید
رنجی بکش بقدر کہ بیقدر و قیمت است — ہر راحتی کہ آن بکسی بی تعب رسید
بی حرمت و ادب نرسد مرد ہیچ جا — ہر جا کہ کس رسیدہ ز راہ ادب رسید
بی نسبت و نسب شدہ کی رسی بدوست — ای دوست کس بدوست ز راہ نسب رسید
بر دوشت مغربی سبب راہ مغربی ز راہ — تا بی سبب بحضرت آن بی سبب رسید

دال

۲۳ ــ ردیف دال

آنکس کہ نہان بود ز ما آمد و ما شد — آنکس کہ نہ ما بود شما ماد شما شد
سلطان ز سر تخت شہی کرد تنزل — یا آنکہ جز او ہیچ شہی نیست گدا شد
آنکس کہ ز فقر و ز غنا ہست منزہ — در کسوت فقر از پی اظہار غنا شد
ہرگز کہ شنید است ازین طرفہ کہ یک کس — ہم خانہ خویش آمد و ہم خانہ خدا شد
در کسوت چون بی دچرائی نتوان گفت — کان دلبر بی چون و چرا چون و چرا شد
آن گوہر پاکیزہ و آن در یگانہ — چون جوش برآورد زمین گشت و سما شد
بنمود رخ و ابروی از ابروی خوبان — تا بر صفت ماہ نو انگشت نما شد
در گلشن عالم چو سہی سرو و چو لالہ — ہم سرخ کلاہ آمد و ہم سبز قبا شد
آن مہر سپہر ازلی کرد تجلی — تا مغربی و مشرقی و نور و ضیا شد

دال

۲۴ ــ ردیف دال

بی پرتو رخسار تو پیدا نتوان شد — بی مہر تو چون ذرہ ہویدا نتوان شد
جز از لب تو جام دمادم نتوان خورد — جز در رخ تو والہ و شیدا نتوان شد
تا موج تو ما را نکشد جانب دریا — از ساحل خود جانب دریا نتوان شد
تا جذبہ او می نرہاند من و ما را — ہرگز نفسی بی من و ما نتوان شد
از مہر رخش سایہ صفت پست نشستم — اندر پی آن قامت بالا نتوان شد
از زانکہ دو عالم نشدہ پاک و مصفا — آئینہ آن چہرہ زیبا نتوان شد
در خلوت اگر دیدہ ز اغیار نشد پاک — از خلوت خود جانب صحرا نتوان شد

بی دیدہ نشاید بتماشا شدن آمد و رفت | تا دیدہ نباشد بتماشا نتوان شد
چون مغربی از مغرب و مشرق نرہید | خورشید صفت مفرد و یکتا نتوان شد

دال

۲۴ - ردیف دال

نہان بصورت اغیار یار پیدا شد | عیان بہ نقش و نگار آن نگار پیدا شد
میان گرد و غبار آن سوار پنہان بود | ولے چو گرد نشست آن سوار پیدا شد
جہان خطیست کہ گرد عذار او بدمید | خط خوش ست کہ گرد عذار پیدا شد
برای بلبل غمگین بے نوای حزین | ہزار گلبن شادی ز خار پیدا شد
یکی کہ اصل عدد بود - در شمار آمد | از آن سبب عدد بیشمار پیدا شد
پدید گشت ز کثرت جمال وحدت او | یکی بکسوت چندین ہزار پیدا شد
چو نقطہ در حرکت آمد از پی تدویر | محیط و مرکز دور و مدار پیدا شد
اگر نتاخت سوی کائنات لشکر او | بگو کہ از چہ سبب این غبار پیدا شد
اگر تو طالب سر ولایتی بطلب | ز مغربی کہ درین روزگار پیدا شد

دال

۲۵ - ردیف دال

دلی دارم کہ در وے غم نگنجد | چہ جای غم کہ شادی ہم نہ گنجد
میان ما و یار ہمدم ما | اگر ہمدم نباشد دم نہ گنجد
حدیث بیش و کم اینجا رہا کن | کہ اینجا وصف بیش و کم نہ گنجد
چنان پر گشت گوشش از دمدمۂ دوست | کہ در وے بانگ زیر و بم نہ گنجد
درین خلوت بجز دمساز ناید | درین مجلس بجز ہمدم نہ گنجد
در آن دل کو حریم خاص یار است | ہر آن کو ہست نامحرم نہ گنجد
جز انگشتے کہ عالم خاتم اوست | دگر چیزے درین خاتم نہ گنجد
دلی کو فارغ است از شور و ماتم | درو ہم شور و ہم ماتم نہ گنجد
رسد ہرگز بجای آدمی زاد | کہ آنجا عالم آدم نہ گنجد
زبان ای مغربی در کش ز گفتار | بگو چیزے کہ در عالم نہ گنجد

دال

۲۶ - ردیف دال

ز دریا موج گوناگون بر آمد | ز بیچونی برنگ چون بر آمد

چو نیل از بہر قومے آب گردید   برای دیگران چون خون برآمد
گہ از ہامون بسوی بحر شد باز   گہی از بحر بر ہامون برآمد
چو این دریای ہامون موج زن شد   حباب آسا بر گردون برآمد
ازین دریا بدین امواج ہر دم   ہزاران گوہر مکنون برآمد
چو باز آمد ز خلوت خانہ بیرون   بہر نقشی درون بیرون برآمد
گہی در کسوت لیلی فرو شد   گہی از صورت مجنون برآمد
بصد دستان نگارم داستان شد   بصد افسانہ وافسون برآمد
بدین کسوت کہ می بینیش اکنون   یقین میدان کہ او اکنون برآمد
ہمون عاشق ہمون عشق است و معشوق   ہمون لیلی شبیہ مجنون برآمد
بمعنی ہیچ دیگر گون نگردید   بصورت گرچہ دیگر گون برآمد
چو شعر مغربی در ہر لباسے   بغایت دلبر و موزون برآمد

دال

۲۷ — ردیف دال

دل از بند من بیدل رہا شد   نمیدانم کرا دید و کجا شد
مگر گو دانۂ خالی بدید   ازان در دام زلفش مبتلا شد
مگر بودش نہانے دلربائے   نہان از ما بہر آن دلربا شد
ہوائی گلستانے و دشت در سر   نمیدانم بعزم آن ہوا شد
صفائی داشت با خوبان مہوش   ازین جائے مکدر زان صفا شد
صلائی از جمعی آمد بگوشش   پے آن نغمہ و بانگ و صلا شد
صلائی خوان وصل یار بشنید   بسوی خوان وصلش زان صلا شد
از جان در جہان بیگانہ گردید   کہ تا با جان و جانان آشنا شد
دمی خالی نمیباشد ز دل دار   ازان کز بہر آن خلوت سرا شد
ز حال مغربی دیگر مپرسید   ازان ساعت کہ از پیشش جدا شد

دال

۲۸ — ردیف دال

رخ زیبای ترا آئینہ می باید   کہ رخت ابتو زان سان کہ توئی بنماید
چون نظر بر رخ زیبای تو می اندازم   حسن مجموع جہان در نظرم می آید

نیست مشاطہ رویت بجز از دیدۂ ما   حسن رخسار ترا دیدہ ہمی آراید
دیدہ از دیدن خوبان جہان بربندد   ہر کہ بر روی تو یک لحظہ نظر بکشاید
گوئیا حسن تو ہر لحظہ فزون میگردد   زانکہ ہر لحظہ مرا عشق ہمے افزاید
جذبۂ حسن تو خواہم کہ بپایی گردد   تا مرا از من و از ہر دو جہان برباید
نیست دیدار ترا دیدۂ ما شایستہ   بہر دیدار تو ہم دیدۂ تو می باید
مغربی با شب ہستی تو باقی باشد   روز خورشید من از مشرق جان بر باید

۱ - ردیف ر

از سواد الوجہ فی الدارین اگر داری خبر   چشم بکشا و جمال فقر و کفر و تا نگر
از سواد اینچنین کفر مجازی مر دوار   سوی دار الملک آن کفر حقیقی کن سفر
کفر باطل حق مطلق را بخود پوشیدنی است   کفر حق خود را بحق پوشیدن است ای بیخبر
تا تو در بند خودی حق را بخود پوشیدہ   با چنین کفر از کفر ما کجا یابی اثر
چون بحق پوشیدہ کردی انگہی کافر شوی   چون شوی کافر ز ایمان آنزمان یابی خبر
انکہ از سرچشمہ کفر حقیقی آب خورد   بحر کفر ہر دو عالم بود پیشش یک شمر
چون بکلی گشت در شمس حقیقی مستتر   بدر گردید از ظہور نام خورشید آن قمر
کفر حقیقی چیست در شمس احد مخفی شدن   چیست طاما مظہر کل ظہور نور رخور
پس بگوید کاف کفر ما ز طاما بر تر است   آنکہ باشد از معانی و حقایق بہرہ ور
ای کہ در بند قبول خاص و عامی روز و شب   کفر و ایمان را رہا کن نام این معنی مبر
کفر و ایمان چون حجاب راہ حق اند ای پسر   رو لبسان مغربی از کفر و ایمان در گذر

۲ ردیف ر

ای جمال تو در جہان مشہور   لیکن از چشم انس و جان مستور
نور رویت بدیدہ نزدیک   لیکن از دیدنش نظرہا دور
گرچہ باشد عیان چہ شاید دید   قرص خورشید را بدیدۂ مور
غیر گرمی کجا کند ادراک   ز آفتاب منیر تابان کور
ہم بتو می توان ترا دیدن   بل توئی ناظر و توئی منظور
مدتے این گمان ہمی بردم   کہ منم ذاکر و توئی مذکور

شد یقینم کنون کہ غیر تو نیست
ذاکر و ذکر و شاکر و مشکور

مہر رویت چو تافت بر عالم
یافت ذرات کائنات ظہور

گشت پیدا ز عکس زلف و رخت
در جہان کفر و دین و ظلمت و نور

لب شیرین چشم فتانت
در زمانہ فگند فتنہ و شور

مغربی را مدام آن لب و چشم
در جہان مست دارد و مخمور

۳ – ردیف ر

می نماید ہر زمان رو از پس پردے دیگر
تا کشد ہر دم گریبان من از سوی دگر

دل نخواہم برد از دستش کہ آن جان جہان
دل ہمی جوید ز من ہر دم بہ دلجوئی دگر

چون تواند دم زد آزادی زدن انکس کہ یار
ہر زمانش میکشد در بند گیسوی دگر

روی جمعیت کجا بیند بعمر خویشتن
آنکہ باشد ہر زمان آشفتہ موی دگر

سر بمحراب از برای سجدہ کی آرم فرود
منکہ دارم قبلۂ بر طاق ابروئے دگر

من بیک رو چون شوم قانع کہ حسن روی
می نماید ہر دم از ہر رو مرا روئے دگر

بر لب یکجو مجو آن سرو رعنا را کہ او
ہر زمان باشد خرامان بر لب جوئی دگر

بر سر کوئی بحسن دلکش جلوہ گر دیدیش رخ
تا بہ حسن دیگرش بینی تو در کوئی دگر

باوجود آنکہ او را ہیچ رنگ و بوی نیست
بینیمش ہر دم برنگ دیگر و بوئی دگر

گفتہ بود او مغربی را خوی ما باید گرفت
چون بگیرد او کہ دارد ہر زمان خوی دگر

۴ – ردیف ر

ای حسن ترا دیدہ ما گشتہ خریدار
گر دیدہ نباشد کہ کند حسن تو اظہار

خورشید جمال ہمہ خوبان جہان را
از دیدہ عشاق بود گرمی بازار

خود آئینہ در دو جہان حسن ترا نیست
در گاہ تجلی بجز از دیدۂ نظار

آن روی کہ دیدست کزان نور دو دیدہ
نوری کہ بد و ہست منور ہمہ ابصار

ہر دیدہ از و ہر نفسی دیدۂ جانی
زو تازہ شدہ ہر نفسی دیدہ و دیدار

بر ہر نظری کرد تجلی دگر گون
با ہر نظری زو نظری یافتہ ہر بار

ہر آئینہ دیدہ و دل اہل دلان را
زو جلوہ پیاپے رسد اما نہ بتکرار

ہر چند کہ یکتاست ولی بہر تجلے
بسیار نماید چو بود آئینہ بسیار

ای گشته نهان از دل و جان در تتق غیب ・ استاده عیان بر سر هر کوچه و بازار
خواهی که نماند بجهان مومن و کافر ・ لطفی بکن و پرده برانداز ز رخسار
حقا که اگر پرده ز روی تو در افتد ・ از غیر و از عین تو آن یافت نه آثار
گر باده ازین سان دهد آن ساقی سرمست ・ حقا که نماند بجهان یک دل هشیار
با مهر تو بر مغرب اسرار بتابید ・ شد مغربی از پرتو او مشرق انوار

۵ — ردیف ر

اندر آمد ز در خلوت دل یار سحر ・ گفت کس را لکن از آمدنم هیچ خبر
گفتمش کی ز تو یابم اثری گفت آندم ・ که نماند ز تو در هر دو جهان اسم و اثر
گفتمش دیدهٔ من تاب جمالت دارد ・ گفت آری چو شوم چشم ترا نور بصر
گفتمش هیچ توان در تو نظر کرد ・ گفت آری چو شود جمله ذات تو نظر
گفتمش هیچ توان در تو رسیدن گفتا ・ در من آنکس برسد کو کند از خویش گذر
گفتمش هیچ ترا در دو جهان نیست مثال ・ گفت در صورت و معنی ست ز مانی بنگر
گفتمش من چه ام و تو چه و عالم چیست ・ گفت من دانه ام و تو ثمر و کون شجر
گفتمش مغربی ات در خور اگر هست بگو ・ گفت او در روی مرا هست بوجهی مظهر
روی من بجز تجلی طلبد مظهر پاک ・ نیست خالی بجهان پاک تر از روی مظهر

۶ — ردیف ر

می فرستد هر زمانی دوست پیغامی دگر ・ می رسد بر دل از و هر لحظه الهامی دگر
کای دل سرگشته غیر ما دلارا مجو ・ زانکه نتوان یافتن جز ما دلارامی دگر
از پی صیاد مرغ دل ما می نهد ・ خال و زلفش هر زمانی دانه و دامی دگر
چون توان هشیار بودن چون پیاپی می دهد ・ هر زمان ساقی شراب دیگر از جامی دگر
گرچه او را نیست آغاز و انجام ولی ・ هر زمان داریم از و آغاز و انجامی دگر
در حقیقت هیچ نامی نیست او را گرچه او ・ می نهد بر خویشتن هر لحظه نامی دگر
دل بکامی از لب جانان کجا راضی شود ・ هر نفس خواهد کزو حاصل کند کامی دگر
هر که گامی بر هوای نفس ناسوتی نهد ・ در فضای قدس لاهوتی نهد گامی دگر
چون ز هر دشنام او یابم دعائی هر نفس ・ کاشکی دادی مرا هر لحظه دشنامی دگر

گرچه ما مستغرق احسان و انعام وییم
میکنیم از وی طلب احسان و انعامی دگر

جز رخ و زلفش که صبح و شام آباد دل است
مغربی را نیست صبح دیگر و شام دگر

۷ ـ ردیف ر

یار ما هر ساعتی آید ببازاری دگر
تا بود حسن و جمالش را خریداری دگر

یار ما تا هیچ کس او را نداند هر زمان
آید از خلوت برون در کسوت یاری دگر

کسوت دیگر بپوشد جلوهٔ دیگر کند
مظهر دیگر نماید بهر اظهاری دگر

آن سهی سرو خرامان بر لب جوی جهان
آید از قد بتان هر دم برفتاری دگر

چشم مستش عین چشم دلبران گردد که تا
مست چشم او شود هر لحظه هشیاری دگر

من نیم تنها گرفتار و اسیر زلف او
زلف او دارد بهر موی گرفتاری دگر

چشم و جان را روی یار از چهرهٔ هر ماه روی
می نماید هر زمانی تازه دیداری دگر

یک زمان از گفتگو خالی نباشد در جهان
هر زمان از هر زبان باشد بگفتاری دگر

کار او عشق است با خود عشقبازی میکند
نیستش جز عشق با خود باختن کاری دگر

روی او را دیده گر صد بار بیند هر نفس
در پی آن باشد او تا بیندش باری دگر

از زبان جملهٔ ذرات عالم مغربی
میکند بر مهر رویش هر دم اقراری دگر

۸ ـ ردیف ر

ای آخر هر اول وای اول هر آخر
وی ظاهر هر باطن وی باطن هر ظاهر

نور ز جمال تست در دیدهٔ هر مؤمن
و آثار جلال تست در سینهٔ نا طاهر

جز تو نبود ساجد جز تو نبود عابد
جز تو نبود شاهد جز تو نبود ذاکر

چون شکر توان کردن آنرا که بود خود را
هم منعم و هم ناعم و هم نعمت و هم شاکر

بی قوت دلی تا هم بی قوت نخورد خواهم
من طرفه نگ یا ساحر من عنبیک یا ساحر

هر مغربی آن ساقی چون ریخت می باقی
شد فانی و شد باقی شد غایب و شد حاضر

۹ ـ ردیف ر

نخست دیده طلب کن پس آنگهی دیدار
از آنکه یار کند جلوه بر اولی الابصار

ترا که دیده نباشد کجا توانی دید
نگاه عرض تجلی جمال چهرهٔ یار

اگرچه جملهٔ جهان پر فروغ حسن وی است
ولی چو دیده نباشد کجا شود نظار

تراکه چشم نباشد چه حاصل از شاهد
تراکه گوش نباشد چه سود از گفتار

تراکه دیده بود پر غبار نتوانی
جمال چهرهٔ او دید با وجود غبار

اگرچه آئینه داری برای حسن رخش
ولی چه سود که داری همیشه آئینه تار

بیا به صیقل توحید آئینهٔ بزدای
غبار شرک که تا پاک گردد از زنگار

اگر نگار ز تو رونما طلب دارد
روان تو دیده و دل را به پیش او میدار

جمال حسن ترا صد هزار زیب افزود
از آنکه حسن ترا مغربیست آئینه دار

۱۰ - ردیف ر

دیده سرگردان و دایم نور دیده در نظر
چشم در منظور و ناظر لیک از وی بیخبر

گرچه عالم را بچشم دوست بیند دیده لیک
از بصر پنهان بود پیوسته آن نور بصر

دل لبان گوی سرگردان و غافل زانکه او
در خم چوگان زلف دوست دارد مستقر

من نمیدانم که عالم چیست یا خود کیست آن
عقل و نفس و جسم و چرخ و خواتی و شمس و قمر

نیست بیرون از خم چوگان زلفش یکزمان
ای که چون گوی همی گردی درین میدان بسر

با همه سرگشتگی و جنبش و نور و صفات
بیخبر گردون ز گردون ماه از ماه خور ز خور

ای دل ار خواهی که بینی روی دلبر را عیان
پاک و صافی ساز خود را انگهی در خود نگر

در صفای خویشتن باید رخ دلدار دید
زانکه تو آئینه درویست در تو جلوه گر

چونکه مطلوب تو از تو نیست بیرون بعد ازین
مغربی در خویشتن باید ترا کردن سفر

۱۱ - ردیف س

نیست پنهان حق ز چشم جان مرد حقشناس
گرچه هر ساعت نماید خویش را در صد لباس

هر زمان آید ملبس یار من از خلوت برون
گاه اطلس پوش گشته گاه پوشیده پلاس

گه هزاران جامه پوشد قامت او هر زمان
در نظر هرگز نگردد ملتبس زان التباس

باده بی رنگست لیکن رنگهای مختلف
میشود ظاهر در او از اختلاف جام و کاس

گر شراب صاف بیرنگست همی ماند مدام
دیده را بر رنگ ساقی ازلی بر کاس و طاس

در هزاران آئینه هر لحظه رویش منعکس
میشود تا شاهدش بیند ز روی انعکاس

از زبان جمله ذرات عالم ... او
میکند بر هستی خود هم ستایش هم سپاس

... از کثرت عالم گر همی بینی یکی است
پس ازین وحدت بران وحدت تو انگه کن قیاس

گر همیخواهی که ره یابی بکوی وحدتش | بگذر از خود یعنی از جان و دل و عقل و حواس
چون اساس خانهٔ توحید بر فقر و فناست | جز که بر فقر و فنا نتوان نهادن این اساس
نور هستی جمله ذرات عالم تا ابد | میکند از مغربی چون ماه بهر اقتباس

س

۲ - ردیف س

طریق و رسم و رسم خانقاه مپرس | ز راه و رسم گذر کن طریق راه مپرس
طریق فقر و فنا پیش گیر و خوش میرو | ز لیس نظر مکن و غیر پیشگاه مپرس
ز تنگنای جسد چون برون نهی قدمی | بجز حضیرهٔ قدسی بادشاه مپرس
ز اهل فقر و فنا پرس ذوق فقر و فنا | از آنکه هست گرفتار مال و جاه مپرس
چو چتر شاه عیان گشت طرفه برخوا | تو شاه را دگر از لشکر و سپاه مپرس
چو پا بصدق نهادی و ترک سر کردی | اگر سرت برابند از کلاه مپرس
چو نیست حال من ایدوست بر تو پوشیده | دگر چگونه گوئی حالم از گواه مپرس
گناه هستی او محو کن چو محو کنی | گناه هستی او دگر از گناه مپرس
چو مغربی بر تاید دست عذر خواه اگر | بلطف در گذر از جرم عذر خواه مپرس

س

۳ - ردیف س

میکند بر من تجلی مهر رویش هر نفس | تا که گردد نور ماه دل ز مهرش مقتبس
هست او خورشید و عالم سیاره و آور بود | چون بخورشید آوری رو باز یابی تا ...
آنچه عالم خوانمش خورشید را سایه است | در حقیقت سایهٔ خورشید یکسر چیز اندرو
نیست کس جز او پس اندر جهان تا تو کسی | هیچ کس جز او نباشد تا تو باشی هیچکس
چشم عنقا بین بکس راه است زان تنها ببند | گرچه عنقا را بچشم خود عیانا بیند مگس
بلبل اندر قفس گلشن بیاد رفته است | چند گویم قصهٔ گلشن بمرغی در قفس
لقمهٔ مردان نمی شاید بخورد طفل وار | شیر سلطان انشا گفت هرگز ...
شیر در یار القطره چند گوئی مغربی | روز باران در بند از این گرد سخنها این سمس

ش

۱ - ردیف ش

مرا ز من بستان دلبرا بجذبهٔ خویش | که نیست هیچ حجابی مرا چو من در پیش
مرا ز سوی مرام کائنات در خود کیش | از آنکه نوش است از نیش ...

ازآنکه با تو شدم دوست دشمن خویشم — که هر که با تو بود دوست نیست دشمن خویش
طریق فقر و فنا را من بنما که بود — طریق فقر و فنا بهترین ره درویش
چگونه یک قدم از خویشتن نهم بیرون — که هست هستی من سد راه من از پس و پیش
چو سایه تابع شخصیست از جمیع وجوه — مپرس از و که ترا چیست دین و مذهب و کیش
من از تو دور نبودم بهیچ وجه ولی — فگند از تو مرا دور عقل دور اندیش
تو با منی ز سنت انفعال ممکن نیست — کسی چگونه شود منفعل ز سایه خویش
چو سایه تو ام ای دوست لطف کن با من — مرا بهیچ خیالی مگیر از کم و بیش
دوای درد تو ای مغربی برون ز تو نیست — که هم تو درد و دوائی و هم تو مرهم ریش

ش

۲ - ردیف ش

دل من آئینه ایست مصفی وارش — از پی عکس رخ خویش مهیا دارش
روی زیبا تو آئینه زیبا چون دید — از برای رخ زیبای تو زیبا دارش
خلوت خاص تو پر شورش و غوغا خوش نیست — خالی از ولوله و شورش و غوغا دارش
چون تماشای رخ خویش در و خواهی کرد — پاک از بهر نظرگاه تماشا دارش
چونکه چوگان سر زلف ترا گوی بود — دائما گوی صفت بی سر و بی پا دارش
گاه مشتاق شد از دیده وامق دارش — گاه معشوق ترا چهره عذرا دارش
گرچه ساحل بود از موج مدارش خالی — در چو دریاست پر از لؤلؤ لالا دارش
مغربی مفرد و یکتاست دلارام دلم — مظهر اوست دلم مفرد و یکتا دارش

۳ - ردیف ش

چون دل فگند پیش تو او را میفگنش — او خود شکسته است ازین برش
تا شد دلم مقیم سر زلف دلبرت — از یاد رفت منزل و ما[illegible]
دل آن چنان بیاد تو مشغول گشته است — گوئی که هیچ یاد نمی آید[illegible] بینم
این مرغ جان که طایر عالی نشیمن است — عمری گذشت
بیچاره بهر دانه فرود آمد از هوا — در دام شد[illegible]
مرغان این چمن همه شب تا گهی سحر — با شنب[illegible] در پیچ و تابم
از گلشن جنان به چنین گلخن فتاد — بگرفته[illegible]ام و خوابم

میم

جانان دل از مصاحبت تن ملول شد	پیوستہ ماجراست شب و روز با منش
یارا چو شد اسیر قفس عندلیب جان	گہہ گاہ می فرست نسیمی ز گلشنش
تا چون نسیم گل بدماغش گذر کند	آید بیاد وصل گل و عہد سوسنش
باشد کہ بشکند قفس جسم را ز شوق	مرغ روان مغربی آید بمامنش

۴ — ردیف ش

نقشے بہ بست دلبر من بر مثال خویش	آراستش بزیور حسن و جمال خویش
آورد در وجود برائے سجود خود	آن نقش را کہ داشت ہمہ در خیال خویش
آئینہ بساخت ز مجموع کائنات	در وے بدید عکس جمال و جلال خویش
از نظم دلفریب خود از دفتر جمال	جمعی بگرد در صفت خط و خال خویش
یک دفتر از مکارم اخلاق جمع کرد	مجموعہ بساخت ز حسن خصال خویش
کس در جہان نداشت ز احوال او خبر	آگاہ کرد جملہ جہان را ز حال خویش
پرسید یک سخن چو کسی غیر او نبود	ہم خویش را بگفت جواب و سوال خویش
طوطی مثال خویش چو بیند در آئینہ	آید ہر آئینہ بسخن با مثال خویش
با مغربے حکایت خود سر بسر بگفت	در مغربی چو دید مجال مقال خویش

۵ — ردیف ش

مرا از روی ہر دلبر تجلی میکند رویش	نہ از یک سو ش می بینم کہ می بینم ز ہر سویش
شد ہر دم مرا سوی کمند زلف ہر روے	کہ اندر ہر سر موئے نمی بینم بجز مویش
چشم جادویش چہ افسون خواند بر چشم	کہ در چشمم نمی آید بغیر از چشم جادویش
کنارش مرا شد رہنمون ورنہ	کجا پی بردمی سویش ز تاریکی گیسویش
دی چو زبان نظر پیوستہ میدارم	کہ در ابروی ہر مہروی نمی بینم جز ابرویش
لخویش بصر را نور افزاید	سویدا را کند روشن سواد خال ہندویش
ند در وجد ندو در حالت	مگر باد صبا آرد بہ بستان بوی از بویش
ان رو شرقی باشد	کہ از ہر ذرہ خورشیدی نماید پرتو رویش

۶ — ردیف ش

مرا از سوی مر … دیم نوش	تا ابد ہرگز نخواہم آمد از مستی بہوش

هر عاشق دیوانه که در حلقهٔ گیتی است — بر پای دلش سلسلهٔ موی تو دیدیم
سر حلقهٔ رندان خرابات مغان را — دل در شکن حلقهٔ گیسوی تو دیدیم
از مغربی احوال بپرسید که او را — سودا زدهٔ طرهٔ هندوی تو دیدیم

میم

۵ - ردیف میم

از خانقه و صومعه و مدرسه رستیم — در کوی مغان با می و معشوقه نشستیم
سجاده ... به یک سوی فگندیم — در خدمت ترسا بچه زنار ببستیم
در مصلی ... ندان ... ... ناموس دریدیم — در میکده ها توبه ... ناموس شکستیم
از دانه ... ... برهیدیم — وز دام صلاح و ورع و زهد بجستیم
... ... م از همه ... — چه مست شده از همه هستیم

دلا گر دیده واکردی ... و طلبگار شرابیم
چو خورشید ... ... زبان ذات ... لذ ... شتیم
ببازار آمد آن ... ... آن نقش ... کمالات گذشتیم
نگارم در گه جلوه ... ... لذ ... شتیم
... ... را آفات گذشتیم
شهی را ... ...
تو گر دیده ...
دلم ... ...
مرا آشفته ...

میم

... ... احوال و مقامات ... — با ... احوال و مقامات گذ...
از خانقه و صومعه مدرسه رستیم — از راه رسیدیم ز اوقات گذشتیم
وز مدرسه و درس مقالات برستیم — وز شعبده ... ... سوالات گذشتیم
وز کعبه و بتخانه و زنار چلیپا — وز ...
در خلوت تاریک ریاضات کشیدیم ... ره ایم
دیدیم که اینها همگی خواب و خیال است بوده ایم
ای شیخ اگر جمله کمالات تو ... بوده ایم
اینها به حقیقه ...

جانان دل از مصاحبت تن ملول شد
یارا چو شد اسیر قفس عندلیب جان
تا چون نسیم گل بدماغش گذر کند
باشد کہ بشکند قفس جسم را ز شوق ش

پیوستہ ماجراست شب و روز با منش
گہہ گاہ می فرستد نسیمی ز گلشنش
آید بیاد وصل گل و عہد سوسنش
مرغ روان مغربی آید بمامنش

۴ ۔ ردیف ش

نقشے بہ بست دلبر من بر مثال خویش
آورد در وجود برائے سجود خود
آئینہ بساخت ز مجموع کائنات
از نظم دلفریب خود از دفتر جمال
یک دفتر از مکارم اخلاق جمع کرد
کس در جہان نداشت ز احوال او خبر
رسید یک سخن چو کسی غیر او نبود
مثال خویش چو بیند در آئینہ
حکایت خود بسر بہ بگفت

آراستش بزیور حسن و جمال خویش
آن نقش را کہ داشت ہمہ در خیال ...
در روے بدید عکس جمال و جلال ...
جمعی بکرد در صفت خط و خال ...
مجموعہ بساخت ز حسن و خصال خویش ...
آگاہ کرد جملہ جہان را ز حال خویش ...
ہم خویش را بگفت جواب و سوال خویش ...
آید ہر آئینہ بسخن با مثال خویش ...
در مغربی چو دید مجال مقال خویش ...

۵ ۔ ردیف ش

ہر دلبر تجلی میکند رویش
... ہر روے
... چشم

نہ از یک سوش می بینم کہ می بینم ز ہر سویش
کہ اندر ہر سر موئے نمی بینم بجز مویش
کہ در چشم نمی آید بغیر از چشم جادویش
کجا یابی بر می سوئیش ز تاریکی گیسویش
تا مہر رخ ... در ابروی ہر مہروی نمی بینم جز ابرویش
در ظاہر و در باطن ہویدا کند روشن سواد خال ہندویش
... بستان بوی از بویش
... در شیدی نماید پرتو رویش
... ز نخواہم آمد از ہستی بہوش

هر عاشق دیوانه که در حلقه گیتی است
بر پای دلش سلسله موی تو دیدیم
سر حلقه رندان خرابات مغان را
دل در شکن حلقه گیسوی تو دیدیم
از مغربی احوال بپرسید که او را
سودا زده طرهٔ هندوی تو دیدیم

میم

۵- ردیف میم

از خانقه و صومعه و مدرسه رستیم
در کوی مغان با می و معشوقه نشستیم
سجاده و تسبیح بیک سوی فگندیم
در خدمت ترسابچه زنار ببستیم
در مصلبها خرقهٔ ناموس دریدیم
در میکده ها توبهٔ سالوس شکستیم
از دانهٔ تسبیح شمردن برهیدیم
وز دام صلاح و ورع و زهد بجستیم
در کوی مغان مست شدم از همه رستیم
چون مست شدم از همه هستی برستیم
ما مست خرابیم و طلبگار شرابیم
با آنکه چو ما مست خرابیت و خوشیم
زین پس مطلب هیچ ز ما دانش و فرهنگ
ای عاقل هشیار که ما عاشق و مستیم
المنة لله که از آن نقش پرستی
رستیم بکلی و کنون باده پرستیم
تا مغربی از مجلس ما رخت بدر برد
او بود حجاب ره ما رفت برستیم

میم

۶- ردیف میم

تا مهر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم
از جمله صفات ازلی آن ذات گذشتیم
چون جمله جهان مظهر آیات وجودند
اندر طلب از مظهر و آیات گذشتیم
با ما سخن از کشف و کرامات مگوئید
چون ما ز سر کشف و کرامات گذشتیم
بسیار ز احوال و مقامات نه لافید
با ما که ز احوال و مقامات گذشتیم
از خانقه و صومعه مدرسه رستیم
از راه رسیدیم ز اوقات گذشتیم
وز مدرسه و درس مقالات برستیم
وز شبهه و تشکیک و سوالات گذشتیم
واز کعبه و بتخانه و زنار چلیپا
وز میکده و کوی خرابات گذشتیم
در خلوت تاریک ریاضات کشیدیم
در واقعه از سمع سموات گذشتیم
دیدیم که اینها همگی خواب و خیال است
مردانه ازین خواب و خیالات گذشتیم
ای شیخ اگر جمله کمالات تو این است
خوش باش کز این جمله کمالات گذشتیم
اینها به حقیقت همه آفات طریق اند
المنة لله که ز آفات گذشتیم

دردسر از شاد زما دور کن ای پیر   گر پیر و مرید وارادات گذشتیم
ما از پے نورے کہ بود مشرق انوار   از مغربی و کوکب و مشکات گذشتیم

میم

۷ — ردیف میم

بردو عالم بادشاہی میکنم   گرچہ از درویے گدائی میکنم
بندہ حقم خدا وند جہان   بر جہان من کہ خدائی میکنم
من سما را چون زمین طی کردہ ام   بر زمین اکنون سمائی میکنم
ہر دو عالم را ز پس بگذاشتیم   تا کہ اکنون پیشوائی میکنم
دارم از وجہے بعالم اتصال   گرچہ از عالم جدائی میکنم
زان پس از بیگانگی با کائنات   گاہ گاہے آشنائی میکنم
خستگان را نوشدار و میدہم   بستگان را در کشائی میکنم
لا نظن الی فقیر مفلس   چون بہ گنجت رہنمائی میکنم
مغربی مردۂ افسردہ را   روح بخش جان فزائی میکنم

۸ — ردیف میم

ما مست و خراب چشم یاریم   آشفتہ زلف آن نگاریم
از روی نگار ہمچو مویش   ہمواره نگاران و بیقراریم
چون چشم خوشش مدام مستیم   مانند لبش شراب خواریم
گرد سر کوی آن پری روے   پیوستہ چو چرخ در مداریم
سرگشتہ او بسان چرخیم   آشفتہ او چو روزگاریم
تا دست ز کار و بار شستیم   با عشق چہ مرد کار و باریم
تا ما بخودیم در حجابیم   از خویش بسے حجاب داریم
زان نبود کہ خویشتن را   یک سر بیکار وا گذاریم
در ہستی دوست نیست گردیم   وز ہستی خویش با و ناریم
چون خامہ اگر ز سر برایم   سر از خط دوست برنداریم
ای ساقی از آن می کہ باقیست   در دہ قدح کہ در خماریم
تا ہست ز در رویم ز رخود   وز جیب عدم سری بر آریم

در مهر رسیم مغربی دار	ای دوست دمی که ذره واریم

میم

٩ - ردیف میم

گه از روی تو محجوبم گه از زلف تو پریشانم — گهی در ظلمت کفرم و زان در نور ایمانم

نیم یک لحظه از سودای زلف و خال تو خالی — گهی سرگشته اینم گهی سرگشته آنم

حدیث کفر و دین پیشم مگو زیرا که من مسکین — بجز رویش نمی‌بینم بجز مویش نمی‌خوانم

ز شوق سوی او باشد اگر زنار در بندم — بیاد روی او باشد اگر قبله بگردانم

توئی مطلوب و مقصودم توئی معبود و مسجودم — اگر در مسجد اقصی دگر در دیر رهبانم

ادب از من چه میجوئی چو می‌بینی که مدهوشم — طریق از من چه می‌پرسی چو میدانی که حیرانم

الا ای ساقی باقی بیاور باده در ده — که من از خویشتن بیزارم دمی از خویشتن هانم

من آن طاقت کجا دارم که پیمان را نگهدارم — بیا ای ساقی دلشکن بیک پیمانه پیمانم

تو مهر مغربی سایه چنان گر تو پدید آید — که هم گم می‌شود در تو ثبات ای مهر تابانم

میم

١٠ - ردیف میم

معنی حسن تو در صورت و جان می‌بینیم — عکس رخسار تو در جام جهان می‌بینیم

دفتر حسن بتان را بنظر می‌آرم — از تو در هر ورقی نام و نشان می‌بینیم

غمزه ات را چو نظر می‌کنم از هر نظری — همه بر حسن رخ خود نگران می‌بینیم

گرچه از دیدهٔ اغیار نهان می‌گردی — منت از دیدهٔ اغیار عیان می‌بینیم

میکنیم هر نفسی دیده از نور تو وام — تا بدان دیده ترا تا بتوان می‌بینیم

خویشتن گرچه منم سایهٔ تو زان شب و روز — در پی‌ات بر صفت سایه دوان می‌بینیم

گر تو پیدا شوی از فرط نهانی بر من — که ز افراط عنایت به بتان می‌بینیم

بیقینی و جهان جمله گمان من به یقین — مدتی شد که یقین را ز گمان می‌بینیم

تو مرا مغربی از من بمن و در من بین — چند گوئی که ترا در دگران می‌بینیم

میم

١١ - ردیف میم

ز چشم مست ساقی من خرابم — نه آخر بیخود از جام شرابم

از آن ساعت که دیدم تاب رویش — چو مویش روز و شب در پیچ و تابم

ندارم هیچ آرامی و خوابی — که چشم او بود آرام و خوابم

گهی چون نالہ ام از چرخ دولاب ‌ ‌ گهی از سرگشتگی چون آسیایم
بجای اشک خون می بارم از چشم ‌ ‌ نماند اندر جگر چون هیچ آبم
مرا عشقت چنان گم کرد از من ‌ ‌ کہ من خود را اگر جویم نیابم
مرا عشق تو فانی کرد از خود ‌ ‌ چو دید از خود بغایت در عذابم
چنان فانی شدم اکنون بہ عشقت ‌ ‌ کہ بی عشق تو چیزے در نیابم
کنون از مغربی رستم بکلی ‌ ‌ کہ از مشرق بر آمد آفتابم

۱۲ — ردیف میم

میم

ما از میان خلق کناری گرفته ایم ‌ ‌ واندر کنار خویش نگاری گرفته ایم
دامن نخست بر همه عالم فشانده ایم ‌ ‌ وانگہ بصدق دامن یاری گرفته ایم
از بهر قوت طعمہ شاهین جان و دل ‌ ‌ از مرغزار قدس شکاری گرفته ایم
صد بار جسته ایم برون از حصار تن ‌ ‌ تا بهر جان خویش حصارے گرفته ایم
سرگشته گشته ایم چو پرکار سالها ‌ ‌ تا بر مثال نقطه قراری گرفته ایم
اندر میان گرد بمردی رسیده ایم ‌ ‌ مردی میان گرد و غبارے گرفته ایم
چندان پی سوار پیاده دویده ایم ‌ ‌ تا عاقبت عنان سوارے گرفته ایم
با آنکہ هیچ کار نیاید ز مغربے ‌ ‌ او را بیاری از پے یارے گرفته ایم

۱۳ — ردیف میم

میم

یار تا من هستم از خود با خبر نگذاردم ‌ ‌ تا ز من باقی بود رسمی و اثر نگذاردم
تا ز من با و منی را باز نستاند بکل ‌ ‌ تا انا زاد و ز من چیزے دگر نگذاردم
با وجود آنکہ گشتم در رهش از خویشتن ‌ ‌ چون زمین زآسمان زیر و زبر نگذاردم
آتش عشق چو اندر رشته جانم فتاد ‌ ‌ تا نسوزاند چو شمعم سر بسر نگذاردم
گرچه من اندر هوایش بال و پر انداختم ‌ ‌ لیک امید است کہ او بی بال و پر نگذاردم
در گهی گفتار و دیدارش یقین دانم کہ او ‌ ‌ یک زمان بے شمع و یکدم بی بصر نگذاردم
مردم چشم از آنم نام انسان کرده است ‌ ‌ چونکہ من انسان عینی ام از نظر نگذاردم
من گدائی او از آن گشتم بسان مغربی ‌ ‌ کو دگر همچو گدایان در بدر نگذاردم

۱۴- ردیف میم

میم

من که در صورت خوبان همه او می بینم | تو مپندار که من روی نکو می بینم
نیست در دیده من هیچ مقابل همه اوست | تو قفا می نگری من همه او می بینم
هر کجا می نگرم دیده و بد و می نگرد | هر چه می بینم از و جمله بد و می بینم
تو ز یک سوش نظر میکنی من از همه سو | تو ز یک سو دنشش از همه سو می بینم
می باقی است که از جام و سبو می نوشم | عکس ساقی است که در جام و سبو می بینم
گاه با جمله و گه جمله از و میدانم | گاه او جمله و گاه جمله در او می بینم
بوی گلزار تو از باد صبا می شنوم | سرو بستان ترا بر لب جو می بینم
مغربی آنکه تو اش می طلبی در خدمت | من عیان بر سر هر کوچه و کو می بینم

۱۵- ردیف میم

میم

منم که روی ترا بی نقاب می بینم | منم که بی شب و روز آفتاب می بینم
توئی که پرده ز رخسار خود بر افگندی | که تا جمال ترا بے حجاب می بینم
عجیب شب که به بیداری آن توان دیدن | مگر نگر که من این را بخواب می بینم
منم که از سر دریای بی نهایت تو | مثال هر دو جهان چون حباب می بینم
نهال جمله جهان را بنور چشم یقین | بجنب بحر حقیقت سراب می بینم
م از چه سبب تشنه ام چو من خود را | بذات و نعت صفت عین آب می بینم
وند ز من مست عالمی چه عجب | از آنکه من همه خود را شراب می بینم
کتابی مکن حواله دگر | که من حقیقت خود را کتاب می بینم
ر معا مغربی که من او را | بسان نرگس مست خراب می بینم

۱۶- ردیف میم

بسر جرعه خمار آمده ایم | در درد کشان میکده باز آمده ایم
... | با از و ... طاهر تر از آفتاب بوئین

بوئین

کاری بغیر عشق نداریم در جهان — عشق است کار ما که بدین کار آمدیم
بودیم یک وجود ولیکن گه ظهور — بسیار از مظاهر بسیار آمدیم
از یار مغربی که سخن در ازل شنید — که جمله زان حدیث بگفتار آمدیم

۱۷ – ردیف میم

میم

دیده وا می‌کنم از تو برویت نگرم — زانکه شایسته دیدار تو گردد نظرم
چون ترا هر نفسی جلوه بحسن دگر است — هر نفس زان نگران شد تو بچشم دگرم
توئی از منظر خود تشنیم نگران بر رخ خویش — که توئی مردمک دیده و نور بصرم
هر که بی رسم و اثر گشت بکوئیش پی برد — من که بی رسم و اثر ناشده ام بی‌خبرم
تا زمن هست اثر از تو نیابم اثری — کاشکی در دو جهان هیچ نبودی اثرم
نتوانم بسر کوی تو گردن پرواز — تا ز اقبال تو حاصل نشود بال و پرم
بوی جان بخش تو همراه نسیم سحر است — زان سبب مرده انفاس نسیم سحرم
یار هنگام سحر بر دل من کرد گذر — گفت چون جلوه کنان بر دل تو میگذرم
مغربی آئینه دل ز غبار دو جهان — پاک بزدای که پیوسته در و می‌نگرم

۱۸ – ردیف میم

میم

صنما هر نفسی در گذرت می‌بینیم — بر دل و دیده و جان جلوه گری می‌دارد
گرچه صد بار کنی جلوه مرا هر نفسی — لیک هر لحظه بحسن دگرت می‌نگذارد
گاه از باد صبا بوی خوشت می‌بوییم — گاه همراه نسیم سحرت می‌آردم
گرچه از منزل خود هیچ برون می‌نائی — لیک پیوسته چو مه در همه جا بر نگذاردم
بر سر دل و بر چرخ روان تابنده — گاه چون شمس و گهی هم بی بصر نگذاردم
دایم از غایت پیدائی خود پنهانی — گرچه تابنده ترا ز ماه از نظر نگذارد
مردم چشم من گدائی او از آن گشتم بلسان مغربی از نظری — زانکه در دیدن او در بدر نگذا...

…ـے در من بے جان نہ دمے | می نیاید بطرب ہیچ کس از آوازم
…ی بر من از آن مفتخرم | در میان ہمہ عشاق از آن می نازم
ناز چندے …ست گو کہ بود بے پروازی | دلبری بہ نہ ز تو گو کہ بود پروازم
در تماشا…ن جموع بتان در نظرم می آید | چون نظر بر رخ زیبای تو می اندازم
چونکہ ہر لحظہ ز تو حسن دگرے بینم | با تو ہر لحظہ از آن عشق دگر می بازم
شاہباز تو بدم دست تو پروازم داد | باز بر دست تو آیم چو دہی پروازم
بلبل روضۂ بستان گلستان توام | ہم بگلزار تو آیم چو دہی پروازم
مغربی نقطہ آخر چو بہ اول پیوست | دیدہ ام انجام من آنجا کہ بود آغازم

میم

۲۰ — ردیف میم

دلبرے دارم کہ در فرمان او باشد دلم | ہمچو گوئی در خم چوگان او باشد دلم
ہر زمان ہر جا کہ میخواہد دلم را می برد | زان سبب پیوستہ سرگردان او باشد دلم
ہیچ با خود می نیاید تا بکے باشد چنین | والہ و آشفتہ و حیران او باشد دلم
عرصہ عالم چو تنگ آید گہ جولان او | لاجرم میدان گہ جولان او باشد دلم
دل بہر نقشی کہ او خواہد بر آید ہر زمان | گاہ در گوہر و گہ کان او باشد دلم
لولوی مرجان او خواہی بجر دل طلب | زانکہ بحر لولو و مرجان او باشد دلم
بہر مہمانی دل جوان تجلی می نہد | ہر زمان از بہر آن مہمان او باشد دلم
چونکہ گرد موج زن دریای بی پایان او | ساحل دریای بی پایان او باشد دلم
مغربی از موج و ساحل پیش ازین چیزی مگو | زانکہ دایم قلزم و عمان او باشد دلم

نون

۱ — ردیف نون

ای روے تو در حجاب کونین | بردار ز رخ نقاب کونین
حقسست کہ بہر تو نہان است | وانگاہ عیان حباب کونین
با بحر وجود تو نشاید | پیدا شدن از سراب کونین
برکن ز وجود مطلق خویش | از دوست دمی بیاب کونین
برقے بجہان ز مہر رویت | بشگافت ز ہم سحاب کونین
نیے نے غلطم کہ ہست رویت | ظاہر تر از آفتاب کونین

135 منزسی
10-2-08

مجبوب دلم کہ ماندہ ام دور | از روی تو در حجاب کو
سر چشمۂ چشم من بہ گلے | پوشیدہ شد از تراب کو
عمریست کہ تشنۂ تو ام من | سیراب شدہ ز آب کوثر یا
بر تافت عنان جان و دل را | از جانب تو جناب کونین
خواہم کہ شوم خراب چشمت | تا کے باشم خراب کونین
زین پیش مدار بے قرارم | سرگشتہ در انقلاب کونین
از گردن مغربی بہ لطفت | بکشا گرہ طناب کونین

۲ — ردیف نون

نون

ای نہان در ذات پاکت ذات کون | وی عیان در رد تو مرات کون
مدتی بے عدت و دور زمان | بود دایم با تو خوش اوقات کون
می گذشتے روز و شبے روز و شب | بر مراد خویشتن ساعات کون
محو بودے ہم بوصف و ہم بذات | در ہمہ حالات تو حالات کون
علم ذاتت اندران محو وجود | گاہ کردی نفی و گہہ اثبات کون
بود ذات کون محتاج وجود | پس بر آورد از کرم حاجات کون
عین ظلمت دید اعیان را ہمہ | چون نگاہے کرد در غایات کون
ای گرفتہ حسن آیات ظہور | شکل و وضع و صورت و ہیات کون
بردہ سلطان ظہورت ناگہان | سوے صحرا لشکر رایات کون
از ظہور آفتاب روی تو | گشت ظاہر جملہ ذرات کون
وی ز جیب موسیٰ سر بر زدہ | رب ارنی گفتہ در طبقات کون
از فروغ نور مصباح رخت | کوکب دری شدہ مشکات کون
دیدہ اسرار صفات ذات او | مغربی در مصحف آیات کون

۳ — ردیف نون

نوان

ای تو مخفی در ظہور خویشتن | وی رخت پنہان بنور خویشتن
با دو عالم بے دو عالم دایما | عشقبازے در حضور خویشتن
وز حقیقت ہر دو عالم بردہ ام | در ہمہ خواہد ظہور خویشتن

... بے کرد التفات	حسن رویت از غرور خویشتن
تا زچندے در تماشاگاہ ذات	جنت خود بود در خور خویشتن
در تماشای بہشت ذات خود	بود حورا و قصور خویشتن
خود بخود دارد خودرا باز خود	بشنود از خود زبور خویشتن
تا کند برخود تجلی ہم زخود	موسی خود بود و طور خویشتن
چون شعوری یافت از غایات ذات	گشتہ عاشق از شعور خویشتن
دیدہ درخود بحرہای بیکران	حیرت آورد از بحور خویشتن
جملہ کارستان خود در خود بدید	در عجب ماند از امور خویشتن
زان سبب در وی سرور شد پدید	منبسط گشت از سرور خویشتن
عزم صحرا کرد ناگہہ زان سرور	آن سلیمان با طیور خویشتن
آن بت عیار نا بے ما و من	عشق بازد و ایما با خویشتن
بر سر رہ بے خبر افتادہ دید	مغربی را در عبور خویشتن

نون

۴ - ردیف نون

خود پرستی پیشہ دارد روز و شب	ہست خود او گہہ صنم گاہی شمن
جملگی در ذات او باشد زبان	چون بوصف خود در آید در سخن
یوسف حسنش چو آید در لباس	گرد او را ہر دو عالم پیرہن
سر زجیب ہر دو عالم بر زند	در خود آید از لباس جان و تن
چون لباس جان و تن در خود کشد	پر ز خود بیند ہزاران انجمن
لشکر خود را چو در صحرا کشد	پر شود عالم ز آشوب و فتن
شور و غوغائی بر آید از جہان	چون سپاہ خیلش آرد تا بہ تن
در شب تیرہ بر آرد آفتاب	روی او از زیر زلف پر شکن
زلف رویش شور و آشوب افگند	در ختا و چین و بلغار و ختن

نون

۵ - ردیف نون

خورشید حسن او شود	کودک و پیر و جوان و مرد و زن
بیش حدیث خویش را	بشنود گویا شود در ہر دہن

عشق چون بیند جمال خویش را ‍ ‍ در لباس و در نقاب و ما و من
غیرت آرد حسن را گوید که زود ‍ ‍ جامه اغیار برکن از بدن
حسن خود را از لباس آرد برون ‍ ‍ باز در ذات خودش سازد وطن
کثرت کونین را در خود کشد ‍ ‍ بحر وحدت چونکه گردد موج زن
کس نماند غیر ذات مغربی ‍ ‍ نی زمین ماند در آن دم نی زمن

نون

۶— ردیف نون

ز چشم من چو توئی بر جمال خود نگران ‍ ‍ چرا جمال تو از خود همی شود پنهان
چو حسن روی ترا کس ندید جز چشمت ‍ ‍ پس از چه روی من خسته گن...
اگر نه در خم چوگان زلف تست دلم ‍ ‍ بگوی تا که چرا شد چو گوی...
مپوش روی ز چشم مشو نهان از من ‍ ‍ نمی سزد که نهان گردد از گدا...
چو قرب و قدر بود ذره را بر خورشید ‍ ‍ چه وسع و گنج بود قطره را ب...
ز قطره کی نشود بحر بیکران کم و بیش ‍ ‍ ز ذره نه پذیرد کمال خور...
اگر بغیر تو کردم نگاه در همه عمر ‍ ‍ بیا و حرم و غرامت ز دیده ا...
چگونه غیر تو بیند کسیکه غیر تو نیست ‍ ‍ بدان سبب که توئی عین...
بیا و جلوه گری کن جمال یار نگر ‍ ‍ ز قد و قامت این در چشم ا...
کجاست دیده که خورشید روی او بیند ‍ ‍ ز روی روشن ذرات کائنا...
هزار عشوه و دستان و کبر و ناز کند ‍ ‍ بدان سبب که رباید ز مغربی

نون

۷— ردیف نون

کو جذبهٔ که باز ستاند مرا ز من ‍ ‍ کو جرعهٔ که تا کنندم فارغ از زمن
کو باده که تا بخورم بیخبر شوم ‍ ‍ از خویشتن که سخت ملولم ز خویشتن
کو آن عزیز مصر ملاحت که تا دهد ‍ ‍ یکدم خلاص یوسف جان را ز حبس تن
کو ساقی که داد می ناب در ازل ‍ ‍ بودے مدام قفل منم زان لب و دهن
در حالت چنین که منم دردمند عشق ‍ ‍ درمان درد من نبود غیر در دمن
ای ساقی که مستی ارباب دل بتست ‍ ‍ از روی مرحمت نظری بر دل...
چشمت بیک کرشمه تواند خلاص داد ‍ ‍ چون من هزار خسته درون ا...

فصل کلا

و ما و من
از بدن
ساز د وطن
د موج زن
ن و م نے

ہمے شود
نستہ گن
چو گوی
رد و از گدا
قطره را
ال خورد
ت زدیده
وئی عین جم
ن در چشم
ن ذرات کائنا
ر باید ز مغر

دم فارغ از زمن
حت ملولم ز خویشتن
وسف جان ز حبس تن
قل منم زان لب و دهن
نبود غیر در دمن
ت نظری بر دل
رسته درون